فتاویٰ شارح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ. (القرآن الحکیم)
تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمھیں علم ہو۔ (کنزالایمان)

المواهب الإلهية في الفتاوى الشريفية

المعروف بہ

فتاوی شارح بخاری

جلد دوم

تصنیف لطیف

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

ترتیب

مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ ومفتی الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر

دائرۃ البرکات، گھوسی، ضلع مئو

کتاب: المواہب الالٰہیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ
المعروف بہ فتاویٰ شارح بخاری

تصنیف: فقیہ اعظم ہند شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی قدس سرہ
سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

ترتیب، تخریج، تحقیق، تصحیح: مفتی محمد نسیم مصباحی استاذ و مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
مفتی محمد سلیم بریلوی، مفتی محمود علی مشاہدی

پروف ریڈنگ: مفتی محمود علی مشاہدی، مولانا عرش محمد خاں صاحب ادری
مفتی کہف الوریٰ مصباحی، مولوی محمد فاروق رضوی

کمپوزنگ: مہتاب پیامیؔ، پیامی کمپوٹر گرافکس، مبارک پور، اعظم گڑھ

سن اشاعت: جمادی الآخرہ ۱۴۳۳ھ / اپریل ۲۰۱۲ء

تعداد: ۱۱۰۰

ناشر: دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی ضلع مئو

ملنے کے پتے

① دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی، ضلع مئو
② مجلس برکات، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
③ المجمع الاسلامی، ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ
④ حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڑھ
⑤ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑥ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑦ فاروقیہ بک ڈپو / ۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ۶
⑧ اسلامی پبلشر، گلی سروتہ والی مٹیا محل جامع مسجد دہلی

عرض ناشر

الحمد لولیه و الصلوٰة و السلام علیٰ نبیه و علیٰ آله و اصحابه اجمعین

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بہت زیادہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے۔

الحمد للہ! شارح بخاری قدس سرہ العزیز مکمل فقیہ تھے۔ عالم باعمل تھے، بچپنے میں انھیں صوفی اس لیے کہا جاتا تھا کہ وہ پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ دادا عبد الصمد صاحب مرحوم نے ان کے ذوق وشوق کو سمجھ لیا۔ اور انھیں خاندان کے بڑے عالم صدر الشریعہ قدس سرہ العزیز کے حوالہ کر دیا۔ صدر الشریعہ نے جشن تاسیس دار العلوم اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور کے موقعہ پر ''باغِ فردوس'' میں اپنے چہیتے شاگرد حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے سپرد کر دیا۔ حضور حافظ ملت کی تعلیم وتربیت، بریلی شریف میں حضور محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی نظر عنایت، مرکزی دار الافتا بریلی شریف میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی نیابت اور اخیر میں صدر الشریعہ کی شفقت ومحبت اور خانقاہ برکاتیہ کی روحانی برکت نے شارح بخاری کو ''مفتی اعظم، فقیہ اعظم'' اور ''شارحِ بخاری'' بنا دیا۔ بلا شبہہ شارح بخاری ان سرکاروں کے امین وترجمان اور مجمع البحرین تھے۔

فتویٰ نویسی ان کا خاص ذوق تھا۔ اس لیے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے زیادہ فتاویٰ تحریر فرمایا۔ جامعہ انوار القرآن بلرام پور میں دوران تعلیم احقر نے دیکھا، فتاویٰ کافی آتے۔ ان کا جواب فوراً تحریر فرماتے باوجود یہ کہ وہاں تعلیمی اور تبلیغی مصروفیات بہت تھیں۔ مگر خارجی اوقات میں فتویٰ تحریر فرماتے۔ یہ خدمت خالص جذبۂ دینی کے تحت کرتے۔ اس کے لیے ادارہ سے نہ تو کوئی اجرت ملتی اور نہ ہی لائبریری کی سہولیات میسر تھی۔ اپنے ذاتی کتب خانہ سے استفادہ کرتے مزید حافظ عبد الرؤف صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد مبارک پور اشرفیہ سے اہم فتاویٰ بذریعہ ڈاک یا کسی کے بدست آتے جاتے رہے، جوابات بھی تحریر فرماتے۔ جس کا ریکارڈ نہیں ہے بریلی شریف، بلرام پور، کے مکمل فتاویٰ نہیں مل سکے۔ جو مل سکا اس کی تدوین وترتیب کا کام جاری ہے اور جلد اول ابا حضور کے عرس کے

موقع پر شائع ہو چکی ہے اور جلد دوم اب پریس جا رہی ہے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ تیسری جلد بھی جلد ہی منظر عام پر آ جائے گی۔ نزھۃ القاری کی تکمیل کے بعد میں نے عرض کیا حضور ''اشرف السیر''، مکمل فرما دیں۔ فرمایا بیٹا! فتاویٰ کی ترتیب وتدوین اہم ہے اسے جلد مکمل ہونا چاہیے۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شد۔ نزھۃ القاری کی تکمیل کے پانچ مہینے بعد ابا حضور وصال فرما گئے۔ ابا حضور کے وصال کے بعد جب فتاویٰ کی ترتیب کی باری آئی تو اندازہ ہوا کہ یہ ایک بہت مشکل اور عظیم کام ہے۔

ہم بھائیوں سے یہ کام نہیں ہو سکتا تھا اس کے لیے کسی لائق فائق مفتی کی ضرورت تھی، ہم بھائیوں کی نظر انتخاب ابا حضور کے شاگرد رشید مولانا مفتی محمد نسیم صاحب پر پڑی۔ مفتی صاحب ابا حضور کے معتمد خاص تھے اس لیے ہم بھائیوں نے یہ کام انھیں کے حوالے کر دیا۔ جامعہ اشرفیہ کی تدریسی ومنصب افتا کی ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ انھوں نے ترتیب کا بھی کام جاری رکھا۔

ہمارے پاس وسائل بھی کم تھے کہ مستقل طور پر مفتیوں کی ایک جماعت اس کام کے لیے لگا دیں، پھر فتاویٰ کی ترتیب وتدوین کی ذمہ داری ہر شخص نہیں دی جا سکتی اس کے لیے انتہائی دیانت دار اور امین شخص کی ضرورت ہے۔ اور مفتی محمد نسیم صاحب اس کام کے لیے دیانت دار اور امین ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ مفتی صاحب کو صحت وسلامتی عطا فرمائے اور ان کے کام میں برکت عطا فرمائے کہ جلد سے جلد فتاویٰ شارح بخاری کی تمام جلدیں منظر عام پر آ جائیں۔

فقط والسلام

احقر خادم محبّ الحق قادری

دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی

فقیہ اعظم شارحِ بخاری کا ایک مختصر تعارف

از: علامہ عبدالحق رضوی
خلیفہ حضور شارحِ بخاری، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

لیس علی اللّٰہ بمستنکر　　ان یجمع العالم فی واحد

فقیہ النفس، نائب مفتی اعظم ہند، شارح بخاری حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی سابق صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قسام ازل نے بہت سی ایسی خوبیوں اور کمالات سے نوازا تھا کہ ان میں سے ایک خوبی بھی اگر کسی کے اندر پائی جائے تو اس آدمی کا شمار با کمال لوگوں میں ہونے لگے اور دنیا والوں کے نزدیک عزیز و محبوب ہو جائے اور حضرت شارح بخاری تو متعدد اوصاف جمیلہ و کمالات علمیہ سے نہ صرف یہ کہ متصف و سرفراز کیے گئے تھے بلکہ ان کمالات علمیہ میں آپ درجۂ اختصاص و امتیاز پر فائز تھے۔

مدرس:

ایسے با کمال، کہنہ مشق، تجربہ کار جن کی فیض بخش درس گاہ سے ہزاروں ہزار طالبان علوم نبوت نے اکتساب علم و فیض کیا جن میں ہر طبقہ کے لوگ موجود ہیں۔ علما و مفکرین، اساتذہ و مناظرین، خطبا و مصلحین، مفتیان کرام و محققین بڑے بڑے اداروں کے شیخ الحدیث اور خانقاہوں کے مرشدین، مساجد کے ائمہ اور قومی و ملکی زمام قیادت سنبھالنے والے زعما و مدبرین۔ غرض یہ کہ قوم مسلم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں جن جن اعمال و کردار، افکار و نظریات میں صالح قیادت، صحیح رہنمائی اور ہدایت کی محتاج تھی۔ حضرت شارح بخاری کے تلامذہ اور فیض یافتہ نہ صرف یہ کہ ان جملہ شعبہ ہائے حیات میں مکمل ان کی رہ نمائی اور قیادت کی اہلیت رکھتے ہیں بلکہ آج بفضلہ تعالیٰ دنیا کے مختلف گوشوں میں نیابت رسول اور قیادت امت مسلمہ کا عظیم الشان فریضہ بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔

تصنیف و تحقیق:

حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تو جملہ اوصاف اس بات کے طالب ہیں کہ انھیں شرح وبسط کے ساتھ قلم بند کیا جائے مگر خوفِ طوالت مانع ہے۔ اور کتاب پریس جانے کے لیے تیار ہے۔ البتہ اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت موصوف اپنے دور کے سب سے عظیم مصنف و محقق تھے۔ اس پر شاہد عدل آپ کی تصانیف اور مقالات اور فتاویٰ ہیں وہ کون سی علمی گتھی ہے جسے آپ نے سلجھایا نہ ہو اور وہ کون سا علمی، دینی، فقہی اشکال ہے جسے آپ نے حل نہ کیا ہو اور وہ کون سا بد مذہبوں کا اعتراض ہے جس کا دنداں شکن اور تسلی بخش جواب آپ کے قلم حقیقت رقم سے معرض تحریر میں نہ آیا ہو، کتابوں کی تعداد اور ضخامت کے اعتبار سے ممکن ہے کہ بعض لوگ بہت بڑھے ہوں لیکن اہل علم پر مخفی نہیں کہ کتابوں سے نقل عبارات وواقعات کرنا شئ دیگر ہے اور کسی مشکل مسئلہ کا حل و تحقیق اس کی تنقیح اور شافی ووافی جواب پیش کرنا دوسری بات ہے کبھی کبھی ایک ایک مسئلہ کی توجیہ و توضیح میں ہفتہ کیا مہینوں لگ جاتے ہیں اور اس میں کس قدر دماغ سوزی، غور وفکر، کثرت مطالعہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس بات کو کچھ وہی لوگ سمجھتے ہیں جن کا اس قسم کے مسائل سے کبھی سابقہ پڑتا ہے۔ بلا شبہہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز اور ان کے خلفا کے بعد ایسا با کمال محقق اور عظیم مصنف میری نظر میں کوئی پیدا نہیں ہوا۔

ردِّ مناظرہ:

حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے اس وصف میں دور حاضر میں بالکل ممتاز ومنفرد تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت موصوف کا یہ ایسا کمال ہے کہ اپنے تو اپنے غیروں کو بھی مسلّم ہے کہ وہ اپنے زمانے میں اہل سنت کے سرخیل اور مناظر اعظم حضرت شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب قبلہ امجدی قدس سرہ تھے۔ کون نہیں جانتا ہے کہ مذہب اسلام اور عقائد ومعمولات اہل سنت کے خلاف پوری دنیا میں کہیں سے بھی جب بھی کوئی آواز وتحریک اٹھی ہے تو حضرت شارح بخاری نے اپنی خداداد صلاحیت، ذہانت وفطانت، حاضر دماغی، زور علم اور وسعت مطالعہ سے ان دشمنانِ اسلام اور معاندین اہل سنت کے پرخچے اڑا دیئے ہیں اور قہر الٰہی کی کڑکتی ہوئی بجلیاں بن کر خرمن باطل کو جلا کر خاکستر اور ہمیشہ کے لیے

نیست ونابود کر کے ہی دم لیا ہے۔

حاصل یہ کہ حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ کو فن مناظرہ میں جو مشق وممارست، تجربہ وسلیقہ حاصل تھا بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس فن پر مکمل آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ اس کی شہادت ہندوستان میں وقتاً فوقتاً ہونے والے مناظرے اور رودادات مناظرہ دیں گے کہ آپ نے کس طرح باطل کی سرکوبی فرما کر حق اور اہل حق کے چہروں کو روشن کیا تھا استاذی الکریم لسان العصر حضرت علامہ یٰسٓ اختر صاحب قبلہ مصباحی اپنی معرکۃ الآرا تصنیف ''شارح بخاری'' میں یوں رقم طراز ہیں:

''منقولات ومعقولات میں جس تبحر اسلامی وعربی علوم پر جس عبور، تاریخ واحوال زمانہ سے جس آگہی حریف ومدمقابل کی شاطرانہ چالوں سے جس باخبری، اس کی کمزوری پر جس نظر کی ایک جہاں دیدہ اور منجھے ہوئے سنی مناظر کے اندر صفات وخصوصیات ہونی چاہئیں، تحقیقی والزامی جواب اور حملہ ودفاع کا بر وقت فیصلہ جس چیز کی ضرورت ہو اس میں استحضار وتیقظ کے جو اوصاف اس کے اندر پائے جانے چاہئیں ان سے شارح بخاری ہر طرح متصف اور مسلح ہیں۔ متعلقہ فنون وامور ومعاملات میں آپ کو درک وکمال اور رسوخ حاصل ہے۔ پوری تیاری، گھن گرج اور لاؤ لشکر کے ساتھ وہابی مناظر پر آپ اس طرح شب خون مارتے ہیں کہ وہ اپنی ذریت اور اعوان وانصار کے ساتھ راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور تحریراً وتقریراً آپ حریف ومنکر، وہابی کو اس کے گھر تک پہنچانے کے قائل ہی نہیں بلکہ اس پر عامل بھی ہیں۔

تقریر وخطابت:

دنیا میں جتنی بھی انقلابی شخصیتیں گزری ہیں آپ اگر تاریخ عالم پر ایک نظر ڈالیں گے تو وہ لوح وقلم کی طاقت کے ساتھ زبان وبیان کی عظیم قوت وقدرت سے ضرور متصف رہی ہیں کیوں کہ اس کے بغیر کسی بھی تنظیم وتحریک کی شیرازہ بندی ممکن نہیں جب تک اس کا قائد اور رہنما اپنی خداداد صلاحیت اور سحر بیانی سے اپنے ماننے والوں میں ایسا جوش وہمت اور ولولہ نہ پیدا کر دے کہ وہ اپنے موقف کے مخالفین کو مارنے اور خود مرنے کے لیے نہ تیار ہو جائیں۔ تقریر وخطابت کی قوت تاثیر وسرعت تاثیر پوری دنیا کی ساری قوموں میں ہمیشہ سے ایک امر مسلم رہی ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان من البیان لسحرا وان من الشعر لحکمۃ" بے شک بعض بیان جادو ہوتا ہے اور بعض اشعار حکمت و دانائی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس وصف و کمال سے بھی خوب خوب بہرہ ور کیا تھا آپ کی خطابت کا ڈنکا تقریباً پچاس سال سے پورے ہندو پاک اور دیگر ممالک میں بجا۔

فقہ و افتا:

حضرت شارح بخاری علیہ الرحمہ اگرچہ گوناگوں اوصاف وکمالات میں اپنے ہم عصروں سے ممتاز و منفرد تھے مگر جس عظیم وصف نے آپ کو اس مرتبہ عظمیٰ پر فائز کر دیا ہے وہ آپ کا کمال تفقہ ہے کہ جس کی وجہ سے آپ اپنے اخلاف و اقران کے لیے قابل رشک و قابل تقلید ہو گئے۔ اور آپ کی بارگاہ میں اپنے وقت کا بڑا سے بڑا عالم و مفتی جب پہنچتا تھا اور حضرت فقیہ النفس کی علمی اور فقہی موشگافیوں اور باریکیوں کو سنتا تھا تو اپنے آپ کو علمی اعتبار سے بہت پست قامت سمجھنے لگتا تھا اور ساری ہمہ دانی کا غرور خاک میں ملتا ہوا نظر آتا تھا۔

فقہ و افتا حضرت شارح بخاری کا اپنا وہ خصوصی میدان تھا کہ آپ کے عہد میں پورے عالم اسلام میں کسی بھی جماعت کے اندر اتنا بالغ نظر کہنہ مشق فقہی جزئیات پر گہری نظر رکھنے والا کثیر الفتاویٰ مرجع الفتاویٰ فقیہ و مفتی نہیں تھا۔ آپ کی بارگاہ میں پوری دنیا سے سوالات آتے تھے اور آپ کے ارشادات سے سائلین کو جیسی مکمل تسلی و تشفی حاصل ہوتی تھی ویسی کہیں بھی نہیں ہوتی۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ دنیاے اسلام کی وہ عظیم ترین عبقری شخصیت جسے دنیا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز کے نام سے جانتی پہچانتی ہے کہ آپ جیسا علوم نقلیہ و عقلیہ کا ماہر، نابغۂ روزگار، عظیم محقق اور فقیہ اسلام کئی صدی پہلے بھی پیدا نہیں ہوا انھیں کے ارشد و افقہ تلامذہ و خلفا میں سے فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان اور تاجدار اہلِ سنت سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ہیں انھیں دونوں کو مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے پورے ہندوستان کا قاضی اور مفتی اسلام مقرر فرمایا تھا انھیں دونوں کی بارگاہ عالیہ کے خاص فیض یافتہ حضرت شارح بخاری تھے۔ حضرت صدر الشریعہ کی بارگاہ میں چودہ مہینے اور سرکار مفتی اعظم ہند کی بارگاہ عالی مقام میں گیارہ سال کی طویل مدت رہ کر آپ نے

فتاویٰ اور دیگر علوم وفنون کی مشق وممارست کی تھی اور ان دونوں بزرگوں کا اور خاص طور سے ان دونوں کے مرشد اعظم مجدد اسلام اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کا حضرت شارح بخاری پر خاص فیضانِ کرم تھا، اسی وجہ سے آپ کی تحقیقات علمیہ میں فقہ رضا کی پوری جھلک دکھائی دیتی ہے اور رد بد مذہبان وابطال باطل میں جب آپ کا اشہب قلم گامزن ہوتا ہے تو ''کلک رضا ہے خنجر خوں خوار برق بار'' کا دل کش نظارہ دکھائی دیتا ہے اور جب آپ کا برق بار قلم خرمن باطل پر گرتا ہے تو اسے صفحہ ہستی سے مٹاتا ہوا نظر آتا ہے۔

حضرت شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی شریف میں تقریباً پچیس ہزار اہم فتاویٰ اپنے قلم حقیقت رقم سے تحریر فرمائے ہیں جن میں سے بیس ہزار پر سرکار مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی تصدیقات موجود ہیں اور اس کے علاوہ مختلف مقامات پر فتویٰ نویسی کا عمل مسلسل جاری رہا اب آپ کے فتاویٰ کی تعداد ستر ہزار کے قریب پہنچ رہی ہے۔

اور فقہ وافتا میں آپ کی اسی مہارت تامہ ژرف نگاہی، نکتہ بینی ونکتہ سنجی، کمال تفقہ، وسعت مطالعہ، کثیر جزئیات فقہ پر اطلاع یابی اور سرعت تحریر کو دیکھ کر اپنے وقت کے اجلہ علما نے، نائب مفتی اعظم ہند، فقیہ اعظم ہند، فقیہ النفس جیسے عظیم الشان القاب وآداب سے نوازا ہے ہیں اور انھیں القاب کو آپ کی شان رفیع میں لکھتے اور بولتے ہیں۔

حضرت شارحِ بخاری علیہ الرحمہ کے منتخب مجموعہ فتاویٰ کی پہلی جلد چھپ چکی ہے۔ اب دوسری جلد پریس جا رہی ہے۔ تیسری جلد بھی تقریباً تیار ہے۔ عن قریب وہ بھی منظر عام پر آ جائے گی۔ مولیٰ عزوجل مفتی محمد نسیم صاحب کو دارین میں جزاے خیر عطا فرمائے کہ فتاویٰ شارحِ بخاری کی ترتیب وتدوین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اللہ عزوجل ان کے علم میں، عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

کچھ قمریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

اسیرِ شارحِ بخاری
عبدالحق رضوی
۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

کلمات تحسین

از: عزیز ملت حضرت علامہ مولانا عبدالحفیظ صاحب قبلہ
سربراہِ اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

حضرت فقیہ عصر علامہ مفتی شریف الحق علیہ الرحمہ کی ذات علمی حلقہ میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ کی فقاہت مسلم آپ کی محدثانہ شان شرح بخاری ''نزھۃ القاری'' سے ظاہر۔

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان کی نیابت میں عرصۂ دراز تک بریلی شریف کے مرکزی دارالافتا میں مسند افتا پر فائز ہوکر جو فیضان کرم حاصل کیا اسی کا نتیجہ ہے کہ ہزاروں فتاویٰ کئی جلدوں میں شائع ہوکر منظر عام پر آنے والے ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ پہلی جلد شائع ہوچکی ہے اور دوسری طباعت کے لیے جارہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز! اسی طرح تمام جلدیں شائع ہوجائیں گی اور خواص وعوام اس سے فیضیاب ہوتے رہیں گے میں ان سبھی احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جن کی سعی جمیل سے فتاوے منظر عام پر آرہے ہیں۔ دعا کرتا ہوں رب تعالیٰ سبھی کو جزاے خیر عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں برکتوں نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبہ المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم.

عبدالحفیظ عفی عنہ

فتاویٰ شارح بخاری جلد دوم

عالی جناب الحاج انعام اللہ شریفی

بن ناصر علی، ریتی بندر، ممبئی

کے خصوصی تعاون سے

مندرجہ ذیل مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے چھپی ہے۔

مولیٰ عزوجل موصوف کی اس خدمت کو قبول فرمائے، ان کے رزق میں برکتیں عطا فرمائے و مرحومین کی مغفرت فرما کر کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱) ناصر علی بن نذر علی مرحوم

(۲) مینا خاتون زوجہ نذر علی مرحومہ

(۳) مجیب اللہ بن ناصر علی مرحوم

(۴) سردار علی مرحوم

محمد حمید الحق برکاتی

محمد ظہیر الحق شریفی

دائرۃ البرکات، کریم الدین پور، گھوسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المواہب الالٰہیۃ فی الفتاوی الشریفیۃ

المعروف بہ

فتاوی شارح بخاری

جلد دوم

عقائد

متعلقہ صحابۂ کرام

صحابی کسے کہتے ہیں؟

مسئولہ: سید جاوید اشرف، بڑی مسجد، سلی گوڑی، بنگال-۶رذوالحجہ۱۴۰۶ھ

صحابی رسول کی مستند جامع تعریف دلائل کے ساتھ لکھیں؟

الجواب

صحابی وہ مسلمان ہے جس نے ایمان کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو خواہ حقیقۃً یا حکماً۔ حقیقۃً یہ ہے کہ اس کی بینائی سلامت ہے تھی، اور اس نے اپنی آنکھوں سے جمال اقدس کا دیدار کیا۔ حکماً یہ ہے کہ اس کی بینائی سلامت نہیں، مگر وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس طرح کہ اگر اس کی بینائی سلامت ہوتی تو زیارت کر لیتا۔ جیسے حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم، اور یہ کہ اس کا خاتمہ ایمان ہی پر ہوا ہو۔ اس پر دلائل و براہین قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ اختلافی مسئلہ نہیں، یہ تعریف متفق علیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور کے بعد آپ کا خلیفہ کون ہوا؟

مسئولہ: عبد الغفار قادری، دار العلوم قادریہ، قصبہ چریا کوٹ، اعظم گڑھ (یو. پی.)-۱۹رصفر۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں کہ:
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ان کا خلیفہ اور قائم مقام کون ہوا؟

الجواب

باجماع صحابہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حضور نے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کیا تھا یا نہیں؟

مسئولہ: عبد الغفار قادری، دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، اعظم گڑھ (یو. پی.)-۱۹رصفر۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اللہ کے رسول رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہ وقت وفات یا قبل کسی کو اپنا جانشین یا وصی مقرر فرمایا ہے یا نہیں؟ اگر فرمایا تو مع دلائل تحریر

کریں، اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ تھی۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا۔ البتہ متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ فرمایا۔ مثلاً اپنی وفات سے قبل امامت کے لیے مقرر فرمایا۔ جو حدیث کی تمام کتابوں میں بالتفصیل مذکور ہے۔ یوں ہی بخاری و مسلم شریف میں ایک حدیث ہے کہ ایک بیوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا اگر میں خدمت اقدس میں حاضر ہوں اور حضور کو نہ پاؤں تو کس کے پاس حاضر ہوں، فرمایا، ابوبکر کے پاس۔ کسی کو خلیفہ نامزد نہ کرنے میں بہت سی مصلحتیں ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حضرت صدیق اکبر کو کیا حضور نے خلیفہ مقرر کیا تھا؟ صدیق اکبر کی خلافت کا انکار گمراہی ہے، صدیق اکبر کی توہین گمراہی و بددینی ہے، وہ کون سی جگہ ہے جو الٹ دی گئی اور حضور وہاں سے گزرے تو تیز چلے؟

مسئولہ: مظہر کمال، چوڑی دوکان، گھٹنی بازار، سیوان (بہار)۔ ۵/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۷ھ

مسئلہ (۱) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ایسا کہنا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو خلیفہ نہیں بنایا کیسا ہے؟ اور ان کی شان میں یہ کہنا وہ پہلے ہی سے کٹر تھا کیسا ہے؟ ایسے شخص کو جس نے ایسے الفاظ استعمال کیے کیا ہے اس کے متعلق کیا رائے ہے؟

(۲) وہ کون سی جگہ ہے جو الٹ دی گئی تھی اس بستی پر سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر ہوا، اور آپ جلدی جلدی گزرے۔ جلدی جلدی گزرنے کے الفاظ توہین رسول ہے یا نہیں؟ جواب سے مطلع کیا جائے۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

(۱) یہ صحیح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر کو خلیفہ نہیں بنایا تھا۔ اتنا کہنے

میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ ہونے سے انکار کرنا گمراہی ہے، اور یہ کہنا کہ وہ پہلے ہی سے کٹر تھا، ان کی توہین ہے، اور ایسا کہنے والا گمراہ بددین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ یہ قوم لوط کی بستی سدوم تھی۔ وہاں جب حضور پہنچے تو بہت تیزی کے ساتھ گزر گئے، اور سر پر کپڑا لپیٹ لیا۔ بخاری شریف میں ہے:

"ثم قنّع (صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم) راسہٗ واسرع السیر حتی جاز الوادی."[1]

حضور نے اپنے سر پر چادر لپیٹ لی، اور تیز چلے یہاں تک کہ وادی سے گزر گئے۔

یہ کہنے کہ میں جلدی جلدی گزرے کوئی توہین نہیں یہ امت کی تعلیم کے لیے تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ صدیق اکبر کا محبّ صادق بلا حساب و کتاب جنت میں جائے گا

مسئولہ: محمد صادق، جوناگڑھ، گجرات

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی تقریر میں کہا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ میں افضل و اعلیٰ ہیں، اور ان کا محبّ صادق بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائے گا۔ یہ حقیقت صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو اس کے منکر کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

حضرت صدیق اکبر کا محبّ صادق بلا حساب کتاب جنت میں جائے گا۔ یہ کہیں میری نظر سے نہیں گزرا۔ مقرر صاحب سے اس کی سند مانگی جائے۔ وہ جو حوالہ بتائیں۔ کتاب کا نام مع صفحہ لکھ کر بھیجیں، پھر اس پر غور کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایمان لانے کے وقت حضرت صدیق اکبر کی عمر کتنی تھی؟ نابالغ کا ایمان معتبر ہے یا نہیں؟

مسئولہ: عبد الغفار، اعظم گڑھ، (یو۔پی۔) - ۱۹ر صفر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں:

[1] بخاری شریف، ج:۲، ص:۶۳۷، باب نزول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الحِجر۔

جس وقت حضرت صدیق اکبر و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول فرمایا، ان حضرات کی عمر شریف کیا تھی؟ نیز کسی کے زمانہ طفل میں ایمان و عبادت کا اعتبار کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ دوسری صورت میں باوجود کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گھوارہ میں اپنی ماں کی طرف سے گواہی دی۔

الجواب

حضرت صدیق اکبر کی عمر مبارک ایمان لانے کے وقت ۳۷ رسال کچھ مہینہ تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایمان لانے کے وقت کیا عمر تھی اس بارے میں چند اقوال ہیں، پندرہ، سولہ، آٹھ، دس، سمجھ والے بچے کا ایمان معتبر ہے۔ اگر چہ وہ نابالغ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خلفاے اربعہ کی افضلیت کی ترتیب کیا حضور سے ثابت ہے؟

مسئولہ: عبدالغفار، چریاکوٹ، اعظم گڑھ، (یو. پی.) - ۱۹ر صفر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے اہل سنت اس مسئلہ میں کہ:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں سب سے افضل کون ہے؟ جب کہ قرآن اہل بیت کے بارے میں اعلان کر رہا ہے: "لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرُكُمْ تَطْهِيرًا."[1] اور حدیث میں حضور نے فرمایا: "وعلی منّی." اس آیت کریمہ اور حدیث کی تشریح وضاحت کے ساتھ بیان فرما کر جواب سے نوازیں۔

الجواب

اہل سنت و جماعت کا اس پر اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام امت سے افضل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں، اور یہ آیت تطہیر جو آپ نے نقل کی ہے اس سے افضلیت مطلقہ کا اثبات نہیں ہوتا۔ ورنہ لازم آئے گا کہ جمیع ازواج مطہرات تمام امت سے افضل ہوں۔ اور نیز ان میں کوئی ایک دوسرے سے افضل نہ ہوں، سب آپس میں ایک درجہ کے ہوں۔ یہ اجماع امت کے خلاف ہے، اور خود رافضیوں کے مذہب کے بھی خلاف ہے۔ ہاں اس آیت سے جزئی فضیلت ضرور

[1] پ:۲۲، آیت:۳۳، سورۃ الاحزاب

ثابت ہوتی ہے۔ اور جزئی فضیلت افضلیت مطلقہ کو مستلزم نہیں اور حدیث جو آپ نے نقل کی ہے، وہ محبت پر دلالت کرتی ہے۔ افضلیت مطلقہ پر نہیں۔ بعینہ اس قسم کا ارشاد حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بھی وارد ہے۔ فرمایا العباس منی وانا منه. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

خلفاے اربعہ کی افضلیت کی ترتیب کیا حضور سے ثابت ہے؟

مسئولہ: محمد یٰسین اشرفی، مبارک پور، اعظم گڑھ، (یو. پی.)-۲۴؍ربیع الآخرہ

مسئلہ بعد الانبیا جو چار صحابیوں کی بزرگی کی ترتیب ہے۔ جیسے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم۔ یہ ترتیب علماے کرام نے دی ہے۔ یا رسول اعظم حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دی ہے؟

الجواب

یہ ترتیب احادیث صحیحہ سے علما نے اخذ کی ہے۔ بعینہ یہ ترتیب کسی حدیث میں مذکور نہیں، مگر احادیث میں ایسے ارشادات موجود ہیں جن سے ان حضرات کی اسی ترتیب سے افضلیت ثابت ہے۔ جس کی تفصیل بہت طویل ہے۔ مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ان سب کو لکھوں۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا اس موضوع پر ایک رسالہ ہے۔ مطلع القمرین۔ نیز اس پر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے، اور حدیث میں فرمایا گیا ہے:

”لا تجتمع امتی علی الضلالة.“[1]　　میری امت گمراہی پر اکٹھا نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلفاے راشدین میں سب سے زیادہ باعظمت کون ہیں؟

مسئولہ: مظہر ادیب، سری، چھپرہ (بہار)-۵؍صفر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ خلفاے راشدین میں سب زیادہ عظمت و بزرگی اور شرف عز و کرم کسے حاصل ہے؟ آیا کسی فرد واحد کو یا سبھی حضرات درجات و مراتب میں مساوی و مماثل ہیں؟

[۱] سنن ابن ماجه، ج:۲، ص:۲۸۳، باب السواد الاعظم، مطبع ذکریا

الجواب

اہل سنت و جماعت کے یہاں فضیلت علیٰ ترتیب الخلافت ہے۔ یعنی سب سے افضل سارے صحابہ اور ساری امت سے افضل، سارے اہل بیت، سارے اہل بیت سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے بعد سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ البتہ بعض سلف کا یہ مذہب تھا کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کون ایک دوسرے سے افضل ہے۔ اس کا فیصلہ نہیں کر پائے، بلکہ بعض اسلاف کا مذہب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ مگر یہ دونوں مذاہب مرجوح ہیں۔ صحیح وہی ہے جو ہم نے لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت صدیق اکبر کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم

مسئولہ: غلام محی الدین، انجھر شریف، ھیورہ، اورنگ آباد، بہار

مسئلہ از روئے شریعت اسلام قرآن و حدیث کی روشنی میں جائز و مباح میں یا گم راہی اور کفر صریح صاف اور سہل الفاظ میں جواب مرحمت ہو تاکہ کم علم بھی بہ آسانی سمجھ سکیں۔

زید صاحب علم ہوتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ چور اور چوٹّا کہا، اور کئی صاحب جو وہاں پر بیٹھے تھے سنا اور خاموش رہے۔ لہٰذا کہنے والے کے لیے اور جانتے ہوئے سن کر خاموش رہنے والوں کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

جس شخص نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں وہ الفاظ کہے، وہ گم راہ بددین ہے۔ اس نے بحکم حدیث اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی۔ جن لوگوں نے اسے سنا اور خاموش رہے باوجود قدرت اسے ٹوکا نہیں، وہ گونگے شیطان ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو یہ کہے کہ میں حضرت عثمان غنی کو سب سے زیادہ مانتا ہوں

مسئولہ: ابرار احمد سیوانی، مدرسہ جماعتیہ طاہر العلوم، چھترپور (ایم. پی.) - ۲۴/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ

 کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید خلفائے راشدہ کو

برحق مانتا ہے۔ خلیفہ اول صدیق اکبر، دوئم فاروق اعظم، سوئم عثمان غنی، وچہارم مولاے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یہ کہتا ہے کہ میں عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسب سے زیادہ مانتا ہوں، تو اس پر از روئے شرع تجدید ایمان کرنا لازم ہے کہ نہیں؟ شریعت کی رو سے مفصل جواب عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

الجواب

ماننے کا مطلب محبت کرنا بھی ہے۔ نیز کسی خاص وصف کی بنا پر یا مظلومیت کی بنا پر کسی کی طرف دل کے جھکاؤ کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس لیے اس جملے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت عثمان غنی کی لاش مبارک تین دن تک پڑی رہی، حضرت عثمان غنی کب شہید ہوئے اور کب دفن کیے گئے؟ آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی، اور کہاں دفن کیے گئے؟ حضرت دحیہ کلبی کے متعلق ایک فرضی روایت، اپنے جسم کا کوئی عضو کاٹنا حرام، حضرت مجدد الف ثانی کے متعلق ایک فرضی واقعہ

مسئولہ: محمد اسماعیل جمابھائی، بلوچ واڑا، جوناگڑھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسائل ہذا میں:

(۱) زید نے ایک مرتبہ اپنے بیان میں یہ بیان کیا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے بعد کوئی ان کو دفن کرنے والا نہ تھا، اور آپ کی لاش مبارک تین روز تک برہنہ حالت میں کوڑا کرکٹ پر پڑی رہی، اور ان کو یہودیوں کے قبرستان میں دفنایا گیا۔

(۲) ایک اور تقریر میں ایک حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ معکوس آسنی سے عبادت کر رہے تھے۔ یعنی نیچے سر اور اوپر پائے مبارک تو ایسی عبادت کرنا کیسا ہے؟ ایسی عبادت کسی بزرگ نے سنت سمجھ کر کی ہے یا نہیں؟ آج کوئی اس طرح عبادت کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے یوں کہا کہ خلیفہ دوم نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلہ لینے کے لیے ملک چین میں بھیجا تو وہاں کی شاہزادی آپ پر عاشق ہوگئی،

اور آپ سے بری خواہش چاہی تو آپ نے فرمایا شاہزادی استرا لاؤ، مجھے نیچے سے پاکی لینا ہے اور استرا آیا تو آپ نے اپنے ذکر کو کاٹ کر اس کو دے دیا اور فرمایا کہ لیجیے آپ کو اسی کی حاجت ہے۔ جب یہ بیان کیا گیا تو مجمع میں عورت و مرد وغیرہ دونوں موجود تھے۔

(۴) ایک تقریر میں یوں بیان کیا کہ امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی وصیت میں یوں فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول کی تمام سنتوں پر عمل کیا ہے۔ لیکن ایک سنت ابھی باقی رہی ہے۔ جو یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گود مبارک میں ایک مرتبہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیشاب کر دیا تھا۔ میرے کوئی نواسہ نہیں ہے کہ میں سنت ادا کروں۔ واسطے میری صاحب زادی کو جب لڑکا پیدا ہو تو آپ میری قبر پر لاکر اسے پیشاب کرانا، اور پھر اسے دھوڈالنا، تاکہ سنت بھی ادا ہو جائے۔ آیا کیا نواسے کا فعل نبی کی سنت ہو سکتا ہے، اور اگر یہ باتیں کسی کتاب میں ہوں تو اس کا بیان کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ یہ تمام باتیں درست ہیں یا نہیں؟ اتنا علم جس کو نہیں ایسے شخص کا وعظ کہنا درست ہے یا نہیں، اور ایسے واعظین کی تقریر میں جانا اور سننا اور اس کو ساتھ دینا کیسا ہے؟ اور ہر سوال کیے ہوئے کا جواب برائے مہربانی شریعت مطہرہ کے معتبر حوالوں سے عطا فرمائیں۔ عین عنایت ہوگی۔

الجواب

(۱) زید نے اپنے بیان میں جھوٹ بولا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش مبارک کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پڑی رہی، اور انھیں یہودیوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ شہادت کے بعد ان کا جنازۂ مبارکہ ان کے گھر رہا۔ ان کو اجلۂ صحابۂ کرام نے حش کوکب میں دفن کیا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی وصیت کے مطابق نماز جنازہ پڑھائی۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاریخ الخلفا میں لکھتے ہیں:

”ودفن لیلة السبت بین المغرب والعشاء فی حُش کوکب بالبقیع صلی علیه الزبیر ودفنه وکان اوصی بذالک الیه.“[۱]	سنیچر کی رات میں مغرب اور عشا کے مابین حش کوکب میں جو کہ جنت البقیع کا حصہ ہے، دفن کیے گئے۔ ان کی نماز جنازہ حضرت زبیر نے پڑھائی اور ان کو دفن کیا۔

حضرت عثمان غنی نے اس کی وصیت کی تھی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں:

[۱] تاریخ الخلفاء ج:۱، ص:۱۱۴-۱۱۵

”وقتل يوم الجمعة بثمان عشرة من ذی الحجة بعد العصر ودفن ليلة السبت بين المغرب والعشاء فی حش كوكب كان عثمان اشتراه وُسع به البقيع.“[1]

حضرت عثمان جمعہ کے دن عصر کے بعد شہید کیے گئے۔ ۱۸ رذی الحجہ کو اور سنیچر کی رات میں مغرب وعشا کے مابین حش کوکب میں دفن کیے گئے جسے حضرت عثمان نے خرید کر جنت البقیع کو وسیع کیا تھا۔

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ یہ بھی غلط ہے کہ ان کا جنازہ مبارکہ تین دن تک پڑا رہا۔ علامہ ابن حجر عسقلانی کے مطابق جس قدر جلد دفن کیا جانا ممکن تھا اتنی جلد ان کو دفن کیا گیا۔ غور کیجیے عصر کے بعد شہادت ہوئی اور مغرب وعشا کے مابین دفن کیا گیا۔ کیا اس سے جلد کسی کو دفن کرنا ممکن ہے زید نے جو کچھ بیان کیا وہ سب روافض وخوارج کی من گڑھت روایتیں ہیں۔ جو ان خبثا نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وجلالت گھٹانے کے لیے گڑھی ہے۔ زید یا تو جاہل مطلق ہے یا در پردہ رافضی، خارجی ہے جو رافضیوں خارجیوں کی من گڑھت باتوں کو عوام میں پھیلاتا ہے۔ جس سے ایک جلیل القدر صحابی خلیفہ ثالث امیر المومنین ذی النورین کی جلالت شان پر حرف آتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ زید نے یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سراسر جھوٹ باندھا ہے، اور افترا کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز معکوس پڑھی ہے یہ شخص حضور پر جھوٹ باندھ کر بلاشبہ جہنم کا مستحق ہوگیا کوئی ضعیف سے ضعیف بھی روایت ایسی نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز معکوس پڑھی ہو۔ حضور نے ارشاد فرمایا:

”من كذب علی متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار.“

جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

یہ حدیث امام مسلم و بخاری کے علاوہ تقریباً تمام کتب حدیث میں مذکور ہے، اور حدیث کی سب سے اعلیٰ قسم متواتر قطعية الدلالة ہے۔ جب اس شخص نے حضور پر جھوٹ باندھا تو اس کا وعظ سننا اس سے وعظ کہلانا ناجائز ہے۔ اس کی کسی بات پر اعتماد کرنا منع ہے، اس لیے کہ جب وہ اتنا بڑا جری بے باک نڈر ناخدا ترس ہے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا، تو پھر اس پر کیا اعتماد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ یہ بھی بالکل جھوٹ اور من گڑھت ہے کہ خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ

[1] تاریخ الخلفاء ج:۳، ص:٤٤٣

تعالیٰ عنہ کو چین غلہ لینے کے لیے بھیجا تھا اور وہاں وہ واقعہ پیش آیا نہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت دحیہ کو چین بھیجا نہ یہ وہاں گئے اور نہ یہ واقعہ پیش آیا۔ جسم کا کوئی عضو کاٹنا حرام ہے۔ نیز جن اعضا کا چھپانا فرض ہے ان کو جسم سے جدا کرنے کے بعد بھی چھپائے رکھنا لازم ہے۔ جسم کے اس حصے کے بال جس کا چھپانا فرض ہے، ادائیگی سنت کے لیے الگ کیے جائیں تو ان کو ایسی جگہ ڈالنا کہ کسی کی نظر پڑے ناجائز ہے۔ چہ جائے کہ عضو تناسل کاٹ کے غیر محرم کے سامنے پھینکنا، اس گستاخ جاہل نے ایک صحابی رسول پر دو حرام کام کے ارتکاب کا الزام رکھا۔ ایک عضو تناسل کاٹنے کا اور دوسرے غیر محرم کے سامنے پھینکنے کا یہ در پردہ صحابی رسول کو فاسق و فاجر کہنا ہے۔ جو سراسر تبرا ہے اور رافضیوں کا کام ہے۔ ایسے جاہل، گستاخ، بے ادب، جھوٹے، کذاب سے وعظ کہلانا حرام، اس کا وعظ سننا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) یہ واقعہ بھی سراسر جھوٹ و من گڑھت ہے نہ حضرت مجدد صاحب نے یہ وصیت فرمائی، نہ اس پر عمل ہوا بلکہ احادیث میں کہیں مذکور نہیں کہ حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور کے زانوے مبارک پر پیشاب فرمایا۔ اس کا امکان تو ہے کہ ایسا ہوا ہو۔ مگر احادیث میں مذکور نہیں تو اس جاہل نے اس واقعہ میں تین افترا کیا، ایک یہ کہ امام حسن نے زانوئے اقدس پر پیشاب فرمایا دوسرے حضرت مجدد صاحب نے ایسی وصیت کی جو بجائے خود ناجائز و گناہ ہے۔ کسی مسلمان کی قبر پر پیشاب کرنا یا کرانا ناجائز ہے۔ مجدد صاحب ایک ناجائز فعل کی وصیت کریں یہ در پردہ ان کی شخصیت کو مجروح کرنا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ شخص پکا جاہل، ناخدا ترس، بے باک، نڈر ہے، اور بہ حکم حدیث مستحق جہنم یہ جو جی میں آتا ہے بزرگان دین صحابہ کرام حتی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔ اس سے وعظ کہلانا، اس کا وعظ سننا بلکہ اس کی کوئی بھی بات سننا ناجائز و گناہ ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا:

"یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث مالم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم وایاھم ولایضلونکم ولا یفتنونکم."[۱]

اخیر زمانے میں فریب دینے والے، دھوکہ دینے والے، جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے۔ جو ایسی حدیثیں بیان کریں گے اور ایسی باتیں ذکر کریں گے۔ جن کو نہ تم نے سنی ہوگی، نہ تمہارے باپ دادا نے ان سے دور رہو، ان کو اپنے سے دور رکھو، کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں۔ کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] مشکوٰۃ شریف، ص:۲۸، باب اعتصام بالکتاب والسنۃ، مطبع مجلس برکات

یہ کہنا کہ خلفاے ثلاثہ ایمان سے پھر گئے

مسئولہ: سید عبد المنان ہاشمی بستوی، ہاشمی بک ڈپو، بڑھنی بازار، ضلع بستی- ۱۶؍ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسئلہ میں کہ زید کا قول ہے کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایمان سے پھر گئے تھے۔ بکر نامی شخص کا کہنا ہے کہ اگر یہ حضرات ایمان سے پھر گئے ہوتے تو اہل بیت اطہار خصوصاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے۔ خلیفہ رسول وہ ہوسکتا ہے جو مومن متقی ہو۔ بلکہ جیسے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صفین میں جنگ کی اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا میں جان دی، مگر یزید کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیا۔ اس وقت وہ بھی جنگ کرتے۔

نوٹ:- خط کشیدہ جملہ غور طلب ہے۔ بروئے شریعت زید وبکر کے بارے میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

بکر کا قول صحیح ہے۔ زید کا یہ قول کہ خلفاے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایمان سے پھر گئے، صریح گمراہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ہرسہ حضرات کو حق پر نہ جانتے تو ہرگز ہرگز ان کی بیعت نہ کرتے، اور ضروران سے جنگ کرتے۔ خط کشیدہ عبارت بالکل حق ہے۔ جنگ صفین میں حق حضرت علی کے ساتھ تھا اور حضرت معاویہ خطا پر تھے۔ ان کو غلط فہمی تھی۔ اس لیے وہ معذور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت عثمان غنی کا قصاص حضرت علی سے طلب کیا جاسکتا تھا؟

مسئولہ: مظہر ادیب، سری، چھپرہ، بہار- ۵؍صفر ۱۴۱۸ھ

خونِ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قصاص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیوں؟

الجواب

یہ غلط ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قصاص حضرت علی رضی اللہ عنہ سے طلب کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت علی کو بلا فصل خلیفہ ماننے کا عقیدہ باطل ہے۔

مسئولہ: مظہر ادیب، سری، چھپرہ، بہار-۵ر صفر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ اہل تشیع خلیفۃ المسلمین علی مولیٰ مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کو خلیفہ بلا فصل مانتے ہیں اور دیگر خلفاے کرام کی خلافت کو باطل یا غصبی خیال کرتے ہیں، کیا درست ہے؟

الجواب

رافضیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ خلیفہ بلا فصل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ خلفاے ثلثہ کی خلافت باطل ہے اور وہ غاصب تھے۔ ان کا یہ عقیدہ باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باغِ فدک پر حضرت فاطمہ کا دعویٰ وراثت برحق تھا یا ناحق

مسئولہ: مظہر ادیب، سری، چھپرہ، بہار-۵ر صفر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ دعویٰ فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیش کیا۔ حق پر کون تھا؟

الجواب

یہ صحیح ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے باغ فدک پر اپنی وراثت کا دعویٰ فرمایا تھا۔ یہ ان کا دعویٰ اس بنا پر تھا کہ انھوں نے یہ سمجھا کہ فدک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتی ملک تھا، جس میں وراثت جاری ہوگی، جس میں ان کو حصہ ملنا چاہیے۔ لیکن جب انھیں یہ حدیث سنائی گئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”ما ترکناہ صدقة.“ تو وہ خاموش ہو گئیں۔ اس پر پوری بحث نزہۃ القاری شرح بخاری میں ملاحظہ کرلیں۔[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امام حسن کی خاطر حضور نے سجدہ دراز فرمایا۔ حضور جس چیز کو جس پر چاہیں فرض فرمادیں۔ اور جس کو چاہیں مستثنیٰ کردیں۔

مسئولہ: صوفی محمد ضمیر احمد۔ کوٹھی جنت نشان خیر نگر، گیٹ شہر، میرٹھ (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم نے دوران

---

[1] نزهة القاری، ج:٦، ص:٢٩٨ تا ٣٠٨

تقریر یہ ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جماعت کے ساتھ ادا فرمارہے تھے۔ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک پر سوار ہوگئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کو طول دے دیا ایک صحابہ نے سر اٹھا کر دیکھا کہ حضور انور سجدہ میں ہیں یا کھڑے ہوگئے۔ صحابہ مذکور نے دیکھا کہ حضور انور سجدہ میں ہیں اور صاحب زادے پشت اقدس پر سوار ہیں۔ صحابہ مذکور سجدے میں چلے گئے۔ زید کہتا ہے کہ یہ واقعہ اہل سنت کی کس کتاب میں لکھا ہے اور یہ کہ ایسا ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابی مذکور کی نماز ہوگئی یا نہیں؟ اور اگر یہ نماز درست ہوگئی تو چاہیے کہ ہر امام اور مقتدی ایسا ہی کرے اور نماز ہو جائے کیوں کہ یہ فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہوگیا۔

الجواب

حضور سیدنا سید السادات امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ روایت طبقات ابن سعد میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ البتہ اس میں کسی صحابہ کے سر اٹھا کر دیکھنے کا ذکر نہیں ہے۔ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پشت مبارک پر بیٹھنے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصداً سجدہ کو دراز فرمایا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ گر پڑیں اور چوٹ آجاوے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قصداً کوئی فعل ایسا نہیں کر سکتے جس سے نماز فاسد ہو جائے، پھر یہ نماز فاسد کیوں ہوگی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی فعل ایسا نہیں کیا جو اجنبی ہو کہ نماز فاسد ہو جائے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سجدہ کو دراز فرمایا اور سجدہ کو دراز کرنا مفسد نماز نہیں۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہیں گے کہ یہ سجدہ حضرت امام حسن کی وجہ سے دراز فرمایا۔ یہ بھی مفسد نماز نہیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ صورت کراہت ہے۔ کتب فقہ میں یہ مسئلہ مصرح ہے کہ امام اگر کسی کی خاطر نماز کے کسی رکن معتاد سے زائد دراز کرے تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی البتہ امام کا ایسا کرنا مکروہ ہوگا وہ بھی اس صورت میں کہ آنے والے کو پہچانتا ہو اور اس کی خوشنودی مقصود ہو۔ اور اگر مقصود یہ ہے کہ آنے والا رکعت پائے یا خالصاً لوجہ اللہ دراز کیا تو کراہت نہیں۔ درمختار میں ہے: ”**وکره تحريما إطالة ركوع او قراءة لإدراك الجائى أى إن عرفه وإلّا فلا باس به ولو أراد التقرّب الى اللّٰه تعالىٰ لم يكره إتفاقا لكنه نادر**“ ردالمحتار میں ہے: **(قوله إن عرفه) لأن إنتظاره حينئذٍ يكون للتودد إليه لا للتقرب والإعانة على الخير (قوله و إلّا فلا باس به) اى وإن لم يعرفه فلا باس به لأنه إعانة على الطاعة**“[1] پھر یہ حکم

[1] الدر المختار، ج:۲، ص:۱۹۸، مکتبۃ زکریا.

بھی عامی کے لیے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو یہ اختیار ہے کہ جن چیزوں کو چاہیں، جس پر چاہیں فرض فرمائیں۔ اور جس فرض کو جس سے چاہیں وضع فرمادیں۔ حضور جو کریں وہی حکم شریعت ہے۔ جس طرح نماز پڑھیں، ویسے ہی نماز پڑھنا مشروع ہوجائے۔ ارشاد ربانی ہے: ’’قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي.‘‘[1] خود فرماتے ہیں: ’’صلو كما رأيتموني أصلي.‘‘ سائل نے یہ نہیں سوچا کہ اگر نماز میں کسی قسم کا فتور پیدا ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ کیسے گوارا فرماتے، نماز کا اعادہ کیوں نہ فرماتے، حضرت امام حسن کو زجر کیوں نہ فرماتے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز نہیں لوٹائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز میں کوئی ادنیٰ سا بھی نقص نہیں ہوا۔ سائل کو اس واقعہ پر حیرت ہے اور اس بات پر حیرت نہیں کہ امام حسن مجتبیٰ آل نبی ہیں اور آل نبی پر درود شریف پڑھنا ہر نماز میں مسنون ہے اور اگر کوئی شخص بجائے درود شریف کے قعدہ میں پورا قرآن پڑھ جائے تو یہ سنت ادا نہ ہوگی۔ یہاں نماز میں زید وعمر کا ذکر کیوں نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور آل نبی پر درود پڑھنا کیوں مفسد نماز نہیں بلکہ تکمیل نماز ہے یہیں سے وہابیہ کے اس عقیدۂ فاسدہ کا بطلان بھی ظاہر ہوگیا جو ان کے معلم ثانی مولوی اسماعیل دہلوی نے ’’صراط مستقیم‘‘ میں لکھا ہے کہ ’’نماز میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، اس لیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کا خیال لانا شرک ہے۔‘‘ یوں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سیدنا حسن مجتبیٰ کا خیال فرمایا اور ان کے لیے سجدے کو دراز فرمایا۔ اگر بزرگانِ دین کا خیال لانا شرک ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کا لحاظ نہ فرماتے۔ بیشک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا ہے وہ اگر خصائص نبوی میں سے نہیں تو وہ سنت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک سے ثابت ہوا کہ کوئی چھوٹا بچہ جو ناپاک نہیں اگر سجدہ میں کسی کی پیٹھ پر بیٹھ جائے اور وہ بغیر عمل کثیر کے اتار نہ سکے اور سجدے سے سر اٹھانے میں بچے کے گر کر چوٹ لگنے کا اندیشہ ہو تو جب تک بچہ اتر نہ جائے سجدے سے سر نہ اٹھائیں۔ سجدے کو تقریباً دراز کر لینا جائز ہے اور کسی بچے کو اذیت سے بچانا بھی کار تقرب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد شریف الحق امجدی، رضوی دار الافتا بریلی شریف

---

[۲] پ:۳، سورۃ آلِ عمران، آیت: ۳۰

حضرت امام حسن نے متعدد شادیاں کر کے طلاق کیوں دے دیا؟

مسئولہ: ماسٹر معراج احمد، دار العلوم اہل سنت نور العلوم گورکھپور روڈ، ضلع سدھارتھ نگر، یو. پی ۲؍ صفر ۱۴۱۲ھ

مسئلہ ۱ حضور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً سو شادیاں کیں اور طلاق بھی دیا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب طلاق ہی دینا تھا تو شادیاں کیوں کیں اور جب شادیاں کیں تو طلاق کیوں دیا۔ حکمت و رموز سے آگاہ فرمائیں، نوازش ہوگی؟

الجواب

۱ یہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرم تھا کہ کثیر عورتوں سے نکاح کر کے ان کو اپنے حرم میں داخل کر کے اہل بیت میں شامل فرمالیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت علی کو منافق اور قرآن کا مخالف کہنے والے کا حکم۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان اختلاف میں حق حضرت علی کے ساتھ تھا۔ حضرت امام حسین، حضرت امام حسن سے بدظن نہیں تھے

مسئولہ: صوفی محمد ضمیر، کوٹھی جنت نشان، خیر نگر، گیٹ شہر، میرٹھ (یو. پی.)

مسئلہ ایک شخص بظاہر صاحب طریقت، صوفی مشرب، حنفی مذہب ہے۔ یہ خلیفہ بھی ہے لوگوں کو مرید کرتا ہے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم منافق تھے۔ اور وہ اس قرآن کو نہیں مانتے تھے۔ کیوں کہ یہ قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمع کیا ہوا ہے۔ اور دلیل یہ بتاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقابل آئے اور انھوں نے سیدہ عائشہ کی کوئی حرمت نہیں کی اور یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے بدظن تھے۔ اس لیے کہ انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دست برداری دے دی تھی۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمان رہا یا نہیں۔ اس سے بیعت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جو مرید ہو چکے ان کو کیا کرنا

چاہیے۔ اگر یہ شخص اپنے قول سے رجوع کرنا چاہے تو توبہ کس طرح کرے۔ اور کفارہ کیا ادا کرے۔ توبہ علانیہ ضروری ہے یا خلوت میں بھی کرسکتا ہے۔ از روئے شرع جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

یہ شخص صاحب طریقت نہیں بلکہ صاحب خباثت ہے۔ صوفی مشرب نہیں ابلیس مشرب ہے۔ حنفی مذہب نہیں یزیدی مذہب ہے یہ خلیفہ ہے مگر ابن ملجم کا۔ یہ امام الواصلین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منافق کہتا ہے۔ ان پر الزام دھرتا ہے کہ وہ قرآن کو نہیں مانتے تھے۔ یہ قرآن مجید جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا ہے: پورا کا پورا منزل من اللہ ہے۔ اور کم کاست سے بالکل محفوظ ہے۔ ارشاد ربانی ہے: "اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ." [1] جو اس قرآن کو غیر محفوظ بتائے وہ کافر مرتد خارج از ایمان ہے۔ اس جاہل نے اس کفر کی نسبت مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کی۔ اگر یہ بات ہے کہ یہ حضرت علی کو کافر جانتا ہے تو خود کافر ہوگیا۔ یہ پکا خارجی، گمراہ، بددین ہے۔ یہ جھوٹ بکتا ہے کہ حضرت علی نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی حرمت نہیں کی۔ در اصل یہ تاریخ سے جاہل اور شیطانی سازش میں پھنسا ہے۔ حضرت علی نے ہر امکان کوشش کی کہ جنگ 'جمل' نہ ہونے پائے۔ صلح قریب تھی کہ اسی بدباطن کے پیش روؤں نے رات کی تاریکی میں چال چلی۔ اور آپس میں گتھ گئے، اور لڑائی شروع ہوگئی۔ حضرت اسد اللہ نے جب یہ دیکھا کہ لڑائی کسی طرح ختم ہونے میں نہیں آتی اور مسلمان شہید ہوتے جا رہے ہیں۔ تو انتہائی دانش مندی کے ساتھ حضرت ام المومنین کے اونٹوں کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور جب اونٹ گرنے لگا تو بڑھ کر حرم نبوی کا ہودج اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور بحفاظت تام واحترام سے اسے اٹھایا اور ام المومنین کو معتمد علیہ دستہ کی نگرانی میں مدینہ طیبہ بھیج دیا۔ اس خارجی گمراہ سے مرید ہونا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ جو پہلے کے مرید ہیں انھیں بھی اس گمراہ سے میل جول، سلام کلام سب ناجائز و گناہ۔ ارشاد ربانی ہے: "**لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ.**" [2] تفسیرات احمدیہ میں ہے: "**ان القوم الظلمين يعم الكافر والفاسق والمبتدع والقعود مع كلهم ممتنع.**" حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں اور

---

[1] پ:۱۴، سورۃ الحجر، آیت:۹

[2] القرآن الحکیم پ:۷، سورۃ الانعام، آیت:۶۸

مجتہد صحابی ہیں لیکن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو ان پر بدرجہا فضیلت حاصل ہے اور ان دونوں حضرات کے مشاجرات میں حق حضرت مولائے کائنات کے ساتھ تھا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے خطاے اجتہادی سرزد ہوئی تھی۔ اس لیے ان پر بھی طعن کرنا جائز نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حقانیت حدیث سے ثابت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "**تقتلک الفئة الباغية.**" حضرت عمار جنگ "صفین" میں شہید ہوئے۔ اور اس وقت وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت علی حق پر تھے۔ امام نووی فرماتے ہیں: "**قال العلماء هذا الحديث حجة ظاهرة فى ان عليًّا كان محققا مصيبًا والطائفة الأخرى بغاة لكنهم مجتهدون فلا إثم عليهم واما على رضى اللّٰه تعالىٰ عنه فخلافته صحيحة بالإجماع و كان هو الخليفة فى وقته لا خلافة بغيره.** واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور یہ بھی صریح جھوٹ ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے بدظن تھے۔ اس کا کوئی شرعی ثبوت تو کیا ہوگا، تاریخی بھی نہیں۔ بدظنی حرام ہے۔ اور بالخصوص بڑے بھائی سے بدظنی تو اور اشد ہے۔ حدیث میں ہے: "**اياكم وسوء الظن فإن الظن اكذب الحديث.**" اس گمراہ نے جن جن لوگوں کے سامنے یہ بکواس کی ہے علانیہ ان سب لوگوں کے سامنے توبہ کرے۔ کیوں کہ "**توبة السر بالسر والعلانيه بالعلانية**" یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ۔ اس نے جتنی بکواس کی ہے۔ ان سب کو شمار کر کے یوں کہے کہ میں نے ان سب باتوں سے توبہ کی اور میرا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے مطابق یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چوتھے خلیفۂ برحق اور اپنے عہد میں سب سے افضل تھے۔ اور حضرات حسنین کریمین میں آپس میں کوئی کدورت اور بدگمانی نہیں تھی۔ جتنے سلاسل طریقت ہیں سب حضور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہی سے ملتے ہیں۔ سوائے ایک سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کے۔ یہ گمراہ پیر بنتا ہے تو اگر اس کا سلسلہ نقش بندیہ نہیں تو کس تک پہنچتا ہے۔ اگر حضرت علی تک نہیں پہنچتا تو یقیناً شیطان تک پہنچتا ہے۔ اور اگر یہ حضرت علی کو اپنے مشائخ کے سلسلہ میں مانتا ہے تو اپنے اس زعم فاسد کی بنا پر خود سوچے کہ منافق کو پیر بنا کر یہ خود منافق ہوا یا نہیں: "**كذلک العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون**"[۲] حدیث میں فرمایا گیا کہ جس نے کسی کو کافر کہا اگر وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے کی طرف کفر لوٹ آئے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد شریف الحق امجدی، بریلی شریف　　۲۰ رصفر المظفر ۱۳۸۲ھ

---

[۱] القرآن الحکیم سورۃ القلم، ۶۸، آیت: ۳۳

حضرت امیر معاویہ کی صحابیت سے انکار کرنا گمراہی ہے

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا واقعہ کیا خواب میں پیش آیا ہے؟

مسئولہ: محرم علی ونور حسن، مقام وپوسٹ سریاں، ضلع دیوریا، یو. پی.- یکم اکتوبر ۱۹۷۹ء

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرعِ متین مسئلۂ ذیل میں کہ زید امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو صحابی نہیں مانتا ہے اور ان کی شان میں گستاخیاں کیا کرتا ہے، اور ایک گاؤں کا وہی امام بھی ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ لیکن اس گاؤں کے اکثر لوگ اس کی اقتدا کرتے ہیں اور چند اس گاؤں کے افراد تقریباً ۲۵/ آدمی اس کی مخالفت کرتے ہیں تو اگر زید کے پیچھے نماز نہیں ہوگی تو یہ ۲۵/ آدمی مل کر دوسری جگہ عیدین کی نماز اسی گاؤں میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ اور نیز یہ کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو حالت بیداری میں قربانی کرنے نہیں لے گئے تھے بلکہ خواب میں وہ اپنے بیٹے کو قربان کر رہے تھے، تو اللہ نے ان کی جگہ دنبہ رکھوا دیا تو کیا یہ کہنا درست ہے کہ حالت خواب میں وہ اپنے بیٹے قربانی کر رہے تھے۔ بینوا وتو جروا۔

الجواب

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاشبہہ صحابی ہیں۔ ان کی صحابیت سے انکار کرنا گمراہی ہے۔ صاحب مشکوٰۃ الاکمال میں لکھتے ہیں:

"کان ھو و ابوہ من مسلمة الفتح."(۱) — امیر معاویہ اور ان کے باپ یومِ فتح مکہ ایمان لانے والوں میں تھے۔

یومِ فتح ایمان لانے والوں بلکہ فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے کے بھی بارے میں ہے:

"كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى."(۲) — اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلمان ہونا مستلزم ہے ان کی صحابیت کو اور ان کا مسلمان ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

---

[۱] الاکمال، ص:۶۱۷

[۲] قرآن مجید، سورۃ النساء: ۵، آیت: ۹۵

”ابنی هذا سید ولعل اللّٰہ یصلح به بین فئتین عظمتین من المسلمین.“(۱)	میرا یہ بیٹا سید ہے مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کی بابت صلح کرائے گا۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ صلح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے ہوئی تھی تو ثابت کہ وہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صلح کے وقت مسلمان تھے اور جب اس وقت مسلمان تھے تو لازم ہے کہ صحابی بھی تھے کہ وہ یوم فتح مکہ اسلام لائے اس کے بعد ان سے کوئی کفر سرزد نہیں ہوا تو صحابی بھی ہوئے۔ ان کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللّٰھم اجعله هادیا و مهدیا.“(۲)	اے اللہ ان کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا یقیناً مقبول تو لازم ہوا کہ یہ ہادی بھی تھے اور مہدی بھی، ان کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ بلاشبہہ وہ تبرائی رافضی ہے۔ اس نے بلاشبہہ اللہ کو ایذا دی، رسول اللہ کو ایذا دی اور بلاشبہہ اللہ عزوجل اس سے مواخذہ فرمائے گا۔ حدیث میں ہے کہ جس نے کسی صحابی کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی، اور جس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی، عنقریب اس سے مواخذہ کرے گا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے والے یہ نہیں سوچتے کہ اگر معاذ اللہ ان میں نفاق ہوتا یا کوئی خامی ہوتی تو سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا انھیں خلافت سپرد کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ صحابی بھی تھے اور خلافت کے اہل بھی تھے اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے والا حقیقت میں امام حسن رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے والا ہے۔ بلکہ اور آگر بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر طعن کرنے والا ہے۔ اس لیے اس شخص کے گمراہ اور بددین ہونے میں کوئی شبہہ نہیں۔ اسے امام بنانا جائز نہیں۔ فوراً اسے امامت سے علیحدہ کریں۔ یہی نہیں اس سے میل جول، سلام کلام سب بند کردیں۔ صحابی رسول کی گستاخی کرکے یہ ظالم ہے،

---

[۱] بخاری شریف، ج:۱، ص:۵۳۰، کتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسین، مشکوٰۃ المصابیح، ص:۵۶۹

[۲] ترمذی شریف، ج:۲، ص:۲۲۵، ابواب المناقب، مطبع مجلس برکات اشرفیہ۔

[۳] قرآن مجید، سورۃ الانعام، آیت: ۶۸، پ:۷

اور قرآن مجید میں ہے: "فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ." [٣] حدیث میں ہے:

"اياكم و اياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم." [١] ان سے دور رہو ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

دوسری حدیث میں ہے:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم." [٢] ان کے پاس نہ اٹھو، نہ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ نہ پیو نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔

جو لوگ اس تبرائی رافضی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وہ ٹھیک کرتے ہیں جو لوگ پڑھتے ہیں وہ گنہگار ہیں۔ اس کا یہ کہنا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدنا اسماعیل کو بیداری میں نہیں خواب میں قربانی کرنے لے گئے تھے، یہ بھی جھوٹ ہے اور قرآن مجید کا انکار، قرآن مجید میں فرمایا کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند سے کہا کہ:

"يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى." [٣] اے بیٹے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں، تمہاری کیا رائے ہے۔

یہ صاف بتا دیا ہے کہ یہ بات چیت بیداری میں ہوئی اور بیداری میں قربانی کے سارے واقعات ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ یہ شخص بلاشبہہ گمراہ بد دین ہے۔ اہل سنت سے خارج تبرائی رافضی ہے اس کے پیچھے ہرگز ہرگز نماز نہ پڑھی جائے، نہ اس سے میل جول رکھا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امیر معاویہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم

مسئولہ: غلام محی الدین، ا مجھر شریف، ہیمورہ، اورنگ آباد (بہار)

مسئلہ کچھ افراد مسلمان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

باتفاق اہل سنت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں انھیں برا کہنے والا اہل سنت سے خارج گمراہ بد دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[١] مشکوٰۃ شریف، ص: ٢٨، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مطبع مجلس برکات اشرفیہ۔

[٢] المستدرك للحاكم، ج: ٣/ ص: ٦٣٢۔

[٣] قرآن مجید، سورۃ الصافات، آیت: ١٠٢۔

حضرت امیر معاویہ مخلص صحابی تھے

مسئولہ: مظہر ادیب، سری، چھپرہ (بہار) ۵ر صفر ۱۴۱۹ھ

 حضرت امیر معاویہ کے مکمل صاحب ایمان ہونے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخلص صادق الایمان تھے اور ان کے صدق وخلوص پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پورا اطمینان تھا اس لیے طائف کی مہم کے بعد جب مقام جعرانہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ فرمایا تو احرام سے باہر ہونے کے لیے حضرت امیر معاویہ کو بال مونڈنے کا حکم دیا۔ کتنی خطرناک بات تھی اگر ان کو ذرا بھی شبہہ ہوتا تو ان سے یہ خدمت نہ لیتے۔ علاوہ ازیں ان کو کاتب وحی بنایا، اگر ان کو اعتماد کلی نہ ہوتا تو کاتب وحی کیسے بناتے۔ ان کی پوری تاریخ موجود ہے۔ ان سے کوئی ایسا قول یا فعل نہیں سرزد ہوا جو ان کے ایمان کے مشکوک ہونے کی دلیل ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت معاویہ کو جہنمی کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جہنمی اور ملعون کہے اس کا کیا حکم ہے دلائل کہ روشنی میں واضح فرمایا جائے۔

الجواب

جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہنمی اور ملعون کہے وہ اہل سنت سے خارج گمراہ بددین ہے اس کا یہ قول منجر الی الکفر ہے بلکہ جمہور فقہا کے طور پر کفر، ان کا مسلمان اور صحابی ہونا ثابت اور انھیں جہنمی اور ملعون کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ شخص انھیں مسلمان نہیں جانتا اور حدیث میں ہے:

من قال لاخیه یا کافر فقد باء بها احدهما، اس پر توبہ تجدید ایمان ونکاح لازم ہے درر غرر وغیرہ میں ہے **ومافیه خلاف یومر با لتوبه والاستغفار۔ واللّٰه تعالیٰ اعلم.**

کیا یزید کو دیکھ کر حضور نے یہ فرمایا تھا کہ جنتی کے کندھے پر جہنمی کو دیکھ رہا ہوں؟ حضور کی حیات ظاہری میں یزید پیدا ہی نہیں ہوا تھا

مسئلہ زید کا کہنا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر یزید کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتی کے کاندھے پر جہنمی کو دیکھ رہا ہوں کس حد تک یہ بات صحیح ہے؟ اور ایسا کہنے والے کے لئے کیا حکم ہے کیا اس جملہ سے یزید کا جہنمی ہونا ثابت ہے؟

الجواب

یہ روایت من گھڑت، جھوٹ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں یزید پیدا ہی نہیں ہوا تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے پندرہ یا سولہ یا سترہ سال کے بعد پیدا ہوا علیٰ اختلاف روایت یزید کی پیدائش ۲۵ھ یا ۲۶ھ یا ۲۷ھ میں ہوئی ہے بدایہ نہایہ جلد ثامن ص ۲۲۶ پر ہے ولد سنة خمس اوست اوسبع وعشرين، جس نے مذکورہ بالا جملہ کہا اسنے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی وجہ سے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا بخاری وغیرہ تمام کتب میں یہ حدیث ہے جو چالس پچاس صحابہ کرام سے مروی ہے:

من كذب على متعمداً فليتبوأ مقعده من النار.(۱)　　جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

کیا یزید کے نام کے ساتھ علیہ السلام لگانا جائز ہے؟

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین مسئلہ ذیل میں کہ اسلامی جماعت وغیرہ کے لوگ یزید کا نام لیتے وقت یا پڑھنے کے وقت علیه السلام یاعلٰی نبیناو علیه السلام کہتے ہیں اور اسی طرح نام لکھتے وقت بھی علیه السلام لکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جنگ قسطنطنیہ میں شریک اور پیش رو تھا اور جنگ قسطنطنیہ میں شریک ہونے والے کو جنتی کہا گیا ہے علاوہ ازیں یزید اپنے وقت کا خلیفہ تھا اس لئے ہم علیه السلام کہتے ہیں اہل سنت وجماعت کا کہنا ہے کہ یزید فاسق وفاجر اور مرتکب

---

(۱) مشکاۃ المصابیح، ص:۵۳۔

کبائر تھا لہٰذا علیہ السلام وغیرہ کہنا جائز نہیں ممنوع ہے لہٰذا امرِ حق سے آگاہ کیا جائے۔

الجواب

یزید کے بارے میں مکمل تحقیق ہماری کتاب مقالات امجدی [1] میں مطالعہ کریں مختصر یہ ہے کہ یزید بلاشبہ فاسق وفاجر تھا، اس قدر پر اتفاق ہے یہ بھی اہل سنت کا متفق علیہ ہے کہ وہ خلیفۂ برحق نہیں تھا غاصب تھا بہت سے علماء نے بل کہ ائمۂ مجتہدین میں سے بعض حضرات نے مثلاً امام احمد بن حنبل نے اسے کافر کہا ہے علامہ سعدالدین تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں **فنحن لانتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلیٰ انصاره واعوانه** (ص ۱۱۷) ہم اس کے بارے میں شک نہیں کرتے بلکہ اس کے مومن ہونے میں شک کرتے ہیں اس پر اور اس کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کافر ہونے کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا مگر فاسق وفاجر ہونے پر جزم فرمایا رہ گئی قسطنطنیہ کی جنگ میں شرکت کی بات اولاً حدیث میں یہ نہیں کہ جو جنگ قسطنطنیہ میں شریک ہوا اس کے لئے جنت واجب ہے یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے اور جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنانا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”**من کذب علّی متعمداً فلتیبوأ مقعده من النار.**“　　جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ باندھا پس چاہیئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

ثانیاً حدیث میں وارد یہ ہے:

”**اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفورلهم.**“　　میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر چڑھائی کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک جتنے گناہ کئے ہوگا بخش دیئے جائیں گے حدیث میں یہ نہیں کہ بعد میں جو گناہ کرے گا وہ بھی بخشا جائیگا اور یزید کی ساری شرارتیں اس غزوہ کے بعد ہوئی ہیں فتح الباری میں محدث ابن التین اور ابن منیر سے یہ جواب منقول ہے:

”**لایلزم من دخوله فی ذلک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذلایختلف اهل العلم ان قوله صل الله تعالیٰ علیه وسلم مغفورلهم مشروط بان یکون من اهل المغفرة**

[1] یہ مضمون مقالات شارح بخاری جلد میں شامل کر دیا گیا ہے۔ محمد نسیم

حتی لو ارتداحد ممن غزاها بعد ذلک لم یدخل فی ذلک العموم اتفاقاًفدل علی ان المرادمغفور لمن وجدشرطا لمغفرة فیه منهم."

اس ارشاد کا مطلب یہ ہے ان میں ان لوگوں کی مغفرت ہوگی جن میں مغفرت کی بنیاد پائی جائے اس لئے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر ان میں سے کوئی اس جنگ کے بعد مرتد و کافر ہوگیا تو اس کی مغفرت نہیں ہوگی اس جنگ کے بعد یزید کے جو کرتوت ہیں اس سے یہی ظاہر ہے کہ وہ مغفرت کا اہل نہیں رہا حتیٰ کہ علما نے اسے کافر تک کہا اس لئے یزید اس عموم میں داخل نہیں ثالثاً وہ اس لشکر کا امیر نہ تھا ایک معمولی سپاہی تھا یہی محقق ہے یزید علیہ السلام کہنا بہر حال ممنوع ہے انبیاء و ملائکہ کے علاوہ کسی پر نبی کے توسط کے بغیر سلام پڑھنا یا لکھنا منع ہے۔ **ردالمحتار** میں ہے:

"واماالسلام فی معنی الصلوة فلا یستعمل فی الغائب ولایفرد به غیر الانبیاء فلایقال علی علیه السلام." (۱)

رہ گیا یزید علیٰ نبینا وعلیہ السلام کہنا یہ بھی ناجائز ہے اس لیے کہ بہر حال یہ اظہار تعظیم کے لئے ہے اور فاسق فاجر کی تعظیم حرام ردالمحتار وغیرہ میں ہے: **"وقد وجب علیهم اهانته شرعاً."** واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابو ہریرہ نے کون سا علم عام نہیں کیا؟

مسئولہ: سید خواجہ معز الدین، مصری گنج، حیدر آباد، آندھرا پردیش- ۲۵ر ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں حضرت علامہ مفتی فقیہ عصر شارح بخاری صاحب قبلہ امجدی اس حدیث کے بارے میں میں جو بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو تھیلے (علم کے) سیکھے۔ ایک کو میں نے عام کر دیا دوسرے کو اگر میں ظاہر کروں تو لوگ میرا نرخرہ کاٹ ڈالیں۔ امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نرخرہ جہاں سے کھانا اترتا ہے۔ (بخاری شریف)

(۱) اس حدیث میں وہ کون سا علم ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عام نہیں کیا؟

(۲) زید کہتا ہے یہ وہی علم ہے جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا رہے۔ جس کا ایک مرتبہ منصور حلاج نے اظہار

---

[۱] رد المحتار ج:۵، ص:۴۹۶۔

کیا تو علم ظاہر کے جاننے والے جن کو لوگ مفتی کہتے ہیں گردن مارنے کا فتویٰ صادر کر کے منصور کو ناحق قتل کروا دیئے۔ عبدالصمد سائل نے بھی کوئی جرم نہیں کیا اس نعت میں اس نے جو لکھا ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں اسی علم کا ذکر ہے۔ یہ باتیں بے خودی میں کہنے کی ہیں۔

(۳) برائے کرم اس حدیث کی وضاحت فرمائیے اور زید کے بارے میں شریعت اسلامی کا فیصلہ کیا ہے؟

(۴) منصور حلاج کون تھے؟ اور یہ جو اعلان کیے تھے اس کی شرعی حیثیت کیا تھی جو حضرات مفتیان کرام کی شان میں یہ لفظ استعمال کریں کہ یہ علماے ظاہر ہیں ان کی بابت کیا احکام ہیں؟

الجواب

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جو سوال میں مذکور ہے حق ہے۔ وہ دوسرا علم جن کو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہیں پھیلایا کیا ہے اس کی تفصیلی بحث اس خادم کی کتاب نزہۃ القاری شرح بخاری جلد اول میں دیکھ لیں۔ اتنی بات تو طے ہے کہ یہ دوسرا علم کفر و شرک نہیں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے معارض جو علم ہو وہ مردود ہے، سائل کی اس نعت میں صریح کفر و شرک ہے۔ اس کفر و شرک کو بلا دلیل بلکہ برخلاف دلیل بہ زورِ زبان وہ علم بتانا جو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے محفوظ رکھا، یہ خود گمراہی اور بد دینی ہے، اور حضرت منصور حلاج نے جو کچھ فرمایا وہ حالت جذب و سکر اور غلبۂ حال کی بات تھی۔ اگر یہ سائل پاگل ہے تو ظاہر ہے کہ مرفوع القلم ہے کہ ''سلطان نہ گیرد خراج از خراب'' لیکن اگر یہ پاگل نہیں تو قرآن و حدیث کی دارو گیر سے نہیں بچ سکتا۔ آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا، وہ نہیں مانتے۔ انھیں چھوڑ دیجیے منانا آپ کے بس کی بات نہیں

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''ثُمَّ ذَرۡهُمۡ فِيۡ خَوۡضِهِمۡ يَلۡعَبُوۡنَ۔''[1] میں اس وقت مصروف بھی ہوں، اور ایک لمبا سفر درپیش ہے۔ اس لیے تفصیلی جواب سے معذور ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت بلال کی اذان سے متعلق ایک موضوع روایت پر کلام

مسئولہ: محمد ہارون، ندائے حق، اشرفیہ، بڑہل گنج گورکھپور-۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین کہ زید تقریر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی

---

[1] قرآن مجید، سورۃ الأعراف، آیت: ۹۱

تعریف وتوصیف میں مندرجہ ذیل واقعہ کو بیان کر رہا تھا۔ کہ ایک بار حضرت بلال اذان پڑھ رہے تھے مگر لفظ شین صحیح طریقے سے استعمال نہیں کر پار ہے تھے جس پر کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارگاہ نبوت میں شکایت کی کہ کوئی دوسرا مؤذن مقرر کرایا جائے، سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا مؤذن مقرر فرمادیا، جب حضرت بلال نے اذان نہ دی تو صبح ہی نہیں ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر کروٹ بدلتے بدلتے پیٹھ دکھنے لگی مگر صبح ہو ہی نہیں رہی، اتنے میں جبرئیل امین حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یارسول اللہ جب تک بلال اذان نہیں دیں گے صبح نہیں ہوسکتی۔ "سین بلال عند اللہ شین" اتنے میں بکر کہتا ہے کہ مولانا یہ واقعہ معتبر نہیں لوگوں کو قصہ اور کہانی سنانے آئے ہیں اس واقعہ کا حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں ہے۔ لہذا مدلل تحریر فرمائیں کہ زید کا بیان درست ہے یا نہیں اور اگر درست ہے تو یہ واقعہ کس حدیث میں ہے۔ عین نوازش ہوگی۔

الجواب

آپ نے جو واقعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے اس کے قریب قریب بعض کتابوں میں درج ہے۔ لیکن تمام محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ روایت موضوع من گڑھت اور بالکلیہ جھوٹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت بلال کا اذان دینے کی حالت میں وصال ہوا تھا؟ یہ روایت صحیح ہے یا غلط؟

مسئولہ: محمد مصعب مصباحی، مدرسہ امجدیہ پالی، راجستھان-۲ رجب ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حضور کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک بار اذان دیا اور کلمہ شہادت پر پہنچے تو ان کا انتقال ہوگیا، کیا یہ صحیح ہے؟ لوگ اس کو تقریر میں بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا مزار مدینہ میں ہے۔ حضرت یہ لکھ دیں گے کہ ان کا انتقال کیسے ہوا اور مزار کہاں ہے۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اس پر سارے محدثین کا اتفاق ہے کہ حضرت بلال کا وصال شام میں ہوا، اصابہ میں سند الحفاظ

علامہ ابن حجر عسقلانی نے اور اسد الغابہ میں علامہ جزری نے یہ لکھا ہے کہ ان کا وصال حلب میں ہوا اور وہیں ان کا مزار پاک بھی ہے البتہ علامہ عبد البر نے الاستیعاب میں لکھا ہے کہ دمشق میں وصال ہوا اور وہیں باب الصغیر میں مدفون ہیں یہ کسی کا قول نہیں ہے کہ مدینے میں وصال ہوا اور مدینہ میں ان مزار ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد تک مدینہ طیبہ رہے پھر ان کے وصال کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان سے باصرار اجازت لے کر شام جہاد میں چلے گئے۔ ایک بار مدینہ طیبہ میں حاضر ہوئے۔ خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے بلال یہ کیسی سنگ دلی ہے کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ میری زیارت کے لیے آؤ۔ یہ خواب دیکھ کر جب بیدار ہوئے تو بارگاہِ اقدس میں حاضری دی۔ حاضر بارگاہ ہوکر رونے لگے، لوٹنے لگے، ان کی گریہ وزاری کی آواز سن کر حضرات حسنین کریمین تشریف لائے انھیں دیکھتے ہی ان سے لپٹ گئے انھیں بوسے دینے لگے، ان دونوں حضرات نے فرمایا ہماری خواہش ہے کہ اذان صبح دو۔ جب صبح کو چھت پر چڑھ کر اذان دینے لگے۔ جب تکبیر پڑھی تو مدینہ میں زلزلہ آ گیا۔ جب شہادت اولیٰ پڑھی اور زلزلہ بڑھ گیا، جب شہادت ثانیہ پڑھی تو یہ حال ہوا کہ پردہ نشیں عورتیں گھروں سے نکل پڑیں، مدینے میں کہرام مچ گیا۔ ہر فرد بشر رونے لگا۔ اس دن سے زیادہ کبھی اہل مدینہ کو روتے نہیں دیکھا گیا اسعد الغابہ اس میں ان کے وصال کا تذکرہ نہیں اس کے بعد پھر شام گئے اور وہیں وصال ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حضرت بلال کی طرف منسوب چند واقعات کی حقیقت
کیا حضرت عثمان ہارونی سال بھر تک مندر میں تھے؟

مسئولہ: رضی الدین رضوی، خطیب وامام مسجد ابراہیمیہ، دھاراوی، بمبئی-۳ ربیع الثانی ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ایک صاحب نے تقریر کرتے ہوئے حسب ذیل واقعات بیان کیے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال نے کہا اے پروردگار عالم تو نے مجھے حسن والا چہرہ نہیں دیا تھا جس پہ میں رشک کرتا۔ تو نے مجھے دولت نہیں دی تھی جس پہ میں رشک کرتا۔ کچھ نہیں دیا تھا ایک نام محمد دیا تھا جس کو میں یاد کر کے اذان میں دل کے دکھ کی دنیا بدل لیتا تھا۔ خوشیوں میں ڈوب جاتا تھا۔ تو نے مجھ سے وہ بھی چھین لیا۔ اے اللہ ترا کیا انصاف ہے۔ میں تو محمد رسول اللہ سے محبت کرتا ہوں تو مجھے جدا کرتا

ہے،لوگوں کے کہنے سے جدا کرتا ہے۔ یہ زبان بھی تیری بنائی ہوئی ہے۔ اگر لکنت ہے تو تیرا کرم ہے۔

اللہ کے حبیب حوروں کی تقسیم فرما رہے ہیں۔ حوروں کی ملکہ کو حضرت بلال کے قبضے میں دے رہے ہیں اے ملکہ تم ان کی خادمہ ہو جاؤ۔ ملکہ فرماتی ہیں یا رسول اللہ یہ آپ کی تقسیم کیسی ہے؟ کسی کو صدیق جیسا نوجوان عطا فرمایا۔ کسی کو عمر جیسا کڑیل عدل وانصاف والا جوان عطا فرمایا کسی کو مولا علی جیسا پہلوان عطا فرمایا۔ اے اللہ کے سچے رسول میں ان سب کی سربراہ ہوں مجھے حضرت بلال کے قبضے میں دیا۔ یا رسول اللہ یہ آپ کا کیسا انصاف ہے؟

اور تقریر میں یہ بھی بیان کیے اے بلال تم جنت میں سب سے پہلے جاؤ گے۔ حضرت بلال نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ سے پہلے۔ فرمایا ہاں، حضرت بلال نے کہا کیوں؟ سارے پیغمبروں کے آگے آگے آپ ہوں گے، سارے ولیوں کے سردار آپ ہوں گے۔ سرکار نے فرمایا تم میرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر چلتے رہو گے، میں تمھیں دیکھتا رہوں گا۔ تم مجھے دیکھتے رہو گے جنت کا راستہ طے ہوتا رہے گا۔

یہ واقعات صحیح ہیں یا غلط؟ اور حضرت بلال کی طرف جو جملے منسوب کیے گئے ہیں۔ اگر انھوں نے نہیں کہا ہے تو اس کہنے والے اور تائید کرنے والے کے لیے حکم شرع کیا ہے؟ اور ان واقعات میں اللہ تعالیٰ کے انصاف اور اللہ کے حبیب کی تقسیم اور انصاف پر اعتراض ہے یا نہیں؟

اور یہ بھی تقریر میں بیان کیے کہ سرکار غریب نواز کے پیر ومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ، سرکار غریب نواز اور دوسرے چند مریدوں کو لے کر سفر فرمار ہے تھے۔ راستہ میں ایک مندر ملا۔ سرکار غریب نواز کے پیر ومرشد اس مندر میں داخل ہو گئے، اور سال بھر اسی مندر میں رہے، تمام مریدین آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ صرف سرکار غریب نواز اسی مندر کے باہر سال بھر تک بیٹھے رہے، اور جب آپ کے پیر ومرشد سال بھر کے بعد مندر سے باہر تشریف لائے تو ندا فرمائی کہ ہے کوئی نعمت لینے والا۔ لیکن سرکار غریب نواز کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ تو آپ کے پیر ومرشد نے فرمایا کہ یہ سب نعمتیں میں نے تمھیں عطا کیں۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط؟ اگر غلط ہے تو بیان کرنے والے کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب

مقرر نے جو پہلی بات کہی وہ سب کی سب جھوٹ من گڑھت ہے۔ بلکہ کلمۂ کفر پر مشتمل ہے۔

حضرت بلال سے مدینہ کسی نے نہیں چھڑایا تھا وہ از خود شام چلے گئے تھے، اور از خود اذان کہنا چھوڑ دیا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبر سے انھوں نے عرض کیا کہ میں شام جہاد کے لیے جانا چاہتا ہوں تو انھوں نے روکا۔ ان کے کہنے سے مان گئے۔ لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد شام چلے گئے۔ نیز مقررین نے ان کے زبان میں تتلاپن بتایا ہے۔ یہ بھی غلط ہے ان کی آواز انتہائی شیریں، بلند، دلکش تھی۔ نیز حوروں کی ملکہ کا جو قصہ بیان کیا ہے وہ فرضی ہے، اور اس مقرر نے اللہ عز وجل کو مخاطب کر کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ کہا ہے کہ یہ کیا انصاف ہے یہ کلمۂ کفر ہے۔ جس کی وجہ سے خود قائل پر جھوٹا واقعہ بیان کرنے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف کلمۂ کفر کی نسبت کرنے کی وجہ سے توبہ بھی لازم ہے، اور تجدید ایمان ونکاح بھی۔ یہ واقعہ بھی فرضی ہے، اور غلط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت غریب نواز اور ان کے پیرو مرشد کا جو واقعہ بیان کیا یہ بھی جھوٹ اور فرضی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ثعلبہ بن ابی حاطب مومن تھے یا منافق؟

مسئولہ: انور علی، قاری امانت رسول رضوی، محلّہ بھورے خاں، پیلی بھیت

مسئلہ ثعلبہ جس نے زکوٰۃ نہیں دی تھی، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا تو حضور نے قبول نہیں کی، پھر عہد صدیقی وفاروقی وعثمانی میں لایا۔ تینوں حضرات نے قبول نہیں کی پھر وہ اسی حال میں فوت ہوئے۔ ان کے متعلق کیا حکم ہے وہ مومن صحابی ہیں یا نہیں؟ مفصل ارشاد فرمایا جائے۔ ان کو مرتد کہنا کیسا ہے؟

الجواب

ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں کوئی تصریح نہیں ملی کہ وہ منافق تھا مگر قرآن مجید کے سیاق اور تفاسیر سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ منافق تھا سورہ توبہ کی آیت کریمہ:

”وَمِنۡهُمۡ مَنۡ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنۡ اٰتَانَا مِنۡ فَضۡلِهٖ لَنَصَّدَّ قَنَّ الاٰيَه.“[1]	اور ان میں کوئی وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور خیرات کریں گے۔

[1] قرآن مجید، سورۃ التوبۃ، پارہ: ۱۰، آیت: ۷۵

اسی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کے قبل منافقین کا تذکرہ ہے آیت کریمہ میں "منہم" کی ضمیر مجرور متصل کا مرجع او پر مذکور منافقین ہیں۔ اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ منافق تھا خازن میں ہے:

"(ومنهم) من المنافقين (من عٰهد اللّٰه) حلف اللّٰه يعني ثعلبه بن ابي حاطب بن ابي بلتعه."[1]

اسی طرح اصابہ میں حضرت علامہ ابن حجر مکی عسقلانی کے کلام سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ منافق تھا، پہلے یہ لکھا:

"ذكره ابن اسحاق فيمن بني مسجدا ضرار." ابن اسحاق نے ذکر کیا یہ ان لوگوں میں سے تھا جنھوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔

اور محقق ہے کہ مسجد ضرار بنانے والے منافق تھے۔ کچھ لوگوں نے یہ کہا تھا ثعلبہ بن حاطب بن عمرو بن عبید ہیں۔ اسے رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بدر میں شہید ہوئے تھے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بدر اور حدیبیہ میں شریک ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بدر والوں سے فرمایا:

"اعملوا ماشئتم فقد غفرت لكم." جو چاہو کرو میں نے تم کو بخش دیا۔

اس کے بعد علامہ ابن حجر نے فرمایا:

"فمن يكون بهٰذه المثابة كيف يعقبه اللّٰه نفاقًا في قلبه وينزل فيه ما نزل."[2] جس کا یہ حال ہو کیسے اس کے دل میں بعد میں اللہ تعالیٰ نفاق پیدا فرمائے گا اور اس کے بارے میں وہ نازل فرمائے گا، جو نازل فرمایا۔

ان تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ ثعلبہ مذکور منافق تھا۔ صحابی نہیں تھا اس کو مرتد کہنا صحیح نہیں۔ مرتد وہ شخص ہے جو اسلام قبول کرنے کے بعد علانیہ کفر اختیار کرے اور اسی پر مرے۔ اس نے اگر چہ علانیہ کفر کا ارتکاب کیا کہ اس نے زکوٰۃ کو جزیہ کہا مگر پھر زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا، اور جب زکوٰۃ قبول نہیں فرمائی گئی تو وہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا۔ یہ بہ ظاہر اظہار ندامت اور توبہ ہے، مگر چوں کہ اس میں بھی نفاق ہوگا۔ اس لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں فرمایا۔ ابتداءً منافقین کے نفاق پر چشم پوشی کا حکم

[1] خازن، ج:۳، ص:۱۶۲

[2] اصابہ، ج:اول، ص:۱۹۸

تھا۔ پھر آیت کریمہ:

”مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ.“[1]

اللہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے۔

اس آیت کے نزول کے بعد ان کو بالکل علیحدہ کر دیا گیا، اس لیے نفاق کی بنا پر ثعلبہ کی زکوٰۃ قبول نہیں کی گئی۔ حاصل یہ نکلا کہ منافقین اگر چہ اسلام ظاہر کرتے پھر کفر بکتے، پھر گرفت کی جاتی پھر اسلام ظاہر کرتے۔ مگر چوں کہ دل میں نفاق رہتا اس لیے قبول نہ کیا جاتا۔ مگر نہ انھیں کسی نے مرتد کہا نہ ان پر مرتد کے احکام جاری کیے گئے۔ اگر یہ مرتد ہوتا اور پھر قبول اسلام نہ کرتا تو قتل کر دیا جاتا، زندہ نہ بچتا۔ حالاں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسے چھوڑ دیا، اور حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ خلافت عثمانی میں وہ اپنی موت آپ مرا۔

خزائن العرفان اور تفسیر نسفی میں ثعلبہ بن حاطب ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ ثعلبہ بن ابی حاطب ہے جیسا کہ خازن اور اصابہ میں ہے۔ ثعلبہ بن حاطب بن عمر و صحابی مخلص تھے جو بدر اور احد میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے، اور یہ ثعلبہ بن ابی حاطب خلافت عثمانی میں مرا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابوشحمہ سے متعلق ایک الزام

مسئولہ: محمد نیر رضا حسینی، جام نگر والا - ۲۹ر شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ امیر المومنین حضور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادہ عبد اللہ المعروف ابوشحمہ نے ایک یہودی کے پلانے سے شراب پی اور نشہ کی حالت میں زنا کیا۔ حتی کہ جس سے زنا کیا وہ حاملہ ہوئی اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اس بچے کو لے کر فاروق اعظم کے پاس گئے اس وقت فاروق اعظم مسجد میں تقریر فرما رہے تھے۔ دوران وعظ میں اس عورت نے فاروق اعظم سے کہا یہ بچہ ابوشحمہ کا ہے۔ فاروق اعظم نے پوچھا یہ بچہ حرامی ہے یا حلالی؟ اس عورت نے کہا باقسمیہ بے شک وشبہہ یہ آپ کے فرزند ابوشحمہ کا حرامی بچہ ہے۔ یہ سنتے ہی فاروق اعظم نے افلح نام کے ایک جلاد سے ابوشحمہ کے کپڑے اتروا کر بے حرمتی کے ساتھ زور زور سے درے لگوائے۔

[1] قرآن مجید، سورۃ آل عمران، پارہ: ٤، آیت: ١٧٩

چند درے پشت پر لگتے ہی زمین پر گرے، بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت ہاتف سے یہ ندا ہوئی آپ کو اے عمر تو نے رحم نہ کیا۔ کچھ دن بعد ابوشحمہ نے رحلت فرمائی۔ یہ رایت صحیح ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا حکم ہے، اس کے بیان کرنے والے پر؟

الجواب

یہ روایت میری نظر سے ابھی تک نہیں گزری۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحابی اور صحابہ میں کیا فرق ہے؟ صحابی کی تعداد کتنی ہے؟

مسئولہ: عبدالوہاب مدہوش، چیت بڑا گاؤں، محلّہ مسجد یا گھاٹ، بلیا (یو. پی.)-۲۹ر شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ صحابی اور صحابہ میں کیا فرق ہے؟ صحابہ اور صحابی کتنے ہیں؟ یہ ہمارے مقصد کا جواب بہت ضروری ہے، کچھ ایسی الجھن ہی ہے۔ ہمارے یہاں اس بات کی ضرورت ہے اس کا جواب ضرور اور جلد دیں گے۔

الجواب

صحابی واحد ہے، ایک کو کہتے ہیں۔ صحابہ جمع ہے دو یا دو سے زائد کو کہتے ہیں۔ یعنی کوئی قول یا فعل کسی ایک صحابی کا ہے تو یوں کہا جائے گا کہ صحابی نے کہا یا کیا، اور اگر کوئی قول دو یا دو سے زیادہ کا ہو تو یوں کہا جائے گا کہ صحابہ نے کیا یا صحابہ نے کہا۔ صحابی کی پوری مقدار معلوم نہ ہو سکی۔ تیرہ ہزار صحابی کے احوال معلوم ہو سکے ہیں۔ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام حاضر تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ولید بن عقبہ کو رضی اللہ لکھنا کیسا ہے؟
بعض صحابۂ کرام نے یزید کی بیعت کیوں کر لی تھی؟
ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے رخصت پر عمل کی اجازت ہے۔

مسئولہ: ماسٹر بہاء الدین، دار العلوم اہل سنت بحر العلوم، بیر کوہوی، ضلع گونڈہ (یو. پی.)-۲۵ر صفر ۱۴۱۳ھ

مسئلہ خالد کا قول ہے کہ ولید بن عقبہ جو والی مدینہ تھا اس کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا درست ہے۔ چوں کہ خطبات محرم ص: ۵۰-۳۴۹ نیز تاریخ اسلام جلد دوم ص: ۵۰-۴۹ کی مضامین سے ظاہر ہوتا ہے کہ

وہ (ولید) محبّ اہل بیت تھے اور محبّ اہل بیت کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا درست ہے۔ مگر بکر کا کہنا ہے کہ چوں کہ ولید بن عقبہ یزید کے لیے بیعت طلب کررہے تھے۔ ان کے لیے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں کہنا چاہیے۔ خالد و بکر میں کس کا قول درست ہے؟

الجواب

ظالم یزید کے خوف سے ولید بن عقبہ نے صرف یہ کیا تھا کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر یزید کا پیغام سنا دیا تھا، بیعت کے لیے انھوں نے کوئی تشدد نہیں کیا۔ بلکہ اس نے باوجود قدرت حضرت امام کو واپس جانے دیا۔ جب کہ مروان شیطان اس کے حق میں نہیں تھا۔ اس نے ولید بن عقبہ سے کہا بھی کہ انھیں جانے مت دو، یہیں یزید کی بیعت لو۔ اس کے باوجود انھوں نے حضرت امام کو جانے دیا، اس لیے ان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے میں کوئی حرج نہیں، کسی ظالم کے ظلم سے بچنے کے لیے رخصت پر عمل کی اجازت ہے، جیسے کہ اکثر صحابہ کرام نے یزید کی بیعت کر لی تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سابق الاسلام کون ہیں؟

مسئولہ: عبد الغفار صاحب، اعظم گڑھ (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

سابق الاسلام کون ہیں؟

الجواب

اس کی تحقیق بہت مشکل ہے کہ مطلقاً سب سے پہلے اسلام کون لایا، حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تطبیق دی ہے کہ جوانوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، اور بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تینوں میں سب سے پہلے کون ایمان لایا، اس کی تحقیق نہیں ہو سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلفاے راشدین کی توہین کرنے والے کا حکم

مسئلہ مسئولہ: ۱۰ جمادی الآخرہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ ایک دن زید نے اپنی لڑکی سے کہا کہ سورج نکلنے سے پہلے بیدار ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔

تمہاری ماں تم سے کبھی کہتی نہیں ہے، اس پر لڑکی کی ماں دوڑتی ہوئی آئی۔ بکر تلاوت کر رہا تھا، بکر سے کہنے لگی کہ اسی طرح عثمنوا مردودوا چوٹا بھی نماز، قرآن بہت بڑھ رہا تھا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انھیں الفاظ سے کہا اور یہ بھی کہہ رہی تھی کہ اہل بیت کو بہت ستایا تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بغل میں دفن ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ قبر میں انھیں پتہ چل رہا ہوگا۔ وہاں لوگ جو مذہب چلاتے ہیں وہ غلط مذہب ہے۔

ایسی صورت میں بکر اور اس کی ماں مسلمان ہیں یا نہیں، ایمان باقی ہے؟ اس کا شوہر مسلمان ہے تو نکاح برقرار ہے یا نہیں اگر ایمان کے اندر پھر آنا چاہیں تو انھیں کیا کرنا ہوگا۔ اگر بکر کی ماں کا ایمان ختم ہوگیا تو نکاح بھی ختم ہوگیا، تو اس کے لیے کیا ہوگا، ایمان کے اندر لوٹنے کے بعد پھر نکاح پڑھانا پڑے گا کہ نکاح برقرار رہے گا؟ عین نوازش ہوگی۔ جواب کا طالب بکر۔

الجواب

زید کی بیوی یقیناً رافضیہ حرّافہ ہے۔ زید نے کیسے برداشت کیا، اس پر فرض تھا کہ فوراً اس رافضیہ کو گھسیٹ کر گھر سے باہر کر دیتا، اور اب بھی زید پر یہی فرض ہے کہ اس رافضیہ کو فوراً بلا تاخیر گھر سے باہر نکال دے۔ وہ لاکھ توبہ کرے۔ ہرگز نہ سنے۔ ایسی خبیثہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چمارنوں کی طرح اتنی فحش بے ہودہ گالیاں دی اور زید سنتا رہا، اور پوچھتا ہے کہ وہ مومنہ ہے کہ کافر، نکاح رہے گا یا ختم ہوگیا۔ زید اگر اس رافضیہ چمارن کو گھر سے باہر نہیں نکالے گا تو قیامت کے دن جہنم میں بھننے کے لیے تیار رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحابہ کی توہین کرنے والے کا حکم

مسئولہ: محمد طاہر القادری رضوی، خطیب جامع مسجد معین الدین خاں، اردلی بازار ۲۹ رصفر ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی شخص صحابہ کی توہین کرے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا صحابہ کرام کی توہین کرنے والا شریعت مطہرہ کے نزدیک مسلمان باقی رہے گا یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ صحابہ کرام کی توہین کرنے والا کافر ہوجاتا ہے۔ لیکن بکر کہتا ہے کہ صحابہ کرام کی توہین کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ اب غور طلب یہ ہے کہ زید کا قول درست ہے یا بکر کا، اگر زید کا قول درست ہے تو بکر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

صحابہ کرام کی توہین کے مختلف مدارج ہیں۔ بعض توہین یقیناً کفر ہے۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یا صحابہ کرام کو مطلقاً منافق اس معنی کر کہنا کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہیں تھے۔ دنیوی لالچ کی بنا پر زبان سے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ حقیقت میں کافر تھے، یہ کفر ہے۔ اور دوسری توہین کی صورتیں گمراہی و بددینی ہیں، اور توہین کرنے والا جہنم کا کتا ہے۔ مگر اس پر کفر کا فتویٰ نہیں۔ جب تک توہین کی نوعیت نہیں معلوم ہوگی۔ قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اجماع صحابہ کو نہ ماننے والا گمراہ

مسئولہ: محمد مطیع الرحمٰن قادری، بکارو اسٹیل، ضلع دھن باد (بہار)

مسئلہ تراویح کی نماز کتنی رکعت پڑھنا درست ہے؟ زید کہتا ہے کہ آٹھ رکعت تراویح کی نماز درست ہے بیس رکعت درست نہیں۔ بکر نے کہا بیس رکعت درست ہے، اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اجماع ہے، اور کسی صحابہ کو اس پر اختلاف نہیں تھا۔ اس لیے یہ اجماع صحابہ ہے، اور یہی صحیح ہے۔

عمرو جو ایک عالم دین ہے اس سے زید نے سوال کیا کہ تراویح کی نماز آٹھ رکعت ہے یا بارہ رکعت ہے یا کہ بیس رکعت ہے۔ عمرو نے جواب دیا کہ آٹھ یا بارہ رکعت ہی تراویح کی نماز ثابت ہے۔ بیس رکعت نماز کہیں سے ثابت نہیں کیوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوا ہے۔ اس پر بکر نے عمرو سے کہا کہ جو اجماع صحابہ کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں رہا۔ عمرو نے کہا کہ صحابہ کرام کو نہ ماننے سے مسلمان کیسے نہیں رہے گا؟ وہ مسلمان ضرور رہے گا۔ بکر نے کہا کہ صحابہ نے پورے قرآن پاک کو جمع کیا تو اس کو کیوں مانتے ہیں؟ عمرو نے جواب دیا کہ اگر صحابہ نے قرآن پاک کو جمع کیا تو اس میں کون بڑی بات ہو گئی؟ ایسے عالم دین پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ بہ حوالہ قرآن و سنت جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

صحابہ نے جس بات پر اجماع کر لیا، اسے جو نہ مانے وہ گمراہ ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام کے اس عظیم الشان کام کو کہ انھوں نے قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع فرمایا۔ ہلکا جانے اور یہ کہے یہ کیا بڑا کام

ہے۔قرآن مجید عہد نبوی میں کھال کے ٹکڑوں پر ہڈیوں وغیرہ پر متفرق طور پر لکھا ہوا تھا، اور کچھ صحابہ کرام کو پورا قرآن مجید اس ترتیب کے ساتھ زبانی یاد تھا۔اگر پورا قرآن مجید ایک مصحف میں ترتیب منزل من اللہ کے مطابق جمع نہ کیا جاتا تو بہت سے قرآن مجید کے ضائع ہونے کا بھی اندیشہ تھا، اور ردوبدل کا بھی اندیشہ تھا۔ایک مصحف میں جمع کر دینے کے بعد یہ دونوں اندیشے ختم ہو گئے، اور قرآن مجید محفوظ ہو گیا۔ عمرو گمراہ ہے۔بلکہ غیر مقلد وہابی معلوم ہوتا ہے۔تراویح کی آٹھ یا بارہ رکعت کا قول صرف غیر مقلد کرتے ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا ہے کہ امام حسین کی محبت میں مجھے جہنم ملے تو ٹھیک؟

مسئولہ: محمد نور بصر و شہادت حسین، جامعہ شمس العلوم، نوشہ پور، سریاں، سیوان-۲۱؍رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ امام حسین کی محبت میں مجھے جہنم بھی ملے تو ٹھیک ہے، کیا یہ قول درست ہے؟

الجواب

یہ قول درست ہے۔یہ قضیہ شرطیہ ہے قضیہ شرطیہ کے لیے صدق طرفین لازم نہیں۔اس کی مثال سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد ہے:

”لو کان رفضا حب آل محمد فلیشھد الثقلان انی رافضی.“　اگر آل محمد کی محبت رفض ہے تو جن وانس گواہی دیں کہ میں رافضی ہوں۔

یا جیسے عرفا نے فرمایا:

”لو کانت الجنة بدون جماله فیاویلاہ ولو کان النار بجماله فیا شوقاہ.“　اگر جنت میں اللہ کا دیدار نصیب نہ ہو تو ہائے ہائے، اور اگر جہنم میں اس کا دیدار نصیب ہو تو بصد شوق قبول۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امام حسین کے قاتلین کی تکفیر نہیں کی جائے گی

مسئولہ: محمد ابراہیم قادری رضوی، دارالعلوم شاہ جماعت، بانس، کرناٹک-۲۲؍شوال ۱۴۰۷ھ

مسئلہ امام عالی مقام اور دیگر شہدائے کرب وبلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قاتلین کے بارے میں علمائے دین کی کیا رائے ہے۔جن خبثا نے شان امام عالی مقام میں گستاخیاں، بے ادبیاں

کیں۔ طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ اس کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص: ۲۳ پر مجمع الانہر کی عبارت ہے:

”والاستخفاف باالاشراف والعلماء كفر ومن قال للعالم عويلم او لعلوى عليوى قاصدا به الاستخفاف كفر.“

الجواب

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے رفقا کو اگر کوئی اس بنا پر شہید کرتا کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ ان کے جانشین ہیں تو وہ ضرور کافر ہیں۔ مگر کربلا میں حضرت امام عالی مقام اوران رفقا کو نواسۂ رسول جانشین رسول ہونے کی بنا پر نہیں شہید کیا گیا۔ بلکہ وہ ظالم یزید کو خلیفہ برحق مانتے تھے اور حضرت امام عالی مقام کو باغی۔ اس لیے حضرت امام عالی مقام کو شہید کرنے والے کافر نہیں۔ البتہ بدترین فاسق، فاجر، جفا کار ضرور ہیں۔ اس لیے کہ ان کا گمان فاسد تھا۔ یزید خلیفہ برحق تھا اور نہ حضرت امام عام مقام باغی تھے۔ یزید غاصب متغلب تھا۔ حق خلافت اسے حاصل نہیں تھا، اور نہ اس کا اہل تھا۔ شبہہ کا فائدہ ہمیشہ ملزم کو پہنچتا ہے۔ اسی بنا پر علما نے انھیں کافر نہیں کہا۔ علامہ ابن حجر ہیتمی مکی **الصواعق المحرقه** میں فرماتے ہیں: ”قاتل حسین کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ اس نے گناہ عظیم کا ارتکاب کیا ہے، قتل پر صرف اس قاتل کی تکفیر کی جائے گی جو کسی نبی کا قاتل ہو۔“(۱)

رہ گیا علما اور اشراف کی توہین کرنے والوں کی تکفیر وہ اس وقت ہے۔ جب کہ عالم یا کسی دینی پیشوا کا قتل توہین دین کی بنا پر ہو۔ کہ یہ حقیقت میں دین کی توہین ہے۔ لیکن اگر کوئی کسی عالم یا کسی دینی پیشوا کی توہین کسی اور بنا پر کرے تو یہ کفر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو ابو طالب کو مسلمان کہے وہ خاطی ہے

مسئولہ: محمد اصغر رضوی، یونانی دارالشفا شہناری مسجد، پیلی بھیت شریف- ۸ر شعبان ۱۴۰۳ھ

مسئلہ زید ابو طالب کو کافر نہیں کہتا۔ جب کہ کتابوں سے ظاہر ہے کہ ابو طالب اخیر وقت تک ایمان نہ لائے، اور اپنے قدیم دین پر قائم رہے۔ لہٰذا از روئے شرع زید کے لیے کیا حکم ہے؟

---

(۱) الصواعق المحرقة، ص: ۷۳۸

الجواب

ابو طالب کے ایمان اور عدم ایمان میں اختلاف ہے۔ بعض روایات ضعیفہ کے بنا پر کچھ لوگ ابوطالب کو مسلمان کہتے ہیں، اگر چہ صحیح یہی ہے کہ ابوطالب ایمان سے محروم رہے۔ اس لیے جو ابوطالب کو مسلمان کہتا ہے وہ خاطی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابوطالب مومن نہ تھے

مسئولہ: کفیل احمد خاں، بھوج گجرات۔ ۱۳؍ رجب ۱۴۱۳ء

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید عالم خود کو مفتی سے کم نہیں سمجھتا۔ دوران گفتگو جب اس سے ابوطالب کے بارے مین پوچھا گیا کہ سبع سنابل میں لکھا ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مرتبہ پہاڑی پر سے اپنے والدین کے ساتھ ساتھ اپنے چچا ابوطالب کو بھی پکارے۔ وہ تینوں اپنی اپنی قبروں میں سے اٹھ کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور خدا کی وحدانیت کو اقرار کیا۔ بتوں کو باطل بتائے اور حضور کا کلمہ پڑھ کر تینوں اپنی اپنی قبروں میں خوشی خوشی چلے گئے۔ جب کہ تفصیل کے ساتھ سبع سنابل میں پیج نمبر ۹۲؍ میں لکھا ہے کہ جب مولوی موصوف کو وہ کتاب دکھائی گئی تو وہ ابوطالب کے ایمان کا انکار کرتا ہے۔ کیا یہ سچ ہے کہ ابوطالب اس وقت حضور پر ایمان نہ لائے؟

الجواب

صحیح اور حق یہ ہے کہ ابوطالب کا فر مرے۔ جیسا کہ خود سبع سنابل شریف میں اس واقعہ کے ایک صفحہ پہلے مذکور ہے، اور اب بھی وہ کافر ہیں۔ مسلم و بخاری میں ہے کہ حضرت عباس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ابوطالب کو آپ نے کیا فائدہ پہنچایا وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے، آپ کے دشمنوں سے عداوت رکھتے تھے۔ فرمایا وہ صرف ٹخنوں تک دوزخ میں ہیں۔ جس سے ان کا دماغ کھولتا ہے۔ اگر میں نہ ہوتا تو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔ سبع سنابل میں سوال میں ذکر کردہ روایت موضوع ہے۔ صحیح روایتوں سے صرف حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ کا زندہ ہونا اور ایمان لانا ثابت ہے۔ اس لیے امام صاحب اس معاملہ میں حق پر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کوئی عالم ابو طالب کو مسلمان کہے تو درست ہوگا؟

مسئولہ: ضمیر حسن خاں، قدوائی نگر، نینی تال (یو. پی.)-۱۱ر مئی ۱۹۹۹ء

 کوئی عالم ابو طالب کو مسلمان کہے تو یہ درست ہوگا؟

الجواب

بہت سے علمائے اہل سنت وصوفیا نے ابو طالب کو مسلمان کہا ہے، اگر چہ یہ صحیح نہیں صحیح یہی ہے کہ وہ کافر تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت فاطمہ زہرا کو محبوبہ کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: علی حسین اشرفی، پورہ رانی، پولس چوکی، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو. پی.)-۲۳ر رجب ۱۴۱۷ھ

مسئلہ (۱) زید کہتا ہے ہمارے یہاں ایک صاحب ہیں جو بہ وقت فاتحہ خوانی ودعا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا کو "میری محبوبہ خاتونِ قیامت" کہتے رہتے ہیں اور منع کرنے پر بھی اس سے باز نہیں آتے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا ان کا ایسا کہنا جائز ہے؟

(۲) کیا ان کی مجلس میں شرکت کرنا مناسب ہے؟

(۳) ان الفاظ کو سن کر خاموش رہنے والوں کے لیے کیا حکم ہے؟ امید ہے کہ آپ از روئے شریعت تسلی بخش جواب سے نوازیں گے؟

الجواب

محبوبہ کے لغوی معنی ہیں وہ ذات جس سے محبت کی جائے، حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی محبت جزو ایمان ہے، ان کی ذات وہ ذات ہے جن کے ساتھ محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، مگر عرف عام میں محبوبہ عام طور پر متبذل لفظ ہے۔ خصوصاً جب اس کی نسبت کسی عورت کی طرف کی جائے۔ اس لیے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو "میری محبوبہ" کہنا منع ہے، روز مرہ کی بول چال میں الفاظ کے وہی معانی مراد ہوتے ہیں، جو عرف میں سمجھا جاتا ہے، ان صاحب کو سختی سے منع کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ۷۲ رشہدائے کربلا بہتروں جہنمی فرقے کو بخشوائیں گے۔ حضرت فاروق اعظم کی طرف جھوٹی روایت منسوب کرنا۔ حضرت فاطمہ کے متعلق جھوٹی روایت۔

مسئولہ: سید عبدالخالق رضوی، امام جامع مسجد چاندہ مٹیا، چھندواڑہ (ایم. پی.)-۱۶ر رمضان ۱۴۰۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) میں نے محرم میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ سرکار مدینہ نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے اور بہتر جہنمی ہوں گے، اور ایک جنتی ہوگا۔ لیکن میرا اپنا خیال ہے۔ بہتر شہدائے کربلا ایک ایک کر کے ایک ایک فرقے کو بخشوالیں گے۔ یہ بات میں نے جذبات و محبت اہل بیت کی وجہ سے کی، لیکن جب ایک مولانا صاحب نے مجھے ٹوکا تو میں شرمندہ ہوا، اور اپنی غلطی کی معافی چاہی اکیلے میں اور محرم کی نو تاریخ میں غلطی بغیر بتائے مجمع عام میں توبہ کی اور توبہ کرائی، کلمہ پڑھا اور پڑھایا۔ اعتراض یہ ہے کہ (جس کو سرکار جہنمی فرما چکے ہیں وہ جنتی نہیں ہوسکتا، بخشا نہیں جاسکتا۔)

(۲) حضرت سیدنا عمر فاروق کے گشت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دوران تقریر میں میں نے کہا جب فاروق اعظم نے بڑھیا سے پوچھا کیا پکار رہی ہے؟ اس نے کہا کہ میں عمر کا کلیجہ پکار رہی ہوں۔ جب فاروق اعظم نے اس کے کھانے کا انتظام کر دیا، بڑھیا نے کہا خدا کے یہاں بڑی بے انصافی ہوئی۔ خلیفہ آپ کو ہونا چاہیے تھا، عمر کی جگہ اس پر فاروق اعظم نے فرمایا میں ہی عمر ہوں، مجھے تمہاری غربت کا پتہ نہیں تھا، مجھے معاف کر دو۔ جہاں تک مجھے علم ہے کہ بڑھیا مسلمان نہیں تھی۔ بڑھیا مسلمان ہے یا نہیں؟ یہ بات میں نے تقریر کے دوران نہیں کہا۔ **اعتراض**: (کلیجہ پکار رہی ہوں، اور خدا کے یہاں بڑی بے انصافی ہوئی)

(۳) حشر کے میدان میں حضرت فاطمہ حشر کا پایہ تھام کر یزید کے ظلم کا بدلہ چاہیں گی۔ اس پر جبرئیل علیہ السلام سرکار کے پاس دوڑ کر جائیں گے، اور عرض کریں گے کہ سرکار جلدی چلئے گا ورنہ اگر خدا نے فاطمہ کی طرف نظر کر لی تو غضب ہو جائے گا۔ سرکار اس بات پر دوڑ کر جائیں گے، سرکار جب دوڑیں گے تو آدھی چادر زمین پر ہوگی۔ **اعتراض**: (اللہ کے لیے نظر، اور ''غضب'' کے لفظ پر ہے)

(۴) ان مسائل کی بنیاد پر ایک صاحب مجھ پر ناراض تھے، وہ صحیح العقیدہ سنی مسلمان ہیں۔ ان کی ناراضگی کی مجھے خبر نہیں تھی، ان کی بہن کا انتقال ہوا، انھوں نے جنازہ نماز کے لیے جامع مسجد میں لایا، جہاں پر میں امام ہوں۔ مگر میرے بجائے دوسری مسجد کے امام صاحب سے جنازہ کی نماز پڑھوائی۔ اس پر دوسرے روز تقریر میں میں نے کہا کہ علماے اہل سنت نے مجھے امام مانا ہے، اور سیدنا زین العابدین کو دمشق میں یزید نے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کی امامت کی اجازت دی۔ لیکن آج کا یزید مجھے امام نہیں مانتا، ہر زمانے میں یزید اور ابوجہل ہوتے ہیں، آج میرے پیچھے بھی یزید اور ابوجہل پڑے ہیں۔ یہ بات میں نے جن صاحب نے کے لیے کہا ان سے جا کر میں نے معافی مانگ لی، اور انھوں نے مجھے معاف کر دیا۔ **اعتراض**: (جس کو معاف کرنے کا حق تھا اس نے معاف کر دیا، مگر شریعت کا حق باقی ہے)

(۵) ان تمام چاروں باتوں کے لیے میں مجمع عام میں بغیر غلطی بتائے پورے بیان میں اگر کہیں غلطی ہوئی ہے تو اس کی توبہ مجمع عام میں کی اور کلمے پڑھا، اور مجمع عام سے توبہ کرائی، اور کلمہ پڑھایا، محرم کی نو تاریخ کو آخری بیان کے دن۔ خادم سید عبدالخالق۔

الجواب

(۱) اس مقرر پر اس جملہ سے رجوع اور توبہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ مجمع عام میں اس کو بیان کرے کہ میں نے یہ بات غلط کہی تھی، جو لوگ اس کی بات سن کر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ ان کی اصلاح کیسے ہوگی۔ جب تک کہ ان کو یہ نہ بتایا جائے کہ میں نے یہ بات غلط کہہ دی ہے۔ مقرر نے یہاں پر دو غلطیاں کی ہیں ایک تو افترا کیا ہے کہ بہتر شہداے کربلا ایک ایک فرقہ کو بخشوائیں گے۔ دوسرے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو جہنمی بتایا ان کو جنتی کہا۔ اہل بیت کرام کی محبت کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے جی سے جو چاہیں گڑھ کر بیان کریں، یہ اہل بیت سے محبت کی دلیل نہیں بلکہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مقرر بہت چالاک اور عوام کی خوشنودی حاصل کرنے کا ماہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اس بڑھیا نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا کہ میں عمر کا کلیجہ پکار رہی ہوں، یا خدا کے یہاں بڑی بے انصافی ہوئی یہ دونوں باتیں اس بڑھیا پر افترا ہیں۔ یہ بڑھیا مسلمان تھیں، صحابیہ یا کم از کم تابعیہ تھیں۔ اس لیے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ ہی نہیں بلکہ پورے حجاز مقدس سے مشرکین تو مشرکین، یہود و نصاریٰ کا بھی صفایا ہو چکا تھا۔ کسی مسلمان کی طرف کفر یا گمراہی کی نسبت کرنا بہت سخت ہے۔ ایسے شخص پر توبہ، تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ

اعلم۔ جو شخص ایسے فرضی قصے سنائے اس سے وعظ کہلانا اس کا وعظ سننا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ یہ روایت بھی فرضی، جعلی، موضوع رافضیوں کی من گڑھت ہے۔ اس کو بیان کرنا حرام، سننا حرام، یہ کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ فاطمہ زہرا کی طرف نظر کرے گا ضرور کلمہ کفر ہے۔ اولاً اللہ تعالیٰ نظر اور تمام جوارح سے پاک ہے اور اگر مراد یہ ہو کہ مہربانی فرمائے تو کیا اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ہمیشہ مہربانی نہیں کیا۔ اس وقت جب جبرئیل امین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اللہ عزوجل حضرت سیدہ پر مہربان ہوگا۔ قائل پر اس قول کی بنا پر بھی توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ غضب کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ خود قرآن وحدیث میں یہ اسناد وارد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴ بات صحیح ہے اس مقرر نے ایک مسلمان کو ابوجہل بھی کہا یزید بھی کہا، اگر بہ طور گالی کے کہا تو اس شخص سے معافی کے ساتھ توبہ فرض ہے کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔ حدیث میں فرمایا۔ سباب المومن فسوق اور اگر اس کا اعتقاد یہ ہے کہ یہ شخص ابوجہل کی طرح کافر ہے تو معافی اور توبہ کے ساتھ تجدید ایمان ونکاح بھی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵ جن لوگوں کے سامنے مقرر نے یہ غلط باتیں بیان کی ہیں۔ انھوں نے مقرر کو ایک عالم فاضل سمجھ کر سچ سمجھ لیا ہے۔ ان کو کیسے معلوم ہوگا کہ یہ سب جملے غلط ہیں گمراہی ہیں حتی کہ کفر تک ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ یہ بھی بتایا جائے کہ فلاں فلاں باتیں میں نے غلط کہی تھیں، اور صحیح یہ ہے۔ ایسے شخص سے کہ اس کی تقریر میں ایسی فحش غلطیاں صادر ہو چکی ہیں۔ تقریر کرانا جائز نہیں، اور نہ خود اس شخص کو تقریر کرنا جائز ہے۔ حدیث میں فرمایا:

”لایقص الا امیرا وماموراا او مختال.“

وعظ نہ کہتے مگر خود خلیفہ اسلام یا وہ جسے اس نے اجازت دی ہو۔ یا بننے والا، ایسے لوگوں کے بارے میں جو گڑھی ہوئی باتیں بیان کرتے ہیں۔ یہ حکم دیا گیا:

”ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم.“ سوال کے ساتھ جو خط منسلک ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ شخص امام بھی ہے۔ جس دن سے اس نے یہ سب کلمات بکے ہیں، اور جب تک یہ توبہ کے ساتھ تجدید ایمان نہ کرے۔ اس وقت تک کی اس کے پیچھے پڑھی ہوئی، ساری نمازوں کا پھر سے پڑھنا واجب۔ بلکہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاتلان امام حسین کو جہنمی کہنا صحیح ہے۔

مسئولہ: عبدالرشید، پیش امام جامع مسجد ونوبانگر، دارنگری کرناٹک، اسٹیٹ، ۳۰-۳۰ر محرم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ قاتلان حسین کو حرامزادہ اور جہنمی کہنا درست ہے؟

الجواب

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل یقیناً جہنمی ہیں۔ وہ تو نواسۂ رسول ہیں۔ عام مومن کے قاتل کے بارے میں قرآن میں ہے:

"وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا." جو کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

حرامزادہ بازاری گالی ہے اس سے زبان ملوث کرنا بری بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ذکر شہدائے کربلا کی مجلس منعقد کرنا کیسا ہے؟ مرثیہ پڑھنا و ماتم کرنا کیسا ہے؟ کیا مجلس ذکر شہادت میں حسنین کریمین تشریف لاتے ہیں؟

مسئولہ: اختر الزماں اسجد، معرفت اسرار احمد، دوکھڑا، دربھنگہ-۲۶ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین درج ذیل مسئلہ میں: ایک جگہ وعظ و تقریر کی مجلس تھی اس مجلس کو ذکر شہادت حسین کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ اس مجلس سے متعلق درج ذیل سوالات کے جواب طلب ہیں۔

(۱) ذکر شہادت حسین کی مجلس منعقد کرنا اور اس میں وہ تمام واقعات بیان کرنا جو کربلا میں گزرے، پھر مرثیہ و ماتم کرنا۔

(۲) ذکر شہادت حسین کی مجلس میں یہ کہنا کہ امام عالی مقام نواسۂ رسول امام حسن و حسین ابھی اس جگہ موجود ہیں، اور ہم سبھوں کے حالات کو دیکھ رہے ہیں۔

مندرجہ بالا سوالات کے جواب شریعت مطہرہ کی روشنی میں عنایت فرما کر ممنون کریں۔ چوں کہ اس کا تعلق عقیدے سے ہے۔ مقامی پڑھے لکھے آپس میں مختلف الخیال ہو چکے ہیں۔

الجواب

حضرت امام عالی مقام شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر شہادت کی محفل منعقد کرنا بلاشبہہ جائز ودرست بلکہ مستحسن ہے، اور باعث خیروبرکت اور باعث عبرت وموعظت ہے۔ اس سے حق پر استقامت اور راہ حق میں مصائب برداشت کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ البتہ ماتم کرنا، مرثیہ پڑھنا جائز نہیں۔ اس اعتقاد میں بھی کوئی حرج نہیں کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس محفل میں تشریف لاتے ہیں۔ مخالفین کے سرگروہ گنگوہی صاحب نے خود اقرار کیا ہے کہ تین سال تک میرے پیر میرے دل میں گھسے رہے، جب کہ پیر صاحب مکہ معظمہ میں تھے اور گنگوہی جی ہندوستان گنگوہ میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ امام حسین انبیاے کرام کے سردار ہیں؟ جوانان جنت کا سردار ہونے کا کیا مطلب ہے؟

مسئولہ: محمد الیاس، نارائن نگر -- ۱۰ر محرم ۱۴۱۴ھ

مسئلہ زید عالم دین ہونے کے ساتھ بہترین خطیب بھی ہے۔ اس نے ایک شب دوران تقریر اس حدیث پاک کی روشنی میں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة.“ حسنین کریمین جملہ جوانان جنت کے سردار ہیں اور جنت میں تمام انبیاے کرام بھی جوان ہی ہوں گے۔ لہٰذا ان کے بھی سردار ہیں۔ کیا حدیث پاک کا یہ معنی بیان کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب

یہ کہنا کہ حضرات حسنین کریمین انبیاے کرام کے بھی سردار ہیں۔ کفر ہے، کہنے والے پر توبہ تجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح فرض ہے۔ غیر نبی کتنا ہی بلند مرتبہ ہو نبی سے افضل نہیں ہوسکتا۔ ان مقرر صاحب نے زور خطابت میں اس کا بھی خیال نہیں کیا کہ اہل سنت تو اہل سنت رافضیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات حسنین سے افضل ہیں۔ پھر انبیاے کرام کے سردار ہونے کا کیا سوال۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس وقت کے جتنے جوان جنت میں جائیں گے۔ سب کے سردار یہ حضرات ہیں۔ یہ مطلب

نہیں کہ جنت میں جتنے جوان ہوں گے سب کے سردار ہوں گے۔ جنت میں سبھی جوان ہوں گے، کوئی بچہ یا بوڑھا یا ادھیڑ نہ ہوگا۔ غالباً مقرر سے یہیں غلطی ہوئی ہے۔ جس کی نظیر دوسری حدیث ہے:

"**ابوبکر وعمر سید اکھول اهل الجنة.**"[1]　　ابوبکر اور عمر جنت کے ادھیڑ عمر کے سردار ہیں۔

حالاں کہ جنت میں کوئی ادھیڑ عمر نہ ہوگا۔ سب نو جوان ہوں گے حدیث میں ہے: "**اهل الجنة جرد مرد.**" مراد یہی ہے کہ بہ وقت ارشاد جتنے ادھیڑ عمر موجود تھے۔ ان میں سے جو جنت میں جائیں گے سب کے یہ سردار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حسنین کریمین کے قرآن پر بیٹھنے کی روایت جھوٹی ہے

مسئولہ: محمد یار علی نوری، مقام گلہانگر، پوسٹ، پانڈو، ضلع پلاموں (بہار)۔............۱۴۱۰ھ

مسئلہ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک بار حضرات حسنین کریمین قرآن شریف پر بیٹھ گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے سرکار سے عرض کرنا چاہا، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو میرے حسنین پارے کے پارے ہیں۔ آیا یہ واقعہ صحیح ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کے مطابق ہے یا خلاف؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

یہ روایت کسی بدتمیز گستاخ رافضی کی گڑھی ہوئی ہے۔ سراسر جھوٹ ہے۔ جس نے اسے گڑھا ہے اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت علی سید ہیں؟ ایک شعر کی توجیہ

مسئولہ: عبدالرحیم خاں، نزد جامع مسجد کباود، امر یلی، سورت، (گجرات)-۲؍ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ۱ ادھر کچھ مہینوں سے عوام کے اندر خلفشار پھیلا ہوا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید نہیں ہیں۔ کچھ علما کی تقریر سن کر، وہ تقریر میں بولے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید نہیں ہیں۔ صرف حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہم سید ہیں۔ اور ان کی نسل پاک میں جو ہوں گے صرف وہ سید ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید

[1] ابن ماجه شريف ، باب فضل ابى بكر الصديق ص: ۱۰، ج: ۱، اشرفی

ہیں کہ نہیں؟ اور اہل بیت اور سادات میں کیا فرق ہے؟ اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سید نہ مانے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اور علوی سید کسے کہتے ہیں؟

(۲) چودھویں صدی کے مجدد آب ہو　　　سارے ولی ستارے ہیں تم آفتاب ہو

یہ شعر سرکار فاضل بریلوی کی شان میں لکھا ہوا ہے۔ کیا فاضل بریلوی کے سامنے سرکار غوث اعظم ستارے؟ کیا فاضل بریلوی کے سامنے غریب نواز ستارے ہیں؟

الجواب

(۱) سید کے دو معنی ہیں۔ لغوی جس کے معنی سردار پیشوا کے ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے مولی المسلمین، امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم بلا شبہہ سید ہیں۔ سید ہی نہیں، سید السادات ہیں۔ جیسا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ان سے مخاطب ہو کر کہا:

"انت سید فی الدنیا و الآخرۃ."

اس لغوی معنی کے اعتبار سے امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تنہا سید نہیں بلکہ تمام صحابہ کرام سید ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ابوبکر سیدنا و اعتق سیدنا."

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں انصار کرام سے فرمایا:

"قوموا الی سیدکم."[۱]

اور فرمایا:

"ابوبکر وعمر سیدا کهول اهل الجنة."[۲]

سید کا دوسرا معنی عرفی ہے، یعنی جو شخص بلا واسطہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد ہو، یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحب زادیوں کی اولاد ہو۔ چوں کہ جملہ صاحب زادگان عہد طفولیت ہی میں وصال فرما چکے تھے، اور صاحب زادیوں میں سوائے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی کی نسل نہیں چلی۔ اس لیے اب سید کے معنی ہیں اولاد فاطمہ۔ اس معنی کے اعتبار سے

---

[۱] مشکوٰۃ، ص:۴۰۳

[۲] سنن ابن ماجه، ج:۱، باب فصل ابی بکر

بالکل ظاہر اور عیاں ہے کہ امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سید نہیں، اور اس میں کوئی تنقیص شان نہیں کیوں کہ حضرات خلفاے ثلثہ بھی معنی عرفی کے اعتبار سے سید نہیں جب کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وہ تینوں حضرات حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے افضل ہیں۔ کسی بھی حکم شرعی کو جذباتی طور پر نہیں حل کرنا چاہیے۔ حقائق کی روشنی میں ٹھنڈے دل سے غور کر کے حل کرنا چاہیے۔ علوی سید کا لفظ عامۂ بلاد اسلام میں رائج نہیں۔ صرف علوی بولا جاتا ہے۔ اس سے مولی المسلمین، امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی وہ اولاد مراد ہیں جو حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ دوسری ازواج سے ہیں۔ مثلاً حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد، یہ لوگ سید نہیں۔ اہل بیت کا لفظ عام ہے۔ اہل بیت میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں، اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی۔ یہ باعتبار عرف سادات نہیں۔ سادات کا لفظ خاص ہے۔ اولاد فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اس شعر میں ہر ولی سے مراد چودھوی صدی کے ولی ہیں۔ جس پر قرینہ پہلا مصرعہ ہے۔ جب مجدد اعظم اعلیٰ حضرت کو چودھویں صدی کا مجدد مانا تو ان کی افضلیت و برتری چودھویں صدی کے اولیا ہی تک محدود رہے گی۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے کہ تمام علما اور مشائخ حضرت نظام الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ نظام الحق والدین کو سلطان المشائخ کہتے ہیں، اور لکھتے ہیں۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ اپنے مرشدان کرام حتی کہ خواجہ غریب نواز حتی کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی سلطان ہیں؟ اور یہ سب بزرگ ان کی رعایا، سب جانتے ہیں کہ سلطان المشائخ سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس عہد کے سارے مشائخ کے سلطان ہیں۔ اسی طرح اس شعر میں ''ولی'' سے مراد چودھویں صدی کے اولیا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید ہیں یا نہیں؟ سید کسے کہتے ہیں؟

مسئولہ: اراکین مدرسہ عربیہ لنگا واڑہ، ڈھاڑیا، عرب مسجد، جام نگر، سوالا (گجرات)۔ ۲۵؍صفر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ موجودہ دور میں سید کون ہے؟ یہ مسئلہ جھگڑے کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فاطمۃ الزہرا کی اولادوں کے علاوہ دیگر بیبیوں کی اولادیں بھی سید ہیں جن کو علوی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ابھی دو فریق اپنی اپنی باتیں کر رہے ہیں۔ ایک فریق کا کہنا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر ازواج کی اولادیں سید نہیں ہیں۔ سید صرف اولاد فاطمۃ الزہرا یعنی امام حسن

حسین اور ان کی اولادیں ہیں۔ دوسرا فریق کہتا ہے حضرت علی اور ان کی اولادیں جو علوی کہلاتی ہیں سید ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید ہیں یا کہ نہیں؟ برائے کرم فتویٰ عطا فرمایا جائے تا کہ فریقین کے نزاع کا خاتمہ ہو۔

الجواب

مولی المسلمین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ دیگر بیویوں سے جو اولادیں ہیں وہ سید نہیں۔ سید صرف حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد ہیں، اور پھر حضرات حسنین کریمین کی اولاد حتی کہ حضرت سیدہ زینب بنت فاطمہ کی اولاد امجاد بھی سید نہیں۔ اس لیے کہ نسب باپ سے چلتا ہے۔ یہ خصوصیت صرف حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے کہ ان کی اولاد، اولاد رسول قرار پائیں۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں:

> ''ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن و امام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے، پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اس لیے سبطین کریمین سید ہیں نہ بنات فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد کہ وہ اپنے والد ہی کی طرف نسبت کی جائیں گی۔''(۱)

نیز اسی میں تحریر فرمایا:

''امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد و امجاد اور بھی ہیں۔ قریشی، ہاشمی، علوی، ہونے سے ان کا دامان فضائل مالا مال ہے مگر یہ شرف اعظم کہ حضرات سادات کرام کو ہے ان کے لیے نہیں یہ شرف حضرت بتول زہرا کی طرف سے ہے کہ:

''فاطمة بضعة منّي.''	فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔
''كل بني اب ينتمون الى عصبتهم وابيهم الابنى فاطمة فانا ابوهم.''	سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں، سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔''

ان ارشادات سے صاف واضح ہو گیا کہ سید صرف بنی فاطمہ اور اولاد حسنین کریمین کے ساتھ

[۱] مسلم، ج:۲، ص:۹۲، باب فضائل فاطمہ رضی اللہ عنہا

خاص ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوگیا کہ مولی المسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ اولاد جو دوسری بیویوں سے ہیں وہ سید نہیں کہ جلد دوازدہم کے فتوے میں ان کے بالمقابل سادات کا ذکر فرمایا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جو خاص فضائل وخصائص احادیث کریمہ میں سادات کے لیے وارد ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیگر ازواج کی اولاد کے لیے ثابت نہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بافضل وکمال سید بہ معنی مخصوص برادری نہیں اور یہ بالکل واضح ہے کہ جب سید خاص ہے اس برادری کے لیے جو اولاد فاطمہ ہوں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولاد فاطمہ سے نہیں تو وہ سید نہیں۔ رہ گیا کچھ جعلی سیدوں کا یہ کہنا کہ جب حضرت علی سید نہیں تو ان کی اولاد کیسے سید ہوگی۔ عجیب معاملہ ہے۔ باپ سید نہیں، بیٹا سید، باپ پٹھان نہیں بیٹا پٹھان۔ اس کے دو جواب ہیں پہلا الزامی۔ حضرت علی کے باپ ابوطالب سید نہیں تھے۔ پھر حضرت علی کیسے سید ہوئے۔ دوسرا تحقیقی وہ یہ ہے کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے مذکورہ بالا فتوے میں افادہ فرمایا کہ ساری دنیا کا نسب باپ سے چلتا ہے یہ شرف خاص پوری دنیا میں سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہے کہ ان کی اولاد کا نسب ان سے چلے گا۔ کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، فاطمہ میرا ٹکڑا ہے، اور فرمایا:

"کل بنی اب ینتمون الی عصبتھم وابیھم الابنی فاطمة فانا ابوھم." سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں، سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔"

تیسرا جواب یہ ہے کہ حضرات حسنین کریمین اور ان کی اولاد امجاد کا سید ہونا حضرت فاطمہ کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وجہ سے۔ واضح ہو کہ ساری گفتگو اس میں ہے کہ ہمارے عرف میں سید جس ذات اور برادری کو کہا جاتا ہے اس معنی کر حضرت علی سید نہیں کہ یہ اولاد فاطمہ کے ساتھ خاص ہے۔ لیکن سید بہ معنی پیشوا سردار اس معنی کر بلاشبہہ امیر المومنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید ہیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا: "انت سید فی الدنیا والآخرة." مگر اس معنی کر سید ہونا حضرت علی کی خصوصیت نہیں۔ تمام صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین، علما مشائخ سید ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا." خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں صحابہ کرام سے فرمایا: "قوموا الی سیدکم." پھر یہاں تنازع پیشوا ہونے نہ ہونے میں نہیں سارا تنازع سید برادری ہونے نہ ہونے میں

ہے۔ قصہ اصل یہ ہے کہ چالاک لوگوں نے دیکھا کہ سب سے آسان نفع بخش دھندہ پیری مریدی کا ہے۔ بڑھاپے میں آدمی کسی کام کے لائق نہیں رہ جاتا، پھر ہر کام کے لیے کچھ ہنر چاہیے، اور پیری مریدی کے لیے کسی ہنر کی ضرورت نہیں۔ عوام کو شکار کرنے کے لیے صرف دماغ کی ضرورت ہے، تو ایسے لوگ جن میں نہ کوئی فضل ہے، نہ کمال ہے، نہ دین ہے، نہ دیانت ہے۔ لیکن مجلسی گفتگو کے بڑے ماہر ہیں، چرب زبان ہیں۔ انھوں نے پیری مریدی شروع کر دی اور یہ دیکھا کہ سید ہونے کے بعد پیری مریدی میں رنگ چوکھا آتا ہے تو سید بن بیٹھے۔ تاکہ بازار خوب تیز چلے، اور انتہائی ڈھٹائی سے کہنے لگے کہ سید ساری دنیا سے افضل ہے۔ یہ مصرعہ ہر مصنوعی سید کی زبان پر ہے۔ ع

کوئی آلِ محمد کے برابر ہو نہیں سکتا

بنات کرام صاحبزادگان والاشان حضرات حسنین کریمین بلاشبہہ آل نبی ہیں۔ مگر اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے۔ شرکاے بیعت رضوان تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ جس کا نتیجہ کہ حضرات حسنین کریمین سے بھی افضل پھر شرکاے بدر سب سے افضل پھر عشرہ مبشرہ سب سے افضل اور یہ اپنی سیادت نیلام کرنے والے یہی گمراہی پھیلا رہے ہیں کہ آل محمد کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔ کبھی کہتے ہیں کہ غیر سید سے مرید ہونا جائز نہیں۔ اگر ان مصنوعی سیدوں کی بات مان لی جائے تو پھر کسی سلسلے میں مرید ہونا جائز نہ ہوگا۔ اس لیے کہ اکثر سلسلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چلے ہیں گزر چکا کہ وہ سید برادری کے نہیں۔ سلسلہ نقش بندیہ حضرت صدیق اکبر سے چلا ہے۔ یہ بھی سید برادری کے نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد اکثر سلاسل حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چلے ہیں، اور ان کے بعد حضرت حبیب عجمی سے اور ان کے بعد حضرت فضیل بن عیاض اور حضرت ابراہیم بن ادہم سے اور ان میں کوئی سید نہیں۔ مشاہیر اولیاے کرام حضرت سیدنا جنید بغدادی، حضرت معروف کرخی، حضرت شبلی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابوالحسن خرقانی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی، حضرت بابا فرید الدین گنج شکر، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد صاحب ان میں کوئی سید نہیں۔ پھر معاملہ ہی صاف ہے اسی کو کہتے ہیں شاخ پر بیٹھ کر جڑ کاٹنا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار. واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت علی سے متعلق ایک موضوع روایت

مسئولہ: محمد اصغر علی قادری، مدرس دار العلوم حشمت الرضا جدید، باندہ- ۲۰ر محرم الحرام ۱۴۰۵ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک سنی عقیدے کے عالم

ومقرر صاحب نے اپنی تقریر کے دوران یہ فرمایا کہ ایک بار حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر فاقہ تھا وہ (حضرت علی) حضرت فاطمہ کا شلوار بازار میں بیچنے کے لیے لے گئے۔ اللہ کو یہ گوارہ نہ ہوا کہ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحب زادی کا شلوار بازار میں بکے، اور ان سے کوئی دوسرا خرید کر استعمال کرے۔ اللہ نے حضرت جبرئیل کو فوراً حکم دیا کہ اے جبرئیل یہ کیا تماشہ دیکھ رہے ہو۔ فوراً جاؤ اور جنت سے پیسے لے لو، اور حضرت سے شلوار خرید لو۔ اس تقریر میں لفظ ''تماشہ'' حضرت جبرئیل کے لیے عالم موصوف نے کئی بار استعمال کیا اس بات پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کیا تماشہ دیکھنے والے میں سے تھے؟ اگر نہیں تو اس لفظ کے استعمال کرنے سے عالم صاحب پر توبہ لازم ہے یا نہیں؟ چوں کہ فرشتے معصوم ہوتے ہیں۔ اور معصوم کے لیے تماشہ دیکھنے والا استعمال کرنا کیسا ہے؟ جواب بالصواب سے نوازیں۔

الجواب

اولاً تو یہ روایت ہی موضوع من گڑھت ہے، اس زمانے میں مدینہ طیبہ میں شلوار تھی ہی نہیں۔ یقیناً یہ گڑھنا کہ اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل سے فرمایا تم یہ کیا تماشہ دیکھ رہے ہو جہالت وسفاہت ہے۔ ایسا کہنا کسی مسلمان کے لیے درست نہیں، عالم پر ایسے قول سے رجوع لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جنگ صفین میں حق کس کے ساتھ تھا؟ حضرت عمار بن یاسر کے بارے میں حضور کی پیش گوئی، صحابی پر طعن کرنا جائز نہیں

مسئولہ: حکیم نثار احمد، اسلامیہ اسکول، مقام پیگا پور، ضلع سلطان پور- ۳/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ (۱) علماے اہل سنت کے نزدیک تاریخ اسلام، میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خلافت راشدہ تک کی معتبر ومستند کون کون سی کتابیں ہیں؟ جن کے مطالعہ سے ایمان وعقائد کو نقصان نہ پہنچے، اور معلومات صحیحہ حاصل ہو سکے؟

(۲) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر کے حق میں حضور سے ثابت ہے کہ: ''تقتلک الفئة الباغية.'' (تم کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا) اور چوں کہ حضرت امیر معاویہ کے گروہ کے آدمی ہی (جنگ صفین میں) نے آپ کو شہید کیا تھا، تو کیا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وان کے گروہ والوں کو باغی کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مودودی نے خلافت وملوکیت میں تحریر کیا ہے۔

(۳) باغی کی تعریف کتاب مذکورہ میں بہ حوالہ شرح فقہ اکبر لکھا ہے:
باغی وہ ہوتا ہے جس کے پاس طاقت بھی ہوتی ہے، اور اپنے فعل بغاوت کے جواز کی تاویل بھی۔
تو کیا یہ تعریف صحیح ہے؟

الجواب

(۱) عربی میں تو سیکڑوں کتابیں ہیں۔ فارسی میں مدارج النبوۃ مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ اردو میں تواریخ حبیب الٰہ، سیرت رسول عربی، سیرت مصطفیٰ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲)-(۳) یہ حدیث صحیح ہے، اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کی رو سے بلا شبہہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطا پر تھے، اور حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ حق پر۔ اس پر اہل سنت کا اتفاق ہے، باغی کی تعریف یہ ہے جو لوگ امام برحق پر ناحق خروج کریں، کسی تاویل کے ساتھ، اور انھیں قوت بھی حاصل ہو۔ اس خاص شرعی معنی کے لحاظ سے حضرت معاویہ اور ان کے ساتھی باغی تھے۔ اس لیے کہ امام برحق سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ان لوگوں نے ان پر خروج کیا، اور تاویل یہ کی کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص نہیں لے رہے ہیں۔ اگرچہ ان کی تاویل باطل ہے اور حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے۔ ہمارے عرف میں باغی شریر اور ظالم کو کہتے ہیں۔ اس لیے اس کی اجازت نہیں کہ ہم صحابہ کرام کو باغی کہیں۔ اس میں تنقیص کا پہلو ہے۔ صحابہ کرام کی تنقیص حرام و گناہ ہے۔ قرآن کریم میں ان سب کے بارے میں فرمایا گیا: كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى.“(۱) تمام صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرما لیا۔ اس لیے ہمیں یہ جائز نہیں کہ کسی صحابی پر طعن کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اہل بیت میں کون کون حضرات شامل ہیں؟

مسئولہ: عبد الغفار، اعظم گڑھ، (یو. پی.)-۱۹ر صفر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:
اہل بیت میں کون کون حضرات شامل ہیں؟ چھوٹی چھوٹی کتابوں میں صرف اس سے مراد حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تحریر ہیں۔
حضرت ابو بکر صدیق و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟

(۱) قرآن مجید، سورۃ الحدید، پارہ: ۲۷، آیت: ۱۰

بینوا وتوجروا۔

الجواب

اہل بیت کے لغوی اور عرفی معنی ہیں، گھر کے لوگ اس میں بیٹے، بہو، بیٹیاں، پوتے شامل ہوتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیاں اہل بیت میں اسی وقت تک رہتی ہیں جب تک وہ شادی کے بعد اپنے شوہر کے گھر نہ رہنیں لگیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت میں جملہ ازواج مطہرات، امہات المومنین شامل ہیں۔ اس پر آیت کریمہ کا سیاق وسباق دلالت کرتا ہے۔ یہ آیت کریمہ سورہ احزاب کی ہے، آپ کسی بھی مترجم قرآن میں دیکھ لیں کہ آپ پر یہ بات واضح ہوجائے گی کہ یہ آیت کریمہ ازواج مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت علی، حضرت سیدہ، حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اہل بیت میں اس لیے داخل مانے جاتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب حضرات کو جمع کر کے ایک کمبل اوڑھایا اور فرمایا۔ اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے پلیدی دور فرما انھیں خوب پاک وستھرا کردے۔ اگر لفظ اہل بیت اپنی معنی لغوی یا عرفی کے لحاظ کے داماد، بیٹی اور نواسوں کو شامل ہوتا تو پھر اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب کو ایک کمبل میں جمع فرماتے اور دعائے مذکورہ فرماتے۔ یہ اس لیے حضور نے فرمایا کہ معنی عرفی اور لغوی کے لحاظ سے یہ لوگ اہل بیت میں داخل نہ تھے۔ اب جب حضور نے فرمادیا کہ یہ میرے اہل بیت ہیں، تو داخل ہوگئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امام حسن وامام حسین کی عمر میں کتنا تفاوت ہے؟

مسئولہ: محمد زیارت حسین، مسجد ٹولہ پتھھواں، پوسٹ چھیتونی، ضلع دیوریا (یو. پی.)- یکم رشوال ۱۴۱۳ھ

مسئلہ امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما کے ولادت کی تاریخوں میں کتنے ایام کا فرق ہے؟ اور معرکہ کربلا میں مصنف معرکۂ کربلا نے ۶ رماہ کا فرق دکھلایا ہے۔ حضرت یحییٰ وحضرت زکریا کے معجزات کے طور پر کرامات حسنین ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ آیا اس مصنف موصوف کا لکھنا صحیح ہے یا غلط؟

الجواب

صحیح یہ ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۱۵ ررمضان ۳ھ میں ہوئی تھی اور حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۵ رشعبان ۴ھ کو ہوئی تھی، تو ان حضرات کی ولادت

میں دس مہینہ ۲۰/دن کا فصل ہے۔ اس سلسلے میں اور بھی اقوال ہیں، اور اگر ٦/مہینے کا بھی فصل مانا جائے تو بھی کوئی استبعاد نہیں۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حیض و نفاس سے پاک تھیں۔ اقل مدت حمل ٦/ماہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کربلا کی جنگ میں امام حسین حق پر تھے

مسئولہ: محمد شمیم رضا خاں نوری رضوی، مدرسہ غوثیہ رضویہ، کھنڈیل بشن پور، ضلع گیا (بہار) ۱۸/صفر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ① کربلا میں جو جنگ ہوئی اس میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے یا یزید پلید؟
② یزید کو ہم جنتی سمجھیں یا جہنمی؟

الجواب

①-② کربلا کی جنگ میں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے، اور یزید باطل پر، اس پر اہل سنت کا اتفاق ہے کہ یزید فاسق و فاجر تھا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے بہت سے علما نے اس کو کافر کہا ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں سکوت فرمایا نہ کافر کہا نہ مسلمان، دیوبندی مذہب کے بانی مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں یزید کے وہ افعال ناشائستہ ہر چند موجب لعن کے ہیں۔ مگر جس کو محقق اخبار سے اور قرائن سے معلوم ہوگیا کہ وہ ان مفاسد سے راضی و خوش تھا، اور ان کو مستحسن اور جائز جانتا تھا، اور بدون توبہ کے مر گیا وہ لعن کے جواز کا قائل ہیں اور جو علما اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد وہ ان افعال کا مستحل تھا یا نہ تھا۔ اور ثابت ہوا یا نہ ہوا۔ پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں۔ لہٰذا وہ فریق علما کا بہ وجہ حدیث منع لعن مسلم کے لعن سے منع کرتے ہیں۔ جواز لعن و عدم جواز کا مدار پر ہے۔ اور مقلدین کے لیے احتیاط سکوت میں ہے۔ یزید مومن تھا بہ سبب قتل کے فاسق ہوا۔ اس کا بھی حاصل وہی نکلا۔ حضرت امام اعظم نے فرمایا، اس لیے اس بارے میں ہمیں سکوت کرنا چاہیے۔ یزید کو نہ جنتی کہنا چاہیے نہ جہنمی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امام حسین کی شان میں پڑھے ہوئے شعر کا حکم

مسئولہ: حکیم عبد الغفور، ۱۲/۲۷۷ پلامٹ گیر، ٹاٹ پٹری، ضلع اننتا پور (آندھرا پردیش) - ۱۹/صفر ۱۴۱۲ھ

مسئلہ یوم حسین کی پاک محفل میں زید ایک قطعہ پڑھا وہ یوں تھا۔

محمد کے دلاروں پر صداقت ناز کرتی ہے امامت ناز کرتی ہے نبوت ناز کرتی ہے
وفا قربان ہے ان پر عقیدت ناز کرتی ہے یہی وہ شیر ہیں جن پر شجاعت ناز کرتی ہے

اس قطعہ میں جو دوسرا شعر ہے ''امامت ناز کرتی ہے، نبوت ناز کرتی ہے'' پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ بکر کا کہنا ہے کہ وہ صحیح نہیں ہے، وہ درست نہیں ہے، وہ غلط ہے اس شعر میں تکرار ہے۔ حضرت امام حسین تو صرف آقائے دو جہاں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نواسے ہیں، وہ تو صرف اولیا کا درجہ رکھتے ہیں، ان پر نبوت کا ناز کرنا یہ بات سراسر غلط ہے، درست نہیں ہے، بے ادبی ہے۔ کتاب اللہ تعالیٰ، سنت نبویہ شریفہ اجماع اور سلف کے اقوال سے بیان فرمائیں۔

الجواب

''نبوت ناز کرتی ہے'' سے مراد یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر ناز کرتے ہیں۔ جس طرح ہر لائق بیٹے پر باپ ناز کرتا ہے۔ اسی طریقے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ناز کرنا بجا ہے۔ استقامت وثبات، رضا وتسلیم کا ایسا پیکر یقیناً اس لائق ہے کہ ان کے بزرگ ان پر ناز کریں۔ ویسے اس جملے کو کہنا مناسب نہیں، اس کا ایک پہلو خطرناک بھی ہے کہ اس قطعہ میں جن جن اوصاف کے ناز کرنے کو کہا گیا وہ سب حضرت امام عالی مقام کی صفت بھی ہیں، مثلاً امامت، شجاعت، ان کے پیش نظر اس قطعہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے امام ہیں جن پر امامت ناز کرتی ہے۔ اس کے مطابق اس مصرعہ کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسے نبی ہیں جن پر نبوت ناز کرتی ہے، اور یہ معنی کفر مگر چوں کہ قائل مسلمان ہے، اور مسلمان کے کلام کو اچھے محل پر محمول کرنا واجب، اس لیے یہ مستبعد ہے کہ اس نے یہ کفری معنی مراد لیا ہوگا۔ لیکن کسی لفظ میں محض معنی کفری کا ایہام اس کے منع کے لیے کافی ہے۔ **المعتمد المستند** میں ہے: ''**مجرد الایھام کاف للمنع والتحریم.**'' واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت امام حسین نے عاشور کی صبح غسل کیا تھا؟ کیا امام حسین نے یہ کہا تھا کہ مجھے یزید کے پاس لے چلو میں اس کی بیعت کرلوں گا؟

  ایک وہابی نے اپنی تقریر میں یہ بیان کیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عاشورہ کی صبح کو غسل فرمایا تھا کیا یہ روایت صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو پھر خود علماے اہل سنت جو بیان کرتے ہیں کہ تین دن تک حضرت امام حسین اور اہل بیت اور ان کے رفقا پر پانی بند کیا، یہاں تک کہ بچے پیاس سے بلکتے رہے۔ حضرت علی اکبر جب پیاس سے مضطرب ہوئے اور حضرت امام رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر پانی طلب کیا تو حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی انگوٹھی ان کے منھ میں ڈال لی اور اخیر میں فرمایا بیٹا گھبراؤ نہیں نانا جان جام کوثر لیے کھڑے ہیں۔ ابھی تم کو پلائیں گے۔ حتی کہ ننھے علی اصغر پیاس سے دم توڑنے لگے تو بھی ایک قطرہ پانی میسر نہیں تھا کہ ان کے حلق میں ٹپکاتے۔

(۲) نیز انھیں مقرر صاحب نے یہ بیان کیا کہ جب دشمنوں نے امام حسین اور ان کے رفقا کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو وہ غاروں پہاڑوں کے دہانوں میں چھپنے لگے، اور حضرت امام نے دشمنوں سے کہا کہ مجھے یزید کے پاس لے چلو تاکہ میں اس کی بیعت کرلوں۔ کیا ایسی کوئی روایت ہے، اگر ایسی روایت ہے تو پھر واعظین کے بلند و بالا دعواؤں کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے، جو وہ فلسفۂ شہادت کا نام لے کر بڑے آب وتاب سے بیان کرتے ہیں؟

الجواب

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ آپ پر لازم تھا کہ تقریر ختم ہونے کے بعد اس مقرر سے پوچھتے کہ یہ دونوں روایتیں کہاں ہیں۔ آئندہ ناظرین بھی اس کو نوٹ کرلیں کہ کسی بھی مقرر کی تقریر میں کوئی خلجان ہو یا کوئی حوالہ پوچھنا ہو تو اسی مقرر سے پوچھیں۔ مقرر نے جب بیان کیا ہے تو اسے بتانا آسان ہوگا کہ یہ روایت کہاں ہے۔ کسی دوسرے شخص کو یہ بتانا بڑا مشکل ہوتا ہے کہ یہ روایت ہے یا نہیں؟ تاریخ اسلام پر لکھی گئی سیکڑوں کتابیں ہیں، وہ بھی مختصر نہیں بہت ضخیم، بعض کتابیں کئی کئی ہزار صفحات کی ہیں، نہ تو سب کتابیں ہمارے یہاں موجود ہیں اور جو موجود ہیں وہ سب میں نے بالاستیعاب نہیں پڑھی ہیں، اور جو پڑھی ہیں سب ہر وقت مستحضر نہیں۔ نیز یہ بھی ضروری نہیں کہ جو بات جس سے متعلق ہے وہ وہیں مذکور ہو جہاں اُن صاحب کے احوال ہیں۔ دوسروں کے احوال میں ضمناً غیر متعلق لوگوں کے بارے میں بہت سی باتیں مورخین لکھ دیتے ہیں، اس لیے بہر حال ہمیں دشواری ہوتی ہے کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ یہ روایت کہیں ہے یا نہیں؟

مذکورہ بالا روایتیں تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً پہلی روایت کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عاشور کی صبح کو غسل فرمایا۔ بدایہ نہایہ میں ہے بلکہ اس میں یہ بھی زائد ہے کہ دوسرے حضرات نے بھی غسل فرمایا۔ عبارت ہے:

”فعدل الحسين الى خيمة قد نصبت فاغتسل فيها و انطلى بالنورة وتطيب بمسك كثير ودخل بعده بعض الامراء ففعلوا كما فعل.“(۱)

اس کے بعد امام حسین ایک خیمے میں گئے اور اس میں جا کر غسل فرمایا، اور ہڑتال استعمال فرمائی اور بہت زیادہ مشک جسم پر ملی۔ ان کے بعد بعض امراء بھی اس خیمے میں گئے اور انھوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

بلکہ اسی میں ایک صفحہ پہلے یہ بھی ہے کہ:

”وخرت مغشيا عليها فقام اليها وصب على وجهها الماء.“(۲)

حضرت زینب بے ہوش ہوکر گر پڑیں، حضرت امام حسین ان کے قریب گئے اور ان کے چہرے پر پانی چھڑکا۔

اور طبری میں بھی یہ دوسری روایت ہے۔ جو جلد رابع میں ہے حتی کہ رافضیوں کی بھی بعض کتابوں میں ہے۔ ہمارے یہاں کے شیعوں نے ایک دفعہ نقن میاں کو بلایا تھا جو مجتہد بھی تھے، اور بہت پائے کے خطیب بھی، انھوں نے یہ روایت اپنی تقریر میں بیان کی جس پر جاہلوں نے بہت شور مچایا، ان کو گالیاں دیں، ایک جاہل نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر ایسے دو ایک واعظ آ گئے تو ہمارا مذہب............ میں مل جائے گا۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس روایت میں استبعاد نہیں، صحیح ہو سکتی ہے، یہ صحیح ہے کہ ۷/ محرم سے ابن زیاد کے حکم سے نہر فرات پر پہرہ بیٹھا دیا گیا تھا کہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لوگ پانی نہ لینے پائیں۔ مگر یہ بھی روایت ہے کہ اس پہرے کے باوجود حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کو لے کر کسی نہ کسی طرح پانی لایا کرتے تھے۔ لیکن شہادت کے ذاکرین آب بندی کی روایت کو جس طرح بیان کرتے ہیں اگر نہ بیان کریں تو محفل کا رنگ نہیں جمے گا۔ اس روایت میں اور وقت شہادت حضرت علی اکبر و حضرت علی اصغر کا پیاس سے جو حال مذکور ہے منافات نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ صبح کو پانی اس مقدار میں رہا ہو کہ سب نے غسل کر لیا پھر پانی ختم ہو گیا، اور جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے فرات کے پہرے داروں نے زیادہ سختی کر دیا ہو، اس کی تائید اس سے بھی ہو رہی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرات سے مشک بھر کر پانی لا رہے تھے کہ شہید ہوئے۔ ہمیں اس پر اصرار نہیں کہ یہ روایت صحیح ہے مگر میں قطعی حکم بھی نہیں دے سکتا کہ یہ روایت غلط ہے۔ تاریخی واقعات جذبات سے نہیں جانچے جاتے۔ حقائق اور روایات کی بنیاد پر جانچے جاتے ہیں۔

---

[۱] بدایه نهایه، جلد: ثامن، ص: ۱۷۸

[۲] بدایه نهایه، جلد: ثامن، ص: ۱۷۷

❷ دوسری روایت بھی ہماری بدقسمتی سے کتابوں میں موجود ہے۔ تاریخ الخلفا میں ہے:

”فلما رهقه السلاحُ عرض عليهم الاستسلام والرجوع والمضى الى يزيد فيضع يده فى يده فابوا الاقتله فقتل.“[1]

جب ان کو ہتھیاروں نے گھیر لیا تو امام نے ان کے اوپر صلح پیش کی اور لوٹنے کی خواہش کی اور یزید کے پاس جانے کی تا کہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر دیدیں۔

لیکن یہ روایت جعل اور کذب ہے اور یہ بات دشمنوں نے اڑائی ہے، اور شہادت کے فوراً بعد ہی یہ خبر پھیل گئی تھی۔ بدایہ نہایہ میں ہے کہ:

”عقبہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں مکے سے لے کر شہید ہونے تک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا۔ بہ خدا انھوں نے کسی جگہ جو بات بھی کہی میں نے سنی، انھوں نے کبھی نہیں یہ سوال کیا کہ وہ یزید کے پاس جائیں اور اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ پر رکھیں۔ بلکہ اخیر وقت میں جب ان سے قیس بن اشعث نے کہا کہ کیا حرج ہے آپ اپنے چچازاد بھائیوں کے فیصلے پر اتر آئیں۔ آپ اطمینان رکھیں وہ آپ کو ایذا نہیں دیں گے، اور آپ ان کا رویہ وہی پائیں گے۔ جو آپ کو پسند ہے، اس کے جواب میں حضرت امام نے فرمایا تو چاہتا ہے کہ بنی ہاشم مسلم بن عقیل کے خون ناحق سے زاید خون ناحق کا قصاص طلب کریں۔ خدا کی قسم میں اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں ذلیل کی طرح نہیں دوں گا، اور ان کی خلافت کا اقرار غلاموں کی طرح نہیں کروں گا۔

اس غلط روایت کے پڑنے کا سبب یہ ہوا کہ سات محرم سے قبل حضرت امام حسین اور ابن سعد رات میں ایک خیمے میں اکٹھے ہوئے، اور دونوں کی تنہائی میں بہت دیر تک گفتگو ہوئی، دوسرے دن دونوں قدرے مطمئن نظر آرہے تھے۔ یہ گفتگو کیا ہوئی آج تک صیغۂ راز میں ہے۔ البتہ کچھ لوگوں نے قیاس آرائیاں کی ہیں۔ طبری لکھتے ہیں:

”وتحدث الناس فيما بينهما ظنا يظنونه ان حسيناً قال لعمر بن سعد اخرج معى الىٰ يزيد بن معاوية وندع العسكرين قال عمرو اِذن تهدم دارى

اس سے کچھ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ حسین نے عمر بن سعد سے کہا میرے ساتھ یزید کے پاس چلو اور ہم اپنے اپنے لشکر کو یہیں چھوڑ دیں۔ اس پر

[1] تاریخ الخلفا ص:۲۰۷

قال انا ابینھالک قال اذن توخذ ضیاعی قال اذن أعطیک خیراً منھا من مالی بالحجاز قال فتکرہ ذلک عمر قال فتحدث الناس بذالک وشاع فیھم من غیر ان یکونوا سمعوا من ذالک شیئًا ولا علموا۔“[1]

عمر نے کہا ایسا کروں گا تو میرا گھر ڈھا دیا جائے گا۔ امام نے فرمایا میں بنوا دوں گا۔ عمر نے کہا میری جائداد چھین لی جائے گی۔ امام نے فرمایا میں اس سے اچھی جائداد تم کو دوں گا۔ اس پر عمر غضب ناک ہو گیا۔

واقعۂ شہادت میں دونوں طرف کے انتہا پسندوں نے ایک نہیں سیکڑوں روایتیں گڑھ لی ہیں۔ موافقت میں بھی اور مخالفت میں بھی، جن سب کا تذکرہ اور ان سب پر تنقید اور ان کے بارے میں فیصلہ کرنا کہ کون صحیح ہے کون جعل وافترا ہے بہت طول وطویل اور محنت کا کام ہے۔ اللہ عزوجل کسی صاحب کو توفیق دے تو بہت ضروری کام ہو جائے۔ آج بھی وہابیوں اور رافضیوں کا یہی حال ہے، وہابی اہل بیت کرام کے سلسلے میں نواصب وخوارج کی روش پر بڑی خوبصورتی کے ساتھ تبرا بازیاں کرتے ہیں اور روافض ان کے مقابلے میں اپنے اسلاف کی من گڑھت روایتوں کو پھیلاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صادق سردھنوی کا حضرت امام حسین پر ایک اتہام

مسئولہ: سعید احمد، خطیب جامع مسجد پورہ امان اللہ، کھنڈاسا، دیوگاؤں، فیض آباد

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل کے بارے میں کہ کتاب معرکۂ کربلا مصنف مورخ اسلام محمد صادق حسینی صدیقی سردھنوی باب مال غنیمت ص: ۲۱۵ تا ۲۲۰ رقم طراز ہیں: سرکار امام حسین نے یمن کا تحفہ جو دربار یزید میں جا رہا تھا، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ اسے لیلو اگر جہاد ہی اور زبردستی ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ بہ ظاہر اس سے ہتک امام ہوتی ہے۔ اس لیے آپ کی طرف رجوع ہونا پڑا۔

الجواب

اگر سردھنوی نے ایسا ہی لکھا ہے تو اس گمراہ وگمراہ گر نے غلط لکھا ہے۔ صحیح واقعہ یہ ہے کہ ملک یمن کا خراج شام کے دربار میں جا رہا تھا، جیسا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں جایا کرتا تھا۔

---

[1] طبری، ج: رابع، ص: ۳۱۳

وہ خلیفہ تھے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یزید خلیفہ برحق نہیں غاصب اور طاغی تھا۔ خلیفۂ برحق میں ہوں۔ لہٰذا یہ خراج مجھے ملنا چاہیے۔ اسی بنا پر پورے خراج پر قبضہ فرمالیا۔ خراج وصول کرنا خلیفہ برحق کا حق ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق وصول فرمایا اگر یزید کے نام تحفہ ہوتا اور اسے وصول فرماتے تو یقیناً یہ جائز نہ ہوتا۔ خراج کو تحفہ کہہ کر اس گمراہ گمراہ گر نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متہم بنا دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا شب عاشورہ میں حضرت امام حسین نے حضرت سکینہ کو قرآن مجید شروع کرایا تھا؟ کیا حضور سے مباہلہ کے لیے آنے والا پادری ایمان لے آیا تھا؟

مسئولہ: مولانا محمد حبیب الرحمن رضوی، نزد مسجد راج نگر، تکیہ ناگپور - ۲۶ر محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ۱ ایک مقرر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ روایت بیان کی کہ میدان کربلا میں محرم کی دسویں رات کو جب تمام اہل بیت رات کے پہلے حصے میں قرآن کی تلاوت میں مصروف ہوگئے، تو حضرت سکینہ نے جب سب کو قرآن حکیم پڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ مچل گئیں اور اپنے والد گرامی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر کہتی ہیں کہ ابا جان مجھے بھی قرآن شریف پڑھائیے۔ چناں چہ وہاں پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمّم کروا کے ”اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم.“ اور ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.“ پڑھا اور پھر زار وقطار رونے لگے۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ قرآن شریف تو شروع کروا دیا ہوں، لیکن ختم کون کروائے گا؟ سوال یہ ہے کہ اس وقت حضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر سات برس کی تھی جیسا کہ سوانح کربلا میں مذکور ہے۔ تو کیا اس روایت کی وجہ سے حضرات اہل بیت اطہار پر یہ الزام نہیں آتا کہ وہ حضرات قرآن حکیم سے اتنے غافل تھے کہ سات برس کی بچی ہوگئی تھی اور قرآن حکیم شروع بھی نہیں کروایا تھا۔ بلکہ ایمان واذعان ویقین تو یہ کہتا ہے کہ وہ اس وقت قرآن شریف اچھی طرح پڑھ لیتی ہوں گی۔ جب کہ ان کی مادری زبان عربی تھی، مذکورہ روایت کی صحت یا عدم صحت کے بارے میں حکم شرع بیان فرمائیں۔

۲ انھیں مقرر صاحب نے دوسری روایت بیان کی **اسکف پادری** (اُثْقُفْ) جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مباہلہ کے لیے پہنچا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں امام حسن کا ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں امام حسین کا ہاتھ اور پیچھے حضرت فاطمہ وحضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو لیے ہوئے باہر تشریف لائے تو اسکف نے پوچھا بائیں طرف کون ہے؟ بتایا گیا کہ وہ امام حسین ہیں۔ چناں چہ امام حسین کا نام سنتے ہی وہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ اس کے ساتھیوں نے کہا یہ کیا کرر ہے ہو، تو اس نے جواب دیا کہ حضرت امام حسین کا چہرہ دیکھ رہا ہوں، اور دوسری طرف انجیل مقدس دیکھ رہا ہوں، کیا یہ روایت اسی طرح ہے؟ کیا وہ پادری اسکف مسلمان ہوگیا تھا؟ اگر نہیں ہوا تھا تو جن مقرر صاحب نے اسے مسلمان ہونا بتایا ہے اس پر اور سامعین پر شرعی حکم کیا ہے؟ اور جس نے اس روایت کی تردید کیا ہے کہ اس پادری کے مسلمان ہونے کی روایت صحیح نہیں ہے، بلکہ اسلام کے دعوت دیئے جانے پر بھی اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اس پر کیا حکم ہے؟ اس پادری کو مسلمان کہنے والے اور سن کر خاموش رہنے والے پر توبہ واجب ہے یا نہیں؟ اور علی الاعلان گناہ کی علی الاعلان توبہ ہے یا نہیں؟ فقط والسلام

الجواب

۱ آپ پر لازم تھا کہ اس کذاب، جعل ساز مقرر سے پوچھتے کہ تو نے یہ روایت کہاں دیکھی ہے۔ آپ لوگوں کی عجیب عادت ہے۔ کیسے کذاب، جعل ساز مقرر ہوں اگر پھکڑ باز چرب زبان ہے تو اس کو سر پر بٹھاتے ہیں، منھ مانگی فیس دیتے ہیں۔ اس کے مقابل علما کو گھاس تک نہیں ڈالتے۔ آخر ان جعل سازوں کی اصلاح کیسے ہوگی، یہ جعل ساز مقرر اگر زندہ ہو تو اس سے پوچھیے کہ تو نے یہ روایت کہاں دیکھی ہے۔ حضرت سکینہ اس وقت نابالغہ تھیں۔ ان پر وضو واجب نہیں کہ پانی نہیں ملا تو تیمّم کرایا۔ یہ روایت سراسر جعل اور من گڑھت ہے۔ پھر قرآن کریم چھونے کے لیے بالغہ پر وضو واجب ہے، پڑھنے کے لیے نہیں، اس جعلی روایت کے بموجب حضرت امام حسین نے صرف تعوذ وتسمیہ پڑھایا۔ اس کے لیے وضو کی کیا ضرورت، اور پانی نہیں تو پھر تیمّم کیوں کرایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲ یہ روایت بھی جعل اور من گڑھت ہے مباہلہ کرنے کے لیے نجران کے عیسائی آئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا، ان حضرات کو دیکھ کر مباہلہ سے انکار کردیا۔ مگر ایمان کسی کو نصیب نہ ہوا، اور عشر کے دونا اخراج دینے پر معاہدہ کرکے چلے گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نسبی، نسلی، عرفی سید میں کیا کوئی فرق ہے؟

مسئلہ مولانا محترم جناب حاجی صاحب زید مجدہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
عوافی مزاج گرامی! آپ کے سوالات کے طرز نگارش سے میں نے جو سمجھا تھا وہ لکھا تھا۔ آپ اس سے انکار فرماتے ہیں تو آپ کی بات بالا۔ لیکن آپ نے اپنے اس سوال نامہ میں جو یہ لکھا۔ آپ نے جو سوالات قائم کیے ہیں، صرف مولانا مجیب اشرف کی طرفداری میں لکھے۔ پھر جگہ جگہ پر تیر ونشتر نے یہ بات بالکل واضح کر دی کہ مناظرہ یہی نہیں۔ اب آپ مجادلہ پر اتر آئے ہیں۔ آپ کی خفگی صرف اس بنا پر ہے کہ میں نے آپ کے موافق فتویٰ نہیں لکھا۔ ایسی صورت میں کہ جب آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ میں مولانا مفتی مجیب اشرف زید مجدہم کا بے جا طرف دار ہوں تو پھر میری تحریر اور میرے فتوے کا آپ کی نظر میں کیا اعتبار! ایسی صورت میں مجھے خاموش ہونا چاہیے تھا۔ لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اگر میں جواب نہ دوں گا تو جو صاحب اپنی مصنوعی سیادت کے بچانے کے لیے آپ کے کاندھے پر بندوق رکھ کر فائر کر رہے ہیں۔ وہ خواہ مخواہ میرے خلاف پروپیگنڈہ کریں گے۔ اس لیے آپ کے سوالات کے جوابات حاضر ہیں۔

الجواب

(۱) نسبی، نسلی، عرفی سید میں کوئی فرق نہیں۔ تینوں کے معنی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد، اولاد فاطمہ، اولاد حسنین کریمین۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

> ''ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن وامام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے۔ پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدۂ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اس لیے سبطین کریمین سید ہیں نہ بنات فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد، کہ وہ اپنے والد ہی کی طرف نسبت کی جائیں گی[۱]

[۱] فتاویٰ رضویہ جلد پنجم، ص: ۸٦٥، رضا دار الاشاعت

اس ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ سید کے معنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے کے ہیں، اور یہ کہ سید ہونا خاص ہے۔ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد کے ساتھ۔

نیز فتاویٰ رضویہ جلد نہم، ص: ۱۰۹ مطبوعہ مکتبہ رضا ایوان عرفان............ میں ہے:

''امیر المومنین مولا علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد امجاد اور بھی ہیں۔ قریشی، ہاشمی، علوی ہونے سے ان کا دامان فضائل مالا مال ہے۔ مگر یہ شرف اعظم کہ حضرات سادات کرام کو ہے، ان کے لیے نہیں۔ یہ شرف حضرت بتول زہرا کی طرف سے ہے کہ:

''فاطمة بضعة مني.'' فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔

''كل بني اب ينتمون الى عصبتهم وابيهم الابني فاطمة فانا ابوهم.'' سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں، سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں۔''

اس عبارت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

(۱) امیر المومنین مولیٰ علی کی اولاد امجاد جو حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ اور ازواج مطہرات سے ہیں، وہ سادات نہیں۔ اگرچہ وہ قریشی، ہاشمی، علوی ہیں۔ اس لیے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ان کے مقابل فرمایا کہ یہ شرف۔ ''مگر یہ شرف اعظم جو حضرات سادات کرام کو ہے ان کے لیے نہیں۔''

(۲) نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سید نہیں، ورنہ یقیناً ان کی تمام اولاد امجاد سید ہوتی۔ نیز فرمایا حضرت بتول فاطمہ زہرا کی طرف سے ہے۔ سب کی اولادیں اپنے باپ کی طرف نسبت کی جاتی ہیں۔ سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں، اور یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ امیر المومنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اولاد فاطمہ سے نہیں۔

(۳) سادات کرام صرف اولاد فاطمہ ہیں۔

(۴) احادیث کریمہ میں جو فضائل وارد ہیں، بنی فاطمہ کے لیے ہیں۔ اس کے مستحق امیر المومنین مولیٰ المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم یا ان کی اولاد نہیں، جو حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ دیگر ازواج مطہرات سے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ہندوستانی عرف میں سید کے معنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد کے ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید نہیں، اور نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین۔ ہاں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرور سیدہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) یہ صحیح نہیں کہ عام ہندی مسلمان سید کے عرفی معنی نہیں جانتے۔ اگر نہیں جانتے تو سید برادری اور غیر سید میں فرق کیسے کرتے ہیں؟ پھر انسان جس لفظ کا معنی نہ جانے اس کو اپنی روزمرہ کی بول چال کیسے بولے گا؟ جس لفظ کا معنی معلوم نہ ہو اسے بولنا اور مہمل لفظ کا بولنا یکساں ہے۔ عوام اگر معنی نہیں جانتے تو کیسے کہتے ہیں، فلاں سید ہے، فلاں سید نہیں۔ ہندی مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ سید کے معنی اولاد رسول کے ہیں۔ یہ بھی صحیح نہیں کہ عام مسلمان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید کہتے ہیں۔ یہ تو چند دنوں سے ضد میں مخصوص افراد ہیں، جو اس پر مصر ہیں کہ حضرت علی بھی سید بہ معنی معروف ومشہور ہیں۔ نزاع اسی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ معنی معروف ومشہور سید ہیں یا نہیں؟ میں ابھی نمرا میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے دو فتاویٰ سے ثابت کر آیا کہ حضرت علی سید نہیں۔ یعنی بہ معنی معروف مشہور یقیناً بلاشبہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمعنی معروف ومشہور سید کہے وہ مستحق تعزیر ہے، اور مستحق لعنت بھی۔ جیسا کہ حدیث میں فرمایا گیا:

”فعلیه من ادعیٰ الی غیر ابیه لعنة اللّٰه والملائکة والناس اجمعین لایقبل اللّٰه منه یوم القیامة صرفا ولا عدلاً.“	جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے تو اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہم میں یہ حدیث خود مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے۔ لیکن اگر کوئی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید کہتا ہے۔ بہ معنی پیشوا، بزرگ، سردار، تو وہ حق کہتا ہے نہ اس کی تعزیر جائز نہ اس کی تردید جائز۔ سرکار مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے شجرہ مبارکہ میں یہی معنی مراد ہے۔ مگر سید بہ معنی پیشوا، سردار ہونا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خاص نہیں۔ ہر صحابی بلکہ ہر دینی پیشوا سید ہے۔ حدیث میں ہے: ”ابوبکر وعمر سید اکھول اهل الجنة.“ حضرت عمر نے فرمایا: ”ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا.“ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''قوموا الیٰ سیدکم.'' واللہ تعالیٰ اعلم۔

④ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲ ص: ۲۱۲ کی عبارت سے یہ کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی سید ہیں۔ پھر اگر کسی طرح ثابت بھی کیا جائے تو وہ بہ طور الزام ہوگا اور ہم نے نمبر ا میں فتاویٰ رضویہ کی جو عبارتیں نقل کی ہیں ان سے نہایت وضاحت کے ساتھ قریب قریب صراحت کے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی بہ معنی عرفی سید نہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اشارۃ النص اور اقتضاء النص میں تعارض ہو تو ترجیح اسی معنی کو ہوگی۔ جو اشارۃ النص سے ثابت ہو۔ اس لیے ترجیح انھیں فتاویٰ کی ہوگی جو نمبر ا میں ذکر کیے گئے ہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑤ حدیث: ''انت سید فی الدنیا والآخرۃ.'' پر علامہ ذہبی نے جو جرح کی ہے اور یہاں تک فرمایا: لیس ببعید من الوضع.'' اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ مستدرک میں بہ کثرت ضعاف حتیٰ کہ موضوع حدیثیں بھی ہیں۔ اس لیے محدثین نے فرمایا کہ تلخیص ذہبی کے مطالعہ کے بغیر مستدرک کی احادیث پر اعتماد درست نہیں۔ فتاویٰ رضویہ رسالہ منیر العین میں ہے۔ شاہ صاحب اس کلام امام ذہبی کو نقل کر کے فرماتے ہیں: ''ولہٰذا علما حدیث قرار دادہ اند کہ بر مستدرک حاکم اعتماد نہ باید کرد مگر بعد دیدن تلخیص ذہبی۔'' اور اس سے پہلے لکھا: ''ذہبی گفتہ است کہ حلال نیست کسے را بر تصحیح حاکم غرہ شود تا وقتیکہ تعقبات تلخیصات مرا نہ بیند۔''(۱)

ہاں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ امام ذہبی کی تحقیق وتنقید سے زیادہ سے زیادہ یہ حدیث ضعیف ہوگی اور فضائل میں ضعاف مقبول، لیکن کرم فرما یہاں سید کے لغوی معنی متعین اور اس سے کسی کو انکار نہیں، اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ سید بہ معنی اولا در سول عہد رسالت میں مستعمل ہی نہیں تھا۔ اس لیے اس کے مراد ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں۔ میرے اس سلسلے کے سوال کے جواب میں آپ کا جلال اوج ثریا تک پہنچا ہوا ہے۔ آپ نے لکھا۔ آپ کہنہ مشق مناظر ہیں، فن مناظرہ کے قواعد سے بہ خوبی واقف نہیں کہ ناقل کسی چیز کا ذمے دار نہیں ہوتا۔ قبلہ آپ نے اپنے سوال نمبر ۵ میں اشارہ بھی نہیں لکھا ہے کہ میں کسی کا مقولہ نقل کر رہا ہوں۔ آپ کے الفاظ کریمہ یہ ہیں۔ حالاں کہ حضور علیہ السلام نے ''انت سید فی الدنیا والآخرۃ. سے آپ کو خطاب فرمایا ہے۔ اصطلاح ہے یہ حدیث پاک، اعتبار کس کا ہے؟ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کسی کا قول نہیں نقل کر رہے ہیں بلکہ اپنی تحقیق تحریر فرما رہے ہیں۔ کیا یہی انصاف ہے؟ حق پسندی ہے؟ کہ آپ لکھیں

[۱] فتاویٰ رضویہ، ج: دو، ص: ۵۹۲-۵۹۳

اپنی تحقیق اور بعد میں کہہ دیں یہ فلاں کا مقولہ ہے، اور پوچھنے والے پر تیر ونشتر برسائیں۔ اگر آپ نے یہ لکھا ہوتا یا آپ کے کلام سے اشارہ بھی مفہوم ہوتا کہ آپ کسی کا مقولہ نقل کر رہے ہیں تو پھر آپ سے حوالہ نہیں مانگا جاتا۔ خیر یہ آپ کا کرم ہے کہ مجھ بے بضاعت کو آپ نے حوالے میں کتاب کا نام صفحہ کے تحریر فرمایا۔ لیکن افسوس اس کا ہے کہ علامہ ذہبی کی تنقید آپ نے ملاحظہ نہیں کی، اور میں نے اس تنقید کے بارے میں پوچھا تو آپ اسے گول کر گئے۔ یہ آپ کا کرم بالائے کرم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٦) جی ہاں! اولاد کے مرتد ہونے سے ابنیت ہی باطل ہوجاتی ہے۔ فتاویٰ حدیثیہ میں ہے: "**نعم الکفر ان فرض وقوعه لأحد من اهل البیت والعیاذ باللّٰه هو الذی یقطع النسبة بین من وقع عنه وبین شرفه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم.**"[1] اب آپ یہ بتائیے کہ معاذ اللہ جو شخص مرتد ہوگیا بعد ارتداد جو اولاد اس کی پیدا ہوئی اس کا نسب ثابت ہوگا۔ ذہن میں رہے کہ ارتداد سے نکاح باطل ہوگیا۔ پھر تجدید نکاح بھی نہیں ہوسکتی کہ مرتد کا دنیا میں کسی سے نکاح صحیح نہیں۔ آپ نے مجھ پر تعریض کی ہے کہ مجھے نسیان ہوگیا۔ میں نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو ان کا بیٹا لکھا۔ قبلہ! یہ طالبان حق کا طریقہ نہیں۔ میں نے باعتبار ظاہر کے اس کو بیٹا کہا۔ یہاں بحث واقع اور حقیقت کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(٧) امیر المومنین مولیٰ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے خاندان میں جو حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد ہیں وہ سادات ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ خاندان جو دوسری ازواج مطہرات سے چلا وہ سادات نہیں۔ جیسا کہ نمبر ا کے جواب میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ارشاد سے بتایا۔ جس نے یہ کہا کہ حضرت علی کا خاندان سادات کا خاندان نہیں۔ اس نے ایک طرح ٹھیک کہا کہ اس کو تسلیم کر لینے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دیگر ازواج کی اولاد کا بھی سید ہونا لازم آتا ہے۔ جو باطل ہے۔ لیکن اس جملے کو یوں کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ کہنا یہ چاہیے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کل خاندان سادات نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جناب مولانا مفتی مجیب اشرف صاحب اپنی تقریر سے توبہ کر چکے یا نہیں، مجھے اس سے بحث نہیں، اور نہ میں نے جو کچھ لکھا ہے ان کی حمایت میں لکھا ہے۔ بلکہ جو بات میرے نزدیک حق ہے اسے میں نے بلا کم وکاست لکھا۔ آپ کا بھیجا ہوا کوئی کیسٹ مجھے نہیں ملا۔ آپ نے میرے سوالات کے جوابات

[1] فتاویٰ حدیثیه، ص:١٦٦

میں ایک جگہ لکھا کہ سادات کافر نہیں ہو سکتے۔ یہی میرا بھی ایمان ہے۔ لیکن یہاں بحث اصول کی ہے۔ ایک شخص اپنا شجرہ نسب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل بتا رہا ہے۔ جیسے حسین احمد ٹانڈوی۔ مگر وہ حقیقت میں کافر ہے، تو سوال یہ ہے کہ کیا محض شجرے کی بنا پر اس کو اور اس کی اولاد کو سید مانا جائے گا؟ غالباً علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ نے کہیں لکھا ہے کہ سادات کرام کو ان فضائل پر جو احادیث میں مذکور ہیں غرہ نہیں کرنا چاہیے۔ ان کو تقویٰ، صلاح، شرافت کی پابندی کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اس کا امکان ہے کہ باعتبار ظاہر ان کا سلسلۂ نسب درست ہو، مگر ہو سکتا ہے کہ ان کے اوپر کی پشتوں میں کسی ماں نے خیانت کی ہو یا ان سے لغزش ہوگئی ہو تو بہ ظاہر ان کا سلسلۂ نسب درست ہے۔ مگر عند اللہ منقطع ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی مدعی سیادت ہے مگر اس سے یا اس کے آبا و اجداد سے کفر سرزد ہوا تو اب وہ کسی قیمت پر سید نہیں۔ یعنی کسی فرد سے صدورِ کفر، اس کی علامت ہے کہ شخص مذکور سید نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت علی کو ایجاد کن فکاں کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبد العزیز، محلہ حیدر آباد، مبارک پور، اعظم گڑھ - ۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اشرفی میاں علیہ الرحمہ کے اس شعر کے متعلق:

علی سے تازہ ریاضِ جاں ہے، علی سے مخلوق کو اماں ہے
علی ہی ایجادِ کن فکاں ہے، مقاصدِ دو جہاں علی ہے

الجواب

پہلا مصرعہ صحیح ہے اور حق ہے، اور دوسرا مصرعہ صحیح نہیں۔ احادیث کے خلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یاجابر أن اللّٰہ تعالیٰ قد خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ."[1] — اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو بنایا۔

نیز ارشاد فرمایا:

"اوّل ماخلق اللّٰہ من نوری."[2] — سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔

نیز ارشاد فرمایا:

---

[1] زرقانی علی المواهب، ج:۱، ص:٤٦ [2] زرقانی علی المواهب، ج:۱، ص:۲۷

”لو لاک لما خلقت الدنیا.“[1] اے محبوب اگر تم نہ ہوتے تو دنیا نہ پیدا فرماتا۔

یہ شعر سلطان المشائخ عارف باللہ حضرت مولانا وسیدنا ابوالمحامد شاہ علی حسین صاحب اشرفی میاں قدس سرہ کی طرف منسوب ہے، لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ دوسرا مصرعہ ان کا نہیں۔ اس لیے کہ میں ان سے ذاتی طور پر واقف ہوں۔ وہ اہل سنت و جماعت کے مسلم الثبوت معتمد بزرگ اور مقتدا تھے۔ وہ کبھی بھی یہ شعر نہیں لکھ سکتے۔ ہوتا یہ ہے کہ بڑے بزرگ اپنے مضامین وغیرہ نقل کرنے کے لیے کسی خوش نویس کو دیدیتے ہیں، اور پھر عدیم الفرصتی یا کسی اور وجہ سے مقابلہ نہیں کر پاتے۔ مجھے یقین ہے کہ یہی حادثہ یہاں ہوا۔ بہت سے بدطینت اپنے اغراض فاسدہ حاصل کرنے کے لیے بزرگوں کے یہاں تقیہ کر کے نیاز مند بن کے گھس جاتے ہیں۔ جیسا کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے یہاں ایک وہابی کاتب تقیہ کر کے سنی بن کر مطیع اہل سنت میں گھس گیا تھا جس نے وصایا شریف وغیرہ میں تلبیس کی ہے۔ اس قسم کا قصہ یہاں بھی ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امیر معاویہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم، امیر معاویہ کب ایمان لائے، حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی

مسئولہ: محمد نور بصر و شہادت حسین، جامعہ شمس العلوم، نوشہ پور سریاں، سیوان - ۲۱؍ رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ امیر معاویہ جہنمی تھے، فتین تھے، اس کو جہنم میں جانے کا یقین تھا۔ اس لیے حضور کا ناخن پاک اپنے اعضاے جسم پر رکھ کر دفن کرنے کی وصیت کی تھی، جو ایسا کہے اس پر کیا حکم شرعی نافذ ہوتا ہے؟

الجواب

یہ بدباطن جہنم کے کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاشبہہ سچے مخلص صحابی تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ قبل فتح مکہ اور بعد فتح مکہ ایمان لانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”وَ کُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی.“[2] اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا۔

---

[1] المواهب اللدنيه للقسطلانی، ج:۱، ص:۵۵
[2] قرآن مجید، سورة الحديد، آیت: ۱۰، پ: ۲۷

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی: **اللّٰھم اجعلہ ھادیا و مھدیا**. ''ان کو کتابت وحی کی خدمت سپرد فرمائی۔ ان کی شان میں گستاخی جہنم مول لینے کے برابر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امیر معاویہ کی صحابیت کے منکر کا حکم
حضرت امیر معاویہ کو جہنمی اور ملعون کہنے والے کا حکم

مسئولہ: حافظ عبد العلیم اشرفی، چھتن پورہ، بنارس (یو.پی.)-۶ر صفر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ (۱) جو شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابی نہ مانے اور یہ کہے کہ ان کو محض ایک مسلمان مانتا ہوں اور ان کے فضائل کا انکار کرے۔ حتیٰ کہ محض حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے سے بھی چڑھتا ہو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جہنمی اور ملعون کہے اس کا کیا حکم ہے؟ دلائل کی روشنی میں واضح فرمایا جائے۔

الجواب

(۱) یہ شخص گمراہ بد دین اور اہل سنت سے خارج ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقیناً صحابی ہیں اور قابل اعتماد، جعرانہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو عمرہ کیا تھا اس کے احرام سے باہر ہونے کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منڈوایا تھا۔ اگر ان پر ذرا بھی شک وشبہہ ہوتا تو ان سے سر اقدس نہ منڈواتے۔ انھیں کاتب وحی بنایا۔ یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ ان پر مکمل اعتماد تھا۔ ان کے لیے دعا فرمائیں: **اللّٰھم اجعلہ ھادیا و مھدیا**. ''انھوں نے بلا شبہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایمان کے ساتھ زیارت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے، اس لیے وہ ضرور صحابی ہیں، ان کے صحابی ہونے کا منکر اہل سنت سے خارج گمراہ بد دین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جو شخص حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جہنمی اور ملعون کہے وہ بھی اہل سنت سے خارج گمراہ بد دین ہے اس کا یہ قول منجر الی الکفر بلکہ جمہور فقہا کے طور پر کفر۔ ان کا صحابی اور مسلمان ہونا ثابت، اور انھیں جہنمی اور ملعون کہنے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ شخص انھیں مسلمان نہیں جانتا، اور حدیث میں ہے:

"من قال لاخیه یاکافر فقد باء بها احدهما."[۱] اس پر توبہ تجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔۔ درر، غرر وغیرہ میں ہے: وما فیه خلاف یومر بالتوبة والاستغفار."[۲] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر معاویہ سے صلح کر لی تھی

مسئولہ: حیات محمد وغیرہم، مقام وپوسٹ، خاص پور، ٹانڈہ، فیض آباد (یو. پی.)-۲۴/ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ عمر و اور زید کے درمیان گفتگو ہورہی تھی کہ عمرو نے کہا کہ جو میری سرکاروں سے جنگ کرے اسے نہ میں حضرت کہوں گا، اور نہ رضی اللہ کہوں گا۔ زید نے پوچھا کہ سرکاروں سے جنگ کی مراد کس جنگ سے ہے، اور کس سے ہے تو عمرو نے کہا کہ حضرت علی اور امیر معاویہ کے بیچ میں جو جنگ ہوئی ہے تو زید نے کہا کہ یعنی حضرت امیر معاویہ کو کہہ رہے ہیں۔ اس پر عمرو نے کہا کہ ہاں میں امیر معاویہ کو نہ حضرت کہوں گا اور نہ رضی اللہ کہوں گا۔ ان کو میں نہیں مانتا اور نہ میں مانوں گا، اور نہ ان پر میرا عقیدہ ہے۔ مولانا اکرم اشرف سے پوچھا گیا کہ ایک شخص حضرت امیر معاویہ کے بارے میں مندرجہ بالا باتیں کہتا ہے تو مولانا صاحب نے عمرو کو بلوایا اور کہا کہ اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسا کہا ہے تو فوراً توبہ کرو، اور اللہ سے معافی مانگو۔ اس پر عمرو نے توبہ واستغفار کیا کچھ دنوں کے بعد عمرو کے پیر احمد اللہ صاحب تشریف لائے اور مولانا اکرم اشرف سے ملاقات ہوئی، تو مولانا نے عمرو کا واقعہ پیش کیا۔ اس پر پیر صاحب نے کہا کہ وہ باتیں عمرو نے نہیں بلکہ میں نے کہا تھا، اور پھر کہہ رہا ہوں کہ میں امیر معاویہ کو نہیں مانتا، اور نہ مانوں گا، لگائے کوئی مجھ پر فتویٰ؟ میں شریعت کا بھی مفتی ہوں اور طریقت کا بھی اور آج کل کے علما کو الٹا لٹکا نا بھی جانتا ہوں۔ یہ ساری باتیں جب پیر صاحب کہہ رہے تھے تو اس وقت جلال الدین، کرم اللہ، ماہ عالم وغیرہ موجود تھے، اور مولانا اکرم اشرف بھی خاموش ان باتوں کو سن رہے تھے اور کچھ نہ کہا۔ مولانا کے اوپر کیا حکم صادر آتا ہے۔ مندرجہ باتیں جب پھر عمرو ودیگر مریدین کو معلوم ہوئیں تو پھر امیر معاویہ کے متعلق جو خیالات توبہ کرنے سے قبل تھے وہی پھر ہوگئے۔ لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح مسئلے سے مطلع فرمائیں۔ پیر احمد اللہ وان کے دیگر مریدین سے ربط ضبط رکھا جائے یا کہ نہیں؟

---

[۱] مشکاة، باب حفظ اللسان، ص: ۴۱۱، مجلس برکات

[۲] در مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ص: ۳۹۰، ج: ۶، دار الکتب العلمیة، لبنان

الجواب

مسمی احمد اللہ پیر اور اس کے وہ مریدین جو اس کے ہم عقیدہ ہیں یا اس کے عقیدے پر مطلع ہیں۔ وہ سب گمراہ اہل سنت سے خارج ہیں۔ ان سے میل جول، سلام کلام ناجائز، اس پیر سے مرید ہونا ناجائز، جو مرید ہو چکے ان پر واجب ہے کہ بیعت فسخ کریں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی ہونے پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ یہ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائے اور بہت اخلاص وسچائی کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر رہے۔ جو مسلمان فتح مکہ سے قبل ایمان لائے اور جو بعد میں ایمان لائے سب کے لیے اللہ عزوجل نے فرمایا:

"وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى."[1] اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو وحی کی کتابت سے سرفراز فرمایا۔ ان کے لیے دعا فرمائی: **اللّٰھم اجعله هاديا ومهديا.** "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی جنگ غلط فہمی کی بنا پر تھی۔ غلط فہمیوں کی بنیاد کو اگر تفصیل سے لکھا جائے تو خطرہ ہے کہ کتنے جاہل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بدظن ہو جائیں گے۔ عمرو اور اس کے جاہل گمراہ پیر احمد اللہ سے پوچھیے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ان کی سرکاروں میں ہیں یا نہیں؟ اور باوجود قدرت وقوت کے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معاویہ سے کیوں صلح کی اور انھیں خلافت سپرد فرمائی۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کی، احمد اللہ اور اس کے جاہل مریدین سے پوچھیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی سرکاروں میں ہیں یا نہیں؟ اور کیوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت امیر معاویہ کے ساتھ صلح کو ان کے فضائل میں ذکر فرمایا۔ ارشاد فرمایا:

"**ابنى هذا سيد لعل اللّٰه يصلح به بين فئتين عظمتين من المسلمين**"[2] میرا یہ بیٹا سردار ہے، اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو بڑے گروہ میں صلح کرا دے گا۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ نے حضرت معاویہ سے جو صلح کی وہ حضور

---

[1] قرآن مجید، پارہ:۵، سورۃ النساء، آیت:۹۵

[2] مشکوٰۃ شریف، ص:۵۶۹، باب مناقب اهل البيت، مجلس برکات

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت پسند تھی۔ نیز یہ کہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کا لشکر مسلمان تھا، اسی طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ہمراہی مسلمان تھے۔ قرآن واحادیث کریمہ کی ان واضح تصریحات کے برخلاف حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابی نہ ماننا انھیں براجاننا گمراہی اور رافضیت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امیر معاویہ نے حضرت امام حسن کو خلافت واپس کرنے کا معاہدہ کیا تھا، حضرت امیر معاویہ نے یزید کو ولی عہد کیوں بنایا؟ حضرت امام حسن کے زہر خورانی کے بارے میں اختلاف کیوں ہے؟ حضرت امام حسین کا جسم مبارک اور سر مبارک کہاں مدفون ہے؟

مسئولہ: سرمدجی پاشا، مومن مسجد، کالیٹھ ہاسپیٹ، ہاویری، کرناٹک۔ یکم صفر ۱۴۱۴ھ

مسئلہ (۱) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس کرنے کا وعدہ کیے تھے یا نہیں؟ اور اگر کیے تھے تو واپس کیوں نہیں دیئے؟

(۲) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے یزید پلید، لعنتی، دوزخی کو اس کی برائی، اس کی بری نیت اس کی بدفعلی سے ناراض ہونے کے باوجود اس کو ہی اپنا ولی عہد کیوں مقرر کیے؟

(۳) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دینے والی عورت کے بارے میں علمائے اہل سنت اب تک کیوں متفق نہیں ہیں۔ بعض اس طرح بعض تو ان کے پاس اب تک اس مسئلے کی تحقیق کیوں نہیں ہوئی؟ کیا علمائے کرام کا یہ اختلاف عوام کو کہاں تک پہنچائے گا؟ علمائے کرام کے ایک رائے نہ ہونے سے خواہ مخواہ پریشانی ہے اس کا تفصیل سے جواب چاہیے۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ میں کیا رائے قائم کیے ہیں؟

(۴) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اطہر اور سر مبارک کو کہاں کہاں دفن کیا گیا ہے، کیا دونوں کو ایک جگہ دفن کیے ہیں یا الگ الگ؟ اس کا ہم کو بھی علم نہیں ہے۔ برائے کرم اس کا بھی جواب معلوم کرنا ضروری ہے۔ کیوں کہ اس میں بھی طرح طرح کے روایات بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں سچ کون

سا ہے، ان سوالوں کا جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب

(۱) صلح نامہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد خلیفہ حضرت امام حسن مجتبیٰ ہوں گے۔ لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات ہی میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔ اس لیے یہ شرط بے اثر ہوگئی اگر حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے وقت موجود ہوتے اور انھیں خلافت نہ دیتے تو ضرور ان پر الزام عائد ہوتا۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید ہو جانے کی وجہ سے یہ موقع مل گیا کہ انھوں نے یزید کی ولی عہدی کا اعلان کر دیا، اس کا امکان ہے کہ یزید کا فسق و فجور ان کے علم میں نہ رہا ہو، اور انھوں نے شفقت پدری کے جذبے سے یزید کو ولی عہد بنا دیا، یہ بھی ان کی خطا تھی۔ جس پر اجلۂ صحابہ کرام نے اعتراض بھی کیا، مگر انھوں نے اس مصلحت کے پیش نظر کہ میرے بعد اختلاف و انتشار نہ ہو یہ اقدام کیا یہ صحیح ہے کہ اگر وہ بجائے یزید کے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ولی عہد بنا دیتے تو وہ جھگڑے اور طوفان جو بعد میں اٹھے نہ اٹھتا۔ لیکن ان سے خطا ہوئی اور وہ بلا شبہہ صحابی رسول ہیں اس لیے ہمیں کف لسان کرنا واجب ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللّٰہ اللّٰہ فی اصحابی لاتتخذوھم عرضا بعدی فلو ان احدکم ینفق مثل احد ذھبا مابلغ مد احدھم و لا نصیفہ"(۱)	میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا اگر تم احد کے برابر سونا خرچ کرو تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر نہیں پہنچ سکتے۔

قرآن مجید میں تمام صحابہ کرام کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ خواہ وہ فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے ہوں یا فتح مکہ کے بعد۔ ارشاد ہے:

"وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى."(۲)	اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا۔

ان معاملات میں زیادہ کرید کرنی منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲)-(۳) تمام مورخین اس پر متفق ہیں کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جعدہ نے زہر

---

[۱] مشکوٰۃ شریف، ص:٥٥٤، باب المناقب باب مناقب الصحابۃ مجلس برکات

[۲] قرآن مجید، پارہ:٥، سورۃ النساء، آیت:٩٥

کھلایا تھا۔ اب کچھ لوگ بلا دلیل اس سے انکار کرتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کیا علاج ؟ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی کوئی تحریر یا کوئی ارشاد اس سلسلے میں میری نظر سے نہیں گزرا ہے۔ البتہ مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب آئینۂ قیامت میں یہی لکھا ہے کہ جعدہ نے زہر دیا تھا، اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ ''آئینہ قیامت میں صحیح روایات ہیں انھیں سننا چاہیے۔''[1] جو لوگ جعدہ کی زہر خورانی سے انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کیسے معلوم ہوا کہ اس نے زہر کھلایا تھا۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ نے حضرت امام حسین کے پوچھنے پر بھی نہیں بتایا، اس کا جواب یہ ہے کہ بعد میں جعدہ نے خود اقرار کیا جس پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے سزا دی۔ عوام کو اس میں الجھنے کی ضرورت نہیں یہ اعتقادیات کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اور اس کے خلاف اعتقاد رکھنے پر آدمی کافر یا فاسق یا گمراہ ہو یہ ایک تاریخی بات ہے۔ اس میں ہر مورخ آزاد ہے۔ اس کی تحقیق میں جو بات ثابت ہو اس کو لکھ سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے بارے میں شدید اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ سر مبارک جنت البقیع میں ان کی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پاک کے پاس جنت البقیع میں دفن ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ یزید نے سر مبارک کو اپنے خزانے میں رکھ لیا تھا۔ سلیمان بن عبد الملک نے خزانے سے نکلوا کر اسے غسل دیا کفنایا خوشبو لگایا، اور اسے وہیں دمشق ہی میں دفن کر دیا۔ اب بھی دمشق میں آج بھی یہ مشہد موجود ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ لیکن وہ لائق اعتبار نہیں۔ جسم مبارک کربلا ہی میں دفن ہے۔ جب شامی چلے گئے تو قریب کے ایک موضع کے لوگوں نے آ کر تمام شہدا کو وہیں دفن کیا، زمانہ دراز تک وہ مزار مبارک خام رہیں پھر بنو عباس کے دور میں پختہ بنائی گئیں۔ پھر ایک تاجی عباسی بادشاہ نے ان سب مزاروں کو تڑوا پھڑوا کر زمین کے برابر کر دیا۔ وہاں کھیتی ہونے لگی۔ پھر صدیوں بعد بنی بویہ نے اٹکل پچھو سے مزارات کے نشانات قائم کر کے سب کو پختہ بنوایا۔ حاصل یہ ہے کہ اگرچہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسم پاک کربلا ہی میں دفن ہوا تھا۔ لیکن آج جہاں مزار اقدس بنا ہوا ہے وہ صحیح جگہ پر ہے یہ یقین سے کہا نہیں جا سکتا۔ بنی بویہ رافضی تھے۔ انھوں نے رافضیت پھیلانے کے لیے اٹکل پچھو اندازے سے مزارات کے نشانات قائم کیے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] الملفوظ، حصہ دوم، ص: ۹۸

امیر معاویہ کو برا بھلا کہنا، یزید کی تکفیر کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: انیس الرحمٰن، کچی باغ، پیلی کوٹھی، بنارس-۲۶ رشوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید سنی عالم ہے لیکن کچھ معاملات میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے، بُرا بھلا کہتے ہیں۔ یزید پلید کی علی الاعلان تکفیر کرتے ہیں۔ اس معاملہ میں بھی اعلیٰ حضرت سے اختلاف رکھتے ہیں، اور علماے دیوبند کی تکفیر زبان سے نہیں کرتے۔ مرتد ملعون گمراہ بدعقیدہ گستاخ رسول جانتے ہیں۔ لیکن تکفیر نہیں کرتے، اور دیوبندی سے ہمیشہ لگی بھی رہتی ہے میں سمجھ نہیں پارہا ہوں کہ ایسے عالم کو کس جماعت کا عالم سمجھا جائے۔ کیوں کہ ہمارے لیے یہ بات کافی اہم ہے۔

الجواب

زید جب سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا، انھیں بُرا بھلا کہتا ہے تو اہل سنت سے خارج گمراہ بد دین ہے، سنی نہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلا شبہہ صحابی رسول ہیں، اور صادق الاسلام ہیں۔ مدت العمر صادق الاسلام رہے اور اسی حالت میں وصال فرمایا، ان کے پاس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ ناخن مبارک کے تراشے تھے۔ کچھ موے مبارک تھے، ان کے بارے میں وصیت کر گئے کہ غسل کے بعد میری آنکھوں پر رکھ دیئے جائیں اسی کے مطابق عمل کیا گیا ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے والے کے بارے میں فرمایا:

”فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم“[1]	نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

رہ گیا یزید کو کافر کہنے کا معاملہ یہ اس حد تک قابل اعتراض نہیں کہ یہ سنیت سے خارج ہونے کی بنیاد بنے۔ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو کافر کہا ہے جب وہ زبان سے دیوبندیوں کو مرتد کہتا ہے تو کافر کہنا ثابت، اس لیے مرتد کا کافر ہونا لازم مرتد اسے کہتے ہیں، جو مسلمان

[1] المستدرك للحاكم، ص:٦٣٢، ج:٣، السنة لابن عاصم ص:٤٨٣، ج:٢

ہونے کے بعد کافر ہو جائے یا اسلام کا دعویدار ہوتے ہوئے کفر کا ارتکاب کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امیر معاویہ کو کافر کہنے والے پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: محمد شمس الدین، موضع گوری، پوسٹ، گنج ہوا، بلرام پور، ضلع گونڈہ (یو. پی.) - ۲۵ر رجب ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر ہیں، اس وجہ سے کہ انھوں نے تمام صحابہ کرام کو قتل کیا اور خلافت و بیعت حضرت علی کے بعد امام حسن کو ملنا چاہیے۔ جس طریقے سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت ملی، اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد حضرت عثمان غنی کو، اس کے بعد حضرت علی کو اس طرح ترتیب وار سے آنا چاہیے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑ کر کیوں خلافت چھین لی، حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ اس کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟ اس کے یہاں آنا جانا اس کے ساتھ بات چیت کرنا اور اس کے جنازے میں شریک ہونا کیسا ہے؟ اس کے بارے میں کیا حکم ہے، اور ان کو سنت و جماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

جس نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہا وہ گمراہ بد دین ہے، خارجی، ناصبی ہے بلکہ اگر اس نے واقعی حضرت معاویہ کو مسلمان نہیں جانا کافر اعتقاد کر کے کافر کہا تو وہ کافر مرتد ہے، اسلام سے خارج ہے۔ حدیث میں ہے: "فقد باء بها احدهما."[1] اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت معاویہ سچے مسلمان اور صحابی رسول تھے، اور یہ خود حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ثابت کیوں کہ انھوں نے حضرت معاویہ کو خلافت سپرد فرمائی اور کسی کافر گمراہ بد دین کو خلافت سپرد کرنا جائز نہیں، اور حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مستبعد کہ وہ کسی کافر گمراہ کو خلافت سپرد فرمائیں۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ ۴۰ر ہزار جاں نثاران کے اشارۂ ابرو پر کٹ مرنے کو تیار ہوں۔ اس دریدہ دہن نے حضرت معاویہ پر جھوٹا الزام لگایا ہے کہ انھوں نے خلافت چھینا۔ صحیح یہ ہے کہ خود حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کی پیش کش کی جس پر حضرت معاویہ نے سادہ کاغذ پیش کر دیا کہ آپ جو چاہیں شرائط لکھ دیں۔ الغرض حضرت

[1] مسلم شريف، ج:۱، ص:۷۵، كتاب الايمان، باب حال ايما أمرئ قال لاخيه المسلم يا كافر اصح المطابع

امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل ہی سے ثابت ہو گیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافر نہیں تھے۔ بلکہ مسلمان صحابی اور خلافت کے اہل تھے۔ مسلمانان اہل سنت پر واجب ہے کہ اس گمراہ بد دین سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ ایسوں ہی کے بارے میں حدیث میں فرمایا گیا:

"فلا تجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتواكلوهم ولاتصلوا عليهم ولا تصلوا معهم. وفي رواية ولا تناكحوهم"[1]

نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صفینہ رضی اللہ عنہا کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: جواد علی انصاری مقام، مقامو کوئیر یڈیہہ گریڈیہہ

مسئلہ اگر کسی شخص نے سہواً صفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہہ دیا اور بھولے سے صحابیہ سمجھ کر ذکر کر دیا تو از روئے شرع اس پر کیا عائد ہوتا ہے، اور یہ لفظ مذکر ہے یا مؤنث؟

الجواب

صفینہ کسی صحابی یا صحابیہ کا نام نہیں اور نہ کسی عالم یا بزرگ کا نام ہے البتہ سفینہ سین کے ساتھ ایک صحابی کا نام ہے اور لفظ سفینہ مونث ہے مگر جو صحابی کا علم ہے وہ مذکر ہے۔ سہواً اگر ان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہہ دیا تو معاف ہے۔ رفع عن امتي الخطا والنسيان. واللہ تعالیٰ اعلم۔

امام اعظم نے یزید کی تکفیر کیوں نہیں کی؟ جب کہ امام احمد بن حنبل نے اس کی تکفیر کی ہے

مسئلہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور حضرت امام اہل سنت شاہ احمد رضا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ رحمۃ الرحمن نے یزید علیہ اللعنۃ کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے یزید کو کافر کہا ہے، اور امام اعظم جیسے جلیل القدر ائمہ نے سکوت اختیار فرمایا

[1] المستدرك للحاكم ج:۳، ص:۶۳۲

ہے۔اس کی وجہ کیا ہے،اوران حضرات نے کس لیے سکوت اختیار فرمایا ہے؟ خلاصہ فرمائیں۔

الجواب

یزید اصل میں مسلمان تھا، اور جب کوئی اصل میں مسلمان ہوتو اس کے کافر ہونے کے لیے ایسا ثبوت چاہیے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو۔ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید کرنے کا حکم یزید سے ثابت نہیں، بلکہ روایتوں میں ہے کہ شہادت کی خبر سن کر بہت برہم ہوا۔ البتہ ایک روایت ہے کہ جب اس کو شہادت کی خبر ملی تو اس نے ابن زبعری کے یہ اشعار پڑھے۔ جو اس نے غزوۂ احد کے موقع پر کہا تھا:

لیت اشیاخ ببدرٍ شھدوا.	کاش یہ کہ ہمارے بدر میں جو بزرگ تھے اور مارے
جزع الخزرج فی وقع الاسل.	گئے، واقعہ احد کے وقت قبیلہ خزرج کے جزع کے وقت موجود ہوتے۔

یہ یقیناً کفر ہے ہوسکتا ہے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک یہ روایت کسی ایسے مستند اور یقینی ذریعہ سے نہ پہنچی ہو جس پر تکفیر کرنا جائز ہو۔ مگر چوں کہ یہ روایت پہنچی تو شبہہ پیدا ہوگیا۔ اس لیے سکوت فرمایا کہ ہم نہ اسے کافر کہیں گے نہ مسلمان۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک بتواتر ایسے قطعی یقینی طریقے سے پہنچی ہو جس میں شبہہ نہ ہو، تو انھوں نے تکفیر فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی معین شخص کی تکفیر کب فرض ہے؟

مطلقاً ہر حلال کو حرام یا ہر حرام کو حلال جاننا کفر نہیں

مسئولہ: محبوب علی خاں حشمتی، محلّہ پٹیل نگر، قصبہ اترولہ، ضلع گونڈہ (یو. پی.)۔ ۱۵ر محرم الحرام، ۱۴۰۳ھ

مسئلہ زید نے اپنی تقریر میں کہا کہ یزید نے حرام کو حلال قرار دیا تھا، اور حلال کو حرام کیا۔ کسی روایت سے اس کا ثبوت ہے؟ نہیں تو زید پر کیا حکم ہوگا، اگر یہ صحیح ہے تو فقہی کلیہ ”**استحلال الحرام کفر**“ کا کیا مطلب ہوگا؟ اور اس کے بارے میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سکوت فرمانے کی توضیح کیا ہوگی؟

الجواب

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام بیضا میں حر کے ساتھیوں کے سامنے جو خطبہ دیا تھا۔

اس میں یہ فرمایا تھا:

"الا ان هؤلاء قدلزموا اطاعة الشيطان وتركوا اطاعة الرحمٰن واظهروا الفساد وعطلوا الحدود استا ثروا بالفيه واحلوا حرام الله حرموا حلال الله."

ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی رحمٰن کی پیروی چھوڑ دی، فساد مچایا حدود الٰہی کو بیکار کیا، اور حرام کو حلال کیا، حلال کو حرام کیا۔

رہ گیا حضرت امام اعظم کا یزید کے بارے میں سکوت وہ اس پر مبنی ہے کہ یا تو امام اعظم کو یہ روایتیں نہیں پہنچی یا اس بنا پر ہے کہ اس کا ثبوت خبر واحد سے ہے، اور خبر واحد کی بنا پر تکفیر نہیں کی جاسکتی، اس لیے کہ خبر واحد مفید یقین نہیں۔ کسی شخص معین کی تکفیر اس وقت فرض ہے جب کہ کفر کا صدور اس سے قطعی یقینی طور پر ثابت ہوا ہو۔ جس میں کوئی شک نہ ہو یا سکوت اس بنا پر ہے کہ اس حرام کو حلال کہنا کفر ہے۔ جو ضروریات دین سے ہے۔ ہوسکتا ہے یزید نے جس حلال کو حرام کیا یا جس حرام کو حلال کیا وہ ضروریات دین سے نہ رہا ہو۔ نیز یہ احتمال ہے کہ کبھی مکروہ تحریمی کو بھی حرام سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت امام کی مراد یہی رہی ہو مطلقاً ہر حرام کو حلال جاننا کفر نہیں یا ہر حلال کو حرام جاننا۔ اس میں تفصیل ہے اگر یہ حرام وحلال ضروریات دین سے ہوں تو ایسے حلال کو حرام جاننا اور ایسے حرام کو حلال جاننا کفر ہے، اور اگر ضروریات دین سے نہیں کفر نہیں۔ اگر چہ اس کا ثبوت قطعی ہو۔ ہاں اگر اسے بتایا جائے کہ یہ حرام قطعی ہے اور یہ حلال قطعی ہے: قطعي الدلالت قطعي الثبوت." دلائل سے ثابت ہے پھر بھی نہ مانے تو کافر ہوگا۔ یوں ہی اگر حرام بمعنی مکروہ تحریمی ہے اس کا کوئی انکار کرے تو کافر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزید کو علیہ السلام کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: قاری محمد اسماعیل قادری رضوی، فتح پوری

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ اسلامی جماعت وغیرہ کے لوگ یزید کا نام لیتے وقت یا پڑھنے کے وقت علیہ السلام یا علیٰ نبینا وعلیہ السلام کہتے ہیں۔ اور اسی طرح نام لکھتے وقت بھی علیہ السلام لکھتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ جنگ قسطنطنیہ میں شریک اور پیش رو تھا، اور جنگ میں شریک ہونے والے کو جنتی کہا گیا ہے۔ علاوہ ازیں یزید اپنے وقت کا خلیفہ تھا، اس لیے ہم علیہ السلام کہتے ہیں۔ اہل سنت وجماعت کا کہنا ہے کہ یزید فاسق وفاجر اور مرتکب کبائر تھا۔ لہٰذا علیہ السلام وغیرہ

کہنا جائز نہیں، ممنوع ہے۔ لہٰذا امر حق سے آگاہ کیا جائے۔

الجواب

یزید کے بارے میں مکمل تحقیق ہماری کتاب ''مقالات امجدی''[۱] میں مطالعہ کریں۔ مختصر یہ ہے کہ یزید بلاشبہہ فاسق و فاجر تھا، اس قدر پر اتفاق ہے یہ بھی اہل سنت کا متفق علیہ ہے کہ وہ خلیفہ برحق نہیں تھا، غاصب تھا۔ بہت سے علما نے بلکہ ائمہ مجتہدین میں سے بعض حضرات نے مثلاً امام احمد بن حنبل نے اسے کافر کہا ہے۔ علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد میں فرماتے ہیں:

فنحن لانتوقف فی شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللّٰہ علیہ وعلی انصارہ واعوانہ.[۲]	ہم اس کے بارے میں شک نہیں کرتے، بلکہ اس کے مومن ہونے میں شک کرتے ہیں۔ اس پر اور اس کے مددگاروں پر اللہ کی لعنت ہو۔

حضرت سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے کافر ہونے کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا مگر فاسق و فاجر ہونے پر جزم فرمایا۔ رہ گئی قسطنطنیہ کی جنگ میں شرکت کی بات اولاً حدیث میں یہ نہیں کہ جو جنگ قسطنطنیہ میں شریک ہوا اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہے، اور جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنانا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من کذب علی متعمدًا فلیتبوأ مقعدہ من النار.''[۳]	جس نے قصداً مجھ پر جھوٹ باندھا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

ثانیاً حدیث میں وارد یہ ہے:

''اول جیش من امتی یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم.''[۴]	میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر چڑھائی کرے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک جتنے گناہ کیے ہوگا بخش دیئے جائیں گے۔ حدیث میں یہ نہیں کہ بعد میں جو گناہ کرے گا وہ بھی بخشا جائے گا، اور یزید کی ساری شرارتیں اس غزوہ کے بعد ہوئی ہیں۔

---

[۱] ''مقالاتِ امجدی'' اب مقالات شارح بخاری میں ضم کر دی گئی ہے۔ محمد نسیم مصباحی.

[۲] شرح عقائد، ص:۱۱۷

[۳] سنن ابن ماجہ، ج:۱، ص:۵، باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

[۴] صحیح بخاری شریف، ج:۱، ص:۴۱۰، کتاب الجہاد، باب ماقیل فی قتال الروم، رضا اکیڈمی

فتح الباری میں محدث ابن التین اور ابن منیر سے یہ جواب منقول ہے:

لایلزم من دخوله فی ذلک العموم ان لا یخرج بدلیل خاص اذ لایختلف اهل العلم ان قوله صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم مغفور لهم مشروط بان یکونوا من اهل المغفرة حتی لو ارتد واحد ممن غزاها بعد ذلک لم یدخل فی ذلک العموم اتفاقًا فدل علی ان المراد مغفور لمن وجد شرط المغفرة فیه منهم .(۱)

اس ارشاد کا مطلب یہ ہے ان میں ان لوگوں کی مغفرت ہوگی جن میں مغفرت کی بنیاد پائی جائے اس لیے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر ان میں کوئی اس جنگ کے بعد مرتد کافر ہوگیا تو اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔ اس جنگ کے بعد یزید کے جو کرتوت ہیں اس سے یہی ظاہر ہے کہ وہ مغفرت کا اہل نہیں رہا۔ حتی کہ علما نے اسے کافر تک کہا، اس لیے یزید اس عموم میں داخل نہیں۔ ثالثاً وہ اس لشکر کا امیر نہ تھا، ایک معمولی سپاہی تھا یہی محقق ہے۔ ''یزید علیہ السلام'' کہنا بہر حال ممنوع ہے۔ انبیاء وملائکہ کے علاوہ کسی پر نبی کے توسط کے بغیر سلام پڑھنا یا لکھنا منع ہے۔ ردمحتار میں ہے:

''واما السلام فی معنی الصلوٰة فلا یستعمل فی الغائب ولا یفرد به غیر الانبیاء فلا یقال علیّ علیه السلام.(۲)

رہ گیا یزید علیٰ نبینا وعلیہ السلام کہنا یہ بھی ناجائز ہے، اس لیے کہ یہ اظہار تعظیم کے لیے ہے اور فاسق فاجر کی تعظیم حرام۔ ردالمحتار وغیرہ میں ہے:

''وقد وجب علیهم اهانته شرعاً واللّٰه تعالیٰ اعلم.(۳)

کیا حضور نے یہ فرمایا ہے کہ جو قسطنطنیہ فتح کرے وہ جنت میں جائے گا؟

مسئولہ: محمد ظفر اللہ، موضع گھوسیا بازار، ضلع وارانسی-۲۰ر محرم ۱۴۱۰ھ

 ❶ بخاری شریف کی حدیث ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

---

[۱] فتح الباری، ج:۶، ص:۱۰۲

[۲] شامی ج:۱۰، ص:۴۸۳، کتاب الخنثی تحت: ولا یصلی علی غیر الانبیاء، دارالکتب العلمیة لبنان

[۳] رد المحتار، کتاب الصلوٰة باب الامامة ج:۲، ص:۲۹۹، دارالکتب العلمیة لبنان

قسطنطنیہ کو فتح کرے گا وہ جنت میں جائے گا، تو کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یزید بن معاویہ نے فتح کیا اور وہ جنت کا حق دار ہے، صحیح تاریخ سے جواب دیں۔ میدان کربلا میں حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پانی بند ہوا یا نہیں، سر کٹا یا نہیں؟ سر کٹ کر دمشق میں گیا یا نہیں؟ اگر سر کٹ کر دمشق گیا تو یزید نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ جواب سے نوازیں۔

❷ اہل بیت پر پانی بند ہونا، ان کا سر کٹنا ان پر زیادتی کرنا، اسی وجہ سے میں یزید کو برا سمجھتا ہوں، اور فاسق فاجر بدکردار کہتا ہوں، اس میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جواب سے نوازیں۔

الجواب

یہ کسی کی جھوٹ من گڑھت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسطنطنیہ فتح کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ بخاری شریف ہی کیا کسی بھی کتاب میں یہ حدیث نہیں جس نے اسے حدیث کہا، اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنایا۔ کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من كذب علی متعمدًا فليتبوأ مقعده من النار.“[1]	جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

قائل پر توبہ فرض ہے اسی طرح یہ بھی جھوٹ ہے کہ یزید نے قسطنطنیہ فتح کیا یزید پلید کی قسمت میں یہ کہاں کہ وہ کفار کا کوئی شہر تو بڑی چیز ہے کوئی دیہات بھی فتح کرے۔ ہاں اس پلید نے بہ ظاہر کربلا ضرور فتح کیا اور مدینہ طیبہ فتح کیا۔ ہزارہا صحابہ کرام اور تابعین عظام کو شہید کیا۔ ایک ہزار حرم نبوی کی کنواری عصمت مآب خواتین کی عصمت دری کی اور غیر کنواریوں کی کوئی گنتی نہیں۔ مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے، جہاں گھوڑوں نے لید اور پیشاب کیے۔ تین دن تک مسجد نبوی میں نہ اذان ہوئی نہ جماعت اجلۂ صحابۂ کرام کو طرح طرح سے ذلیل کیا۔ حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی نچوائی۔ قسطنطنیہ یزید کے مرنے کے سات سو چوراسی سال بعد ۸۵۷ھ میں عثمان ترکی مجاہد فاتح اعظم محمد خاں بن مراد خاں ثانی نے فتح کیا۔ جن لوگوں کی بے علمی کا یہ حال ہے ان سے کیا شکایت۔ ہاں بخاری شریف میں یہ حدیث ہے:

”اول جيش من امتی يغزون مدينة قيصر مغفور لهم.“	میری امت کا سب سے پہلا جو لشکر قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا اسے بخش دیا جائے گا۔

[1] مسلم شریف، ج:۱، ص:۷، کتاب الایمان، مطبع اصح المطابع

قیصر کے شہر پر سب سے پہلا حملہ غزوۂ موتہ کے موقعہ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ۸ھ میں ہوا تھا، اور دوسرا حملہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ہوا۔ قیصر کا اس وقت دار السلطنت حمص حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں فتح ہوا، اور قسطنطنیہ پر پہلا حملہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ہوا۔ یزید قسطنطنیہ کی جس جنگ میں اپنے باپ کے دباؤ سے بادل نخواستہ شریک ہوا تھا وہ ۴۹ھ یا ۵۰ھ میں ہوئی۔ اس کے پہلے قسطنطنیہ پر تین بار حملہ ہو چکا ہے۔ اس لیے اس حدیث کا مصداق یزید کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ تفصیل کے لیے مقالات امجدی کا مطالعہ کریں۔ یہ صحیح ہے کہ میدان کربلا میں فرات پر یزیدیوں نے پہرا بٹھایا تھا تاکہ حضرت امام کے خیمے میں پانی نہ جانے پائے، اور یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقا کے سر کاٹے گئے۔ ان کی لاشوں کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے روندا گیا، اور سروں کو نیزوں پر چڑھا کر پہلے کوفہ ابن زیاد کی کچہری میں پھر دمشق یزید کی کچہری میں لے جایا گیا۔ بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت امام کا سر مبارک برتن میں رکھ کر فرش پر رکھا گیا۔ یزید کرسی پر بیٹھا تھا، اور اس نے چھڑی سے دندان مبارک کو مارا۔ بدایہ نہایہ میں ہے:

”ویقال ان عمرو بن سعد امر عشرة فرسان فد اسو الحسين بحوافر خيولهم حتى الصقوه بالارض يوم المولة وامر براسه ان يحمل من يومه الى ابن زياد.“[1]	کہا جاتا ہے کہ عمرو بن سعد نے دس سواروں کو حکم دیا، جنھوں نے اپنے گھوڑوں کی کھروں سے حضرت امام حسین کی لاش کو زمین کے برابر کردیا اور ان کے سر مبارک کے بارے میں حکم دیا گیا کہ اسی دن ابن زیاد کے پاس لے جایا جائے۔

اسی میں ہے:

”ثم مسيره ماز حرين وقيس ومعه رؤس اصحابه الى يزيد بن معاوية بالشام فخر جوا حتى قدموا بالرؤس كلها على يزيد بن معاوية.“[2]	پھر ابن زیاد نے حضرت امام اور ان کے ساتھیوں کے سروں کو شام یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا یہ لوگ تمام سروں کو لے کر یزید کے پاس پہنچے۔

[1] البدایہ والنھایہ، ج:۸، ص:۱۸۹

[2] البدایہ والنھایہ، ج:۸، ص:۱۲۱

اب روایتیں دو قسم کی ہیں واقعات کربلاسن کر یزید رویا اور قاتلوں سے کہا میں حسین کے قتل کے بغیر تمہاری فرماں برداری سے زیادہ راضی تھا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضرت امام کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو چھڑی سے ان کے دندان مبارک پر ٹھوکنے لگا، وہاں ابو برزہ اسلمی صحابی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موجود تھے۔ انھوں نے اس کو ڈانٹا۔ فرمایا خبردار! بخدا تیری چھڑی بہت بلند مقام تک پہنچی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اسے چوستے تھے۔ حوالہ مذکورہ ص:۱۹۲۔ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ یزید بدترین فاسق، فاجر، بدکردار، ذلیل، خوں خوار، ظالم تھا۔ بلکہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو کافر بھی کہا ہے۔ بدایہ نہایہ ص:۱۹۲ ہی میں ہے کہ اس نے اس موقع پر ابن زبعری کے وہ اشعار پڑھے تھے جو اس نے غزوۂ احد کے موقع پر خوش ہو کر کہے تھے۔ غالبًا یہ روایت حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قابل اعتماد سند کے ساتھ پہنچی ہے۔ اس بنا پر انھوں نے تکفیر فرمائی۔ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ روایت قابل اعتماد سند کے ساتھ نہیں پہنچی، اس لیے حضرت امام اعظم نے اس کو کافر کہنے سے سکوت فرمایا، اور یہی اسلم اور مختار ہے۔ مگر یزید کے فاسق، فاجر، ظالم ہونے پر اہل سنت کا اتفاق ہے۔ اس لیے سائل اگر یزید سے نفرت کرتا، رکھتا ہے۔ یا عداوت رکھتا ہے تو وہ حق بہ جانب ہے۔ حدیث میں ہے:

”تقربوا الی اللّٰہ بالتباعد عنھم.“[1] فاسقوں سے بغض وعداوت رکھ کر اللہ کی قربت چاہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث قسطنطنیہ میں اول جیش سے کون لوگ مراد ہیں؟

یزید ۲۵ھ میں پیدا ہوا؟

مسئولہ: مولوی حکیم نثار احمد، مکتبہ اہل سنت، پیگاپور، ضلع سلطان پور، (یو.پی.)-۲۵/ذوالحجہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ ۴۸ھ میں جو جنگ قسطنطنیہ ہوئی تھی جس میں یزید ایک دستے کا امیر تھا، اس کے بارے میں ہے میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ آور ہوگا، اس کو اللہ نے بخش دیا ہے۔ اس حدیث کی بنیاد پر بہت سے لوگ یزید کو مغفور کہتے ہیں۔ جب کہ عقل قطعی گوارہ نہیں کرتی۔ لہٰذا مذکورہ مفہوم حدیث کے بارے میں شارحین کرام

[1] جامع صغیر فی احادیث البشیر النذیر، ج:۱، ص:۱۱٤

کی کیا مراد ہے؟

الجواب

حدیث کے الفاظ کریمہ یہ ہیں:

”اول جیش من امتی یغزون مدینة قیصر مغفور لهم.“	میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا بخش دیا جائے گا۔

آپ نے بخاری شریف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ۴۸ھ میں جو جنگ ہوئی تھی جس کے ایک دستے کا یزید امام تھا یہ سب بخاری شریف میں نہیں اور نہ حدیث کی کسی کتاب میں ہے اور نہ ۴۸ھ والی جنگ میں یزید شریک تھا۔ یہ سب کسی یزیدی نے دجل وفریب کیا ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ میں دو لفظ قابل غور ہیں۔ پہلا لشکر، دوسرا شہر قیصر، شہر قیصر سے اگر قیصر کا کوئی بھی شہر مراد لیا جائے جو اس کے حدود سلطنت میں ہو تو اس حدیث کا مصداق غزوۂ موتہ کے مجاہدین ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہوا تھا۔ جس میں صحابہ کرام نے قیصر کی قلمرو شام پر پہلا حملہ فرمایا تھا۔ اور اگر اس سے مراد دار السلطنت ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قیصر کا دار السلطنت حمص تھا، جو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد پاک میں فتح ہوا، اور اگر کسی کو ضد ہو کہ مدینۂ قیصر سے مراد قسطنطنیہ ہی ہو تو سب سے پہلے قسطنطنیہ پر لشکر کشی حضرت معاویہ نے ۳۲ھ میں کی ہے۔ البدایہ والنہایہ میں ہے:

”وفيها غزا معاوية بلاد الروم حتى بلغ المضيق مضيق قسطنطنيه.“(۱)

اور دوسرا حملہ بصر بن ابی ارطاۃ نے ۴۳ھ میں کیا۔ البدایہ والنہایہ میں ہے:

”فيها غزا بسر بن ابى ارطاة بلاد الروم فتوغل فيها حتى بلغ مدينة قسطنطنيه.“(۲)

اور چوتھا حملہ حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب زادے حضرت عبد الرحمٰن نے ۴۴ھ میں کیا۔ البداية و نهايه باب قوله تعالىٰ و لا تلقوا بايديكم الى لتهلكة. میں ہے:(۳)

---

[۱] البداية والنهاية، ص:۲٤۲، ج:٥

[۲] البداية والنهاية، ص:٥٠٨، ج:٥

[۳] البداية والنهاية، ص:۲۷، ج:۸، سنن ابوداؤد شريف ، كتاب الجهاد، باب قوله تعالىٰ

اس لشکر میں حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، یزید کی سپہ سالاری میں قسطنطنیہ پر جو حملہ ہوا تھا وہ ۵۰ھ یا ۵۲ھ میں ہوا تھا، اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ یزید نے قسطنطنیہ کی جس جنگ میں شرکت کی وہ پہلی جنگ نہیں تھی۔ بلکہ یا تو چھٹی تھی یا چوتھی تھی۔ پھر وہ خبیث اس بشارت کا کیسے مستحق ہو سکتا ہے، اور حدیث میں تو صاف تصریح ہے کہ پہلا لشکر جو شہر قیصر پر حملہ آور ہو گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ یزید پہلے لشکر میں کسی طرح شریک نہیں تھا۔ پہلے حملے کے وقت جو حضرت معاویہ نے کیا تھا اس کی عمر بہ مشکل ۷؍سال کی تھی۔ یہ خبیث ۲۵ھ میں پیدا ہوا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عناصر الشہادتین معتبر کتاب نہیں

مسئولہ: ڈاکٹر سید انعام الاسلام، بہرائچ شریف ۲۶؍محرم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ باادب حضور کی بارگاہ میں عرض ہے کہ یزید پلید کے متعلق اہل سنت کا مسلک کیا ہے، کتاب تاریخ احمدی میں وسیلۃ النجاۃ کے حوالے سے تحریر ہے کہ یزید نے امام حسین کے سر کو چھڑی سے چھیڑ کر چند شعر پڑھے جن کا حاصل مقصود یہ ہے۔ کاش آج میرے بزرگوار جو جنگ بدر وغیرہ میں مارے گئے موجود ہوتے تو خوش ہو کر مجھے داد دیتے کہ میں نے ان کا کیسا انتقام لیا، اور سادات بنی ہاشم کو قتل کیا۔ بیشک میں عتبہ کی نسل میں شمار نہ ہوتا، اگر آلِ احمد سے بدلہ نہ لیتا۔ درحقیقت بنی ہاشم ملک گیری کے ڈھکوسلے لگائے تھے، ورنہ نہ ان کے پاس کوئی فرشتہ آیا نہ وحی ہوئی۔

تاریخ احمدی کی عبارت ختم ہوئی اسی کتاب کے حاشئے پر اشعار تحریر ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: ”وفی وسیلۃ النجاۃ وجعل ینکت راسہ بالخیزران وانشد.“ ؎

لیت اشیاخی ببدر شہدوا	جزع الخزرج من وقع الاسل
لاھلوا واستھلوا فرحا	ثم قالوا یایزید تسل
قد قتلنا القرن من ساداتھم	وعدلنا قتل بدر فاعتدل
لست من عتبۃ ان لم انتقم	من بنی احمد ماکان فعل
لعبت ھاشم بالملک فلا	ملک جاء ولا وحی نزل (ص:۲۸۷)

اور کتاب عناصر الشہادتین میں ص: ۲۹۲ پر ہے کہ یزید عربی کے اشعار پڑھ پڑھ کر اپنی خوشی اور غرور کی باتیں بکنے لگا، مونچھوں پر تاؤ دینے لگا۔ مسکرا مسکرا کر انگڑائی لینے لگا۔

اب سوال یہ ہے کہ کتاب تاریخ احمدی میں جو اشعار مرقوم ہیں اس کی روشنی میں یزید پلید کو کیا کہا جائے؟

کتاب وسیلۃ النجاۃ کا مصنف کون ہے، اور کتاب کیسی ہے؟ اورعناصر الشہا دتین میں جن اشعار کا ذکر ہے وہ اشعار وہی ہیں جو وسیلۃ النجاۃ میں ہیں اس کے علاوہ ان اشعار کے پڑھنے کے بعد ذہنی طور پر بے حد پریشان ہوں کہ آخر یزید پلید کو کیا کہا جائے؟

الجواب

یزید کے بدترین فاسق، فاجر ہونے پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کافر کہتے ہیں، اور ہمارے امام، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے کافر یا مسلمان ہونے کے بارے میں سکوت فرمایا ہے، اور یہی اسلم ہے۔ اس کا فسق و فجور متواتر ہے، مگر کفر متواتر نہیں۔ آپ نے کتاب سبیل النجاۃ اور تاریخ احمدی سے جو کچھ نقل کیا ہے اس کا کچھ حصہ بعض روایتوں میں آیا ہے۔ ابن کثیر نے بدایہ نہایہ میں ابن عساکر کے حوالے سے نقل کیا کہ یزید کی دائی ریہ نے یہ بیان کیا کہ جب یزید کے سامنے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر رکھا گیا تو اس نے ابن زبعری کے یہ اشعار پڑھے: لیت اشیاخی ببدر شھدوا. نیز اسی میں ص: ۱۹۲ پر بھی امام مجاہد سے یہ منقول مگر درمیان میں اس کا ایک راوی شیعی ہے۔ نیز اسی کتاب کے ص: ۲۲۴ میں یہ ذکر کر کے ابن کثیر لکھتے ہیں:

”فھذا ان قاله يزيد بن معاوية فلعنة الله عليه ولعنة اللاعنين وان لم يكن قاله فلعنة الله علىٰ من وضعه عليه لشنع به عليه.“	اگر یزید نے یہ کہا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت اور اگر اس نے یہ نہیں کہا ہے تو اس پر لعنت جس نے گڑھا تاکہ اس سے یزید پر عیب لگائے۔

ان سب کا حاصل یہ ہے کہ ان میں سے کچھ اشعار پڑھنے کی روایت آئی ہے۔ مگر وہ روایت اس قابل نہیں کہ اس پر اعتماد کیا جائے۔ جس پر یقین کر کے یزید کو کافر کہا جائے۔ کسی شخص کو کافر کہنا اسی وقت جائز ہے جب یہ قطعی طور پر ثابت ہو کہ واقعی اس نے یہ کلمہ کفر بکا ہے یا فعل کفر کا ارتکاب کیا ہے اور یہاں ایسی کوئی قطعی روایت نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ یزید نے یہ اشعار کہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے امام، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سکوت فرمایا۔ چوں کہ ایسی روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ اس نے یہ اشعار پڑھے، جو صریح کفر ہیں۔ مگر چوں کہ قطعی ثبوت نہیں۔ لہٰذا سکوت فرمایا رہ گئے حضرت امام احمد

بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو ہوسکتا ہے کہ انھیں قطعی روایات سے ثبوت مل گیا ہو۔ اس لیے انھوں نے تکفیر کی۔ البدایہ والنہایہ میں جو اشعار منقول ہیں وہ اس سے کچھ مختلف ہیں۔ مثلاً دوسرا شعر یہ ہے:

فاھلوا واستھلوا فرحا　　ثم قالوا الی ھنیئا لا تسل

تیسرا شعر یہ ہے:

قد قتلنا الضعف من اشرافھممن ساداتھم

وعدلنا قتل میل بدر فاعتدل

اخیر کے دو اشعار اس میں مذکور نہیں بلکہ اخیر کے شعر کے بارے میں ابن کثیر نے کہا ہے کہ یہ روافض کی من گڑھت ہے۔ اسی طرح یہ شعر

لست من عتبة ان لم انتقم　　من بنی احمد ما کان فعل

بھی کسی رافضی کی من گڑھت معلوم ہوتی ہے۔ میں نے آج تک سبیل النجاۃ اور تاریخ احمدی نہیں دیکھی ہے۔ عناصر الشہادتین معتبر کتاب نہیں، اس میں بہت سی موضوع روایتیں درج ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزید کے نام فاتحہ دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد شمیم رضا خاں نوری رضوی، مدرسہ غوثیہ رضویہ، کھنڈیل، ضلع گیا (بہار) ۱۸؍ صفر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ یزید کے نام سے فاتحہ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ ایک دیوبندی مولوی نے فتویٰ دیا کہ فاتحہ مروجہ دلانا جائز نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب

یزید کا حال محقق نہیں اور ایک امام مجتہد مطلق اور دوسرے بہت سے علما کافر کہتے ہیں، تو اس کے نام فاتحہ دلانا جائز نہیں، اور یہ جو دیوبندی مجیب نے کہا کہ فاتحہ مروجہ دلانا کسی کے لیے بھی جائز نہیں غلط ہے۔ دیوبندی جماعت کے سب سے بڑے پیر حاجی امداد اللہ صاحب نے فاتحہ مروجہ کو جائز لکھا ہے۔ اسی طرح مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی میلاد و قیام، فاتحہ کو جائز مستحسن کار ثواب سمجھتے تھے اور ہمیشہ کرتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاتلانِ امام حسین کافر ہیں یا نہیں؟ انبیاے کرام کا قتل کفر ہے۔ غیر نبی کا قتل کب کفر ہے؟ جب یزید کی تکفیر نہیں تو دیوبندیوں کی تکفیر کیوں؟

مسئولہ: حافظ عزیز الرحمٰن عزیزی، جین پورہ، بنارس - ۱۹ر صفر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ① ماہنامہ اشرفیہ میں ایک فتویٰ چھپا ہے کہ یزید اس وجہ سے کافر نہیں کہ اس نے امام حسین کو نواسۂ رسول جان کر نہیں قتل کرایا۔ تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ آخر وہ نہیں جانتا تھا کہ امام حسین نواسۂ رسول ہیں۔ پھر کیوں کافر نہیں؟

② کیا بعض بزرگوں اور اماموں نے یزید کو کافر کہا ہے اگر کہا ہے اور اس بنا پر آج کوئی یزید کو کافر کہے تو کیسا ہے؟

③ کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ جب یزید کافر نہیں تو دیوبندی بھلا کیسے کافر ہو سکتے ہیں ان باتوں کو تفصیل سے حوالوں کی روشنی میں جواب کی زحمت گوارہ فرمائیں عین کرم ہوگا۔

الجواب

① پہلی بات یہ ہے۔ ماہنامہ اشرفیہ ہو یا اور کوئی رسالہ جب کبھی اس کے مضمون سے متعلق سوال کرنا ہو تو اس رسالے کا حوالہ بقید ماہ وسن دے دیا کریں کہ فلاں مہینہ، فلاں سن کے رسالہ میں یہ چھپا ہے۔ اب آپ کو حیرت ہوگی کہ صرف یہ معلوم کرنے میں کہ کس مہینہ کے پرچہ میں یہ چھپا ہے۔ ایک گھنٹہ صرف ہو گیا۔ آئندہ اس کا خیال رکھیں اس قسم کا فتویٰ ماہ اگست ۱۹۸۹ء کے تازہ شمارہ میں چھپا ہے، آپ اسے پھر بہ غور پڑھیں۔ اس میں نہ تو یزید کے بارے میں سوال اور نہ یزید کے بارے میں جواب۔ قاتلان امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں سوال ہے، اور انھیں کے بارے میں جواب۔ یزید کے بارے میں یہ کہیں نہیں ملتا کہ اس نے حضرت امام حسین کو شہید کرنے کا حکم دیا ہو۔ اس نے بیعت لینے کا حکم دیا تھا، اس سے زائد جو کچھ شرارت ہے ابن زیاد اور شمر وغیرہ کی ہے۔ بعض روایتوں میں یہ آیا ہے کہ جب اس کو حضرت امام عالی مقام کے شہادت کی اطلاع ملی تو عبید اللہ بن زیاد کو برا کہا، اس لیے یزید کے سر حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید کرنے کا الزام قطعی طور پر ثابت نہیں۔ اس لیے ماہنامہ اشرفیہ کے فتویٰ کو یزید پر چسپاں کرنا صحیح نہیں۔ رہ گئے وہ لوگ جو واقعی قاتل ہیں۔ ان کے بارے

میں اس فتوے میں خود توضیح موجود ہے۔ ابن زیاد وغیرہ نے جو فوج کربلا میں بھیجی تھی ان کو یہ یقین دلا دیا تھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی ہیں۔ اس وقت کا ماحول بھی ایسا ہی تھا کہ جاہل گنوار بڑی آسانی سے اس پھندے میں پھنس گئے۔ سوائے تین بزرگوں کے پوری دنیاے اسلام نے یزید کو خلیفہ مان لیا تھا حتی کہ بنی ہاشم کے سب سے معتبر بزرگ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی، صرف حضرت امام حسین، حضرت عبد اللہ بن زبیر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس وقت بیعت نہیں کی تھی بعد میں کر لی تھی۔ اس ماحول میں اجڈ، گنواروں کو یہ سمجھا دینا بہت آسان ہوا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ باغی ہیں، اور اس پر اجماع ہے کہ باغی کی سزا قتل ہے۔ انھوں نے باغی ہی سمجھ کر انھیں شہید کیا اس لیے وہ کافر نہیں ہوئے۔ اس کو آپ یوں سمجھئے کہ آلِ رسول کی تعظیم واجب ہے۔ اب اگر کوئی آل رسول کوئی جرم کرے تو وہ سزا کا ضرور مستحق ہے، کیا کسی مجرم سید کو سزا دینا کفر ہے یا گناہ ہے۔ فرض کیجیے کسی سید پر کچھ ناخدا ترسوں نے کوئی جھوٹا الزام لگایا، اور جھوٹے گواہوں سے قاضی کے یہاں اس الزام کو ثابت کر دیا۔ قاضی نے اس مظلوم کو سزا کا حکم دے دیا اور ان کو سزا بھی دے دی گئی۔ اب آپ بتایئے قاضی اور سزا دینے والے پر کیا گناہ ہے، سارا گناہ جھوٹے الزام لگانے والوں پر، گواہوں پر ہے۔ اسی طرح ابن زیاد وغیرہ نے حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر باغی ہونے کا جھوٹا الزام لگایا اور اپنی عیاری، چالاکی، چرب زبانی سے ان گنواروں کو یقین دلا دیا کہ حضرت امام عالی مقام باغی ہیں۔ جس کی وجہ سے انھوں نے حضرت امام کو شہید کر ڈالا، اسی کو اس فتوے میں لکھا گیا ہے۔ کفر کا معاملہ بہت سنگین ہے۔ اسلام لانے کے بعد آدمی اس وقت کافر ہوگا جب وہ ضروریات دین کا انکار کرے گا خواہ قول سے خواہ عمل سے، انبیاے کرام کی شخصیت تو ضرور ایسی ہے کہ انھیں قتل کرنا، ایذا پہنچانا، ذلیل کرنا ضرور کفر ہے۔ امتیوں میں خواہ کوئی کتنا ہی عالی مرتبہ ہو اسے قتل کرنا کفر نہیں جیسا کہ اصل فتوے میں صواعق محرقہ کے حوالے سے تحریر ہے۔ ہاں کسی امتی کا قتل اگر اس وجہ سے کیا جائے کہ یہ مسلمان اور رسول کا امتی ہے تو یہ کفر ہوگا۔ کیوں کہ یہ اس کی دلیل ہے کہ قاتل اسلام کو حق نہیں سمجھتا، اسی طرح کسی آل رسول کا قتل اس بنا پر کہ وہ آل رسول ہے ضرور کفر ہے، اسی طرح نواسہ رسول کا قتل اس بنا پر کہ وہ نواسہ رسول ہے ضرور کفر ہے۔ اس لیے یہ حقیقت میں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بغض ہے۔ لیکن کسی آل رسول حتی کہ نواسۂ رسول کو اس گمان پر قتل کرنا کہ باغی ہیں کفر نہیں یہ رسول سے بغض کی دلیل نہیں۔ یہاں حضرت امام عالی مقام رضی

اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے، اور قاتلان امام باطل پر انھوں نے اپنے گمان باطل سے یہ یقین کر لیا تھا کہ حضرت امام عالی مقام باغی ہیں۔ اس وجہ سے کفر سے بچ گئے۔ مگر چوں کہ ان کا گمان فاسد تھا اور اس گمان فاسد پر مظالم کیے، اس لیے ظالم، ستم گر ضرور ہوئے۔ مسئلہ بہت نازک ہے اور کافر و مسلمان کا حکم لگانا بھی بہت اہم ہے، اسے جذبات سے عاری ہو کر واقعات اور قرآن وحدیث کی روشنی میں سوچنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو کافر کہا ہے، مگر اس بنا پر نہیں کہ اس نے حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید کرنے کا حکم دیا تھا۔ بلکہ اس بنا پر کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب یزید کو حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو اس نے خوشی میں ابن زبعری شاعر کا وہ کفریہ قصیدہ پڑھا جو اس نے غزوۂ احد کے موقعہ پر فخریہ کہا تھا۔ جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے۔ ع

لیت اشیاخی ببدر شھدوا

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ روایت قابل مستند اور معتمد ذریعہ سے پہنچی جس کی بنا پر انھوں نے اسے کافر کہا۔ لیکن ہمارے امام، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو کافر کہنے سے سکوت فرمایا۔ اس لیے یہ روایت حضرت امام اعظم تک اتنے مستند اور معتمد ذریعہ سے نہیں پہنچی ہے وہ متواتر تو در کنار مشہور بھی نہیں۔ بلکہ خبر واحد ہے جس کے راوی بھی پورے طور سے قابل وثوق نہیں۔ اس لیے اسلم طریقہ یہ ہے کہ یزید کے بارے میں سکوت کیا جائے تاہم اگر کوئی یزید کو کافر کہے تو ہم اسے منع بھی نہیں کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ تفصیل بالا سے یہ بات ظاہر ہو چکی کہ یزید پر کوئی ایسا الزام قطعی یقینی طور پر ثابت نہیں، جس کی بنا پر اسے کافر کہا جائے۔ بہ خلاف دیوبندیوں کے کہ ان کی کتابیں چھپی ہوئی موجود ہیں۔ ان کتابوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین موجود ہے۔ ان کا کفر یقینی قطعی طور پر ثابت ہے۔ اس میں شک وشبہہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس لیے یہ ضرور بالضرور کافر ہیں۔ بہ خلاف یزید کے کہ اس کی کہیں کوئی روایت نہیں کہ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا حکم دیا ہو۔ شہادت کی خبر ملنے پر روایتیں متضاد ہیں۔ کچھ روایتوں میں یہ ہے کہ اس نے قاتلین کو بہت سخت وسست کہا، ڈانٹا حتی کہ رویا۔ اور بعض روایتوں میں یہ ہے کہ خوش ہو کر یہ اشعار پڑھے۔ مگر قطعی الثبوت نہ پہلی روایتیں ہیں، نہ دوسری، دونوں قسم کی روایتیں خبر آحاد ہیں۔ وہ بھی مشکوک راویوں کے ذریعہ سے مروی ہیں۔ یقینی طور پر کسی پر اعتماد نہیں کیا

جا سکتا۔ اس لیے سکوت کیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزیدیوں کو کافر کہنا کیسا؟

مسئولہ: محمد جبرئیل، کھرسرا، ضلع بلیا (یو. پی.)- ۱۹؍ جنوری ۱۹۸۹ء

مسئلہ ایک قریہ میں زید کی طرف سے میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پروگرام ہوا۔ دوران تقریر عمرو جو باہر کے مولانا ہیں نے یزیدیوں کو کافر کہا۔ جب کہ عمرو اہل سنت والجماعت کے ہیں۔ مسلک کے اعتبار سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو ہیں۔ لہذا سوال از روئے شرع یہ ہے کہ ایسا کہنا کیسا ہے؟ اگر کچھ شرعی قباحت ہو تو عنایت فرمائیں۔

الجواب

یزیدیوں کو کافر کہنا صحیح نہیں حتی کہ خود یزید کے بارے میں علمائے اہل سنت میں اختلاف ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وغیرہ اسے کافر کہتے ہیں، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سکوت فرماتے ہیں، اور یہی مسلم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزید کو کافر کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: مولانا مختار احمد، محلّہ باغیچہ، التفات گنج، ضلع فیض آباد (یو. پی.)- ۱۰؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

زید یزید کے جرائم پر غور کرکے، یزید پلید کو کافر مانتا ہے، اور یزید کی ان افواج کو بھی کافر سمجھتا ہے۔ جو امام حسین اور ان کے رفقا کو ستانے میں شریک تھی تو شرعی اعتبار سے زید پر کون سا حکم لگے گا؟ تکفیر کا یا تفسیق کا یا تضلیل کا۔ اور یہ بات بھی واضح کردی جائے امام ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام ابن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان چاروں اماموں میں کسی نے یزید اور اس کی افواج کو کافر کہا ہے یا نہیں؟ یا ان کے علاوہ دوسرے علمائے کرام نے یزید اور فوج یزید کو کافر کہا ہے یا نہیں؟ اگر کافر کہا ہے تو ان علمائے کرام کے نام اور جس کتاب میں کہا ہے اس کتاب کا نام ضرور تحریر فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

یزید کو امام احمد وغیرہ کافر کہتے ہیں۔ علامہ سعد الدین تفتازانی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ البتہ ہمارے

امام اعظم قدس سرہ نے یزید کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے، اس لیے کافر کہنے کے لیے حد درجہ قوی ثبوت درکار ہے، وہ موجود نہیں۔ واقعہ کربلا کے سلسلے میں روایتیں متعارض ہیں یہ تو طے ہے کہ اس نے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ حضرت امام حسین کو شہید کیا جائے۔ اس نے صرف بیعت لینے کا حکم دیا تھا۔ ساری شرارت ابن زیاد بدنہاد کی ہے۔ شہادت کی اطلاع ملنے پر یہ بھی روایت آئی ہے کہ وہ ابن زیاد وغیرہ پر بہت ناراض ہوا، اور یہ بھی روایت آئی ہے کہ خوش ہوا۔ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح نہیں۔ اس لیے سکوت ہی ضروری ہے۔ لیکن اگر کوئی یزید کو کافر کہتا ہے تو وہ نہ کافر ہے نہ گمراہ اس لیے کہ بہت سے ائمہ نے اس کو کافر کہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ تفصیلات کے لیے مقالات امجدی کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت امیر معاویہ کا یزید کو ولی عہد بنانا صحیح تھا یا نہیں؟
معرکۂ کربلا میں کون حق پر تھا؟

مسئولہ: اقبال وحید، ڈپٹی کا نڈا و ۹۶۵۹/ ۱۰۵ کانپور (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

۱ کربلاے معلی میں جو یزید کے مقرر کردہ والی کوفہ ابن زیاد کے حکم سے عمرو محمد بن سعد کی سرکردگی میں جو کوفیوں سے جنگ ہوئی اس میں عمرو بن سعد کے لشکریوں اور امام عالی مقام کے ساتھیوں میں سے کون فریق حق پر تھا؟

۲ کیا کسی نوع شہادت امام میں یزید کے حکم ومنشا کو کوئی دخل تھا یا نہیں؟

۳ ۶۰ھ کے دور میں قبل و بعد شہادت امام اکابر امت کیا رائے رکھتے تھے؟

۴ ابن زیاد کو یزید نے کیا حکم دے کر بھیجا تھا؟

۵ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید کو ولی عہد بنا دینا حق بہ جانب تھا؟

۶ قسطنطنیہ کی جنگ کے شرکا میں یزید نامی شخص کون تھا؟

الجواب

جنگ کربلا میں باتفاق اہل سنت و جماعت امام عالی مقام حق پر تھے، اور یزید اور اس کے مددگار باطل پر۔ صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ یزید نے حضرت امام سے بہر قیمت بیعت لینے کا ابن زیاد بدنہاد

کوحق دیا تھا۔ جنگ کربلا کے بعد عام طور پر یزید کے خلاف غم وغصہ ونفرت پیدا ہوگئی۔ ہاں تاریخوں میں یہ لکھا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت حضرت امام حسن کی عطا فرمودہ تھی۔ اگر حضرت امام حسن عطا نہ فرماتے تو ان کی خلافت درست نہ ہوتی۔ جن شرائط پر خلافت عطا فرمائی تھی ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ تمہارے بعد خلافت میرا حق ہوگا۔ اس شرط کی رو سے انھیں اپنی زندگی بھر خلافت کرنے کا حق تھا۔ مگر کسی کو ولی عہد بنانے کا حق نہ تھا۔ اب انھوں نے یزید کو ولی عہد بنایا تو درست نہ ہوا۔ ہاں جنگ قسطنطنیہ میں یہی یزید شریک تھا، اور اس کے شرکا کے لیے حدیث میں فرمایا: ”مغفورٌ لهم.“ اس سے مراد اس سے پہلے کے گناہ ہیں آپ سب اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے مقالات امجدی کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزید کو کافر نہ کہنے والے کو یزیدی کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ بکر کہتا ہے کہ یزید کافر ہے اور عمرو کہتا ہے کہ یزید کو کافر نہیں کہنا چاہیے تو بکر و عمرو میں کس کا قول درست ہے؟ یزید پلید کو کافر نہ کہنے پر بکر مغلظات بکتا ہے اور کہتا ہے کہ جو یزید کو کافر نہیں کہتا ہے وہ یزیدی ہے۔ اور سب ستم کرتا ہے، تو بکر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

یزید کے بارے میں ہمارے ائمہ مجتہدین میں اختلاف ہے۔ ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے کافر کہنے سے سکوت فرماتے ہیں، اور حضرت امام احمد بن حنبل اسے کافر کہتے ہیں۔ بنیاد اس پر قائم ہے کہ وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید کرنے کو جائز جانتا تھا یا حرام۔ نیز بعض روایتوں میں یہ آیا ہے کہ شہادت کی خبر سن کر اس نے یہ کہا تھا کہ آج میں نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ یہ بھی صریح کلمۂ کفر ہے لیکن حکم کفر قطعی یقینی خبر پر ہوگا۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دونوں باتوں کی قطعی یقینی خبر نہیں ملی جو خبر ملی وہ ایسی قطعی نہیں تھی۔ جس پر تکفیر کی جاتی۔ اس لیے سکوت فرمایا، نہ کافر کہا نہ مسلمان۔ لیکن امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے کفریات کی یقینی قطعی خبر ملی ہوگی۔ اس لیے انھوں نے تکفیر کی۔ ہمارے علما کا طریقہ یہی رہا ہے کہ یزید کے بارے میں سکوت اختیار فرماتے ہیں۔ یزید کو کافر نہ کہنے والوں کو گالیاں دینا حرام و گناہ ہے۔ بکر گنہگار حق اللہ وحق العبد میں گرفتار مستحق نار ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا امام حسین و یزید کے درمیان قبائلی جنگ تھی؟

مسئولہ: نیر عالم، رحمانی پور، تکیہ شریف-۹ر ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

مسئلہ امام حسین اور یزید کے درمیان جو جنگ ہوئی یہ کس قبائل کی جنگ تھی یا طرفین کی اختیاری غلطی تھی؟ یزید کو کافر کہنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ خوارج اور نواصب کا پروپیگنڈہ ہے کہ یزید پلید اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین جو جنگ تھی قبائلی تھی۔ یہ جنگ قبائلی ہرگز نہیں تھی، حق و باطل کی جنگ تھی۔ یزید متغلب، ظالم، غاصب تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے، یہ خلافت راشدہ کا احیا چاہتے تھے یزید نہ مجتہد تھا نہ اس کا ظلم وعدوان اجتہادی غلطی، وہ ایک فاسق غاصب تھا حضرت حسین رضی اللہ عنہ امام برحق تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بعض روایتوں میں یہ آیا ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے خانوادے کی خبر اسے ملی تو اس نے یہ کہا کہ آج میں نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ یہ یقیناً کلمہ کفر ہے۔ جن ائمہ کو یہ روایت یقینی طور پر ملی وہ یزید کو کافر کہتے ہیں۔ مثلاً امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جنھیں یہ روایت قطعی طور پر نہیں پہنچی وہ اس کے بارے میں سکوت کرتے ہیں۔ نہ کافر کہتے ہیں نہ مسلمان۔ جیسے ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لیکن سارے علما کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ فاسق فاجر تھا۔ حتی کہ دیوبندیوں کے امام اعظم گنگوہی صاحب نے بھی اس کو فاسق لکھا۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے۔ ''بعض ائمہ نے جو یزید کی نسبت کفر سے کف لسان کیا ہے وہ احتیاط ہے۔ کیوں کہ قتل حسین کو حلال جاننا کفر ہے۔ [1] مگر یہ کہ یزید قتل کو حلال جانتا تھا محقق نہیں۔ لہٰذا کافر کہنے سے احتیاط رکھے۔ مگر فاسق بیشک تھا۔ ان دونوں مسئلوں کی تفصیل دیکھنا ہو تو خادم کا رسالہ مقالات امجدی مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یزید کے فسق وفجور پر اتفاق ہے

مسئولہ: محمد افتخار احمد، ٹانڈہ، ضلع فیض آباد، (یو. پی.)-۷ر محرم الحرام ۱۴۰۷ھ

مسئلہ یزید کافر ہے یا نہیں اس کو کیا کہہ سکتے ہیں؟

[۱] فتاویٰ رشیدیہ، ص: ۴۹

الجواب

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کے بارے میں سکوت فرمایا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ طبری میں ایک روایت ہے کہ جب اسے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہادت کی خبر ملی تو اس نے کہا آج میں نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ مگر اس روایت پر کلام کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا کہنا ایسی قطعیت سے ثابت نہیں کہ جس میں شبہہ نہ ہو تو حضرت امام اعظم نے اس کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا، اور اسی میں احتیاط ہے۔ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کافر کہا۔ اب اگر کوئی یزید کو کافر کہے تو ہم اسے منع نہیں کرتے، اور خود کافر نہیں کہیں گے۔ البتہ یزید کے فسق و فجور پر سب کا اتفاق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کربلا میں پیش آنے والا واقعہ لڑائی تھا یا جہاد؟
یزید کو امیر المؤمنین کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد ضامن علی قادری، مقام و پوسٹ لچھی پور بازار، ضلع گورکھپور

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے اہل سنت ان مسائل میں کہ:

(۱) کیا یزید بہ فرمانِ رسالت جنتی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشن گوئی ہے کہ جو قسطنطنیہ میں لڑائی کرے گا وہ جنتی ہے تو یزید اس لشکر میں شریک تھا اور قسطنطنیہ میں لڑائی کیا تو کیا وہ جنتی ہے؟

(۲) کربلا میں حضرت امام حسین حق پر تھے یا یا یزید؟ دلائل سے ثابت کیجیے۔

(۳) کربلا میں پیش آنے والے حادثے کو لڑائی کہیں گے یا جہاد؟

(۴) کیا یزید کو برا کہنا چاہیے؟

(۵) کربلا میں امام حسین نے اقتدار کی یا دین اسلام کی لڑائی لڑی؟

(۶) کیا یزید کو امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین کہہ سکتے ہیں؟

(۷) کیا یزید واجب التعظیم ہے؟

(۸) کیا امام حسین کو شہید کہہ سکتے ہیں؟

(۹) کیا امام حسین کو ظالم کہہ سکتے ہیں؟

(۱۰) کیا امام حسین صحابی تھے؟

⑪ کیا یزید کی روح کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں؟

⑫ کیا یزید کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ سکتے ہیں؟ بینوا وتو جروا، والیوم الحساب۔

الجواب

① ایسی کوئی حدیث نہیں کہ جس میں یہ فرمایا گیا ہو کہ جو قسطنطنیہ میں لڑائی کرے گا وہ جنتی ہے۔ اس مضمون بالا کو حدیث بتایا وہ حسب فرمان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ، جہنمی ہوا۔ ارشاد ہے: ”**من کذب علی متعمدًا فلیتبؤا مقعده من النار**.“[1] اس لیے مفروضہ بات کو حدیث بتا کر جنتی کہنا غلط ہے۔

ہاں حدیث یہ ہے کہ:

”**اول جیش من امتی یغرون مدینة قیصر مغفور لهم**.“ میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر پر چڑھائی کرے گا اس کو بخش دیا جائے گا۔

اور یہ صحیح ہے کہ سب سے پہلا لشکر جس نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا اس میں یزید بھی تھا۔ اس سے کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یزید بھی مغفرت یافتہ ہے، مگر یہ کہنا حدیث سے نافہمی کا نتیجہ ہے: ”**مغفورٌ لهم**.“ سے مراد اس وقت کے گناہ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس لشکر کے شرکا نے شرکت سے پہلے جتنے گناہ کیے ہوں گے، وہ سب بخش دیے جائیں گے۔ یہ مراد نہیں کہ اس لشکر میں شرکت کے بعد ان کو کھلی چھوٹ مل گئی کہ جو چاہے کالے کرتوت کرے۔ ان سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا، اور ان پر کوئی حکم شرعی نافذ نہ ہوگا، اگر ایسا فرض کر لیا جائے تو امان اٹھ جائے۔ بہت سے اعمال کے بارے میں اس قسم کے ارشادات موجود ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اور زوردار ہیں۔ مثلاً مطلق جہاد کے بارے میں فرمایا گیا۔ جو جہاد کے لیے ایمان اور رسولوں کی تصدیق کے ساتھ نکلے اس کو دو باتوں میں سے ایک ضرور ملے گی۔ اگر زندہ رہا تو ثواب اور مال غنیمت دونوں یا صرف ثواب ملا۔ اگر شہید ہوا تو فرمایا:

”**وادخله الجنة**.“[2] میں اس کو جنت میں داخل کروں گا۔

تو کیا ہر جہاد کرنے والے کے لیے یہ ثواب متعین ہے، ظاہر ہے کہ سب کے لیے نہیں جو وجہ یہاں ہے وہی وجہ یزید کے لیے بھی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد یزید نے جو گھناؤنے گناہ کیے اور اہل سنت اور باشندگان حرمین شریفین پر جو مظالم ڈھائے، مسجد نبوی و مسجد حرام کی

[1] مشکوٰۃ المصابیح، ص:۳۲، کتاب العلم، مطبع مجلس برکات، اشرفیہ مبارک پور

[2] بخاری شریف، ج:۱، ص:۱۰، کتاب الایمان، باب الجهاد من الایمان، مطبع رضا اکیڈمی

بے حرمتی کی۔ علانیہ فسق و فجور کا ارتکاب کیا، اس کی بنا پر وہ یقیناً پلید ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) کربلا میں بلا شبہہ حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے۔ اس پر اہل سنت کا اجماع ہے، اور ان کے مخالف باطل پر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳)-(۴) کربلا میں یقیناً جہاد تھا اور یزید کو برا کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ یزید بلا شبہہ ظالم تھا اور ظالم کی برائی علانیہ بیان کرنا جائز۔ بلکہ بعض صورتوں میں واجب۔ قرآن مجید میں ہے:

"لَايُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ."[۱] اللہ تعالیٰ برائی کو کھلم کھلا بیان کرنا پسند نہیں فرماتا، مگر مظلوم اگر ظالم کی برائی کرے تو کوئی حرج نہیں۔

حدیث میں ہے:

"اذكروا الفاسق بما فيه متى يحذره الناس." بدکار کی برائی بیان کرو، اگر بیان نہیں کروگے تو لوگ اس سے کیسے بچیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵)-(۶) یزید غاصب و فاسق تھا۔ خلافت کو اس غاصب و فاسق کی دست برد سے بچانے کے لیے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا میں جہاد فرمایا۔ یقیناً یہ خالص دینی جہاد تھا۔ اقتدار کی لڑائی نہ تھی۔ یزید کو امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین کہنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۷) یزید واجب التعظیم نہیں، واجب التوہین ہے۔ اس لیے کہ وہ فاسق ظالم تھا اور ظالم فاسق کی اہانت واجب۔ شامی میں ہے: "وقد وجب عليهم اهانته شرعا."[۲] واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۸)-(۹)-(۱۰) بلا شبہہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہیں، اور بلا شبہہ وہ صحابی بھی ہیں اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ظالم کہنا حرام و گناہ ہے۔ ایسے شخص پر سوء خاتمہ کا اندیشہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۱)-(۱۲) یزید کو رضی اللہ عنہ کہنا جائز نہیں، اور نہ اسے ایصال ثواب کرنا جائز۔ ان تمام مباحث کی پوری تفصیل مع دلائل و براہین مقالات امجدی میں مطالعہ کریں۔ دار الافتا میں اتنی فرصت کہاں کہ کتاب تصنیف کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۴۸، پ: ۶۔

[۲] رد المحتار، ج: ۲، ص: ۲۹۹، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان

کیا طبری و ابن خلدون تاریخ کی معتبر کتابیں ہیں؟

مسئولہ: محمد امین القادری، مان دروازہ، کالونی، سورت - ۲۵ محرم ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ① زید یزید کو جنتی کہتا ہے اس کے نام کے آگے رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے، اور اس کے ثبوت میں حدیث پیش کرتا ہے کہ حضور نے فرمایا میری امت کا وہ پہلا گروہ جو قیصر، روم کے پایۂ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرمادی جائے گی، اس حدیث کی روشنی میں زید کہتا ہے کہ قیصر پر سب سے پہلے اول جہاد یزید بن معاویہ نے کیا تھا۔ اس لیے وہ جنتی ہے اور اس کی مغفرت بھی ہو چکی ہے، تو عرض خدمت یہ ہے کہ کیا زید کا کہنا صحیح ہے؟ جواب دیں۔

② امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یزید کی حیثیت کیا ہے؟

③ یزید کو امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین کہہ سکتے ہیں اور کیا یزید متفقہ طور سے صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت امیر معاویہ کی جگہ سنبھالی تھی؟

④ کیا واقعۂ کربلا معتبر و مستند کتابوں سے ثابت ہے، اور کیا تاریخ ابن خلدون اور تاریخ طبری معتبر ہیں۔ حضور والا سے گزارش کہ مندرجہ بالا سوالات کے جوابات معتبر و مستند کتابوں سے تحریر فرمائیں۔

الجواب

① اس سلسلے میں آپ مقالات امجدی کا مطالعہ کریں۔ مع دلائل کے ان سب کے جوابات لکھنے کے لیے پوری کتاب لکھنی پڑے گی۔ اتنی مجھے فرصت کہاں بالاختصار یہ ہے۔ اس حدیث میں قیصر کے پایۂ تخت کا لفظ نہیں۔ مدینۂ قیصر کا لفظ ہے جس کا ترجمہ ہے، قیصر کے شہر پر۔ اگر اس سے پایۂ تخت ہی مراد ہو تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں قیصر کا پایۂ تخت حمص تھا۔ جو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں فتح ہوا، اور اگر خاص قسطنطنیہ مراد ہو تو بھی یزید اس لشکر میں شامل نہیں تھا۔ جو پہلی بار قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ یزید جس لشکر میں شامل تھا اس کے پہلے قسطنطنیہ پر تین بار حملہ ہو چکا تھا۔ ان سب کی تفصیل اور دلائل مقالات امجدی میں دیکھیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② یزید کا فاسق و فاجر ہونا بالاتفاق ثابت ہے۔ بلکہ بعض روایتوں سے اس کے کفریات بھی ثابت ہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جب اسے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو اس نے ابن زبعری کے وہ اشعار پڑھے۔ جو اس نے غزوۂ احد کے موقعہ پر فخریہ کہے تھے۔ مگر یہ روایت متواتر

نہیں، اور اس کی سند پر بھی کچھ کلام کیا گیا ہے۔ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے بارے میں سکوت کیا، یعنی نہ کافر کہا نہ مسلمان۔ اس سلسلے میں اس کا حال مشتبہ رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۳ یزید کا مسلمان ہونا ہی مشکوک ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کافر کہا۔ پھر امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین ہونے کی پہلی شرط مسلمان ہونا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ سنبھالنا تو دور کی بات ہے۔ ان کی گرد تک نہیں پہنچی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴ اتنی بات بہ طریقۂ تواتر ثابت ہے کہ کربلا میں حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقا شہید کیے گئے، اور اس کے بہت جزئیات بھی ثابت ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ہزاروں جعلی من گڑھت روایتیں واعظین نے پھیلا دی ہیں۔ طبری، ابن خلدون، تاریخ کی مستند کتابیں ہیں۔ مگر ان میں بھی بہت سی موضوع اور جعلی روایتیں ہیں، یزید کو جنتی کہنے یا رحمۃ اللہ علیہ لکھنے والا گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا یزید نے امام حسین کو شہید کرنے کا حکم دیا تھا؟

مسئولہ: سید نوشاد علی، محلّہ سید واڑہ، بلہور، ضلع کانپور (یو. پی.)-۲۲ر جمادی الآخرہ، ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید کا کہنا ہے کہ یزید کافر ہے۔ اس لیے کہ یزید نے سید انام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کروایا۔ اس لیے یزید بھی کافر اور شہید کرنے والے بھی کافر، اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ جس شخص نے خانۂ کعبہ کا غلاف جلایا ہو اور خانۂ کعبہ پر چڑھائی کی ہو، پتھر برسائے ہوں تو ایسے شخص کو کافر کہیں گے یا مومن؟

بکر کا کہنا ہے کہ یزید کو کافر کہنے یا مومن کہنے پر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کف لسان فرمایا۔ اس لیے میں حنفی ہوں۔ جب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کو کافر یا مومن نہ فرمایا بلکہ کف لسان فرمایا تو میں یزید کو کیسے کافر کہوں۔ اس لیے حضور والا سے گزارش ہے کہ اس کا جواب عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔

الجواب

کسی روایت سے ثابت نہیں کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ان کے ساتھیوں کے شہید کرنے کا حکم دیا ہو، یا یہ حکم دیا ہو کہ کعبہ پر پتھر اور آگ برسائے۔ جو کچھ کیا وہ فوجیوں نے کیا۔ اس نے صرف بیعت لینے کا حکم دیا تھا۔ بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت امام حسین کی شہادت کی خبر سن کر

اسے سخت رنج ہوا۔ اس نے زیاد وغیرہ کو برا بھلا بھی کہا۔ اور مکہ معظّمہ کے محاصرے کے دوران ہی مر گیا۔ اس لیے اسے کافر کہنے سے کف لسان ہی میں احتیاط ہے۔ تفصیل کے لیے مقالات امجدی کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت سعید بن مسیّب اکابر تابعین سے ہیں

مسئولہ: ملا قادر، کشیدے والا، پالی مارواڑ، محلّہ مومنان، راجستھان -- ۳۰/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے کرام اس مسئلہ میں کہ۔ اکثر جگہ کتب حدیث وفقہ میں سند میں یہ لفظ آتا ہے یہ قول ہے سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے، تو آیا یہ حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام ہیں یا اولیاے کرام ہیں اور کس شہر کے مفتی ہیں ان کے مراتب وفضائل کس کتاب میں ہیں اور کس حدیث سے ثابت ہے کرم فرما کر جواب جلد از جلد عطا فرمائیں۔ بینوا وتو جروا۔

الجواب

حضرت سعید بن مسیّب ائمہ تابعین میں ہیں۔ مدینہ طیبہ کے فقہاء سبعہ میں سے ہیں۔ سن ۹۳/ ہجری میں وصال ہوا۔ ان کا تذکرہ تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ طبقات ابن سعد وغیرہ پچاسوں کتابوں میں ہے۔ چوں کہ تابعی ہیں اس لیے ان کی فضیلت میں کوئی حدیث وارد نہیں۔ البتہ تمام فقہا اور محدثین کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ اپنے عہد کے صف اول کے اکابر میں تھے۔ وھو اللہ تعالیٰ اعلم۔

عقائد

متعلقہ اولیاے کرام

حضرت اویس قرنی باطنی طور پر حضور سے بیعت تھے
کیا اویس قرنی نے اپنے سب دانت توڑ ڈالے تھے؟

مسئولہ: محمد زبیر احمد عاصی، مدرسہ عربیہ جامع مسجد، جگدیش پور، بھوج پور (بہار) ۱۵؍ ذیقعدہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ① اویس قرنی کو کس کس نے دیکھا ہے اور اویس قرنی کس سے بیعت ہوئے ہیں، اور اویس قرنی کی بارگاہ میں سب سے پہلے حلوا کس نے پیش کیا، اور یہ بھی بتایا جائے کہ کیا حشر کے میدان میں اویس قرنی سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات ہوگی یا نہیں؟ اگر ہوگی تو کیسے اور اگر نہیں ہوگی تو کیوں؟ اور یہ بھی بتایا جائے کہ اویس قرنی کو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی دیکھ پائیں گے یا نہیں؟

② اویس قرنی کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی یا نہیں؟ اگر پڑھی گئی تھی تو کس نے نماز جنازہ پڑھائی تھی یعنی کہ امام کون تھے، اور اور اویس قرنی کو غسل کس نے دیئے تھے؟

الجواب

① سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس کس نے دیکھا اس کا بتانا محال ہے۔ سوال کرتے وقت کچھ سوچ لیا کیجیے، حضرت اویس قرنی عہد رسالت میں تھے۔ چودہ سو سال کے بعد کون بتائے گا؟ آپ زندہ ہیں اگر آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کو کس کس نے دیکھا، کیا آپ بتا پائیں گے؟ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ براہِ راست باطنی طور پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت تھے، اگر چہ ظاہری ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ یہ روایت بالکل جھوٹ اور افترا ہے کہ جب حضرت اویس قرنی نے یہ سنا کہ غزوۂ احد میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے تو انھوں نے اپنا سب دانت توڑ ڈالا، اور انھیں کھانے کے لیے کسی نے حلوہ پیش کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② یہ تو طے ہے کہ وہ جب مسلمانوں کے ملک میں رہتے تھے تو جب انتقال کیے ہوں گے تو ان کو بہ طریق مسنون غسل بھی دیا گیا ہوگا، کفن بھی پہنایا گیا ہوگا، اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی گئی ہوگی۔ مگر یہ سب تفصیلات کہیں میری نظر سے نہیں گزری ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور غوث اعظم اور سرکار غریب نواز، غازی میاں سے افضل ہیں، غازی میاں عارف کامل ولی تھے، قدمی هذه علی رقبة کل ولی، میں کل کا اطلاق عموم پر ہے جو ماضی کے اولیا کو بھی شامل ہے

مسئولہ: محمد صدیق حسن، المرکز الاسلامی، غازی نگر، درگاہ روڈ، بہرائچ (یو. پی.) - ۸؍شعبان ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ❶ زید کہتا ہے کہ حضرت سیدنا سالار مسعود غازی علیہ الرحمۃ والرضوان حضور سیدنا غوث اعظم وخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل ہیں، اس لیے کہ وہ شہید ہیں، اور دلیل میں آیت قرآنیہ پیش کرتا ہے: ''اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیۡقِیۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیۡنَ.'' زید یہ بھی کہتا ہے کہ مذکورہ آیت میں شہدا کا ذکر پہلے ہے اور صالحین کا ذکر بعد میں ہے اور غوث اعظم وخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما صالحین میں سے ہیں۔ لہذا سرکار غازی کی فضیلت غوث اعظم وخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ثابت ہوتی ہے۔ بکر کہتا ہے کہ غوث اعظم وخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما منصب صدیقیت پر فائز ہیں، اور سرکار غازی شہدا میں سے ہیں۔ زید کی متدل آیت کریمہ میں صدیقین کا ذکر پہلے ہے اور شہدا کا ذکر بعد میں ہے۔ لہذا غوث اعظم وخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما سرکار غازی سے افضل ہیں۔ لہذا تحقیق انیق سے شرعی طور پر واضح فرمائیں کہ کس کا قول درست ہے؟

❷ حضرت سرکار غوث اعظم وخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہما صدیقین میں سے ہیں یا عام اولیاے کرام میں سے ہیں، نیز صدیق کی تعریف بھی واضح فرمائیں۔

❸ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار

صحابیت ہوئی پھر تابعیت　　پھر آگے قادری منزل ہے یا غوث

ہزاروں تابعی سے جو فزوں ہاں　　وہ طبقہ مجملاً فاضل ہے یا غوث

لہذا تابعین کے بعد جو اولیا ہوئے یا شہدا ہوئے یا ہوں گے ان تمام پر غوث الوریٰ کو فضیلت حاصل ہے یا نہیں اور یہ فضیلت کلی ہے یا جزئی مفصل ومدلل تحقیق سے نوازیں۔

الجواب

(۱) زید غلط کہتا ہے اس کا استدلال فاسد ہے۔ اولاً ترتیب فی الذکر سے ترتیب فی المرتبہ سمجھنا جہالت ہے۔ کبھی کسی مصلحت سے مفضول کا ذکر پہلے ہوتا ہے، افضل کا بعد میں قرآن کریم میں سورۂ صافات میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر مقدم ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بعد میں یہاں سجع کی رعایت کی وجہ سے شہدا کو صالحین پر مقدم فرمایا، اگر زید کی بات مان لی جائے تو صرف غازی میاں کی کیا تخصیص ہر شہید کی افضلیت لازم آئے گی کہ جب اس کے نزدیک مدار افضلیت شہادت تو جس فرد میں یہ وصف پایا جائے گا اس کا افضل ہونا لازم آئے گا۔ صحیح یہی ہے کہ سرکار غوث اعظم اور سرکار غریب نواز، غازی میاں سے بہ درجہا افضل ہیں، اور اس میں کوئی تحقیر نہیں۔ غازی میاں صرف شہادت کے فضل کی بنا پر اس منصب رفیع پر فائز نہیں وہ ذاتی طور پر عارف کامل ولی تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) صدیق خاص صحابہ کرام میں اس منتخب فرد کو کہا جاتا ہے جو نبی کا اخص ہو، لیکن کبھی کبھی نبی کے سچے مخلص ہر متبع کو بھی صدیق کہتے ہیں۔ دوسرے معنی کے اعتبار سے یہ حضرات صدیق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ارشاد کے بعد پوچھنے کی کوئی حاجت نہیں تھی۔ یقیناً صحیح یہی ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ طبقۂ تابعین کے بعد بلا استثنا سارے اولیاے کرام سے افضل ہیں۔ جس کی دلیل غوث اعظم کا یہ ارشاد: "قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰه." "کل ولی کا عموم زمانہ ماضی کے اولیاے کرام کو بھی شامل۔ تابعین اور صحابہ یوں مستثنیٰ کہ عرف میں ان کو ولی نہیں کہا جاتا۔ صحابی اور تابعی کہا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غوث اعظم کے ارشاد، قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللّٰہ میں ہر ولی داخل ہے، مداریوں کی بکواس

مسئولہ: محمد نصیر الاسلام خان اشرفی زار، مدار گڑھ، فتح پور، سلطان پور (یو. پی.) ۲۰؍ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ:

(۱) زید سرکار سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کا انکار کرتا ہے جو آپ نے فرمایا ہے کہ میرا قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس قول میں سب ولی داخل نہیں۔ خاص طور سے سید بدیع الدین شاہ زندہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن پر غوث پاک کا قدم نہیں ہے۔ اس کی وضاحت فرمائیں۔

(۲) سلسلۂ مداریہ کے لوگ رقبہ کے معنی قدم یا غلام کا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ غوث پاک کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ میں ولیوں کے قدم بقدم ہوں۔

(۳) مداریہ والوں کا کہنا ہے کہ سرکار غوث الاعظم سے مدار کا مرتبہ بڑا ہے۔ کیوں کہ مدار پوری امت میں ایک ہوتا ہے اور غوث بہت ہوتے ہیں۔

(۴) حضرت بڑے پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان کسی ایک زمانہ کے لیے خاص تھا یا ہر زمانے کے لیے ہے۔ یا صرف آپ کی ظاہری زندگی تک تھا؟

(۵) حضرت مجدد الف ثانی کا کیا کوئی قول ایسا بھی مکتوبات میں درج ہے کہ جس میں آپ نے فرمایا ہو کہ غوث پاک کا قدم متاخرین کی گردنوں پر ہے، یا متقدمین کے متاخرین سے کس زمانے کے ولی مراد ہیں، اور متقدمین سے کس زمانے کے ولی مراد ہیں اور آپ کا کوئی قول مکتوبات میں ہے بھی یا کہ نہیں، اور اگر ہے تو اس قول کا کیا مطلب ہے؟

(۶) مداریوں کا کہنا ہے کہ غوث پاک کے مرتبے کو صرف بریلوی لوگ بڑھاتے ہیں، اس لیے کہ وہ قادریہ سلسلے میں داخل ہیں اس بنا پر کہتے ہیں کہ ولیوں میں سب سے بڑا رتبہ غوث پاک کا ہے، کیا صحیح ہے؟ صرف بریلوی حضرات ہی آپ کے مرتبے کو بڑھاتے ہیں یا حقیقت میں آپ کا رتبہ بڑا ہے؟

(۷) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا — اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوہ تیرا

ان سب کا جواب مفصل کتاب وسنت کی روشنی میں فرمائیں کیوں کہ یہاں مسلمانوں میں کافی اختلاف پیدا ہو گیا ہے، وہ دور ہو سکے۔ عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب

(۱) حضور سیدنا غوث اعظم کا یہ ارشاد: ”قدمي هذه على رقبة كل ولي الله.“[1] حق ہے اور یہ علی سبیل تواتر اجلۂ اولیاے کرام کے ارشادات سے ثابت ہے۔ اس کی پوری تفصیل **بهجة الاسرار شریف** میں مذکور ہے، اور بلاشبہہ مدار صاحب بھی اس میں داخل ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) رقبۃ کے معنی قدم مراد لینا یہ مداریوں کی جہالت، دنیا کی کسی لغت میں رقبہ کے معنی قدم کے نہیں

[1] بهجة الاسرار، ص: ۹

نئی لغت ایجاد کر کے کوئی معنی جہالت کے ساتھ بد دیانتی بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

③ یہ بھی ان کی جہالت ہے، اور یہ ان کا یہ دعویٰ بلا دلیل یہ کہنا کہ مدار امت میں صرف ایک ہوتا ہے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ وہ پوری امت سے افضل ہے، اور اگر ایک ہونے کے لیے پوری امت سے افضل ہونا مان لیا جائے تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ مدار صاحب صحابہ کرام حتی کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی افضل ہوں اور یہ اہل سنت کے اجماعی عقیدے کے خلاف گمراہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

④ حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان سوائے صحابہ کرام اور کچھ تابعین عظام کے مطلقاً تمام متقدمین اور متاخرین کو شامل ہے۔ بہجۃ الاسرار شریف میں ہے کہ جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا: "قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله." تو اگلے پچھلے تمام اولیا کرام نے اپنی گردن جھکا دی جو حیات ظاہری میں تھے اور جو وصال فرما گئے تھے، وہ بھی۔[1] اسی میں ہے یہ ارشاد سن کر سب نے بیک وقت اپنا سر جھکا دیا۔ یہاں تک کہ ابدال عشر اور سلاطین وقت نے بھی۔ نیز اسی میں ہے حضرت علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا آپ نے قدم پاک اپنی گردن پر لینے میں اتنی جلدی کیوں کی؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرمانے کا حکم دیا گیا تھا۔ نیز انھیں اختیار دیا گیا تھا جو گردن نہ جھکائے اسے معزول کر دو چناں چہ ابو محمد قاسم بن عبد اللہ بطری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عجمی نے اس وقت سر نہیں جھکایا تو اس کا سب کچھ چھن گیا۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان صرف حیات ظاہری تک خاص نہ تھا بلکہ حضور غوث پاک کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے والوں کے لیے بھی تھا، اور بعد والوں کے لیے بھی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑤ مکتوبات کے یہاں صرف دو دفتر ہیں مکمل نہیں بعض علما نے مجھے بتایا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد متقدمین اور متاخرین سب کے لیے ہے ان کے اس ارشاد میں متقدمین سے مراد حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے کے اولیاے کرام اور متاخرین سے مراد ان کے بعد کے اولیاے کرام حضرت مدار صاحب، حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت متاخر ہیں۔ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۵۶۱ھ میں ہوا ہے اور مدار صاحب کی پیدائش ۷۱۶ھ میں ہوئی ہے۔ جیسا کہ انوار

[1] بهجة الاسرار، ص:۹

العارفین وغیرہ بہت سی کتابوں سے ظاہر ہے۔ نیز حضرت مجدد صاحب نے مکتوبات میں تصریح کی ہے کہ:

”غوث غیر قطب مدار است بلکہ صدومعاون روزگار است قطب مدار در بعض امور مدد از وے می خواہد ودر قصب مناصب مقام ابدال نیز اورادخل است۔ مکتوب دوصدو پنجاہ و ششم۔	ترجمہ: غوث قطب مدار کے علاوہ اور ہوتا ہے بلکہ زمانے کا معاون ومددگار غوث ہوتا ہے قطب مدار بھی بعض امور میں غوث سے مدد چاہتا ہے اور ابدال کا مقام مقرر کرنے میں غوث کو دخل ہے۔

حضرت بدیع الدین شاہ مدار قطب المدار ہیں بھی یا نہیں ہیں یہ خود محل نظر ہے۔ اس کا اب تک کوئی ثبوت نہیں مل سکا کہ سوائے آج کل کے مداریوں کے کسی معتمد علیہ ولی نے ان کو قطب المدار کہا یا لکھا ہو اور اگر بالفرض ہیں بھی تو مجدد صاحب کی تصریح کے مطابق وہ بھی غوث کے ماتحت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑥ یہ مداریوں کا جھوٹ اور فریب ہے، ہر زمانے کے ہر طبقے کے مسلم الثبوت اولیاے کرام نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل الاولیا تسلیم کیا ہے۔ بریلویوں کے وجود سے سیکڑوں برس پہلے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ سوانح نگار جن میں فقہا بھی ہیں، محدثین بھی ہیں۔ اجلۂ اولیاے کرام بھی ہیں سب نے اس کی تصریح کی ہے۔ مثلاً حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت علامہ نور الدین شطنوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت ملا جامی قدس سرہ، حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر کثیر حضرات برخلاف حضرت مدار صاحب کے سوائے مداریوں کی کتابوں یا چند دوسری کتابوں کے کہیں ذکر بھی نہیں ملتا۔ ہندوستان کے باہر کوئی جانتا بھی نہیں۔ نیز بعض وہ حضرات جنھوں نے ان کا ذکر کیا بھی ہے انھوں نے یہ بھی تصریح کر دی ہے کہ بعضے اوزائے ایشاں برخلاف شریعت وطریقت بود۔ جس سے متبادر ہوتا ہے کہ یہ مجذوب بزرگ تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑦ یہ شعر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد کا ترجمہ ہے: ”قدمی هذه علی رقبة كل ولی اللّٰه.“ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا پٹھان ولی نہیں ہو سکتے؟ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ حضور غوث پاک کا ارشاد ہے

مسئولہ: عبد المصطفیٰ رضوی عرف انتظار اسجد، معماران محلّہ کھٹا گری، رام نگر، ضلع نینی تال (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین ان مسائل کے بارے میں:

جو حضرات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ وہ ولی نہیں اور پٹھان کو ولایت مل ہی نہیں سکتی، اور جو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان: ''قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ.'' جو شخص ان الفاظ کو غلط کہے اور یہ کہے کہ مریدوں نے خود لکھے ہیں۔ غوث اعظم نے ایسا کہیں نہیں فرمایا۔ اس آدمی کے لیے کیا حکم ہے مدلل جواب اور حوالہ صاف تحریر فرمائیں۔

الجواب

جو شخص یہ کہتا ہے کہ پٹھان ولی نہیں ہو سکتا وہ جھوٹا کذاب مفتری ہے وہ ولایت کا ٹھیکیدار بنتا ہے۔ ولایت کسی قوم کی میراث نہیں ہوتی۔ ولایت اللہ عزوجل کا عطیہ خاص ہے۔ جسے چاہے عطا فرمائے: ''قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ.'' بلا شبہہ حضور غوث اعظم کا یہ ارشاد ہے جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند محدثانہ کے ساتھ بہ تواتر منقول ہے۔ جس میں کوئی شبہہ نہیں۔ جس جاہل نے یہ کہا کہ یہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نہیں۔ مریدین نے بنا لیا ہے۔ وہ سخت بد باطن خبیث ہے۔ اندیشہ ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور غوث پاک کو غیر مقلد کہنا کیسا ہے؟ آپ کا وصال ۵۶۱ھ میں ہوا۔

مسئولہ: محمد ادریس صاحب نوری، مدرسہ حیدریہ احیاء السنّت، نوتنواں، مغربی چمپارن (بہار) - ۶/ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر مقلد تھے اور غیر مقلد سے مراد وہابی لیتے ہیں کہ غوث اعظم وہابی تھے۔ کیا صحیح ہے؟

الجواب

یہ زید کا دجل وفریب افترا و بہتان ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقلد تھے۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غیر مقلد کہنا کسی معنی کر صحیح نہیں، اور ان کو معاذ اللہ وہابی کہنا اتنا بڑا جھوٹ ہے جیسے زید مکھن کو غلیظ کہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سراپا وہابی ہونے کا رد تھے۔ ارشاد فرمایا:

"من استغاث بی فی کربة کشفت عنه." جو شخص کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے گا میں اس کی مصیبت دور کروں گا۔

اور وہابیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ کسی نبی ولی سے مدد مانگنا شرک، سارے انبیا، اولیا عاجز محض ہیں۔ پھر غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہابی کیسے ہو سکتے ہیں۔ وہابی تو تیرہویں صدی کی پیداوار ہیں۔ وہابیت کا بانی ابن عبدالوہاب نجدی ہے۔ یہ تیرہوی صدی کے شروع میں ظاہر ہوا۔ اور حضور سیدنا غوث اعظم نے پانچ سو اکسٹھ میں وصال فرمایا ہے۔ پھر ان کا وہابی ہونا کیسے ممکن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور غوث اعظم کی شان میں گستاخی کرنے والے کا حکم

مسئولہ: محمد ریاض المصطفیٰ متعلم مدرسہ غوثیہ بشیر العلوم بہیڑی محلہ شیخ پور

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کی اولاد ۲۸؍ ہوئیں اسی لیے پہلے اپنی بخشش کا تو انتظام کریں۔ حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ نے شادی نہیں کی اس لیے مدار صاحب کا مرتبہ بڑا ہے اور مدار صاحب کو یہ صاحب مدار العالمین کہتے ہیں یہ کہنا روا ہے یا نہیں؟ جو شخص مدار صاحب کا مرتبہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بڑا بتائے اور ایسے کلمات سرکار بغداد کی شان اقدس میں بکے اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس سے مرید ہونا جائز ہے۔ اور یہ مدار صاحب کو صحابی بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدار صاحب کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے کیا یہ عقیدہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب

جس نے یہ بکا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کی اور اولاد ۲۸؍ ہوئیں اس لیے پہلے؟ الخ۔ وہ اس کلمہ گستاخانہ سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، بیوی والا ہو تو تجدید ایمان ونکاح

کرے۔اس گستاخ نے حضورغوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی عداوت میں ایمان کھوڈالا جب اس نے شادی کرنے اور اولاد ہونے کو اتنا بڑا گناہ کہا کہ وہ لائق بخشش نہیں العیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سارے انبیا کرام نے شادیاں کیں اوران کو اولاد بھی ہوئیں ان کو یہ گستاخ کیا کہے گا ،کیا ان کی بھی بخشش نہیں ہوگی اس زبان دراز سے پوچھو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی شادیاں کیں اولاد ہوئی کیا کہتا ہے۔اس اندھے بہرے مداری سے پوچھیے کہ خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: النکاح نصف الایمان اور فرمایا **النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی** کا کیا جواب دے گا۔

فقہا کا اس پر اتفاق ہے۔نکاح کر کے بال بچوں میں رہنا ان کی پرورش کرنا، اکیلے بغیر نکاح کے عبادت کرنے سے افضل ہے۔شامی میں ہے:"**ان الاشتغال به افضل من التخلی لِنوافل العبادات**.[1] مگر اس بندۂ شیطان کو الٹا نظر آتا ہے۔حضور سیدنا بدیع الدین مدار قدس سرہ کی بزرگی و ولایت سے ہمیں انکار نہیں۔مگر کسی اللہ والے کی شان میں گستاخی کرنے والے کو جہنم میں پہنچانا ہمارا کام ہے"سچا مداری بھی نہیں جھوٹا ہے۔حضرت مدار کا محبّ نہیں، دشمن ہے وہ سمجھتا ہے کہ حضرت مدار صاحب اس سے خوش ہوں گے، یہ غلط ہے۔وہ کبھی بھی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن سے راضی نہ ہوں گے۔اس گستاخ کے پیچھے نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر ہے۔اس سے مرید ہونا شیطان سے مرید ہونے کے مترادف ہے۔مسلمان اس سے سلام کلام میل جول بند کر دیں اور ہاں اس کندہ ناتراش جنگلی گھامڑ سے پوچھو کہ شادی کرنا اولاد ہونا اتنا بڑا گناہ ہے کہ شادی کرنے والے کی بخشش نہیں ہوگی۔تو مدار صاحب کہاں سے آئے آسمان سے ٹپکے۔ان کے ماں باپ نے شادی کی تو یہ پیدا ہوئے۔اور پھر اس عقل کے دشمن اور دین کے باغی سے پوچھو تو کہاں سے آیا؟ تیرے ماں باپ نے آپس میں نکاح کیا ہے یا یوں ہی تفریحاً تیرا استقرار ہوگیا۔یا کسی چوراہے سے اٹھالایا گیا ہے۔تیرے ماں باپ کی بخشش کیسے ہوگی اور اگر تیری اولاد ہے تو تیری بخشش کیسے ہوگی۔

مدار صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں مگر صحابی نہیں، یہ آٹھویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے، ہیں ان کو صحابی کہنا جھوٹ ہے۔یوں ہی یہ کہنا کہ بالخصوص مدار صاحب کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔قرآن مجید پر افترا ہے۔یوں علی العموم ولی کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] ردالمحتار، ج:٤، ص:٥٧، کتاب النکاح

غوث اعظم کے متعلق ایک حکایت، نکیرین رسل ملائکہ سے نہیں، اولیاے کرام سوال قبر کے وقت مریدوں کی قبر میں تشریف لاتے ہیں

مسئولہ: مولانا محمد نعیم، مدرسہ قادریہ حبیبیہ، پرانا بازار، بھدرک، ضلع بالیسر (اڑیسہ) - یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید کا کہنا ہے کہ اس کرامت کو صحیح ماننے کی صورت میں منکر نکیر کی بے ادبی ہے۔ کیوں کہ وہ اللہ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے۔ نہ جان کر نہ بھول کر، وہ تو معصوم ہوتے ہیں۔ نیز فرشتوں کی ذرا سی بے ادبی بھی کفر ہے۔ اور منکر نکیر کے سوال کے جواب دینے کے بجائے مرید نے غوث پاک کا نام لیا۔ یہ بھی صحیح نہیں۔ اس معاملہ کو لے کر فریقین میں ازحد کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔

لٰہذا برائے کرام غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ ذیل منظوم کرامت کی صحت یا عدم صحت کے بارے میں مدلل (مع حوالہ کتب صفحات) تحریر کرتے ہوئے شرعی حکم صادر فرمائیں۔

(منظوم کرامت)

دلچسپ حال لکھتا ہوں روشن ضمیر کا — بغداد والے حضرت پیرانِ پیر کا

اک آپ کے مریدوں میں با اعتقاد تھا — غوث الوریٰ کی یاد میں ہر وقت شاد تھا

بیمار وہ عزیز ہوا جب کہ خوش خرام — لیتا تھا اٹھتے بیٹھتے غوث الوریٰ کا نام

اک بار کہہ کے کلمہ طیب زبان سے — یا غوث کہہ کے کوچ کیا اس جہان سے

نہلا دھلا کے اس کو عزیزانِ ہم وطن — اک عطر میں بسا ہوا پہنا دیا کفن

تیار کرکے اس کا جنازہ بحسن وطن — لے کر چلے عزیز واقارب بصد محن

دفنا کے اس کو قبر میں واپس ہوئے تمام — منکر نکیر آکے ہوئے ان سے ہم کلام

بندہ ہے کس کا امتی کس کا ہے دے بتا — ہنس کرکے اس نے نام لیا غوث پاک کا

من ربک زبان پر لاتے تھے بار بار — اور سرخ آنکھ اس کو دکھاتے تھے بار بار

خاموش تھا مرید وہ پیرانِ پیر کا — منھ تک رہا تھا قبر میں منکر نکیر کا

منکر نکیر کو دیا جب اس نے یہ جواب — غیض وغضب سے گرز اٹھاتے تھے وہ شتاب

چاہا کہ اس مرید پہ جاری کریں عتاب — دیکھا مرید نے کہ اب موقع ہے خراب
جھٹ منھ سے نام پاک لیا دستگیر کا — بغداد والے حضرت پیرانِ پیر کا
بولے نکیر بڑا دھوکا کھا رہا ہے تو — اپنی زباں پہ نام یہ کیا لارہا ہے تو
نادان پیر قبر میں نہ کام آئے گا — پہچان لے خدا کو تو آرام پائے گا
بولا مرید غوث یہاں آئیں گے ضرور — تشریف اس مقام پہ وہ لائیں گے ضرور
منکر نکیر بولے غلط ہے ترا خیال — مرقد میں آسکے یہ نہیں ہے کسی کی مجال
یہ کہہ کے اس مرید پہ گرز گراں اٹھا — چاہا کہ ایک وار میں کرڈالیں فیصلہ
گھبرا کے اس مرید نے اس وقت دی صدا — یا غوث المدد مجھے اب لیجیے بچا
آواز آئی قبر میں گھبرا نہ اے عزیز — ہم آگئے مدد کو تیری خوش ہو خوش نصیب
منکر نکیر سنتے ہی آواز قبر میں — بھولے جفا وظلم کے انداز قبر میں
دیکھا مرید شکل جو روشن ضمیر کی — بولا سواری آگئی پیرانِ پیر کی
پوشیدہ اصل میں تھا یہی راز قبر میں — آئے تھے غوث پاک بصد ناز قبر میں
رکھا قدم قبر میں جو روشن ضمیر نے — گردن جھکالی خوف سے منکر نکیر نے
دھمکا کے ان فرشتوں کو پیرانِ پیر نے — دونوں کی گرز چھین لیے دستگیر نے
دونوں فرشتے ہوگئے تب قبر سے فرار — درگاہ بے نیاز میں پہنچے وہ بے قرار
کی دست بستہ عرض اے رب ذوالجلال — فریاد سن ہماری تو دانا ہے بے نیاز
مرقد میں اک مرید سے ہم نے کیا سوال — بندہ ہے کس کا امتی کس کا بتاؤ حال
اس نے بجائے تیرے لیا نام پیر کا — ہم بولے اس کو قبر میں کیا کام پیر کا
ہم نے کیا جب ارادہ اس پر عذاب کا — اک مرد ناگہاں اس مرقد میں آگیا
دھمکا کے ہم سے چھین لیا گرز گراں — بے ادبی اس نے کی ہے اسے جلد دے سزا
فرمایا تب خدا نے منکر نکیر سے — واقف نہیں ہو تم مرے پیرانِ پیر سے
جو کچھ بھی وہ کرے اسے کل اختیار ہے — میں اس کا یار ہوں وہ مرا یار غار ہے
سن لو خدائی سب اس پر نثار ہے — جتنے ولی ہیں اس کا وہی تاجدار ہے

یہ تم نے اے فرشتو! زبردست بھول کی — جا کر مرید غوث سے حجت فضول کی
ہے خیریت اسی میں کہ اب دیر مت کرو — جاؤ فرشتو! جلد معافی طلب کرو
اظہار اب خطاؤں کا تم اپنی سب کرو — محبوب ہے وہ میرا تم اس کا ادب کرو
دوڑے فرشتے قبر میں آئے وہیں شتاب — کہ دست بستہ عرض کہ اے پیر لاجواب
ماں جس طرح کہ کرتی ہے بچے کو اپنے پیار — ویسے حساب لیں گے مریدوں کے نامدار
فرمایا اس مرید سے سوجا اے یار غار — آئے جو پھر کوئی لینا ہمیں پکار
بیشک جناب غوث ہیں ولیوں میں بے مثال — منان ان کو اتنا مریدوں کا ہے خیال
یہ کہہ کے اس مرید سے غوث الوریٰ چلے — بولا مرید پیر مرے رہنما چلے

الجواب

یہ حکایت نہ میں نے کسی کتاب میں دیکھی ہے اور نہ کسی سے سنی ہے۔ جس طرح حکایت منظوم ہے وہ کئی وجوہ سے غلط ہے۔ اولاً قبر میں یہ سوال ہی نہیں ہوگا تو کس کا امتی ہے سوال ہوگا تو یہ ہوگا: ماتقول فی ھذا الرجل. حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرکے پوچھا جائے گا کہ ان کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ ثانیاً نکیرین حضور غوث اعظم کو نہ پہچانتے ہوں، نہ جانتے ہوں یہ غلط ہے۔ حدیث صحیح میں ہے کہ اللہ عزوجل جب کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو آسمان میں منادی فرمادیتا ہے کہ فلاں بندہ میرا محبوب ہے تم لوگ بھی اس سے محبت کرو۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتفاق مسلمین محبوب خدا ہیں۔ پھر منکر نکیر انھیں نہ جانیں یہ کیسے ممکن۔ ثالثاً احادیث میں تصریح ہے کہ اگر مومن ہوتا ہے تو قبر کے تینوں بنیادی سوالوں کا جواب دے دیتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، اور یہ اللہ کے رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ منافق یا کافر ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

لہٰذا اس نظم میں جو یہ کہا گیا اس نے دونوں سوالوں کے جواب میں وہ کہا وہ اس حدیث کے خلاف ہے۔ مگر یہ بات حق ہے کہ حضرات اولیاے کرام ائمہ دین، بزرگان دین اپنے مریدین معتقدین، متعلقین کی قبروں میں نکیرین کے سوالات کے وقت تشریف لاتے ہیں اور جواب میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔

امام عبدالوہاب شعرانی، میزان الشریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

”ان ائمۃ الفقھاء والصوفیۃ — بیشک تمام پیشوا اولیا علما اپنے اپنے پیرووں کی

كلهم يشفعون في مقلديهم ويلاحظون احدهم عند طلوع روحهٖ وعند سوال منكر ونكيرله وعند النشر والحشر والحساب والميزان والصراط ولا يغفلون عنهم في موقف من المواقف."	شفاعت کرتے ہیں، اور جب ان کے پیروؤں کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اس سے سوال کرتے ہیں، جب اس کا حشر ہوتا ہے، جب اس کا نامہ اعمال کھلتا ہے، جب اس سے حساب لیا جاتا ہے، جب اس کے اعمال تلتے ہیں، جب وہ صراط پر چلتا ہے، ہر وقت ہر حال میں اس کی نگہبانی کرتے ہیں کبھی کسی جگہ اس سے غافل نہیں رہتے۔

نیز اسی میں ہے: جب ہمارے استاذ شیخ الاسلام امام ناصر الدین لقانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا، بعض بزرگوں نے ان کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انھوں نے بتایا جب منکر نکیر نے مجھے سوال کے لیے بٹھایا امام مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور منکر نکیر سے فرمایا کیا ایسا شخص بھی اس کی حاجت رکھتا ہے کہ اس سے اللہ ورسول پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے۔ الگ ہو جاؤ۔ نکیرین اس کے پاس چلے گئے۔ نیز اسی میں ہے:

"اذا كان مشائخ الصوفية يلاحظون اتباعهم ومريدهم في جميع الاحوال والشدائد في الدنيا والآخرة فكيف بأئمة المذاهب."	جب اولیا ہول وسختی کے وقت اپنے پیروؤں مریدوں کا دنیا وآخرت میں خیال رکھتے ہیں تو ائمہ اربعہ کا کیا کہنا؟

یہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر میں نکیرین کے جواب میں یہ لکھ کر رکھ دینا۔ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور یہ اللہ کے پیغمبر ہیں، اور میرے پیر شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ (اخبار الاخیار)

عوام کے ذہنوں میں یہ ہے کہ تمام فرشتے تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ اہل سنت کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ نوعِ بشر، نوعِ ملائکہ سے افضل ہے اور خواص بشر خواص ملائکہ سے۔ یعنی انبیاے کرام رسل ملائکہ سے افضل ہیں، اور رسل ملائکہ انبیاے کرام کے علاوہ بقیہ تمام انسانوں سے افضل، اور امت کے خواص عامۂ ملائکہ سے افضل۔ نکیرین رسل ملائکہ میں نہیں۔ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاے کرام، صحابہ عظام، اور تابعین کے علاوہ بقیہ تمام انسانوں سے افضل۔ اس کا مقتضی یہ ہے کہ وہ نکیرین سے بھی

افضل ہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ کچھ انسانوں کے شیخ ہیں، کچھ جنوں کے کچھ فرشتوں کے:

وانا شیخ الکل. اور میں جب وانس ملائکہ کا بھی شیخ ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضور غوث پاک کو شہباز لامکانی کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: مولوی حکیم نثار احمد، پیگاپور، پلہی پور، سلطان پورۃ (یو. پی.)-۱۶؍صفر۱۴۱۹ھ

مسئلہ حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہباز لامکانی کہنا از روئے شرع کیسا ہے؟

الجواب

حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہباز لامکانی کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرات اولیاے کرام اپنے مراقبات میں سیر الی اللہ، اور سیر فی اللہ میں لامکاں سے آگے گزر جاتے ہیں، اگر چہ یہ گزر روحانی ہوتا ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود فرمایا: انا البازی الاشھب. "جیسا کہ بہجۃ الاسرار میں سند محدثانہ کے ساتھ بیان فرمایا۔ اگر چہ یہ سیر جسمانی نہیں روحانی ہوتی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ "جو خوبی نبیوں میں تھی وہ غوث اعظم میں ہے"؟ مومن کے قول کو محمل حسن پر حمل کرنا واجب۔

مسئولہ: محمد نور بصر وشہادت حسین، جامعہ شمس العلوم، نوشہ پور سریاں سیوان-۲۱؍رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ خالد کہتا ہے کہ جو خوبی سارے نبیوں میں تھی وہ تمام خوبیاں غوث پاک میں تھیں۔ کیا اس کا کہنا صحیح ہے۔ اور اس طرح کے کہنے والے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ جملہ بادی النظر میں صحیح نہیں۔ خوبیوں میں نبوت بھی ہے، اور خواص نبوت۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ نبی ہیں، نہ خواص نبوت سے متصف ہیں۔ لیکن جہاں تک ہو سکے مسلمان کے قول کو اچھے محمل پر حمل کرنا واجب ہے۔ بعض جگہ قرائن عقلی کلام میں مخصص ہوتے ہیں۔ علما نے فرمایا ہے کہ:

"انبت الربیع البقل." "سبزہ نے بہار اگایا۔ اگر مومن کہے تو اس میں مجاز عقلی ہے۔ مراد سبب کی مسبب کی طرف اسناد ہے۔ سبزہ اگانے والا حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا ربیع کو سبزہ اگانے والا کہنا کفر ہے۔ مومن کا ایمان باللہ اس پر قرینہ ہے کہ اس میں اسناد حقیقی نہیں، مجازی ہے۔ اسی طرح قول مذکور کا قائل مومن ہے۔ جس کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اس کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امتی ہیں قائل کا یہ عقیدہ اس پر قرینہ ہے کہ اس کی مراد وہ خوبیاں ہیں جو نبوت اور لوازم نبوت کے سوا ہیں۔ اس میں بھی مبالغہ ہے۔ مگر قائل کافر نہ ہوگا، نہ گمراہ۔ خاطی ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا غریب نواز کی ملاقات غوث اعظم سے ہوئی؟

مسئلہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سجزی اجمیری قدس سرہٗ کی ملاقات سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی ہے یا نہیں؟ ایک بہت مستند عالم نے اپنی تقریر میں یہ بیان کیا ہے کہ وہ کاسہ مبارک جس میں انا ساگر کا سارا پانی آ گیا تھا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عطیہ تھا اور چشتی حضرات بیان کرتے ہیں کہ حضرت غریب نواز بغداد سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کی ضیافت روحانی کے سماع کا انتظام فرمایا اور جب حضرت غریب نواز کو وجد طاری ہوا تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو کر اپنے عصاے مبارک سے زمین کو بقوت دبائے رہے لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے فرمایا میرے بھائی معین الدین کو وجد طاری ہوا ہے اور اتنا قوی ہے کہ اگر زمین کو دبائے نہ رکھوں تو زمین بھی وجد کرنے لگے گی اور زلزلہ آجائے گا اور مخلوق تباہ و برباد ہو جائے گی۔ کیا یہ دونوں روایتیں صحیح ہیں؟

الجواب

پہلی گزارش یہ ہے کہ کسی بھی مقرر سے کوئی بات سنیں اور اس پر آپ کو کچھ خلجان ہو تو خود اسی مقرر سے دریافت کرلیں اور ان کی بیان کی ہوئی کسی روایت پر آپ کو کوئی شبہ ہو تو انھیں سے دریافت کرلیں کہ یہ روایت کس کتاب میں ہے کیوں کہ جب انھوں نے بیان کیا ہے تو جس کتاب میں دیکھ کر انھوں نے بیان کیا ہوگا انھیں یاد ہوگا آسانی سے بتادیں گے اور میرے لیے دشواری یہ ہے کہ نہ تو یہاں ساری دنیا کی سب کتابیں ہیں اور جو ہیں ان سب کو میں نے پڑھا نہیں اس لیے ایک مجہول روایت کو کہ کسی کتاب میں

ہے یا نہیں ہے بتانا میرے لیے مشکل ہے میں نے ان دونوں حضرات کے حالات پر جتنی معتبر کتابیں پڑھی ہیں کسی میں نہ تو یہ ملا کہ ان دونوں حضرات کی آپس میں ملاقات ہوئی ہے اور نہ ہی ان دونوں روایتوں میں سے کوئی روایت ملی، ان دونوں روایتوں کا حال یہ ہے کہ کسی معتبر تو معتبر غیر معتبر کتاب میں بھی نہیں ملی۔

ہاں! بعض غیر معتبر کتابوں میں ملاقات کا ذکر ہے مگر وہ بھی بغداد شریف میں نہیں بلکہ سرکار غوث اعظم کے مولد شریف جیلان میں، لیکن میں نے اب تک جو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ ان دونوں بزرگوں کی ملاقات نہیں ہوئی اس کی تفصیل یہ ہے:

اس پر سارے مورخین کا اتفاق ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۵۶۱ھ میں ہوا ہے۔''کمال عشق'' مادہ تاریخ وصال ہے اور اس پر مورخین کا قریب قریب اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۵۳۷ھ ہے اور اس پر بھی سب مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت غریب نواز کا ۱۵ر سال کی عمر میں حضرت ابراہیم قندوزی مجذوب کے تبرک کھا لینے کے بعد دنیا سے دل اچاٹ ہو گیا اور طلب مولیٰ کی آگ بھڑکی اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ اپنے والد ماجد سے جو ترکہ ملا تھا باغ مکان وغیرہ اس کو فروخت کر کے ایک مدت تک سمر قند و بخارا وغیرہ میں جا کر قرآن مجید حفظ کیا اور علوم ظاہری میں کمال حاصل کیا۔ علم ظاہری کی تکمیل کے بعد مرشد کی تلاش میں نکلے اور قصبہ ہارون میں جا کر حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے مرید ہوئے اور بیس سال تک مرشد کی خدمت میں حاضر رہے، بیس سال کے بعد خلافت سے سرفراز فرمائے گئے پھر مدینہ منورہ سرکار اعظم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، سرکار نے ہندوستان کی ولایت عطا فرمائی اور ہندوستان روانہ فرمایا۔

اب آپ لوگ خود حساب لگائیں ۱۵ر سال کی عمر تک سجزا اپنے مولد پاک میں رہے۔ وقائع شیخ معین الدین میں ہے کہ بیس سال تک علم ظاہر طلب فرماتے رہے تو یہ ۳۵ر سال ہو گئے ۵۳۷ھ میں ولادت، ۳۷ر اور ۳۵ر= اور ۲۷ر اس سے ثابت ہوا کہ ۵۷۲ھ میں غریب نواز نے عراق کا رخ کیا جب کہ ۱۱ر سال پہلے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو چکا تھا پھر ملاقات کیسے ہوئی اور جب ظاہری ملاقات نہیں ہوئی تو کاسہ مبارکہ عطا فرمانے محفل سماع سے ضیافت کرنے کا سوال ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واعظین پر رحم فرمائے ان کا مقصود عوام سامعین سے داد و تحسین ہوتا ہے ان کو اس سے غرض نہیں ہوتی کہ بات کیسی

ہے اور یہ بات آج ہی سے نہیں بلکہ متقدمین کے زمانے سے چلی آرہی ہے۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے موضوعات کبیر میں ایک حکایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت امام شعبی جو اجلۂ تابعین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گیا تو دیکھا کہ ایک لمبی داڑھی والے شخص وعظ بیان کر رہے ہیں۔ انھیں لوگ گھیرے ہوئے ہیں، اس نے بیان کیا کہ مجھ سے فلاں نے حدیث بیان کی، ان سے فلاں نے حدیث بیان کی یہاں تک کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا فرمایا ہے ہر صور میں دو بار پھونکا جائے گا۔ ایک بے ہوشی کے لیے ایک قیامت کے لیے امام شعبی نے فرمایا میں ان واعظ صاحب کے پاس گیا اور کہا اللہ سے ڈر، اور جھوٹی حدیث مت بیان کر، اللہ تعالیٰ نے صرف ایک صور پیدا کیا ہے جس میں دو بار پھونکا جائے گا تو اس نے کہا کہ اے بدکردار تو میرا رد کرتا ہے اور اپنا جوتا اٹھا کر مجھے مارنا شروع کیا پھر پورے مجمع نے میری پٹائی شروع کی اور اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا کیا ہے تو ان لوگوں نے میری جان بخشی۔

میرے ساتھ اس حد تک تو نہیں مگر اس کے قریب قریب کئی حادثے ہو چکے ہیں ایک بہت مشہور معروف مقرر نے بیان کیا کہ جو یہ کہے کہ قبر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبیہ پیش کی جائے گی وہ کافر ہے بعد تقریر میں نے ان کو ٹوکا تو وہ لڑ پڑے سامعین اور اراکین بھی انھیں کے ہم نوا رہے اور وہ میرے مستقل مخالف بن گئے اور اب بھی ہیں اور اب تو مقررین نے آپس میں یہ معاہدہ کر لیا ہے کہ اگر منبر پر شریف الحق رہے گا تو ہم لوگ تقریر نہیں کریں گے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ جو شخص بھی غائر نظر سے حضرت غریب نواز قدس سرہٗ کے سوانح کا مطالعہ کرے گا اسے ماننا پڑے گا کہ حضرت غریب نواز قدس سرہٗ اور حضور غوث اعظم قدس سرہٗ کی باہمی ظاہری ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ بعض میاں بابا لوگ اپنی نجی مجلسوں میں فرماتے ہیں کہ میاں ان لوگوں کو کیا خبر؟ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت کے لیے ایک بار جیلان گئے تھے، اور حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں تشریف رکھتے تھے تو ملاقات ہوئی تھی۔ اب اس کا تجزیہ کیجیے والدہ ماجدہ کی عمر مبارک جب ساٹھ سال کی ہوگئی تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی، سرکار کا مادہ ولادت ''عشق'' ہے۔ اور حضرت غریب نواز قدس سرہٗ کی ولادت کے وقت سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ اگر باحیات رہی ہوں گی تو ان کی عمر مبارک ایک سو ستائیس سال کی ہوئی ہوگی، اب ظاہر ہے کہ اگر سرکار غریب نواز قدس سرہٗ کسی حاجت سے تنہا، والدین کریمین کے

ساتھ جیلان گئے ہوں گے تو ۵۳۷ھ کے بعد ہی گئے ہوں گے، عقلاً تو ممکن ہے کہ اس وقت تک سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ باحیات رہی ہوں مگر عادۃً مستبعد ہے۔ پھر میاں بابا لوگ یہ نہیں کہتے کہ دودھ پیتے بچے تھے جب گئے تھے وہ یہ کہتے ہیں کہ جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ماجدہ سے ملاقات کے لیے گئے تھے تو حضرت غریب نواز وہاں چلہ کر رہے تھے۔ اب آپ لوگ خود ہی سوچ لیجیے کہ ۵۳۷ھ میں پیدائش ۱۵ رسال گھر رہے۔ ۲۰ رسال علم ظاہر حاصل کرتے رہے چلہ کشی کی ابتدا مرید ہونے کے بعد کی ہوگی لیکن عام مورخین متفق ہیں کہ ۲۰ رسال تک اپنے مرشد کی خدمت میں شب و روز رہے تو اب گیلان گئے ہوں گے تو خلافت سے سرفراز ہونے کے بعد یعنی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے ۳۲ رسال بعد غرض کہ یہ چول کسی طرح نہیں بیٹھتی۔ ہاں یہ روایت صحیح ہے کہ جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”قدمی هٰذه علی رقبة کل ولی اللّٰه“ تو حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا: ”بل علیٰ عینی وراسی“ بلکہ میری آنکھ پر اور میرے سر پر۔ لیکن یہ بغداد میں موجود ہوتے ہوئے نہیں فرمایا تھا جہاں کہیں بھی تھے وہیں سے سنا اور وہ عرض کیا۔ اب جب کہ ملاقات ہی ثابت نہیں تو کاسہ عطا کرنے اور سماع سے ضیافت کرنے کا سوال ہی ساقط۔

ان عقلی شواہد سے ہٹ کر صحیح یہی ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغداد آنے کے بعد ان کی والدہ ماجدہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ بہجۃ الاسرار شریف میں ہے کہ والدہ ماجدہ نے رخصت ہوتے وقت فرمایا تھا:

”إذهب قد خرجت عنک للّٰه عزوجل فهذ وجه لا أراه إلی یوم القیٰمة.“(۱)	جاؤ اللہ عزوجل کے لیے میں اپنے حق سے دست بردار ہوئی۔ اس چہرے کو میں قیامت تک نہیں دیکھوں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا بی بی نصیبہ غوث اعظم کی بہن تھیں؟

مسئلہ ایک مولانا صاحب ذات کے فقیر ہیں مگر اپنے آپ کو سید مشہور کر رہے ہیں اپنی تقریر میں بیان کیا کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہن تھی بی بی نصیبہ جن کی اولاد نہیں ہوتی تھی۔

[۱] بهجة الاسرار شريف، ص:۷۸

انھوں نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کے لیے عرض کیا تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا چند دنوں میں شاہ بدیع الدین قطب المدار آنے والے ہیں تمھیں ان کے ذریعہ سے اولاد ملے گی چناں چہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ بغداد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کے لیے گئے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بی بی نصیبہ کو مدار صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ جب بی بی نصیبہ نے حضرت مدار صاحب کی خدمت میں آکر گزارش کی تو حضرت مدار صاحب نے فرمایا ہاں تمھیں دو بیٹے ملیں گے مگر اس شرط پر کہ پہلا بیٹا مجھے دینا ہوگا۔ بی بی نصیبہ صاحبہ نے اسے منظور کیا چناں چہ سال بھر کے اندر پہلے صاحب زادے پیدا ہوئے۔ مدار صاحب دوبارہ بغداد شریف گئے اور بی بی نصیبہ سے ان کا پہلا بیٹا لے لیا جسے اپنے ساتھ مکن پور شریف لائے جن کا نام جان من جنتی رکھا جن کا مزار پاک مکن پور میں ہے۔ ان کی اس تقریر سے یہاں کافی خلفشار ہے۔ مار پیٹ تک کی نوبت ہے۔ اس لیے جس قدر جلد ہو سکے یہ بتائیں کہ کیا یہ واقعہ صحیح ہے؟ کیا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی بہن نصیبہ تھیں؟ ہمارے یہاں شاہ صاحب لوگ جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز دیتے ہیں تو کچھ اشعار پڑھتے ہیں جس کے ایک مصرعہ میں ایک اور خاتون کا نام لے کر بی بی نصیبہ کا ذکر کر کے پڑھتے ہیں۔ خواہران حضرت اند۔ یہ اشعار کس کے ہیں۔ اور یہ کہ قطعی سرکار غوث اعظم کی بہنیں تھیں کہ نہیں؟

الجواب

صحیح یہ ہے کہ حضرت بدیع الدین مدار قدس سرہ، سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے ایک سو پچپن سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت ۷۱۶ھ میں ہے۔ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ۵۶۱ھ میں ہو چکا تھا۔

انوار العارفین میں ہے:

عمر شریفش یک صد بست و دو ولادت در سن ہفت صد و شانزدہ۔[1]

حضرت بدیع الدین مدار کی عمر شریف ایک سو بائیس سال کی ہوئی اور آپ کی پیدائش ۷۱۶ھ میں ہوئی۔

اس لیے سوال میں مذکورہ سارا قصہ کالعدم ہے۔ نیز سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احوال میں جتنی کتابیں مجھے مل سکیں سب کا میں نے مطالعہ کیا مگر کسی میں سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کسی

[1] انوار العارفین، ص:۵۳۶

بہن کا کوئی ذکر نہیں۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صرف ایک بھائی سید احمد تھے جو جوانی میں وصال فرما گئے اور گیلان میں مدفون ہیں۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سارے تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ جب سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر بغداد جانے لگے تو ان کی والدہ ماجدہ نے اسی دینار نکالے۔ فرمایا چالیس تمہارے ہیں، چالیس تمہارے بھائی احمد کے۔ اگر بہنیں ہوتیں تو اس میں ان کا بھی حصہ ضرور ہوتا۔ یہاں یہ نکتہ بھی قابل لحاظ ہے کہ ساٹھ سال کی عمر تک سرکار غوث اعظم کی والدہ ماجدہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ساٹھ سال کی جب ان کی عمر مبارک ہوئی تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکم مادر میں تشریف لائے اور سال بھر کے بعد چھوٹے بھائی سید احمد پیدا ہوئے بہنوں کی ولادت کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں۔ اس لیے واقعہ مذکورہ سراسر جعل اور فریب ہے۔ رہ گیا شاہ صاحبان کا ان اشعار مذکورہ کا پڑھنا تو یہ کوئی دلیل نہیں۔ رہ گیا آج کل جو مداری صاحبان مشہور کیے ہوئے ہیں کہ حضرت مدار صاحب قدس سرہٗ کی عمر مبارک پانچ سو سال کی تھی اور آپ دوسری یا تیسری ہجری میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی افسانہ ہے۔ تواریخ کی معتبر کتابیں موجود ہیں کسی قدیم یا جدید تاریخ میں جو آٹھویں صدی سے پہلے لکھی گئی ہو حضرت مدار صاحب کا کہیں کوئی ذکر نہیں جب کہ آپ کی جائے پیدائش حلب ہے اور مداریوں کے بیان کے مطابق حضرت مدار صاحب ایسے باعظمت تھے کہ چہرے پر نقاب ڈالے رہتے تھے۔ اور جب نقاب اٹھاتے تو جو دیکھتا سجدہ میں گر پڑتا، اس کے علاوہ ان کی طرف بے شمار کرامتیں منسوب کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں جب کہ وہ حلب میں پیدا ہوئے ان کے ذکر سے تاریخ کی تمام کتابیں پر ہونی چاہیے تھیں جیسا کہ دیگر مشاہیر کے تذکرے تمام عربی تاریخوں میں ملتے ہیں۔ اس عہد کی کتابوں میں کیا ملے بعد کی عربی زبان میں لکھی ہوئی کتابوں میں بھی ان کا ذکر نہیں۔ امام یافعی کی مرآۃ الجنان، وفیات الاعیان لابن خلکان حتی کہ ماضی قریب کی لکھی ہوئی کتاب الاعلام میں بھی ان کا کہیں نام نہیں۔ خواجہ فرید الدین عطار کی کتاب ’’تذکرۃ الاولیا‘‘ حضرت ملا جامی قدس سرہ کی کتاب ’’نفحات الانس‘‘ کسی میں ان کا نام و پتہ نہیں۔ آٹھویں صدی کے بعد بلکہ اس کے بھی بعد ہندوستان میں لکھی گئی کتابوں میں ان کا ذکر جمیل ضرور ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ مداری حضرات کے بیان کے مطابق اگر حضرت مدار صاحب کی ولادت سن دو یا تین ہجری میں ہوئی ہوتی تو کیا وجہ تھی کہ پانچ سو سال تک کسی مورخ نے ان کا تذکرہ نہیں کیا اور ہندوستان چھوڑ کر بلاد اسلامیہ کے مورخین کو ان کا علم نہیں ہو سکا جب کہ ان سے بہت کم درجہ کے بزرگوں سے ان کی کتابیں مالا مال ہیں۔ اب اخیر میں ہم خود ایک

مداری صاحب کی شہادت پیش کرتے ہیں:

در اقتباس الانوار است کہ در رسالۂ ایمان محمودی کہ تصنیف شیخ محمود مرید شاہ مدار است می آرد مدار بن ابواسحاق شامی در ملت موسیٰ علیہ السلام واز فرزندان ہارون علیہ السلام و شاگرد حذیفہ شامی بود وتوریت وزبور وانجیل را درس می گفت واو را مدار ازان گویند کہ قطب مدار وقت خود بود ووے را تکمیل وارشاد از روح امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ حاصل گشتہ وبعضے نسبت ارادت وے را بسوئے طیفور شامی لاحق می کنند وایں راست نمی آید چرا کہ در زمان طیفور شامی وبدیع الدین مدار تفاوت بسیار است۔ (۱)

اقتباس الانوار میں رسالۂ محمودی کے حوالے سے منقول ہے یہ رسالہ شاہ مدار کے مرید شیخ محمود کی تصنیف ہے۔ مدار بن ابواسحاق شامی موسیٰ علیہ السلام کے مذہب میں تھے اور ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور حذیفہ شامی کے شاگرد تھے۔ توریت اور زبور اور انجیل کا درس دیتے تھے اور ان کو مدار اس وجہ سے کہتے تھے کہ اپنے وقت کے قطب مدار تھے، اور ان کی تکمیل اور ارشاد امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روح مبارک سے حاصل ہوئی اور بعض لوگ ان کی نسبت اور ارادت کو طیفور شامی کی طرف لاحق کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں آتا، اس لیے کہ طیفور شامی اور بدیع الدین مدار کے درمیان بہت تفاوت ہے۔

یہ بیان حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ کے مرید کا ہے۔ ناظرین اس جملہ پہ غور کریں کہ حضرت طیفور شامی اور شاہ بدیع الدین مدار کے مابین بہت تفاوت ہے۔ دونوں کے درمیان صدیاں حائل ہیں۔ اس کا صریح مطلب یہ ہوا کہ حضرت مدار قدس سرہ دوسری یا تیسری صدی میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ غرض کی معتمد اور مستند تاریخ کی کتابوں میں آٹھویں صدی سے پہلے حضرت مدار صاحب کا کوئی تذکرہ کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ ایسے با کرامت باعظمت بزرگ ان سارے مورخین کی نظروں سے کیسے اوجھل رہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لیے صحیح یہی ہے کہ ان کی ولادت آٹھویں صدی سات سو سولہ میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہی سے ان کا ذکر اولیاے کرام کے حالات پر ہندوستان میں لکھی گئی کتابوں میں ملتا ہے۔

---

[۱] انوار العارفين، ص: ٥٣٦

میرے مطالعے کے مطابق سب سے پہلی وہ کتاب جس میں حضرت مدار صاحب کا تذکرہ ہے وہ لطائف اشرفی ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ بی بی نصیبہ کا مذکورہ بالا قصہ من گڑھت اور فرضی ہے دو وجہ سے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں شاہ مدار صاحب پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اور یہ کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی بہن نہیں تھیں۔ صرف ایک بھائی سید احمد تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

''کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا'' نعت کا شعر ہے یا منقبت کا؟

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے ملت اسلامیہ مسئلہ ذیل میں؟

سارے اقطاب جہاں کرتے ہیں کعبے کا طواف — کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا

زید کا کہنا ہے کہ (درِ والا تیرا) جو شعر میں مذکور ہے اس سے مراد حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہے جب کہ ان کو بتایا کہ یہ شعر منقبت کا ہے، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کہتے ہیں ان کو کتاب بھی بتائی گئی اور اس سے غوث پاک مراد ہیں حتیٰ کہ خود انھوں نے اس پر کئی جگہوں سے فتویٰ منگوایا۔ مگر کسی فتویٰ کو ماننے کے لیے تیار نہیں، کہتا ہے کہ میرے پاس جامعہ عربیہ ناگ پور کا فتویٰ ہے، اس میں لکھا ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ کعبہ غوث پاک کا طواف کرتا شریعت میں اس کا کوئی ثبوت یا تحقیق نہیں ہے قائل سے ثبوت حاصل کریں۔

زید یہ بھی کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کہہ دیا ہے۔ ہم کو قرآن و حدیث سے دلیل چاہیے، اب دریافت یہ ہے کہ کیا جامعہ عربیہ کا یہ جواب صحیح ہے اور زید اپنے قول میں صادق ہے یا نہیں بر تبیل ثانی ایسے لوگوں پر شریعت کا کوئی حکم عائد ہوگا یا انھیں اسی طرح بے لگام چھوڑ دیا جائے گا کہ علما ظاہرین و اولیاے کاملین کی شان میں جو چاہیں بکواس کریں اور لوگوں کو گمراہ کریں۔ لہٰذا قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل و مفصل جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ فقط والسلام۔

الجواب

یہ شعر سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت میں ہے اور (درِ والا) سے مراد سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا در پاک ہے اور یہ اصل میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں تصریح ہے کہ کعبہ نے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در پاک کا طواف کیا جو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

مناقب کی کتاب میں درج ہے جو بدنصیب اس کا انکار کرتا ہے وہ اپنی خیر منائے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''انکاری سم قاتل لا دیانکم.'' ایسے جاہلوں کے منھ نہیں لگنا چاہیے، ہر بات کے ثبوت کے لیے قرآن وحدیث سے دلیل مانگنا حماقت نہیں شرارت ہے، خود اس بدنصیب سے پوچھیے کہ تو قرآن وحدیث سے دلیل لا کہ تو فلاں کا بیٹا ہے۔ کیا لا سکے گا؟ جامعہ عربیہ کے فتویٰ کی نقل میرے پاس بھیج دی جائے تو میں غور کروں میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ شخص غلط کہہ رہا ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں کہ کعبہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در پاک کا طواف کرے، یہ واقعہ تذکرۃ الاولیا وغیرہ بہت سی کتابوں میں مذکور ہے کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے استقبال کے لیے کعبہ گیا ہوا تھا۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت حسین بن منصور حلاج کے بارے میں زبان طعن دراز کرنے والے کا حکم

مسئولہ: غلام حسن صاحب، دار العلوم رضویہ، کورہی، ضلع باندہ (یو.پی.)- ۲ رجب ۱۴۰۸ھ

مسئلہ زید جو کہ عالم ہے وہ حضرت منصور حلاج کے بارے میں زبان طعن دراز کرتا ہے، اور ان کو بارگاہ رسالت کا معتوب ٹھہراتا ہے، اور ان کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے۔ بکر حضرت حسین منصور حلاج کے متعلق اچھا عقیدہ رکھتا ہے اور ان کو اولیا کاملین میں سے سمجھتا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید اور بکر دونوں میں کس کا قول صحیح ہے، اور حضرت منصور حلاج کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہیے اور ان کا واقعہ انا الحق کی تفصیل کیا ہے؟

الجواب

حضرت حسین بن منصور حلاج کے بارے میں علما کے تین گروہ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو انھیں کافر کہتے ہیں۔ دوسرے متوقفین جو ان کے بارے میں کچھ نہیں کہتے، نہ کافر کہتے ہیں نہ ولی مانتے ہیں۔ تیسرے مادحین تو انھیں ولی مانتے ہیں۔ صحیح یہی ہے کہ وہ ولی عارف باللہ تھے۔ غلبہ سکر میں ان کی زبان سے انا الحق نکل گیا۔ جس پر وہ معذور ہیں۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شفا شریف میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد نقل فرمایا:

"عثر حلاج ولم يكن في عهده من ياخذ يده ولو كان في عهدي لاخذت يده."

حلاج پھسل گیا ان کے زمانے میں کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کی دستگیری کرتا، اگر وہ میرے زمانے میں ہوتا تو ضرور اس کی دستگیری کرتا۔

زید خطا پر ہے اسے سمجھایا جائے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر عارف عالمِ ظاہر وباطن کون ہے کہ ان کے ارشاد کو جھٹلایا جائے۔ مان جائے فبہا ورنہ اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت حسین بن منصور حلاج پر کفر کا فتویٰ کیوں دیا گیا؟

مسئولہ: محمد کلیم احمد خاں طاہری القادری، خطیب مسجد اعظم، امیر محلّہ، ہاسن (کرناٹک) -۲۰/ جمادی الآخرہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ ① حضرت حسین بن منصور حلاج جنھوں نے انا الحق کہا تھا ان کے متعلق اہل سنت کا موقف کیا ہے؟

② ان پر کن علما نے تکفیر کی اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا؟

③ یہ فتویٰ کس دور میں دیا گیا، تفصیلی اسباب کیا تھے؟

④ اہل سنت وجماعت کے نزدیک اگر وہ کافر تھے تو اکثر اہل سنت کی کتابوں میں رحمۃ اللہ علیہ یا علیہ الرحمۃ والرضوان کیوں لکھا جاتا ہے اور مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمہ کی عبارت تفسیر نعیمی جلد دوم میں فاذكرونی اذكركم کے تحت جو درج ہے کہ بعض کمزور بندے اس حالت میں ایسے فنا ہو جاتے ہیں کہ کہہ بیٹھتے ہیں: انا الحق یا سبحانی ماا‌عظم شانی. اس حالت میں ان کا انا الحق کہنا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے طور پر درخت سے "یا موسی انی انا اللّٰہ کی صدا." مولانا فرماتے ہیں۔ شعر۔

چوں روا باشد انا اللہ از درخت — کے روانہ بود کہ گوید نیک بخت

کا کیا جواب ہوگا اور اگر ان کو کافر قرار دینا صحیح نہیں اور اہل سنت کے نزدیک وہ مومن ہیں تو جن علما نے ان کی تکفیر کی اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا ان کے متعلق کیا حکم ہے؟ جو کسی مومن کو کافر کہے بہ موجب حدیث مبارک خود ہی کافر ہو جاتا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک حضرت منصور کی تکفیر کرنے والے علما کو کافر قرار دیا گیا ہے یا نہیں؟ اگر اہل سنت کے نزدیک منصور کو مومن قرار دیا گیا اور تکفیر کرنے والے علما کو حق پر قرار دیا گیا ہے تو کیا وجہ ہے دلائل وبراہین سے فتویٰ کو مزین فرمائیں

اور عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب

(۱) حضرت حسین بن منصور جس عہد میں تھے اس عہد میں فرقۂ باطنیہ کا بہت زور تھا ''حق باری عز اسمہ کے اسماے حسنی میں سے ہے اس کا ظاہر معنی ہے۔ اب انا الحق کہنا دعویٰ الوہیت کے مرادف ہوا۔ علماے ظاہر جو حضرت حسین بن منصور کی حقیقت سے واقف نہیں تھے۔ انھوں نے یہی سمجھا کہ یہ فرقۂ باطنیہ کا کوئی داعی ہے اس لیے ان کے قتل کرنے کا فتویٰ دیا اس وقت سیدۃ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے انھوں نے اس فتویٰ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر جب یہ عرض کیا گیا کہ اگر منصور کو چھوڑ دیا گیا تو فرقۂ باطنیہ کو تقویت ہوگی، اور دین میں رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ تو انھوں نے جامہ فقر اتار کر علما کا لباس زیب تن فرمایا اور اس فتویٰ پر دستخط فرمائی۔ جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے حضرت حسین بن منصور کا کفر ثابت ہے اسی وجہ سے بعد کے بھی بہت سے علما نے ان کو کافر ہی مانا۔ یہاں تک کہ خاتم الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی کا بھی رجحان یہی ہے، مگر چوں کہ حضرت حسین بن منصور اس وقت مجذوب تھے عقل تکلیفی باقی نہ تھی، اس لیے بہت سے علما ان کے بارے میں متوقف رہے، اور بہت سے علما نے ان کو عارف باللہ مانا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''عثر حلاج ولم یکن له من یاخذ بیده ولو ادرکتُ زمانه لاخذتُ بیده''[۱]	حلاج پھسل گیا اور اس کے زمانے میں کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کا ہاتھ پکڑتا اگر وہ میرے زمانے میں ہوتا تو میں اس کا ہاتھ پکڑ لیتا۔

یہ ارشاد علماے ظاہر و باطن دونوں کے لیے حجت ہے ''عَثَرَ'' کا لفظ یہ بتا رہا ہے کہ ان سے لغزش ہوئی یعنی باعتبار ظاہر اور آگے جو کچھ فرمایا وہ اس کی دلیل ہے کہ باطن ان کا صادق تھا اس کی تاویل یہی ہے کہ وہ مجذوب تھے۔ حالت جذب میں غیر اختیاری طور پر ان سے یہ کلمہ صادر ہوا۔ حکم شریعت ظاہر پر ہے اس لیے حکم شرع کے مطابق سزا دی گئی۔ لیکن مجذوب کی عقل تکلیفی باقی نہیں رہتی اس لیے وہ حقیقت میں معذور ہوتے ہیں اور ان کا حال صادق ہوتا ہے۔ اس لیے ان کے ساتھ اعتقاد رکھا جاتا ہے۔ رہ گیا آپ نے مفتی احمد یار خاں صاحب کا جو قول نقل کیا ہے اس کی اصل بھی یہی ہے کہ مجذوب مثل شجر طوبیٰ کے بے اختیار ہوتے ہیں جیسے درخت نہ حرکت کرتا ہے نہ سکون نہ اس میں کوئی آڑ ہوتی ہے لیکن شجر طوبیٰ

[۱] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، ج:۴، ص:۵۳۸ — محمد نسیم مصباحی

سے ''انی انا اللّٰہ'' سنائی دیا اسی طرح مجذوب بے اختیار محض ہوتا ہے وہ جو کچھ کرتا ہے اس کا قول و فعل نہیں ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجدد اور ولی میں کیا فرق ہے؟

مسئولہ: نورالدین عطر والا، رضوی منڈل، سیتا روڈ، جام نگر-۳۰؍ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مندرجہ ذیل سوالات میں:

مجدد میں اور ولی میں کیا فرق ہے، مجدد ولی بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ ولی کا درجہ مجدد سے بڑا ہوتا ہے یا مجدد کا؟

الجواب

ہر مجدد ولی ضرور ہوتا ہے، مگر ہر ولی کا مجدد ہونا ضروری نہیں۔ ولی ہر دور میں ہوتے ہیں، ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ مگر مجدد صدی کے شروع میں ہوتا ہے۔ ولی کے لیے متبحر عالم ہونا ضروری نہیں۔ مگر مجدد کے لیے ضروری ہے کہ وہ عالم متبحر اور اپنے اقران پر فائق ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا بزرگوں کے کفن قبر میں محفوظ رہ سکتے ہیں؟

صاحب دلائل الخیرات کا کفن میلا نہ ہوا۔

مسئولہ: محمد یوسف خاں، مہاراشٹر-۱۳؍ ربیع الآخر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ محترم عالی جناب مہتمم دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور، عرض یہ ہے کہ آج سے دو سال پیشتر روز نامہ انقلاب میں جناب اطہر مبارک پوری کے نام سے نکلا ہوا ایک عالم پوچھتا ہے جواہر القرآن کے نام سے اس میں انھوں نے خدا کے نیک بندے اس عنوان سے ایک واقعہ لکھا تھا کہ ایک صاحب نے اپنی والدہ کو دفنانے قبرستان میں گئے ہیں۔ جس وقت میت کو قبر میں اتارا ہے۔ اس وقت کیا دیکھتے ہیں کہ بغل کی قبر کا کچھ حصہ کھلا ہوا ہے۔ اس میں سے خوشبو آرہی ہے، اور جھانک کر دیکھا تو مردے کا کفن تازہ ہے، اور مردے کے سینے پر گلدستہ رکھا ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت جناب اطہر صاحب مبارک پوری کو خط لکھا کہ قبر سے خوشبو آرہی ہے یہ بات ہم نے مان لی لیکن مردہ کا کفن تازہ ہے اور سینے پر گلدستہ رکھا ہوا

ہے یہ بات ہمارے دماغ میں بیٹھتی نہیں ہے۔ اس لیے اس بات کو سمجھا کر جواب دیں۔ مگر انھوں نے جواب نہیں دیا۔ ''ابھی بھی خدا کے نیک بندے'' اس عنوان سے انھوں نے دوسرا واقعہ لکھا ہے کہ ایک صاحب نے اپنی والدہ کو جہاں پہلے دفنایا تھا وہ اس کو پسند نہیں تھی۔ اس لیے اس قبر کو کھود کر دوسری جگہ دفنائے گئے۔ جس وقت انھوں نے مردے کو باہر نکالا کیا دیکھتے ہیں کہ مردے کا کفن تازہ ہے، اور اس واقعہ کو گزرے ہوئے ۴۷ر سال ہو گئے۔ اس وقت بھی ہم نے فوراً خط لکھ کر ان سے پوچھا لیکن انھوں نے ابھی تک جواب دیا نہیں۔ اس لیے ان دونوں باتوں میں کہاں تک صداقت ہے۔ اس کا جواب تحریر فرمائیں تا کہ تشفی ہو، اور بات سمجھ میں آ جائے۔

الجواب

میں ساڑھے تین ماہ سے آنکھ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہوں۔ لکھنا پڑھنا بند ہے۔ اس لیے تفصیلی جواب سے قاصر ہوں۔ اجمالی طور پر یہ عرض ہے کہ یہ دونوں واقعہ صحیح ہو سکتے ہیں۔ ابھی اسی صدی کی بات ہے ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ کا واقعہ ہے کہ بصرہ میں دریاے دجلہ کے قریب دو صحابہ کرام کے مزارات تھے۔ ان کے مزارات میں پانی آ گیا۔ ان حضرات نے خواب دیکھا کہ ہمیں یہاں سے منتقل کر دیا جائے۔ جب منتقل کرنے کے لیے مزار اقدس کھولا گیا تو ہزار ہا آدمیوں نے دیکھا کہ کفن تک میلا نہ تھا۔ صاحب دلائل الخیرات شریف کا بھی ایسا ہی واقعہ ثابت ہے کہ ان کے مزار پاک کے پاس بھی پانی آ گیا۔ اوپر انھیں منتقل کرنے کے لیے جب مزار پاک کھولا گیا تو کفن تک میلا نہ تھا۔ تفصیل کے لیے حیات الموات کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ قرآن میں ہے کہ ولیوں کو کوئی خوف نہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ انھیں خوف ہے

مسئولہ: مولانا محمد محبوب علی غفرلہ - ۳۰ر شوال ۱۴۰۰ھ

مسئلہ اگر کوئی عالم دین الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون'' کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہے کہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم، اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان کو خوف

ہے۔ اور اس جملے پر زور دے کر یہ کہنا کہ ارشاد ربانی ہے کہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم، اور میں کہتا ہوں کہ ان کو خوف ہے اب دریافت طلب ہے کہ ارشاد ربانی کے ترجمہ کے خلاف یہ دعویٰ کیسا ہے؟ ربیع الثانی شریف ۱۴۲۰ھ کا دوسرا جمعہ۔

الجواب

آیت کریمہ **لا خوف علیھم** سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا سے انھیں کوئی خوف نہیں ہے:

”اَلاٰمْنُ مِنَ اللّٰہِ کُفْرٌ.“ اللہ سے بے خوف ہونا کفر ہے۔

بلکہ جتنا قرب اللہ سے حاصل ہوتا ہے اتنا ہی اللہ کا خوف زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ بخاری کتاب الایمان میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”**ان اتقاکم و اعلمکم باللّٰہ انا.**“ بیشک میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور اس کی معرفت رکھتا ہوں۔

اب اگر کسی نے یہ کہا کہ اولیاے اللہ کو بھی خوف ہوتا ہے، اور اس کی مراد یہ ہے کہ اللہ کا خوف ایسی صورت میں اس پر کوئی سخت حکم نہیں۔ مگر بہر حال زید کو آدھی بات نہیں کہنی چاہیے تھی۔ پوری بات کہنی چاہیے تھی۔ اس نے پوری بات نہیں کہی۔ اس کی وجہ سے کچھ لوگوں کو دھوکہ ہوا۔ نیز اس کی طرز ادا بھی بہت غلط ہے۔ آیت کریمہ کے بعد اسے خم ٹھونک کر یہ کہنا کہ میں کہتا ہوں کہ خوف ہوتا ہے۔ بہت غلط انداز تعبیر ہے۔ زید کو آئندہ اس قسم کی تعبیر سے بچنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ضروریات دین، ضروریات اہل سنت کسے کہتے ہیں؟ کسی ولی کی ولایت سے انکار کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبد الرحمٰن، ہوٹل ممتاز، کارواڑ، کرناٹک – ۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ (۱) ایک مسلمان کے لیے کتنی چیزوں پر ایمان لانا شرط ہے؟

(۲) زید ایمان مفصل پر پورا پورا ایمان رکھتا ہے۔ ایمان مفصل کے سات چیزوں میں سے کسی کا منکر نہیں۔ زید کو مسلمان کہیں گے یا نہیں؟

(۳) کیا زید کو اپنے ایمان کے ثبوت اور بقا کے لیے امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جملہ

اولیاے کرام پر بالتفصیل یا بالا جمال ایمان لانا شرط ہے؟ کیا اگر زید اولیاے امت میں سے کسی ولی کا انکار کرے تو کیا اس انکار کی وجہ سے زید خارج از اسلام ہو جائے گا؟

(۴) اگر زید اولیاے امت میں سے کسی ولی کا انکار کرنے سے خارج از اسلام ہو جاتا ہے تو ائمہ اربعہ میں کس امام کا یہ مسلک ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟ سند کے ساتھ تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۵) کیا اولیاے امت رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے الہامات امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے حجت ہیں، اور کیا حجت مان کر اس پر عمل کرنا لازمی ہے؟ اگر کوئی اسے حجت نہ مانے تو کیا خارج از اسلام ہے؟ مع دلائل تحریر فرمائیں۔

الجواب

دارالافتا دارالمناظرہ نہیں کہ آپ نے اس طرح مناظرانہ انداز میں سوالات کیے ہیں۔ آپ بہار شریعت حصہ اول کا مطالعہ کر لیں۔ اس سے آپ کو آپ کے سارے سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔ آپ کو سیدھے سیدھے یہ سوال کرنا لازم تھا کہ زید فلاں فلاں ولی کی ولایت سے انکار کرتا ہے، اور ان کے فلاں فلاں الہام کا انکار کرتا ہے۔ آپ نے سوالات اس طرح کیے ہیں کہ ان کے مدلل، مفصل جوابات کے لیے کم از کم پانچ سو صفحے لکھنے پڑیں گے۔

(۱) اجمالی جواب یہ ہے:- مسلمان ہونے کے لیے تمام ضروریات دین کو سچ ماننا اور ان سب کے سچ ہونے کا زبان سے اقرار کرنا لازم ہے، اور ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص تمام ضروریات دین کو حق مانتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نہیں تو وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ ضروریات دین وہ چیزیں ہیں جس کا ثبوت قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ دلیل شرعی سے ہو اور اس کا دین سے ہونا عوام وخواص سب کو معلوم ہے۔ قطعی الدلالۃ وہ دلیل ہے کہ جس کے بارے میں ادنیٰ سا شبہہ نہ ہو کہ وہ اللہ عزوجل یا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جیسے قرآن مجید اور احادیث متواترہ۔ قطعی الدلالۃ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے معنی پر ایسے دلالت کرے جس میں ذرہ برابر شبہہ نہ ہو۔ جیسے ”واقیموا الصلوٰۃ واتو الزکوٰۃ۔“ وغیرہ آیات۔ خواص سے مراد علما ہیں اور عوام سے مراد بے پڑھے لکھے لوگ جن کو دین سے دلچسپی ہے اور وہ علما کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ ضروریات دین کتنے ہیں ان سب کو تفصیل سے لکھنا وقت چاہتا ہے۔ بہار شریعت حصہ اول میں ان کا معتدبہ حصہ مذکور ہے۔ بعض باتیں ایسی ہیں کہ جن کے انکار سے آدمی کافر نہیں ہوتا، مگر گمراہ بددین، بدعتی

ہوجاتا ہے۔ ان باتوں کو ضروریات مذہب اہل سنت کہتے ہیں۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ جن باتوں کا دین اور مذہب اہل سنت سے ہونا عوام وخواص سنی مسلمانوں کو معلوم ہو۔ جیسے حضرات خلفاے اربعہ کی خلافت راشدہ یا سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ ضروریات دین سات ہی نہیں، سیکڑوں ہیں۔ اگر ایمان مفصل میں مذکورہ سات باتوں پر ایمان رکھتا ہے اور بقیہ ضروریات دین کا انکار کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ اگر ضروریات اہل سنت میں سے کسی کا انکار کرتا ہے تو گمراہ، بدعتی ہے۔ مسلمان اس وقت ہوگا جب تمام ضروریات دین کو حق مانے اور سنی صحیح العقیدہ مسلمان اس وقت ہوگا جب تمام ضروریات اہل سنت کو حق مانے۔ ایمان مفصل اس مخصوص الفاظ اور ترکیب کے ساتھ اکٹھا نہ قرآن مجید میں مزکور ہے نہ کسی حدیث میں، اور یہ بھی آج تک نہیں معلوم ہوسکا کہ اسے کس نے مرتب کیا۔ اتنی بات حق ہے کہ ایمان مفصل میں جو باتیں مذکور ہیں ان کو حق ماننا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ جن اولیاے کرام کے ولی ہونے پر تمام اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے ان کے یا ان میں سے کسی کے ولی ہونے سے انکار کرنا کفر تو نہیں مگر گمراہی اور بد دینی ہے۔ اور یہ شخص اہل سنت و جماعت سے خارج، گمراہ بدعتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❹ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”لاتجتمع امتی علی الضلالة.“[1]　میری امت گمراہی پر اتفاق رائے نہیں کرسکتی۔

اس لیے جب امتی کسی ولی کی ولایت پر اتفاق رائے کرے تو اس کی ولایت سے انکار گمراہی، بد دینی ہے۔ یہی نہیں بلکہ امت کے اکثر افراد کسی کی ولایت پر اتفاق کرلیں تو اس کی ولایت سے انکار بھی گمراہی ہے۔ ارشاد ہے:

”اتبعوا السواد الاعظم فان شذ شذ فی النار.“[2]　سب سے بڑی جماعت کی پیروی کرو۔ اس لیے کہ جو بڑی جماعت سے کنارہ ہوا وہ جہنم میں جائے گا۔

اور اس حدیث میں بڑی جماعت سے مراد امت کی بڑی جماعت ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ

[1] سنن ابن ماجه، ج:۲، ص:۲۸۳، باب السواد الاعظم، مطبوعه اشرفی بك ڈپو

[2] مشكوة شريف، ص:۳۰، باب الاعتصام والسنة بركات اشرفيه

فرمایا: میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا یارسول اللہ یہ نجات پانے والا ایک فرقہ کون ہے؟ فرمایا "وھی الجماعة"۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵ اگر اولیاے کرام کے ان الہامات کو اہل سنت وجماعت کے علما ومشائخ نے بالاتفاق تسلیم کرلیا ہے تو ان کو حق ماننا لازم ہے اور ان کا انکار گمراہی وبد دینی ہے۔ صرف کافر ہونا ہی جرم نہیں۔ گمراہ بددین ہونا، فاسق فاجر ہونا، اہل سنت سے خارج ہونا بھی بہت بڑا جرم ہے۔ اور جہنمی ہونے کے مرادف۔ علاوہ ازیں جن اولیاے کرام کی ولایت پر ان کے الہامات پر تمام اہل سنت وجماعت کا اتفاق نہ ہو۔ لیکن وہ واقعی عند اللہ ولی ہے تو اس کی ولایت سے انکار ان کے الہامات سے انکار زوال ایمان کا سبب ہوتا ہے۔ خصوصاً جب کہ یہ مبنی بر عداوت ہو۔ عالمگیری میں ہے:

"من ابغض عالمًا من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر."[1] جو کسی عالم سے کسی ظاہری سبب کے بغیر بغض رکھے گا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"انکاری سم قاتل لِاَدیانکم." میرا انکار تمہارے دینوں کے لیے زہر قاتل ہے۔

اور اس پر تجربہ شاہد ہے۔ جس نے بھی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کیا۔ یا ان کے ارشادات کو جھٹلایا وہ دنیا سے ایمان سلامت نہیں لے گیا۔ خود حدیث میں فرمایا گیا:

"من عادلی ولیا فقد اٰذنته بالحرب."[2] جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی اس سے میں نے اعلان جنگ کردیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث "لَا تَجعَلُوا قبری. عیدًا" کا مطلب۔ اس حدیث کو مزارات کی حاضری سے روکنے کی دلیل بنانا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد شریف رضوی، دار العلوم غریب نواز، بھیلواڑا (راجستھان)

مسئلہ مولوی عظیم الدین، درگاہ خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ کے لیے کہتے ہیں کہ وہاں سب زانی

---

[1] فتاویٰ عالمگیری، ج:۲، ص:۲۵۷، احکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان

[2] بخاری، ج:۲، ص:۹۶۳

رہتے ہیں، اور بزرگانِ دین کی درگاہوں پر نہ جانے کے لیے حضور کی حدیث :**لا تجعلوا قبری عیدًا** کو دلیل بناتے ہیں؟

الجواب

اس شخص کو سنی عالم کہتے ہیں، یہ تو تقیہ باز کٹر وہابی معلوم ہوتا ہے۔ جو سنیوں میں آ کر تقیہ کر کے پڑا ہوا ہے۔ یہ پکا مفتری ہے اگر اسلامی حکومت ہوتی تو اس کو بر سر عام اسی کوڑے مارے جاتے تو اس کو معلوم ہوتا کہ کسی مسلمان کو بلا ثبوت زانی وہ بھی ایک اللہ کے ولی کی بارگاہ کے خدام کو کہنے میں کیا مزہ ہے۔ اور حدیث مذکور سے وہاں حاضری کی ممانعت پر دلیل لانا اس کی گمراہی کی دلیل ہے۔ علما نے اس حدیث کا مطلب یہ بتایا ہے کہ جیسے عید سال میں صرف ایک بار منائی جاتی ہے۔ میری قبر کے ساتھ ایسا مت کرنا کہ سال میں صرف ایک دن حاضر ہونا بلکہ جب توفیق ہو اور جتنی بار توفیق ہو کثرت سے حاضری دینا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کوئی فاسق ولی نہیں ہوسکتا۔

دیوی دیوتاؤں کی تصویر تبرک کی نیت سے رکھنا کفر ہے۔

مسئولہ: احمد حسین فنڈ کیا، چتوڑ گڑھ، (راجستھان)- ۲۴ر شوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید اپنے آپ کو ولی ہونے کا دعویٰ پیش کرتا ہے اور روزہ نماز کا بالکل پابند نہیں ہے اور اپنے کمرہ جس میں زید رہتا ہے، اس میں ایک پلنگ ڈال رکھا ہے۔ جس پر چادر وغیرہ ڈال کر پھول وعطر، لوبان وغیرہ کی غلط رسمیں ادا کرتا ہے، اور اپنے آپ کو سیلانی سرکار کہہ کر کے مشہور کر رکھا ہے۔ ساتھ میں شراب نوشی بھی کثرت سے کرتے ہیں، اور عوام کو بھی بہ طور تبرک پلاتے ہیں۔ آیا ایسا آدمی پیر کہلوا سکتا ہے یا اس کو پیر مانا جاسکتا ہے؟ از روئے شرع جواب مرحمت فرمائیں اور جو لوگ ان کے مرید ہو چکے ہیں ان کا مرید ہونا درست ہے یا نہیں، اور اپنے کمرہ میں کم از کم پانچ سو ایسی تصویر جو ہر مذہب ودھرم کا الگ الگ ہے لٹکا رکھا ہے، اور اس کے نیچے اپنا نام حق سیلانی لکھ رکھا ہے۔ کیا دوسرے مذہب کی تصاویر رکھنا درست ہے یا نہیں؟ آیا اس جگہ محفل میلاد شریف پڑھنا کیا جائز ہے؟

مصنوعی مزار پر میلاد شریف پڑھنا یا پڑھوانا کیا درست ہے وفاتحہ خوانی وغیرہ کیا درست ہے؟ جو

مولانا ایسی جگہوں پر جا کر فاتحہ ومیلاد پڑھتے ہیں۔ان کے لیے شرع کا کیا حکم ہے؟ جواب سے نوازیں تاکہ عوام الناس گمراہی سے بچیں۔

الجواب

یہ شخص ضرور ولی ہے۔کس کا ولی؟ رحمٰن کا نہیں، شیطان کا ولی ہے۔ بلکہ مجھے تو اس کے مسلمان ہونے پر شبہہ ہے۔ جب یہ شخص نہ نماز پڑھتا ہے، نہ روزہ رکھتا ہے، اور شراب پیتا ہے، دوسروں کو بھی پلاتا ہے، اور اپنے گھروں میں تصویریں رکھے ہوئے ہے، اور وہ بھی ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں کی تو یہ شخص متعدد وجوہ سے بدترین فاسق وفاجر ہے۔کوئی بھی فاسق فاجر ولی نہیں ہوسکتا۔ارشاد ہے:

"اِنۡ اَوۡلِیَاۤءُ ہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ." [1] اللہ کے ولی صرف وہی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔

ہندوؤں دیوی دیوتاؤں کی تصویریں گھر میں رکھنے کا مطلب کیا ہے؟ سوائے اس کے کہ وہ ان تصویروں کو باعث برکت سمجھتا ہے۔اگر ایسا ہے تو وہ مسلمان ہی نہیں۔

مسلمانوں کو اس سے مرید ہونا تو بڑی بات ہے۔اس سے میل جول رکھنا، سلام وکلام کرنا حرام ہے جو مرید ہو چکے ہوں وہ بیعت فسخ کریں۔ جو مولوی اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنے گیا وہ مولوی نہیں کرایہ دار ٹٹو ہے کہ جو اس کو دو ٹکے دیدے، دو لقمہ تر کھلا دے، چلا جائے گا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا شیطان بزرگوں کی شکل اختیار کرسکتا ہے؟

مسئولہ: محمد اعجاز احمد، مدرسہ حنفیہ غوثیہ بجرڈیہہ، بنارس-۲۳ رصفر ۱۴۰۴ھ

مسئلہ: شیطان انبیا کے علاوہ اور بھی بزرگان دین کی صورت اختیار نہیں کرسکتا؟ اس کے متعلق شافی جواب سے نوازیں۔

الجواب

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے۔اس سلسلے میں کوئی ایسا قول نہیں ملا کہ شیطان بزرگان دین کی بھی شکل نہیں اختیار کرسکتا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] قرآن مجید، سورہ انفال، آیت:۳۴، پارہ:۹

کیا کسی شخص پر کوئی بزرگ آتے ہیں؟

مسئولہ: خلیل احمد، نوتہاں، الہ آباد- ۱۶؍ صفر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ علماے کرام ومفتیانِ متین کیا فرماتے ہیں مسئلہ ذیل میں کہ زید لکھتا ہے کہ فلاں عورت یا مرد کے اوپر فلاں بزرگ تشریف لاتے ہیں یا ان کا سایہ آتا ہے، اور جو اپنے بارے میں شور کرتا ہے کہ ہمارے اوپر بزرگ آتے ہیں۔ اسی کا کہنا ہے کہ فلاں کھیت میں فلاں بزرگ آٹھ ہاتھ کے نیچے ہیں، اور ۶؍ جمعرات تک ظاہر ہوں گے۔ از روئے شرع بیان کیا جائے کہ آیا یہ حقیقت ہے یا نہیں اور کہنے والے پر یا جس کے اوپر آ رہے ہیں، شرعاً کیسا عقیدہ رکھا جائے، اور شریعت کا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

یہ سب مکر وفریب ہے۔ کوئی بزرگ کسی پر نہیں آتا، اس پر اعتماد کرنا جائز نہیں۔ ہاں خبیث ہمزاد اور جنات آتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بزرگوں کے چلہ گاہ کی زیارت جائز ہے، اور وہاں فاتحہ پڑھنا بھی جائز

مسئولہ: غلام محمد فضل الرحیم، مومن مسجد، ہاسپیٹ بلاری (کرناٹک)

کیا فرماتے ہیں علماے دین مسائل ذیل میں کہ:

حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے مزار مبارک کے قریب میں ہی حضرت بابا فریدالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چلہ ہے، اور گلبرگہ شریف میں حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کا چلہ اور دادا حیات میر قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چلا اور بھی ہمارے علاقوں میں بابا فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ کا چلہ اور حضرت خواجہ صوفی سرمست رحمۃ اللہ علیہ کا چلہ وغیرہ اس طرح اور بھی دیگر بزرگان دین کے چلے ہیں۔ وہاں پر فاتحہ پڑھنا اور خیرات کرنا اور غریب مسکینوں کو کھانا کھلانا اور اس کا ثواب ان بزرگوں کو پہنچانا جائز ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ صرف مزار اولیا پر حاضر ہو کر فاتحہ پڑھنا چاہیے، اور ایصال ثواب کرنا چاہیے۔ مگر چلوں کی زیارت کو جانا وہاں فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے۔ ان دونوں میں کس کا قول درست ہے؟

الجواب

جہاں بزرگانِ دین کا واقعی چلہ ہے یعنی وہاں کسی بزرگ نے عبادت کی ہے یا کچھ دن قیام کیا ہے، وہاں زیارت کے لیے جانا وہاں صدقہ، نیاز، فاتحہ کرنا بلاشبہہ جائز و مستحسن ہے۔ غار حرا شریف کی زیارت سلف خلف سے معمول بہ ہے۔ اسی طرح غار ثور کی بھی۔ اسی طرح مقام بدر، احد شریف کی بھی۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ معظّمہ جاتے اور آتے تو ڈھونڈ کر ان مقامات پر قیام کرتے جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاتے اور آتے قیام فرمایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی جگہ جھنڈا گاڑ کر منّت ماننا

مسئولہ: فقیر احمد انصاری، سانپ کاٹی، ادوالگوڑی، درنگر، آسام

مسئلہ یہاں ایک آستانہ بنام غوثیہ قائم کیا گیا ہے۔ نیز یہاں ایک جھنڈا ہے۔ جس کے سامنے ایک چبوترہ بنایا گیا ہے۔ لوگ وہاں موم بتی، اگربتی وغیرہ جلاتے ہیں اور منّتیں مانگتے ہیں۔ ان کی منّتیں بھی پوری ہوتی ہیں اور ہر سال بنام غوث الوریٰ ایک جلسہ منعقد کیا جاتا ہے اور ہر ہفتہ یعنی جمعرات کو حلقۂ ذکر بھی ہوتا ہے، اور فاتحہ و نیاز میلاد و قیام بھی ہوتے ہیں اور چند عورتیں بھی حاضر ہوتی ہیں اور منّتیں مانگتی ہیں۔ آیا یہ سب باتیں شریعت مطہرہ میں جائز ہے یا نہیں؟ جھنڈا بنام غوث پاک یہ بھی جائز ہے یا نہیں؟ مدلل، مفصل جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب

اس میں تو کوئی حرج نہیں کہ کسی تقریب جلسے وغیرہ کے موقع پر بنام سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوئی جھنڈا لہرایا جائے۔ لیکن یہ سخت ممنوع ہے کہ کہیں جھنڈا گاڑ کر وہاں چبوترہ وغیرہ بنا کر وہ معاملہ کیا جائے جو مزارات کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مثلاً اگربتی سلگانا، منّتیں ماننا، وہاں شیرینی لے جا کر فاتحہ کرنا وہاں حلقۂ ذکر کرنا، اس سے بچنا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سبع سنابل کی ایک عبارت پر اعتراض کا جواب۔ جب عقل تکلیفی باقی نہ ہو تو اس پر شریعت کے احکام جاری نہیں ہوتے۔ سُکر کی تعریف۔

مسئولہ: ایم ظفر، جی پی (7) سی او ڈی (آگرہ) - ۲۱ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

  دیوبندی ہمیں پہلے ہی لکھ کر دے چکے ہیں کہ خواجہ معین الدین چشتی نے اپنی

رسالت کا کلمہ پڑھوایا۔ لا اله الله چشتی رسول الله. اور یہ بھی لکھ کر دے چکے ہیں کہ یہ واقعہ ''فوائد السالکین'' میں موجود ہے اور فوائد السالکین کے حوالے سے ''سبع سنابل'' میں موجود ہے کوئی رضا خانی انکار نہیں کرسکتا، لیکن آپ نے لکھا ہے یہ فوائد السالکین میں اور سبع سنابل میں نہیں ہے۔ البتہ اسی قسم کا ایک واقعہ فوائد السالکین کے حوالے سے سبع سنابل میں ہے کہ فوائد السالکین میں نقل کیا جاتا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نے فرمایا میں شیخ یوسف چشتی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک مرد بیعت کی نیت سے آیا خواجہ کے قدم میں سر رکھا اور کہا بیعت کے لیے آیا ہوں۔ خواجہ ایک حالت میں تھے، فرمایا اگر تو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کہے تو تجھ کو مرید کروں گا۔ آخر میں فرمایا الخ۔ ہم نے ابھی دیو بندیوں سے یہ نہیں کہا ہے کہ یہ واقعہ فوائد السالکین میں، سبع سنابل میں نہیں ہے۔ آپ کا جواب آنے پر بتایا جائے گا۔ آپ سبع سنابل کو دیکھ کر جواب تحریر فرمائیں کہ لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کس نے پڑھوایا۔ خواجہ معین الدین چشتی نے یا خواجہ یوسف چشتی نے؟ ایسا تو نہیں کہ یہ دونوں واقعات سبع سنابل میں موجود ہوں؟ یہ بھی یاد رہے کہ مفتی دار العلوم دیو بند نے فوائد السالکین کا ص:۲۷، ۱۲ اردو تک لکھ دیا ہے۔

❷ جب سبع سنابل معتبر کتاب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہے تو اس میں لکھا ہوا واقعہ کہ خواجہ یوسف چشتی نے اپنے مرید سے لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ پڑھوایا کیوں کر غلط ہوسکتا ہے؟ اور کیا ایک آن کے لیے بھی ایک بزرگ نے خودی و سکر کی حالت میں امتحاناً ایسا کلمہ پڑھوا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں پڑھوا سکتا تو پڑھوانے پر کیا حکم لاگو ہوگا؟ جب کہ مولانا تابش قصوری ''دعوت فکر'' میں لکھتے ہیں کہ اہل صحو اور تمکین نے بھی حالت بے خودی و حالت سکر میں تو انا الله یا انا الحق کو درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ (اشرف علی تھانوی) عجیب بزرگ ہیں کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی ایسے کلمات کفریہ کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔
(دعوت فکر، ص:٦٤)

❸ اگر یہ واقعات سچے نہیں ہیں تو فوائد السالکین کے حوالے سے سبع سنابل میں کیوں نقل کیے گئے۔ آخر ان واقعات کو سبع سنابل میں نقل کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی؟ آخر واقعات کو صحیح سمجھ کر ہی تو سبع سنابل میں نقل کیا گیا ہوگا۔ اب ان واقعات کو کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے، اور ان واقعات کی صحت میں کیا کلام ہے؟

الجواب

❶ سبع سنابل کی عبارت یہی ہے۔ ''فوائد السالکین آوردہ است کہ خواجہ معین الدین چشتی فرمود

قدس سرہ کہ من بخدمت شیخ یوسف چشتی قدس سرہ حاضر بودم کہ مرد بہ نیت بیعت درآمد سر در خواجہ قدم نہاد وگفت بہ بیعت آمدم خواجہ۔ در حالت بود، گفت اگر بگوئی لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ ترا مرید بگیرم الخ۔"

میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ فوائد السالکین اور مفتاح العاشقین نہ میں نے کبھی دیکھی اور نہ یہاں موجود ہے، اور اس کی تاویل وہی ہے کہ یہ جو کچھ ہوا حالت سکر میں ہوا۔ اور اس حالت میں صاحب سکر مرفوع القلم ہوتا ہے۔ اس حالت میں اصحاب سکر سے جو افعال یا اقوال خلاف شرع صادر ہوتے ہیں وہ حدود افتاء سے باہر ہیں۔ سکر ایک ایسی حالت کا نام ہے۔ جب غلبہ جذب اور تجلیات کے عدم تحمل کی وجہ سے عقل تکلیفی باقی نہیں رہتی۔ یہ سالک کے احوال میں سے ہے۔ جس کو الفاظ کا جامہ پہنانا محال ہے سمجھانے کے لیے عرض ہے کہ جیسے کوئی آفتاب کی طرف کچھ دیر دیکھے پھر دوسری طرف نظر ڈالے اسے کچھ نظر نہیں آئے گا۔ حالاں کہ اس کی آنکھیں سلامت ہیں۔ مگر آفتاب کی تابانی کے اثر نے تھوڑی دیر کے لیے دیکھنے کی صلاحیت ختم کر دی ہے۔

دوسری مثال لیجیے ایسا بہت ہوا ہے اور ہوتا ہے۔ ایک مفلس قلاچ کو بہت زیادہ دولت مل جاتی ہے تو وہ پاگل ہو جاتا ہے۔ پھر کچھ بر وقت صحیح علاج سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ کچھ مدت العمر پاگل ہی رہتے ہیں۔ صرف یہ آپ کو سمجھانے کے لیے مثال لکھی ہے۔ ورنہ اللہ والوں کو جو مجذوب ہوتے ہیں ان کی شانیں بہت ارفع و اعلیٰ ہوتی ہیں۔ مگر جب عقل تکلیفی باقی نہیں تو شریعت کی احکام ان پر جاری نہیں۔ بقیہ دیوبند کے مفتی نے جو تاویل کی ہے وہ باطل ہے اس نے تھانوی کے مرید والے قصے کی تاویل کرنے کی راہ نکالی ہے کہ اس میں نبی بہ معنی خبر دینے والے کے ہے۔ شفا اور اس کی شرح میں ہے کسی نے کہا: **فُعِلَ برسول اللّٰہ کذا و کذا.**" جب اس سے مواخذہ کیا گیا کہ تو نے یہ کیا بکا تو اس نے کہا اس سے میری مراد بچھو ہے:

"**لانہ ارسل من اللّٰہ الی الخلق.**"　　اس لیے کہ وہ اللہ کی طرف سے مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔

اس شخص کی یہ تاویل نہیں سنی جائے گی۔ عالم گیری میں ہے: "**لوقان انا رسول اللّٰہ اوقال بالفارسیہ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر.**"[1] سبع سنابل شریف میں اس حکایت

---

[1] ص:۲۶۳، ج:۲، کتاب السیر الباب التاسع فی احکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان

کے لانے کا مقصد یہ تلقین ہے کہ مرید اپنے مرشد برحق کی ہر حال میں ہر بات میں اطاعت کرے جس کو حافظ شیرازی نے اپنے الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے۔ ''بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید۔'' یہ مسئلہ بھی آپ کو سمجھنا بہت مشکل ہے کبھی مرشد سالک کو اس کے حالات کے مطابق کسی ایسی بات کا حکم دیتا ہے جو ظاہر شریعت کے خلاف ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں شریعت کے خلاف نہیں ہوتی میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ ایک صاحب کی شادی ہوئی واپسی میں برات ڈاکوؤں نے لوٹ لی، ان کی دلہن کو بھی لے گئے۔ جس کے صدمے میں وہ پاگل ہوگئے۔ گھر بار چھوڑ کر آوارہ گردی شروع کر دی، کسی طرح سکون نہیں ملا تو ایک عارف کامل کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مرید ہونے کی درخواست پیش کی۔ شیخ نے ان پر ایک نظر ڈالی اور ایک اشرفی دی، اور حکم دیا کہ جاؤ شہر میں جو طوائف کنواری اور سب سے زیادہ حسین وجمیل ہو اس کے پاس رات بسر کر آؤ، انھوں نے اشرفی لے لی مگر ہمت نہ پڑی، صبح کو پھر ویسے ہی حاضر ہوئے شیخ نے واقعہ پوچھا تو بتا دیا کہ میری ہمت نہیں پڑی۔ پھر شیخ نے وہی حکم دیا مگر پھر وہ تعمیل نہ کر سکے۔ تیسرے دن شیخ نے انھیں بہت سختی کے ساتھ حکم دیا تو مجبور ہو کر طوائف کے محلے میں گئے۔ پوچھ پچھ کے بعد ایک ایسی طوائف کا پتہ چلا یہ وہاں گئے جب تنہائی ہوئی تو دیکھا کہ ایک نہایت ہی حسین وجمیل لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور رو رہی ہے۔ انھوں نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے بدقت تمام اپنی جو روداد سنائی اس کے مطابق یہ ان کی دلہن نکلی، راہِ سلوک میں سب سے اہم اپنے مرشد کی اطاعت ہے، اسی کو بتانے کے لیے حضرت نے سبع سنابل شریف میں واقعہ مذکورہ تحریر فرمایا ہے۔ یہ سب مسائل ایسے دقیق اور اہم ہیں کہ تحریر سے ان کو سمجھنا مشکل ہے۔ اگر رو در رو گفتگو کا موقع ہو تو کچھ سمجھایا جا سکتا ہے۔

کما حقہ تو اسی وقت سمجھ میں آئیں گے جب اس راہ میں کوئی قدم رکھے اور کوئی مرشد کامل ہو تو سمجھ میں آسکتا ہے۔ خدا کرے آپ کی میری کبھی ملاقات ہو جائے تو اس سلسلے کے تمام شبہات کو دور کر دوں گا۔ مجھے فرصت بھی نہیں، کام اُوَرلوڈ ہے۔ یہ واقعہ دیوبندیوں کو قطعاً مفید نہیں۔ اولاً حضرت شیخ یوسف چشتی اس وقت حالت جذب میں تھے اور تھانوی اس وقت جب اس نے اس کی تعبیر بتائی ہے۔ نہ پاگل تھا نہ دیوانہ، حضرت شیخ یوسف چشتی نے ایک بار کہلایا اور پھر رجوع فرمالیا اور تھانوی کا مرید دن بھر وہ کفر بکتا رہا، تھانوی نے نہ اس کو توبہ کا حکم دیا نہ کلمہ پڑھنے کا اور اس کی حوصلہ افزائی کی، اور یہ لکھا کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس کی طرف تم رجوع لاتے ہو وہ متبع سنت ہے۔ شفا شریف میں ہے کہ کفری کلمات بکنے میں زبان کے بہکنے کا اعتبار نہیں۔ اخیر میں دیوبندیوں سے ایک اہم سوال یہ ہے کہ یہ حکایت ان کی دلیل اس

وقت بن سکتی ہے جب کہ یہ حکایت شرعی طور پر قابل اعتراض نہ ہو۔ جب دیوبندی اس کو تھانوی اور اس کے مرید کی تائید میں پیش کرتے ہیں تو لازم کہ وہ اس حکایت کو حق مانتے ہیں تو لازم آیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک کسی غیر رسول کو رسول اللہ کہنا حق ہے۔ دیوبندی اسی کو لکھ کر دیدیں تو خود فیصلہ ہو جائے۔ دیوبندیوں سے گفتگو کرتے وقت آپ بنیادی باتوں سے ہٹ کر فروعی باتوں میں نہ الجھیں ورنہ بہت چالاک قوم ہے وہ نکل جائیں گے اور اصل مسئلہ دب جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مرید سے کہا ”لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ“ کہو؟

مسئولہ: عبد الخالق قادری، مراد شہر، چورہ (راجستھان)۔ ۲۳ ؍صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ہشت بہشت مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت مکتبہ جام نور نئی دہلی کتاب فوائد السالکین ص: ۲۳-۲۴ میں ملفوظات حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی علیہ الرحمہ کو نقل کرتے ہوئے۔ ایک واقعہ یوں ارشاد فرمایا ہے۔ خواجہ غریب نواز چشتی علیہ الرحمہ کا حوالہ دیتے ہوئے۔ واقعہ یہ ہے: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے اور اولیاے اللہ کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔ اسی اثنا میں ایک شخص باہر سے آیا اور بیعت ہونے کی نیت سے خواجہ صاحب کے قدموں میں سر رکھ دیا، آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، وہ بیٹھ گیا اور اس نے عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں۔ شیخ صاحب اس وقت اپنی خاص حالت میں تھے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ میں کہتا ہوں وہ کہو اور بجالاؤ۔ تب مرید کروں گا۔ اس نے عرض کی کہ جو آپ فرماویں میں بجالانے کو تیار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے۔ اس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، آپ نے فرمایا یوں کہو: لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اس نے اس طرح کہا۔ خواجہ صاحب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت ونعمت دی، اور بیعت کے شرف سے مشرف کیا۔ اس شخص کو فرمایا کہ سن، میں نے تجھے جو کہا تھا کہ کلمہ اس طرح پڑھو، یہ صرف تیرا عقیدہ آزمانے کے لیے کہا تھا ورنہ میں کون ہوں، میں تو ادنیٰ سا غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔ کلمہ اصل میں وہی ہے لیکن میں نے صرف حال کی کمالیت

کی وجہ سے یہ کلمہ تیری زبان سے کہلوایا تھا۔ چوں کہ تو مرید ہونے کے لیے آیا ہے اور تجھے مجھ پر یقین کامل تھا، اس لیے تو نے فوراً ایسا کہہ دیا، اس لیے سچا مرید ہوگیا، اور درحقیقت مرید کا صدق بھی ایسا ہی ہونا چاہیے کہ اپنے پیر کی خدمت میں صادق اور راسخ رہے۔

اب امر طلب یہ ہے کہ کیا کسی کو آزمانے کے خاطر کلمہ کفر جاری کرنا یا جاری کرانا جائز اور درست ہے یا نہیں؟ اور کب کلمہ کفر جاری کرنا جائز ہے، اور کب نہیں؟ سوال مذکور کا جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔فقیر قادری کا اس بات کے جواب طلب کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ یا دیگر اسلاف کرام پر تنقید کرنا ہے۔ توبہ، توبہ، توبہ۔ بلکہ کتاب کے اصل نسخہ پر غور کیا جائے کہ ایسا ہے یا نہیں اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا فرمائے بھی ہیں یا نہیں؟

الجواب

پہلی بات یہ ہے کہ ہشت بہشت اور فوائد السالکین حضرت خواجہ قطب الدین کا کی قدس سرہ کی ہے یا نہیں۔ بازار میں کسی کے نام سے کوئی کتاب چھپ جانا اس کی دلیل نہیں کہ جس کے نام سے کتاب چھپی ہے یہ اسی کی تصنیف ہے، کسی کی کتاب اس وقت مانی جائے گی جب مصنف کے عہد سے لے کر شائع ہونے تک معتمد اور مستند لوگوں کے یہاں محفوظ ہو اور ان دونوں کتابوں کے بارے میں ایسا کوئی ثبوت نہیں۔ خدا ناترسوں نے بڑے بڑے ائمہ دین کے نام سے فرضی کتابیں شائع کر دیں۔ ایک دو نہیں اس کی صدہا نظیریں ہیں۔

پھر اصل کتاب اگر مصنف کی ہوگی تو الحاق سے محفوظ ہے، اس کا فیصلہ بہت مشکل ہے۔ لطائف اشرفی شریف حضرت مخدوم سلطان جہانگیر قدس سرہ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ جسے ان کے محبوب خلیفہ حضرت نظام یمنی قدس سرہ نے جمع فرمایا۔ لیکن خود اس خانوادہ مبارکہ کے متعدد افراد نے حتی کہ محدث اعظم قدس سرہ کے خلف اکبر عالی جناب مثنیٰ انور میاں صاحب نے بھی تصحیح کی ہے کہ اس میں الحاقات ہیں۔ میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ کسی کا الحاق ہے۔ بعینہ یہی قصہ دوسری کتابوں میں حضرت یوسف چشتی قدس سرہ کے بارے میں مکتوب ہے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب ایک حکایت من وعن متعدد بزرگوں کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ فرضی ہوتی ہے اور بر بنائے صدق یہاں اصل فارسی کتابیں نہیں بلکہ اردو بھی نہیں ہے۔ لیکن آپ نے جو کچھ لکھا ہے اس وقت خاص حالت میں تھے۔ فارسی میں اصل لفظ کیا ہے وہ نہیں معلوم لیکن حضرت یوسف چشتی کا جو واقعہ سبع سنابل میں ہے، اس لفظ میں ہے۔

''خواجہ در حالت بود۔'' اس کا صاف مطلب ہے کہ اس وقت حضرت شیخ پر سکتہ طاری تھا۔ پھر ایک بات یہ بھی ہے کہ آپ نے فوائد السالکین ہی کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے کہ اس کے قائل حضرت خواجہ غریب نواز ہیں، اور سبع سنابل شریف میں فوائد السالکین ہی کے حوالے سے ہے۔ حضرت غریب نواز کی روایت سے یہ مقولہ شیخ یوسف چشتی کا لکھا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فوائد السالکین کے مختلف نسخوں میں یہ قصہ مختلف انداز میں لکھا ہوا ہے کسی میں ہے حضرت خواجہ غریب نواز نے وہ جملہ اور فوائد السالکین کے بعض نسخوں میں ہے کہ حضرت خواجہ غریب نواز نے حکایت کیا کہ شیخ یوسف چشتی نے وہ جملہ کہا۔ یہ اضطراب خود دلیل ہے کہ یہ واقعہ مخدوش ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس وقت حالت سکر طاری تھی، حالت صحو نہیں تھی اور حالت سکر میں جو کلمات صادر ہوتے ہیں ان پر مواخذہ نہیں کہ ''سلطان نہ گیرد خراج از خراب۔'' واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضرت شبلی نے اپنے مرید سے ''لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ'' پڑھوایا ہے؟

مسئولہ: محمد ظفر، جنرل سکریٹری، انجمن اصلاح و ترقی اہل سنت (آگرہ) -۱۲ر ربیع الاول ۱۴۰۹ھ

مسئلہ ایک دیو بندی لکھتا ہے کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں (یعنی خواجہ بختیار کاکی خلیفۂ اجمیری) اور بہت سے اہل صفا شیخ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی اثنا میں ایک شخص باہر سے آیا، اور خواجہ صاحب کے قدموں میں اپنا سر رکھ دیا اور عرض کی کہ میں آپ کی خدمت میں مرید ہونے کے واسطے آیا ہوں۔ خواجہ صاحب نے فرمایا تو کلمہ کس طرح پڑھتا ہے؟ اس نے کہا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خواجہ صاحب نے فرمایا: یوں کہو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اس نے اسی طرح کہا خواجہ صاحب نے اسے بیعت کر لیا اور خلعت دی۔ (فوائد السالکین ملفوظات خواجہ اجمیری)

وہی دیو بندی آگے لکھتا ہے کہ حضرت چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ کوئی شخص حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں بیعت کی نیت سے آیا ہوں اگر قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے لیکن جو کچھ میں کہوں گا اس پر عمل کرنا ہوگا، اس نے کہا بہ سروچشم، حضرت شبلی نے پوچھا کلمہ کس طرح پڑھتے ہو؟ عرض کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت شبلی علیہ الرحمہ نے فرمایا اس طرح کہو ''لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ'' مرید درست اعتقاد تھا اس نے فوراً اس طرح

کہہ دیا۔ (مفتاح العاشقین ملفوظات حضرت چراغ دہلوی)

اب دیوبندی سوال قائم کرتا ہے کہ مذکورہ بالا دونوں حکایتوں کی کیا توجیہہ ہوگی؟ اگر یہ کہا جائے کہ دونوں بزرگوں نے امتحاناً ایسا کہا تو پھر بھی یہ سوال رہ جاتا ہے کہ کیا کلمات کفریہ فقہی رو سے کہلوانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ دونوں کتابیں قابل اعتبار ہیں یا نہیں؟ اور دونوں کتابوں کے مرتبین کون ہیں؟ کیا مذکورہ دونوں حکایتیں صحیح ہیں؟ اگر صحیح نہیں تو کیسے؟ اور اس کی بھی وجہ بیان فرمادیں کہ مذکورہ دونوں بزرگوں نے اپنے مریدوں سے اپنی رسالت کا کلمہ پڑھوایا۔ اس پر علماے بریلی کو کوئی اعتراض کیوں نہیں اور مولانا اشرف علی تھانوی کے مرید نے ان کا کلمہ پڑھ دیا اس پر علماے بریلی کو کیوں اعتراض ہے جب کہ تھانوی صاحب نے خود یہ کہہ کر نہیں پڑھوایا؟

الجواب

نہ یہاں فوائد السالکین ہے نہ مفتاح العاشقین، نہ میں نے کبھی ان دونوں کتابوں کو دیکھا ہے، نہ یہ بتا سکتا ہوں کہ کس کی تصانیف ہیں، اور نہ کسی کتاب کا کسی بزرگ کے نام سے چھپ جانا اس کی دلیل ہے کہ یہ فلاں کی کتاب ہے۔ کتاب وہی معتبر ہے جو کسی مستند مصنف نے تصنیف کی ہو اور وہ تصنیف کے وقت سے لے کر چھپنے کے وقت تک متدین، مستند، معتمد افراد کے ذریعہ سے ہم تک پہنچی ہو۔ اس دیوبندی نے جو لکھا ہے اس قسم کا ایک واقعہ سبع سنابل میں فوائد السالکین ہی کے حوالے سے مذکور ہے، لکھتے ہیں:

”در فوائد السالکین آوردہ ست کہ خواجہ معین الدین چشتی فرمود قدس سرہ کہ من بہ خدمت شیخ یوسف چشتی قدس سرہ حاضر بودم کہ مرد بہ نیت بیعت درآمد سر در قدم خواجہ نہاد و گفت بہ بیعت آمدم کہ خواجہ در حالت بود، گفت اگر گوئی لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ ترا مرید بگیرم۔“ اخیر میں ہے: ”گفت بشنو من کیم وچہ کس باشم یک از کمینہ بندگان درگاہِ رسول ہستم وکلمہ ہماں است۔“	فوائد السالکین میں نقل کیا ہے کہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ نے فرمایا میں شیخ یوسف چشتی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک مرد بیعت کی نیت سے آیا سر خواجہ کے قدم میں رکھا اور کہا بیعت کے لیے آیا ہوں۔ خواجہ ایک حالت میں تھے۔ فرمایا اگر تو لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ کہے تو تجھ کو مرید کروں گا۔ اخیر میں فرمایا سن میں کون ہوں اور کیا ہوں۔ رسول کی بارگاہ میں کمینہ غلاموں میں سے ایک ہوں ۔کلمہ وہی محمد رسول اللہ ہے۔

اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ اس دیوبندی نے جو بتایا کہ وہ فوائد السالکین میں نہیں دوسرے اس میں خیانت اور چوری کی۔ فوائد السالکین میں صاف مذکور ہے: ''خواجہ در حالتے بود۔'' اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس وقت شیخ یوسف سلیم چشتی کسی اور عالم میں تھے جسے صوفیاے کرام سکر کہتے ہیں۔ اس وقت جذب کی کیفیت ہوتی ہے، اس وقت کے افعال واقوال میں وہ معذور ہوتے ہیں، اسے دلیل بنانا درست نہیں ہوتا۔ اس پر واضح قرینہ یہ ہے کہ جب یہ حالت فرو ہوگئی تو فرمایا میں رسول کی بارگاہ کے غلاموں میں سے ایک کمینہ غلام ہوں، کلمہ وہی محمد رسول اللہ ہے اس واقعہ سے تھانوی کے مرید کے واقعہ سے کیا تعلق، کیا لگاؤ وہاں تو جاگنے کے بعد بیداری میں یہ پڑھتا ہے: **اللّٰھم صلی علی نبینا ومولانا اشرف علی.** '' اور صاف لکھتا ہے دن بھر یہی حالت رہی پھر اس واقعہ کو سن کر تھانوی نے نہ مرید کو تنبیہ کی کہ تم نے غلط کیا میں نبی نہیں ہوں، نبی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی کہ اس میں اشارہ ہے کہ جس کی طرف تم رجوع لاتے ہو وہ متبع سنت ہے۔ گویا تھانوی نے اسے اشارہ دیا کہ تم نے جو پڑھا ٹھیک پڑھا، اور آئندہ بھی پڑھا کرو اس میں میرے متبع سنت ہونے کا اشارہ ہے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ اولاً ان واقعات کی صحت میں کلام ہے کہ واقعی ان بزرگوں نے ایسا کہلایا بھی یا نہیں؟ ثانیاً اس واقعہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے بزرگوں کے واقعہ میں تصریح ہے کہ انھوں نے جو کچھ فرمایا عالم جذب وسکر میں فرمایا اور تھانوی کے مرید نے جو کچھ پڑھا بیدار اور ہوش وحواس کی حالت میں پڑھا۔ ان بزرگوں نے صرف ایک آن کے لیے فرمایا اور تھانوی کا مرید دن بھر پڑھتا رہا۔ ان بزرگوں نے وہ عالم فرو ہونے کے بعد تنبیہ فرمائی کہ عالم سکر میں جو ہم نے کہا وہ صحیح نہیں اور تھانوی صاحب اپنے مرید کو شاباشی دے رہے ہیں کہ تم نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا یہ میرے متبع سنت ہونے کی سند ہے۔ مگر دیوبندی قوم کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے مولویوں کے کفریات پر پردہ ڈالنے کے لیے آنکھوں میں دھول جھونکا کرتے ہیں۔ اب آپ اس دیوبندی کو پکڑ کر پوچھیں کہ فوائد السالکین لا اور دکھا اس میں یہ کہاں لکھا ہے جو تو نے بتایا ہے، اور جب تو اس کو صحیح مانتا ہے تو بتا کہ چشتی رسول اللہ پڑھنا صحیح ہے۔ آپ لوگ دیوبندیوں کے سوالات سن لیتے ہیں اور خود ان سے سوال نہیں کرتے، اس لیے ان کی ہمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اولیاے کرام سے استعانت جائز، دعاے قضاے حاجت دیوار قبلہ میں اسٹیکر لگانا منع ہے

مسئولہ: شکیل احمد نوری، نوری مسجد اشفاق نگر (بنارس)

مسئلہ اہل سنت و جماعت کی کسی مسجد کے لوگ ایسا طغریٰ یا اسٹیکر لگاتے ہیں جس پر کعبہ شریف یا روضۂ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فوٹو یا روضۂ غوث اعظم یا سلطان الہند، خواجہ غریب نواز یا روضۂ اعلیٰ حضرت وحضور مفتی اعظم ہند وغیرہ کا نقشہ اور اس پر یہ عبارت (یا شیخ عبد القادر جیلانی، شیئاً للہ) یا پھر یا مفتی اعظم المدد، یا غوث اعظم المدد وغیرہ ندائیہ الفاظ لکھے ہوں، اسے محراب مسجد مصلیٰ درو دیوار پر لگانا کیسا ہے؟ زید کو اعتراض ہے کہ مسجد میں غیر خدا سے استعانت درست نہیں ہے، اور ایسا طغریٰ یا اسٹیکر جائز نہیں؟ یہ اعتراض کرتے ہوئے زید نے اسٹیکر دیوار سے نکال کر ضائع کر دیا، اور یا غوث المدد، یا مفتی اعظم المدد وغیرہ کلمات پر سیاہی لگا دیا۔ مندرجہ بالا واقعات کی روشنی میں کیا زید کے اعتراضات عند الشرع درست ہیں یا نہیں؟

ایسی عبارت دیوار سے نکال کر ضائع کرنے اور متولیان مسجد کی اجازت کے بغیر ندائیہ کلمات کو سیاہ کرنے پر زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جلد از جلد جواب دیں۔

الجواب

اگر اہل سنت وہابیوں کی ایسے ہی حوصلہ افزائی کرتے رہے تو پھر مذہب اہل سنت کا خدا حافظ، سنّی تو دوستی کا پاس کریں، پڑوس کا پاس کریں، رشتہ داری کا پاس کریں اور وہابی اہل سنت کے سر پر چڑھ کر پیشاب کریں۔ اہل سنت کو چاہیے تھا کہ اس زید سے کہہ دیتے کہ تیرا مذہب اور ہے ہمارا مذہب اور، یہ مسجد ہم اہل سنت کی ہے تجھ وہابی غیر مذہب والے کو دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ سنیوں پر لازم تھا کہ جب یہ وہابی اسٹیکر نوچ رہا تھا اور سیاہی پوت رہا تھا تو اسے دھکے دے کر مسجد سے باہر نکال دیتے، یہ تو کیا نہیں اس بدذات وہابی پر اہل سنت کے فتوے کا کیا اثر پڑے گا۔ بہر حال اہل سنت کی خاطر میں یہ فتویٰ لکھ رہا ہوں۔ بخاری شریف میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

”حتی احببته فکنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده الّتی یبطش بها ورجله التی یمشی بها.“[1]

جب میں کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوجاتا ہو جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

اللہ عزوجل کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں سے منزہ ہے اور اس سے اور زیادہ منزہ ہے کہ کسی بندے کا ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان ہو۔

علما نے اس کے معنی یہ بتائے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو اس کی قوتِ سماعت پر، اس کی قوت، بصر پر، اس کے ہاتھ و پاؤں پر اپنی صفت سمع و بصر و قدرت کی تجلی ڈال دیتا ہے، جس کی بدولت وہ آہستہ آواز کو بھی سنتا ہے اور بلند آواز بھی سنتا ہے، قریب کی آواز بھی سنتا ہے اور دور کی آواز بھی سنتا ہے، قریبی چیز کو بھی دیکھتا ہے اور پردے کے پیچھے کی چیز کو بھی دیکھتا ہے، اور دور کی چیز کو بھی دیکھتا ہے، سامنے کی چیز کو بھی دیکھتا ہے اور قریب میں بھی تصرف کرتا ہے اور دور بھی تصرف کرتا ہے اور جہاں چاہے وہاں ایک آن میں پہنچ جاتا ہے۔ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں سورہ کہف کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”وکذالک العبد اذا اواظب علی الطاعات بلغ الیٰ مقام الذی یقول اللّٰه کنت له سمعًا وبصراً فاذا صار نور جلال اللّٰه سمعاله سمع القریب والبعید واذا صار ذالک النور بصرًا له رأی القریب والبعید واذا صار ذٰلک النوریدا له قدر علی التصرف فی الصعب والسهل والبعید والقریب.“[2]

اور ایسے ہی بندہ طاعات پر جب پابندی کرتا ہے تو اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے سمع و بصر ہوگیا، پس جب کہ اللہ کے جلال کا نور بندے کے لیے سمع ہوگیا تو قریب کی بھی سنے گا اور بعید کی بھی اور جب یہ نور اس کے لیے بصر ہوگیا تو قریب بھی دیکھے گا اور دور بھی دیکھے گا اور جب وہ نور اس کا ہاتھ ہو گیا تو سخت زمین میں بھی تصرف کرے گا اور نرم زمین میں بھی تصرف کرے گا، اور قریب میں بھی تصرف کرے گا اور دور بھی۔

[1] بخاری، ج:۲، ص:۹۶۳، مشکوٰۃ، ص:۱۹۷، باب ذکر اللّٰه عزوجل والتقریب الیه، مجلس برکات

[2] تفسیر کبیر، ج:۲۱، ص، ۹۱

پس بخاری کی حدیث سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو یہ قوت عطا فرمائی ہے کہ دور دراز رہنے والے مریدین، معتقدین کی فریاد کو سنیں اور ان کی مدد کریں، ان کا کام بنائیں، مشکلیں حل کریں اور جب اولیاے کرام کو اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت عطا فرمائی ہے تو ان سے مدد مانگنا بلاشبہہ جائز و مستحسن اور قدیم سے اہل سنت کا معمول ہے۔

سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں ہوں اور اس کا ستر کھل رہا ہو، پھر مجھ سے فریاد کرے، مجھے پکارے تو میں اس کے ستر کو ڈھک دوں گا۔ اور جب حضرات اولیاے کرام سے استعانت جائز ہے۔ تو جیسے مسجد سے باہر جائز ویسے ہی مسجد میں بھی جائز۔ مسجد میں ناجائز ہونے کے لیے کوئی وجہ نہیں۔ زید وہابی دھوکہ دے رہا ہے۔ ان کا مذہب تو یہ ہے کہ اولیاے کرام سے استعانت مطلقاً شرک ہے یہ نہیں کہ مسجد میں شرک ہے اور مسجد کے باہر جائز۔ بہر حال مسجد میں اولیاے کرام سے استعانت جائز ہے۔ شرک اور ناجائز نہیں۔ بلکہ وہابی کے اصول پر ان کے کچھ شرک ایسے ہیں کہ مسجد کے باہر شرک ہیں اور مسجد میں بلکہ خاص نماز میں واجب، وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ کسی نبی ولی کو غائبانہ پکارنا اور ان کو مخاطب کرنا شرک ہے۔ لیکن ہمیں حکم ہے کہ نماز میں قعدے میں ''التحیات'' پڑھیں جس میں یہ بھی ہے:

''السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.''	سلام ہو آپ پر اے نبی، اور اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں ہوں۔

اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارا بھی جاتا ہے اور مخاطب بھی کیا جاتا ہے۔ اس فتنہ پرور زید سے پوچھیں کہ نماز میں ''التحیات'' پڑھ کر اپنے مذہب کی رو سے مشرک ہوا کہ نہیں؟

امام احمد نے اپنی مسند میں، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابن خزیمہ، امام حاکم، امام بیہقی، اور امام طبرانی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک نابینا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بینائی واپس ہونے کے لیے دعا کی درخواست کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ جاؤ وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ	میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے

الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ.‘‘(۱)	سے کہ وہ نبی رحمت ہیں۔ یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں، تا کہ میری حاجت پوری ہو، یا اللہ میرے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما۔

ان نابینا صاحب نے اسی کے مطابق عمل کیا ان کی آنکھیں واپس آ گئیں۔ طبرانی میں یہ زائد ہے کہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں مذکورہ بالا نماز اور دعا کی تلقین کی فرمایا:

’’آتِ المضأة فتوضا ثم آت المسجد فصلّ فيه ركعتين ثم قل. الحديث‘‘	وضو خانے جاؤ، وضو کرو، پھر مسجد میں آؤ، پھر دو رکعت نماز پڑھو، پھر مذکورہ بالا دعا پڑھو۔

حصن حصین کی ایک روایت میں یہ ہے:

’’ولتقضی لی.‘‘	یا رسول آپ میری حاجت کو پوری فرمائیں۔

اس روایت کی بنا پر ایک صحابی نے حاجت مند کو حکم دیا کہ مسجد میں جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کرو کہ آپ میری حاجت کو پوری فرمائیں بلکہ یہی حکم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود نابینا کو دیا تھا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود مدد مانگنے کا حکم دیا اور صحابی نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا حکم دیا تو کسی وہابی کے اس کہنے سے کیا ہوتا ہے کہ مسجد میں غیر اللہ سے مدد مانگنی جائز نہیں۔ اس خاص روایت سے قطع نظر کرتے ہوئے عام روایتوں کی بنا پر یہ ثابت ہے کہ مسجد میں حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کرنے کا حکم دیا۔ اور شفاعت بھی استعانت ہے۔ اس لیے زید وہابی کا یہ کہنا کہ مسجد میں غیر اللہ سے مدد مانگنی جائز نہیں۔ حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو الزام دینا ہے کہ انھوں نے ایک ناجائز کام کا حکم دیا۔ مگر وہابیوں سے اس کی کیا شکایت ان کے مذہب کی بنیاد ہی انبیاء کرام، اولیاے عظام کی گستاخی پر قائم ہے۔ یہ تو زید وہابی کی ضلالت اور فساد کا پردہ چاک کرنے کے لیے تھا۔ اب خاص اہل سنت کے لیے یہ حکم ہے کہ دیوار قبلہ میں اتنے نیچے کہ کھڑے ہونے پر نمازی کی نظر اس پر پڑے کسی قسم کا نقشہ نہ لگائیں کہ اس

[۱] ابن ماجه شريف، باب ماجاء في صلوٰة الحاجة، ص: ۹۹، ج: ۱، اشرفی

سے نمازی کا دل بٹے گا۔ اگر زید یہ کہتا تو دوسری بات تھی زید نے اپنے مذہب کی بنیاد پر یہ کہا کہ مسجد میں غیر اللہ سے استعانت جائز نہیں یہ وہابیت اور ضلالت ہے۔ اس لیے اس کا رد کیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بزرگوں سے استمداد جائز ہے۔

ایک صحابی نے روضہ اقدس پر حاضر ہوکر بارش طلب کی۔

مسئولہ: حاجی محمد یوسف، کلاتھ مرچنٹ، بھوجپور، شاہجہان پور (یو. پی.)

مسئلہ لئیق جماعت اسلامی کی کتابیں اپنی دوکان پر پڑھتے اور لوگوں کو سناتے ہیں۔ لئیق نے رحمت اللہ کی دوکان پر حاجی محمد یوسف سے کہا مزاروں پر جاکے کیا مانگتے ہو، وہاں کیا رکھا ہے؟ تو حاجی محمد یوسف نے کہا کہ چپ رہو، منھ کو بند رکھو تم وہابی پن کی باتیں کرتے ہو ہم تمہارے خلاف فتویٰ نکلوائیں گے۔ قرآن پاک اور احادیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

ظاہر ہے کہ یہ لئیق جب وہابی مودودیوں کی کتاب پڑھتا ہے۔ پڑھ کر دوسروں کو سناتا ہے تو وہابی ہی ہے۔ وہابیوں کی کتابیں پڑھ کر سنانے کا مطلب وہابیت کی تبلیغ ہے۔ وہابیت کی تبلیغ کوئی وہابی ہی کرے گا۔ کوئی سنی وہابیت کی تبلیغ نہیں کرسکتا۔ پھر اس کا یہ جملہ مزاروں پر جاکر کیا مانگتے ہو۔ خالص وہابیوں کی بولی ہے، اور ہر چیز اپنی بولی سے پہچانی جاتی ہے۔ کوّا اپنی بولی سے، گدھا اپنی بولی سے، خنزیر اپنی بولی سے۔ اسی طرح وہابی اپنی بولی سے پہچانا جاتا ہے۔ اس وہابی کو جواب دیجیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”نَهَیْتُکم عن زیارة القبور الا فزوروها.“[1] — میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا، سنو، اب زیارت کرو۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کا حکم دیا ہے۔ اس لیے ہم جاتے ہیں۔ رہ گیا مانگنے کا سوال تو مصنف ابن ابی شیبہ اور امام بیہقی کی دلائل النبوة میں ہے کہ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں قحط پڑا، تو ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور عرض کیا:

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص:۱۵٤، باب زیارۃ القبور، مجلس برکات

”یا رسول اللّٰہ استسق اللّٰہ لامتک .“ اللہ سے اپنی امت کے لیے بارش طلب فرمایے۔

اس کے بعد ایک صاحب کے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: عمر سے کہہ دو بارش بہت جلد آئے گی۔ اس کے بعد بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔ اس وہابی سے کہہ دیجیے، جیسے یہ صحابی رسول حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار اقدس پر بارش مانگنے گئے تھے۔ ویسے ہی ہم لوگ بھی نائبان رسول کے مزارات پر اپنی حاجتیں طلب کرنے جاتے ہیں اور صحابہ کرام کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے **اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ** میں فرمایا کہ امام غزالی نے فرمایا ہے جس سے ظاہری زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے بعد وصال بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: **من یستمد فی حیاته یستمد به بعد مماته.** ” خلاصہ یہ ہے کہ یہ شخص کٹر فتنہ پرور وہابی ہے اس سے سنی مسلمان دور رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

”دَم مدار، بیڑا پار“ کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد مبین الدین قادری رضوی - ۱۵؍ جمادی الاخر ۱۴۱۹ھ

 صلی اللّٰہ علی النبی المختار. دم مدار، بیڑا پار، کیا یہ پڑھنا درست ہے؟

الجواب

اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہم اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ اولیاے کرام قدست اسرارہم کے نام کی برکت سے اور ان کی توجہ سے ان کی مدد سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں، مشکلیں حل ہوتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے عالم میں تصرف کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے، بزرگوں کے مزارات پر جاکر یہ دعا کرنا کہ میری فلاں حاجت پوری کردیجیے، فلاں مشکل دور کردیجیے، مجھے اولاد عطا کردیجیے، کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد نور حسن اعظمی

مسئلہ محترمی و مکرمی جناب مفتی صاحب قبلہ دار الافتا اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یو. پی.)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہٗ گزارش ہے کہ میرے ایک دوست ماہ فروری ۱۹۸۸ء میں اجمیر شریف

بہ غرض زیارت تشریف لے گئے، ان کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ انھوں نے وہاں دربار خواجہ غریب نواز میں اس طرح دعا کی کہ اے خواجہ غریب نواز میں بے اولاد ہوں، مجھے اولاد دے دیجیے۔ اب ہم لوگ یہ معلوم کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس طرح بزرگانِ دین کے مزارات پر جا کر مرادیں مانگنا اور کسی طرح کی دنیاوی مدد طلب کرنا از روئے شرع جائز، شرک یا بدعت ہیں یا نہیں؟ مہربانی فرما کر قدرے تفصیل کے ساتھ جواب سے سرفراز فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔ فقط والسلام۔

الجواب

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے محبوبان بارگاہ انبیاے کرام، اولیاے عظام کو عالم میں تصرف کی قدرت عطا فرمائی ہے اور یہ عقیدہ قرآن و احادیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے جلانے، مادر زاد اندھے کو بینا کرنے مبروص کو چنگا کرنے اور مٹی کی مورتی میں جان ڈالنے کی قدرت عطا فرمائی تھی، حضرت جبرئیل امین کو یہ قدرت عطا فرمائی تھی کہ حضرت مریم کو بیٹا عطا فرمائیں۔ انھوں نے خود ارشاد فرمایا:

”لِاَھَبَ لَکِ غُلَامًا ذَکِیًّا۔“[۱] میں اس لیے آیا ہوں کہ تمھیں ایک پاکیزہ بیٹا دوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی کو یہ قوت عطا فرمائی تھی کہ سیکڑوں میل کی دوری سے بلقیس کا منوں وزنی تخت پلک جھپکنے کے اندر اندر دربار سلیمان میں حاضر کردیں۔ احادیث اس بارے میں اتنی کثیر ہیں کہ ان کا احاطہ مشکل ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث قدسی مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

”فاذا احببته فكنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یُبصِرُ بِهٖ ویده التی یَبطِشُ بها ورجلهٗ التی یَمشِی بِهَا۔“[۲]

جب میں اپنے بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، میں اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، میں اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

---

[۱] قرآن مجید، آیت: ۱۹، پارہ: ۱٦، سورۃ مریم

[۲] بخاری، ج:۲، ص:۹٦۳، شکوٰۃ شریف، ص:۱۹۷، باب ذکر اللہ عزوجل والتقریب الیہ. مجلس برکات

اللہ عزوجل ان اعضا سے منزہ ہے اس لیے امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس کی توجیہ فرمائی کہ مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کی آنکھ، کان، ہاتھ میں یہ قوت پیدا فرما دیتا ہے کہ وہ نزدیک اور دور ظاہر اور چھپی ہوئی ہر چیز کو دیکھتے ہیں۔ دور و نزدیک بلند، پست آواز کو سنتے ہیں، عالم میں تصرف کرتے ہیں۔ یعنی اللہ کے اذن سے جسے جو چاہیں عطا کر دیں، جس سے جو چاہیں چھین لیں، دور و نزدیک جہاں چاہیں حاضر ہو جائیں۔ اس لیے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"من استغاث بی فی کربة کشفت عنه."

کسی بھی مصیبت میں جو مجھ سے فریاد کرے گا میں اس کی مصیبت دور کروں گا۔

عقائد کی مشہور معروف و معتبر کتاب عقائد نسفی میں ہے:

"من قطع المسافة البعيدة فی المدة القليلة وظهور الطعام والشراب واللباس عند الحاجة والمشی علی الماء والطيران فی الهواء واندفاع المتوجه من البلاء وكفاية المهم عن الاعداء وغير ذلك من الاشياء."[1]

یعنی ولی کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ لمبی مسافت تھوڑی مدت میں طے کر لے۔ ضرورت کے وقت کھانا، پینا، لباس مہیا کر لے۔ پانی پر چلے، ہوا پر اڑے اور بلا میں گرفتار کو نجات دلائے اور دشمنوں کی جانب سے درپیش مشکلوں کو دور کرے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتوں کی قدرت حاصل ہوتی ہے۔

ان تفصیلوں سے ظاہر ہو گیا کہ کسی کا کسی بزرگ کی مزار پر جا کر یہ درخواست پیش کرنی کہ میری فلاں مشکل دور کر دیجیے، فلاں حاجت پوری کر دیجیے، مجھے مال و دولت دیجیے، اولاد دیجیے۔ بلا شبہہ جائز و درست ہے۔ کفر و شرک ہونا تو دور کی بات ہے ناجائز و گناہ بھی نہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ یہ عرض کرے۔ آپ دعا کیجیے اللہ عزوجل مجھے یہ عطا فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس پر دلائل قاہرہ دیکھنا ہو تو مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ "الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا" کا مطالعہ کریں۔

[1] شرح عقائد نسفی ص: ۱۴۵، مجلس برکات (ملخصًا)

کیا اولیاے کرام کی بارگاہ میں حاجت پیش کرنا جائز ہے؟

مسئولہ: محمد ایوب، ناری سہوا اسدن روڈ ممبئی- ۲۸/ ذو قعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ زید کا کہنا ہے کہ کسی ولی کی بارگاہ میں پہنچ کر حاجت پیش کرنا، مثلاً یہ کہنا اے بابا، اے اللہ کے ولی میری فلاں حاجت پوری کر دو، کیا ایسا کہنا کفر ہے؟ اور نہیں تو اللہ والوں سے مدد حاجت طلب کرنا کیسا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب کا مستحق ہوں اور کسی مسلمان کو کیا ہر کس و ناکس بغیر کسی شرعی عذر کے کافر کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

ان سب مسائل پر علماے اہل سنت کے ایک دو نہیں کئی کئی رسالے چھپے ہوئے موجود ہیں، اور آسانی سے ملتے ہیں۔ آپ ان کا مطالعہ کریں۔ دار الافتا میں اتنی فرصت نہیں کہ مناظرانہ سوالات کے جوابات لکھے جائیں۔ مثلاً "الامن والعلی، سلطنت مصطفیٰ، جاء الحق" وغیرہ آپ کی تسکین کے لیے مختصر جوابات حاضر ہیں۔

جائز ہے اور امت کا معمول حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لمعات شرح مشکوٰۃ میں امام غزالی کا یہ ارشاد نقل کیا:

"مَنْ يُسْتَمَدُّ فی حياته يُسْتَمَدُّ بعد مماته. و اللّٰه تعالىٰ اعلم."[1] جس سے اس کی زندگی میں مدد مانگی جا سکتی ہے اس سے اس کی وفات کے بعد بھی مدد مانگی جا سکتی ہے۔

کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر۔ لیکن اگر کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ جیسے دیوبندی کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین بھی کرتے ہیں تو مسلمان ہی نہیں اسے کافر کہنا مسلمان کو کافر کہنا نہیں ہے۔ جیسے دیوبندی کہ یہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا غیب ہر کس و ناکس حتی کہ بچوں، پاگلوں، جانوروں، چوپایوں کو بھی حاصل ہے۔ اب دیوبندی لاکھ اپنے کو مسلمان کہیں مگر وہ مسلمان نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ واللہ تعالیٰ

[1] حاشية مشكوة، ص: ١٥٤، باب زيارة القبور

علم۔ ان کو کافر کہنا مسلمانوں کو کافر کہنا نہیں ہے بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب بزرگان دین عالم میں تصرف کا اختیار رکھتے تھے تو کیوں میدان جنگ میں تلوار کا استعمال کیا۔

مسئلہ بزرگانِ دین نے کافروں سے لڑنے کے لیے تلوار کا بھی استعمال کیا جب کہ وہ اللہ سے دعا کر دیتے تو وہ تباہ و برباد ہو جاتے۔ پھر کیا وجہ تھی کہ تلوار کا استعمال کیا؟

الجواب

اس لیے کہ سنت رسول یہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا زندہ پیر سے استمداد و استعانت جائز ہے؟

مسئولہ: محمد ساجد رضوی، ۹۲/۴۲، جگ جیون پورہ مدن پورہ (وارانسی) - ۲۶ر ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ باحیات پیر سے کس طرح مدد مانگا جا سکتا ہے۔ مثلاً جس طریقے سے (یا شیخ عبد القادر جیلانی ہماری مدد فرمایئے) پکارتے ہیں اسی طرح اپنے زندہ باحیات پیر کو پکارنا کیسا ہے؟ دور یا نزدیک سے؟

الجواب

اگر اس کا پیر واقعی پیر کامل ہے عارف باللہ ہے تو اس کی حیات ظاہری میں مدد کے لیے پکارنا جائز اور سلف و خلف سے رائج معمول ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ میں اس قسم کے متعدد واقعات ہوئے ہیں۔ بہجۃ الاسرار شریف میں ہے کہ ایک دفعہ قافلے کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا، ان بے چاروں نے بہت دور دراز سے سرکار غوث اعظم کو مدد کے لیے پکارا اور منت مانی کہ اگر ہمارا مال مل جائے تو ہم سرکار کی بارگاہ میں نذر پیش کریں گے۔ یہ فریاد کرتے ہی جنگل میں ایک آواز گونجی۔ جس سے سارا جنگل گونج گیا۔ پھر ایک گرج دار آواز آئی جس سے سارا جنگل گونج گیا، تھوڑی دیر کے بعد ڈاکو دوڑتے ہوئے آئے اور انھوں نے کہا چلو تم لوگ اپنا مال لے لو تو قافلے والے ڈاکوؤں کے اڈے پر گئے تو دیکھا کہ ایک ڈاکو مرا پڑا ہے۔ اس کے منھ سے خون نکل رہا ہے اور

اس کے سینے پر دو کھڑاؤں رکھی ہوئی ہے جو بھیگی ہوئی ہیں۔ ڈاکوؤں نے بتایا کہ یہ ہمارا سردار ہے کہ ڈاکے کا مال تقسیم کر رہا تھا کہ ایک گرج دار آواز آئی جس کو تم لوگوں نے بھی سنا ہوگا اور اس کے ساتھ ایک کھڑاؤں آئی جو اس کے سینے کو کوٹنے لگی، وہ گر پڑا پھر ایک اور گرج دار آواز آئی جس کو تم لوگوں نے بھی سنا ہوگا اور دوسری کھڑاؤں آئی جو اس کو کوٹنے لگی، اور یہ ہمارا سردار خون پھینک کر مر گیا۔ تم اپنا مال لے جاؤ قافلے والے اپنا مال اور وہ مبارک کھڑاؤں لے کر بغداد شریف حاضر ہوئے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ شریف میں حاضر ہوئے اور خدام سے پوچھا کہ شیخ کہاں ہیں۔ ہمارے پاس ان کی منت کا مال ہے اور یہ کھڑاؤں بھی۔ ہمارے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ ان لوگوں نے بتایا کہ فلاں تاریخ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو فرما رہے تھے کہ ایک بیک نعرہ مارا اور کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں ہوا میں پھینکی اور شیخ پر سخت جلال طاری تھا۔ فلاں دن فلاں تاریخ یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ لوگوں نے ملایا تو مطابق پایا۔ لیکن اِس زمانے میں یہی پہچاننا بڑا مشکل ہے کہ کون پیر کامل ہے اور کون عارف باللہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ کی دی ہوئی طاقت اور اذن سے اولیا نے مردے جلائے ہیں

مسئولہ: محمد حسن خان-۱۲ر ربیع الآخر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

بکر کا کہنا ہے کہ مشیت ایزدی کے خلاف اولیا اللہ نے ہزاروں مردوں کو زندہ کیا ہے۔

جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

میرا ظن غالب یہ ہے کہ بکر پر افترا ہے، ایسا کوئی مسلمان نہیں کہہ سکتا کہ مشیت ایزدی کے خلاف اولیاے کرام نے ہزاروں مردے جلائے۔ کچھ لوگوں کی عادت ہے کہ اپنے جی سے باتیں گڑھ کر مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ اسی قبیل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کی دی ہوئی قوت اور اس کے اذن سے اولیاے کرام نے مردے جلائے ہیں اور یہ عقیدہ بالکل حق ہے وہابی اسے بھی شرک کہتے ہیں۔ یہ وہابیوں کی جہالت اور گمراہی ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا:

"واحی الموتیٰ باذن اللّٰہ." میں اللہ کے اذن سے مردے جلاتا ہوں۔

اگر اللہ کے اذن سے اس کی دی ہوئی قوت سے مردے جلانا شرک ہے تو پھر حضرت عیسیٰ بھی مشرک ہوئے۔ اللہ عزوجل نے انھیں نبی اور رسول بنایا اور خود ان کے بارے میں فرمایا:

"تخرج الموتیٰ باذنی." اور تم قبروں سے مردے جلا کر نکالتے ہو، میرے اذن سے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام امت اسے حق مان کر وہابیوں کے نزدیک مشرک ہو گئے۔ (معاذ اللہ) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگوں سے حاجت طلب کرنے کا حکم دیا ہے؟

مسئولہ: رضی احمد صدیقی، پریم نگر، اروئی جالون- ۱۴ / ربیع الآخر

مسئلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا کیا مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔ آپ نے ہمیشہ خدا کے سامنے ہاتھ اٹھائے ہیں اور اسی کو سجدہ کیا ہے۔ کیا آپ اپنے امتی کو بزرگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے اور بزرگوں کے آگے سر جھکانے کو فرماتے ہیں؟

الجواب

حدیث میں ہے:

"اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوہ." حاجتیں نورانی چہرے والوں کے پاس طلب کرو۔

یہ خود حضور کا ارشاد ہے۔ کیا اس ارشاد پر عمل کرنا کفر و شرک ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑا۔ صحابہ کرام میں سے ایک صاحب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار پر حاضر ہوئے، اور عرض کیا یا رسول اللہ استسق اللّٰہ لأمتک اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ عمر سے جا کر کہہ دو کہ بہت جلد بارش آنے والی ہے۔ پھر خوب بارش ہوئی۔ کیا صحابہ کرام سے زیادہ آج کل کے وہابی، دیوبندی اسوۂ رسول کو

سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کیا اولیاے کرام سے استعانت شرک ہے؟ حدیث مشہور کا منکر کافر نہیں گمراہ ہے، "اللّٰھم انی أسئلک و اتوجہ الیک." کے راوی کیا متروک ہیں، صحابہ کرام میں کوئی راوی متروک نہیں، رات میں معراج کرانے کی کیا حکمت تھی؟ نبی جس بات کو امید کے الفاظ سے بیان کریں وہ بھی یقینی ہے۔

مسئولہ: خلیل الرحمٰن رضوی، امام جامع مسجد پنچہ بھدرواہ، ضلع ڈوڈا (جموں وکشمیر) - ۱۳ر ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مسئلہ بعد آداب وسلام خدمت اقدس میں عرض ہے کہ میں یو. پی. ضلع مرادآباد تحصیل بلاری کے قریب قصبہ سیونڈارہ کا باشندہ ہوں۔ بسلسلۂ خدمت دین جموں، کشمیر کے ضلع ڈوڈا کی ایک تحصیل بھدرواہ سے متصل پنچہ گاؤں میں رہ رہا ہوں اس تحصیل کے اندر دیوبندی، تبلیغی کی نحوست پھیلی ہوئی ہے۔ جس وجہ سے چند سوالات کی زحمت دے رہا ہوں۔ وضاحت کے ساتھ جواب فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔

(۱) کتاب توحید الوہیت کے مصنف اس کتاب کے اندر شرک کا طوفان باندھا ہے۔ بات بات پر سنیوں کو مشرک قرار دیا ہے۔ استعانت وعلم غیب کا ہر اعتبار سے انکار کیا ہے، ایک قاعدہ بیان کیا ہے: **العبرۃ لعموم الالفاظ لابخصوص الموارد.** "یعنی اعتبار عموم الفاظ کا ہوتا ہے، نہ کہ خصوصی موارد کا (کیا یہ قاعدہ ٹھیک ہے؟) اس نے یہ قاعدہ بیان کر کے کہا ہے کہ غیر اللہ اور مِنْ دُوْنِ اللّٰہ ایک ہی الفاظ ہیں۔ اللہ کے علاوہ ساری مخلوقات اس میں داخل ہے۔ ولی، نبی کوئی ہو اور کہتا ہے کہ اس طرح بھی کہنا کہ آپ اللہ سے میری سفارش کر دیجیے یہ بھی شرک ہے۔ اور کہتا ہے کہ کفار بتوں کو مستقل معبود نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کو شفیع سمجھتے تھے۔ جس وجہ سے ان کو مشرک قرار دیا گیا یہ کہہ کر شفاعت کا انکار کیا۔ وضاحت فرمائیں اور ووجدک ضالاً فھدیٰ میں ضالاً کا معنی اور وضاحت فرمائیں۔

(۲) "**واللّٰہ لاادری، واللّٰہ لاادری وانا رسول اللّٰہ مایفعل بی ولا بکم (بخاری) عن عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھا قالت من اخبرک ان محمدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعلم الخمس التی قال اللّٰہ تعالیٰ ان اللّٰہ عندہ علم الساعۃ فقط اعظم الفریۃ.**" یہ حدیثیں

سرکار نے کس وجہ سے بیان فرمائیں: "اللّٰھم انی اسئلک واتوجه الیک بنبیک نبی الرحمة." (بخاری الی آخرہ) اس حدیث کے راوی عثمان بن خالد کو متروک الحدیث قرار دیا ہے اور کہا ہے یہ اعتقاد میں قابل استدلال نہیں۔ وضاحت فرمائیں۔

❸ سرکار کو کسی اعتبار سے بھی اپنی طرح کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ قاعدہ کلیہ بیان فرمائیے۔ حضرت شیخ محدث دہلوی کے حوالے سے قاری، رسالے میں معراج کے متعلق ایک مضمون تھا۔ جس میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔ اس کا منکر کافر یہ اللہ کی کتاب سے ثابت پھر وہاں سے آسمان پر لے جانے کا نام معراج یہ احادیث مشہورہ سے ثابت اس کا منکر مبتدع فاسق مخذول ہے۔ اس مبتدع ومخذول کا کیا مطلب؟ کیا حدیث مشہورہ کا منکر کافر نہیں، اور سرکار کو رات میں معراج کرانے کی کیا حکمت ہے؟ وضاحت کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

❶ وہابیوں کی اس قسم کی بکواس کا رد علماے اہل سنت کی کثیر تصانیف میں ہے۔ آپ ان کا مطالعہ کر لیں۔ ہمارے عوام میں یہ بہت بڑی کمزوری ہے کہ وہ علماے اہل سنت کی تصانیف نہیں پڑھتے۔ ایک مفتی کیا کیا کرے؟ احکام شرعیہ بیان کرے کہ روزمرہ وہابیوں کے ایک ایک شبہات کے جوابات میں ستر ستر بار لکھے۔ آپ مناظرہ بجرڈیہہ بنارس کی روداد پڑھ لیں۔ آپ کو پوری تسلی وتشفی ہو جائے گی، اور وہابیوں کو دندان شکن جواب دینے کی استعداد بھی پیدا ہو جائے گی۔ وہابیوں نے خوارج سے سیکھ کر وہ آیات جو کفار اور مشرکین اور بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، مسلمانوں پر چسپاں کرنی شروع کر دی۔ خوارج بھی یہی کرتے تھے جس کی بنا پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خوارج کو سارے مخلوقات سے بدتر کہا کرتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے:

"وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللّٰه وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین."[1]	اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، خوارج کو اللہ تعالیٰ کی سب سے بدتر مخلوق جانتے تھے کہ انھوں نے ان آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی مسلمانوں پر چسپاں کرنے لگے۔

آپ نے جو قاعدہ نقل کیا ہے وہ حق ہے۔ مگر یہ قاعدہ یہاں پر صادق ہی نہیں اس لیے کہ جن پر "غیر اللّٰه" یا "من دون الله" کے پکارنے کو قرآن مجید میں شرک کہا گیا ہے ان کے بارے میں خود

[1] بخاری شریف، ج: ثانی، ص: ۱۰۲۴

قرآن کریم ہی میں فرمایا گیا ہے:

"مایَمۡلِکُوۡنَ مِنۡ قِطۡمِیر ان تدعوهم لا یَسۡمَعُوۡا دُعَاءَ کُمۡ وَلَوۡا سَمِعُوۡا استجابُوا لکم ویوم اَلۡقِیمٰۃِ یَکۡفُرُوۡنَ بِشِرۡکِکُمۡ."(۱)

یہ لوگ کھجوروں کی گٹھلی کے چھلکے تک کے مالک نہیں اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری حاجت روا نہ کرسکیں اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے منکر ہوں گے۔

ایک جگہ فرمایا:

"قُلۡ اَتعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَالَا یَمۡلِکُ لَکُمۡ ضَرّاً وّلا نَفۡعًا."(۲)

تم فرمادو کیا تم لوگ اللہ کے سوا ایسوں کو پوجتے ہو جو تمہارے نقصان نفع کے مالک نہیں۔

اس مضمون کی آیت کثیر ہیں بہ خلاف محبوبان بارگاہِ انبیاے کرام و اولیاے عظام کے۔ کہ اللہ عزوجل نے انھیں عالم میں تصرف کرنے کا اختیار عطا فرمایا ہے۔ بخاری شریف و مسلم شریف وغیرہ حدیث کی کتابوں میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اعطیت بمفاتیح خزائن الارض."(۳)

مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کل کنجیاں دی گئیں۔

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ فرمایا:

"اوتیت بمقالید الدنیا علی فرس ابلق علیه قطیفة من سندس."(۴)

مجھے دنیا کی تمام کنجیاں دی گئیں، جسے جبرئیل ایسے ابلق گھوڑے پر لائے تھے جس پر کریپ کا زین پڑا ہوا تھا۔

خود قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"قُلۡ لّآ اَمۡلِکُ لِنَفۡسِی نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہُ."(۵)

فرمادو میں بذاتہ اپنی جان کے بھلے برے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے

---

[۱] قرآن مجید سورۃ الفاطر، آیت:۱۳-۱۴ [۲] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت:۷٦

[۳] صحیح مسلم، ص:۱۹۹، ج:۱، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

[٤] مسند امام احمد بن حنبل، جلد: ثالث، ص:۳۲۸

[٥] قرآن مجید، سورۃ الاعراف، آیت: ۱۸۸

”الا ماشاء اللّٰہ“ کی تفسیر صاوی میں ہے:

”ای تملیکه لی فانا املکه.“[1]

یعنی اللہ جس کا مالک مجھے بنانا چاہے تو میں اس کا مالک ہوں۔

اولیاے کرام کے بارے میں ایک حدیث قدسی میں فرمایا:

”فاذا احببته فكنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها.“[2]

جب میں اپنے بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے تفسیر کبیر، سورۂ کہف میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

”وكذالک العبد اذا واظب الی الطاعات بلغ الیٰ المقام الذی یقول اللّٰه وكنت له سمعًا وبصراً فاذا صار نور جلال اللّٰه سمعاله سمع القریب والبعید واذا صار ذلک النور بصراً له رای القریب والبعید واذا صار ذلک النور یدًا له قدر علیٰ التصرف فی الصعب والسهل والبعید والقریب.“[3]

اور ایسے ہی بندہ جب طاعات پر پابندی کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کے لیے کان اور آنکھ ہوجاتا ہوں پس جب اللہ تعالیٰ کے جلال کا نور اس کے لیے کان ہوجاتا ہے تو قریب اور بعید کو سنتا ہے اور یہ نور جب اس کی آنکھ ہوجاتا ہے تو دور ونزدیک دیکھتا ہے اور یہ نور جب اس کے لیے ہاتھ ہوجاتا ہے تو سخت اور نرم زمین میں اور دور ونزدیک میں تصرف پر قدرت رکھتا ہے۔

اسی لیے عقائد نسفی میں فرمایا:

[1] تفسیر صاوی، جلد ثانی، ص:۹۷

[2] بخاری شریف، ج:۲، ص:۹۶۳ کتاب الرقاق، مطبع رضا اکیڈمی

[3] تفسیر کبیر، ص:۷۷، ج:۱۱، سورة الکهف، آیت: ۱۲،۹

”وكرامات الاولياء حق فتظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولى من قطع المسافة البعيدة فى المدة القليلة وظهور الطعام والشراب من اللباس عند الحاجة والمشى على الماء والطيران فى الهواء وكلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجة من البلاء وكفاية المهم عن الاعداء وغير ذلك من الاشياء.“[1]

کرامات اولیا حق ہیں تو ولی سے کرامت ظاہر ہوتی ہے۔ بہ طور خرق عادت، مثلاً لمبی مسافت تھوڑی دیر میں طے کرنا اور ضرورت کے وقت کھانے پینے کا سامان اور لباس کا ظاہر ہونا، پانی پر چلنا ہوا میں اڑنا، جمادات اور بے زبان جانوروں سے بات کرنا اور جو ان کی طرف توجہ کرے ان کی بلا کو دور کرنا اور دشمنوں سے کوئی مہم پیش آئے تو اس کی کفایت کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

خلاصہ یہ نکلا کہ جو آیات بتوں اور دیگر معبودان باطلہ کے حق میں وارد ہیں انھیں محبوبانِ بارگاہِ انبیاے عظام اور اولیاے کرام پر ڈالنا قرآن کریم کی تحریف معنوی ہے، کیوں کہ خود قرآن مجید نے تصریح فرما دی ہے۔ یہ غیر اللہ اور ”من دون اللّٰه“ ایسے ہیں جو ادنیٰ سی چیز کے مالک نہیں۔ حتی کہ ملنے جلنے، بولنے کی بھی سکت نہیں رکھتے۔ بہ خلاف انبیاے کرام و اولیاے عظام کے کہ انھیں اللہ عز و جل نے عالم میں تصرف کرنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اس لیے جو آیتیں معبودانِ باطل کے حق میں وارد ہیں اس کے عموم میں انبیاے کرام و اولیاے عظام داخل ہی نہیں۔ لہٰذا قاعدہ مذکورہ کا ذکر یہاں پر لغو اور باطل ہے۔ ثانیاً اس سے بھی عظیم فرق ہے کہ مشرکین ان معبودان باطلہ کی پرستش اور پوجا کرتے تھے۔ ابھی آیت گزری:

”قُلۡ اَتَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ.“[2]　کیا تم اللہ کے سوا اوروں کی عبادت کرتے ہو۔

اسی طرح ”یدعون، تدعون“ آیا ہے اس سے مراد عبادت کرنا ہی ہے۔ مفسرین نے اس کی تفسیر ”یعبدون، تعبدون“ سے کی ہے۔ ترمذی شریف میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”الدعا هو العبادة.“[3]　دعا عبادت ہی ہے۔

---

[1] شرح عقائد نسفی، ص:۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶
[2] قرآن مجید، ۷۶/المائدة:۵
[3] ترمذی شریف، جلد ثانی، ص:۱۷۳

اس کا سبب یہ ہے کہ مشرکین اپنے معبودان باطلہ کو اپنا معبود سمجھ کر پکارتے تھے۔ اس لیے ان کا اپنے معبودان باطلہ کو پکارنا ضرور عبادت اور شرک ہوا۔ بہ خلاف مسلمانان اہل سنت کے کہ وہ انبیاے کرام، اولیاے عظام کو معبود نہیں جانتے ہیں۔ بلکہ اللہ کا محبوب بندہ جانتے ہیں اور اللہ کا محبوب بندہ ہی سمجھ کر ان سے مدد مانگتے ہیں۔ اس لیے یہ شرک یا کفر نہ ہوا۔ رہ گیا کسی کو سفارشی سمجھنا یہ ہرگز نہ شرک ہے ، نہ کفر، نہ حرام۔ حدیث میں ہے:

”شفاعتی لاھل الکبائر من امتی.“[1]　　”میری شفاعت گناہِ کبیرہ کے مرتکب میری امت کے لیے ہے۔“

خود قرآن کریم میں فرمایا گیا:

”من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ.“[2]　　کون ہے جو اس کی بارگاہ میں شفاعت کرے اس کے اذن کے بغیر۔

اس لیے انبیاے کرام کی شفاعت برحق ہے اس پر اہل سنت کا اتفاق ہے کہ اس کا انکار گمراہی ہے وبددینی ہے۔ مگر مشرکین کا اپنے معبودان باطل کو شفیع ماننا ضرور کفر وشرک۔ اولاً اس لیے کہ وہ ان کی عبادت کرتے تھے تاکہ وہ ہماری سفارش کریں۔ آپ نے جو آیت نقل کی ہے وہ خود اس کی دلیل ہے۔ قرآن مجید میں ان کا قول یہ نقل فرمایا ہے:

”وَمَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَا اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى.“[3]　　کہتے ہیں ہم تو انھیں صرف اتنی بات کے لیے پوجتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے نزدیک کردیں۔

ثانیاً معبودان باطلہ کو شفاعت کا اذن نہیں، اور جسے شفاعت کا اذن نہیں اسے شفیع ماننا بہ نص قرآن کفر، اور ان مشرکین کا دو کفر ہوا، ایک غیر اللہ کی پرستش دوسرے ان کو بغیر اذن الٰہی اور اہلیت کے شفیع ماننا۔ بہ خلاف مسلمانوں کے کہ یہ محبوبانِ بارگاہ کو شفیع اس لیے مانتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ان کو شفاعت کا حق دیا ہے، شفیع بنایا ہے اور مسلمان ان کی پرستش نہیں کرتے۔ محبوبانِ بارگاہ سے توسل قرآن مجید سے ثابت ہے ارشاد ہے:

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح، ص:٤٩٤، الفصل الثانی، باب الحوض والشفاعة

[2] قرآن مجید،٣، البقرة، ٢٥٥

[3] قرآن مجید، سورہ زمر، آیت: ٣ پ:٢٣

"اِبْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ."[1] اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ ڈھونڈو۔

صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے توسل سے بارش کی دعا مانگی، پھر وسیلہ بنانا شرک، کفر، حرام کیسے ہوسکتا ہے؟ اور "ووجدک ضالاً فھدیٰ" کا صحیح ترجمہ یہ ہے، اور تمھیں اپنی محبت میں وارفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ اس کا مادہ "ضل" ہے۔ جس کے معنی گم ہونا ہے۔ اسی سے ضالة ہے۔ جس کے معنی گم شدہ چیز کے ہیں۔ کبھی کبھی محبت میں وارفتگی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کی بارگاہ میں عرض کیا:

"اِنَّکَ لَفِي ضَلٰلِکَ الْقَدِيْمِ."[2] بیشک آپ اپنی پرانی وارفتگی میں ہیں۔

جلالین میں اس کی تفسیر میں ہے:

"من افراد لک فی محبته ورجاء لقائه علی بعد العھد."[3] کہ آپ تنہا یوسف ہی سے محبت کرتے ہیں اور زمانہ گزر جانے کے باوجود ملاقات کی امید لگائے ہوئے ہیں۔

اس کا ترجمہ یہ کرنا کہ "تم کو گمراہ پایا" گمراہی ہے۔ ترمذی شریف وغیرہ میں یہ حدیث ہے:

"کنت نبیا و آدم لمنجدل فی طینته."[4] میں اس وقت نبی تھا کہ ابھی آدم علیہ السلام آب و گل کے درمیان تھے۔

اس لیے یہ کہنا کہ چالیس سال تک گمراہ تھے۔ اس حدیث کا رد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ علم غیب سے متعلق پوری بحث انباء المصطفیٰ، خالص الاعتقاد، الکلمۃ العلیہ، ادخال السّنان وغیرہ میں دیکھ لیں ان میں ان دونوں احادیث کے جواب بھی مفصل مذکور ہیں۔ مختصراً یہ ہے کہ پہلے حدیث میں یہی کلام ہے کہ "مایفعل بی" ہے یا "مایفعل به" ہے اور یہ ابتدا کی بات ہے جب کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شروع شروع مدینہ طیبہ تشریف لائے تھے اس وقت فرمایا تھا لیکن خود ترمذی میں ہے کہ جب سورۂ فتح نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا بھی انجام بتا دیا گیا۔ عام شراح نے

[1] قرآن مجید، ۳۵/المائدۃ، ٦ [2] قرآن مجید، ۹۵/یوسف، ۱۳

[3] تفسیر جلالین، ص:۱۹۸

[4] مشکوٰۃ المصابیح، ص:۵۱۳، الفصل الثانی، باب فضائل سید المرسلین

یہی جواب دیا ہے، مگر تحقیق یہ ہے کہ "**مایفعل بی**" کی روایت صحیح نہیں یہ وہم ہے صحیح ہے "**مایفعل به**" ہے جیسا کہ علامہ عینی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ احمد خطیب قسطلانی نے تصریح فرمائی ہے ورنہ کثیر آیتوں سے تعارض لازم آئے گا جو اس ارشاد سے پہلے کی ہیں اور یہ ارشاد حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے۔ خطاب ام العلی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ انھوں نے ان کے اخلاص ایمان، ہجرت کو دیکھ کر پیار سے یہ کہا تھا کہ آپ کے بارے میں میری گواہی یہ ہے کہ ضرور اللہ نے آپ کو عزت دی اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی قیاس اندازے سے نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا لیکن اسی حدیث میں اس کے پہلے ہے:

"**وانی لارجواله الخیر.**" میں اس کے لیے ضرور بھلائی کی امید کرتا ہوں۔

علما نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس بات کو امید کے الفاظ سے بیان فرمائیں وہ بھی یقینی ہے تو خود اس حدیث کے جملے سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے آخرت کی بھلائی قطعی و یقینی ہے اور یہ ارشاد اس بنا پر تھا کہ قیاس سے کسی کے یقینی قطعی طور پر جنتی ہونے کی گواہی نہ دیا کر اس کا سبب یہ تھا کہ مدینہ منافقین سے اس وقت بھرا پڑا تھا جو بہ ظاہر بڑے مومن مخلص بنتے تھے، جن کے ظاہر حال کو دیکھ کر کوئی بھی ان کے جنتی ہونے کا حکم دیتا عوام کو اس سے روکا گیا کہ قرائن اور علامات دیکھ کر اس دور میں کسی کے قطعی اور یقینی جنتی ہونے کا حکم نہ لگاؤ۔ درایت کے معنی قاموس میں یہ ہے۔ کسی جملے سے کوئی بات جاننا اب ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ میں بھی محض کسی کے ظاہر حال کو دیکھ کر یہ نہیں کہتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں اپنی غیب دانی سے میں کہتا ہوں کہ کس کا کیا انجام ہوگا۔ تفصیلی بحث کے لیے نزہۃ القاری جلد چہارم ص:۱۶ تا ۲۱ ر کا مطالعہ کریں۔ ام المومنین کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بغیر اللہ کے بتائے علوم خمسہ (ان پانچ چیزوں کا علم) نہیں تھا ورنہ بہت سی آیات و احادیث سے تعارض لازم آئے گا۔ تفصیل کے لیے مذکورہ بالا کتابوں کا مطالعہ کریں، اس جانفزا حدیث کے کوئی راوی عثمان بن خالد نہیں یہ حدیث یہاں کی موجود کتابوں میں مسند امام احمد بن حنبل جلد چہارم، ص:۱۳۸ر اور ترمذی شریف جلد ثانی، ص:۱۹۷ر پر ہے، ان دونوں کتابوں میں جو سندیں مذکور ہیں ان میں عثمان بن خالد نام کے کوئی راوی نہیں یہ حدیث حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور صحابہ میں کوئی متروک نہیں امام بخاری نے اس حدیث کے

بارے میں فرمایا، ہٰذا حدیث حسن صحیح و کفی بنا قدوۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ احادیث مشہور کا منکر کافر نہیں گمراہ بد دین ہے، ایمان بالغیب، ایمان بالشہادۃ سے افضل ہے دن میں اگر معراج ہوتی تو سب دیکھتے اس پر جو ایمان لاتا وہ ایمان بالشہادۃ ہوتا، ایمان بالغیب نہ ہوتا مومنین کو ایمان بالغیب کی اعلیٰ فضیلت حاصل کرنے کے لیے رات میں معراج کرائی گئی۔ علاوہ ازیں جُلو میں جو فرشتے تھے ان کے انوار کی تاب لانا عام انسانوں کے بس سے باہر تھا۔ علاوہ ازیں دن میں لوگ مکانوں سے باہر میدانوں میں اپنے اپنے کاموں میں ہوتے ہیں۔ کوئی کھیتوں باغوں میں کام کرتا ہوتا ہے کوئی جانور چراتا ہے، براق کی تیز رفتار میں یہ لوگ حائل ہوتے وغیرہ وغیرہ: "من الاسرار لایعلمها الا اللّٰہ ورسولہ." واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب کشف الشبہات کے اعتراض کا جواب

مسئولہ: محمد نصیب علی، مقیم حال کے ۱۱۶/۱، گوجر ڈیری، گوتم نگر، نئی دہلی

مسئلہ کیا کتاب "کشف الشبہات" تالیف محمد بن عبد الوہاب نجدی، جو حکومت سعودیہ کی طرف سے حجاج کرام کو مفت تقسیم کی گئی ہے۔ اسی کے رو سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات کے لیے رجوع کیا گیا ہے۔

❶ حضرات انبیاے کرام علیہم السلام و اولیاے کرام رحمۃ اللہ علیہم سے ان کی ظاہری حیات پاک میں ان سے غائبانہ مدد مانگنے اور ان حضرات سے ان کے وصال شریف کے بعد ان سے مدد مانگنے مثلاً "یا رسول اللّٰہ المدد "صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم". وغیرہ کا ثبوت قرآن پاک میں کہاں ہے؟ یا پھر حدیث صحیح میں کہاں ہے؟

❷ کتاب کشف الشبہات میں ہے؟ "وانّ المساجد للّٰہ فلا تدعوا مع اللّٰہ احدًا."[1] اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔[2]

مندرجہ بالا ترجمہ کشف الشبہات میں کیا گیا ہے اور کنز الایمان میں حضور امام اہل سنت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان نے ترجمہ فرمایا ہے: تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو، اور

[1] قرآن مجید، سورۃ الجن، آیت: ۱۸۔ [2] کشف الشبہات، ص: ۵۔

خزائن العرفان میں اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ: (یہود و نصاریٰ) اپنے گرجاؤں اور عبادت خانوں میں شرک کرتے تھے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے عبادت خانوں میں کون سا عمل کرتے تھے؟ جس کو کنز الایمان میں (غیر خدا کی) بندگی اور خزائن العرفان میں اسے شرک کہا گیا ہے۔ حدیث صحیح کے حوالے کے ساتھ تحریر فرمائیں۔

کشف الشبہات میں تو یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ وہ (یہود و نصاریٰ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیا کرام علیہم السلام کو غائبانہ مدد کے لیے پکارتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا کہ ''اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔ کہ خدا کے علاوہ کسی کو غائبانہ مدد کے لیے پکارنا یہ غیر خدا کی بندگی ہے۔ اور غیر خدا کی بندگی شرک ہے۔ [1]

اور **فلا تدعوا** کا ترجمہ کنز الایمان میں ''تو بندگی نہ کرو'' ہے تو اس کا ثبوت حدیث میں کہاں ہے؟ کیوں کہ اس آیت پاک میں **فلا تدعوا** ہے **فلا تعبدوا**، نہیں۔

انّ المسجد الخ [2] اس آیت کی تفسیر میں پیارے نبی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں کیا فرمایا ہے؟ یا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کیا فرمایا ہے۔ صحیح حدیث کے حوالے سے ارشاد فرمائیں۔

برائے کرم مندرجہ بالا سوالات کے جوابات قرآن پاک، یا پھر حدیث صحیح کے حوالے سے مع اصل عبارت و سلیس اردو ترجمہ کے واضح اور عام فہم عنایت فرمائیں۔

خصوصی گزارش یہ ہے کہ ہم اہل سنت کا معمول ہے کہ اپنی مسجدوں اور مجلسوں وغیرہ میں اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مدد کے لیے غائبانہ طور پر پکارتے ہیں۔ اور پھر اولیاے کرام رحمہم اللہ علیہم کو بھی بہر امداد غائبانہ پکارتے ہیں۔ مثلاً یا رسول اللہ المدد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور یا غوث المدد، یا غریب نواز المدد، یا شاہ مدار المدد وغیرہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) اور اسی طرح صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کے لیے بھی یا کہہ کر پکارتے ہیں۔ مثلاً یا نبی سلام علیک، یا رسول سلام علیک۔

کشف الشبہات پڑھ کر خوف یہ ہوا کہ ہم اہل سنت کا یہ معمول کہیں آیت کریمہ: **فلا تدعوا الخ**

---

[1] مستفاد کشف الشبہات، ص: ۵ وغیرہ۔

[2] قرآن مجید، سورۃ الجن، آیت: ۱۸۔

کے خلاف تو نہیں گزشتہ اہل کتاب کی طرح؟

الجواب

آپ کے یہ سب سوالات خالص مناظرانہ ہیں۔ آپ کو یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ دارالافتا دارالمناظرہ نہیں۔ مناظرہ ایک الگ کام ہے اور فتویٰ الگ کام ہے۔ پھر مناظرہ کے شرائط میں سے یہ ہے کہ فریقین علم میں مساوی ہوں یہاں مساوات نہیں، کہاں آپ کا علم کہ آپ کشف الشبہات کے حافظ اور میرا علم ہے کہ میں نے کشف الشبہات کا نام بھی نہیں سنا۔ آئندہ یہاں مناظرانہ سوالات بھیجنے سے احتراز کریں۔ آپ نے جب وہابیوں کی کتاب ''کشف الشبہات'' پڑھ کر یاد کر لی ہے اور واقعی آپ طالب تحقیق ہیں اور آپ کا مقصود مناظرہ نہیں تو آپ پر لازم تھا کہ اس موضوع پر علماے اہل سنت کی کتابیں بھی پڑھتے، مثلاً الامن العلی، حیات الموات، انباء المصطفیٰ وغیرہ پھر شاید آپ کو ان سوالات کی حاجت نہ ہوتی۔ آپ کی تسلی کے لیے مختصر جواب لکھ رہا ہوں۔

(۱) آپ کے اس سوال سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کام حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صحابۂ کرام نے نہیں کیا وہ ناجائز وحرام اور شرک ہے۔ بہت سے ایسے کام ہیں جو سارے کلمہ گو کرتے ہیں خواہ وہ سنی ہوں یا وہابی اور اسے ثواب سمجھتے ہیں۔ حالاں کہ وہ کام نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور نہ صحابہ نے کیا۔ مثلاً ایک شخص روزانہ بعد نماز فجر بیٹھ کر قرآن مجید دیکھ کر پابندی کے ساتھ بلا ناغہ تلاوت کرتا ہے اس کو ہر فرقہ ثواب سمجھتا ہے حالاں کہ نہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت اور نہ صحابہ کرام سے ثابت نیز یہ حدیث صحیح کا رد ہے۔ امام مسلم وغیرہ نے حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من سنّ فی الاسلام سنةً حسنةً یکون له أجرهٗ وأجر من عمل من بعده من غیر أن ینقص من اجررهم شیئًا.''	جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے سب کے برابر اسے ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔

اس حدیث سے ثابت کہ قیامت تک امت کو یہ حق حاصل ہے کہ اچھے طریقے ایجاد کرے۔ اچھا طریقہ ایجاد کرنے کا بھی ثواب ملے گا عمل کا بھی ثواب ملے گا اور اس کے بعد جتنے عمل کرنے والے ہیں

سب کو ثواب ملے گا اور سب کے برابر ایجاد کرنے والے کو۔

اس لیے یہ عقیدہ رکھنا کہ جو کام صحابہ کرام نے نہ کیا ہو وہ شرک یا حرام ہے اس حدیث صحیح کا رد ہے۔

یہ بدیہی بات ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرات انبیاے کرام اور اولیاے عظام کو عالم میں تصرف کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔ بخاری وغیرہ میں حدیث ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

أوتيت بمفاتيح خزائن الأرض.'' مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔

''أوتيت مفاتيح خزائن الارض.

مسند امام احمد میں ہے:

''بمقاليد الدّنيا'' مجھے دنیا کی تمام کنجیاں دی گئیں۔

تو اب ان سے مدد مانگنا شرک کیسے ہوگا؟

بخاری ہی کی یہ حدیث ہے:

''فاذا أحببت فكنت سمعهٗ الذي يسمع بها وبصرهٗ الذي يبصره أو يده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها.

تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے ان اعضا پر اپنی خاص تجلی ڈال دیتا ہے جس کے سبب قریب کی چیز کو بھی دیکھتے ہیں اور دور کی چیز کو بھی، پست آواز کو بھی سنتے ہیں اور بلند آواز کو بھی، قریب کی آواز کو بھی سنتے ہیں اور دور کی آواز کو بھی، اور قریب میں بھی تصرف کرتے ہیں اور دور میں بھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو یہ قوتیں عطا فرمائیں تو ان سے مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں خواہ حیات ظاہری میں ان سے مدد مانگیں یا بعد وصال، قریب سے مدد مانگیں یا دور سے۔ اب آیئے عہد رسالت کا ایک واقعہ سن لیجیے۔

صلح حدیبیہ کے بعد بنی بکر کے ساتھ مل کر قریش نے بنی خزاعہ پر حملہ کیا ان کے بیس آدمی مار ڈالے۔ بنی خزاعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلیف تھے انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مدد کے لیے پکارا اور حضور نے سنا۔ اور فرمایا لبیک لبیک نصرتُ نصرتُ نصرت.

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوۃ ص: ۲۰۰ میں لکھتے ہیں:

طبرانی ومعجم صغیر از حدیث میمونہ آرد کہ گفت شنیدم شبے آں حضرت را کہ می فرمود در متوضع لبیک لبیک سہ بار فرمود نصرت نصرت سہ بار، چوں برآمد گفتم یارسول اللہ شنیدم کہ تکلم می کنی آیا بود با تو کسے کہ تکلم می کردی بارے گفت ایں راجز بنی کعب برداز خزاعہ کہ از من طلب نصرت می نماید می گوید کہ قریش اعانت بنی بکر کردن تا برسر ما شب خون درزند بعد سہ روز عمر بن سالم خزاعی درمیان چہل مرداز سکہ بمدینہ مطہرہ آمد تا آں حضرت را خبر کند بآں چہ واقع شدہ است واستغاثہ وانتصار نماید۔

امام طبرانی معجم صغیر میں ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث لاۓ ہیں انھوں نے کہا کہ میں نے ایک رات سنا کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضوخانہ میں فرماتے ہیں: لبیک لبیک تین بار نصرت نصرت تین بار۔ جب حضور باہر تشریف لائے تو میں نے پوچھا، یارسول اللہ! میں نے آج رات سنا کہ کسی سے بات کرتے ہیں کیا آپ کے ساتھ کوئی تھا جس سے بات کرتے تھے؟ فرمایا بنوخزاعہ کی شاخ بنی کعب کا فریادی تھا جو مجھ سے مدد مانگ رہا تھا کہتا تھا کہ قریش نے بنی بکر کی مدد کی اور ہم پر شب خون مارا۔ تین دن کے بعد عمرو بن سالم خزاعی چالیس آدمیوں کے ساتھ مکہ معظّمہ سے مدینہ طیبہ آئے تا کہ آں حضرت کو اس واقعہ کی خبر پہنچائیں اور مدد کی درخواست کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

فلا تدعوا مع الله احدًا. کا ترجمہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کیا (تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو) اس پر آپ کو بہت غصہ ہے لیجیے جناب فتح محمد جالندھری غیر مقلد نے یہ ترجمہ کیا۔ (تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو) اور دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی صاحب نے یہ ترجمہ کیا۔ (تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو۔) اس کے متصل بعد تھا۔ **لما قام عبد اللّٰہ یدعوا. الخ.**

اس کی تفسیر جلالین میں ہے **یعبدہٗ ببطن نخلط** اور جالندھری صاحب نے یہ ترجمہ کیا (اور جب خدا کے بندے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے۔) اور تھانوی صاحب نے ترجمہ کیا (جب خدا کا خاص بندہ خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے) اس کے بعد تھا۔ (**انما ادعوا ربّی**) اس کا ترجمہ جالندھری صاحب نے یہ کیا (میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں) تھانوی

صاحب نے یہ ترجمہ کیا (میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں) اب آپ فرمائیے کیا کہتے ہیں؟

اب آپ کی تسلی کے لیے ترمذی شریف کی ایک حدیث لکھواتا ہوں:

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **الدعاء العبادة**. ایسی صورت میں اگر مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے **یدعوا** کا ترجمہ کیا تو اس حدیث کے مطابق کیا اس پر اعتراض حدیث پر اعتراض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اگر مطلق پکارنے کو کوئی شرک قرار دے تو پھر اس کا جینا مشکل ہو جائے گا، اس لیے کہ ان آیات میں یہ تخصیص نہیں کہ دور سے پکارتے تھے، یا غائبانہ، یا فوت ہونے کے بعد پکارتے تھے مطلق ہے تو لازم کہ قریب کو پکارنا بھی شرک، حاضر کو پکارنا بھی شرک اس لیے کہ اس پر اجماع ہے کہ قرآن واحادیث کے ارشادات اپنے اطلاق اور عموم پر رہیں گے جب تک قرآن یا حدیث سے اس کی تخصیص یا تقیید نہ ثابت ہو اس لیے مطلق پکارنے کو شرک کہنا نری جہالت ہے۔ اسی لیے مفسرین **یدعوا** کی تفسیر **یعبد** سے کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہود ونصاریٰ اپنے عبادت خانوں میں کیا شرک کرتے تھے اس کی کوئی تفصیل قرآن وحدیث میں مذکور نہیں۔ یہود کے بارے میں قرآن میں ہے کہ وہ عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو خدا کا بیٹا کہتے اور ان کی پوجا کرتے تھے۔ نیز نصاریٰ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی معبود جانتے تھے۔

قرآن مجید سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں کا شرک یہ تھا کہ یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کو معبود جانتے تھے اور ان کی عبادت کرتے تھے یہی ان کا شرک تھا۔

اہل سنت و جماعت بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ حضرات انبیاے کرام و اولیاے عظام کو نہ تو معبود جانتے ہیں نہ خدا کا بیٹا جانتے ہیں اور نہ عالم میں بالاستقلال متصرف جانتے ہیں بلکہ اللہ کا بندہ اس کا محبوب اور اس کی عطا و دین سے عالم میں متصرف مانتے ہیں وہ بھی اس کے اذن سے اس لیے یہود ونصاریٰ پر قیاس کر کے اہل سنت کو مشرک کہنا افترا و بہتان بھی ہے اور اپنے ایمان سے ہاتھ دھونا بھی ہے اور ساری امت کو مشرک بنانا ہے۔ بہتر ہوتا کہ آپ وہابی علما سے دو باتوں کی توضیح کرا دیتے۔ شرک، عبادت تعظیم کی جامع و مانع تعریف۔ عبادت و تعظیم میں فرق لیکن جس طریقہ سے آپ نے ہمیں پابند کیا ہے کہ قرآن و

حدیث سے جواب دیں اسی طرح ان لوگوں کو بھی پابند کریں کہ قرآن وحدیث کے حوالے سے ہر ایک کی تعریف کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلطان الہند کون ہیں؟ اعلیٰ حضرت اپنے عہد کے قطب تھے،

مسئولہ: محمد رمضان، جونا ناتھ، ضلع بھیلواڑہ (راجستھان) - ۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ (۱) سلطان الہند کون ہیں؟

(۲) کیا سلطان الہند احمد رضا فاضل بریلوی کو کہہ سکتے ہیں؟

(۳) کوئی شخص جو پیر ہیں صاحب خلافت ہے اگر اپنے پیر کی کوئی بات نہ مانے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ العزیز کا خطاب ہے اور وہ حقیقی معنی میں سلطان الہند ہیں۔ ارباب باطن میں ہمیشہ ہر ملک کا ایک سلطان ہوتا ہے جو باطنی طور پر حضرت غریب نواز کا ماتحت رہتا ہے۔ اس وقت اس منصب پر کون فائز ہے معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اپنے عہد کے قطب تھے جیسا کہ بہت سے ارباب باطن نے بتایا ہے ہر عہد میں چار قطب ہوتے ہیں جو باطنی طور پر پورے ملک کا نظم ونسق کرتے ہیں، جن کی حیثیت سلطان ہی کی ہوتی ہے۔ مگر چوں کہ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کا خاص خطاب ہے، اس لیے کسی دوسرے کو سلطان الہند کہنا نہیں چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) اس کی بات کو بھی لکھنا چاہیے۔ اس زمانے میں خلاف شرع پیر کی بات ماننا بھی جائز نہیں: **لاطاعة للمخلوق فی معصیة الخالق**. اب وہ لوگ نہیں رہے جو ایسے صاحب کشف اور ارباب باطن سے تھے کہ وہ مرید کے سب احوال پر مطلع ہوتے تھے اور اس کے اصلاح کی تدبیریں جانتے تھے اور اپنی باطنی توجہ سے اصلاح حال کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں پیری مریدی ایک کاروبار ہو کر رہ گئی ہے۔ یا برائے تبرک، **وقلیلٌ ماهم**۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ابوبکر بن مجاہد کے ایک واقعہ سے متعلق استفتا

مسئولہ: جمیل احمد، کچہری، جاورہ (ایم. پی.) - ۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین اور مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے۔ ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں۔ حالاں کہ آپ اور سارے علماے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انھوں نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ مجھے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد **لقد جاء کم** ......الخ. آخری سورہ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد پھر درود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریف **لقد جاء کم** ......الخ. تک پڑھتا ہے اور تین مرتبہ "**صلی اللّٰہ علیک یا محمد**" تین مرتبہ پڑھتا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو انھوں نے یہی بتلایا۔ یہ روایت کیسی ہے؟ چند حضرات اس درود کو "**صلی اللّٰہ علیک یا محمد**" اور "**صلی اللّٰہ علیک یا سیدنا محمد**" پڑھنے کو تو ناجائز کہتے ہیں، اس درود کو ناقص درود بتلا کر پڑھنے سے روکتے ہیں اور منع کرتے ہیں۔ چند حضرات اس کو سلسلۂ عالیہ چشتیہ کا درود کہہ کر سوا لاکھ تک پڑھتے ہیں۔ براہِ کرم جواب بہ صواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

آپ کو لازم تھا کہ یہ لکھتے کہ علامہ سخاوی نے یہ کہاں لکھا ہے۔ میری نظر سے یہ روایت نہیں گزری ہے اس درود میں ایک شرعی نقص ہے کہ اس میں نام نامی لے کر ندا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ کو نام نامی لے کر پکارنا جائز نہیں ارشاد ہے:

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا."[1]

اے ایمان والو! رسول کو یوں نہ پکارو جیسے تم میں بعض بعض کو پکارتے ہیں۔

جلالین میں اس کی تفسیر یہ ہے:

---

[۱] قرآن مجید، پارہ:۱۸، آیت:۶۳، سورۂ فرقان

”بان تقولوا یا محمد بل قولوا یا نبی اللّٰه یا رسول اللّٰه.“[1] یعنی یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہو۔

اس درود کو جو پڑھنا چاہے وہ بجائے یا محمد کے یا رسول اللہ پڑھا کرے، رہ گیا کچھ لوگوں کا منع کرنا وہ غالبًا وہابیت کی بنا پر ہے۔ اس لیے کہ وہابیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دور سے ندا کرنا یا رسول اللہ یا نبی اللہ کہنا جائز نہیں شرک ہے ان کی باتوں پر دھیان نہ دیا جائے۔ خود التحیات میں ہے:

”السلام علیک ایها النبی.“ سلام ہو آپ پر اے نبی۔

اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دور سے پکار کر سلام عرض کرنا شرک ہوتا تو التحیات میں یہ صیغہ نہ ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قبل اعلان نبوت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم قطب مدار کے مرتبہ پر فائز تھے؟ قطب مدار، غوث اعظم کے ماتحت ہوتا ہے، یہ کہنا کیسا ہے کہ قطب مدار بلا واسطہ اللہ سے فیض حاصل کرتے تھے؟ سلسلہ مداریہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد مبین قادری، محمد سلیم الدین رضوی، بادیوتی، جبل پور (ایم. پی.) ۲۷ر شوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ حضرت بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین نے ایک اشتہار میں مندرجہ ذیل باتیں چھاپی ہیں۔

1. حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل از نبوت قطب مدار کے مرتبہ پر فائز تھے؟
2. حضرت بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کا غسل وکفن مردان غیب نے دیا تھا؟
3. حضرت بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ بلا کسی واسطہ کے حق تعالیٰ سے فیض حاصل کرتے تھے؟
4. جب کہ: سیدی ومولائی حضرت مفتی محمد خلیل احمد برکاتی علیہ الرحمہ سبع سنابل شریف کے ص:۱۱۳۰ پر لکھتے ہیں کہ سلسلۂ مداریہ درست نہیں ہے اور بعض علماے دین ومفتیان کرام نے بھی اس

[1] جلالین، ص:۳۰۲، مکتبہ ملت

سلسلہ کے کالعدم اور سوخت ہونے کے جواز میں فتویٰ دیے ہیں۔

مندرجہ بالا عقائد کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

(۱) جس نے یہ کہا کہ حضور ﷺ قبل از نبوت قطب مدار کے مرتبہ پر فائز تھے اس نے غلط کہا اور حدیث صحیح کا انکار اور اسے رد کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک آن بھی ایسا نہیں گزرا کہ وہ منصب نبوت پر فائز نہ ہوں۔ امام ترمذی وغیرہ نے روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کنت نبینا و آدم بین الروح والجسد."[۱] میں اس وقت بھی منصب نبوت پر فائز تھا کہ ابھی آدم علیہ السلام کا خمیر بھی تیار نہیں ہوا تھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی ایسا وقت ہی نہیں آیا کہ منصب نبوت پر فائز نہ ہوں اس کی کیا گنجائش کہ نبوت سے کم تر عہدے پر فائز تھے۔ اس جاہل کو یہ بھی خبر نہیں کہ قطب مدار کا منصب امتیوں کے لیے خاص ہے اور وہ بھی امتیوں کے منصب میں بہت بعد میں ہے۔ امتیوں میں سب سے افضل صحابہ کرام ہیں پھر تابعین ہیں پھر تبع تابعین ہیں پھر ائمہ مجتہدین، پھر غوث اعظم ہیں، قطب مدار غوث اعظم کے ماتحت ہوتا ہے۔ بات کرنے سے پہلے اپنا عقیدہ معلوم کرنا چاہیے پھر کوئی بات منھ سے نکالنی چاہیے۔ یہ نہیں کہ دیوانوں کی طرح جو منھ میں آیا بک دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) مجھے اس سلسلے میں کوئی تحقیق نہیں۔ کتب معتبرہ میں اس کا کوئی ذکر نہیں اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں کہ حضرت مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مردان غیب غسل دیئے۔ بر بنائے تحقیق وہ اللہ کے ولی تھے۔ لیکن غسل وکفن کی بات مداریوں کے مسلمات کے خلاف ہے وہ تو کہتے ہیں کہ حضرت مدار صاحب کا وصال ہی نہیں ہوا وہ غائب ہو گئے ہیں اور زندہ ہیں پھر ان کا غسل کیسا، کفن کیسا؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) یہ شریعت وطریقت دونوں کے مسلمات کے خلاف ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بلا واسطہ فیض تو بڑی چیز ہے کسی کو ایمان بھی نصیب نہیں ہوا خود فرمایا:

"انما انا قاسم واللہ یعطی."[۲] میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

---

[۱] ترمذی شریف، ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص:۲۰۲، ج:۲، مجلس برکات

[۲] مشکوٰۃ شریف، ص:۳۲، کتاب العلم، مجلس برکات اشرفیہ

دنیا میں جس کسی کو کوئی نعمت ملی یا ملے گی وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ ہی سے ملے گی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر نہ کسی کو کچھ ملا ہے نہ کچھ مل سکتا ہے۔ اولیاے کرام کے مسلمات میں تو یہاں تک ہے کہ سارے اولیاے کرام سرکار غوث اعظم کے ماتحت ہیں، سب کو ان کے ذریعہ سے سب کچھ ملتا ہے۔ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات میں لکھتے ہیں:

''تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہ وچوں نوبت بایں بزرگوار شد۔ منصب مذکور باو قدس سرہ مفوض گشت ومابین ائمۂ مذکورین وحضرت شیخ ہیچ کس بریں مرکز مشہود نمی گردد وصول فیوض وبرکات دریں راہ بہ ہر کہ باشد از اقطاب ونجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ ایں مرکز غیر او را میسر نشدہ (الی ان قال) نیز تا معاملہ توسط فیضان برپاست بتوسل اوست[1]

یہاں تک کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ تک نوبت پہنچی تو منصب مذکور تفویض ہوا۔ ائمہ مذکورین اور حضرت شیخ کے درمیان کوئی شخص اس مرکز پر فائز نہیں اور اس راستے کے فیوض وبرکات اقطاب ونجبا میں سے جس کسی کو بھی پہنچتے ہیں وہ صرف غوث اعظم ہی کے توسط سے پہنچتے ہیں۔ کیوں کہ یہ مرکز سوائے ان کے کسی کو میسر نہیں۔ جب تک فیضان کا توسط قائم ہے انھیں کے توسل سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) سبع سنابل شریف مفتی خلیل احمد برکاتی مارہروی ثم حیدرآبادی، پاکستانی کی تصنیف نہیں۔ سبع سنابل شریف ہمارے آقاے نعمت مشائخ مارہرہ مطہرہ کے جد اعلیٰ سند الواصلین حضرت میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ کی تصنیف ہے۔ مفتی صاحب مذکور نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ سبع سنابل شریف میں ضرور یہ ہے کہ حضرت مدار صاحب قدس سرہ نے فرمایا میں نے اب تک کسی کو اجازت وخلافت نہیں دی ہے اور آئندہ نہیں دوں گا۔

اس روایت کی رو سے سلسلۂ مداریہ منقطع ہے۔ مداری پیر جو پیری مریدی کرتے ہیں وہ صحیح نہیں۔ لیکن ان کے بالمقابل ہمارے سلسلۂ برکاتیہ میں سلسلۂ بدیعیہ بھی ہے جس کی اجازت تمام مشائخ دیتے آئے ہیں جو کتاب مستطاب ''النور والبہاء'' میں مذکور ہے اس کے پیش نظر اس پر جھگڑنا نہیں چاہیے کہ سلسلہ مداریہ جاری ہے یا منقطع۔ البتہ اس سلسلے سے مرید نہیں ہونا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، ص: ۵۸۵

کیا حضرت مدار صاحب مقام صمدیت پر فائز تھے؟

مسئولہ: محمد مبین الدین قادری رضوی - ۱۵ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ مقام صمدیت پر فائز تھے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب

یہ کہنا کہ مدار صاحب قدس سرہ مقام صمدیت پر فائز تھے، کسی طرح درست نہیں بلکہ بہت ہی خطرناک ہے اس لیے کہ صمدیت کے معنی ہیں ''صمد ہونا'' اور ''صمد'' اللہ عزوجل کی ایسی صفت خاصہ ہے کہ اس کا اطلاق مخلوق پر جائز نہیں اس لیے کہ صمد کے معنی ہے جو سب سے بے نیاز ہو اور ساری مخلوق اس کی محتاج ہو اور ہمیشہ سے ہو ہمیشہ رہے۔ جلالین میں ''الصمد'' کی تفسیر ہے:

''المقصود فی الحوائج علی الدوام.''[1]

جمل میں فرمایا:

''وھو الموصوف بہ علی الاطلاق و کل ماعداہ محتاج الیہ فی جمیع حالاتہ وقولہ علی الدوام اشار بہ الی قول الامام الصمد الدائم الباقی وفی القاموس الصمد السید لانہ یقصد الدائم.''[2]

صمد وہ ذات ہے جس کی جانب ہمیشہ ہمیشہ حاجات میں قصد کیا جائے اور اس کے علاوہ سب اپنے تمام حالات میں اس کے محتاج ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے۔

نیز کعب احبار نے فرمایا کہ: لم یلد ولم یولد.'' صمد کی تفسیر ہے یعنی جس کے نہ ماں باپ ہیں اور نہ اولاد ہیں۔ صمد کے ایک معنی یہ ہیں:

''مالا جوف لہ.'' جس کے اندر خلا نہ ہو۔

ان دونوں معنوں میں سے کوئی بھی حضرت مدار پر صادق نہیں بلکہ پہلے دو معنوں کو ثابت ماننا کفر ہے رہ گیا یہ احتمال کہ صمدیت کے کوئی نئے معنی گڑھ کر اطلاق کیا جائے تو یہ بھی جائز نہیں۔ کیا اس کی اجازت ہوسکتی ہے کہ کوئی بے باک یہ کہے کہ میرا پیر مقام ربوبیت پر فائز ہے اور معنی یہ بنائے کہ اپنے مریدین کو

[1] جلالین شریف، ص: ۵۰۸، سورۃ اخلاص

[2] جمل، جلد رابع، ص: ۶۰۱-۶۰۲

سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ کوئی بے باک یہ کہے کہ میرا پیر الوہیت پر فائز ہے اور معنی یہ بتائے کہ سارے پیروں کا پیر ہے تو کیا اس کی اجازت ہوگی؟، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں اسی طرح صمد کا جب ایک معنی متعین ہے تو اس کا نیا معنی گڑھ کر کسی پر اس کے اطلاق کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں ہوگی۔ رہ گیا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کا اخبار الاخیار میں یہ تحریر فرمانا:

''گویند کہ وے در مقام صمدیت بود۔'' یہ اس کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں۔ یہ حضرت شیخ نے بہ طور تعجب ذکر فرمایا ہے۔ اس کے شروع میں ہے:

''غریب احوال وعجائب اطوار از وے نقل می کنند گویند کہ در مقام صمدیت بود۔''(۱)

لوگ آپ کے متعلق بڑے بڑے عجیب وغریب واقعات نقل کرتے ہیں کہتے ہیں کہ آپ مقام صمدیت پر تھے۔

مداریوں کے علاوہ کسی سلسلہ میں مقام صمدیت کا کوئی ذکر نہیں ملتا اور نہ تصوف کی کتابوں میں کہیں اس کا پتہ ہے اور کوئی مداری آج تک مقام صمدیت کی تشریح نہیں کر سکا، اور بہ ظاہر یہ بہت خطرناک جملہ ہے۔

اس لیے یہ کہنا کہ حضرت مدار صاحب قدس سرہ مقام صمدیت پر تھے، صحیح نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت مدار ولی کامل عارف باللہ تھے، انھیں مدارِ اعظم کہنا جائز ہے۔

مسئولہ: احمد علی قادری، ایس. ڈی. او. ٹیلی فون، جگدیش پور، سلطان پور (یو. پی.)- ۲۵/ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ ① زید جو کہ حضرت مدار رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں اپنے کو مرید بتاتا ہے، اپنے نعرے میں دم مدار بیڑا پار و مدار اعظم کہتا ہے۔ زید کا یہ کہنا از روئے شرع جائز ہے؟

② زید سبع سنابل شریف کے حوالے سے کہتا ہے کہ حضرت شیخ سراج نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے مریدوں کو گمراہ کیا تو یہ گمراہ کرنا شیطان کا کام ہے اس لیے یہ مداریوں پر بریلویوں کا طنز ہے کہ مدار یہ سلسلہ کو بدنام کرنا ہے اس بات میں کیا حق ہے؟ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

③ زید سنی بریلوی صحیح العقیدہ مسلمان ہے اور دینی معلومات سند کے ساتھ رکھتا ہے، میلاد پاک بھی حوالے کے ساتھ پڑھتا ہے صوم وصلوٰۃ وشریعت کا پابند بھی ہے۔ لیکن سند یافتہ عالم ومولانا نہیں

[۱] اخبار الاخیار

ہے کیا اسے عالم ومولانا کہنا جائز ہے؟ دونوں میں کیا فرق ہے؟ عالم ومولونا بغیر سند یافتہ کہا جائے تو کوئی گناہ تو نہیں؟ جواب سے آگاہ کریں۔

الجواب

(۱)-(۲) ”دم مدار بیڑا پار“ کا نعرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت مدار صاحب رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہہ ولی کامل عارف باللہ تھے اس لیے ان کا نعرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح انھیں مدار اعظم کہنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں اور سبع سنابل شریف میں حضرت شیخ سراج الدین سوختہ علیہ الرحمہ کے جملہ پر مذکورہ بالا اعتراض جہالت کے ساتھ خباثت بھی ہے۔ خود قرآن مجید کی صفت بیان کی گئی:

”يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا.“(۱) اللہ بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے۔

نیز قرآن مجید ہی میں بلعم باعور کے بارے میں ہے:

”اضله الله على علم.“ اور اللہ نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔

یہ جاہل مداری اس کا کیا جواب دے گا۔ کیا یہ بدطینت یہاں بھی کہہ دے گا کہ گمراہ کرنا شیطان کا کام ہے۔ (معاذ اللہ) پھر سبع سنابل شریف میں گمراہ کرنے سے طریقت میں گمراہ کرنا مراد ہے اور وہ یہ ہے کہ جب مدار صاحب نے نہ کسی کو اپنا خلیفہ بنایا نہ کسی کو اپنا جانشین تو مداری پیری مریدی کا کاروبار کیوں کر رہے ہیں۔ یہ طریقۂ گمراہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) زید کو عالم کہنا، مولانا کہنا درست نہیں، عالم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ وہ بہت زیادہ دینی معلومات رکھتا ہو اور اسے یہ قدرت ہو کہ بہ وقت ضرورت کتابوں سے مسائل اخذ کر سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت زندہ شاہ مدار کو مسجود الخلائق کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد بشیر کلیم بستوی - ۱۷ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ ایک مدار یہ سلسلہ کا مرید کہتا ہے کہ جس طرح آدم علیہ السلام کو مسجود الملائکہ بنایا اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدار کو مسجود الخلائق بنایا

[۱] قرآن مجید، سورۂ بقرہ: پارہ:۱، آیت:۲۶

اوراس کے ثبوت میں ایک کتاب دلیلاً پیش کرتا ہے۔ اسی کتاب میں یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسی کتاب کے لکھنے والے اور اس پر اعتقاد رکھنے والے، اس کی اشاعت کرنے والوں کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ شخص جس نے یہ بکا کہ ''جس طرح اللہ نے آدم علیہ السلام کو مسجود الملائکہ بنایا اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدار کو مسجود الخلائق بنایا۔'' شریعت پر، طریقت پر خود حضرت سید شاہ قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ پر افترا کیا۔ حاشا وکلا نہ شریعت ہی میں اس کی اجازت کہ غیر خدا کو سجدہ کیا جائے نہ طریقت ہی میں روا۔ اور نہ کہیں یہ ثابت کہ حضور سیدنا بدیع الدین قطب المدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی سے سجدہ کرایا ہو، اس شخص پر لازم ہے کہ اس بکواس سے توبہ کرے۔ جاہل مصنفین کی کتابیں لائق استناد نہیں۔ جس نے یہ مضمون کتاب میں لکھا ہو اور جس کا اعتقاد ہو سب پر توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: محمد شریف الحق امجدی رضوی

دارالافتا، بریلی شریف

الجواب صحیح:- اوراس قول میں بظاہر تفضیل حضرت سیدنا قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بر خلیفۃ اللہ سیدنا آدم علیہ السلام ہے۔ اس کے قائل اور ناقل کی اگر تفضیل کی نیت ہو تو بہت سخت عظیم وبال۔ موجب اشد نکال ہے۔ اس پر توبہ کے ساتھ تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفیٰ رضا عفی عنہ

۱۷ر جمادی الآخرہ، ۱۳۸۱ھ

حضرت سید محمد ترمذی کالپی کی ایک کرامت

مسئولہ: عبدالقدیر خان، مقام وپوسٹ، گلولی، جالون (یو. پی.)- ۱۹ر رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ خانقاہ محمدیہ کالپی شریف میں بدایوں اور کچھوچھہ شریف کی طرح تقریباً دو تین ماہ سے پیشیاں پڑنے لگیں۔ لاکھوں اجنہ اور آسیب جلائے جاتے ہیں، کسی کو پھانسی کی دی جاتی ہے اور کسی کو ہتھکڑی، بیڑی، ڈال کر قید کیا جاتا ہے اور بڑے بڑے مسحور آسیب زدہ صحت یاب ہو جاتے ہیں، اور

بڑے بڑے مریض جن سے حکیم وڈاکٹر عاجز آ گئے اور لاکھوں روپیہ خرچ کرنے کے باوجود ٹھیک نہ ہو سکے وہ صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ یہ تو سب حق ہے، بزرگوں کا فیضان، تصرفات کشف وکرامات برحق سب پر ایمان ویقین ہے۔لیکن کچھ عجوبہ باتیں علم کی روشنی اور عقل سے بعید ہیں وہ یہ کہ باقاعدہ آنکھوں کا آپریشن بھی ہوتا ہے مریض دیکھتا ہے کہ دوا ڈالی گئی ڈاکٹر آپریشن کر رہا ہے بعض کو گلوکوز چڑھایا گیا جس کی بین دلیل یہ کہ ٹانکے آپریشن کے دیکھے جاتے ہیں، اور گلوکوز کی جگہ خون نکلتا ہوا دیکھنے میں آتا ہے، یہ کیا ہے؟ کیا ایسا ممکن ہے۔آپس میں نہایت اختلاف وتصادم مچا ہوا ہے اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ یہ بزرگوں کی کرامت نہیں بلکہ کوئی اجنّہ میں سے یہ کرتب دکھا رہا ہے۔ولی کی نگاہ وتوجہ سے تو نابینا کو بینائی، بیمار کو صحت، کمزور کو توانائی، حاجت مند کی حاجت روائی ان کے درباروں سے فیض کا دریا جاری رہتا ہے۔مگر آنکھوں کو آپریشن، انجکشن، گلوکوز کی بوتل، یہ باتیں بعید از علم ودانش ہیں کہ زمانۂ صحابہ سے لے کر آج تک کسی بزرگ کے مزار سے ثابت نہیں پھر یہ کیا ہے۔عقل حیران ہے اور تماش بینوں کا اس قدر میلہ بھیڑ کہ الامان، الحفیظ نہ مسجد میں جگہ نہ روضہ پاک میں جانے کی جگہ۔سحر آسیب زدوں اور اجنّہ سواروں کا چیخنا چلانا، بے تحاشہ دوڑنا، عورتوں کا سر کھولے بال گھمانا، کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ایسی بھیڑ بھاڑ میں دو ایک لڑکیاں جو جال رچی ہوئی تھیں اغوا ہوئیں۔اب عام آواز یہ ہے کہ اس طرح خانقاہ بدنام ہو جائے گی اور ایک مفتی صاحب تو فتویٰ دے گئے کہ خانقاہ میں جانے والوں پر توبہ لازم ہے کیوں کہ جوان لڑکیاں بے پردہ بال کھولے، بال بکھرے قبروں پر دوڑتی پھرتی ہیں اور غنڈے لوگ تماش بین بنے ہوئے مزہ لے رہے ہیں۔حکم فرمائیں کیا کیا جائے اور یہ آپریشن، کینسر والے کی مرہم پٹی گلوکوز کا چڑھانا یہ کیسا ہے؟ صحیح ہو سکتا ہے یا غلط؟ یا کسی بڑی شے کا دخل مداخلت اور ان مفتی صاحب کا قول کہ خانقاہ میں جانے والوں پر توبہ لازم ان جملہ امور پر حکم شرع کیا ہیں؟ رہنمائی کی جائے۔بینوا وتوجروا۔

الجواب

آپ نے سوال میں جو باتیں حضور سیدنا سید محمد ترمذی کالپی قدس سرہ کے مزار سے متعلق لکھی ہیں وہ سب شرعاً ممکن اور جائز ہیں۔آنکھ کا آپریشن اور گلوکوز کا چڑھنا اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔محبوبانِ بارگاہ اپنی کرامتیں جس رنگ میں چاہتے ہیں دکھاتے ہیں۔البتہ خانقاہ شریف کے منتظمین پر واجب ہے کہ ایسا انتظام کریں کہ عورتوں کی حاضری کے لیے الگ وقت ہو اور مردوں کی حاضری کے لیے الگ وقت ہو۔جو عورتوں کے لیے وقت مقرر ہو اس میں کوئی مرد خانقاہ کے اندر قدم نہ رکھے اور جو مردوں کے

حاضری کا وقت ہو کوئی عورت خانقاہ میں نہ گھسنے پائے۔ اس کے لیے خانقاہ کے گیٹ پر چوکیدار مقرر کردیں جو اس پر کنٹرول کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کسی عورت پر بزرگ حاضر ہوتے ہیں؟

مسئولہ: انوار احمد، حیدر آباد، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو. پی.)-۲۱/ذوقعدہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ محلّہ پورہ رانی میں ایک شریفن نام کی عورت رہتی ہے اس کا کہنا ہے کہ میرے اوپر تمام اولیاے اللہ حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت جو عورتیں اس کے پاس جاتی ہیں وہ عورت سب عورتوں کے دل کا حال بتاتی ہے اور وہ یہ بھی بتاتی ہے کہ تم کب اور کیسے مروگی۔ جب کہ وہ جاہل ہے اور گنوار، ان پڑھ اور اس کا پہناوا ساڑی اور بلاؤز ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتی۔ اس پر اور اس کے ماننے والوں پر شرع کا کیا حکم ہے۔ جواب سے نوازیں۔

الجواب

یہ عورت شریفن نام کی جھوٹی اور مکار ہے۔ حضرات اولیاے کرام کسی پر آئیں اس کی کوئی اصل نہیں خصوصاً ایسی عورت پر جو نماز نہیں پڑھتی اور نیم عریاں لباس پہنتی ہے جو لوگ اس کی باتوں کو سچ جانتے ہیں وہ اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”من اتی کاھنًا فصدقه بما یقول او اتی امراته حائضًا او اتی امرأته فی دبرها فقد برئ بما انزل علی محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم رواه احمد وابوداؤد عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه.“[1]	جو کسی کاہن کے پاس گیا اور کاہن نے جو کچھ بتایا اس کو سچ جانا یا حالت حیض میں عورت کے ساتھ ہم بستری کی یا عورت کے ساتھ لواطت کی وہ اس سے بری ہو گیا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتارا گیا۔

اس عورت کے پاس کوئی نہ جائے۔ نہ اس کی بات کوئی سنے جو جا چکے ہیں وہ سب توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] مشکوٰۃ شریف، باب الکھانۃ، ص:۳۹۳، مجلس برکات

یہ کہنا کہ ہم علما اور فتویٰ نہیں مانتے کفر ہے، ولی ہونے کے لیے عالم ہونا شرط ہے، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی بنکر تھے، حضرت صدر الشریعہ اعلیٰ حضرت کے وکیل بالبیعت تھے، ولی ہونا کسی قوم کے ساتھ خاص نہیں؟

مسئولہ: ممتاز علی رضوی، ڈیہپور کھری

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے حق حسب ذیل میں: زید بکر میں بحث ہو رہی تھی۔

(۱) زید: انصاری ولی ہو سکتے ہیں؟

بکر: علامہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی، حضرت محدث سورتی ثم پیلی بھیتی، مولانا امجد علی اعظمی رضوان اللہ علیہ ولی ہیں۔

(۲) زید: احمد رضا خان لکھتے ہیں نہیں ہو سکتے چوں کہ یہ رذیل اقوام سے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ دیکھو۔

بکر: اعلیٰ حضرت مذکورہ حضرات کی عزت فرماتے مذکورہ فتویٰ میں صرف کفر کا بیان فتویٰ ہندیہ قاضی خان، درمختار وغیرہم سے اخذ فرمایا۔ ولی نہیں ہو سکتے۔ یہ جدت تمہاری ہٹ دھرمی ہے۔

(۳) زید: جاہل بے دین رضا نے صرف تحریر کیا، کسی کتاب میں نہیں، اگر ہے ایسی کتاب تو نہیں مانتے۔

بکر: علماے اسلام سے فتویٰ حاصل کریں؟

(۴) زید: عقل ہے علما وفتویٰ کو نہیں مانتے (زید نے مع ساتھیوں کے نازیبا کلمات اعلیٰ حضرت کے لیے ادا کیا)

بکر: رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علما کے لیے فرماتے ہیں: "**العلما ورثة الانبیاء.**" اس کے کیا معنی ہیں؟

(۵) زید: نبی زندہ یا ختم۔

بکر: بہ حیات۔

(۶) زید: وراثت غیر معنی، حدیث، غلط۔

بکر: علما کا قرآن میں ذکر ہے۔

⑦ زید: توبہ کیجیے نہیں ہے۔

بکر: میں نے توبہ کی بارگاہِ خدا میں۔

⑧ زید: اولیا کا ذکر قرآن میں ہے۔

بکر: قطعی میں منکر نہیں البتہ علما کو اولیا پر فضیلت ہے۔

⑨ زید: غلط، علما جہنمی ہیں۔ مومن آپس میں بھائی ہیں۔ حدیث ہے۔ رضا خان جاہل بے دین نے اقوام کو ذلیل اپنی عقل سے لکھا۔

بکر: بعض معاملہ میں ایک کو ایک پر فضیلت، خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ مثلاً ابوبکر کو عمر پر، عمر کو عثمان پر، عثمان کو حضرت علی پر۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

⑩ زید: رضا کو اعلیٰ حضرت، ابوبکر، عمر، عثمان، علی کے ناموں سے پہلے حضرت کیوں نہیں؟

بکر: انوار الحق صاحب بتائیں کیا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہیں کہا۔ انھوں نے بتایا بکر نے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہا ہے۔

⑪ زید: حضرت نہیں کہا یہ توہین ہے۔

بکر: توبہ کی اللہ سے۔ امام احمد رضا ہی نے کہا تھا کہ:

⑫ زید: جاہل بے دین رضا امام نہیں، شرع میں صرف بارہ امام ہیں۔

بکر: روز آنہ نمازوں میں امام بناتے ہو

⑬ زید: یہ پیش امام ہیں۔ آیا زید مع ساتھیوں و بکر اپنے اپنے قول کے مطابق شرع کی روشنی میں مومن رہے یا نہیں؟ کسی مرید کے مرید ہیں کیا بیعت قائم رہی۔ نماز اہل سنت کی صفوں میں شامل ہو کر پڑھیں۔ دائیں بائیں نمازیوں کے نماز ہوگی؟ قرآن وحدیث فقہ کی روشنی میں مع دلائل جواب دیں۔

الجواب

①-②-③ ولی ہونا کسی قوم کے ساتھ خاص نہیں، جو بھی مسلمان صحیح العقیدہ شریعت کا پابند ہو وہ ولی ہوسکتا ہے۔ بنکر قوم میں بھی ولی ہوئے ہیں اور ہوسکتے ہیں بلکہ ان شاء اللہ قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ طریقت کے سلاسل اربعہ میں حضرت خواجہ خواجگاں بہاء الدین نقشبندی قدس سرہ بنکر قوم کے تھے۔ زید نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ پر بہتان باندھا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کہیں بھی کسی بھی کتاب

میں یہ نہیں لکھا ہے کہ بنکر قوم ولی نہیں ہوسکتی۔ اگر زید اس کو اعلیٰ حضرت کی کسی بھی کتاب میں دکھاوے تو میں اس کو خط غلامی لکھانے کو تیار ہوں۔ زید نے یہ افترا کر کے اپنی دنیا بھی خراب کی اور آخرت بھی۔ دنیا میں جھوٹا مفتری کذاب کہلائے گا۔ آخرت میں اللہ جو عذاب دے گا اسے وہ جانے گا۔ کسی پر جھوٹا الزام لگانا انتہائی کمینہ پن ہے۔ جسے کوئی انسان بھی اچھا نہیں کہہ سکتا۔ رہ گیا مسئلہ کفایت تو وہ ایک الگ چیز ہے۔ زید کو یوں سمجھ میں نہیں آئے گا۔ زید سے کہیے کہ میں ایک بھنگی کے لڑکے کا پیغام یا ایک نائی کے لڑکے کا پیغام دیتا ہوں۔ اپنی لڑکی سے شادی کر دے تو زید کی حقیقت سب پر واضح ہو جائے گی۔ زید اتنا بے باک گمراہ ہو چکا ہے کہ جب وہ احادیث کو نہیں مانتا تو وہ فقہا کے ارشادات نہ ماننے کی اس سے کیا شکایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴)-(۵)-(۶)-(۷) زید اور اس کے ساتھیوں نے مطلقاً جو یہ کہا کہ ہم علما اور فتویٰ نہیں مانتے اس کی وجہ سے یہ سب کافر ہو گئے۔ مطلقاً علما و فتویٰ کا انکار کفر ہے۔ اس لیے کہ یہ صراحۃً شریعت کا انکار ہے یہ حدیث حق ہے: العلماء ورثة الانبیاء.“[1] یہ حدیث مسند امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، ترمذی، دارمی، ابن ماجہ وغیرہ میں ہے۔ پوری حدیث یہ ہے:

”انما العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء ولم یورثوا دینارًا ولا درهمًا وانما ورثوا العلم.“[2]	بیشک علما انبیا کے وارث ہیں، انبیا نے دینار ودرہم وراثت میں نہیں چھوڑا ہے۔ علم چھوڑا ہے۔

یہاں وراثت کا معنی شرعی اور عرفی نہیں لغوی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

”وَاِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡیٖ وَنُمِیۡتُ وَنَحۡنُ الۡوَارِثُوۡنَ.“[3]	ہمیں جلاتے اور مارتے ہیں اور ہمیں وارث ہیں۔

اس کی تفسیر جلالین میں الباقون سے کی ہے۔ وارث کے لغوی معنی باقی رہنے کے ہیں اور حدیث میں مراد یہ ہے کہ انبیاے کرام کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ان کے علم اور ارشاد کو انھوں نے پایا یہ مال ودولت کی وراثت نہیں۔ جس میں مورث کا مر جانا شرط ہے۔ بلکہ باطنی وروحانی وراثت ہے۔ اس حدیث کا انکار کر کے زید اس کے ساتھی گمراہ ہو گئے۔ بلاشبہہ قرآن مجید میں علما کا ذکر ہے اور ان کے

[1] مشکوۃ شریف کتاب العلم، ص:۳٤، مجلس برکات [2] ایضاً

[3] قرآن مجید، پارہ:۱٤، آیت:۲۳، سورۃ الحجر

فضائل کا بیان ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا.“[1] — اللہ سے اس کے بندوں میں صرف علما ہی ڈرتے ہیں۔

ایک جگہ فرمایا:

”یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ دَرَجٰتٍ.“[2] — اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا، درجے بلند فرمائے گئے۔

زید نے اس کا انکار کیا جو حقیقت میں قرآن مجید کے مضمون کا انکار ہے۔ اس کی وجہ سے زید گمراہ بد دین ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۸) بکر کی یہ جہالت ہے کہ علما اور اولیا کو دو متضاد قسمیں سمجھ رکھا ہے ان دونوں میں تضاد نہیں بلکہ تمام مشاہیر علماے کرام عالم بھی ہیں، ولی بھی ہیں۔ حضرت سیدنا غوث اعظم، حضرت سیدنا غریب نواز، حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی، حضرت سیدنا جنید بغدادی، حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت معروف کرخی، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، حضرت محبوبِ الٰہی۔ یہ سب بڑے پائے کے عالم تھے۔ بلکہ ولی ہونے کے لیے عالم ہونا شرط ہے۔ صوفی بے علم مسخرۂ شیطان ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بہت اسے اولیاے کرام ایسے گزرے ہیں کہ ظاہری طور پر انھوں نے علوم حاصل نہیں کیے۔ مگر انھیں علم لدنی حاصل ہوا۔ اس لیے ولایت کی پہلی شرط ہے شریعت کی پابندی۔ قرآن کریم میں ہے:

”اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ.“[3]

جو شریعت کے علم سے واقف نہ ہوگا وہ متقی ہو ہی نہیں سکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) زید نے علما کو جہنمی کہا اس کی وجہ سے کافر ہو گیا، اس کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کو جاہل بے دین کہا اس کی سزا ان شاء اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی عبرت ناک ملے گی اور آخرت میں بھی۔ اس نے اعلیٰ حضرت کو بے

[1] قرآن مجید، پارہ: ۲۲، آیت: ۲۸، سورۃ فاطر

[2] قرآن مجیدم، پارہ:۲۸، آیت:۱۱، سورۃ مجادلۃ

[3] قرآن مجید، پارہ:۹، آیت:۳٤، سورۃ انفال

دین کہا خود بے دین ہو گیا جو کسی دین دار کو بے دین کہے اس نے گویا دین کو بے دین کہا اور یہ کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑩-⑪ احادیث میں ان حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جہاں بھی ذکر ہے کہیں حضرت نہیں صرف نام ہے۔ مثلاً "قال ابو بکر، قال عمر" اگر صرف نام لینا بے ادبی ہے تو وہ صحابہ کرام اور تابعین اور محدثین جنھوں نے بغیر حضرت کے ان حضرات کا نام لیا ان کے بارے میں زید کیا کہے گا؟ کیا ان سب نے ان حضرات کی توہین کی، جہالت وہ بلا ہے جو آدمی کو جہنم میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑫ یہ رافضیوں کا عقیدہ ہے کہ امام صرف بارہ ہیں اسی وجہ سے انھوں نے ایک امام کو غائب کر رکھا ہے یہ شیعیت ہی کا اثر معلوم ہوتا ہے کہ زید اپنا ایمان بھی کھو بیٹھا امام کے معنی ہیں پیشوا۔ قرآن کریم میں ہے:

"يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ."(۱) قیامت کا دن وہ ہے کہ ہم ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے یعنی پیشوا کے ساتھ۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا: "اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا."(۲) انبیاے کرام کے بارے میں فرمایا: "وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا."(۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کل کتنے امام ہوئے زید نے یہ کہہ کر کہ صرف بارہ امام ہیں ان آیتوں کا انکار کیا ہر دینی پیشوا امام ہے۔ دیوبندیوں نے عبد الشکور کاکوروی کو امام اہل سنت لکھا زید اس کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زید اپنی گمراہیوں کی وجہ سے گمراہ بد دین ہے بلکہ اپنے اقوال کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد۔ زید اسلام سے خارج ہو گیا اس کی اپنے پیر سے بیعت فسخ ہو گئی اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ زید پر فرض ہے کہ مذکورہ بالا تمام گمراہیوں اور کفریات سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اپنی بیوی سے نئے مہر کے ساتھ نکاح کرے۔ اگر زید یہ سب کر لے فبہا ورنہ اس سے سلام و کلام، میل جول

---

[۱] قرآن مجید، پارہ:۱۵، آیت:۷۱، سورۃ بنی اسرائیل

[۲] قرآن مجید، پارہ:۱، آیت:۱۲۴، سورۃ البقرۃ

[۳] قرآن مجید، پارہ:۲۱، آیت:۲۴، سورۃ سجدۃ

حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۳) مسجد میں آنے دینا ناجائز صف میں کھڑا ہوگا تو قطع صف لازم آئے گی بکر نے زید کے فریب میں آ کر بعض صحیح اور حق باتوں سے توبہ کی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ حق باتیں نہیں ہیں۔ مثلاً زید نے کہا علما کا ذکر قرآن میں نہیں ہے، توبہ کیجیے۔ اس پر بکر نے توبہ کی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی سلسلہ میں حضرت صدیق اکبر وفاروق اعظم کے نام کے ساتھ حضرت نہ لگانے پر زید نے کہا اس میں توہین ہے، بکر نے اس سے توبہ کی ان دونوں توبہ سے بکر پر توبہ لازم ہے، مگر وہ کافر بے دین نہیں ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اخیر میں خاص بات یہ نوٹ کیجیے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مدرسے کا صدر المدرسین وشیخ الحدیث بنایا اور شرعی قاضی بنایا انھیں اپنی نماز کا امام بنایا، اپنی حیات طیبہ ہی میں انھیں یہ حق دیا کہ وہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے بیعت لیں پھر انھیں اپنا خلیفہ بنایا اور یہ وصیت فرمائی کہ احادیث میں نماز جنازہ کی جتنی دعائیں ہیں اگر وہ حامد رضا خان (حجۃ الاسلام بڑے صاحب زادے) کو یاد ہوں تو وہ میری جنازہ کی نماز پڑھائیں، ورنہ مولوی امجد علی صاحب پڑھائیں۔

ایک مرتبہ فرمایا تفقہ جس کا نام ہے وہ موجودہ علما میں مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پایئے گا۔ اگر زید نے جو افترا کیا ہے وہ صحیح ہوتا تو یہ عظیم دینی کام کبھی بھی صدر الشریعہ کو سپرد نہ فرماتے۔ یہ خادم بھی بنکر قوم سے تعلق رکھتا ہے گیارہ سال بریلی میں حاضر رہا اور حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب نے مجھے مستقل اپنی مسجد کا امام بنایا جمعہ وپنج وقتہ نمازیں سب میری اقتدا میں پڑھتے۔ اگر زید کا افترا درست ہوتا تو یہ اعزاز مجھے کیسے نصیب ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا زندہ لوگ مُردوں کے محتاج ہیں؟

مسئولہ: ڈاکٹر منور حسین ترتن پور، کپتان گنج، لوکھی دیوریا

 کیا زندہ لوگ مردہ لوگوں کے محتاج نہیں یا مردہ لوگ زندہ لوگوں کے محتاج نہیں؟

الجواب

زندہ مُردوں کے بھی محتاج ہیں اور مردہ زندوں کے بھی اور تفصیل دیکھنا ہو تو حیات الموات کا

مطالعہ کیجیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اولیاے کرام سے استعانت جائز ہے۔ مساجد میں ختمات کا پڑھنا کیسا ہے؟

مسئولہ: قاری غلام رسول توصیفی، استاد حنفیہ ہائی اسکول، آزاد گنج، بارہ مولہ، کشمیر- ۲۹؍رجب ۱۴۱۲ھ

مسئلہ یہاں کشمیر میں زمانۂ قدیم سے مساجد اور اولیاے کرام کے خانقاہوں اور گھروں میں اس طرح کے ختمات پڑھتے ہیں: درود شریف ۱۱۱ کلمہ تمجید ۱۱۱ خذ بیدی شیئًا للّٰہ یا حضرت سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیک المدد ۱۱۱ اعوذ باللّٰہ الخ، بسم اللّٰہ الخ، یاباقی انت الباقی ۱۱۱ سلام قولاً من ربّ الرحیم ۱۱۱ سورۂ الم نشرح ۱۱۱ یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر ۱۱۱ یا حضرت غوث اغثنا باذن اللّٰہ ۱۱۱ درود مذکورہ ۱۱۱ اور اجتماعی بالجہر مروجہ ہے، کچھ مبلغ کہتے ہیں کہ یہ چیزیں پڑھنا شرک ہے بعض دفع کہتے ہیں کہ مساجد صرف اللہ کی عبادت کے لیے ہے۔ مسجد میں اللہ سے مدد مانگنا ہے۔ ہاں زیارت اولیا کے پاس پڑھنا چاہیے۔ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

اولیاے کرام سے استعانت ان کی حیات ظاہری میں اور بعد وصال بھی بلا شبہہ جائز و مستحسن ہے، اور تمام مسلمانوں میں رائج اور معمول۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ امام غزالی نے احیاء العلوم میں لکھا ہے:

”من یستمد فی حیاته یستمد بعد مماته.“[1]　جس سے ظاہری حیات میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے اس کے وصال کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

اسی میں حضرت شیخ نے فرمایا۔ وصال فرمانے والے ولی کی مدد بہ نسبت زندہ کے زیادہ قوی ہے، اس لیے کہ وہ بارگاہِ احدیت میں حاضر ہے جو ساری قوتوں کا سرچشمہ ہے اس لیے مذکورہ بالا ختم پڑھنا بلا شبہہ جائز و مستحسن ہے، خواہ مسجد میں پڑھیں یا مزارات اولیا پر یا گھر میں، تفصیل کے لیے مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ الامن والعلی کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] حاشیہ مشکوٰۃ، بحوالہ احیاء العلوم، ص: ۱۵۴، باب زیارۃ القبور، مجلس برکات، اشرفیہ۔

اولیاے کرام کی توہین اور کرامت کا انکار گمراہی ہے۔ مسلمان کو راون اور سیتا کہنا کفر ہے، اولیاے کرام کے دشمنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے، غوث اعظم کا انکار دین کے لیے سم قاتل ہے

مسئولہ: احسان علی اشرفی، املھوا، پوسٹ سرسا بازار، ضلع الہ آباد-۲۱ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید ایک مقرر ہے جس نے اپنی تقریر میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی کرامتوں کو بیان کیا مگر بکر جس کا نام مصور علی ہے اور یہ توہین اولیا کا قائل اور کرامات اولیا کا منکر ہے تو اس نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات اور ان کی کرامتوں سے انکار کرتے ہوئے مزید یہ کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے والدین کو راون اور سیتا کی ذات سے تشبیہ دیا ہے۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ توہین اولیا کا قائل اور کرامات اولیا کا منکر اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات سے انکار کرنے والا اور ان کے والدین کو راون اور سیتا کی ذات سے تشبیہ دینے والا شخص مصور علی کے اوپر از روئے شرع کیا حکم عائد ہوتا ہے اور نیز آگاہ فرمائیں کہ مصور علی کے ساتھ سلام کلام، طعام جاری رکھا جائے یا اسے بائیکاٹ کیا جائے۔ برائے کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

مصور علی گمراہ بد دین ہے بلکہ اس پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح بھی لازم ہے۔ اولیاے کرام کی توہین اور ان کی کرامات کا انکار گمراہی ہے۔ کسی مسلمان خصوصاً کسی ممتاز بزرگ کو راون اور سیتا کہنا کفر ہے۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا ولی ہونا، نہ صرف ولی بلکہ غوث اعظم ہونا متفق علیہ ہے۔ اور امت کے متفق علیہ فیصلے کے خلاف کرنا بحکم حدیث جہنم کا مستحق ہونا ہے۔ حدیث میں ہے:

"من شذّ شُذَّ فی النار."[1]　　جو جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گیا۔

اولیاے کرام سے عداوت اللہ عزوجل کی طرف سے لڑائی کا چیلنج ہے، حدیث قدسی میں ہے:

---

[1] المستدرك للحاكم، ج:۱، ص:۱۵۔

”من عادلی ولیاً فقد اٰذنتُهٗ بالحرب.“[1] جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی اس کو میری طرف سے لڑائی کا چیلنج ہے۔

اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ کا معاملہ بہت عظیم اور اہم ہے انھوں نے ارشاد فرمایا:

”انکاری سمٌّ قاتلٌ لأدیانکم.“ میرا انکار تمہارے دین کے لیے زہر قاتل ہے۔

یعنی جو میرے فضائل ومناقب کا انکار کرے گا اس کا دین برباد ہو جائے گا۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے والدین کریمین دونوں عارف باللہ ولی کامل تھے، اس بدزبان نے انھیں ”راون اور سیتا“ کہا یہ کلمۂ کفر ہے۔ اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اپنی بیوی کے ساتھ دوبارہ نکاح کرے۔ اسی طرح اس پر واجب ہے کہ اولیاے کرام کی عداوت ان کی توہین کرنے اور ان کی کرامتوں کے انکار کرنے سے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عداوت سے بھی توبہ کرے، اگر وہ ان سب سے توبہ کر لے فبہا ورنہ مسلمان اس سے بالکلیہ بائیکاٹ کر لیں۔ سلام کلام، میل جول بالکل بند کر لیں۔ اگر مر جائے تو اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہوں۔ حدیث میں فرمایا:

”فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا علهم.“[2] نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قلیوبی غیر معتبر کتاب ہے

مسئولہ: عبدالرشید، امام مسجد مقام سید پور، پوسٹ پرسا تھانہ، ضلع چھپرہ (بہار) -۲۹ر شوال ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ۱ حضرت رابعہ بصریہ جب نماز پڑھ رہی تھیں تو شیطان نے ان کے بچے کو آگ میں پھینک دیا، القصہ مختصر یہ قلیوبی کی چوتھی حکایت ہے۔ لیکن میں ایک مولوی صاحب کے زبان سے سنا ہوں کہ رابعہ بصریہ کی شادی نہیں ہوئی تھی اور رابعہ بصریہ نے کہا تھا کہ مجھ سے خدا کی دو عبادتیں نہیں ہو پاتیں تو جب شادی نہیں تو بچہ کیسا رابعہ بصریہ کا؟

[1] بخاری، ج:۲، ص:۹۶۳

[2] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲۔

(۲) اور اگر رابعہ بصریہ کی شادی ہوئی تھی تو ان کے شوہر کا نام کیا تھا؟

(۳) نیز حسن بصری کی شادی کن سے ہوئی تھی اور کس عورت نے کہا تھا کہ مجھ سے خدا کی دو عبادتیں نہیں ہو پاتیں۔ حضور والا سے مؤدبانہ اپیل ہے کہ اس کا جواب دے کر ہمیں ممنون و مشکور فرمائیں۔

الجواب

مجھے نہیں معلوم کہ حضرت رابعہ بصریہ اور حضرت حسن بصری کی شادیاں ہوئیں تھیں یا نہیں؟ اور نہ اتنی فرصت کی پوری تلاش و تتبع کر کے آپ کو بتا سکوں یہ ایسی بات ہے کہ جس سے عقیدہ یا امر و نہی کا تعلق نہیں۔ قلیوبی غیر معتبر کتاب ہے اس کی اکثر حکایات من گڑھت ہیں اور ان دونوں کے بارے میں جس عالم نے یہ بیان کیا کہ انھوں نے یہ کہا ہے کہ ''میں خدا کی دو عبادتیں نہیں کر سکتی'' اس مولوی سے اس کا حوالہ طلب کیجیے۔ یہ ان دونوں پر افترا ہے کیا یہ لوگ روزہ نہیں رکھتے تھے، نماز نہیں پڑھتے تھے، قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے تھے دیگر اوراد و وظائف نہیں پڑھتے تھے گنئے یہ کتنی عبادتیں ہوئیں۔ ان حضرات نے وہ جملہ ہرگز ہرگز نہیں فرمایا ہے۔ جس نے بھی کہا ہے اس نے ان پر جھوٹ باندھا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی مسلم الثبوت بزرگ سے بدعقیدگی دین کی بربادی اور سوے خاتمہ کی موجب ہے

مسئولہ: ۳۰ر محرم ۱۳۸۵ھ/۳رجون ۱۹۶۵ء

مسئلہ جو شخص بدعقیدہ ہو کر کسی بزرگ کی شان میں گستاخی کرے اس کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

کسی مسلم الثبوت بزرگ سے بدعقیدگی ضرور دین کی بربادی اور سوء خاتمہ کی موجب ہے لیکن اگر کسی غیر مسلم الثبوت بزرگ کے احوال سے عدم واقفیت کی بنا پر اس کا انکار کرتا ہے تو اسے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد شریف الحق امجدی رضوی دارالافتاء بریلی شریف

”شاہ است حسین“ کس کی رباعی ہے؟
دیوان حافظ ملت اور مثنوی شریف میں کچھ الحاقات ہیں

مسئولہ: فرید الحسن القادری النوری، ۱۴۱ ؍ کرنیل گنج، الہ آباد، ۱۳ ؍ ذوالقعدہ ۱۳۹۷ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان عظام حسب ذیل رباعی کے متعلق سوالات و دیگر سوالات کے بارے میں:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین — دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نداد دست در دست یزید — حقا کہ بنائے لاالہ است حسین

(۱) کیا یہ رباعی حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے؟

(۲) آپ کے خلفا اور خلفا کے خلفا و مریدین کے ملفوظات میں کہیں بھی یہ اشارہ ملتا ہے کہ یہ رباعی حضور غریب نواز کی ہے؟

(۳) کیا یہ رباعی سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ اقدس پر کندہ ہے اگر کندہ ہے تو سرکار غریب نواز یا سرکار غریب نواز کے خلفا اور خلفا کے خلفا و مریدین نے کندہ کرایا ہے؟ سرکار غریب نواز کی تصنیف کا نام بتائیے۔

(۴) مثنوی شریف میں اور دیوان حافظ (مطبوعہ نول کشور پریس) میں ان حضرات کے تقدس کو مجروح کرنے کے لیے اہل تشنیع نے کچھ شعر داخل تو نہیں کیے؟

(۵) شیخ المحققین تاج المحدثین حضور شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اخبار الاخیار میں سرکار سلطان الہند نائب رسول حضور غریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف اور کسی دیوان اور مذکورہ بالا رباعی کا کوئی تذکرہ ہے؟

ان سوالات مذکورہ بالا کے جواب تفصیل وثبوت کے ساتھ مرحمت فرما کر عند اللہ وعند الرسول ماجور ہوں۔

الجواب

باجود تتبع تام واستقرا حتی الامکان کے تاہنوز حضرت سلطان الہند خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ان کے سلسلے کے بزرگوں یا ہندوستان کے معتمد مصنفین کی تصنیفات میں کہیں اس رباعی کا تذکرہ نہیں۔ قصاص قسم کے واعظین بڑے طمطراق سے اسے حضرت غریب نواز کی طرف منسوب کرتے ہیں میں نے ان

قصاصین سے پوچھا کہ اس کی کیا سند ہے تو اب تک کوئی بھی اس کی سند نہیں پیش کر سکا۔ کسی نے بازاری رسالوں کا نام لیا۔ کسی نے اور کسی واعظ کا حوالہ دیا۔ حد یہ ہے کہ غریب نواز قدس سرہ کی طرف ایک دیوان منسوب ہے۔ اس میں بھی یہ رباعی نہیں ہے۔ غرض کہ اب تک یہ ثابت نہیں کہ حضرت سلطان الہند رضی اللہ عنہ کی رباعی ہے۔ حضرت غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانہ عالیہ پر میں نے یہ رباعی کہیں کندہ نہیں دیکھی۔ ہوسکتا ہے کندہ ہو میں نے دسوں بار کی حاضری کے باوجود کتبات پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی۔ میرا ذوق یہ ہے کہ جتنی دیر کتبات کے پڑھنے میں مصروف رہوں اتنی دیر مواجہہ اقدس میں کیوں نہ وقت گزاروں۔ اور اگر بالفرض یہ رباعی وہاں کندہ ہو بھی تو یہ اس کی دلیل نہیں کہ رباعی حضرت کی ہے۔ گنبد پاک اگرچہ حضرت سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری قدس سرہ نے بنوایا ہے۔ مگر بعد میں بہت اضافے ہوئے ہیں۔ کیا پتہ کس نے یہ رباعی لکھوائی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ رفاض نے دسیسہ کاری کر کے دیوان حافظ اور مثنوی شریف میں بہت کچھ الحاقات کر دیے ہیں۔ حضرت شیخ محقق کی اس وقت تک ۲۵ تصانیف کا مطالعہ کر چکا ہوں کہیں بھی اس رباعی کا ذکر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عقائد

متعلقہ علمائے کرام

ائمہ کی تقلید کیوں کی جاتی ہے؟ اعلیٰ حضرت کو ''امام'' کیوں کہا جاتا ہے؟

مسئولہ: ایم. اے. قادری، روم نمبر ۷، ملا بارہ موسیقی، ہبلی، کرناٹک- ۲۱ محرم ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ❶ زید کہتا ہے کہ تقلید یعنی دین کے چاروں امام کو کیوں مانتے ہیں؟ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے کہا کہ یہ چار امام کو مانو یہ کس نے بتایا یہ بات صاف لکھیے نوازش ہوگی۔

❷ زید کہتا ہے کہ صرف امام چار ہیں، پھر امام احمد رضا کیوں کہتے ہیں، پانچویں امام احمد رضا کیوں ہوں گے؟

الجواب

❶ اس سوال کا جواب بہت تفصیل چاہتا ہے خلاصہ یہ کہ غیر مجتہد پر کسی مجتہد کی تقلید واجب ہے ارشاد ہے: ''فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.''(۱)

اور فرمایا: ''اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.''(۲)

اولی الامر سے مراد علما بھی ہیں عہد صحابہ تابعین و تبع تابعین میں بہت سے مجتہدین ہوئے مگر ان کا مذہب بتمامہ محفوظ نہیں رہا صرف انھیں چاروں ائمہ کا مذہب محفوظ ہے۔ اس لیے امت نے اس پر اجماع کر لیا کہ انھیں چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے اور اجماع امت دلیل شرعی ہے۔ تفصیل کے لیے انتصار الحق کا مطالعہ کریں۔ یا مقالات امجدی دیکھیں۔(۳) واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ امام کے معنی پیشوا کے ہیں اس معنی کے لحاظ سے ائمہ اربعہ کے سوا ہزاروں علما کو ہمیشہ سے امت امام کہتی چلی آرہی ہے مثلاً امام بخاری، امام ترمذی، امام ابوجعفر طحاوی، امام ابوحفص، امام ابواللیث وغیرہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو اسی اعتبار سے امام کہا جاتا ہے۔ جیسے امام رازی، امام غزالی کہا جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] قرآن مجید، سورۃ النحل، آیت: ۴۳، پ: ۱۴

[۲] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۵۹

[۳] مقالات امجدی، اب مقالاتِ شارحِ بخاری میں ضم کر دی گئی ہے، محمد نسیم۔

علماے اہل سنت پر بہتان باندھنا، قرآن کے معنی کو تبدیل کرنا کفر ہے کفر کا بہتان باندھنا کفر ہے

مسئولہ: خاتم خاں قادری، محلّہ سباس مارگ، مکان نمبر ۱۳ رجھاجو (ایم. پی.)- ۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک عالم صاحب جو پیش امام ہیں، انھوں نے جمعہ میں تقریر میں کہا کہ آج کل مسلمان احکام شریعت کے خلاف کام کرنے لگے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ انھوں نے داڑھی کے متعلق کہا کہ داڑھی منڈوانا یا داڑھی کے بال کتروانا جو شریعت سے کم ہو دونوں گناہ میں داخل ہے، اور سنت رسول کی مخالفت ہے۔ ایک شخص جو تقریر کیا کرتے ہیں جس کی داڑھی کتری ہوئی ہے جیسے کہ آج کل ایک فیشن چلا ہے وہ مسجد میں نماز کے لیے آیا تھا، امام صاحب کی تقریر کے بعد ممبر پر بیٹھ کر یہ کہا کہ آج کل کے بڑی بڑی داڑھی والے عالم منبر رسول پر کھڑے ہو کر تقریر کرنے والے نائب رسول کہلانے والے قوم میں نا اتفاقی کراتے ہیں۔ اور قوم کو آپس میں لڑاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور قرآن کے معنی کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کا جواب احادیث کریمہ سے مع احکام داڑھی دیں عین کرم ہوگا۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۸۳ء

الجواب

داڑھی منڈانا یا منڈوا کر ایک مشت سے کم کرنا حرام و گناہ ہے حدیث میں ہے:

”**احفوا الشوارب و اعفوا اللحی.**“[۱] مونچھیں پست کراؤ اور داڑھی چھوڑ دو۔

درمختار میں ہے:

”**یحرم علی الرجل قطع لحیتة.**“[۲] مردوں کو داڑھی کٹانا حرام ہے۔

فتح القدیر میں ہے: ”**امّا الاخذ منها و هی دون ذلک فلم یبحه احدٌ.**“[۳]

ایک مشت سے کم داڑھی رکھنا ناجائز ہے جو شخص ایک مشت سے کم داڑھی رکھتا ہے وہ فاسق معلن ہے اسے ممبر پر چڑھنے دینا جائز نہیں۔

[۱] نصیب الرایه للزیلعی، ج:۲، ص:٦٦٣۔

[۲] در مختار، ج:۹، ص:۵۸۳، کتاب الخطر والاباحة، باب الاستبرا مطبع زکریا۔

[۳] فتح القدیر، ج:۲، ص:۱۷۰۔

شامی میں ہے:"**فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعاً.**"[1]

اس فاسق نے جو یہ کہا کہ آج کل کی بڑی بڑی داڑھی والے عالم الخ. اس کی یہ بات صحیح بھی ہے کہ وہابی، دیوبندی مولوی لمبی لمبی داڑھیاں رکھ کر وہ سب کرتے ہیں جو اس نے کہا اگر اس کی مراد وہابی، دیوبندی بدمذہب علما ہیں تو ٹھیک ہی ہے اور اگر اس کی مراد اس سے علماے اہل سنت ہیں تو یہ شخص یقیناً جھوٹا کذاب مفتری ہے۔ بلکہ اس پر کفر لازم کہ اس نے علماے اہل سنت پر یہ بہتان باندھا کہ قرآن کے معنی کو تبدیل کر دیتے ہیں، قرآن کے معنی کو تبدیل کرنا کفر اور کفر کا بہتان بھی کفر، اس لیے اس شخص پر اس صورت میں جب کہ اس نے علما سے علماے اہل سنت مراد لیا ہو تو توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ ہم بریلوی علما کو نہیں مانتے؟

مسئولہ: محمد ممتاز عالم قادری امام سنی جامع مسجد کمپنی باغ، ستنا (ایم. پی.)

مسئلہ ایک شخص جو حاجی نصیر محمد کے نام سے موسوم ہے وہ اپنے کو حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے بیعت ہونے کا اقرار کر رہا ہے لیکن اب ان کا تعلق جماعت اسلامی اور دیوبندی عقائد سے ہو گیا ہے، اور وہ اپنے گھر میں اجتماعی شکل بھی دیتے ہیں اور وہ دیوبندی امام کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں۔ مذکورہ شخص سنی امام سے کسی مسئلہ میں الجھ گئے تو سنی امام نے کہا کہ بریلوی علما کو مانتے ہیں؟ انھوں نے کہا کون بریلوی علما سنی عالم نے کہا وہ بریلوی علما جو سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند اپنی حیات میں جو مدرسہ قائم کیے ہیں اور وہ جہاں بیٹھ کر فتویٰ نویسی قرآن وحدیث وتفاسیر کا کام انجام دیتے تھے اور اب وہی کام ابھی ان کی جگہ پر بیٹھ کر جو علما انجام دے رہے ہیں کیا ان علما کو مانتے ہیں، تو وہ برجستہ انکار کر گئے کہ میں نہیں مانتا اب ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

یہ حاجی حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طریقہ سے پھر گیا ہے جب وہ وہابی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے اور وہابیوں کی صف کی سب سے خطرناک شاخ مودودیوں کا اپنے گھر میں اجتماع کرتا ہے اور حد یہ ہے کہ اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بریلوی علما کو نہیں مانتے تو اس کا سنی ہونا سخت مشتبہ ہے۔ کم از کم اتنا ضرور ہے کہ یہ فاسق فاجر ہے اور اہل سنت کے لیے مارِ آستین، مسلمانانِ اہل

[1] رد المحتار، ج:۲، ص:۲۹۹، کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ، مطبع دارالکتب العلمیۃ، بیرور لبنان۔

سنت کو اس سے دور رہنا واجب۔ اللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ آج کل کے علما بے عمل ہو گئے۔ فاسق کسے کہتے ہیں، اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

مسئولہ: جناب محمد صابر القادری، مدینہ مسجد بلاک ممبئی - ۱۷ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

مسئلہ ① کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کہتا ہے کہ آج کل کے علما بے عمل ہو گئے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بکر کا یہ قول کیسا ہے؟ اس سے علما کی شان میں گستاخی ثابت ہوئی کہ نہیں جب کہ زید خود داڑھی نہیں رکھا ہے کیا علما کو ایسا کہنے والے شخص بغیر داڑھی والے شخص سے سلام وکلام کر سکتے ہیں؟

زید ایک پنج وقتہ نمازی ہے لیکن یہ سب ہونے کے بعد جو اوپر مذکور ہے عمرو نے یہ کہا کہ آپ نے علما کو بے عمل کہا آپ خود داڑھی نہیں رکھے ہیں اور آپ فاسق ہیں تو بکر ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتا کہ مجھ کو فاسق بنایا گیا تو ایسا شخص تنہا نماز پڑھنے والا جماعت کو جان بوجھ کر چھوڑنے والے کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

② فاسق کسے کہتے ہیں براہِ کرم جملہ اقسام کی تشریح فرمائیں۔

الجواب

① زید ہو یا بکر جو شخص یہ کہے کہ علما بے عمل ہو گئے وہ جھوٹا کذاب ہے۔ وہ علما کے اعزاز واکرام سے جلتا ہے، حاسد ہے۔ ہاں یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ کچھ علما بے عمل ہو گئے اور یہ ہمیشہ رہا ہے جس نے بھی صرف اتنی بات پر جو سوال میں مذکور ہے امام کے پیچھے نماز جماعت سے پڑھنی چھوڑ دی وہ ضرور سخت گنہگار ہے۔ داڑھی منڈانے والا فاسق معلن ہے فاسق معلن کو سلام کرنا ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② فاسق کے معنی ہیں نافرمان۔ شریعت میں فاسق اسے کہتے ہیں جو کسی حرام یا ناجائز کام کا ارتکاب کرے یا ایسا عقیدہ رکھے جو گمراہی ہو فاسق کی دو قسمیں ہیں۔ فاسق اعتقادی اور فاسق عملی۔ پہلی قسم فاسق عملی کی ہے۔ دوسری فاسق اعتقادی کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندیوں سے فتویٰ حاصل کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: مولوی جلال الدین، مرکزی سنی حنفی بورڈ پونچھ، جموں کشمیر-۱۹/ذی الحجہ۱۴۱۶ھ

مسئلہ اہل سنت و جماعت کے افراد دیوبندیوں اور دیگر فرقوں کے علما سے شرعی فتویٰ حاصل کر سکتے ہیں؟ کیا دیوبندی و دیگر فرقوں کے شرعی فتویٰ جات اہل سنت و جماعت کے نزدیک شرعی فتویٰ کی حیثیت رکھتے ہیں؟ جو سنی علما ذاتی مفاد کی خاطر علماے اہل سنت و جماعت کو چھوڑ کر دیوبندیوں کے ساتھ مل کر کسی امر پر شرعی فتویٰ جاری کریں ان کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ ایسے ہی جو سنی حضرات سنی علما کو چھوڑ کر دیوبندی مولوی صاحبان سے فتویٰ حاصل کرتے ہیں ان کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

دیوبندی شان الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں ان سے فتویٰ پوچھنا حرام وگناہ بارہا کا تجربہ شاہد ہے کہ دیوبندی مولوی حکومت کے دباؤ یا لالچ میں آکر من مانا فتویٰ دے دیا کرتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم نے حکومت کے ایک اشارے پر نسبندی کے جواز کا حکم دے دیا۔ جو سنی مسلمان دیوبندیوں سے کسی معاملے میں فتویٰ پوچھتے ہیں وہ بدترین فاسق ہیں۔ خطرہ ہے کہ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔ سنیوں کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ہمارا مذہب الگ ہے اور دیوبندیوں کا مذہب الگ دیوبندی اگرچہ اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں مگر سیکڑوں مسائل میں احناف کے خلاف فتویٰ دے چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی خاص مذہب نہیں۔ دیوبندیوں کا مذہب حکومت اور عوام کو خوش رکھنا ہے یہ انھیں دو بنیادوں پر فتویٰ دیتے ہیں جسے دین پیارا ہو وہ دیوبندیوں سے ہرگز کوئی فتویٰ نہ پوچھے اور نہ دیوبندیوں کے فتوے پر عمل کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سید عالم دین کو جھوٹا کہنے والے فاسق ہیں۔

مسئولہ: منظر احمد حبیبی کٹک (اڑیسہ)-۱۲/صفر ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں کہ کچھی کانت ایک غیر مسلم ٹیچر ہے جو زید کے یہاں بچوں کو ٹیوشن پڑھاتا ہے اور زید کی بستی کے خطیب جو ایک سنی عالم دین کے

ساتھ سیدزادہ بھی ہیں وہ بھی زید کے گھر آمد ورفت اور گاہے بگاہے خورونوش کرتے ہیں۔مگر یہ بات اس غیر مسلم ماسٹر کو ناگوار گزرتی ہے ان کی آمد ورفت اور عزت وتوقیر سے روکنے کے لیے حتی الامکان کوشش کیا اور خود زید کی اہلیہ سے ذکر کیا مگر انھوں نے یہ کہہ کر اس کی بات کو مسترد کر دیا چوں کہ میرے شوہر کا حکم ہے کہ وہ سیدزادہ اور عالم ہیں ان کی تعظیم وتوقیر کی جائے۔لہٰذا تم چاہو تو بچوں کو پڑھانا بند کر سکتے ہو مگر وہ جب چاہیں آسکتے ہیں تو وہ غیر مسلم ماسٹر مشتعل ہو کر وہ اسکول جس میں مولانا ملازمت کے لیے کوشاں تھے ان کے خلاف بیان دے کر ملازمت رکوا دیا صرف اتنا ہی نہیں اس کے ساتھ ایک دیوبندی مولوی کو بھی لا کر مد مقابل بنا کر کھڑا کر دیا اس کا تذکرہ مولانا نے جمعہ کی نماز میں عوام سے بھی کیا اس کے باوجود کچھ لوگ ان سیدزادہ کی باتوں کو یقین نہ کر کے اس غیر مسلم کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی حمایت میں اس دیوبندی مولوی کو برسر ملازمت رکھنے کی خواہش مند ہیں اور ان کو جھوٹا بھی گردانتے ہیں اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

1. ایک سیدزادہ عالم دین کے مقابل میں ایک غیر مسلم کی باتوں پر یقین رکھنے والے؟
2. سنی سید عالم دین کے مقابل اس دیوبندی کو ترجیح دینے والے؟
3. ایک سیدزادہ عالم کو جھوٹا گرداننے والے کے بارے میں شرع کیا کہتی ہے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان دے کر شکریہ کا موقع دیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب

سوال کی تفصیل کے مطابق جو لوگ ایک بدطینت مشرک کی باتوں میں آکر ایک عالم امام سید کو جھوٹا کہتے ہیں ان کی مخالفت کرتے ہیں وہ لوگ فاسق وفاجر ہیں۔حق اللہ وحق العباد میں گرفتار جہنم کے سزاوار ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

علما شفاعت کریں گے۔

مسئولہ: محمد علی امام مسجد، پانڈے ٹولہ جلال پور، گوپال گنج (بہار) ۳۰؍ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ

مسئلہ قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں علم شفاعت کر سکتا ہے یا نہیں؟ جو لوگ دنیا میں علم دینی جانتے تھے شرعاً بیان کیا جائے فقط۔

الجواب

علم کی شفاعت کے بارے میں کوئی روایت میری نظر میں نہیں ہاں علما شفاعت فرمائیں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی عالم سے یہ کہنا کہ تم سے بہتر دیو بندی ہیں

مسئولہ: محمد جابر رضا نوری، نوری ہینڈلوم، ٹیکسٹائلز، ٹوکم چندرا پور (ایم،ایس)-۲۲رجون ۱۹۹۸ء

مسئلہ ایک بدعقیدہ وہابی سے خالد (امام مسجد) کا مسئلہ امامت پر اختلاف وتکرار ہوا اس پر بکر نے ایک دوسرے سنی مولانا صاحب خالد کے خلاف جرح کرتے ہوئے کہا کہ تم سے بہتر تو دیو بندی و تبلیغی جماعت والے ہیں تو بکر کا یہ قول از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

وہابی، تبلیغی، شاتمان رسول کو کسی سنی وہ بھی عالم سے بہتر کہنا حرام وگناہ منجر الی الکفر ہے۔ قرآن مجید میں تصریح ہے:

”وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ.“[1] اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے۔

وہابی مشرکین سے بھی بدتر ہیں کیوں کہ گستاخ رسول ہونے کی وجہ سے مرتد ہیں بکر پر توبہ فرض ہے اور احتیاطاً تجدید ایمان بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۵ر ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

غیر عالم کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں

مسئولہ: محمد رحمت علی انصاری قادری بھیرہ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین مسائل ذیل میں:

(۱) اس گاؤں میں ایک معلم غیر عالم ہے۔ غیر عالم کو وعظ وتقریر کرنا کیسا ہے؟

(۲) مرگی کا عارضہ ہے، جب مرگی کا دورہ شروع ہوتا ہے تو اس وقت جو نہ بولنا چاہیے وہ سب بولتا ہے، جیسے اس کو چھ مہینہ میں ولی بنا دیں گے، ہم لوگ اس کو چھوڑ دیں گے اور ایک بار مرگی کے دورہ کے وقت اولیاے کرام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کو مغلظہ گالیاں بھرے مجمع میں بولا ہے۔ وہاں مجمع میں توبہ کرنا ہوگا یا جہاں کہیں بھی ایک دو مرد کے سامنے توبہ کر لینا کافی ہوگا اور نکاح تجدید کی ضرورت ہوگی یا نہیں؟

(۳) آج سے تقریباً دو سال قبل وہی معلم اسی گاؤں میں معلم گیری کرتا تھا، ایک لڑکا سے لواطت

[1] قرآن مجید، پ:۲، البقرۃ، آیت:۲۲۱

کرتے ایک آدمی نے دیکھا۔ دیکھنے والے سے قرآن شریف اٹھوا کر قسم کھلایا اور ہٹایا بھی گیا تھا۔ ایسے کو معلم گیری اور امامت کرنا کیسا ہے؟

الجواب

❶ غیر عالم کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ اگر واقعی مرگی کا عارضہ ہے اور دورے کے وقت بے ہوشی کی حالت میں بکواس کی ہے، توبہ و تجدیدِ ایمان لازم نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

❸ لواطت کرنے والے کو امام بنانا جائز نہیں اور نہ بچوں کا معلم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فسئلوا اھل الذکر میں "اھل الذکر" سے علما مراد ہیں۔

مسئولہ: محمد طالب لطیفی، ساکن محی الدین پور، نوریوں سرائے، سنبھل، مرادآباد-۱۸؍ربیع الآخر۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ڈاکٹر ستار خان نے کہا کہ علما اور حافظوں کی باتوں (مسئلہ) پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ عمر نے کہا، بغیر علما کے دین محمدی پر قائم رہنا مشکل ہے تو ڈاکٹر ستار خان پھر دوبارہ کہتے ہیں کہ اسی لیے تو علما ہمیں (قوم) کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں، بینوا وتوجروا۔

الجواب

گمراہ بددین جاہلوں کی باتیں نہیں سننی چاہیے یہ ڈاکٹر ملحد زندیق ہے۔ مسلمانوں کو جائز نہیں کہ اس سے میل جول رکھیں، سلام کلام کریں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے:

"فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ."[1] اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

اہل ذکر سے مراد علما ہی ہیں اور پوچھنا اس لیے ہے کہ علما جو بتائیں اس کے مطابق عقیدہ رکھا جائے اور عمل کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

علما کی توہین کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد اسرائیل، حاجی نواب علی ٹولہ، نرائن پور، صاحب گنج، بہار-۴؍ربیع الآخر۱۴۱۵ھ

مسئلہ کچھ لوگ اس قسم کے الفاظ ملعونہ بکتے ہیں آج کل کے عالموں کو بکری کے گھر میں رکھ کر

[1] قرآن مجید، سورۃ النحل آیت:۴۳، پ:۱۴

یقین نہیں ہوگا اور کہتے ہیں کہ آج کل کے عالم جھوٹ پڑھائی پڑھتے ہیں ان کے پیچھے نماز حرام ہے۔ لہذا اس قسم کے الفاظ ملعونہ بکنے والے کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم نافذ ہوگا۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل کے اکثر علما اکثر ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جو شریعت کے خلاف عالمانہ وقار کے خلاف ہوتی ہیں جس سے عوام دن بدن علما سے بدظن ہوتے جارہے ہیں، ظاہر یہی ہے کہ قائل کی مراد ایسے ہی علما کہلانے والے ہیں جو بے عمل، حریص، دنیادار، بدنام کنندہ، نیکونام چند ہیں ایسی صورت میں ان لوگوں پر کوئی سخت حکم نہیں اور اگر معاذ اللہ ان لوگوں کی مراد آج کل کے سارے علما ہیں تو ان لوگوں پر توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ سارے علما کی توہین و تخفیف کو فقہا نے کفر لکھا ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

”**الاستخفاف بالعلماء كفر.**“

بحمدہ تبارک وتعالیٰ آج بھی علماے ربانین جو حقیقی معنی میں نائب رسول ہیں موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حکم شرعی پر علماے دین کو گالی دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: عوام موضع کوٹرنکہ بکوری، ضلع راجوری، جموں وکشمیر- ۲۵ رجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے کرام اس مسئلہ میں کہ:

عالی جاہ!

ہم عوام قصبہ بکوری کوٹ رنکہ ضلع راجوری کے سکونتی ہیں۔ قصبہ ہذا میں ایک جامع مسجد شریف ہے جس میں علاقہ کے عوام نماز جمعہ ادا کرتے ہیں جس میں حضرت مولانا غلام محی الدین القادری مصباحی عالم فاضل جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ (یو. پی.) خطیب وامام ہیں اور مسجد ہذا میں درس دینی بھی دیتے ہیں اس قصبہ میں ایک شخص حاجی .... ولد حاجی غلام نبی بھی رہائش پذیر ہیں جو کہ عرصہ دیرینہ سے پیری مریدی کے جال میں گرفتار ہیں اور سادہ لوح عوام کی لوٹ کھسوٹ بھی کرتے ہیں۔ لیکن شخص مذکور تارک الصلوٰۃ ہے اور جب مسجد شریف میں اذان ہوتی وہ چند اشخاص کو جمع کرکے مسجد کے سامنے مجمع لگائے رہتا ہے، اور نماز میں شامل نہیں ہوتا۔ مولانا مذکور کی اس قصبہ میں آمد سے قبل وہ اسلامیہ کمیٹی کا خود ساختہ صدر بنا ہوا تھا۔ علماے کرام کی کمیٹی اور دیگر دیدہ دانستہ اشخاص نے حاجی مذکور کو بارہا ان حرکات

سے باز آنے کے لیے متنبہ بھی کیا، نماز کی پابندی کرنے کو کہا لیکن اس نے کوئی پرواہ نہیں کی ان وجوہات کی بنا پر ارکان انجمن نے شخص مذکور کو صدارت سے خارج کر دیا اور دو ہزار کے مجمع نے باتفاق راے مولانا غلام محی الدین کی تائید کی کہ آپ بحیثیت عالم دین ہماری انجمن کے صدر اور دیگر اسلامی امور کے نگہ دار اور ذمہ دار ہیں واضح ہو کہ حاجی مذکور سادہ عوام کو اپنے دست پر بیعت بھی کرتے تھے، اور جب مولانا صاحب نے اپنی تقریر میں اولیاے کرام کے اوصاف بیان کیے اور عوام کو واضح طور پر کہا کہ بیعت کے قبل کن اوصاف کا شخص ہونا چاہیے تو حاجی مذکور نے مولانا صاحب کو نازیبا گالیاں دیتے ہوئے کہا کہ کیا میں نے تمہاری والدہ سے یا بیٹی سے زنا کیا ہے اور جن اولیاے کرام اور ان کی گدی نشینوں کے اوصاف مولانا صاحب نے بیان کیے تھے ان کو بھی گالیاں دیں اور کہا کہ میاں بشیر احمد قادری گدی نشین دربار حضرت باباجی اب الدوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میاں بشیر (مادر چود) یعنی اس کی والدہ سے میں نے زنا کیا (اور کڑی چود کا پتر) یعنی اس کی والدہ کی لڑکی نے زنا کیا اور کہا کہ وہ سور کھاتا ہے حرام خور ہے اور اس کا لڑکا بھی حرام خور ہے اور حضرت باباجی صاحب ہانڈی پورہ کشمیر کو اور ان کے سجادہ نشین پیر ضامن شاہ صاحب المعروف حاجی باباجی صاحب کو حرام زادہ کہا اور کہا کہ وہ اپنی بیٹی، بیوی سے زنا کرواتا ہے اور حرام کماتا ہے اور گھر میں (چکلا) یعنی حرام کاری کی پیشہ وارانہ کمائی کرتا ہے۔ شخص مذکور بازار میں بھی ناشائستہ زبان استعمال کرتا ہے اور لوگوں کی بہو بیٹیوں کو نظر بد سے دیکھتا ہے۔

لہٰذا گزارش بخدمت جناب والا ہے کہ آپ شرع پاک کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ شخص مذکور بابا جی عبدالرشید نے کہا واقعۃً شرع کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا ہے، اور حکم شرعی صادر فرمایا جاوے۔ نیز یہ بھی ارشاد ہو کہ کیا ایسے باغی شریعت کے ہاتھ پر دست بیعت لینا کیسا ہے؟ جو کھلے عام علماے کرام اور برگزیدہ اولیاے کرام کی ہتک آمیز اور گالی گلوج کرتا ہے۔ تمام عوام علاقہ اور امت مسلمہ جناب کی مشکور و ممنون ہوگی۔

الجواب

سوال میں مذکورہ شخص کے بارے میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اگر صحیح ہے تو وہ بدترین فاسق معلن اور جہنم کا مستحق ہے اس کے اوپر اللہ کے حقوق بھی لازم ہیں اور بندوں کے بھی۔ نماز ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض عین ہے بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جو اس کا عادی ہو بدترین فاسق معلن ہے یہ شخص بلا وجہ سب کو گالیاں دیتا ہے اور انتہائی فحش قسم کی یہ کم گناہ نہیں بلکہ جب مولانا صاحب نے پیر کے

وہ شرائط بیان کیے جولازمی ہیں اس پر اس نے مولانا کو اور دیگر بزرگان دین کو گالیاں دیں اس کی وجہ سے اس پر توبہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے، اس لیے کہ حکم شرعی بتانے پر کسی عالم کو گالی دینا حقیقت میں حکم شرعی کو گالی دینا ہے جو بلاشبہہ کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:

”والاستهزاء بالعلم والعلماء كفر.“[1]

اس سے بیعت ہونا حرام اور جو لوگ اس سے بیعت ہو چکے ہیں ان پر واجب کہ اس کی بیعت فسخ کریں جب اس پر توبہ تجدید ایمان و نکاح کا حکم ہے تو اس کی بیعت اپنے پیر سے اور خلافت ختم ہوگئی۔ بیعت ہونا تو بہت دور کی بات ہے مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں۔ اسے کسی تقریب میں اپنے یہاں نہ بلائیں نہ اس کی تقریب میں شریک ہوں یہ شخص اسی حال پر مرگیا تو اس کے نہ غسل کفن میں شریک ہوں نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں حدیث میں ہے:

”ولا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم.“[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

غنية الطالبين کس کی تصنیف ہے؟

مسئولہ: محمد منیر عالم، معرفت محمد فاروق صاحب، مدرسہ حنفیہ، بجرڈیہہ، بنارس-۲۵ ر رجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو عقائد مرجیہ بتایا ہے۔ لہٰذا ہم حنفی نعمانی ہیں ہمارا مذہب سیدھا ہے اور حق ہے، بس ہمارے لیے کافی ہے۔ اگر چاروں کو صحیح کہا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ چاہے مالکی ہو جاؤ، چاہے شافعی، حنبلی۔ لہٰذا ۷۳ر فرقہ میں سے ایک ہیں ناجی اور ۷۲ر ناری۔ ذرا سوچ کر جواب دیجیے گا۔

الجواب

اولاً تو اسی میں کلام ہے کہ غنیۃ الطالبین حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب ہے یا نہیں۔ ثانیاً غنیۃ الطالبین میں کہیں نہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ مرجیہ تھے۔ یہ غیر مقلدین کا جھوٹا

[1] الاشباه والنظائر، ج:۲، ص:۸۷، كتاب السير، ادارة القرآن۔
[2] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲، الفقه لابن عاصم، ج:۲، ص:۴۸۳

پروپیگنڈہ ہے۔ کوئی غیر مقلد وہابی غنیۃ الطالبین میں کہیں نہیں دکھا سکتا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرجیہ تھے۔ حدیث میں جو فرمایا گیا کہ میری امت میں ۷۳ر فرقے ہوں گے، جن میں سواے ایک کے سب جہنمی ہوں گے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے عقائد میں آپس میں اختلاف ہوگا۔ بہتر کے عقائد ایسے ہوں گے جن کی بنا پر وہ گمراہ ہوں گے اور جہنم کے مستحق۔ طریق اعمال کا اختلاف مراد نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ صحابۂ کرام کا کثیر گروہ جہنمی ہو۔ اس لیے کہ صحابۂ کرام میں کثیر گروہ وہ تھا جو نماز میں رفع یدین نہیں کرتا تھا، امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا تھا، آمین آہستہ پڑھتا تھا۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی آپس میں عقائد میں متفق ہیں۔ ان میں عقائد میں کوئی اختلاف نہیں، صرف اعمال کے طریقے میں اختلاف ہے۔ غیر مقلدین سے ہمارا اختلاف صرف اعمال کے طریقہ کا نہیں بلکہ عقائد کا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے۔ سارے انبیا، اولیا خدا کی بارگاہ میں ذرۂ ناچیز سے بھی کم تر ہیں، یہ لوگ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے۔ ان کا خیال اگر نماز میں آجائے تو نماز تو نماز ایمان بھی رخصت ہو جائے گا۔ ان کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں۔ ان کو اپنے خاتمہ کی بھی خبر نہیں۔ آج روے زمین پر کوئی مسلمان نہیں۔ اللہ کے علاوہ کسی کو مت مان، اوروں کو ماننا خبط ہے۔ ان کفری عقائد کی بنا پر ہم غیر مقلدین کو گمراہ جہنمی کہتے ہیں، اس لیے کہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جو کسی نبی کی شان میں ادنیٰ سی بھی گستاخی کرے تو وہ مسلمان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عالم دین بغیر ثبوت کے کسی کو کافر نہیں کہتے۔

مسئولہ: ایس. ایچ. خان، نونیچا کلیری، پوسٹ جی. کے. نگر، بردوان، بنگال -- ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ عمر اپنے کو عالم دین کہتا ہے اور بغیر تصدیق کیے ہوئے، دوسرے سے سن کر جو شرابی ہے، سود خور ہے، اس کی گواہی پر فتویٰ دیتے ہیں کہ یہ کافر ہو گیا۔ وہ مرتد ہو گیا۔ تو ایسے فتویٰ دینے والے پر شرع کا کیا حکم ہے۔ ایسے عالم سے سلام و کلام، اس کے وعظ میں جانا کیسا ہے، شرع کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

عمر جب عالم ہے تو یہ قطعی ہے کہ وہ بغیر یقینی شرعی ثبوت کے کسی کو کافر و مرتد نہیں کہہ سکتا، چہ جائیکہ فتویٰ دے۔ یہ سائل کی عالم کے ساتھ بدگمانی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سب علما کو بے ایمان کہنے والے پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: فخر الاسلام رضوی، مقام و پوسٹ فتح پور، ضلع بھاگلپور۔ بہار-۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ زید کا یہ جملہ کہ عالم سب بے ایمان ہیں، از روے شرع کیسا ہے؟ ایسا جملہ کہنے والے کے لیے کیا حکم ہے۔ از راہِ کرام مذکورہ بالا سوالات کے جوابات مرحمت فرما کر شکر گزار بنائیں۔

الجواب

زید پر اپنے اس قول کی وجہ سے توبہ وتجدیدِ ایمان ونکاح لازم ہے۔ سارے علما کو بے ایمان کہنا کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے: ”والاستھزاء بالعلم والعلماء كفر.“ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قدرت کے باوجود حق بات سے خاموش رہنے والے پر حدیث میں وعید وارد ہے

مسئولہ: محمد امام الدین، موضع ماد پور، ڈاک خانہ ماد پور، ضلع مدنا پور، مغربی بنگال-۲ر محرم ۱۴۱۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ ایک جلسہ میں وعظ کرنے والے تین علما کا نام اشتہار میں شائع کیا گیا۔ مذکورہ تین علما میں سے جو بڑے عالم تھے اور صدر جلسہ ہونے کے قابل تھے ان کا نام اشتہار میں سب سے پہلے لکھا گیا اور باقی دوسرے اور تیسرے درجہ کے دو عالم کا پیچھے بعد میں لکھا گیا تھا۔ جلسہ شروع ہونے کے بہت پہلے دوسرے درجہ کے ایک مولانا کے سامنے گاؤں کے چند لوگ حاضر ہو کر روبرو شیرینی رکھ کر فاتحہ کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ اس وقت وہاں اور کوئی عالم نہیں تھے۔ مذکورہ مولانا کے جواب دینے سے پہلے ہی سامعین میں سے ایک دوسرے شخص نے کہا کہ کیا آپ لوگ بت پوجا کرتے ہیں کہ اپنے سامنے شیرینی رکھ کر فاتحہ دیں گے۔ مذکورہ مولانا نے اس جواب پر اس شخص کو ڈانٹا اور جھڑکا نہیں۔ اس لیے اس مولانا پر فاتحہ کا سوال کرنے اور جلسہ کرنے والے تمام لوگ بیزار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جلسہ کرنے والے نے تقریری پروگرام سے اس مولانا کا نام کاٹ دیا کہ جلسہ میں ان کو تقریر نہیں کرنے دی جائے گی۔ چناں چہ کلام اللہ کی تلاوت اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ پھر تیسرے درجہ کے ایک مولانا صاحب کی تقریر

کے بعد صدر جلسہ مولانا صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ صدر جلسہ مولانا صاحب مذکورہ گاؤں میں سب سے پہلے آنے والے مہمان تھے۔ لیکن چوں کہ دوسرے درجہ کے ایک مولانا نے فاتحہ کے بارے میں برے الفاظ کہنے والے کو دھمکایا نہیں تھا (جن کو تقریر کرنے کا موقع نہیں دیا گیا)۔ اس لیے ان ہی کے مانند مذکورہ صدر جلسہ کو بھی کچھ لوگوں نے تقریر کیے بغیر ہی صرف اپنی بدگمانی پر وہابی سمجھ لیا۔ چناں چہ جس وقت صدر جلسہ مولانا صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے وعظ بیان فرما رہے تھے، اس وقت ان کو وہابی سمجھنے والے کچھ لوگ جوتا پہنے ہوئے ہی اس مقدس محفل میں گھس گئے اور عین اس وقت جب کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو رہی تھی، وہاں جا کر شور و غل مچانا شروع کیا اور جوتا پہنے پاؤں میں اس مبارک محفل کو روندتے رہے اور مذکورہ صدر جلسہ مولانا صاحب کو گھیر کر ان کو شیطان، ملعون، مردود، وہابی، کافر وغیرہ برے الفاظ سے گالیں دینے لگے۔ حالاں کہ جس مولانا نے فاتحہ کے بارے میں برے الفاظ کہنے پر تردید نہیں کیا تھا ان کو تقریر کا موقع تو درکنار جلسہ کرنے والوں نے ان پر ناراض ہو کر ان کو تو اس مقدس محفل میں آنے تک نہیں دیا۔ وہ اس مقدس مجلس میں نہ تھے۔ وہاں صرف صدر جلسہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مقدسہ پر تقریر کر رہے تھے، اور سامعین بڑے شوق سے ان کی تقریر سن رہے تھے۔ ایسے عالم میں وہاں مذکورہ ہنگامہ ہونے لگا۔ ہنگامہ کرنے والے نے مذکورہ صدر جلسہ کو یہ بھی کہا کہ ہم لوگ تمہارے داڑھی نوچ لیں گے اور مار کر تمہاری کھال اتار لیں گے۔ اس مقدس مجلس میں اس طرح تقریباً بیس منٹ تک ہنگامہ کرتے ہوئے آخر میں بتی بجھا کر اندھیرے میں مذکورہ صدر جلسہ کے بدن پر گوبر، کیچڑ پھینک کر چلے گئے۔ اب اس واقعہ کے متعلق چند سوال ارسال خدمت ہیں، براے مہربانی جواب تحریر فرمائیں۔

(۱) جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہو رہی ہو ایسی پاک مجلس میں جوتا پہنے ہوئے گھس کر اس طرح کا ہنگامہ برپا کرنا مسلمان کے لیے کیا جائز ہے؟

(۲) جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے وقت اس پاک مجلس میں جا کر مذکورہ طریقہ سے ہنگامہ کریں، وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے میں شمار ہوں گے یا مخالفوں میں؟

(۳) تحقیق کیے بغیر محض بدگمانی کی وجہ سے کسی کو وہابی، کافر، شیطان وغیرہ کہنا کیا جائز ہے؟

(۴) ایک مہمان کے ساتھ مذکورہ لوگوں نے جو برتاؤ کیا ہے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے یا مخالف؟ نیز یہ کہ اگر کوئی غیر قوم بھی مہمان آتا تو اس کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسا برتاؤ

کرتے تھے؟

⑤ اگر واقعی کوئی وہابی یا کافر یا مشرک ہو تو کیا اس کی داڑھی نوچ لینی چاہیے اور ان کو مار کر کیا ان کے بدن کی کھال اتار لینی چاہیے؟

⑥ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے وقت ایسی پاک مجلس میں جوتا پہنے ہوئے ہی گھس کر مذکورہ طریقہ سے ہنگامہ مچا کر جن لوگوں نے اس مبارک مجلس کی بے حرمتی کی ہے اور ایک مہمان و حافظ قرآن اور سنت کے متبع عالم دین کی شان میں جن لوگوں نے مذکورہ گستاخیاں کی ہیں ان لوگوں کے لیے شریعت مطہرہ میں کیا سزا مقرر ہے؟ براے مہربانی جواب تحریر فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

الجواب

ان سوالوں کا جواب اس پر موقوف ہے کہ یہ مولوی سنی تھے کہ وہابی۔ اگر تینوں وہابی تھے تو وہ اس لائق ہرگز نہیں تھے کہ ان کو جلسے میں بلایا جائے اور ان کو تقریر کا موقع دیا جائے۔ نہ ان لوگوں کی تقریر سننی جائز تھی اور نہ ان کو مہمان بنانا یا رکھنا جائز تھا۔ حدیث میں بدمذہبوں کے بارے میں فرمایا گیا:

”فایاکم و ایاھم ولا یضلونکم و لا یفتنونکم.“[1] یعنی ان کو اپنے سے دور رکھو، ان سے دور رہو، کہیں تم کو گمراہ نہ کر دیں، کہیں تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔

یہاں تک کہ حدیثوں میں فرمایا گیا نہ ان کے ساتھ کھاؤ، نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، بیمار پڑیں تو انھیں دیکھنے نہ جاؤ۔

اور اگر یہ علما سنی تھے تو ان کی بہت بڑی مداہنت تھی کہ ان کے سامنے فاتحہ دینے کو بت پرستی کہا گیا اور وہ خاموش رہے۔ فاتحہ کو بت پرستی کہنا معمولی بات نہیں۔ فاتحہ میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے، درود شریف پڑھی جاتی ہے۔ اسے بت پرستی کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن مجید پڑھنا، درود شریف پڑھنا، دعا کرنا بت پرستی ہے۔ کس قدر سخت جملہ ہے۔ سامنے کھانا رکھ دیا گیا تو کیا ہوا، کھانا بت ہے، یا سامنے کھانا رکھنا بت پوجنا ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں میں، عوام و خواص سب میں یہ رائج ہے کہ سامنے کھانا رکھ کر قرآن مجید اور درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کی دعا کرتے ہیں۔ کیا سارے جہان کے مسلمان بت پرست ہیں۔ علما کے سامنے ایسی بیہودہ بات کی جائے اور علما خاموش رہیں۔ ان کے علم میں یہ بات آئے اور باوجود قدرت اس کے بارے میں ایک کلمہ نہ بولیں، یہ معمولی جرم نہیں۔ حدیث میں ایسے عالم کو گونگا

[1] مشکوٰۃ، ص:۲۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، مجلس برکات، اشرفیہ، مبارک پور

شیطان کہا گیا ہے اور ایسے علما پر لعنت آئی ہے۔ ایسی صورت میں عوام اگر مشتعل ہو گئے تو کیا شکایت۔ سائل نے عوام کی ان حرکتوں کے بارے میں سوال کیا، مگر جس جاہل نے سامنے کھانا رکھ کر فاتحہ دینے کو بت پرستی کہا، اس کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا۔ آخر ایسا کیوں ہوا؟ غیر مسلم اگر کسی دنیوی کام کے لیے آئیں تو اس سے گمراہی کا اندیشہ نہیں ہے لیکن بد مذہب مولوی وعظ کہنے کے لیے آئے یا اسے بلایا جائے تو اس میں اس کی تعظیم وتوقیر بھی ہے اور اس سے گمراہی پھیلنے کا بھی اندیشہ ہے۔ اس لیے ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا درست نہیں۔ وہابی گستاخ رسول ہیں۔ گستاخِ رسول کے لیے سلطانِ اسلام کو یہ حکم ہے کہ اسے قتل کر دے۔ اس عظیم سزا کے مقابلے میں عوام نے جو کیا وہ بہت کم ہے۔ ان مولویوں پر وہابی ہونے کا شبہہ بلا وجہ نہیں۔ ان لوگوں کے سامنے وہ بات کہی گئی جو وہابی کہتے ہیں اور یہ لوگ خاموش رہے۔ اس سے کسی کو بھی شبہہ ہو سکتا ہے کہ یہ وہابی تھے۔ بالفرض اگر یہ وہابی نہیں تھے تو اس جاہل کا رد کیوں نہیں کیا۔ کوئی سنی عالم اس پر کبھی بھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ ان مولویوں نے وہابیوں جیسی حرکت کی، اس لیے عوام کو موقع ملا۔ پھر آپ کا بیان ہے، جن لوگوں نے یہ سب کچھ کیا وہ کیا کہتے ہیں، یہ تو آپ نے لکھا ہی نہیں۔ میرا ظن غالب ہے کہ عوام نے جو کچھ بھی کیا وہ اس یقین کے بعد کیا کہ یہ مولوی وہابی تھے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

عقائد

متعلقہ تقلید

کیا ائمۂ کرام نے اپنی تقلید سے منع کیا ہے؟

مسئولہ: حافظ محمد قمر الدین، رضوی کتاب گھر، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی - ۲۷/ ذو قعدہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ خالد کہتا ہے ان ائمہ کرام سے کسی کا بھی کوئی ایسا قول نہیں ملتا جس میں انھوں نے اپنی تقلید کرنے کا حکم دیا ہو بلکہ وہ اس سے منع کیا کرتے تھے تو معلوم ہوا مسلمانوں پر ٹھونسی جانے والے تقلید بعض ملاؤں کی اختراع کردہ ہے۔ ائمہ کرام اس سے بری ہیں۔" محمود کہتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک کی فقہی تقلید دور حاضر میں جمہور امت مسلمہ کے لیے واجب ہے، اور ان کی تقلید سے آزاد رہنا مذہبی آوارگی اور گمراہی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مذکورہ دونوں اقوال میں کس کا مسلک وخیال صحیح ہے۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں تحقیقی جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

مسئلہ تقلید بہت معرکۃ الآرا ہے اور اس کو اختصار کے ساتھ لکھنا قریب قریب محال۔ آپ کی خاطر دو باتیں لکھ دیتا ہوں کہ ہر مسلمان اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا مکلّف ہے۔ اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام قرآن وحدیث میں مذکور ہیں لیکن قرآن واحادیث کا سمجھنا اور ان سے مسائل کا اخذ کرنا صرف مجتہد کا کام ہے۔ مجتہد کے علاوہ کوئی شخص اس پر قادر نہیں۔ بڑے بڑے اجلّۂ محدثین سیکڑوں کی نظریں سیکڑوں بار قرآن مجید کی تلاوت کے باوجود بعض نکتے نہیں سمجھ پائے۔ مگر مجتہدین نے سمجھ لیا۔ حضرت قتادہ بن دعامہ سدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ خاص جلیل القدر تابعی ہیں، عظیم محدث ان سے پوچھا گیا۔ وہ چیونٹی نر تھی یا مادہ جس نے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لشکر کو دیکھ کر چیونٹیوں سے یہ کہا تھا کہ اے چیونٹیوں! اپنے گھروں میں چلی جاؤ کہیں تم کو سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر کچل نہ دے۔ تو حضرت قتادہ نے فرمایا مجھے نہیں معلوم۔ اسی مجلس میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ مادہ تھی پوچھا کہ آپ نے کیسے کہہ دیا۔ فرمایا قرآن مجید میں اس کے لیے مؤنث کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ہے: "قَالَتْ نَمْلَةٌ."[1] مجتہدین کرام نے کس باریک بینی سے قرآن مجید اور احادیث سے استخراج کیا

[1] قرآن مجید، سورۃ النمل، آیت: ۱۸، پارہ ۱۹۔

ہے اس کی نظیر یہ مسئلہ ہے ارشاد ہے:

''اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِيْنِ.''[1]　صدقات فقرا اور مساکین کے لیے ہیں۔

مجتہدین نے اس سے یہ مسئلہ نکالا کہ اگر کوئی کافر مسلمانوں کی جائداد پر قابض ہو کر اپنے ملک میں محفوظ کر لے تو وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے۔

مجتہد ہونے کے جو شرائط ہیں وہ اب مفقود ہیں۔ جس کی قدر تفصیل مقالات امجدی میں ہے[2] اور مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے رسالۂ مبارکہ ''**الفضل الموهی فی معنی اذا صح الحدیث فهو مذهبی**'' میں ہے۔

غیر مجتہد پر مجتہد کی تقلید واجب ہے جس پر آیۂ کریمہ: فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.''[3] اور آیۂ کریمہ: ''اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.''[4] شاہد ہے۔

مجتہدین کثیر گزرے ہیں مگر کسی کا مذہب تمام مسائل فقہیہ کو جامع نہیں صرف چار ائمہ مذہب کا مذہب بتامہا محفوظ اور تمام احکام کا جامع ہے۔ اس لیے امت کا اس پر اجماع ہے آج نہیں چوتھی صدی میں کہ صرف انھیں چاروں کی تقلید جائز ہے جس پر امت کا سلفاً خلفاً عمل درآمد شاہد ہے۔ جس کی تصریح علامہ سید احمد طحطاوی نے حاشیہ درمختار میں فرمائی ہے۔

ان چاروں میں سے تمام مسائل میں صرف ایک کی تقلید اس لیے واجب ہے کہ تقلید کی تعریف ہے کسی کی بات بلا دلیل ماننا۔ اب اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا بلکہ کچھ مسائل میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کرتا ہے اور کچھ مسائل میں حضرت امام مالک کی اور کچھ مسائل میں حضرت امام شافعی کی اور کچھ مسائل میں حضرت امام احمد بن حنبل کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اب اس سے پوچھیے کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے اگر وہ کہے کہ دلیل سے جس کا جو مذہب قوی معلوم ہوتا ہے اس کو میں اختیار کرتا ہوں۔ تو اولاً تقلید نہ رہی۔ ثانیاً یہ بے علم اس کا اہل کہاں کہ دلیل کے ضعیف وقوی ہونے کو پہچانے اس لیے اس کا یہ کہنا باطل لامحالہ اسے بھی اور ہر ذی انصاف کو ماننا پڑے گا کہ یہ اپنی پسند پر عمل کرتا ہے جس کا جو

---

[1] قرآن مجید، سورة التوبة، آیت: ٦٠، پارہ ١٠۔

[2] مقالاتِ امجدی مقالاتِ شارحِ بخاری میں شامل کر دی گئی ہے۔محمد نسیم۔

[3] قرآن مجید، سورة النحل، آیت: ٤٣، پارہ ١٤۔

[4] قرآن مجید، سورة النساء، آیت: ٥٩، پارہ ٥۔

مسئلہ پسند آیا اس کو اختیار کر لیا۔ یہ اللہ و رسول کی اطاعت نہ ہوئی اپنے نفس کی اطاعت ہوئی۔ اس لیے اس زمانے میں ان چاروں ائمہ مذکورین میں سے کسی ایک کی ہر مسئلہ میں تقلید واجب ہوئی۔ اور کسی کی کچھ بات ماننا اور کچھ نہ ماننا یہ اپنی نفسانی خواہشات کا اتباع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب قرآن مجید کے نصوص سے کسی مجتہد کی تقلید واجب ہے تو کوئی مجتہد کہے یا نہ کہے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق ہم اس مجتہد کی تقلید کر سکتے ہیں، اور یہ کہنا کہ ان مجتہدین نے اپنی تقلید سے منع کیا ہے ان مجتہدین پر افترا ہے، بہتان ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ.“[1] جھوٹ وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ اس جاہل سے پوچھیے کہ سر دست اس زمانے کے مولویوں کو چھوڑیے جو مولوی نہیں وہ تقلید نہ کریں تو کیا کریں۔ کیا وہ اس پر قادر ہیں کہ خود براہِ راست قرآن مجید کے ترجمہ اور احادیث کریمہ کے ترجموں سے فرض واجب حرام و حلال کا استخراج کر سکتے ہیں۔ تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی ترکی تمام ہو جائے گی اور اگر وہ مولوی ہے تو اسے اپنے کمرے میں بند کر دیں اور کسی سنی عالم کو لے جا کر اس سے پوچھیں کہ طلاق والی عورتوں کی عدت کیا ہے؟ پھر ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی غیر مقلدیت ہوا ہو کر اڑ جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جب قرآن واحادیث میں سب کچھ ہے تو تقلید ضروری کیوں؟

مسئولہ: محمد نور الامین، مدرسہ مظاہر العلوم، گورکھپور (یو. پی.)

مسئلہ زید کا قول ہے کہ قرآن و حدیث میں سب کچھ موجود ہے تو قرآن و حدیث کے علاوہ دوسروں کی تقلید ضروری نہیں۔ زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ صحیح ہے کہ قرآن مجید میں سب کچھ ہے مگر قرآن مجید سے اس کا اخذ کرنا سمجھنا سب کا کام نہیں اللہ عزوجل نے خود فرمایا:

”وما یعقلها الا العالمون.“[2] اسے صرف علم والے ہی سمجھتے ہیں۔

قرآن و احادیث سے مسائل سمجھنے کی استعداد آج کسی میں نہیں، اس لیے ہم پر واجب ہے کہ ہم

[1] قرآن مجید، سورۃ النحل، آیت: ۱۰۵، پارہ: ۱۴۔

[2] قرآن مجید، سورۃ العنکبوت، آیت: ۴۳، پارہ: ۲۰۔

مجتہدین میں سے کسی کی تقلید کریں۔ اس کی تفصیل کے لیے میری کتاب مقالات امجدی کا مطالعہ کریں۔ (۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ میں فلاں عالم کا اندھا مقلد ہوں؟

مسئولہ: شاکر حسین صاحب، بدایوں - ۱۴/ ربیع الآخرہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زید ایک عالم سے عقیدت و محبت رکھتا ہے اور اپنی عقیدت و محبت کو ظاہر کرتا ہے کہ میں ان عالم کا اندھا مقلد ہوں۔ اس پر بکر نے کہا کہ مقلد نہیں کہنا چاہیے؟ مقلد تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا چاہیے کیوں کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مجتہد مطلق ہیں اور تقلید مجتہد کی کی جاتی ہے۔ غیر مجتہد کی تقلید کا کیا معنی اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح ہے۔ شریعت کے مطابق ہے۔

الجواب

یقیناً یہ حق ہے کہ چار مجتہدین کے علاوہ ان کے بعد کے کسی بھی مقتدا کی تقلید جائز نہیں اور اندھی تقلید تو کسی کی بھی جائز نہیں، مقلدین ائمۂ مجتہدین کی جو تقلید کرتے ہیں، یہ اندھی تقلید نہیں۔ بینا تقلید ہے، مگر عرف عام میں عوام مقلد بمعنی متبع بھی بولتے ہیں اور اندھی کا لفظ بطور مبالغہ ہے۔ مراد یہ ہے کہ میں اس عالم کا پورا پورا متبع ہوں اب اگر وہ عالم سنی صحیح العقیدہ صالح متدین ہے تو اس قول میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ عالم غلط ہے تو جس درجے کا وہ عالم غلط ہوگا تو اسی درجے کا حکم کہنے والے پر ہوگا بشرطیکہ کہنے والا اس عالم کی غلطی پر مطلع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مقلد کو حدیث سے استدلال جائز ہے یا نہیں؟

مسئولہ: حافظ رئیس، گرام موسیٰ پور، پوسٹ سنبھل، ضلع مراد آباد (یو۔ پی۔) - ۶/ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں:

کیا مفتی مقلد کو حدیث سے استدلال جائز ہے؟ بغیر یہ تحقیق کیے کہ یہ حدیث صحیح ہے یا حسن یا ضعیف وغیرہ اور اس سے فرضیت کا ثبوت ہوتا ہے۔ یا وجوب کا یا استحباب کا یا حرمت وغیرہ کا۔ اگر اس

[۱] مقالاتِ شارح بخاری کا مطالعہ کریں۔

شخص کی تحقیق کے بغیر استدلال جائز ہو تو کیا حدیث :"اذا انتصف شعبان فلا تصوموا." سے نصف شعبان کے بعد حرمت صوم پر استدلال کیا جا سکتا ہے؟

الجواب

جو شخص یہ نہ جانتا ہو کہ یہ حدیث صحیح ہے کہ حسن یا ضعیف ہے کہ متروک ہے محکم ہے یا موؤل ہے ناسخ ہے یا منسوخ ہے اسے حدیث سے استدلال جائز نہیں خواہ مقلد ہو یا غیر مقلد۔ ہاں اس نے اگر کسی فقیہ کی کتاب میں کسی مسئلہ پر کسی حدیث سے استدلال پڑھا ہو یا کسی فقیہ سے سنا ہو تو وہ اسے بیان کر سکتا ہے۔ اور اگر کوئی نیا مسئلہ سامنے آیا جس کے بارے میں فقہ کی کتابوں میں کوئی حکم نہیں ملتا۔ نہ صراحۃً نہ اشارۃً نہ اقتضاءً مگر کسی حدیث سے اس کا حکم نکلتا ہو تو جو فقیہ ہو اسے اجازت ہے کہ حدیث سے استدلال کرے کیوں کہ جب وہ فقیہ ہوگا تو سب سے پہلے یہ دیکھے گا یہ حدیث لائق احتجاج ہے یا نہیں؟ لائق احتجاج ہوگی تبھی اس سے استدلال کرے گا، ورنہ وہ فقیہ، فقیہ نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقہ کسے کہتے ہیں اور فقہ کا انکار کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: مولانا عبد الرحمٰن صاحب، مالدہ، بنگال۔ یکم محرم ۱۴۰۷ھ

مسئلہ فقہ کی تعریف اصطلاح شرع میں کیا ہے اور فقہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر کوئی فقہ کا انکار کرتا ہو وہ مسلمان رہے گا یا نہیں؟

الجواب

احکام شرعیہ کو ان کے ادلۂ تفصیلیہ کے ساتھ جاننے کو فقہ کہتے ہیں علم فقہ حق ہے اس کی حقانیت قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور اس کا جاننا فرض۔ ارشاد ہے:

"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ وَلِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ."(۱)

تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔

وَلِيَتَفَقَّهُوْا صیغۂ امر ہے اور امر وجوب کے لیے آتا ہے اور قرآن مجید میں امر فرضیت کے لیے، جو شخص مطلقاً علم فقہ کا انکار کرے اور کہے فقہ کوئی چیز نہیں وہ کافر و مرتد ہے۔ وہ آیت قرآنی اور احادیث کا انکار کر رہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] قرآن مجید، سورۃ التوبۃ، آیت: ۱۲۲۔

یہ کہنا کہ قرآن وحدیث میں اگر حکم نہ ملے تب فقہ کی ضرورت ہے۔

مسئولہ: مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مالدہ، بنگال - یکم محرم ۱۴۰۷ھ

مسئلہ اگر کوئی شخص کہتا ہو کہ قرآن وحدیث میں اگر ڈائرکٹ مسائل نہ پائیں گے تب فقہ کی ضرورت ہوسکتی ہے اور قرآن وحدیث میں پالیں تو فقہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ تو ایسا شخص جو فقہ کو پس پشت ڈالتا ہو اس پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اس شخص نے فقہ کو سمجھا ہی نہیں ہے اس کو گمراہ غیر مقلدین نے فقہ کے غلط معنی بتائے ہیں اس کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ فقہ قرآن وحدیث سے الگ کوئی چیز ہے۔ اس کو سمجھایا جائے قرآن وحدیث سے جو احکام مستخرج ہیں انھیں کا نام فقہ ہے۔ مسلمانوں کی آسانی کے لیے مجتہدین نے الگ کتابوں میں جمع فرمادیے ہیں۔ مثلاً فقہ میں ہے: وضو میں چار فرض ہے۔ منہ دھونا، کہنیوں تک ہاتھ دھونا، چوتھائی سر کا مسح کرنا، پاؤں دھونا، یہ قرآن مجید سے لیا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

”یا ایھا الذین اٰمنوا اِذَا قُمْتُمْ الی الصّلوٰۃ فَاغْسِلُوا وَجُوھَکُمْ الایۃ.“[1] اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ۔

فقہا نے خود تصریح کی ہے کہ فقہ کے اصول چار ہیں۔ کتاب اللہ، سنت رسول یعنی احادیث، اجماع امت، قیاس۔ سب سے مقدم کتاب اللہ، پھر احادیث، پھر اجماع امت، پھر قیاس۔ اس لیے فقہ پر عمل کرنا قرآن واحادیث پر عمل کرنا ہے اس نے جو یہ کہا کہ اگر قرآن وحدیث میں حکم نہ ملے تو فقہ پر عمل کیا جائے گا۔ یہ اس کی جہالت ہے آج کون ایسا شخص ہے جو اس کا دعویٰ کرسکتا ہے کہ ہمیں تمام احادیث یاد ہیں پھر آج یہ کوئی کیسے دعویٰ کرسکتا ہے کہ ہمیں فلاں حکم احادیث میں نہیں ملا۔ پھر آج علم تدبر، دیانت کا جو حال ہے وہ سب کو معلوم ہے یہ کام مجتہدین کا تھا کہ وہ پہلے احکام کو قرآن مجید میں تلاش کرتے اس میں اگر نہ ملتا تو احادیث میں تلاش کرتے اگر احادیث میں بھی نہ ملتا تو قیاس کرتے۔ آج کوئی شخص اس کا اہل نہیں اس لیے ہم پر مجتہدین کی اتباع لازم ہے۔ آج اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو حکم قرآن وحدیث میں نہ ملے تب ہم فقہ پر عمل کریں گے۔ وہ ضرور گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت: ٦۔

قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر کتابوں کا نہ ماننا

مسئولہ: محمد شبیر عالم رضوی، خرادی محلّہ پی بی روڈ ہبلی، ضلع دھارواڑ، کرناٹک -۱۰؍جمادی الآخرہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ بکر کہتا ہے کہ قرآن وحدیث میں جو باتیں ہیں میں صرف اسی کو مانتا ہوں اس کے علاوہ دیگر کتابوں کو نہیں مانتا تو کیا یہ صحیح ہے کہ دوسری کتابوں کو نہ مانا جائے؟

الجواب

بکر اجماعِ امت اور قیاس شرعی کا منکر ہے جو باتفاق امت دلیل شرعی ہیں۔ اس انکار کی وجہ سے گمراہ بد دین ہے اور یہ حقیقت میں احادیث صحیحہ کا انکار ہے۔ احادیث صحیحہ سے اجماع اور قیاس شرعی کا حجت ہونا ثابت ہے اس لیے قیاس اور اجماع امت کا انکار احادیث صحیحہ کا انکار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تبدیل مسلک کی اجازت نہیں، غوث اعظم کس مجتہد کے مقلد تھے؟

مسئولہ: محمد حبیب الرحمٰن، مدرسہ نور الہدیٰ، ضلع شیموگہ، کرناٹک -۲۹ محرم ۱۴۱۵ھ

مسئلہ زید شافعی مسلک ہے اور اس کی زوجہ حنفی مسلک ہے اور اب زید اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ حنفی مسلک چھوڑ کر شافعی میں آجاؤ مگر وہ شافعی مسلک میں جانے کو تیار نہیں۔ مجبوراً یا غیر مجبوراً اب وہ حنفی مسلک کو چھوڑ سکتی ہیں کہ نہیں اور غوث اعظم عبد القادر جیلانی، محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پہلے حنفی مسلک پہ تھے مگر یکے بعد دیگرے چاروں مسلک کی تقلید فرمائی اور آخر تک مسلک حنبلی پہ قائم رہے کیا یہ کہاں تک صحیح ہے۔ ضرور تحریر فرمائیں اور زید کی بیوی مسلک بدل سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

عوام کو یہ جائز نہیں کہ کسی ایک امام کی تقلید اختیار کر کے پھر اسے چھوڑ کر دوسرے امام کی تقلید کریں۔ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جہاں تک مجھے معلوم ہے ابتدا ہی سے حنبلی رہے اور تادم حیات حنبلی رہے اور اگر یہ مان بھی لیا جائے تو سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ مجتہد مطلق تھے اور مجتہد مطلق پر کسی کی تقلید جائز نہیں اب اگر یہ صحیح ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبدیل مذہب فرمایا تو وہ اس بنا پر ہوگا کہ جب اپنے اجتہاد سے مذہب حنبلی کا صواب پایا اس پر عمل فرمایا پھر جب اپنے اجتہاد سے دوسرے مذہب کو صواب پایا تو اس پر عمل فرمایا اور اگر جیسا کہ مجھے

معلوم ہے کہ مدت العمر حنبلی رہے تو کہا جائے گا کہ سرکار کا اجتہاد مذہب حنبلی کے مطابق تھا یا اس بنا پر کہ سرکار کے عہد سے بہت پہلے چار ائمہ میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہونے پر اجماع منعقد ہو چکا تھا اس اجماع امت کی پیروی کرتے ہوئے امت کو انتشار سے بچانے کے لیے ظاہراً تقلید فرمائی۔[1]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

شافعی مسلک چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کرنے کی اجازت نہیں

مسئولہ: محمد ابوالکلام رضوی - یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل کہ زید کے آبا و اجداد مسلکاً شافعی تھے زید نے اپنے آبا و اجداد کے مسلک کی پیروی فرض سمجھ کر شافعی مسلک اختیار کیا، مگر چوں کہ یہاں دور دور تک مسلک شافعی کا کوئی ادارہ ہے اور نہ ہی کوئی عالم کہ جس سے شافعی مسلک کے مسائل معلوم کر سکے۔ وہ جس عالم کے پاس بھی کوئی مسئلہ دریافت کرنے جاتا ہے حنفی مسلک کے مطابق جواب ملتا ہے۔ لہٰذا اسے بہت سے امور میں کافی دشواریاں ہو رہی ہیں، اب وہ مکمل طور پر حنفی بننا چاہتا ہے۔ لہٰذا بربنائے مجبوری وہ مسلک تبدیل کر سکتا ہے یا نہیں؟ امید کہ جواب سے مطمئن فرمائیں گے۔ فقط

الجواب

اس کی اجازت نہیں کہ زید شافعی مذہب چھوڑ کر حنفی مذہب اختیار کرے۔ "الثقافة السنية" کالی کٹ کیرلا شافعی حضرات کا بہت بڑا علمی مرکز ہے۔ عندالضرورۃ وہاں سے بذریعہ ڈاک مسائل معلوم کر لیا کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے سوال ہوا: کیا یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہٰذا تم میرے مذہب میں آنے سے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی اس لیے غوث پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے۔

اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا:

الجواب: یہ روایت صحیح نہیں، حضور (غوث اعظم) ہمیشہ سے حنبلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعۃ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا مذہب حنبلی کو کمزور ہوتا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور محی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں، لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۲، ص:۲۲۷، محمد نسیم مصباحی)

حنفی کو یہ جائز نہیں کہ دوسرے امام کی پیروی کرے

مسئولہ: محمد حسان، محمد دلیر آزاد، محمد شمیم اعظمی - ۷ر صفر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا کسی حنفی کے لیے جائز ہے کہ اگر کسی دوسرے فقہی مسلک میں کسی مسئلے میں آسانی نظر آئے تو اس پر عمل کرے؟ ایسا کرنا کیسا ہے؟ یا کسی مسئلے میں سہولت کے پیش نظر حنفی غیر مقلد کی تقلید کر سکتا ہے؟

الجواب

چاروں ائمہ حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل میں سے کسی ایک امام کی تقلید تمام مسائل میں واجب ہے اس لیے کہ کسی حنفی کو جائز نہیں کہ کسی مسئلہ میں کسی دوسرے امام کی پیروی کرے۔ اس لیے کہ یہ حقیقت میں اپنے خواہش نفس کی پیروی ہوگی۔ سوال یہ ہوگا کہ آخر اس نے ایسا کیوں کیا اگر وہ مجتہد ہے تو اسے کسی کی تقلید جائز نہیں اور اگر مجتہد نہیں تو آخر اس نے کس بنا پر کسی مسئلہ میں کسی دوسرے امام کا مذہب اختیار کیا۔ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ چوں کہ اس خاص مسئلہ میں دوسرے امام کی دلیل قوی ہے کیوں کہ یہ کام مجتہد کا ہے سوائے مجتہد کے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں کی دلیل قوی ہے، فلاں کی دلیل ضعیف، لامحالہ یہ شخص ایسا صرف اپنے نفس کی خواہش کی بنا پر کرے گا۔ یہ شریعت کی اتباع نہیں ہوگی، خواہش نفس کی پیروی ہوئی۔ جو جہنم میں جانے کا سبب ہے رہ گئے غیر مقلدین تو کسی مسئلہ میں کسی حال میں اہل سنت کے خلاف ان کی پیروی جائز نہیں گمراہی ہے۔ اس لیے کہ غیر مقلدین اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ گمراہ اور گمراہ گر ہیں ان سے دور رہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مجتہد کو کسی کی تقلید جائز نہیں

مسئولہ: مولانا عبد الرحمٰن صاحب، مالدہ، بنگال - یکم محرم ۱۴۰۷ھ

مسئلہ صحاح ستہ کے مصنفین کیا ائمہ اربعہ میں سے کسی کے مقلد تھے اگر مقلد تھے تو کیوں؟ کیا کسی معتمد و مستند علما و محدثین نے اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے؟ اگر کیا تو تحریر فرمائیں؟

الجواب

اس بارے میں علما کی مختلف رائیں ہیں ان سب کا ذکر اور ان سب پر تنقید اور قول راجح کی تصحیح کی فرصت نہیں یہ کسی مورخ کا کام ہے چلیے مان لیجیے کہ صحاح ستہ کے مصنفین ان چاروں ائمہ میں سے کسی کے مقلد نہیں مجتہد تھے اور مجتہد پر کسی کی تقلید واجب نہیں۔ بلکہ مجتہد کو کسی کی تقلید کرنی جائز نہیں، اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عقائد

متعلقہ بیعت وارشاد

مرید ہونے کے بہت سے فوائد ہیں

مسئولہ: محمد مہتاب مقام گوسائیں پور، پوسٹ کرند بکھتی، ضلع مغربی دیناج پور، بنگال-۲۳؍ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ مرید ہونا کیسا ہے، اور کیوں ہوتے ہیں اور مرید نہ ہونے میں کیا قباحت ہے؟ جواب حوالہ سے دیں۔

الجواب

مرید ہونے کے بہت سے فوائد ہیں ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ سلسلہ کے بزرگانِ دین کی مرید پر خصوصی توجہ ہوتی ہے، جو مرید نہیں ہوتا وہ اس توجہ سے محروم رہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیری مریدی کے اہم مسائل، کیا یہ غوث اعظم کا ارشاد ہے کہ جو مجھ سے عقیدت رکھے وہ میرا مرید ہے؟

مسئلہ ① پیری مریدی فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ومستحب درجہ منتخب فرمائیں؟ قرآن وحدیث کی رو سے اس کی اصل کیا ہے۔

② کیا ہر مومن مسلمان کو اجازت ہے کہ وہ لوگوں کو مرید بنائے؟

③ پیری مریدی کا سلسلہ کب اور کہاں سے شروع ہوا؟

④ سب سے پہلے پیر کون سب سے پہلے خلیفہ کون سب سے پہلے کس نے کس کو خلافت واجازت دی؟

⑤ نقشبندی، سہروردی، قادری چشتی یہ سلاسل طریقت کب سے شروع ہوئے کیوں شروع ہوئے اور ان کا موجد کون؟ کاش آج ایک ہی سلسلہ ہوتا تو سارے جھگڑے ختم ہوجاتے آج تو نہ جانے کتنے سلسلے ہوگئے نقشبندی حضرات کہتے ہیں کہ ہمارے سلسلہ کے امام وپیشوا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کیا یہ بات صحیح ہے؟

⑥ اگر کوئی بندۂ خدا بلاکسی حرص وطمع کے صرف رضائے مولا کی خاطر دین وسنیت کی خدمت سمجھ کر گمراہوں کو راہ راست پر لانے کے لئے لوگوں کو سدھارنے کے لئے اس طرح سے مرید بنائے کہ میرے ہاتھ پر غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بیعت کریں ایک رہبر ورہنما کے طور پر لوگوں کو غوث پاک کا مرید بنائے

اور سب کو غوث پاک کے حوالے کرتا جائے تو کیا اس طرح مرید بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ غوث پاک کا فرمان ہے کہ جو یہ کہے کہ میرا (غوث پاک کا) مرید ہے اور مجھ سے عقیدت رکھے تو وہ میرا مرید ہے اور یہ فرمان قیامت تک کے لئے ہے۔

حل طلب امر یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو بظاہر خلافت نہیں دی سرکار کے وصال کے بعد لوگوں نے خود ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر صدیق اکبر نے کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا آپ کے بعد لوگوں نے خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ اور امام بنایا آپ کی شہادت کے وقت لوگوں نے عرض کیا کہ کسی کو آپ خلیفہ مقرر فرمادیں مگر آپ نے بھی کسی کو نامزد نہ فرمایا اسی طرح امام حسن رضی اللہ عنہ تک سلسلہ چلا پھر آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امر خلافت تفویض فرمایا آپ کے بعد یزید کا دور شروع ہوا، نہ تو امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما نے کسی کو خلافت دی نہ تاریخ میں کسی کی خلافت کا ذکر ملتا ہے۔ سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے سوانح نگار صرف اتنا تحریر کرتے ہیں بعض نے شجرہ طریقت لکھا ہے بعض نے خرقہ دینے کی بات نقل کی ہے سرکار نے حضرت علی کو حضرت علی نے حضرت حسن بصری کو پھر یکے بعد دیگرے یہ خرقہ غوث پاک تک پہنچا بیعت وخلافت کا کہیں پر کوئی ذکر نہیں ملتا نہ ہی حسنین کریمین یا امام زین العابدین کا کسی کو خلافت دینے کا ذکر ملتا ہے تحقیقی وتفصیلی جواب ارقام فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب

کسی پیر سے مرید ہونا نہ فرض ہے نہ واجب نہ مستحب اور نہ صراحۃً اس کا قرآن وحدیث میں ذکر ملتا ہے ہاں اس سلسلے میں مسلم الثبوت اولیاے کرام کے ارشادات حد تواتر تک پہنچے ہوے ہیں اولیاے کرام کے ارشادات سے فرض یا واجب یا مستحب ہونے کا ثبوت نہیں ہوسکتا مگر ان کے ارشادات سے یہ بات یقیناً ثابت ہوتی ہے کہ یہ ایک مستحسن فعل ہے اور اس میں نفع ہے اور مرید نہ ہونے میں خطرات ہیں، سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا پیر شیطان ہے تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ اگر کوئی کسی جامع شرائط پیر کا مرید ہوگیا وہ بدمذہبی سے محفوظ رہتا ہے اور جو کسی کا مرید نہیں ہوتا وہ بہت جلد بدمذہبوں کا شکار ہوجاتا ہے ہر بات کی دلیل قرآن وحدیث سے طلب کرنا شریعت کی اصل سے ناواقفی ہے اگر کسی کا دعویٰ یہ ہو کہ فلاں چیز فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے تو ضرور اس سے قرآن واحادیث سے دلیل طلب کی جاتی لیکن ایک شخص اگر یہ کہتا ہے کہ ہم کسی

چیز کوفرض یا واجب یا سنت یا مستحب نہیں مان رہے ہیں البتہ ہم اس کو مستحسن اور بہتر جانتے ہیں اس کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔قرآن وحدیث میں اس کی ممانعت نہ ہواور وہ چیز فی نفسہ اچھی ہواوراس میں دینی نفع ہو جیسے ہمارے کورس میں احادیث وقرآن مجید کے علاوہ جتنی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور جتنے علوم وفنون پڑھائے جاتے ہیں ان کے بارے میں قرآن وحدیث میں کوئی حکم وارد نہیں علما نے اپنی صواب دید کے مطابق جن کتابوں کواور جن فنون کو عالم ہونے کے لئے مناسب جانا اسے نصاب میں داخل کر دیا اسی طرح مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لئے پیری مریدی کو نفع بخش اور بہتر جانا اور اسے رائج کر دیا جو پوری دنیا کے مسلمانوں میں رائج ہے،اوراس کو بھی مستحسن ہی کہا جائے گا حرام وگناہ نہیں کہا جائے گا پھر اس کی اصل حدیث میں موجود ہے اور وہ بیعت رضوان ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے موقع پر چودہ سو منتخب صحابۂ کرام موجود تھے جن کے ایمان اخلاص،اور جاں نثاری میں کوئی شک اور شبہ نہیں تھا اسی وجہ سے اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ چودہ سو صحابہ کرام جو بیعت رضوان میں شریک تھے پوری امت سے افضل ہیں اب ایک سوال یہ ہوتا ہے کہ جب یہ سب کے سب جاں نثار تھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیعت کیوں لی اس بیعت کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظّمہ بھیجا تھا کہ وہ قریش کو سمجھا بجھا کر صلح پر آمادہ کر دیں مگر ان سرکشوں نے انھیں روک لیا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ ظالموں نے انھیں شہید کر دیا ہے حالاں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ وہ شہید نہیں کیے گئے ہیں اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے موت پر بیعت لی کہ جان دیدیں گے ساتھ چھوڑ کر میدان سے نہیں ہٹیں گے اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سچے پکے مخلص صحیح العقیدہ مسلمانوں سے کسی بھی مقصد خیر کے لئے کوئی دینی مقتدیٰ بیعت لے سکتا ہے اوراس میں کوئی شک نہیں کہ پیری مریدی کا جو سلسلہ صدیوں سے رائج ہے اس میں بہت سے دینی فوائد ہیں (۱) تجدید ایمان ہوجاتا ہے حدیث میں ہے **جددوا ایمانکم** ۔اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو (۲) گناہوں سے توبہ ہو جاتی ہے (۳) ان میں سے اکثر شریعت کے پابند ہو جاتے ہیں (۴) کچھ اللہ کا نام لینے لگتے ہیں (۵) اپنے شیخ کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے دینی کاموں میں دلچسپی لینے لگتے ہیں (۶) عقیدہ میں پختہ ہو جاتے ہیں بدمذہبوں کے جال میں گرفتار نہیں ہوتے (۷) بزرگان دین سے عقیدت بڑھ جاتی ہے جو بہت بڑی نعمت ہے (۸) پیری مریدی کے رشتہ کی وجہ سے اپنے مرشد کی کم از کم زیارت کرتا رہتا ہے دینی مقتداؤں کی زیارت اور خدمت بہت بڑی نعمت ہے وغیر ذالک۔

صراحۃً یہ ثابت نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیری مریدی کے مروجہ طریقہ کی اجازت دی ہے لیکن جب اجلہ اولیاے کرام جو علم ظاہر و باطن دونوں کے جامع تھے انھوں نے ہمیں بتایا ہے کہ یہ سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ذریعہ سے حضور تک پہنچتا ہے تو اس میں یقین ہے کہ یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص اس پیری مریدی کی اجازت دی اور ان کو خلیفہ بنایا اگر آپ یہ نہیں مانیں گے تو لازم آئے گا کہ ان اولیاے کرام نے خلاف واقع بات کہی مسلمانوں کو فریب دیا پھر ان کی ولایت کہاں رہ گئی۔

تاریخ کی کتابوں میں اس کا ذکر نہ ہونا اس کی دلیل نہیں کہ ایسا نہیں ہوا حدیثوں ہی سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو ایسے علوم بھی تعلیم فرمائے جن کے بارے میں حکم دیا کہ اسے ظاہر نہ کرنا حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حفظ کئے ایک تو میں لوگوں میں پھیلاتا ہوں اور اگر دوسرے کو پھیلاؤں تو میری گردن کاٹ دیجائے دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ماصب اللّٰہ فی صدری الاصببت فی صدر ابی بکر.　　اللہ عزوجل نے جو کچھ میرے سینے میں ڈالا سب میں نے ابوبکر کے سینے میں انڈیل دیا۔

اب آپ احادیث کی کتابیں اٹھا کر دیکھئے سب سے کم حدیثیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہیں سند الحفاظ علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ نے تاریخ الخلفا میں صرف ایک سو چار کو ذکر فرمایا کیا آپ کا ایمان یہ گوارا کرے گا کہ آپ یہ کہہ دیں کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک سو چار حدیثیں سکھائیں کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صرف اتنا ہی علم عطا فرمایا تھا بقیہ کیا ہوا تو آپ کو بتانا یہ ہے کہ جب متعدد و معتبر اور مستند ذرائع سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مروجہ طریقے سے پیری مریدی کی اجازت دی جیسا کی طریقت کے تمام شجروں سے ظاہر ہے تو اس سے انکار کرنا حقیقت میں ان اولیاے اللہ کو جھوٹا فریبی کہنا ہے۔

اس کے علاوہ حدیث میں ہے ان تعبداللہ کانک تراہ وان لم تکن تراہ فانہ یراک اور ان تخشی اللہ کانک تراہ .وان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اللہ کی یوں عبادت کرو اللہ

سے یوں ڈرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ پس اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس کو حدیث میں احسان سے تعبیر فرمایا گیا ہے اس مرتبہ کا حصول بہت مشکل ہے پیر کامل کی توجہ ہی سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے جس کا ذریعہ مختلف وظائف واعمال واذکار ہیں جو خاص طریقہ سے کئے جاتے ہیں یہ بغیر کسی ماہر واصل الی اللہ کی تعلیم اور خصوصی توجہ کے حاصل نہیں ہوتا اسکے حصول کے لئے مرشد کامل شرط ہے اور مسلسل بلا انقطاع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر مرشد تک اجازت شرط ہے بلا اجازت ان اذکار کے کرنے میں خطرات ہیں کتنے اسی میں پاگل ہو گئے کتنے زندگی کھو بیٹھے پھر اذکار و وظائف میں شیطان کی مداخلت ہو جاتی ہے اس سے بچانے کے لئے مرشد کی حاجت ہے اس لئے مرشد کامل کی شرائط میں سے اہم شرط اتصال سلسلہ ہے جس کا سلسلہ متصل نہ ہو منقطع ہو اس کو نہ مرید کرنا درست ہے اور نہ اس سے مرید ہونا درست۔ اور آپ نے حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمان تحریر کیا ہے جو یہ کہے کہ میرا (غوث پاک کا) مرید ہے اور وہ مجھ سے عقیدت رکھے تو وہ میرا مرید ہے اور یہ فرمان قیامت تک کے لیے ہے صحیح نہیں۔ کسی نے آپ کو غلط بتایا ہے۔ آپ کے پاس اس کا کوئی حوالہ ہو تو لکھیے رہ گئی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلفائے راشدین کی خلافت وہ اس سے الگ چیز ہے وہ پیری مریدی والی خلافت نہیں تھی وہ مذہبی سیاسی ملکی خلافت تھی۔ اس سلسلہ میں بھی آپ نے یہ بات غلط لکھی کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا اس پر سب کا اجماع ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات ظاہری ہی میں اہل حل وعقد کے مشورے سے اپنا ولی عہد اور جانشین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مقرر فرما دیا تھا اور وصیت نامہ لکھوا دیا تھا جس میں تصریح تھی میں نے تم لوگوں پر اپنے بعد عمر بن خطاب کو خلیفہ مقرر کر دیا ہے۔ تم ان کی بات سننا اور ان کی فرماں برداری کرنا اسے لکھ کر اس پر اپنی مہر کی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا کہ لوگوں میں جا کر بیعت لے لو انھوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات کے اخیر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے بیعت لی بعد میں خط پڑھ کر سب کو سنایا سب نے اس کو قبول کیا بہر حال یہ خلافت الگ تھی اور سلسلہ طریقت کی خلافت الگ ہے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خاص سلسلہ جو سلسلۃ الذہب ہے وہ ابتدا میں حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اہل بیت میں رہا ہاں دوسرا سلسلہ بذریعہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ پہلے تفصیل سے گزر چکا ہے کہ حضرات اولیاے کرام

کا یہ شجرۂ سلسلہ بھی اس کی دلیل ہے اس میں مذکور تمام بزرگوں نے بعد والے کو اپنی خلافت سے نوازا۔ اس طرح ثابت ہے کہ حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت امام زین العابدین کو اور انھوں نے اپنے صاحبزادے امام محمد باقر کو خلافت عطا فرمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور یہی سلسلہ طریقت اور اس کی اجازت کے لئے بہت بھاری ثبوت ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور سلاسل طریقت صرف انھیں چار میں منحصر نہیں پہلے بہت سے سلاسل تھے جو منقطع ہو گئے اور اب بھی کچھ مزید سلاسل ہیں جو ہندوستان اور باہر موجود ہیں مثلاً، رفاعیہ، شطاریہ وغیرہ۔ یہ چار سلاسل چوں کہ بہت زیادہ پھیلے اور اسلامی بلاد وامصار کے اکثر افراد انھیں چاروں میں سے کسی ایک کے یا چاروں کے مرید ہیں اس لئے ان کی شہرت زیادہ ہے اور ان چاروں سلاسل کے حضرات اولیاے کرام میں کوئی اختلاف یا نزاع نہیں تھا سب ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے ایک دوسرے کی زیارت کرتے تھے عارف باللہ ملا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہٗ نقشبندی تھے مگر انھوں نے اپنی کتاب نفحات الانس شریف میں تمام سلاسل کے بزرگوں کا تذکرہ فرمایا ہے سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے خلفا کا بہت تفصیلی تذکرہ کیا ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ قادری تھے یا بہ روایت بعض نقشبندی تھے اور انھوں نے اپنی کتاب اخبار الاخیار شریف میں ہندوستان کے تمام سلاسل کے بزرگوں کا انتہائی محبت وعقیدت سے ذکر فرمایا ہے اور یہی حال اور بہت سے حضرات کا ہے۔ رہ گیا آج کل کا اختلاف یہ حقیقت میں سلاسل کے اختلاف کی وجہ سے نہیں بلکہ کچھ نا اہلوں نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اور اپنی پیری مریدی کی دوکان چمکانے کے لئے پیدا کر لئے ہیں اس سے ماسبق کے بزرگان دین کا دامن پاک اور صاف ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کون سا سلسلہ سب سے بہتر ہے؟

مسئولہ: محمد رمضان، جونا، ناس، ضلع بھلواڑہ، راجستھان-۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

 سلسلہ کون سا سب سے بہتر ہے؟

الجواب

سب سے بہتر سلسلہ قادریہ ہے اور اس عہد میں اس کی شاخ قادریہ برکاتیہ ہے اس کی دلیل یہ ہے اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا قدس سرہ مجدد اعظم تھے ان کی ظاہری اور باطنی نظر بہت وسیع تھی وہ اسی سلسلے میں مرید ہوئے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ حضرت امام مہدی تک جس کسی کو منصب ولایت ملے گا وہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسط سے ملے گا۔ اس لیے سب سے اعلیٰ سلسلہ قادریہ ہوا، سلسلہ قادریہ کی دیگر شاخوں میں سلسلۂ برکاتیہ کی ترجیح کی وجہ ایک تو وہی ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ اس سلسلے میں مرید ہوئے علاوہ ازیں میں نے خود ہندوستان کی تمام بڑی بڑی خانقاہوں میں جا کر دیکھا ہے ہر جگہ احکام شریعت کے ساتھ بے اعتنائی، سستی، دنیا داری، مالدار مریدین کی خوشنودی غالب آگئی ہے سوائے سلسلہ برکاتیہ کے۔ آپ چاہیں تو خود اس کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا پیر کی اولاد سے بدظن ہونے سے بیعت وخلافت ختم ہو جاتی ہے؟

مسئولہ: عبدالعزیز، کیراف عبدالغفار، جے پور، راجستھان- ۹/ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

مسئلہ پیر کی اولاد سے کوئی شخص بدظن ہو جائے تو کیا پیری مریدی خلافت رہی یا نہیں رہی؟ کیا فرماتے ہیں؟

الجواب

پیر کی اولاد سے بدظن ہونے، بلکہ پیر کی اولاد سے مخالفت ہونے پر بھی بیعت وخلافت ختم نہ ہوگی اگر چہ یہ ممانعت وبدظنی بلا وجہ ہو۔ کیوں کہ جس کا مرید وخلیفہ ہے اس سے ارادت وعقیدت باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس کا کوئی پیر نہیں کیا اس کا پیر شیطان ہوتا ہے؟

مسئولہ: منظور حسین فریدی، جالی بتھنا مدھول ڈاک خانہ، بکساما، وایا مہوا، ضلع ویشالی

مسئلہ حضرت حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی معرکۃ الآرا تصنیف ''شان حبیب الرحمٰن'' میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہوتا ہے۔ تو کیا جو کسی کا مرید نہیں اس کا حشر شیطان کے ساتھ ہوگا؟

الجواب

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص

راہ سلوک میں قدم رکھے اور اس کا کوئی پیر نہ ہو تو شیطان اس کو لے جا کر گرا سکتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ جس کا کوئی پیر نہ ہو اس کا حشر شیطان کے ساتھ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس نے کسی سے خلافت نہ حاصل کی ہو اس کا مرید کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مدظلہ العالی، قادری، برکاتی، بڑی سرکار، مارہرہ مطہرہ، ضلع ایٹہ۔ ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید نہ تو خود کسی سے بیعت ہے اور نہ کسی سے خلافت حاصل ہے اس کے باوجود لوگوں کو مرید کرتا ہے اس کا یہ فعل کیسا ہے؟ اور اس پر کیا شرعی حکم ہے؟

الجواب

اس شخص کا کسی کو مرید کرنا طریقت کی اصطلاح میں ضلالت اور گمراہی ہے۔ مرید کرنے کی شرط کسی جامع شرائط مرشد کی اجازت وخلافت ہے بغیر اجازت وخلافت کے مرید کرنا خصوصاً جب کہ کسی کا مرید بھی نہیں، لوگوں کو فریب دینا ہے، دھوکے میں ڈالنا ہے، یہ طریقت کی اصطلاح میں ضلالت و گمراہی ہے۔ سند الواصلین سیدنا میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ السامی اپنی مشہور ومعروف تالیف سبع سنابل شریف ص: ۴۰ پر لکھتے ہیں:

او بے رخصت واجازت پدر پیری شود ہمہ ضلالت در ضلالت است چہ اگر چہ خرقہ متروکہٗ پدر بسبب ارث ملک پسر شد ولیکن شرط صحت بیعت رخصت واجازت پدر است نہ مجرد خرقۂ پدر۔ قطعہ

اے پسر شرط صحت بیعت — در طریقت اجازت سلف است

بد غل سکۂ ببھرہ مزن — کان رہ کا سدان ناخلف است

نوع دیگر آن است اولیاے اسلاف کہ قطب وغوث بودند فرزندان ایشاں بے صحت اسناد و بے رخصت واجازت بجز دنسبت فرزندی خلقے را مریدی کنند وخلق می دانند۔ کہ ما بخانوادۂ فلاں قطب وغوث پیوند درست کردیم وانابت آوردیم سر بسر گمراہی است۔

وہ بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر پیر ہو جاتا ہے یہ سب گمراہی در گمراہی ہے اس لیے کہ اگر چہ باپ کا متروکہ خرقہ وارث ہونے کی وجہ سے لڑکے کی ملک ہوا لیکن بیعت صحیح ہونے کی شرط باپ کی اجازت ہے، نہ صرف باپ کا خرقہ۔ اے بیٹے! طریقت میں بیعت صحیح ہونے کی شرط سلف کی اجازت ہے۔ وہ راستہ

کھوٹے نالائق لوگوں کا ہے۔ دوسری قسم وہ ہے کہ اولیاے سلف جو قطب اور غوث تھے ان کے بیٹے بغیر صحیح سند اور بغیر اجازت محض فرزندی کی نسبت کی وجہ سے ایک مخلوق کو مرید کرتے ہیں اور مخلوق جانتی ہے کہ ہم نے فلاں قطب وغوث کے خانوادہ سے تعلق درست کرلیا ہے۔ یہ سر بسر گمراہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت وارث پاک نے کسی کو خلافت نہیں دی

مسئولہ: محمد سعید انور، دارالعلوم قادریہ نوریہ، بگھاڑو، ضلع سون بھدر (یو. پی.) ۲۶/ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ وارثی سلسلہ کی کیا حقیقت ہے کیا اس سلسلے میں مرید ہونے والے لوگوں کا سلسلہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے؟ اور یہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ چاروں سلسلوں میں سے کس سے متعلق ہے؟

الجواب

یہ بات صحیح ہے اس سے کسی وارثی کو انکار نہیں کہ حضرت وارث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو خلافت نہیں دی تھی۔ جب خلافت نہیں دی تھی تو اس سلسلہ میں مرید ہونا صحیح نہیں، وارثی سلسلہ چاروں سلاسل میں سے کس سے منسلک ہے یہ مجھے معلوم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا صحیح نہیں

مسئولہ: غلام محی الدین، انگسوی قربانی جامع مسجد، دھولہ، آسام۔ ۲۴/ ذوقعدہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے شہر میں ایک وارثی سلسلہ کے خلیفہ رہتے ہیں جو نماز کبھی کبھار ہی پڑھتے ہیں اور نہ کبھی سننے میں آیا ہے کہ ان کے پیر صاحب بھی جن کے یہاں کچھ لوگ مرید ہیں، کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ''یا وارث'' کا ورد کرو اور درود شریف پڑھتے رہو اور وارث پاک کی تصویر سامنے رکھا کرو۔

چناں چہ جو لوگ بھی مرید ہوتے ہیں ان سب کے گھر میں حضرت وارث علی شاہ کی تصویر لٹکی ہوتی ہے اور صبح وشام اگربتی جلائی جاتی ہے۔ نماز کا معاملہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز تک نہیں پڑھتے۔ چند لوگ جو پڑھے لکھے ہیں ان میں ایک صاحب حافظ قرآن بھی ہیں، وارثی خلیفہ صاحب کے گھر میں آتے جاتے

ہیں اور ساتھ لے کر دوسرے مسلمانوں کے گھروں اور دوکانوں میں بھی جاتے ہیں۔ اس طرح ایک حافظ قرآن کا ان کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لوگ ان کو بزرگ سمجھ کر ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور معتقد بھی ہو رہے ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے پیر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور ان کے ساتھ ساتھ گھومنے والے حافظ قرآن کا شریعت میں کیا حکم ہے۔ یہ حافظ صاحب ایک مسجد میں امامت بھی کرتے ہیں، ان کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب

سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا ہی صحیح نہیں۔ حضرت حاجی وارث علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا ہے۔ جو پیر نماز نہیں پڑھتا، بدترین فاسق ہے۔ اگر وہ کسی کا صحیح طور پر خلیفہ بھی ہو تو اس سے مرید ہونا جائز نہیں، کیوں کہ پیر کی تعظیم واجب اور بے نمازی فاسق معلن کی تعظیم حرام، تبیین وغیرہ میں ہے:

”قد وجب علیهم اهانته شرعا.“(۱)

علاوہ ازیں تصویر سامنے رکھ کر وردِ وظائف کرنا اشد حرام۔ کسی بھی جاندار کی تصویر کا رکھنا ہی حرام ہے، اگرچہ وہ بزرگ ہو۔ اور تصویر سامنے رکھ کر وردِ وظائف کرنا بت پرستی کے مشابہ اور جس نے یہ کہا کہ نماز کی ضرورت نہیں وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر ومرتد ہو گیا۔ اسی طرح جواس کے اس کفری قول پر مطلع ہو کر اسے پیر مانے، بزرگ جانے وہ بھی کافر ومرتد ہے، بلکہ جواس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ومرتد ہے۔ یہ حافظ جو اس سلسلہ میں مرید ہے، اسے امام بنانا جائز نہیں، گناہ ہے۔ اس کے پیچھے کوئی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

”سیف مدار“ کے مصنف پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: ڈاکٹر محمد حنیف، موضع بشن پور، ٹنٹوا، پچپڑوا، ضلع گونڈہ (یو۔ پی۔) - ۱۶؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ خادم سلسلہ مداریہ بدیعیہ سے منسلک ہے اور اسی خانوادہ کے جانشین وخلیفہ حضرت مولانا سید منظر علی صاحب مدظلہ العالی سے مرید ہے۔ میرے شیخ موصوف کے برادر معظم حضرت مولانا سید ذوالفقار علی صاحب ہیں، جنھوں نے سیف مدار نامی کوئی کتاب لکھی ہے۔ سنا ہے کہ اس کتاب میں اسلاف کرام کے متعلق غیر مناسب انداز ہے جس کی وجہ سے حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان اور دیگر

[۱] شامی، ج:۲، ص:۲۹۹، کتاب الصلاۃ باب الامامۃ، دار الکتب العلمیۃ۔

علمائے کرام پر چوٹ پڑتی ہے۔ غالباً کتاب مذکور سبع سنابل شریف اور سلسلہ بدیعیہ کے سوخت ہونے کے متعلق ہے، آپ کی جناب میں استفتا ہذا کے ذریعہ میں حسب ذیل سوالات میں شافی جواب چاہتا ہوں۔ حکم شرع سے مجھے مطلع فرمائیں۔

1. سیف مدار کی تصنیف کے مصنف پر کیا فتویٰ عائد ہوتا ہے؟
2. مصنف سیف مدار اپنی اس تصنیف سے خارج از اسلام تو نہیں ہوں گے؟
3. اس سلسلے میں میری بیعت صحیح ہے یا نہیں؟
4. بیعت کی وجہ سے خود میرے اوپر کیا حکم ہوتا ہے؟

الجواب

سیف مدار نامی کتاب کا مصنف سیف مدار لکھنے کی وجہ سے اگرچہ کافر و مرتد نہیں ہوا مگر ایک نہیں کئی وجوہ سے بدترین فاسق، فاجر، مستحق عذاب نار و مستوجب غضب جبار ضرور ہوا۔ اس کا اندیشہ قویہ ہے کہ یہ شخص دنیا سے با ایمان نہیں جائے گا۔ حدیث قدسی میں فرمایا گیا:

"من عادی لی ولیا فقد آذنته بالحرب."(۱) جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے گا میں نے اسے لڑائی کا چیلنج دے دیا ہے۔

عالم گیری میں ہے:

"من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر."(۲) جو کسی عالم سے بغیر کسی سبب ظاہر کے عداوت رکھے گا اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

اس کتاب میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے مشائخ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کے مورث اعلیٰ حضور سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ مصنف سبع سنابل پر ایسے گندے، گھنونے، جھوٹے الزامات لگائے ہیں کہ نیچ سے نیچ انسان بھی کسی پر نہیں لگا سکتا، وہ بھی بے بنیاد جھوٹے، اور جاہل اتنا بڑا ہے کہ حوالہ وہ دیا ہے جس سے خود ثابت کہ یہ قصہ خود کتاب کے مصنف منتخب التواریخ کا ہے جس کی پوری تفصیل یہ خادم ماہ نامہ اشرفیہ دسمبر ۱۹۸۷، جنوری ۱۹۸۸ء میں شائع کر چکا ہے۔ مدرسہ فضل رحمانیہ میں یہ پرچہ مل جائے گا، آپ اسے دیکھ لیں۔ حضور سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ اپنے وقت

---

[۱] بخاری، جلد:۲، ص:۹۶۳۔

[۲] عالمگیری، ج:۲، ص:۲۷۰، احکام المرتدین ما یتعلق بالعلم والعلماء۔

کے مسلم الثبوت عالم شریعت، ماہر طریقت، عارف باللہ ولی کامل تھے۔ ان کی ذات والا صفات پر کیچڑ اچھالنا حقیقت میں ان تمام علما و مشائخ پر کیچڑ اچھالنا ہے جو انھیں عارف باللہ، ولی کامل مانتے تھے اور مانتے ہیں۔ جس میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے تمام مشائخ اور ان کے سلسلہ سے منسلک علماے اہل سنت کی غالب اکثریت داخل ہے۔ گویا اس دریدہ دہن گستاخ نے اہل سنت و جماعت کے تقریبا کل علماے اہل سنت پر کیچڑ اچھالا ہے۔ اس کتاب کا مصنف وہ الزام لگا کر قاذف اور بحکم قرآن ہمیشہ کے لیے مردود الشہادۃ اور فاسق ہو گیا۔ اگر حکومت اسلام ہوتی تو اسّی کوڑے سزا کا مستحق تھا۔ ارشاد ہے:

"وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ." (۱)	جو لوگ پاک دامن عورتوں (مردوں) پر زنا کاری کا الزام لگاتے ہیں اور پھر اس پر چار گواہ پیش نہیں کرتے انھیں اسی کوڑے مارو اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں۔

اس نے اپنے آپ کو سید لکھا، حالاں کہ یہ سید نہیں ذات کا فقیر ہے۔ اسی طرح یہ لوگ حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سید مشہور کیے ہوئے ہیں، حالاں کہ اقتباس الانوار میں ہے، یہ کتاب مداری حضرات ہی کی لکھی ہوئی ہے:

"کہ در رسالہ ایمان محمودی کہ تصنیف شیخ محمود مرید شاہ مدار است می آرد مدار بن ابو اسحاق شامی در ملت موسیٰ علیہ السلام و از فرزندانِ ہارون علیہ السلام و شاگرد حذیفہ شامی بود و توریت و زبور و انجیل را درس می گفت و بعضے نسبت ارادت وے را بسوئے طیفور شامی لاحق می کنند و ایں راست نمی آید زیرا کہ در زمانہ طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت بسیار است." (۲)	مصنف صوفی محمد حسین مراد آبادی رسالہ ایمان محمودی میں جو شاہ مدار کے مرید شیخ محمود کی تصنیف ہے، یہ ہے: مدار بن ابو اسحاق شامی موسیٰ علیہ السلام کے مذہب میں اور ہارون علیہ السلام کے فرزند اور حذیفہ شامی کے شاگرد تھے، توریت و زبور و انجیل کا درس دیتے تھے، بعض ان کو طیفور شامی کا مرید کہتے ہیں، یہ صحیح نہیں، کیوں کہ طیفور شامی اور بدیع الدین مدار کے درمیان بہت فرق ہے۔

[۱] قرآن مجید، سورۃ النور، پ:۱۸، آیت:٤
[۲] انوار العارفین، ص:۳۳٦

دیکھیے خود مداریوں ہی کی کتابوں میں خود حضرت شاہ مدار کے مرید ہی کا بیان ہے کہ یہ پہلے یہودی اور حضرت ہارون کی اولاد میں سے ہیں۔ اور حدیث میں فرمایا گیا:

"من انتسب الی غیر ابیه فعلیه لعنة اللّٰہ و الملئکة و الناس اجمعین."(۱) — جو اپنے والدین کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے، اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

اسی طرح یہ لوگ یہ بھی جھوٹ بولتے ہیں کہ حضرت شاہ مدار قدس سرہ کی عمر مبارک پانچ سو سال تھی، نیز یہ کہ ان کا وصال نہیں ہوا ہے، روپوش ہیں۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ان کی عمر مبارک ایک سو چوبیس سال تھی اور ان کی وفات ہوئی ہے ۱۸ر جمادی الاولی بروز جمعہ ۸۴۰ھ۔(۲)

پس جو لوگ اپنے کاروبار کو چمکانے کے لیے جھوٹ در جھوٹ بولیں، اولیاے کرام پر بہتان باندھیں، وہ اس لائق ہرگز نہیں کہ انھیں پیر بنایا جائے کہ وہ لوگ کئی وجوہ کی بنا پر حق اللہ اور حقوق العباد میں گرفتار ہیں اور بدترین فاسق کو پیر بنانا جائز نہیں کہ جو خود بدراہ ہے وہ دوسروں کو کیا ہدایت دے سکتا ہے۔ علاوہ ازیں سبع سنابل میں یہ تحریر ہے کہ حضرت شاہ مدار نے خود ارشاد فرمایا، میں نے اب تک خلیفہ نہیں بنایا ہے اور آئندہ کسی کو نہیں بناؤں گا۔ جب حضرت شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تو پیری مریدی کا سلسلہ خود ہی منقطع فرمادیا۔ سبع سنابل شریف وہ کتاب ہے جو حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی چشتی قدس سرہ کے ارشاد کے مطابق بارگاہِ رسالت میں مقبول ہو چکی ہے۔ منظر علی اگرچہ سیف مدار کے مصنف نہیں مگر اپنے بھائی کے حامی ہونے کی وجہ سے ان پر وہ سارے الزامات عائد ہیں جو ذوالفقار پر ہیں۔ ارشاد ہے:"انکم اذا مثلهم."آپ کسی صحیح سلسلہ والے مرشد سے مرید ہو جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلسلۂ مداریہ سوخت ہے تو پھر اعلیٰ حضرت کو اس سلسلے کی خلافت کیسے ہے؟ سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئولہ: خانقاہ نوریہ رضویہ افتخاریہ، نوری نگر، جوگنی ڈیہہ، الٰہ آباد، یو. پی۔ ۲۵ر ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

مسئلہ (۱) سلسلۂ مداریہ میں بیعت ہونا جائز و درست ہے کہ نہیں، جب کہ معتبر کتاب سبع سنابل

[۱] ابن ماجی، ج:۲، ص:۱۸۷، باب من ادعیٰ الیٰ غیر ابیه.

[۲] انوار العارفین، ص:۵۳۶

شریف میں یہ واقعہ منقول ہے کہ حضرت مدارشاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سراج الدین سوختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے آپ کے سلسلہ کو سوخت کر دیا اور جواب میں حضرت سراج الدین سوختہ نے حضرت مدارشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے آپ کے مریدوں کو گم راہ کیا۔ نیز مداری حضرات اپنے سلسلے میں بیعت ہونے کو جائز و درست ہونے کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلسلہ مداریہ سے بھی خلافت حاصل تھی، تو یہ خلافت محض برکت کے لیے تھی یا بیعت کے لیے بھی؟

(۲) سلسلۂ وارثیہ میں جو لوگ اس طرح بیعت ہوتے ہیں کہ مزار حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ چادر مبارک کو پکڑا کر بیعت کرتے ہیں تو اس طرح بیعت ہونا جائز و درست ہے کہ نہیں۔ نیز حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا کوئی جانشین وخلیفہ مقرر کیا ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) سبع سنابل شریف میں یہی ہے لیکن ''النور والبھاء'' میں سیدنا ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے اپنے ان سلاسل کے تذکرے میں جن کی انھیں اجازت وخلافت حاصل ہے، سلسلۂ مداریہ کو بھی ذکر کیا ہے نیز ''النور والبھاء'' میں مذکور تمام سلاسل اولیا اللہ بشمول سلسلۂ مداریہ کی اجازت وخلافت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو بھی تھی، اس لیے میں اس پر جزم نہیں کرتا کہ سلسلۂ مداریہ منقطع ہے، البتہ ازراہِ احتیاط اس سلسلے میں مرید ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتا۔ کیف و قد قیل. واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حضرت وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو نہ اپنا سجادہ نشین بنایا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا، اس لیے سلسلۂ وارثیہ میں مرید ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فاسق معلن سے مرید ہونا جائز نہیں۔

مسئولہ: غلام سرور، جین پور، اعظم گڑھ-۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ایک پیر صاحب ہیں جن کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا نہیں گیا ہے اور دو انگوٹھی پہنتے ہیں اور وہ مرید بھی کرتے ہیں اور اپنے کو وارثی کہلاتے ہیں، کیا ایسے پیر سے مرید ہو سکتے ہیں؟ اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وارث پاک کے مزار پر جا کر فاتحہ دینے کے بعد ان کی چادر پکڑ کر یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ سے دل و

ایمان سے مرید ہوتے ہیں، کیا ایسے مرید ہونے سے مرید ہو جائیں گے؟ لہٰذا قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

جب اس پیر کو نماز پڑھتے ہوئے لوگوں نے نہیں دیکھا تو ظاہر یہی ہے کہ یہ نماز نہیں پڑھتا ہے بے نمازی فاسق معلن ہے۔ مردوں کو دو انگوٹھی پہننا حرام اس کی وجہ سے بھی یہ فاسق معلن ہے اس پیر سے مرید ہونا جائز نہیں اور مزار کی چادر پکڑ کے مرید ہونا لغو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزار کی چادر پکڑ کر مرید ہونا کیسا ہے؟ سلسلہ وارثیہ میں مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئولہ: اکبر علی وارثی، بلرام پوری

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) زید بکر کو لے کر دیوا شریف حضرت وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پاک پر گیا، مزار پر پڑی ہوئی چادر کو بکر کو پکڑوا کر کہا کہ اب تم وارث پاک کے مرید ہو گئے، بکر نے اس کو تسلیم بھی کر لیا، لیکن عمر کا کہنا ہے کہ اس طرح بیعت درست نہیں ہے، زید نے پوچھا کیوں تو عمر نے کہا کہ نہ تو وارث پاک نے اپنی زندگی میں کسی کو خلیفہ بنایا ہے، نہ کسی کو بیعت ہی کی اجازت دی ہے۔ دریافت یہ ہے کہ اس طرح کی بیعت درست ہے یا نہیں؟

(۲) عمر کا کہنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ظاہری طور پر ہم سے روپوش ہو گئے تو صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا، لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ دستور تھا کہ جب آپ بیعت لیتے تھے تو باقاعدہ ہاتھ پر ہاتھ لے کر بیعت کیا کرتے تھے۔ اب اگر اس طرح چادر پکڑ کر ہی بیعت درست ہوتی تو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر جو چادر شریف رہتی ہے اسی چادر مبارک کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیوں نہ بیعت کے وقت لوگوں کے ہاتھ میں چادر شریف پکڑا دیا کرتے تھے۔ یا اس بات کی اجازت فرماتے کہ جاؤ مزار پاک پر پڑی چادر کو پکڑ لو، لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا اور ان کے بعد بھی کسی نے نہیں کیا دریافت طلب یہ ہے کہ اس طرح سے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

(۱) یہ صحیح ہے کہ حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بیعت کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اس لیے ان کے سلسلے میں مرید ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) کسی متوفی شیخ سے اس کے مزار کی چادر پکڑ کر بیعت درست نہیں۔ بیعت کے لیے ضروری ہے کہ بیعت لینے والا مرید سے بیعت کے الفاظ کہلوائے اور مزار کی چادر پکڑ کر بیعت ہونے میں یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بیعت ہونا کیسا ہے؟

کیا پیر اپنے مرید کو جنت میں لے جائیں گے؟

مسئولہ: محمد رشید سنتان پریس بیکری سینٹ جان باپٹیسٹ روڈ باندرہ ممبئی - ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

مسئلہ بیعت پیری مریدی کرنا سنت ہے یا فرض اگر کوئی بیعت (مرید) نہیں ہوا تو کیا ہوگا؟ کیا بیعت کرنے سے پیر لوگ اپنے مرید کو جنت میں لے جانے کا حق رکھتے ہیں؟

الجواب

کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہونا مستحسن اور باعث برکت ہے اور خدا کی بارگاہ میں وسیلہ، جس کا قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ فرمایا: "وابتغوا إليه الوسلة."[1] یقیناً کسی سے مرید ہونے کے بعد اس کی امید ہے کہ اگر اس کا پیر نہیں تو اس کے اوپر کے مشائخ قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ اتنا تو صحیح حدیث سے ثابت کہ علما اپنے متعلقین کی شفاعت فرمائیں گے۔ مریدین اپنے پیر کے متعلقین میں سے یقیناً ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو پیر یہ کہے کہ اگر نماز نہیں پڑھتے تو کوئی بات نہیں

مسئولہ: محمد سرفراز احمد، متعلم مدرسہ عابدیہ کاشیباڑی بنگڈوگرا، پورنیہ، بہار ۶ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید مولوی اور پیر صاحب بھی ہے مگر چنداں شریعت کا پابند نہیں ہے اور اپنے مریدین کو

[۱] قرآن مجید، پارہ: ٦، آیت: ۳۵

یہ کہتا ہے کہ تم لوگ اگر نماز نہیں پڑھتے ہو تو کوئی بات نہیں مگر جب میں تمہارے یہاں آؤں تو کم از کم میرے سامنے نماز ضرور پڑھا کرو۔ باقی میں سمجھ لوں گا اور ابھی اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ میں جہاں جاتا ہوں تین سو پچاس جن لے کر جاتا ہوں کوئی ہم سے مت ٹکرانا ورنہ برباد ہو جاؤ گے تو کیا ایسے پیر سے بیعت حاصل کرنا کیسا ہے؟ از روئے شرع تحریر کریں۔ مہربانی ہوگی۔

الجواب

ایسے پیر سے بیعت ہونا حرام و گناہ ہے نماز فرض قطعی ہے اس کا ایک بار بھی قصداً بلا عذر شرعی چھوڑنے والا فاسق معلن ہے اور اس پر راضی ہونے والا بھی، جس کی وجہ سے زید کم از کم فاسق معلن ضرور ہے۔ اس کا مریدین سے یہ کہنا کہ تم لوگ اگر نماز نہیں پڑھتے تو کوئی بات نہیں کلمۂ کفر ہے۔ اس لیے یہ مستلزم ہے اس بات کو کہ اس کے نزدیک نماز فرض نہیں۔ ورنہ یہ نہیں کہتا کہ کوئی بات نہیں، اس کا یہ جملہ ''باقی میں سمجھ لوں گا'' بہت ہی خطرناک ہے بظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز کے ترک پر تم لوگوں سے مواخذہ ہوا تو میں مواخذہ کرنے والوں سے سمجھ لوں گا۔ اس میں اللہ عزوجل سے مقابلہ کا پہلو بھی ہے۔ اگر بالفرض یہ صحیح بھی ہو کہ اس کے ساتھ تین سو پچاس جن رہتے ہوں تو اس سے یہ کہاں لازم ہے کہ یہ حق پر ہے یا صالح یا متقی۔ جنوں میں ہر قسم کے ہیں کافر بھی، مسلمان بھی، صالح و متقی بھی، فاسق و فاجر بھی۔ ہوسکتا ہے اس کے پاس فاسق و فاجر رہتے ہوں یا کفار جن رہتے ہوں بہر حال اس شخص سے مرید ہونا جائز نہیں۔ جتنے لوگ مرید ہو چکے ہیں سب پر واجب ہے کہ بیعت فسخ کر دیں، خود اس شخص پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح اور تجدید بیعت لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۶ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ۔

فاسق و فاجر سے مرید ہونا جائز نہیں

مسئولہ: ابرار احمد سیوانی، مدرسہ جماعتیہ طاہر العلوم چھتر پور (ایم. پی.)۔ ۱۵ ربیع الآخر ۱۴۱۳ھ

مسئلہ اگر کوئی پیر صاحب ظاہراً فسق و فجور کرتا ہے، عورتوں سے ہاتھ چوماتا ہے وقت پر نماز نہیں پڑھتا، کافی تعداد میں اس کے مریدین ہیں۔ ایسے پیر کی اگر کوئی عالم جلسے میں تعریف کرے اور لوگوں کو اس کے سلسلے میں داخل ہونے کی رغبت دلائے تو کیا عالم صاحب کا پیر صاحب کی تعریف کرنا اور پیر صاحب کا ایسا کرنا درست ہے، جب کہ لوگ ان کے سلسلے سے الگ ہونا چاہتے ہیں، از روئے شرع مفصل جواب دیں۔

الجواب

عالم کا یہ کرنا نادرست ہے، اور گناہ پر اعانت ہے جو پیر فاسق وفاجر ہے اس سے مرید ہونا جائز نہیں اور جو لوگ مرید ہو چکے ہیں ان پر واجب ہے کہ بیعت فسخ کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صلح کلی سے مرید ہونا جائز نہیں

مسئولہ: محمد اسیر الاختر رضوی، انجمن بلڈنگ، نیوسٹی، ادے پور، دھارواڑ، کرناٹک -۲۰؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ

مسئلہ زید سید اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا پیر ہے وہ حسام الحرمین کے متعلق کہتا ہے کہ میں اس پر اتفاق کرتا ہوں لیکن اگر کوئی انکار کرے تو بوجہ انکار کافر نہ ہوگا۔ اس لیے کہ یہ آسمانی کتاب نہیں ہے۔ عقائد وہابیہ کا علم رکھنے کے باوجود کہتا ہے کہ نماز کوئی بھی پڑھائے اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لو اگر فیض نہ ملے تو دہرالو۔ زید کہتا ہے کہ مجھے دیوبندی سمجھو یا سنی میں دونوں کو برابر سمجھتا ہوں زید اکثر کہا کرتا ہے کہ بریلوی علما رات بھر تقریر کرتے ہیں لیکن فجر کی نماز غائب، دیوبندیوں کے پاس کم از کم تقویٰ وطہارت تو ہے۔ زید کے ہم وطن لوگ وہابیوں کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں اس سے موصوف کے بھر پور تعلقات ہیں۔ مثلاً سلام وکلام ان کی تعظیم اور وہابیوں کی تکریم، ان باتوں کو دیکھ کر عمر جو اس کے مدرسہ میں تین سال رہ چکا ہے کہا کہ آپ دیوبندی معلوم ہوتے ہیں زید نے جواباً کہا کہ خدا کے بندے مجھے دیوبندی نہ سمجھو میں سنی ہوں۔ میری نگاہ آدمی کے دل پر ہوتی ہے، جس کے اندر ایمان ہوتا ہے داخل سلسلہ کر لیتا ہوں اور جس کے اندر کفر ونفاق ہوتا ہے اس کو کہتا ہوں جاؤ کل آنا، یعنی برہم ہو جاتا ہوں اس کی قلبی کیفیت بدل جاتی ہے۔ اس کو بھی داخل سلسلہ کر لیتا ہوں زید سنی دیوبندی سب کو مرید کرتا ہے، اس نے خود بتایا کہ دیوبند کا مفتی ظہیر میرا مرید ہے۔ زید کہتا ہے کہ علم ظاہر تو تمہید ہے علم باطن کے لیے اصل علم تو علم باطن ہے۔ موصوف کہتا ہے کہ جہاں میرے دو مرید میرا تذکرہ کرتے ہیں وہاں تیسرا میں بھی ہوتا ہوں اگر چہ تم مجھے نہ دیکھو، اور کہتا ہے کہ ہر سلسلے میں خلافت آسانی سے ملتی ہے لیکن ہمارے سلسلے میں خلافت اسی کو ملتی ہے جس کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اجازت دیتے ہیں اور کہتا ہے کہ میرے مریدین کی جو قلبی کیفیت ہے دوسرے سلسلے کے مشائخ کی نہیں ہے۔ مریدین کو بذریعہ مراقبہ لطائف خمسہ طے کراتا ہے۔ یہاں تک کہ فاسق معلن مریدین کو بھی۔ زید افعال قبیحہ مغلظہ مثلاً لواطت کا بہت

عادی ہے پھر اسی حالت جنابت میں متواتر امامت بھی کرتا ہے۔ موصوف کی عمر تقریباً ستر سال ہے، زید کے جسم اور کپڑوں سے خوشبو آتی ہے، ایک مرتبہ عمر خدمت کر رہا تھا کہ بہت خوشبو آنے لگی عمر نے کہا کہ خوشبو آرہی ہے زید نے کہا کہ مولانا آدمی کے جسم سے کہیں خوشبو آتی ہے پھر ہاتھ بڑھایا کہ اسے سونگھو تو اس سے عطر مجموعہ کی خوشبو آنے لگی۔

زید کبھی جلال میں رہتا ہے، کبھی جمال میں مثلاً کسی مرید کے یہاں مدعو ہے دستر خوان پر کھانا رکھا ہوا ہے اچانک جلالی کیفیت طاری ہوگئی بغیر تناول طعام کے اٹھ کر چلا گیا مریدین سکتے کی حالت میں رہ گئے، زید لوگوں کے دل کی باتیں بتا دیتا ہے کسی کے یہاں مدعو ہے تھوڑے سے کھانے میں بہت برکت ہو جاتی ہے، کسی نے خواب دیکھا، بتا دیتا ہے مراقبہ میں کسی کو آسمانی سیر کراتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۱) ان عقائد کی وجہ سے زید کو از روئے شرع کیا سمجھا جائے گا اس کا سلسلہ رسول کریم علیہ السلام سے ثابت ہے یا منقطع ہو گیا ہے؟ اس سے محبت کی جائے یا نفرت؟

(۲) مریدین کی بیعت باقی ہے یا ختم ہو چکی ہے، اگر اسی بیعت پر باقی رہیں تو کیا نقصانات ہیں؟

(۳) زید صراطِ مستقیم پر قائم ہے یا صراطِ جہیم پر، مریدین کو کدھر لے جانا چاہتا ہے؟

(۴) خوارق عادات کو کرامت کہا جائے گا یا کچھ اور؟

(۵) زید کے عقائد وافعال سے واقفیت کے باوجود خوارق عادات کو دیکھ کر تائید کرنا کیسا ہے؟

(۶) جلالی کیفیت کو رحمانی کیفیت کہا جائے گا یا شیطانی؟

(۷) زید کا بیٹا سنی صحیح العقیدہ عالم ہے، زید کی دی ہوئی خلافت سے یا کسی دوسرے پیر کامل کی خلافت سے لیکن بیٹا کا باپ سے قطع تعلق کرنا مشکل ہے، پیر مان کر مرید ہونا کیسا ہے؟

(۸) مذکورہ بالا عقائد وافعال کی وجہ سے عمر نے فسخ بیعت کر دیا اور سخت مخالف ومتنفر ہو گیا ہے۔ کیا عمر نے مسلک اعلیٰ حضرت سے سرِ مو بھی انحراف کیا ہے؟ اور وہ مستحق ثواب ہے یا عذاب؟

(۹) زید کی پردہ پوشی میں ثواب ہے یا پردہ دری میں؟

(۱۰) کیا وہ خوشبو شیاطین یعنی جنات کا پیش کردہ عطر مجموعہ ہے؟

(۱۱) کیا وہابیوں، دیوبندیوں سے اسلامی تعلقات رکھنے سے ایمان اور نکاح میں بھی کچھ اثر پڑتا ہے؟

(۱۲) زید رہتا ہے دربھنگہ میں مگر جب وہ ضلع پورنیہ ومغربی دیناج پور جاتا ہے دورہ کے لیے ان

علاقوں میں ایک دو ماہ قیام رہتا ہے، لیکن کسی ایک جگہ پر نہیں۔ ان ایام میں وہ قصر بھی نہیں کرتا ہے، کیا اس پر قصر واجب ہے۔ از روے شرع احکام کی روشنی میں تفصیلی جواب مطلوب ہیں۔

الجواب

زید کے حالات جو سوال مین درج ہیں ان کے پیشِ نظر زید سنی نہیں صلح کلی ہے، اللہ والا نہیں دنیا دار ہے۔ اس سے مرید ہونا جائز نہیں۔ جو لوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں وہ کسی اور سنی صحیح العقیدہ جامع شرائط پیر سے مرید ہوں۔ ''حسام الحرمین'' اس معنی کر آسمانی کتاب نہیں کہ اس کے کلمات، اس ترتیب کے ساتھ آسمان سے نہیں اترے، مگر اس میں جو احکام مذکور ہیں وہ سب آسمانی اس معنی کر ہیں کہ قرآن و احادیث سے ثابت ہیں۔ ''حسام الحرمین'' میں یہ باتیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی نے انبیاے کرام خصوصاً سید الانبیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، جس میں قطعاً کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں، ان کی عبارتیں معنیِ کفری میں متعین ہیں جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔ اس کے لیے آسمانی وحی آنے کی ضرورت نہیں۔ جیسے کوئی شخص بت کو سجدہ کرے اور اقرار کرے کہ میں نے بت کو سجدہ کیا تو اس کے ثبوت کے لیے وحی کی حاجت نہیں۔ بت پوجنے والا مشرک ہے، یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ تو اب اگر کوئی کہے کہ زید مشرک ہے تو اسے مان لینا ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ یہ آسمانی حکم نہیں کہ اسے ماننا ضروری ہو، اسی طرح جب دیوبندی مولوی کی کتابوں سے ثابت اور قرآن مجید میں یہ ثابت کہ جو کسی نبی کی توہین کرے وہ کافر ایسا جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ یہ حکم بلا شبہہ آسمانی ہے۔ اس کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی یہ ان کی کتابوں سے ثابت، جس میں ذرہ برابر شک نہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر تو ثابت کہ چاروں کافر۔ یہ زید کا بہت بڑا دھوکہ ہے۔ اس کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جو کتاب آسمانی نہ ہوا سے یہ نہیں مانتا تو لازم کہ احادیث کریمہ، تفاسیر، فقہ، عقائد کی کوئی کتاب نہیں مانتا، کیوں کہ یہ سب آسمانی نہیں، حتی کہ احادیث کی کتابیں بھی آسمانی نہیں محدثین کی لکھی ہوئی ہیں۔ یہ بہت چالاک، گمراہ گر معلوم ہوتا ہے۔ ایک جملے میں دینیات کی ساری کتابوں کو ختم کر دیا۔۔ دیوبندی شانِ الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں، نہ

ان کی نماز، نماز ہے، نہ ان کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ ان کے پیچھے پڑھنا ایسا ہے جیسے پڑھا ہی نہیں۔ جو دیوبندیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز جانے وہ مسلمان نہیں۔ ایسے شخص سے کوئی خرق عادت ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے، پھر عوام کالانعام کو کیا معلوم کہ خرق عادت ہے یا کسی عمل کا نتیجہ۔ جوگی جے پال ہوا میں اڑتا تھا، کیا وہ ولی تھا۔ زید کے لڑکے اگر سنی صحیح العقیدہ ہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ اپنے باپ سے ربط ضبط رکھتے ہیں۔ بد مذہبوں سے میل جول جائز نہیں۔ اس حکم عام سے ماں باپ مستثنیٰ ہیں۔ زید کا جب عقیدہ ہی صحیح نہیں اور وہ صلح کلی ہے تو اس کی کیا شکایت کہ وہ حالت مسافرت میں قصر نہیں کرتا۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس کی خلافت ختم ہوگئی اس سے مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئولہ: سید کلیم اشرف، درگاہ حضرت شمشاد عالم، حیدرآباد روڈ، رائچور، کرناٹک-۲۰/رجب ۱۴۱۹ھ

مسئلہ زید کے والد گرامی سید سنی عالم دین تھے، زندگی بھر مسلک اعلیٰ حضرت پر کام کرتے رہے اور اولاد کو بھی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے کی وصیت کرتے رہے۔ حضرت کی ذات وہ تھی جو زندگی بھر دکن کے مرتدوں، بد مذہبوں کے کفر وارتداد اور بد مذہبی کے خلاف کام کیا، جو اکابر علمائے دین اعتراف کیے ہیں اور زندگی بھر کافروں مرتدوں سے نفرت کرتے رہے۔ زید کے بڑے بھائی عالم دین ہیں، مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم ہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت پر بے مثال کام کر رہے ہیں۔ آپ سے آج کے مرتد بد مذہب وگم راہ پریشان ہیں۔ زید نے بھی درس نظامیہ سے علم حاصل کیا ہے۔ اس کے بعد زید کی نوکری سرکاری عربی مدرسہ میں ہوئی۔ اس مدرسے میں مرتد علمائے دیوبند پہلے سے ہی کام کر رہے تھے اور اب بھی کام کر رہے ہیں۔ زید ان مرتدوں کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے کام کر رہا ہے۔ زید نوکری ہونے کے بعد والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ اور بڑے بھائی کو نفسانی غضب میں آکر ہمیشہ گالیاں دیتا رہا۔ والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ اس کو نصیحت کرتے رہے۔ نفسانیت کو چھوڑ کر کافروں، مرتدوں سے نفرت کرتے ہوئے اسلامی احکام پر عمل کرتے رہو۔ لیکن زید باز نہیں آیا۔ آخر کار والد گرامی نے زید کی خلافت توڑ دی اور زندگی بھر زید سے نفرت کرتے رہے۔ زید کافروں مرتدوں اور بد مذہبوں کی بد مذہبی پر راضی ہے اور صلح کلی اتحاد کو اختیار کیا۔ زید نے اپنے بچوں کو نیچری تعلیم دی ہے، لہٰذا زید کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

زید کے بارے میں سوال کے اندر جو تفصیلات درج ہیں ان کے مطابق زید سے مرید ہونا جائز نہیں، نہ اس کی دست بوسی جائز کہ جب اس کے والد نے جو اس کے پیر بھی تھے خلافت ختم کر دی تو اس سے مرید ہونا نہ مرید ہونے کے برابر ہے اور سوال کی تفصیلات کے مطابق وہ سنی نہ رہا، صلح کلی ہو گیا، اب اس کی تعظیم و تکریم کیسی؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا بیعت لینے کا حق صرف آلِ رسول کو ہے؟ علم و تقویٰ ورع و زہد کے اعتبار سے غیر سید سید سے افضل ہو سکتا ہے؟

مسئولہ: محمد زبیر عالم رضوی، امام برو ڈ کٹا مسجد، سودٹی روڈ، دھارواڑ، کرناٹک۔ ۲۴؍محرم ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ایک مقرر جو آلِ رسول بھی ہے مورخہ ۲؍جنوری ۱۹۹۷ء بروز جمعرات بمقام دھارواڑ کرناٹک میں عرس کے موقعہ پر تقریر فرماتے ہوئے دورانِ تقریر مندرجہ ذیل جملہ کہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز وقت کے جید ولی و مفتی اور مجدد تھے اور سچے عاشق رسول بھی۔ سادات کرام کا ادب و احترام اور ان کی تعظیم میں دنیا میں ان کی مثال نہیں ملتی۔ وہ خود مارہرہ شریف کے آلِ رسول سے بیعت تھے اور خلافت بھی پائی تھی لیکن جب اپنے فرزند ارجمند حضور مفتی اعظم ہند کی بیعت کا خیال آیا تو وہ خود اپنی بیعت میں نہ لیتے ہوئے مارہرہ شریف میں سرکار سید ابوالحسین نوری قدس سرہ العزیز کی خدمت میں بھیج دیا۔ مزید فرماتے ہیں، کہتے ہیں کہ کل قیامت میں جنت کے لیے آلِ رسول کی شفاعت ہی ضروری ہے۔ لہٰذا پرزور الفاظ میں کہا کہ اگر تم جنت چاہتے ہو تو سادات کرام کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ مندرجہ بالا بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ ذہن ملا کہ:

(۱) مقرر نے حضور مفتی اعظم ہند کی بیعت کے سلسلے میں مارہرہ شریف جا کر بیعت کرنے کا جو بیان دیا ہے یہ کہاں تک حق ہے؟

(۲) اعلیٰ حضرت کے بارے میں مقرر کا یہ کہنا کہ وہ تو اوروں کی بیعت لیتے تھے لیکن اپنی اولاد کو سادات کرام سے بیعت کرواتے تھے اس سے کیا مفہوم نکلتا ہے؟

(۳) کیا بیعت لینے کا حق صرف آلِ رسول ہی کو ہے؟

④ جو آج تک تابعین ائمہ کرام اولیاے عظام جو غیر سید ہونے کے باوجود بیعت لیتے رہے ہیں۔ معاذ اللہ کیا وہ سب بیعت کے علم سے ناواقف ہیں؟:

⑤ مقرر کے بیان سے کیا دین اسلام کو محدود کرنا ثابت نہ ہوگا؟

⑥ اس بیان سے سنیت میں تفریق ہوگئی ہے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والے پر شریعت کی رو سے کیا مواخذہ ہے؟

الجواب

بات اصل یہ ہے نا اہل خدا ناترس پیرزادوں نے پیری مریدی کو ایک دنیوی کاروبار بنا رکھا ہے وہ دیکھتے ہیں کہ پیر بننے کے لیے اس زمانے میں کسی کمال کی ضرورت نہیں نہ علم کی ضرورت ہے، نہ شریعت کی پابندی کی، صرف یہ کافی ہے کہ شہزادہ خوبصورت ہو، چرب زبان ہو، اور جھوٹ بولنے کا ماہر اور آباو اجداد میں سے کسی کا باکمال ہونا، لیکن پوری دنیا بیوقوف نہیں، اس لیے وہ حسب منشا کامیاب نہیں ہوتے اور یہ دیکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ رضویہ اس وقت پوری دنیا پر چھایا ہوا ہے اور چھاتا جارہا ہے۔ کروڑوں افراد داخل سلسلہ ہیں اور علامہ اختر رضا ازہری صاحب جانشین حضرت مفتی اعظم ہند جہاں جاتے ہیں مرید ہونے والے ٹوٹ پڑتے ہیں اور حسد میں جل رہے ہیں، اور سلسلہ رضویہ کو نقصان پہنچانے کے لیے جھوٹ، سچ، افترا، بہتان، فریب دجل سب کرتے ہیں۔ یہ جھوٹ ہے کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سیدنا ابوالحسین نوری قدس سرہ سے مرید ہونے کے لیے مارہرہ شریف بھیجا، اس میں دو جھوٹ ہے ایک یہ کہ اعلیٰ حضرت نے انھیں حکم دیا کہ سیدنا نوری میاں قدس سرہ سے مرید ہو جاؤ اور یہ کہ انھیں مرید ہونے کے لیے مارہرہ بھیجا۔ واقعہ صحیح یہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم ہند کی ولادت جس وقت ہوئی اعلیٰ حضرت قدس سرہ مارہرہ مطہرہ حاضر تھے حضور سیدنا نوری میاں صاحب قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت کو بشارت دی، اسی وقت فرمایا جب میں بریلی آؤں گا تو اس بچے کو دیکھوں گا، چھ ماہ کے بعد سرکار نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ بریلی تشریف لائے، حضرت مفتی اعظم ہند کو گود میں لیا مرید کیا اور تمام سلاسل کی اجازت عطا فرمائی پھر اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حضرت مفتی اعظم ہند کو مارہرہ شریف حضرت نوری میاں قدس سرہ سے مرید ہونے کے لیے بھیجا تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ غیر سید سے مرید ہونا جائز نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ از

راہ تواضع کسی کو مرید نہیں کرتے تھے۔ اگر کوئی مرید ہونے کی درخواست کرتا تو وہ فرماتے جاؤ مارہرہ حضرت نوری میاں سے مرید ہو جاؤ۔ لیکن پھر سرکار نوری میاں قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو حکم دیا کہ آپ کے یہاں جو کوئی بھی مرید ہونے کے لیے آئے اسے مرید کرلیا کرو۔ آخر آپ کے مرشد برحق نے خلافت کس لیے دی ہے، اس کے بعد مرید فرمانا شروع کیا، لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے حضور سیدنا ابوالحسین نوری قدس سرہ کی حیات ظاہری تک بہت کم مرید فرمایا۔ اگر یہ بات ان دنیادار پیروں کی مان لی جائے کہ غیر سید سے مرید ہونا جائز نہیں تو خاتم الاکابر سیدنا شاہ آل رسول احمدی قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو کہ یہ سید نہیں پٹھان ہیں، خلافت کیوں عطا فرمائی؟ نیز سیدنا ابوالحسین نوری قدس سرہ نے اعلیٰ حضرت کو یہ حکم کیوں دیا کہ آپ مرید کیا کریں۔

یہ فریب کار ملے تو اس سے پوچھیں کہ حضرت مولانا شاہ ابو احمد علی حسین صاحب اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے پیر عبدالغفور برہان پوری کو جو ذات کے جولاہے تھے کیوں خلافت عطا فرمائی۔ صرف پیر عبدالغفور کی تخصیص نہیں میری معلومات کے مطابق حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے پچاس خلفا ایسے ہیں جو سید نہیں۔ پھر اگر یہ مان لیا جائے کہ غیر سید سے مرید ہونا جائز نہیں تو کسی سلسلے میں مرید ہونا جائز نہ ہوگا۔ ہر سلسلے کے اکابر غیر سید ہیں اکثر سلاسل بمنزلہ کل سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاری ہیں یہ سید نہیں تھے، عجمی النسل غلام تھے یہ بھی فریب ہے کہ آل رسول کی شفاعت کے بغیر کوئی جنت میں نہیں جائے گا، نہ ایسی کوئی حدیث ہے اور نہ کسی بزرگ کا ارشاد، اور نہ واقعہ، اسی طرح یہ لوگ وظیفے پڑھتے ہیں۔

کوئی آلِ محمد کے برابر ہو نہیں سکتا

یہ اہل سنت کے اجماعی عقیدے کے خلاف ہے، اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ خلفاے راشدین، پھر عشرہ مبشرہ، پھر اصحاب بدر، پھر اصحاب بیعت رضوان پوری امت سے افضل ہیں، حتی کہ حسنین کریمین سے بھی جو سادات کرام سے ہیں، حضرت امام زین العابدین سید ہیں کیا صحابہ کرام سے افضل ہیں، کیا آج کے سادات کرام صحابۂ کرام، تابعین عظام وتبع تابعین وائمہ مجتہدین سے افضل ہیں کیا آج کے سادات کرام حضرت امام حسن بصری، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت ابراہیم بن ادھم، حضرت جنید بغدادی، حضرت شبلی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت ابوالحسن خرقانی، حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے افضل ہیں۔ اسے بھی جانے دیجیے کیا آج کا ایک سید جو عالم نہیں۔ اس عالم سے افضل ہے جو سید نہیں؟ قرآن مجید نے مدارِ فضیلت علم کو رکھا ہے۔ ارشاد ہے:

”یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ.“(۱)

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اہل علم کو اللہ تعالیٰ درجوں بلند فرمائے گا۔

حدیث صحیح میں صریح ارشاد ہے:

”فضل العالم علی العابد کفضلي علی ادناکم.“(۲)

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں ادنیٰ شخص پر۔

اسی لیے درمختار میں فرمایا:

”وللشاب العالم ان یتقدم علی الشیخ الجاهل ولو قریشیا قال تعالیٰ والذین اوتوا العلم درجٰت.“(۳)

جوان عالم کا یہ حق ہے کہ بوڑھے جاہل سے آگے رہے اگر چہ یہ بوڑھا جاہل قریشی ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کو علم دیا گیا ہے اللہ انھیں درجوں بلند فرماتا ہے۔

اس کے تحت شامی میں ہے:

”لانه افضل منه ولذا یقدم فی الصلوٰة و صرح الرملی فی فتاواه بحرمة تقدم الجاهل علی العالم حیث اشعر بنزول درجته عند العامة لمخالفته لقوله تعالیٰ یرفع اللّٰه الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت الی ان قال و هذا مجمع علیه فالمتقدم ارتکب معصیة فیعزر.“(۴)

جوان عالم بوڑھے جاہل سے اگر چہ وہ قریشی ہو افضل ہے اس لیے وہ نماز میں اس کو آگے کیا جاتا ہے، رملی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی کہ جاہل کا عالم سے اس طرح آگے بڑھنا حرام ہے کہ عوام یہ سمجھیں کہ عالم کا درجہ اس جاہل سے کم ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے خلاف ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند فرماتا ہے اور اس پر اجماع ہے۔ اس لیے جو عالم سے آگے بڑھے وہ گناہ کا مرتکب ہے، اسے سزا دی جائے گی۔

---

[۱] قرآن مجید، سورة المجادلة، آیت: ۱۱۔ [۲] مشکوٰة شریف، ص: ۳٤، کتاب العلم، مجلس برکات۔

[۳] تنویر الابصار مع در مختار، ص: ٤۸۷، ج: ۱۰، مسائل شتیٰ، دارالکتب العلمية لبنان۔

[٤] رد المحتار علی هامش الدر المختار، ص: ۳۸۷، ج: ۱۰ مسائل شتیٰ دارالکتب العلمية لبنان۔

مسلمان قرآن مجید کی آیت، حدیث اور پوری امت کا اجماعی حکم ملاحظہ کریں کہ عالم غیر سید، سید غیر عالم سے افضل ہے اور حال یہ ہے کہ آج کل کے تقریباً سو فیصد پیر زادے علم سے کورے اور محروم ہیں۔ خواہ وہ سید ہوں یا نہ ہوں اور سادات کرام میں علمی فقدان سب سے زیادہ ہے، ان کو اس کا گھمنڈ ہوتا ہے کہ ہم سید ہیں سارے زمانے سے افضل ہیں ان کو علم کی کیا ضرورت۔ واضح ہو کہ کسی مدرسے سے فارغ ہونے اور سند مل جانے سے کوئی شخص عالم نہیں ہوتا، یا کسی حضرت کے بیٹے ہونے کی وجہ سے عالم نہیں ہوتا۔ عالم وہ ہے کہ دین کے اصول وفروع، عقائد واحکام کا قدر معتد بہ علم رکھتا ہو جو اس پر قادر ہو، یا جو بات اسے معلوم نہ ہو اسے مطالعہ کر کے کتب دینیہ سے استخراج کر سکے اور پیروں کا حال یہ ہے کہ ان میں کوئی ایسا نہیں نکلے گا جو یہ بتا سکے کہ نماز میں کتنے واجبات ہیں اور اکثر ایسے ہیں جو یہ بھی نہیں جانتے کہ نماز میں کتنے فرائض ہیں، اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم سارے زمانے سے افضل ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ سادات کرام کو جو نسبی فضیلت حاصل ہے اس میں ان کا کوئی شریک نہیں لیکن فضیلت کلی، علم وفضل، تقویٰ، ورع، زہد، خشیت خداوندی، معرفت الٰہی میں امت کے کروڑوں بلکہ اربوں افراد سادات کرام سے افضل ہوتے ہیں۔ اور اب بھی ہیں، اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے عہد کے تمام پیر، فقیر، علما سے علم ظاہر، علم باطن، اتباع شریعت، خشیت خداوندی، معرفت ربانی، حبِّ ربانی میں دین کی نشر واشاعت میں سب سے ارفع واعلیٰ تھے۔ اس لیے وہ اپنے عہد میں سب سے افضل تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلام میں بزرگی کا معیار کس پر ہے؟ کیا سیدزادہ غیر سید سے مرید ہوسکتا ہے؟ پیر کے لیے کن شرائط کا ہونا ضروری ہے؟ طالب ہونا کیسا ہے؟ اہل سنت کون لوگ ہیں؟ خلافت کا حق دار کون ہوسکتا ہے؟ اہل طریقت واہل شریعت کون لوگ ہیں؟

مسئولہ: قدیر ولی نظامی کیراف ایم ایس کے ایم عبدالستار اینڈ کمپنی، کاٹن مرچنٹ کڈوار نمبر ۳۹ر آدونی

مسئلہ برائے کرم حسب ذیل مسائل کا جواب مع دلائل اور احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے

حوالے سے دیں تو عین نوازش ہوگی۔

❶ اسلام میں بزرگی کا معیار کس پر ہے؟ حسب ونسب پر یا تقویٰ پر؟

❷ کیا سیدزادہ کسی شیخ یا پٹھان کا مرید بن ہوسکتا ہے؟

❸ مرشد کے لیے کن شرائط کا ہونا ضروری ہے کیا سید ہی مرشد ہوسکتا ہے؟

❹ جاہل اور بے عمل سید کا مرید بن کر طلب علم کے لیے کسی شیخ یا پٹھان مرشد کے پاس جا کر تجدید بیعت کر کے طالب بننا جائز ہے یا نہیں؟

❺ اہل سنت وجماعت سے کون لوگ مراد ہیں؟

❻ اہل طریقت میں کون لوگ شمار ہوتے ہیں؟ اہل تشریع کون لوگ مراد ہیں؟

❼ اگر کوئی سیدزادہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کو ترک کر کے بداعمالیوں کا شکار ہوا ہے اور اپنے آپ کو سید سمجھ کر ہر ناجائز کام کر رہا ہے اس کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے؟ ایسے کے ہاتھ پر بیعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

❽ خلافت کا حق دار کون ہوسکتا ہے؟ اور خلیفہ ہونے کے لیے کن شرائط کا ہونا ضروری ہے، اگر کوئی جاہل یا بے علم سید کسی کو خلافت دیدیا ہے اس کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے؟

الجواب

❶ اسلام میں بزرگی کا معیار ایمان اور تقویٰ ہے، ارشاد ہے:

”اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اتْقٰکُمْ.“[1] بیشک تم میں اللہ کے نزدیک سب سے بزرگ وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔

بزرگی کا معیار حسب ونسب نہیں حجۃ الوداع کے خطبے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”**الا لافضل لعربی علیٰ عجمی ولا لعجمی علیٰ عربی ولا لأسود علی احمر ولا لأحمر علیٰ اسود إلا بالتقویٰ.**“[2] یہ دوسری بات ہے کہ سادات کرام اور بزرگانِ دین کی نسل کو اپنے آباء واجداد سے دنیا وآخرت میں نفع پہنچا ہے، اور پہنچے گا اور ان لوگوں کا اعزاز واکرام عامۂ مسلمانوں پر لازم ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] قرآن مجید، سورۃ الحجرات، آیت:۱۳۔

[2] تفسیر درِ منثور، ج:۲۶، ص:۵۷۹، سورہ حجرات۔

"ان الانساب یوم القیٰمة تنقطع غیر نسبی و سببی و صہری. کل نسب و صہر ینقطع یوم القیامة الا نسبی و صہری."(۱)	ہر نسب اور سسرالی رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا، مگر میرا نسب اور میرا رشتہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) ایک نہیں ہزار ہا سادات غیر سادات سے مرید ہوئے اور تو اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیخ حضرت سیدنا ابو سعید مخزومی قدس سرہ بھی سید نہیں تھے، اور اوپر ایک نہیں متعدد اس سلسلے کے نیز سلسلہ چشتیہ کے مشائخ سید نہیں تھے۔ حضرت سیدنا حسن بصری، حضرت سیدنا معروف کرخی، حضرت سیدنا فضیل، حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم، حضرت سیدنا حبیب عجمی، حضرت سیدنا جنید بغدادی، حضرت شبلی، حضرت سیدنا سری سقطی حتی کہ سلسلۂ سہروردیہ کے امام شیخ الشیوخ حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی اور سلسلۂ نقشبندیہ کے امام حضرت خواجۂ خاجگاں خواجہ نقشبند بھی سید نہیں تھے۔ اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ سید غیر سید سے مرید ہو: **"الکلمة الحکمة ضالة الحکیم فحیث وجدها فهوا حق بها."**(۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

خاص نکتہ یاد رکھیے کہ علاوہ سلسلہ نقشبندیہ کے کہ وہ حضرت صدیق اکبر سے جاری ہے تمام سلاسل کے منتہیٰ حضرت شیر خدا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں یہ بھی سید نہیں اس لیے کہ سادات کا سلسلہ حضرت حسنین سے جاری ہے۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حضرت حسنین کی اولاد کو سید کہا جاتا ہے، اگر حضرت علی سید ہوتے تو اس کے صاحب زادگان سے مثلاً محمد بن حنیفہ سے جو نسل چلی ہے وہ بھی سید ہوتی، حالاں کہ وہ سید نہیں علوی کہلاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) مرشد کے لیے چار شرائط ضروری ہیں سنی صحیح العقیدہ ہو، وہابی، تبلیغی، صلح کلی بد مذہب نہ ہو اس کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو تمام مشائخ کی اپنے مرشدوں سے بیعت بھی صحیح ہو اور خلافت بھی حاصل ہو، عالم بھی ہو، جاہل کہیں خود بھی ہلاک ہو سکتا ہے، اور دوسروں کو بھی ہلاک کر سکتا ہے شریعت کا پابند صالح متدین ہو۔ فاسق نہ ہو، سید ہونا شرط نہیں ورنہ سارے سلاسل ختم ہو جائیں گے اس لیے کہ سب کا منتہیٰ یا تو صدیق اکبر پر ہے یا حضرت علی پر اور ان دونوں میں کوئی بھی سید نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] مسند امام احمد بن حنبل، ج:٤، ص:٣٢٣۔

[۲] مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، ص:٣٤، مجلس برکات اشرفیه۔

۴ اگر کسی وجہ سے کسی جاہل کا مرید ہو گیا لیکن اگر یہ بے پڑھا لکھا شریعت کا پابند ہے اور شرعی معاملے میں علما کی طرف رجوع کرتا ہے پیری کے نشہ میں خلاف شرع بات نہیں کرتا تو بیعت صحیح ہے ورنہ مرید پر واجب ہے کہ اس کی بیعت فسخ کر کے کسی جامع شرائط بیعت سے مرید ہو۔ اگر چہ وہ سید نہ ہو اور طلب خیر کے لیے ایک کا مرید ہوتے ہوئے دوسرے سے مرید ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر چہ پہلا پیر جامع شرائط بیعت ہو جس کو صوفیاے کرام کی اصطلاح میں طالب کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵ اہل سنت و جماعت سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا عقیدہ اور عمل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام اور تابعین عظام کے مطابق ہو جو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک کا مقلد ہو۔ سرکار غوث اعظم، سرکار غریب نواز، سرکار خواجۂ نقشبند، سرکار شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہم اللہ کے طریقے پر ہو جس کی نشر واشاعت ہندوستان میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی، حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، عارف باللہ حضرت ملا احمد جیون نے کی جس کی تائید وحمایت حفاظت وصیانت ماضی قریب میں حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی، حضرت علامہ فضل رسول بدایونی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی، سیدنا شاہ ابو الحسین نوری، حضرت مولانا سید شاہ علی حسین صاحب کچھوچھوی وغیرہ نے کی جو ان حضرات کی تصنیفات سے ظاہر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۶ اہل طریقت سے مراد وہ لوگ ہیں جو وصول الی اللہ کے لیے ان اصول کی پابندی کرتے ہیں جو ان کے مشائخ نے بتائے ہیں اور اہل تشریع سے مراد وہ لوگ ہیں جو شریعت کی پابندی کرتے ہیں۔ جس میں تمام مسلمان داخل ہیں۔ اہل طریقت بھی اس کے ایک فرد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اپنی جماعت کو نماز سے مستثنیٰ سمجھنا کفر ہے۔ شریعت کو طریقت سے جدا کہنے والے سے مرید ہونا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد انوار الحق، دار العلوم رضویہ، موضع سانڈھ، سیودھی، پرتاب گڑھ (یو. پی.)-۱۷ محرم ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ۱ زید لوگوں کو بیعت کرتا ہے، غیر مصلی، بالکل عدیم العلم ہے۔ رمضان شریف میں روزہ بھی نہیں رکھتا ہے زید نے خالد کو خلافت دیدیا ہے، خالد بھی صوم وصلاۃ کا پابند نہیں، خالد نے زید

سے چند لوگوں کو مرید کروایا۔ زید صرف حلقہ ذکر کرتا ہے جو حقیقت میں حلقہ ذکر نہیں بلکہ رقص ہے۔ جس میں غیر مصلیان لوگ اور نسواں وطفلاں سب رقص کرتے ہیں۔

بکر اس گاؤں کا امام اور مدرسہ کا مدرس ہے خالد سے نماز، روزہ پر ہم کلام ہوا تو خالد نے نماز نہ پڑھنے پر دلیلیں پیش کی اور کہا کہ حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال گولر کا پیڑ پکڑ کر کھڑے رہے تو بتائیے۔ حضرت صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے کب نمازیں پڑھیں، نمازیں پڑھنی ہو تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ورنہ نہیں۔ یہ نمازیں تو ظاہری عبادات ہیں جو صرف شریعت والوں کے لیے ہے یعنی مولانا لوگوں کے لیے ہے۔ دیکھاوے کی نمازیں ہیں، ہم لوگ باطنی نمازیں (دل میں) پڑھتے ہیں اور ہمارا راستہ فقیری والا ہے اور طریقت والا۔ مولوی لوگ صرف شریعت کو ہی سمجھتے ہیں اور شریعت سے بولتے ہیں ہم لوگوں کی طریقت اور حقیقت سے ناواقف ہیں۔ زید خالد وغیرہ کا کسی عالم دین یا حافظ سے کوئی رابطہ نہیں بلکہ نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ زید کے چند مریدوں میں سے کچھ لوگوں نے علمائے کرام سے تحقیق کر کے زید سے بیعت توڑ دی اور حضور پیر طریقت صوفی ملت حضرت مولانا محمد افتخار احمد صاحب قبلہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند سے مرید ہو گئے۔ تو ایسا پیر جو شریعت سے بالکل باہر ہو شریعت کا کیا حکم بالتفصیل جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) بکر نے زید کے ایک مرید عمر سے پوچھا کہ جو پیر شریعت سے باہر ہو اور قرآن وحدیث کے خلاف راہ چلے کیا سمجھتے ہو تو عمر نے جواب دیا پیر چاہے جیسا ہو بے نمازی، بے روزہ دار، وغیرہ وغیرہ چاہے جیسا ہو ہم نے پیر مان لیا ہے ہمارے لیے ٹھیک ہیں۔

ایسے مریدین پر شریعت کا حکم خلاصہ تحریر فرمائیں تا کہ مریدوں کو پڑھایا اور دکھایا جائے اور ہمیشہ کے لیے گمراہی ختم کی جائے۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

الجواب

خالد اپنے ان کلمات کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ مسلمان نہ رہا اس کی بیعت بھی فسخ ہو گئی۔ اس سے مرید ہونا جائز نہیں، جو لوگ مرید ہو چکے ہیں ان پر فرض ہے کہ اس سے علیحدہ ہو جائیں، مرید ہونا بڑی بات ہے خالد سے میل جول، سلام کلام، حرام ہے بغیر توبہ اور تجدید ایمان کے اگر مر جائے تو اس کے غسل وکفن دفن میں شریک ہونا حرام، نماز جنازہ پڑھنا کفر ہوگا۔ نماز ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ وہ پیر ہو یا فقیر کسی کا اپنے آپ کو یا اپنی جماعت کو ناز سے مستثنیٰ سمجھنا کفر ہے اور ایسا شخص کافر، جو پیر نماز نہ

پڑھتا ہو وہ بدترین فاسق معلن ہے۔ نماز چھوڑنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا "فقد کفر" بے نمازی پیر سے مرید ہونا حرام اور جو مرید ہو چکے ہیں ان پر واجب کہ بیعت فسخ کر دیں۔ نماز طریقت کی جان ہے جو نماز نہ پڑھے اسے طریقت کی ہوا تک نہیں لگے گی۔ بے نمازی پیر شیطان کا مسخرہ ہے، کسی سے مرید ہونے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اسے اللہ کی معرفت حاصل ہو اور آخرت میں نجات حاصل ہو۔ بے نمازی کو اللہ کی معرفت حاصل نہیں ہوگی۔ بے نمازیوں کے لیے قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا."(۱) بے نمازی جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

جب پیر ہی نجات نہیں پائے گا تو مرید کیا نجات پائے گا۔ نماز اتنی اہم ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے جاتے جاتے ارشاد فرمایا تھا: "الصلوٰۃ وما من ملکت ایمانکم."(۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ فقیری اور شریعت میں بہت دوری ہے۔ یہ کہنا کہ ہم فقیر ہیں شریعت پر اتنا کہاں عمل کر سکتے ہیں۔ کلمۂ کفر صادر ہونے کے بعد تجدید بیعت کے بغیر مرید کرنا صحیح نہیں۔

مسئولہ: غلام محمد غوث، مدرس مدرسہ رضویہ اشرفیہ معین العلوم، بستی. یو. پی. (۱۹/ ذو الحجہ ۱۳۹۸ھ)

مسئلہ عمرو کے کفری جملہ کی اس کے پیر زید کو اطلاع ہوئی، لیکن اس نے اپنے مرید عمرو کو براہِ راست توبہ کی تلقین نہ کی۔ ایک عالم نے عمرو کو توبہ، تجدید اسلام، تجدید نکاح و تجدید بیعت کا شرعی حکم دیا۔ پہلے تو عمرو اکڑا رہا، پھر عام مسلمانوں کے دباؤ سے متاثر ہو کر اور اپنے پیر زید کے کہنے پر توبہ، تجدید اسلام کیا۔ پھر جب عمرو سے لوگوں نے تجدیدِ نکاح اور تجدید بیعت کے لیے کہا تو اس نے کہا ہے کہ بیعت برقرار ہے، گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، ہم لوگ فقیری لائن کے آدمی ہیں، شریعت پر اتنا کہاں عمل کر سکتے ہیں۔ فقیری اور شریعت میں بہت دوری ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا کھلے مرتد کے نکاح

[۱] قرآن مجید، سورۃ المریم، آیت: ۵۹، پ: ۱۶۔

[۲] ابن ماجہ، ص: ۱۱۷، باب ماجاء فی ذکر مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مسند احمد بن حنبل، ج: ۳، ص: ۱۱۷۔

کو برقرار ماننا اور تجدید نکاح سے روک دینا اور شریعت کو فقیری سے دور ٹھہرانا شرعاً کیسا ہے اور زید پر شرعاً کیا حکم ہے۔ ان حالات میں زید کو نماز کا امام بنانا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیسا ہے؟

الجواب

عمرو نے توبہ وتجدید ایمان کر لیا تو مسلمان ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل چکی ہے، تجدید نکاح نہیں کیا تو عمرو کو جائز نہیں کہ اس کے قریب جائے، اس سے جتنی قربت ہوگی، زنا خالص ہوگی، جو اولاد ہوگی، اولادِ زنا ہوگی۔ یہ کہنا کہ ہم لوگ فقیری لائن کے آدمی ہیں شریعت پر اتنا کہاں عمل کر سکتے ہیں نری گمراہی ہے۔ یوں ہی یہ کہنا فقیری اور شریعت میں بہت دوری ہے، سراسر گمراہی ہے۔ جو فقیری شریعت سے دور ہے وہ زندقہ الحاد ہے۔ ان جملوں کی بنا پر زید پر توبہ وتجدیدِ ایمان ونکاح و بیعت لازم ہے اگر یہ تجدید ایمان ونکاح توبہ کے بعد کر لے تو امامت کے لائق ورنہ امامت اور بیعت تو بہت دور ہے، اس سے میل جول حرام اور بیعت اس وقت درست ہوگی جب کہ توبہ، تجدید ایمان ونکاح کے بعد کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہو پھر خلافت حاصل کر لے ورنہ توبہ وتجدیدِ ایمان ونکاح کے بعد بھی اس سے بیعت درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خواب میں دی ہوئی خلافت معتبر ہے یا نہیں؟

مسئولہ: محمد سرمد پاشا، ہاسپیٹ، بلاری، کرناٹک – ۱۸ ذوالحجہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ ہمارے شہر میں ایک پیر صاحب ہیں، یہ لوگوں کو مرید کرتے ہیں۔ یہ پیر صاحب علم والے بھی ہیں اور متقی و پرہیز گار بھی اور سنی صحیح العقیدہ بھی ہیں۔ خلافت ملی وہ اس طرح ہے۔ ایک ولی اللہ کے مزار کے پاس یہ پیر صاحب خدمت کرتے تھے ایک رات خواب میں وہ ولی اللہ آ کر ان کو خلافت دیتے ہیں، کہتے ہیں سب لوگ ان کی باتوں پر بھروسا کر کے ان سے بیعت ہوں۔ ان کی خلافت شریعت و طریقت میں جائز ہے یا نہیں۔ اور جو عوام ان کا بھروسا کر کے ان سے بیعت ہوں، ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اس خلافت کا اس زمانے میں اعتبار نہیں، ان سے بیعت ہونا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیر کے شرائط۔ ایک ہی پیر سے مرید ہونا چاہیے۔ غیر مرید کو بھی خلافت دی جاتی ہے۔

مسئولہ: محمد ابوالقیس ومحمد اشرف رضا، متعلم الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور۔ ۷؍ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ (۱) کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل مسائل میں کہ زید کے زمانہ نابالغی میں ایک پیر نے اسے مرید کر لیا دراں حالے کہ وہ پیر عامل شریعت نہ تھا اور نہ زید کو اس کی اطلاع دی کہ میں نے تم کو مرید کر لیا ہے۔ اب بالغ ہونے پر زید پھر دوسرے پیر سے مرید ہوا، یہ پیر بھی پہلے پیر کی طرح بلکہ اس سے ابتر ثابت ہوا، جس کے غلط افعال کو دیکھ کر زید اس سے سلام وکلام کرنا بھی پسند نہیں کرتا اور بتایا یہ جاتا ہے کہ بیعت نجات اخروی کا سبب ہے تو ایسی صورت میں زید کیا کرے۔ اس دوسرے پیر کی بیعت فسخ کر دینے کی شریعت نے اس کو اجازت دی ہے یا نہیں؟

(۲) ایک آدمی بیک وقت چند سلسلوں کی پیروں سے مرید ہو سکتا ہے یا نہیں جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ فلاں بزرگ کو سلسلۂ قادریہ ونقشبندیہ وسہروردیہ الغرض اس طرح کی بہت سارے سلسلوں سے خلافت حاصل ہے اس پر کچھ لوگ کا کہنا ہے کہ جب ان سلسلوں کے پیروں نے خلافت سے نوازا ہے تو یقیناً مرید بھی کیا ہوگا؟

الجواب

(۱) پیر کے لیے چار شرائط ضروری ہیں: صحیح العقیدہ سنی ہونا کوئی بدمذہب پیر نہیں ہو سکتا، شریعت کا پابند ہونا، کوئی فاسق فاجر پیر نہیں ہو سکتا، عالم ہونا، سلسلہ کا متصل ہونا ان چار شرطوں میں سے ایک بھی شرط کسی شخص میں نہ پائی جائے تو اس کو پیر بنانا درست نہیں سائل جن دو شخصوں سے مرید ہوا وہ دونوں فاسق ہیں تو اس پر واجب ہے کہ بیعت فسخ کر دے اور کسی صالح نیک پابند شریعت جامع شرائط پیر سے مرید ہو۔ پیر کی تعظیم لازم ہے اور فاسق کی تعظیم حرام اور اس سے دور رہنا واجب۔ شامی وغیرہ میں ہے:

”**قد وجب عليهم اهانته شرعا.**“[1]

اور حدیث میں فرمایا:

---

[1] شامی، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامت، ص: ۲۹۹، ج: ۲، لبنان۔

”وابتغوا رضا اللّٰہ بسخطھم تقربوا الی اللّٰہ بالتباعد عنھم.“[1] اللہ کی خوشنودی ڈھونڈو ان کی ناراضگی میں، اللہ کی نزدیکی چاہو ان سے دور ہوکر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ مرید ایک ہی پیر کا ہوتا ہے اور ایک ہی پیر کا ہونا چاہیے ”ایک درگیر محکم گیر“ سارے بزرگان دین مرید کسی ایک ہی پیر کے تھے، طلب فیض کے لیے دوسرے حضرات سے بھی بیعت کی یا صرف تعلیمات لی۔ یہی اب بھی ہے۔ تعلیم سلوک کسی اور سے بھی حاصل کرسکتا ہے، فیض کے لیے دوسرے سے بیعت بھی ہوسکتا ہے، خلافت صرف مریدین ہی کو نہیں دی جاتی ہے، بلکہ صلاحیت اور استعداد دیکھ کر کبھی کبھی غیر مرید کو بھی خلافت دے دی جاتی ہے۔ میں خود مرید حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہوں لیکن حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کرم سے اپنے تمام سلاسل کی اجازت مرحمت فرمائی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان کو کافر کہنا۔ کیا خلیفہ اپنے مرشد کے مرید کی بیعت ختم کرسکتا ہے؟

مسئولہ: غلام مصطفیٰ برکاتی، سنگرولی، کولوری، ضلع سیدھی، ایم. پی۔ ۱۱؍ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

مسئلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ بروز عید شب میں حاجی صاحب نے سمیع احمد کو طلب کیا اور سمیع احمد حاضر آئے۔ چند احباب اہل سنت وہاں پہلے سے موجود تھے۔ سمیع احمد سلام عرض کر کے بیٹھ گئے۔

حاجی صاحب نے فوراً کلام کیا کہ سنا ہے تم نے مدرسہ گلشن اجمیر کے سکریٹری کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے؟ سمیع احمد نے جواب دیا، جی ہاں، استعفیٰ دے دیا ہے۔

پھر حاجی صاحب نے کہا کہ مدرسہ میں دیوبندی آجائیں گے، کیا تمھیں اچھا لگے گا۔ سمیع احمد نے جواب دیا، جی نہیں۔

مزید سمیع احمد نے کہا کہ آپ ایک دیوبندی کو بلاکر مشورہ دے سکتے ہیں کہ برادری کا مدرسہ امارت شرعیہ پٹنہ کے لیے قبضہ کرلو تو ہم کر ہی کیا سکتے ہیں، بس سمیع احمد کے مذکورہ بالا قول پر حاجی صاحب نے

[1] الجامع الصغیر لاحادیث البشیر النذیر، ص: ۱۱۴، ج: ۱۔

کہا، تم مجھے وہابی دیوبندی کہہ رہے ہو، سمیع احمد نے کہا، جی نہیں یہ الزام ہے۔ مزید حاجی صاحب نے تکرار کیا، تم نے ہمیں وہابی دیوبندی کہہ دیا۔ سمیع احمد بار بار کہتے رہے کہ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں۔ ابھی گفتگو نا تمام ہی تھی کہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔

(۱) سمیع احمد کے مذکورہ بالا قول سے کیا حاجی صاحب کا وہابی دیوبندی ہونا ثابت نہیں ہوتا ہے؟

(۲) اور اگر نہیں ثابت ہوتا ہے وہابی دیوبندی ہونا تو حاجی صاحب کا بار بار تکرار کرنا کیسا ہے؟

(۳) اگر سمیع احمد کے قول وہابی دیوبندی ہونا ثابت ہوتا ہے تو سمیع احمد کے لیے حکم شرعی کیا ہے؟

جب کہ سمیع احمد کی گفتگو سے ثابت ہوتا ہے کہ گفتگو نا تمام ہے، انھیں محفل سے اٹھا دیا گیا کچھ اور کہنے سے قبل اور سمیع احمد نے نفی بھی کی ہے کہ میرا یہ مطلب نہیں ہے جو آپ نے نکالا ہے۔ واضح رہے کہ دونوں سنی صحیح العقیدہ مسلک اعلیٰ حضرت پر گامزن ہیں۔

حاجی صاحب کے مکان سے آنے کے بعد سمیع احمد نے ان کے مکان آنا جانا بند کر دیا، اور گیارہویں شریف میں جشن غوثیہ منعقد کیا اور اپنے تمام برکاتی بھائی بہنوں کو مدعو کیا، مگر حاجی صاحب نے جلسہ میں آنے سے منع کر دیا اور جو لوگ آئے ان کے لیے بعد جلسہ کے حکم ہوا کہ جو سمیع احمد کے یہاں آئے جائے وہ میرے یہاں نہیں آسکتا۔

(۴) جشن غوثیہ میں جانے سے حاجی صاحب کا روکنا شرعاً کیسا ہے، جب کہ مقرر علماے اہل سنت ہیں اور اپریل کا مہینہ آتا ہے سمیع احمد نے اپنے پیر سید العلما علیہ الرحمۃ والرضوان کے عرس مقدس میں جانے اور واپس ہونے پر چند احباب اہل سنت سے معلوم ہوا کہ بسلسلۂ عرس سرکار سید العلما علیہ الرحمۃ والرضوان قصبہ میں حاجی صاحب کے دروازے پر ایک جلسہ ہوا جس میں حاجی صاحب نے تقریر فرمائی اور دورانِ تقریر مائک پر اعلان کر دیا کہ سمیع احمد کافر و مرتد ہو گیا، اب اسے توبہ کرنا ہوگا اور کلمہ پڑھنا ہوگا، اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرنا ہوگا، میں نے سمیع احمد کو برکاتیت سے خارج کر دیا۔

(۵) وضاحت فرمائی جائے کہ حاجی صاحب کا فتویٰ جو سمیع احمد پر عائد کیا گیا، کیا یہ درست ہے؟

(۶) حاجی صاحب بحیثیت خلیفہ ہونے اپنے شیخ کے کیا اتنا اختیار رکھتے ہیں کہ اپنے پیر بھائی جس سے وہ روٹھ جائیں، یا وہ ان کی شان میں گستاخی کر دے اسے وہ سلسلہ سے خارج کر سکتے ہیں؟

مذکورہ بالا فتویٰ صادر کرنے کے بعد حاجی صاحب نے فرمایا کہ سنی بالخصوص برکاتی بھائی سمیع احمد

سے سلام کلام بند کردیں ورنہ سنی کو سنیت برکاتی کو برکاتیت سے خارج کردوں گا۔ جو میں نے کہہ دیا، کہہ دیا۔ دنیا کا کوئی بھی عالم اسے کاٹ دے اس کی طاقت نہیں۔

⑦ یہاں حاجی صاحب کا یہ فرمانا کہ جو میں نے کہہ دیا، کہہ دیا، دنیا کا کوئی بھی عالم میری بات کو کاٹ دے اس کی طاقت نہیں، آیا جب حاجی صاحب عالم نہیں ہیں، اس طرح علماے دین پر چیلنج کر رہے ہیں علما کی شان میں یہ فرمان حاجی صاحب کا کیسا ہے اور اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

واپسی پر سمیع احمد کو چند بیرونی احباب اہل سنت سے جب معلوم ہوا کہ حاجی صاحب مذکورہ بالا فتویٰ دے چکے ہیں تو سمیع احمد نے کچھ لوگ جو عقیدۃً سنی تھے ان کے اور چند علماے اہل سنت کے ذریعہ کہلوایا، حاجی صاحب میرا کافر و مرتد ہونا ثابت کریں۔ ان لوگوں کو بھی بلائیں جو لوگ عید کی رات گفتگو کے دوران موجود تھے، انھیں بھی مسجد میں بلایا جائے اور پھر ثابت کریں۔ اگر میں سمیع احمد حاجی صاحب کی میزان پر اتروں تو میری یہ سزا ہوگی۔ بعد توبہ کے میں اپنی پوری قوم کے جوتے چپل سر پہ لے کر چلوں گا بازار میں مگر شرط یہ ہے کہ میرا کفر ثابت ہو جائے۔

تو حاجی صاحب نے کہا، میں ساری باتیں ختم کیے دیتا ہوں، وہ (سمیع احمد) میرا گستاخ ہے۔ اگر وہ مجھ سے معافی مانگ لیتا ہے تو میں اسے سینے سے لگانے کے لیے تیار ہوں۔

⑧ سمیع احمد اگر حاجی صاحب سے معافی مانگ لیں تو کیا کافر و مرتد کا فتویٰ سمیع احمد کے اوپر سے ختم ہو جائے گا؟

⑨ اور حاجی صاحب کا یہ فرمانا کہ میں ساری باتیں ختم کیے دیتا ہوں، کیا حاجی صاحب کو یہ حق حاصل ہے تو حاجی صاحب کا یہ قول شریعت مطہرہ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں؟

لیکن سمیع احمد نے یہ کہہ کر معافی اپنے شیخ علیہ الرحمۃ والرضوان کے خلیفہ سے نہ مانگی کہ یہاں کفر و اسلام کی بات آگئی ہے۔ حاجی صاحب سے معافی تو مل سکتی ہے، مگر فتویٰ کا کیا ہوگا؟ میرا ایمان و اسلام تو ویسے ہی رہ جائے گا، لہٰذا میں شریعت مطہرہ کے نزدیک قطعاً مجرم نہیں بننا چاہتا، فیصلہ جو بھی ہوگا حق بجانب ہوگا۔

⑩ سمیع احمد کا اپنے پیر بھائی اور شیخ کے خلیفہ سے معافی نہ مانگنا شرعاً کیسا رہا، کیا سمیع احمد کو معافی مانگ لینی چاہیے؟

جملہ مندرجہ بالا اقوال وافعال کو مدنظر رکھتے ہوئے کتب مستند سے جواب عنایت فرمائیں اور وضاحت فرمائیں کہ قوم کس سے سلام وکلام رکھے، سمیع احمد سے ملے یا حاجی صاحب سے یا دونوں صاحبان سے ملنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

الجواب

سمیع احمد کے اس کہنے کا "کہ آپ ایک دیوبندی کو بلا کر مشورہ دے سکتے ہیں کہ برادری کا ایک مدرسہ امارات شرعیہ پٹنہ کے لیے قبضہ کرلو تو ہم کر ہی کیا سکتے ہیں" یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ اپنے مخاطب کو وہابی بنا رہا ہے۔ سمیع احمد نے جو بات کہی ہے اگر صحیح ہے تو سمیع احمد پر کوئی الزام نہیں۔ مجرم مخاطب ہے۔ اگر سمیع احمد نے غلط بات بھی کہی تو بھی وہ وہابی دیوبندی نہیں ہوگیا بلکہ افترا کا مجرم ہوا۔ ایسی صورت میں سمیع احمد نے حاجی صاحب پر افترا کیا ہے سمیع احمد کا بائیکاٹ کرنا درست ہے، اور اگر سمیع احمد نے درست بات کہی ہے تو سمیع احمد کا بائیکاٹ کرنا گناہ ہے۔

حاجی صاحب نے سمیع احمد کو کافر ومرتد کہا تو کس وجہ سے کہا، یہ ان سے تحریری طور پر دریافت کیا جائے، جو وجہ بتائیں اس پر استفتا کیا جائے اور اگر بالفرض جملہ مذکورہ کہنے کی بنا پر کافر ومرتد کہا ہے تو غلط ہے اور ایسی صورت میں خود حاجی صاحب پر توبہ وتجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ در مختار میں ہے: "**عزر الشاتم بیا کافر هل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والا لا.**"(۱)

کسی پیر کے خلیفہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے پیر بھائی کی بیعت اپنے مرشد سے ختم کردے، ہاں اگر مرید سے کوئی کلمۂ کفر سرزد ہوا تو خود بخود بیعت فسخ ہوجائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سید احمد رائے بریلوی کا عقیدہ کیا تھا؟ اس سے مرید ہونے کا حکم۔

مسئولہ: محمد صابر علی رحمانی، محلّہ للّٰہ پورہ، وارانسی (یو. پی.)-۱۴/ صفر ۱۴۱۱ھ

مسئلہ (۱) سید احمد تکیوی جو مولوی اسماعیل دہلوی کے پیر ہیں، ان کی کوئی تحریر وتقریر، موجب تکفیر کا کہیں کوئی ثبوت ملتا ہے یا نہیں؟

---

[۱] در مختار، ج:٦، ص:١١١، باب التعزیر، مطبع زکریا۔

❷ کیا اس بنا پر کہ سید احمد تکیوی مولوی اسماعیل مذکور کے پیر ہیں وہ بھی اس خانہ میں رکھے جائیں گے جس میں خود مولوی اسماعیل ہیں یا ان سے الگ؟ جب کہ خود امام اہل سنت فاضل بریلوی قدس سرہ نے ان کے بارے میں بسلسلۂ تکفیر احتیاط کا قول فرمایا ہے؟

❸ واضح ہو کہ سید احمد تکیوی کے مشائخ میں خاتم المحدثین حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ بھی ہیں۔ پس جس شجرہ میں سید احمد تکیوی ہوں کیا وہ شجرہ اور سلسلہ مقطوع ہوگا یا مقبول؟ کیا ایسے سلسلہ میں بیعت ہونا یا بیعت کرنا جائز و معتبر ہوگا یا نہیں؟ واضح ہو کہ اس سے قبل ۱۴؍رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ کو استفتا پیش خدمت جا چکا ہے مگر باوجود یاد دہانی کے اب تک ہم جواب سے محروم ہیں۔ استفتا ضرورتاً کیا جا رہا ہے، امید کہ اس بار محروم نہ فرما کر جواب دیں گے۔

الجواب

رمضان المبارک میں آپ کا بھیجا ہوا استفتا مجھے نہیں ملا۔ ۱۳؍شعبان لغایت ۹؍شوال تعطیل کلاں ہوتی ہے ان دنوں جامعہ بشمول دار الافتا بند رہتا ہے۔[۱] سید احمد تکیوی بے پڑھے لکھے جاہل مطلق تھے، جس پر ان کے تمام سوانح نگاروں کا اتفاق ہے، اس لیے ان کی اپنی کوئی تصنیف نہیں۔ ان کے مرید اور پروپیگنڈسٹ اسماعیل دہلوی نے صراط مستقیم کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ان کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔ نیز وہ یہ بھی تصریح کرتے ہیں کہ میں نے اس میں اپنی طرف سے بھی بہت کچھ اضافہ کیا ہے۔ لیکن اخیر میں یہ بھی لکھا ہے: ''مع ہذا اس عاجز نے کتاب کے ہر دو حصے کو املا کے بعد حضرت سید شاہ صاحب کے گوش گزار کر دیا تا کہ مقصود غیر مقصود سے ممتاز ہو جائے اور جو نقصان اس ہیچ مداں کی مداخلت عقل کے باعث اس کتاب میں آ گیا ہو، آنجناب کی اصلاح کی وجہ سے اس کا جبر نقصان ہو جائے۔''[۲]

اس سے ظاہر کہ تکیوی صاحب مذکورہ صراط مستقیم کے حرف حرف سے متفق ہیں۔ اس لحاظ سے صراط مستقیم میں جو کفریات ہیں اس کی استناد تکیوی صاحب کی طرف درست ہے، جس کی بنا پر جمہور فقہا کے نزدیک تکیوی صاحب کافر و مرتد ہیں، مگر چوں کہ اس کے راوی صرف اسماعیل دہلوی ہیں جو خود گم راہ بد دین بلکہ بطور جمہور فقہا کافر ہیں، اس لیے ان کی روایت سے اس درجہ کا یقین حاصل نہیں ہوتا جو ثبوت شرعی کی حد تک پہنچے لیکن تکیوی صاحب کی حیثیت مشتبہ ضرور ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ یہاں سوال

[۱] حضرتِ شارح بخاری قدس سرہ کے وصال کے بعد رمضان المبارک میں بھی دار الافتا حسب معمول کھلا رہتا ہے۔ محمد نسیم

[۲] صراط مستقیم، ص: ٤، اردو مترجم۔

یہ اٹھتا ہے کہ ان کا ایک نیاز مند، ان کا ڈھنڈورچی ان کی طرف کفری عقائد منسوب کرنے کی جرأت کیسے کرسکتا ہے۔ پھر ایک سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ اگر تکیوی صاحب کے عقائد اسماعیل دہلوی کے عقائد سے مختلف تھے وہ بھی ایسے مختلف کہ اسلام وتوحید، کفر وشرک کی حد تک تو دہلوی نے ان کو پیر کیسے بنایا۔ مثلاً جن باتوں کے بارے میں دہلوی صاحب نے تقویۃ الایمان میں یہاں تک لکھ دیا کہ ایسا شخص ابو جہل کے برابر مشرک ہے، اب اگر تکیوی صاحب کا عقیدہ وہی تھا تو وہ دہلوی صاحب کے نزدیک ابو جہل کے برابر مشرک ٹھہرے۔ کیا کوئی شخص ابوجہل کے برابر مشرک کو پیر بنائے گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تکیوی صاحب دہلوی کے ہم عقیدہ تھے۔ لیکن یہاں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اپنی مطلب برآری کے لیے دہلوی صاحب اختلاف عقائد کے باوجود ان کو لادے پھرے جیسے گنگوہی، نانوتوی، تھانوی صاحبان جناب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو اختلاف عقائد کے باوجود پیر بنائے رہے۔ لیکن تکیوی صاحب کی سوانح عمری میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اسماعیل دہلوی کے ہم عقیدہ اور وہابی تھے۔ یہ سوانح عمریاں آپ کو شاید نہ مل سکیں، اس لیے کہ وہ سب اب نایاب ہوچکی ہیں۔ آپ اپنے اطمینان کے لیے حقائق تحریک بالاکوٹ اور امتیاز حق کا مطالعہ کریں۔ بطور نمونہ ایک اقتباس درج ہے۔ تکیوی صاحب کے سوانح نگار محمد علی فخری احمدی نے، ص:۱۹؍ پر لکھا ہے:

”جب شاہ صاحب نے تصور شیخ کا فرمایا تو سید صاحب نے کہا، یہ میں نہیں کرسکتا کیوں کہ تصور شیخ اور بت پرستی میں جو کہ بدترین کفر وشرک ہے کوئی فرق نہیں، شیخ کی عدم موجودگی میں تصور شیخ کرنا اس سے امداد اور توجہ مانگنا بعینہٖ بت پرستی اور شرک صریح ہے، میں ہرگز ہرگز نہیں کروں گا۔“(۱)

یہی وجہ ہے کہ تکیوی صاحب جب حج کے لیے گئے تو وہاں حرم کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ غلام رسول مہر نے اپنی کتاب ”سید احمد شہید“ ص:۲۲ پر لکھا:

”سید صاحب نے مریدوں کو حکم دیا، جب دوسرے لوگ فارغ ہوجائیں تو اپنی جماعت الگ کھڑی کرو۔“

مگر چوں کہ تکیوی صاحب کے سارے سوانح نگار غیر عادل ہیں، ان میں کوئی ثقہ نہیں اس لیے حکم

[۱] ماخوذ از حقائق تحریک بالا کوٹ، ص:۲۵

کفر لگانے کے لیے جس درجے کا قطعی یقینی ثبوت ضروری ہے وہ ان کے بیانات سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے تکیوی صاحب کے بارے میں کف لسان ہی میں احتیاط ہے اور یہی علماے اہل سنت کا مختار ہے ۔لیکن یہ بات ضرور ہے کہ تکیوی صاحب کے سلسلے میں مرید ہونا ہرگز ہرگز نہیں چاہیے۔ایک مشتبہ شخص کے سلسلے میں مرید ہونے کی اجازت نہیں دی جاسکتی، پھر اس میں بھی شبہہ ہے کہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے خلافت بھی دی تھی یا نہیں۔آپ خود سوچیں کہ جب اس نے تصور شیخ کو کفر وشرک کہا، جب کہ حضرت شاہ صاحب نے اس کی تعلیم دی تو ایسے متمرد، سرکش کو کون مرشد برحق ہوگا جو خلافت دے گا۔

خلاصۂ جواب یہ ہے کہ تکیوی کا وہابی ہونا ظن غالب کی حد تک ثابت ہے تو اس کے سلسلے میں مرید ہونے سے احتراز لازم۔حدیث میں ہے: **کیف و قد قیل.** (۱) اور فرمایا گیا: **دع ما یر یبک الی مالا یریبک.**" (۲) جب کہ سیکڑوں اہل سنت کے صحیح غیر مشتبہ سلاسل موجود ہیں تو ایک مشتبہ سلسلے میں مرید ہونا کون سی عقل مندی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزامیر سننے والے پیر سے بیعت ہونا

مسئولہ: ۱۳۰ربیع الآخرہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ یہ مانا ہوا ہے کہ مزامیر حرام ہیں اور حرام کا مرتکب یقیناً فاسق وفاجر ہے جیسا کہ صحیح بخاری شریف کی حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر فرمایا۔ زنا اور ریشمی کپڑوں اور باجوں کو حلال سمجھیں گے، اور فرمایا، بندر اور سور ہو جائیں گے۔ ہدایہ وغیرہ کتب معتمدہ میں تصریح ہے کہ مزامیر حرام ہیں۔ حضرت سلطان الاولیا محبوب الٰہی نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوائد الفواد شریف میں فرماتے ہیں۔ مزامیر حرام است حضرت شرف الدین یحییٰ منیری قدس سرہ نے اپنے مکتوبات شریفہ میں مزامیر کو زنا کے ساتھ شمار فرمایا۔ کیا حضور اس حدیث شریف کی بشارت جلیل کے بعد بھی مزامیر کے مرتکبین کی اجازت وخلافت باقی رہی، کیوں کہ مزامیر سننے والے کہتے ہیں کہ ہمارے لیے جائز وحلال ہے۔ اب غور کیجیے کہ مزامیر مطلقاً حرام ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے حلال ہے، اس کے باوجود ان

[۱] بخاری شریف، ج:۱، ص:۲۷۶، کتاب البیوع باب تفسیر المشبہات، مطبع رضا اکیڈمی، ممبئی۔
[۲] بخاری شریف، ج:۱، ص:۲۷۵، کتاب البیوع باب تفسیر المشبہات، مطبع رضا اکیڈمی، ممبئی۔

کی خلافت واجازت باقی رہنا کیا معنی۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں الخ نہ کسی عالم نے اسے حلال کہا۔ اگر کسی نے حلال کہا تو وہ عالم نہ ہوگا ظالم ہوگا (بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد دہم نصف آخر ص: ۱۳۴/ ۳۹۸) کیا حضور مومنین کا سلسلہ ظالمین سے چل سکتا ہے، ہرگز ہرگز نہیں تو ثابت ہوا کہ اجازت و خلافت باقی نہ رہی۔ چوں کہ خلیفہ و پیر بنانے میں جو کم از کم چار شرطیں ضروری ہیں یعنی اگر چار میں ایک بھی شرط کم ہے تو نہ وہ خلیفہ ہوسکتا ہے نہ پیر ہوسکتا ہے، اور مزامیر کے مرتکبین میں کھلی ہوئی شرطیں کم ہیں، مزامیر کو حلال کہتے ہیں اور خود بھی سنتے اور دیگر عوام کو خوب سنواتے ہیں۔ لہٰذا روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ مرتکبین مزامیر کی خلافت واجازت باقی نہ رہی۔

اب بھی اگر مفتی صاحب قبلہ دامت برکاتھم العالیہ کو توقف ہو تو لیجیے امام احمد رضا قدس سرہ کا منھ بولتا فتویٰ صادر فرما کر، حقانیت کی دلیل بن کر خلافت منقطع کو روشن ثبوت دیتے ہوئے حق کا اعلان فرمارہے ہیں ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں کہ یا سلسلہ فی نفسہ صحیح تھا مگر بیچ میں کوئی ایسا شخص واقع ہوا جو بوجہ انتفائے بعض شرائط قابل بیعت نہ تھا، اس سے جو شاخ چلی وہ بیچ میں سے منقطع ہے۔ الخ۔ بحوالہ فتاویٰ افریقہ شریف، مسئلہ ۸۳ و ۸۴، ص: ۱۳۲، سطر ۶ سے۔ کیا حضور امام اہل سنت قامع بدعت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قبلہ قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت ہوگی۔ فقیر کو تو امید نہیں لیکن مفتی صاحب قبلہ کو پورا اختیار ہے کہ جس طرح امام موصوف نے حقانیت کی دلیل بلکہ حق کا اعلان فرمایا ہے، اسی طرح مفتی صاحب بھی حق بیان فرمائیں، اور فقیر سراپا تقصیر کو پوری امید ہونا اور بات ہے، بلکہ پورا پورا یقین ہے کہ حق کا اعلان فرمانے سے موصوف انحراف نہ فرمائیں گے۔ والسلام

نوٹ:- حضور جواب پہلی فرصت میں بقلم خود عطا ہو، عین کرم ہوگا۔

الجواب

آپ نے استفتا بہت جذباتی ہو کر لکھا ہے اور اس حد تک کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے منشا کے خلاف اگر جواب ملے گا تو شاید آپ اسے قبول نہ کریں۔ اس حد تک جذباتی نہیں ہونا چاہیے، ارشاد ہے:

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى." [1]

کسی قوم کی عداوت تم کو اس پر نہ ابھارے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو یہ تقویٰ کے قریب تر ہے۔

---

[1] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت: ۸-۶

اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے مزامیر کے بارے میں یہی فتویٰ دیا ہے کہ یہ حرام ہے اور اس میں کوئی رعایت نہیں برتی ہے۔ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ اس خادم کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ اور دلائل شرعیہ کی روشنی میں یہی حق ہے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ اس کا ایک رخ یہ بھی ہے کہ ہمارے حضرات کچھوچھہ مقدسہ مزامیر کے ساتھ قوالی سنتے ہیں۔ شیخ المشائخ شبیہ غوث اعظم مولانا سید شاہ علی حسین صاحب اور ان کے فرزند ارجمند محبوب المشائخ حضرت مولانا سید احمد اشرف صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما بھی مزامیر کے ساتھ قوالیاں سنتے تھے اور یہ بات مجدد اعظم کے علم میں تھی اس کے باوجود ان دونوں بزرگوں کی اعلیٰ حضرت غایت درجہ تعظیم وتکریم فرماتے تھے ان دونوں کے لیے قیام تعظیمی فرماتے اور ان دونوں کی دست بوسی فرماتے۔ بلکہ ثانی الذکر کو اپنی خلافت سے بھی نوازا تھا۔ اعلیٰ حضرت کے دونوں صاحب زادگان حضرت حجۃ الاسلام، حضرت مفتی اعظم ہند رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ تھا میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ حضرت مفتی اعظم ہند، حضرت محدث اعظم ہند مولانا سید محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے قیام تعظیمی فرماتے اور ان کی دست بوسی فرماتے، اپنے یہاں جلسوں میں مدعو فرماتے، ان کے ساتھ بیٹھ کر اسٹیج پر تقریر کراتے، عرس رضوی میں بھی یہی حال ہوتا۔

صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا سید شاہ علی حسین صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے اور اعلیٰ حضرت کے انتہائی نیاز منداور محبوب اور حد درجہ معتقد، مگر اعلیٰ حضرت نے کبھی بیعت فسخ کرنے کا حکم ارشاد نہیں فرمایا۔ اعلیٰ حضرت کی عادت کریمہ تھی کہ وہ کسی فاسق کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے کبھی غفلت نہیں برتتے تھے اور یہی طریقہ حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا بھی تھا۔ اگر آپ اس رخ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے تو آئندہ جو کچھ میں عرض کرنے والا ہوں وہ سمجھ میں آجائے گا۔ بات یہ ہے کہ جب کسی مسئلے میں خود علماے اہل سنت میں اختلاف ہو تو یہ درست نہیں کہ ایک دوسرے کو فاسق کہیں، یہاں یہی معاملہ ہے۔

حضرات کچھوچھہ مقدسہ ہمارے معتمد علماے اہل سنت ہیں وہ مزامیر کے ساتھ قوالی کو جائز کہتے ہیں ان کا فرمانا یہ ہے کہ، ہدایہ وغیرہ میں یہ فرمایا ہے:

”ان الملاهی کلها حرام.“[1] — ملاہی سب کے سب حرام ہیں۔

[1] هدایه اخیرین، ج:٤، ص:٤٣٩، کتاب الکراهیة، مطبع مجلس برکات، اشرفیه۔

ملاہی ان آلات کو کہتے ہیں جولہو ولعب کے ہوں۔اس کی بنا پر ان کا کہنا یہ ہے کہ بطور لہو ولعب مزامیر سننا حرام ہے۔لیکن اگر کسی مقصد صحیح کے لیے سنا جائے جو عندالشرع مطلوب ہو تو جائز ہے، اگر چہ ان کا یہ کہنا اس لیے صحیح نہیں کہ احادیث کریمہ میں مزامیر اور معازف کو مطلقاً حرام فرمایا ہے اور کسی معنی میں تخصیص عقل سے جائز نہیں۔مگر مجوزین بھی معتمد علما میں سے ہیں اور وہ تاویل اس کو جائز کہتے ہیں، اس لیے ان کی تفسیق جائز نہیں۔البتہ ان کے قول کا رد کیا جائے گا۔ بناءً علیہ جو سنی علما اور مشائخ مزامیر کے ساتھ قوالیاں سنتے ہیں ان کو فاسق کہنا درست نہیں پھر یہ کہ فسق سے نہ بیعت فسخ ہوتی ہے اور نہ خلافت ختم ہوتی ہے۔یہ دوسری بات ہے کہ فاسق سے مرید ہونا ممنوع ہے، کیوں کہ پیر کی تعظیم ضروری اور فاسق کی تعظیم حرام۔مرید نہ ہونا اور بات ہے بیعت وخلافت کا فسخ ہونا اور بات ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایک پیر کے متعلق سوال۔ مسلمان پر بہتان باندھنے کی سزا۔ دیوبندی سے نکاح کرنے کا حکم

مسئولہ: محمد علیم الدین انصاری، ڈیہریا، ضلع پلاموں، بہار-۱۱؍ جمادی الآخرہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ سلسلۂ قادریہ کی ایک مشہور خانقاہ کے ایک سیدزادے پیر صاحب جو عالم اور مفتی بھی ہیں اور سنیوں کی ایک معیاری درس گاہ کے مدرس بھی، جن کی اشاعت سنیت کا ایک طویل سلسلہ ہے ان کے بعض حاسدوں نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ زید نے ایک دیوبندی کے لڑکے کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کی اور پیر صاحب نے زید سے ربط وضبط اور اس کے یہاں کھانا پینا شروع کر دیا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ میں پیر صاحب زید کے گاؤں گئے تھے، جہاں ان کے سامنے یہ بات آئی کہ زید ایک دیوبندی کے یہاں شادی کرنا چاہتا ہے۔جس پر پیر صاحب نے اسے شادی کرنے سے روکا اور مسائل شرعیہ سمجھائے۔اس سے پیر صاحب کو یہ اندازہ ہو گیا کہ اب میری بات مان گیا۔اس کے کئی مہینوں کے بعد پیر صاحب جمادی الاولیٰ ۱۴۱۰ھ میں اس گاؤں میں گئے، زید نے صبح کے ناشتہ کی دعوت کی پیر صاحب کو نہ کسی نے یہ بات بتائی کہ زید نے شادی کی یا نہیں نہ ان کے ذہن میں یہ بات تھی کئی ماہ گزر گئے تھے پیر صاحب کے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی۔دعوت دیتے وقت اور لوگ بھی موجود تھے۔کسی نے بھی

اس وقت نہیں بتایا کہ اس نے اپنی لڑکی کی شادی دیوبندی سے کردی ہے۔ اس لیے پیر صاحب اس کی دعوت میں چلے گئے۔ اب یہاں کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس دیوبندی نے دیوبندیت سے توبہ کرلی ہے۔ لہٰذا اس صورت حال میں پیر صاحب پر کیا حکم ہے۔ دوسرا الزام یہ ہے کہ پیر صاحب اپنی اہلیہ کو بلاؤز پہناتے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی اہلیہ شلوکہ پہنتی ہیں جو فل آستین کا ہوتا ہے، اور جس سے کسی طرح عریانیت نہیں ہوتی۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں پیر صاحب پر کیا حکم ہے کیا وہ اس صورت حال میں بیعت لینے کے قابل نہیں ہیں اور اگر ان پر کوئی شرعی گرفت نہیں ہے تو الزام لگانے والوں پر کیا حکم ہے؟

الجواب

سوال میں جو تفصیل درج ہے اس کے مطابق پیر صاحب پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا ان سے بیعت ہونے میں ادنیٰ سی بھی کراہت نہیں، جب وہ ایک بار زید کو حکم شرعی بتا چکے تھے اور قرائن سے پیر صاحب نے یہ معلوم کرلیا تھا کہ زید میری بات مان گیا، اور آٹھ ماہ کے بعد انھیں یاد نہیں رہا کہ زید کا کیا ارادہ تھا اور نہ کسی نے انھیں بتایا۔ اور پیر صاحب نے زید کے یہاں دعوت کھالی تو یہ کوئی جرم نہیں۔

اور اپنی اہلیہ کے بارے میں جب وہ خود کہتے ہیں کہ میں انھیں پوری آستین کا شلوکہ پہناتا ہوں اور مخالفین کے پاس اس کے خلاف کوئی شرعی ثبوت نہیں تو یہ الزام بھی ان پر صحیح نہیں۔ بلا ثبوت کسی مسلمان کی طرف گناہ یا غلط بات منسوب کرنا خود جرم ہے۔ یہ بہتان طرازی اور افترا ہے ایسے لوگ تعزیر شرعی کے مستحق ہیں جن جن لوگوں نے پیر صاحب پر مذکورہ بالا الزامات لگائے ہیں وہ سب علانیہ توبہ کریں اور پیر صاحب سے معافی مانگیں۔ ورنہ وہ لوگ حق اللہ اور حق العباد میں گرفتار مستحق نار رہیں گے۔ زید نے جہاں اپنی لڑکی کی شادی کی ہے، اس نے واقعی اگر دیوبندیت سے توبہ کرلی ہے تو بہت اچھی بات ہے۔ اب اس سے زید کا میل جول، رکھنا بھی جائز و درست ہے۔ رہ گیا زید کا داماد تو یہ ضروری نہیں کہ دیوبندی کا لڑکا بھی دیوبندی ہی ہو۔ تحقیق کرلی جائے، اگر نکاح کے وقت وہ سنی تھا تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کے وقت یہ لڑکا دیوبندی تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ اب اگر یہ لڑکا بھی سنی ہوگیا ہو تو دوبارہ پھر نکاح کریں، اور اگر لڑکا اب بھی دیوبندی ہو تو زید پر فرض ہے کہ اپنی لڑکی کو اس کے یہاں سے بلالے۔ کسی قیمت پر اس کے یہاں نہ رہنے دے۔ دیوبندی کے ساتھ کسی سنی عورت کا نکاح کسی قیمت پر صحیح نہیں۔ در مختار میں ہے: "**لا یصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدا من الناس مطلقا.**"[1] ایسی صورت میں جتنی قربت ہوگی زنا ہوگی، جو اولاد ہوگی

[1] درِ مختار، ج:٤، ص:٣٧٦، کتاب النکاح، مطبع زکریا۔

اولادِ زنا ہوگی، اور زید بحکم حدیث دیوث اور جہنم کا مستحق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندو کو خلافت دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد شریف خاں، جامع مسجد، محلّہ پراسیاں، چھندواڑہ (ایم. پی.)-۱۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نیوٹن، ضلع چھندواڑہ شیخ طریقت ہیں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلۂ عالیہ رضویہ کی خلافت اور دیگر مشائخ سے دیگر سلاسل کی بھی اجازت وخلافت حاصل ہے۔ موصوف ہندی داں جاہلوں کو جو عقائد طہارت کے مسائل سے ناواقفوں کو اجازت وخلافت دے رہے ہیں، اور ایک مشرک کو بھی خلافت دی ہے۔ جو ہندو مسلم دونوں کو مرید کرتا ہے، وہ اپنے شرک پر قائم ہے۔ اس مشرک نے ایک فرضی مزار بنایا ہے جس کا عرس زید کی سرپرستی میں کرتا ہے۔ قوال وقوالہ کی قوالی ہوتی ہے۔ زید کے اس عمل سے مودودیوں، تبلیغیوں نے خانقاہ رضویہ بریلی شریف و مذہب اہل سنت وجماعت پر طعن وتشنیع شروع کر دی ہے۔ سنجیدہ وتعلیم یافتہ سنیوں کو بھی اختلاف ہے۔ عمرو بکر جو ضلع چھندواڑہ میں اہل سنت کی ذمہ دار شخصیت ہیں انھوں نے زید کو سمجھانے کی پوری کوشش کی، مذہب اہل سنت وخانقاہ رضویہ کی بدنامی وعوام کی گمراہی میں مبتلا ہونے کا خدشہ ظاہر کر کے مذکورہ کاموں سے روکنے کی سعی کی۔ مگر زید اپنی ضد پر قائم ہے اس کا کہنا ہے کہ خلافت میری چیز ہے میں کسی کا پابند نہیں ہوں مجھ سے جو بھی طلب کرے گا میں اس کو خلافت دوں گا۔ اور لوگ مجھے جہاں لے جائیں گے میں وہاں جاؤں گا مجھے کوئی نہیں روک سکتا ہے۔ نہ میں کسی کے دباؤ میں آنے والا ہوں۔ گنپتی جی، درگا جی، کالی جی کی بھی مورتی بٹھائی جاتی ہے۔ لوگ وہاں لے جاتے ہیں میں وہاں جاتا ہوں۔ میں لوگوں کے دباؤ میں ایمان نہیں بچا سکا اور بہت سے گناہ مجھ سے ہو چکے ہیں پہلے سے گناہ کرتا آیا ہوں اب کیا بچوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت دی ہے، لوگ گاڑی لے آتے ہیں بینڈ باجے کے ساتھ ناچتے کودتے مجھے لے جاتے ہیں۔ میں حلال وحرام نہیں دیکھوں گا، میں اپنی عزت کا خیال کروں گا، اور اگر میں جائز وناجائز کام نہیں کرتا تو نیوٹن میں میرا رہنا مشکل ہو جاتا۔ حرام وحلال کی تمیز نہ کرنے میں مجھے عزت ملی۔ میں عوام کی مخالفت نہیں کروں گا، کہا گیا عزت وذلت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے رازق وہی ہے، آپ عالم ہیں آپ کو احکام شرعیہ کی تبلیغ کرنی چاہیے۔ مریدین کے حکموں پر آپ نہ چلیں بلکہ

مریدین کو شرعی احکام پر چلانے کی کوشش کریں۔

تو جواب یہ دیتا ہے کہ مجھے بھی معلوم ہے مگر میں ایسا نہیں کر سکتا ہوں۔ فرضی مزار کے متعلق ان کا کہنا ہے پہلے نہیں تھا اب کون کہتا ہے کہ مزار نہیں ہے مشرک نے دو لاکھ روپے خرچ کر کے مزار شریف بنایا ہے اب مزار شریف دیکھ رہا ہے تو مزار شریف ہے عرس بند نہیں ہو سکتا ہے بند کرنے میں بہت بڑا فتنہ و فساد ہو جائے گا، اور مسلمانوں کو فتنہ وفساد برپا کرنا جائز نہیں ہے۔ کھرساڈوہ، پراسیاں، چاند ٹیا اور اس اطراف میں بہت سے فرضی مزار ہیں پہلے نہیں تھے اب بن گئے تو مزارات ہیں۔ جاوڑہ شریف میں بھی فرضی مزارات بنائے ہیں ان سبھی مزارات پر عرس ہوتے ہیں ہر قوم کے لوگ حاضری دیتے ہیں ان عرسوں کو بھی نہیں روک سکتے ہیں جب شروع شروع میں ویڈیو فلم بننے والی تھی تو پہلی مرتبہ میلاد شریف میں اس کا استعمال ہوا، دوسرے مقام پر ویڈیو فلم بننے والی تھی، مجھے روکنے کی کوشش کی گئی مگر میں نے روکنے والے کی بات نہیں مانی۔ میلاد شریف میں گیا، دارالعلوم امجدیہ ناگ پور سے فتویٰ طلب کیا گیا مفتی صاحب نے فتویٰ دیا اس امام سے ایسے بچو جیسے سانپ سے۔ فتویٰ بلوانے والے آج تک مجھ سے سانپ کی طرح ہی دور رہتے ہیں۔ میں تو ایسے پروگرام میں جاتا ہی رہا جاہل مشرک کو خلافت دینے کے خطرناک انجام سے زید کو خبردار کیا گیا۔ مگر وہ کسی بھی حال میں کسی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ زید کا نظریۂ عمل کیسا ہے، زید اور اس کے خلفا و مریدین کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ مدلل جواب و مفصل بیان فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

الجواب

زید کے جو حالات سوال میں درج ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو زید پر کئی وجہ سے کفر لازم ہے اور اس پر توبہ، تجدید ایمان بیوی والا ہے تو تجدید نکاح لازم ہے۔ وہ جس سے مرید ہوا اس کی بیعت فسخ ہو گئی اور جن جن مشائخ سے اس کو اجازت تھی وہ سب منقطع ہو گئی اس لیے کہ ہر بیعت و اجازت بشرط ایمان ہوتی ہے۔ جب ایمان نہیں تو سب ختم اس سے مرید ہونا حرام اور جو لوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں ان سب کی بیعت ختم، مرید ہونا تو دور کی بات ہے۔ اس سے میل جول، سلام کلام حرام، اسی حال پر مر جائے تو مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ اس کے کفن دفن یا نماز جنازہ میں شریک ہوں۔ اس جاہل نے اینٹ، پتھر، سیمنٹ، چونا کو مزار سمجھ لیا ہے۔ مزار وہ جگہ ہے جہاں پر کوئی دفن ہو، جہاں کوئی دفن نہ ہو وہ

مزار نہیں ایسی جگہ زیارت کے لیے جانا عرس کرنا حرام ہے۔ بلکہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں ایک حدیث نقل کی ہے۔ ''جو ایسی قبر کی زیارت کے لیے گیا جہاں کوئی دفن نہ ہو اس پر لعنت ہے۔'' آپ یہ سوال بریلی شریف بھیج دیں جو جواب وہاں سے آئے اسے شائع کر دیں۔ اندازہ تو یہ ہے کہ وہ نہیں مانے گا اس نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی بے حرمتی کی ہے ایک مشرک کو خلافت دی ہے اس کی سزا اس کو دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں بھی ملے گی لیکن جب آپ بریلی شریف کا فتویٰ شائع کر دیں گے تو بارگاہِ عالیہ رضویہ کو کوئی بدنام نہیں کر سکے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب

الفاظ الکفر

اللہ ورسول کی شان میں بدزبانی کفر ہے۔
اسلام میں دوبارہ داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

مسئولہ: فیاض احمد مگھر بستی (یو. پی.)- ۷؍ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ (۱) زید نے بکر کی بیوی پر غلط الزام رکھا کہ اس کی بیوی ٹونہن ہے، اس الزام کی بکر کو جب خبر ہوئی تو بکر زید کے پاس آیا اور زید و بکر میں گفتگو ہوتے ہوئے تکرار شروع ہوگئی۔ بکر کہتا تھا میری بیوی ٹونہن نہیں ہے۔ زید کہتا تھا تمہاری بیوی ٹونہن ہے۔ بکر نے قسم کھائی کہ میں اللہ ورسول کی قسم کھاتا ہوں کہ میری بیوی ٹوہن نہیں زید نے بھرے جوش میں یہ کلمہ اپنی زبان سے نکال دیا اللہ ورسول جائیں جہنم میں معاذ اللہ اس سے ہر مسلمان کو اللہ بچائے، کیا فرماتے ہیں، مفتیان کرام زید کے بارے میں، شریعت مطہرہ کی روشنی میں ہمیں مطلع فرمائیں۔

(۲) جب کہ زید کے بارے میں یہ معلوم ہوا ہے کہ زید کو مقامی ادارے کے ایک مولوی صاحب نے پھر سے مسلمان بنایا اور زید کی بیوی سے پھر سے نکاح ثانی بھی پڑھی گئی، اور قرآن خوانی کرا کے اب زید کو اطمینان ہو گیا کہ میں اسلام میں داخل ہو چکا ہوں۔ نمبر ایک کے تحت زید کو اسلام میں واپس آنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ نمبر دو کے تحت کیا زید نے جو کچھ کیا ہے وہ درست ہے یا نہیں؟ مفتیان دین ہمیں مطلع فرمائیں۔

الجواب

زید اس کلمہ خبیث کے کہنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گیا تھا۔ مگر جب اس نے اس کلمہ شنیعہ سے توبہ کر لی پھر سے کلمۂ اسلام پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور اپنی بیوی سے تجدید نکاح بھی کر لیا تو اس پر کوئی الزام نہیں، کلمہ کفر بکنے کے بعد اسلام میں داخل ہونے کا یہی طریقہ ہے۔ اس کلمے سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میرے دل میں خدا کا خوف نہیں۔
یہ کہنا کہ میں مسلمان نہیں ڈوم ہوں۔

مسئولہ: قیام الدین، کیر آف ہینڈلوم، اسٹال ہوڑہ، ریلوے اسٹیشن ہوڑہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ میں جناب رحمت صاحب

سے کہہ رہا تھا کہ جناب! میں گھر جا رہا ہوں، آپ کو کچھ کہنا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں کہوں گا۔ اسی اثنا میں جناب بھائی اسحاق صاحب آگئے آتے ہی انھوں نے مجھ سے کہا کہ آپ نے ہماری کسی شادی میں شرکت نہیں کی جب کہ میں نے آپ کو دعوت بھی دی، اس کا جواب میں نے یوں دیا کہ بھائی صاحب آپ کی برات اگر صحیح طور پر ہوتی تو میں ضرور شرکت کرتا، مگر شرعی نہ ہونے کی وجہ سے میں جانے سے بعید ہوں۔ اس پر انھوں نے برجستہ مجھ سے کہا کہ جب تک میں زندہ رہوں گا اس وقت تک کبھی شرعی بارات نہیں لے جاؤں گا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ جس کے گھر میں کوئی مرجاتا ہے تو وہ بشرادھ کرتا ہے ہی ایسی شادی کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس لیے جب تک زندہ رہوں گا اس وقت تک بارات دھوم دھام سے ہی لے جاؤں گا۔ (مراد ناچ گانا، قوالی وغیرہ وغیرہ) جناب اسحاق صاحب کا مذکورہ بالا ناشائستہ جملہ سن کر جناب اصغر صاحب نے کہا کہ جناب اسحاق صاحب آپ کے دل میں خدا اور اس کے رسول کا خوف نہیں ہے؟ کہ آپ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ سن کر اسحاق صاحب اور جوش میں آگئے اور کہنے لگے، اور کہتے گئے میں مسلمان نہیں ہوں، بلکہ میں ڈوم ہوں، چمار دوشاد ملنخوار ہوں اس کے بعد جناب عطاء الرحمٰن صاحب آسنسول والے نے یہ کہا کہ جہاں خدا اور رسول کی بات ہوتی ہے وہاں بات کو فرشتے نوٹ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اسحاق صاحب نے یہ جواب دیا کہ میں تو مسلمان نہیں ہوں، پھر بات کیا ہے، مندرجہ ذیل گواہان کے سامنے مذکورہ باتیں ہوئی ہیں۔

دریافت یہ کہ اب ایسی صورت میں اسحاق صاحب مسلمان رہ گئے یا نہیں، جواب شریعت کی روشنی میں بہت جلد مرحمت فرمائیں۔ آپس میں تلوار نکلنے والی ہے۔

الجواب

بشرط صدق سائل اس بات کے جواب میں ''آپ کے دل میں خدا اور اس کے رسول کا خوف نہیں ہے۔'' جس نے یہ کہا ہاں جایئے میں مسلمان نہیں ہوں، بلکہ ڈوم ہوں الخ اور پھر یہ کہا میں تو مسلمان نہیں ہوں، پھر بات کیا ہے؟ بلاشبہہ ایسا کہنے والا مسلمان نہیں رہا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اقرارِ مرد آزارِ مرد۔ اس پر فرض ہے کہ ان سب اقوال کفریہ سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی کو ایمان لانے سے روکنا کفر ہے

مسئولہ: محمد عرفان ٹول نشینی نگر پالیکا، رام نگر، ضلع نینی تال (یو. پی.)-۵؍رجب ۱۴۰۴ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ عمر جو کہ مذہباً عیسائی تھا اور مذہب اسلام اختیار کرنا چاہتا تھا اور اپنے اسلام لانے کے متعلق کورٹ میں اپنے اور اپنے والد کے حلف نامہ کے ساتھ درخواست بھی لگا دی تھی، جس کو کئی ماہ بیت چکے ہیں۔ بغرض اسلام قبول کرنے اس کو مسجد میں لے جایا گیا، جامع مسجد کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر زید نے متعدد آدمیوں کو دیکھ کر معلوم کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ ان کو بھی حالات سے آگاہ کیا گیا۔ جس پر زید نے یہ کلمات کہا کہ یہ کام یہاں مسجد میں کسی قیمت پر نہیں ہوگا۔ آپ لوگ اور کہیں جا کر کرو، اور اس کو لے کر فوراً مسجد سے باہر نکل جایئے میں یہ کام یہاں نہیں ہونے دوں گا۔ ویسے بھی یہاں کوئی امام نہیں ہے، اس لیے بھی یہاں یہ مسلمان نہیں ہوسکتا، اور نہ میں اس کو یہاں مسلمان ہونے دوں گا۔ اس پر بکر نے جو عمر کو اپنے ساتھ مسجد میں لے گیا تھا، زید سے کہا کہ جناب ہم کو کسی امام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اسلام کرانے کے لیے دوسرے شخص کا انتظام کر رکھا ہے۔ یعنی پیلی بھیت شریف سے حضرت حافظ موتی میاں تشریف لا چکے ہیں۔ وہ عمر کو اسلام قبول کرائیں گے، تو صرف مسجد کے اندر عمر کو اسلام قبول کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن زید نے بکر کی کوئی بات تسلیم نہ کرتے ہوئے عمر کو اور اس کے ہمراہوں کو مسجد سے باہر نکل جانے کو کہا اور عمر کو مسجد کے اندر اسلام نہ قبول کرنے دیا۔ لہٰذا زید کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

زید جس نے عمر کو مسجد میں اسلام قبول کرنے سے روکا اس پر توبہ، تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ اس لیے کہ اس نے ایک شخص کو تھوڑی دیر ہی کے لیے سہی اسلام قبول کرنے سے روکا۔ ایک آن کے لیے بھی کسی کو اسلام قبول کرنے سے روکنا اس کے کفر پر رضا ہے، اور رضا بالکفر کفر ہے۔ جیسا کہ کتب معتمدہ (۱) میں لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

(۱) امام ابن حجر مکی اعلان الاعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں: "انه متضمن ببقائه على الكفر ولو لحظة والرضاء بالكفرٌ كفرٌ (ملخصًا، ص:۲۸) شرح فقہ اکبر میں ہے: "الرضاء بالكفر كفرٌ" ص:۲۱۸ محمد نسیم مصباحی

کلمہ کی توہین کرنا و مذاق اڑانا کفر ہے۔

مسئولہ: ابوظفر الیاس، لال بابو ۲۰؍ بابو حق، حق لائن پوسٹ پارک سرکس کلکتہ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کلمہ شریف کی توہین کرے اور اس کا مذاق اڑائے تو از روئے شرع زید پر کیا لازم آتا ہے۔ جب کہ زید بیوی رکھتا ہو، جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب

کلمہ شریف کی توہین کرنے اور مذاق اڑانے کی وجہ سے زید اسلام سے خارج ہو کر گمراہ کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، زید پر فرض ہے کہ توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، بیوی رکھنا چاہتا ہے تو پھر سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ لا الہ الا اللہ کی ترتیب برعکس ہونا چاہیے؟

مسئولہ: مختار احمد، پرتاپ پور، (ایم. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید بن عمر کا کہنا ہے کہ کلمۂ طیبہ کو اصل مقصد کے لیے پہلے الا اللہ ہونا چاہیے بعد میں لا الہ ہونا چاہیے، اس کے بعد میں محمد رسول اللہ ہونا چاہیے۔ ایسا کہنا کس حد تک درست ہے یا نہیں؟ شرعاً مطلع کریں۔

الجواب

یہ محض زید کا خبط ہے یہ کلمہ طیبہ کو مہمل بنانا ہے جو لوگ قواعد عربیہ سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں۔ زید بن عمر کو قرآن مجید اور احادیث پر اعتراض ہے، زید کو اس سے توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قیامت حساب و کتاب، جنت و دوزخ کے منکر کا کیا حکم ہے؟

مسئولہ: محمد نیاز - ۵؍ ستمبر ۱۹۹۸ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

اب زید ایک مسلمان نوعمر قریباً ۵۱ر سال جو کہ میٹریکولیٹ (Matriculate) بھی ہے، اور گاؤں کا وارڈ ممبر (Ward Member) بھی یعنی عقل صحیح رکھتا ہے کہتا ہے کہ ''انسان مرگیا، مٹی میں مل گیا، وہ پھر بھی زندہ ہوگا، اس کا حساب کتاب ہوگا، وہ دوزخ یا جنت میں جائے گا، وغیرہ وغیرہ، بے کار بات ہے۔ جنت و دوزخ تو دنیا ہی میں ہے جو جیسا کام کرے گا، ویسا ہی پھل پائے گا۔ مرنے کے بعد کچھ نہیں۔'' یعنی زید عذاب قبر، مرنے کے بعد زندہ ہونا، قیامت، حساب و کتاب، جزا و سزا کا منکر ہے۔ آیا زید کی ایسی باتوں سے کفر ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ اس پر حکم شرع کیا لاگو ہوگا؟ اگر وہ مفتیان کرام کا فتویٰ نہ مانے تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ اگر حکم شرع مانے بغیر وہ مرگیا تو اس کا کفن دفن، جنازہ کس طرح ہوگا؟

الجواب

یہ شخص مسلمان ہرگز نہیں، دہریہ ملحد بے دین ہے یہ صدہا آیات قرآنیہ کا صریح منکر ہے۔ مرنے کے بعد زندہ ہوکر قبر سے اٹھنا، حساب، کتاب، جنت دوزخ یہ سب ضروریات دین سے ہیں ان میں سے کسی ایک کا منکر بلاشبہہ کافر ہے۔ اس شخص سے میل جول، سلام کلام حرام، اگر اس عقیدہ پر مر جائے تو مسلمان اس کی مردہ لاش کو ہاتھ نہ لگائیں، نہ غسل دیں، نہ کفن پہنائیں، نہ نماز جنازہ پڑھیں، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

کیا ہر کلمۂ کفر بکنے والے پر تجدید ایمان ضروری ہے؟ جنّات کا انکار کرنا کفر ہے۔

مسئولہ: اللہ بخش اشرفی، مقام باسنی، ضلع ناگور، راجستھان- ۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ کیا ہر کلمہ کفر سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا یا نہیں، مثال کے طور پر زید جنات کا جنت و دوزخ کا عذاب قبر کا انکار کرتا ہے۔ اور حرام کو حلال سمجھتا ہے؟

الجواب

بلاشبہہ ہر کلمہ کفر بکنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح کا حکم لازم ہے اس لیے کہ کلمہ کفر بکنے کے بعد آدمی اسلام سے خارج ہوکر کافر ہو جاتا ہے۔ اب اس کو اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمۂ کفر سے براءت توبہ فرض ہے، اور اسلام قبول کرنا بھی، اسی طرح کلمہ کفر بکنے سے عورت نکاح سے

نکل جاتی ہے۔عورت کو نکاح میں لانے کے لیے تجدید نکاح ضروری ہے جو شخص جنات، جنت، دوزخ کا انکار کرے وہ بلا شبہہ یقیناً کافر و مرتد ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

حرام کام پر بارک اللہ کہنا کفر ہے۔

مسئولہ: محمد مشرف رضا حشمتی، جامعہ غوثیہ شکوریہ بلہور، کانپور-۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ء

مسئلہ زید کرکٹ کھیل رہا تھا زید نے بکر سے کہا آؤ آپ بھی، تو بکر نے جواب میں کہا بارک اللہ، دریافت طلب امر یہ ہے کہ بکر کا ایسے مقام پر بارک اللہ کہنا کس جرم میں محمول ہوگا؟ بینوا احکامھا مع دلائلھا مفصلا و توجروا.

الجواب

بکر پر توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔کرکٹ کھیلنا حرام ہے اور کسی حرام کرنے پر بارک اللہ کہنا کفر صریح۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں ہندو ہو جاؤں گا، یہ کہنا کہ میں محمد صاحب کو نہیں مانتا، یہ کہنا کہ میرا باپ نبی تھا کفر ہے، بھیک مانگنا کسے حلال ہے، کب تک بائیکاٹ جاری رکھیں؟

مسئولہ: محمد عالم رسول عزیزی مدرس اہل سنت رفیق العلوم، مقام کلہار، پاٹن، پلاموں، بہار، ۲۳ر ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین ذیل درج سوال کے متعلق:

بستی کے کنارے صحرائی سرحد پر بہت بڑے بڑے درخت کے متعلق چند جہلا مسلمانوں اور کچھ ہندوؤں کا عقیدہ تھا کہ درخت پر مہارانی رہتی ہے اور منت کرنے والوں کی حاجت پوری کرتی ہے، اس لیے مذکورہ لوگ اس درخت کے پاس جا کر منت ومرادیں مانگتے اور پھر مرغا کا گوشت روٹی مہارانی کے نام سے نذر و نیاز کرتے کراتے رہتے تھے یہ نذر و نیاز و منت مانگنے کا سلسلہ درخت کی موجودگی تک رہا،

درخت کے گر جانے کے بعد اب وہ سلسلہ کم ہوتے ہوتے بند ہونے ہی والا تھا کہ زید نے اپنے خرچ سے مصنوعی پختہ قبر اس درخت کی جڑ کی جگہ پر بنا کر پھر سے اس کو شہرت دیا، جس سے اس کی شہرت پھر پہلے سے زیادہ ہو گئی اور منت کرنے و مرادیں مانگنے نذر و نیاز کا سلسلہ پھر تازہ ہو اٹھا۔

درخت کی موجودگی میں یا قبر مذکورہ کی تعمیر کے بعد اکثر لوگ منت یا نذر و نیاز کرانے کے لیے زید ہی کو لے جاتے تھے اور نذر و نیاز کے بعد زید منت و نذر و نیاز کرنے والوں سے نذرانہ کے ہمراہ مرغا کا نصف گوشت بھی لیا کرتے تھے اور درخت کے گر جانے سے زید کی یہ آمدنی بند ہونے والی تھی، اسی لیے انھوں نے قبر مذکورہ کی تعمیر کی ہے تا کہ نذرانہ وغیرہ کا سلسلہ جاری رہے۔ قبر کی شکل ایک چبوترے کے بیچ میں ہے۔ جسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بزرگ کا مزار ہے، بلکہ انجام آدمی اسے کسی بزرگ کا مزار ہی سمجھے گا، اور حاجت مندوں کی طرف سے لائے ہوئے گوشت روٹی کو مذکورہ قبر کے پاس چبوترے پر رکھ کر زید نذر و نیاز کرتے تھے۔

گاؤں کے چند مسلمانوں نے عمر سے درخت کی موجودگی سے لے کر موجودہ مصنوعی قبر اور وہاں نذر و نیاز و منت مانگنے اور زید کی ساری حرکتیں بتائے تو عمر نے زید کو بلوا کر اسے شرعی باتیں بتایا، اور کئی طرح سے سمجھایا اور کہا کہ یہ کام چھوڑ دیں ورنہ آپ کے ساتھ ساتھ بہت سے جہلا مسلمان ایمان سے ہاتھ دھو سکتے ہیں۔ اس لیے آپ اس کام سے توبہ کریں لیکن زید نے عمر کی بات ماننے سے انکار کیا اور کہا کہ میں غلط کام نہیں کر رہا ہوں اور زید نے یہ دعویٰ کیا کہ بیشک مہارانی حاجتیں پوری کرتی ہے اور کئی قسم کے واقعات بیان کیے۔ ایک واقعہ یہ سنایا کہ ایک ہندو لڑکا درخت کے پاس جا کر یہ منت کیا کہ یا مہارانی بابا اگر آج میں بازار سے بیل خرید سکوں تو کل مرغا دوں گا، پھر وہ بازار گیا، اور بیل خرید کر ہی گھر آیا۔ دوسرے دن مرغا لے کر سوچا کہ بعد میں دے دوں گا، اور اسی رات کو کھانا کھا کر کھیت میں گیا اور ماچا پر چڑھ کر سو گیا (کھیت میں بنا ایک اونچا جھونپڑا کو ماچا کہتے ہیں) اور مہارانی نے رات کو آ کر اسے ماچا سے نیچے ڈھکیل دیا تب اس کی نیند کھلی دیکھا تو کچھ نظر نہیں آیا، صرف یہ آواز سنائی دی کہ تم نے مرغا کیوں نہیں دیا تب دوسرے دن اس نے فوراً مہارانی کو مرغا دیا اور اپنی غلطی کی معافی مانگا۔

اس قسم کے کئی واقعات زید نے عمر کو سنا کر بولا کہ میرا کام غلط ہے ہی نہیں تو پھر توبہ کیا کرنا ہے۔ پھر عمر نے کئی طرح زید کو سمجھا کر کہا کہ ہر حال میں یہ کام چھوڑ دو زید نہیں مانے اور عمر سے غصہ ہو گئے، اور عمر

نے دیکھا کہ زید اس کام کو نہیں چھوڑے گا تو وہاں سے اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ تب زید اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہنا شروع کیا کہ میرا باپ نبی تھا اور میں اس کے نقش قدم پر چل رہا ہوں اور میں وہابی ہوں تو مجھے کوئی کیا کرے گا۔ میں ہندو ہو جاؤں گا اور محمد صاحب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا۔

زید کی اس بدگوئی کی خبر عمر کو معلوم ہوئی تو جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل مسجد میں تقریر کے دوران لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے عمر نے کہا کہ زید چوں کہ اسلام سے اپنا رشتہ توڑ لیے ہیں اس لیے مسجد میں گھسنے سے انھیں روکا جائے گا۔ زید کا مسجد میں گھسنا سوّر گھسنے سے بھی برا ہے، پھر عمر نے تقریر کیا کہ ہم سارے مسلمانوں کو مذکورہ مصنوعی قبر پر جا کر مہارانی سے منت کرنے اور اس کی نذر و نیاز سے بچنا چاہیے۔ عمر نے زید کے افعال و اقوال سے لوگوں کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ زید کو سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا ناجائز ہے۔ عمر کی تقریر کے بعد زید بھی چوں کہ مسجد میں موجود تھے کھڑے ہو کر رونے لگے اور سبھی لوگوں سے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اس لیے معاف کیا جائے، اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ خطبہ کے بعد نماز ہوئی تو پھر مسجد سے باہر آ کر زید نے عمر سے معافی مانگا تو عمر نے زید کو توبہ کرا کے کلمہ پڑھایا اور کہا کہ علمائے کرام سے مسئلہ دریافت کر لیں کہ آپ کو تجدید نکاح بھی کرنا پڑے گا یا نہیں اور جب تک دریافت نہ کر لیں تب تک اپنی بیوی سے علیحدہ رہیں۔

لیکن تقریباً ایک سال ہوئے نہ زید مسئلہ ہی دریافت کیے اور نہ ہی اپنی بیوی سے ہی سے جدا رہے۔ علاوہ ازیں زید کبھی مسجد میں مؤذن تھے اس دوران میں انھوں نے لوگوں سے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ میں بھی مؤذن ہوں اور حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی مؤذن تھے تو میں حضرت بلال (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کم کیا ہوں اس بات پر اس گھڑی بھی عمر نے ان کو ڈانٹ ڈپٹ کیے تھے اور مؤذن کے کام سے ہٹانے کی دھمکی دینے پر زید نے کہا تھا کہ غلطی سے کہا گیا ہے اس لیے معاف کریں۔ اس کے علاوہ زید کا خاندانی پیشہ یہ ہے کہ زکوٰۃ و فطرہ عشرہ اور خیرات وغیرہ گھر گھر مانگتے پھرتے ہیں اور منع کرنے سے کہتے ہیں کہ میں شاہ صاحب ہوں اس لیے یہ میرا ذاتی پیشہ ہے تو کیوں چھوڑ دوں۔

اب علمائے کرام کی بارگاہ میں دریافت اس کی ہے کہ جس کے لیے زکوٰۃ عشرہ وغیرہ کا مانگنا جائز نہیں پھر بھی مانگتے چلے ہیں تو اس کا مانگنا از روئے شرع کیسا ہے؟ اور جس کو مانگنا جائز نہیں اسے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ مانگنے پر دیا جائے تو زکوٰۃ وغیرہ ادا ہوگا یا نہیں؟ یہ بھی جواب مرحمت فرمائیں کہ اگر اس تحریر

کے جواب میں زید کے لیے کوئی حکم شرعی دیا جائے اور زید اسے نہ مانے تو اہل سنت و جماعت کے لوگ زید سے کہاں تک بچیں، کیا زید کو اپنے بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم کے لیے بطور ٹیوشن معلم رکھا جا سکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

عمر نے زید کے بارے میں جو حکم دیا وہ بالکل حق اور صحیح ہے۔ زید ایک نہیں کئی وجہ سے کافر و مرتد تھا لیکن جب اس نے ان سب کلمات اور افعال کفریہ سے توبہ کر لیا اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا تو اب وہ مسلمان ہی ہے۔ البتہ اس کے کفریات کی وجہ سے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی ہے، زید پر دو باتوں میں سے ایک فرض ہے یا تو اس بیوی کو اپنے سے علیحدہ کرے یا پھر تجدید نکاح کرے اور تجدید نکاح سے پہلے جو ہم بستری کر چکا ہے سب سے توبہ کرے۔ نیز اس پر واجب ہے کہ جو اس نے بڑ کے درخت کے پاس قبر نما چبوترہ بنوایا ہے اس کو توڑ کر زمین کے برابر کرے، بغیر تجدید نکاح کے اپنی بیوی کو رکھے ہوئے ہے یہ ایک نہیں ہزاروں گناہ کا ارتکاب ہے۔ زید انتہائی خدا ناترس اور بے باک ہے اس نے اپنے آپ کو سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر بتایا، اس کی گمراہی ہے۔ زید اگر مالک نصاب ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو اسے زکوٰۃ اور فطرے لینا جائز نہیں اور جو لوگ اس کا حال جانتے ہیں اور پھر اس کو زکوٰۃ اور فطرہ دیں تو ان کی زکوٰۃ اور فطرہ ادا نہیں ہوگا۔ بلکہ زید کو سوال کرنا ہی جائز نہیں۔ ذات کے شاہ صاحب ہونے سے سوال مانگنا جائز نہیں ہوگا، بھیک مانگنا اسی کو جائز ہے جو فاقہ کش ہو یا اس کے بدن پر کپڑے نہ ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ فی الحال زید کا مکمل بائیکاٹ کر دیں ایک عرصہ تک اسے چھوڑے رہیں جب اس کی ہر طرح اصلاح ہو جائے اور شریعت کے تمام احکام کو تسلیم کر لے اور شریعت کے خلاف اقوال و افعال سے ایک مدت تک باز رہے تو اس کو برادری میں شامل کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قرآن کی آیت کا انکار کفر ہے، علما کو گالی دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد ابوالکلام، دارالعلوم اہل سنت عین العلوم، شہر گیا، بہار-۱۶؍ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

فیضان نامی ایک شخص جو نیو کریم گنج گیا کا رہنے والا ہے وہ ایک استفتا مفتی صاحب کو دیا۔ مفتی صاحب نے کہا مورخہ ۱۶؍ جون ۱۹۹۷ء بروز پیر کو جواب مل جائے گا۔ چناں چہ شخص مذکور وقت مقررہ پر آیا اور مفتی صاحب سے اپنا جواب مانگا، مفتی صاحب نے کہا کہ ابھی آپ کا جواب مکمل تیار نہیں ہو سکا ہے، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میرے ساتھ بہت ساری ذمہ داریاں ہیں، مسجد کی ذمہ داری ہے، طلبہ کی تعلیم کا مسئلہ ہے، دار الافتا اور میرے اپنے نجی کام ہیں۔ انشاء اللہ میں اسے تحریر کر کے آپ کے حوالے کر دوں گا۔

چناں چہ فیضان نامی شخص نے وقت مقررہ پر جواب نہ دینے کی صورت میں اپنی خفگی و برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی بات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

''آپ جھوٹے ہیں مفتی صاحب نے کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں اور میری بات کا اعتبار نہیں ہے تو آپ کے استفتا کے جواب میں قرآن کی آیت: يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اور اس کے علاوہ اور بھی قرآنی آیت کو پیش کیا ہوں۔ آپ کو ان قرآنی آیتوں سے بھی انکار ہے۔ چناں چہ انھوں نے کہا کہ ہمیں ان تمام سے انکار ہے، جو آپ نے تحریر کیا ہے۔ ان باتوں کو شاہدوں سے مزین کرنے کے لیے مفتی صاحب نے کہا کہ حافظ محمد نسیم الدین اور موجودہ حضرات گواہ ہو جائیے کہ جناب فیضان نے قرآنی آیت: يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ سے انکار کیا ہے۔ اس پر جناب فیضان صاحب نے کہا کہ ڈریں حافظ محمد نسیم الدین صاحب میں جو ابھی کہا ہوں پھر سے مجمع میں کہوں گا۔

مذکورہ بالا باتوں کی تصدیق حافظ نسیم الدین صاحب حافظ عبد الغنی صاحب کرتے ہیں جو ان دونوں کی تصدیقات سے ظاہر ہے۔

سوال طلب امر یہ ہے کہ فیضان نامی شخص پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا جو اس نے ایک عالم دین کو جھوٹا کہا اور قرآنی آیتوں سے انکار کیا؟

حضور والا سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ مستفتی

محمد ابو الکلام فیض المصباحی عفی عنہ

دار العلوم اہل سنت عین العلوم، بیت الانوار، گیوال بیگھہ گیا۔ ۲۱؍ جولائی ۱۹۹۷ء

الجواب

ہمیں فیضان، غفران کسی شخص خاص سے بحث نہیں۔ زید، عمرو، بکر کسے باشد جس نے بھی مثلاً زید نے مقررہ تاریخ پر فتویٰ نہ دینے کی بنیاد پر مفتی صاحب کو جھوٹا کہا اور برہم ہوا وہ حق اللہ اور حق العبد میں

گرفتاراور جہنم کا سزاوار ہے۔کسی کوجھوٹا کہنا گالی دینا ہے۔عام مسلمانوں کوبھی گالی دینافسق وگناہ ہے۔
حدیث میں ہے:سباب المسلم فسوق.[1] مسلمان کوگالی دینافسق ہے۔
عالم کوگالی دینااور سخت، گالی دینا بغض کی علامت ہے کسی عالم سے بلا وجہ شرعی بغض رکھنے میں اندیشۂ کفر ہے جیسا کہ عالم گیری وغیرہ میں ہے۔[2] زید پرفرض ہے کہ عالم سے معافی مانگے اورتوبہ کرے۔نیز مفتی صاحب نے جب یہ کہا کہ میں جھوٹا ہوں اورمیری باتوں کا اعتبارنہیں تو آپ کے استفتا کے جواب میں میں نے آیتِ کریمہ:"یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ"[3] اوراس کےعلاوہ دوسری آیتیں پیش کیا ہے،آپ کواس سے بھی انکار ہے۔تواس نے کہا ہمیں ان تمام سے انکار ہے۔اس پرزید اسلام سے خارج ہوکر کافرومرتد ہوگیا،اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے۔اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔اس پرفرض ہے کہ بلاتاخیراس کلمۂ ملعونہ سےتوبہ کرے۔مفتی صاحب نےتصریح کردی۔میں نے آپ کے استفتا کے جواب میں آیتِ کریمہ بھی لکھی ہے،کیا آپ کواس سے بھی انکار ہے۔اس کے جواب میں اس نے کہا ان تمام سے انکار ہے۔اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اسے قرآن کریم کی آیات سے بھی انکار ہے۔العیاذ باللہ۔عداوت کے جوش میں ایمان کھوبیٹھنا عقل مندی نہیں۔اگرکسی مفتی نے فتویٰ دینے کے لیے کوئی وقت بتایا اورکسی عذرکی وجہ سے اس وقت نہیں لکھ سکا تو یہ جھوٹ نہیں۔اسے جھوٹ کہنا شرارت ہے۔واللہ اعلم۔

یہ کہنا کہ قرآن مجید میں تبدیلی واقع ہوگئی کفر ہے،کسی صحابی کوجہنمی کہنا کیسا ہے؟ دنیا میں حالت بیداری میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مدعی کافر ہے،یہ کہنا کیسا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت کوگندہ کردیا؟ اللہ تعالیٰ کوبھگوان کہنا کفر ہے،یہ کہنا کیسا ہے کہ سوال قبر کے جواب میں

---

[1] بخاری شریف، ج:۲، ص:۸۹۳، کتاب الادب۔
[2] من ابغض عالمًا من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر. عالم گیری، ج:۲، ص:......، محمد نسیم مصباحی
[3] قرآن مجید، سورۃ الفتح،آیت:۱۰، پارہ:۲۶۔

میرا نام لے لینا؟

مسئولہ: غلام نبی قادری، قصبہ گنیش پور، ضلع بستی (یو. پی.)-۲۸؍ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ① زید کا قول ہے کہ قرآن مقدس میں تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔

② معاذ اللہ بعض صحابہ جنتی ہیں اور بعض دوزخی ہیں۔

③ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا ہے کہ نہیں، مگر میں نے خدا کو کئی بار دیکھا ہے۔

④ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت کو بول و براز کے ذریعہ گندہ کر دیا ہے۔

⑤ اللہ پاک اور بھگوان، ہری اوم ایک ہی ذات کو کہتے ہیں۔

⑥ سوالات قبر پر میرا نام لے لینا کافی ہوگا۔

ایسا عقیدہ رکھنے والا زید کے بارے میں عندالشرع کیا حکم ہے؟ کیا بعد توبہ وتجدید ایمان فوراً نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں؟ اور اگر بعد توبہ وتجدید ایمان نکاح کر لیا تو عندالشرع کیا حکم ہوگا؟

الجواب

سوالات میں مذکور اقوال کو کہنے والا اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے۔ اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے۔

① قرآن مجید تبدیلی سے محفوظ ہے اور یہ ضروریات دین سے ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ.“[1] اس نے یہ کہہ کر قرآن مجید میں تبدیلی ہوگئی، اس کا انکار کیا ہے اس لیے وہ کافر ہوگیا۔

② صحابہ میں سے کسی کو جہنمی کہنا کفر ہے۔ سارے صحابہ کے بارے میں اللہ نے وعدہ فرما لیا ہے کہ سب جنتی ہیں، فرمایا:

وَ کُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی.“[2] (ترجمہ) اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا۔

اس آیت میں حسنٰی سے مراد جنت ہے۔

---

[1] قرآن مجید، سورۃ الحجر، آیت: ۹، پارہ: ۱٤۔

[2] قرآن مجید، سورۃ الحدید، آیت: ۱۰، پارہ: ۲۷۔

③ یہ دعویٰ کرنا کہ دنیا میں بیداری کی حالت میں اللہ کو دیکھا ہے کفر ہے، اور قرآن مجید کی آیات کا انکار ہے۔

④ یہ قول کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت کو بول براز سے گندہ کر دیا ہے جہالت اور گمراہی ہے۔ جنت میں بول و براز نہیں۔ جنت میں جو کچھ کھائیں گے، پئیں گے وہ اتنا لطیف و پاکیزہ ہے کہ اس سے بول و براز پیدا ہی نہیں ہوگا۔ جنتیوں کو ایک خوش مزاج ڈکار آئے گی اور سب ہضم ہو جائے گا۔ بول و براز دنیا کی غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے، جو کثیف ہوتے ہیں۔

⑤ اللہ عز و جل کو بھگوان کہنا کفر ہے۔

⑥ یہ بھی کلمۂ کفر ہے کیوں کہ سوال یہ بھی ہوگا کہ تمہارا پروردگار کون ہے؟ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ ان کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ ان سوالوں کے جواب میں کسی کا نام لینے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ نام لینے والے کے عقیدے کے مطابق خدا بھی ہے اور رسول بھی ہے۔ جب یہ ہدایت کرتا ہے کہ قبر کے سوالوں کے جواب میں میرا نام لینا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے خدائی کا بھی دعویٰ کیا اور رسول ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ قرآن تمہاری سرین میں گھسا دیں گے کفر ہے۔

مسئولہ: محمد امین الدین مصباحی، جامعہ فیض الانوار، امیکا پور، سرگوجہ (ایم. پی.)۔ ۲۰ / ذی قعدہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید نے خالد سے کہا کہیں تم نے مجھ کو مارنے اور کسی طرح کی برا بھلا کسی شخص سے کہا ہے یا نہیں تو خالد نے کہا کہ قرآن کی قسم میں نے یہ سب باتیں نہیں کہا ہے، تو زید نے ہر طرح کی گالی دیتے ہوئے کہا کہ: قرآن تمہاری گانڈ میں گھسا دیں گے، اور تمہاری داڑھی بھی نوچ لیں گے، تو زید پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟

الجواب

اس کلمہ ملعونہ کی وجہ سے زید اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً اس کفریہ قول سے توبہ کرے پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی رکھنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ نئے مہر کے عوض نکاح کرے اور اگر وہ توبہ و تجدید ایمان و نکاح نہ کرے تو مسلمان اس سے مکمل بائیکاٹ کر لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قرآن کو قصہ کہانی کہنا، قرآن مجید کو چالیس پارے بتانا، مرتد کے احکام، مرتد کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا حکم، مرتد کا پڑھایا ہوا نکاح صحیح، کافر و مرتد کو وکیل بنانا صحیح

مسئولہ: محمد رضا انصاری، جگدیش پور، ضلع گورکھپور (یو. پی.) - ۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ایک شخص مکتب میں پڑھاتے ہیں، نماز جنازہ اور نکاح بھی پڑھاتے ہیں لیکن تعلیم الاسلام کتاب کو نہیں مانتے ان کا یہ بیان ہے کہ قرآن پاک ایک قصہ کہانی ہے اور چالیس پارہ ہے۔ زمین پر تو تیس پارہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور دس پارہ کو عرش پر رکھ دیا ہے، ایسا انسان جو مسلمان ہے اس کا ایمان شریعت کے تحت باقی ہے یا نہیں، اسے کیا مانا جائے گا، اور اس کا پڑھایا ہوا نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب

تعلیم الاسلام نامی کتاب دیوبندی مولوی کی لکھی ہوئی کتاب ہے، اس میں بہت سی باتیں غلط ہیں، اسے نہ پڑھنا جائز نہ بچوں کو پڑھانا جائز۔ اگر امام نے واقعی وہ سب کہا ہے تو وہ اسلام سے خارج ہے، کافر و مرتد ہے، اس کے تمام اچھے اعمال اکارت ہوگئے، اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ قرآن مجید کے بارے میں جو کچھ بکا ہے اس سے توبہ کرے کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہے تو پھر سے نکاح کرے، اگر امام مان جائے فبہا ورنہ اسے بلا تاخیر امامت سے معزول کردیں، اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں، اور اتنا تو بہر حال ضروری ہے کہ جب سے یہ کلمہ کفر بکا ہے اس وقت سے لے کر اب تک اس امام کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی گئی ہیں سب کو بہ نیت قضا پڑھیں۔ کیوں کہ وہ سب نمازیں کالعدم ہیں اور بہ منزلۂ قضا، اس امام سے جب تک توبہ تجدید ایمان و نکاح نہ کرالیں، اس سے نکاح پڑھوانا جائز نہیں کیوں کہ اب اس سے میل جول سلام کلام ناجائز ہے اور نکاح پڑھوانے میں یہ سب کچھ ہوگا اس کے باوجود کوئی اگر اس سے نکاح پڑھوائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا اس لیے کہ نکاح پڑھوانے والا وکیل ہوتا ہے اور کافر بلکہ مرتد کو وکیل بنانا جائز اور اس کا کیا ہوا عقد مؤکل پر لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ قرآن وحدیث سے کیا مطلب؟ کفر ہے۔

مسئولہ: حافظ سراج الدین، ابراہیم پور، اعظم گڑھ (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ زید کی بیوی نے زید سے کہا میں تیرہ تیزی برانے کے لیے میکے جاؤں گی زید نے بہت سمجھایا کہ جانے کا موقع نہیں ہے مگر وہ اپنی ضد پر اڑی رہی۔ بالآخر زید نے عاجز آکر کہا کہ قرآن وحدیث سے بَرانا نہیں ہے، اس کا جواب ہندہ نے یہ دیا قرآن و حدیث سے کیا مطلب۔ لہٰذا اس کے بارے میں شرع کیا حکم لگاتی ہے، واضح فرمائیں۔

الجواب

زید کی زوجہ کا یہ کہنا قرآن وحدیث سے کیا مطلب کلمۂ کفر ہے زید کی بیوی اسلام سے خارج ہوکر مرتدہ ہوگئی۔ علما کی ایک جماعت کے فتوے کے بموجب اپنے شوہر کے نکاح سے نکل گئی، اگرچہ دوسرے علما یہ فرماتے ہیں کہ زوجہ کے کلمۂ کفر بکنے سے نکاح باطل نہیں ہوتا، اس زمانے میں اسی قول پر فتویٰ ہے زید کی زوجہ پر فرض ہے کہ اس کلمۂ کفر سے توبہ کرے پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ احتیاطاً تجدید نکاح بھی کرے کہ اختلافات علما سے جہاں تک ہو سکے بچنا بہتر ہے۔

عالم گیری میں ہے: ”لو قیل لم لا تقرء القرآن فقال.“ ”بیزار شدم از قرآن یکفر.“[1]

درمختار میں ہے: ”و ارتداد احدهما فسخ عاجل وتجبر على الاسلام و على تجديد النكاح زجرا بمهر يسير كدنيار و عليه الفتوىٰ الوالجيه و افتىٰ مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرًا و تيسيرا قال فى النهر الافتاء بهذا اولىٰ من الافتاء بما فى النوادر.“[2]

جب تک عورت توبہ تجدید ایمان نہ کرے اور تجدید نکاح بھی شوہر اس کے قریب نہ جائے گھر سے نکالنا ضروری نہیں۔ اسے سمجھا بجھا کر اس سے توبہ تجدید ایمان و نکاح کرائیں اتنا محقق ہے یہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] عالم گیری، کتاب السیر، باب فی احکام المرتدین (مایتعلق بالقرآن) ص:٣٦٧، ج:٢، رشیدیه۔

[2] در مختار، ج:٤، ص:٣٦٧، کتاب النکاح باب نکاح الکافر، دارالکتب العلمیة

اپنے آپ کو نبی آخر الزماں کہنا، قشقہ لگانا، گاندھی آشرم جانے کو حج کہنا کفر ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کفریات سے توبہ کرے

مسئولہ: امیر خان مستری درگ - ۵؍ رجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید مسلمان تھا مذہب اسلام کی پیروی کرتا تھا۔ یہاں تک کہ شہر کے لوگوں نے اس کو شہر کی جامع مسجد کا نائب متولی بنا دیا۔ اس کے بعد غیر مسلموں کے پاس رہنے لگا اور مذہب اسلام کے احکام یکلخت چھوڑ دیا اس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، یہ بھی کہا کرتا تھا کہ میں نبی آخر الزماں ہوں۔ قشقہ لگا تا رہا، اپنے کھیت میں مندر بنوانے کے لیے اینٹ پتھر وغیرہ منگوا کر ڈلوا دیا اور کاریگروں کو مندر بنانے کے لیے لایا جب اس شخص کے لڑکے نے دیکھا کہ کھیت میں مندر بن جانے سے کھیت اپنے قبضہ سے نکل جائے گا تو اپنے باپ کو مارنے کی دھمکی دی۔ جب وہ باز نہ آیا تو صوبہ مہاراشٹر میں ضلع دروہا میں ایک موضع پونار ہے جہاں گاندھی آشرم ہے۔ وہاں آج کل پوبھا بھولے رہتے ہیں۔ وہاں ہر سال حج کے موقع پر جاتا رہا اور کافی روپیہ کپڑا وغیرہ تقسیم کرتا رہا، گزشتہ مہینہ ذی الحجہ میں پونار گیا اور واپس آکر کہا میرا حج ہو گیا۔ پونار مکہ مدینہ ہے، اس کو اخبار کے ذریعہ مشتہر کیا۔ جب وہ شخص بیمار ہوا ہسپتال میں داخل کیا گیا کچھ دنوں کے بعد ڈاکٹروں نے جواب دے دیا، وہاں سے مکان پر لایا گیا چوبیس گھنٹہ سے زیادہ گھر پر زندہ رہا جب وہ وقت آیا کہ عام طور پر مسلمانوں کے یہاں سورۂ یٰسین شریف پڑھنے کے لیے حافظ بلائے جاتے ہیں تو اس شخص کے لڑکے نے مسجد کے ملازموں کو بلایا، مسجد کے ملازمین گئے تین بار کلمہ پڑھایا اور تین بار استغفار پڑھایا اس کے دو گھنٹہ بعد ایک صاحب کے کہنے کے مطابق اور ایک دوسرے صاحب کے کہنے کے مطابق چار گھنٹہ بعد انتقال ہو گیا۔ اب اس کے بعد اس شخص کی نماز جنازہ پڑھی گئی، اور دعائے مغفرت کی گئی پھر اس کو دفن کیا گیا۔ اس وقت شہر میں کافی اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں کو کہنا ہے کہ اس شخص کا اسلام ثابت نہیں ہوتا ہے کیوں کہ نزع کے وقت ایمان لانا شرعاً معتبر نہیں ہے، اور رد المحتار کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

ایمان یاس مقبول نہیں اس میں سب علما کا اتفاق ہے۔ کتاب الجنائز ص: ۵۷۱۔

اور اگر نزع سے پہلے مان لیا جائے کہ کلمہ پڑھایا گیا اور استغفار پڑھایا گیا تو بھی اس شخص کا اسلام ثابت نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ مرتد کی توبہ تفصیلی ہونا ضروری ہے یعنی جن کفریات کا وہ قائل تھا ان سے توبہ کرنا اور بیزاری ظاہر کرنا ضروری ہے، اس پر بھی در مختار کا حوالہ پیش کرتے ہیں: ص:۲۸۶/ باب المرتد، مرتد کا اسلام اس وقت ثابت ہوگا جب کہ وہ کلمہ پڑھنے کے بعد اسلام کے علاوہ تمام دینوں سے بیزاری ظاہر کرے۔ جس کی طرف وہ منتقل ہوا، اور اگر کلمہ شہادت پڑھا اور بیزاری ظاہر نہیں کی تو اس کو نفع نہ پہنچے گا جب تک بیزاری ظاہر نہ کرے۔

ص:۲۸۶/ باب المرتد، اور رد المحتار کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ علی وجہ العادۃ کا مطلب بیزاری ظاہر نہ کرنا بحر میں کہا کہ بیزاری ظاہر کرنے کی شرط سے یہ حاصل ہوا کہ اگر کلمہ شہادت کو بغیر بیزاری ظاہر کیے پڑھا تو اس کو نفع نہ پہنچے گا جب تک ان کفری باتوں سے جس کا وہ قائل ہے رجوع نہ کرے۔ اس لیے کہ کلمہ شہادت سے اس کا کفر نہ اٹھے گا، ایسا ہی بزازیہ اور جامع الفصول میں ہے: علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بحر کے قول کا ظاہر یہ ہے کہ بیزاری ظاہر کرنے کی شرط اس مرتد میں ہے جس نے کسی دین کو اختیار نہیں کیا اس طرح کہ اس کا کفر صرف کلمہ ردۃ سے ہو یعنی وہ کہے کہ میں مرتد ہو گیا (معاذ اللہ) حالاں کہ ظاہر اس کے خلاف ہے اس لیے کہ بیزاری ظاہر کرنے کی شرط اس مرتد میں ہے جس نے کسی اور دین کو اختیار کیا اور یہ شرط اس پر احکام دنیا جاری کرنے کے لیے ہے۔ (مثلاً نمازِ جنازہ وغیرہ کے لیے اگر اس نے بیزاری ظاہر کی تو نماز جنازہ پڑھی جائے گی ورنہ نہیں) لیکن احکام آخرت کے لحاظ سے تو اس کو اخلاص سے کلمہ پڑھنا کافی ہے۔ اور عالم گیری کا حوالہ پیش کرتے ہیں: مرتد کا اسلام اس وقت سے ثابت ہوگا کہ کلمہ شہادت پڑھے اور اسلام کے علاوہ تمام دینوں سے بیزاری ظاہر کرے اور اگر بیزاری ظاہر کیا اس سے کہ جس کی طرف منتقل ہوا تو کافی ہے۔ (احکام المرتدین ج:۲)

اور مجمع الانہر کا حوالہ پیش کرتے ہیں:

جو کفر بالاتفاق ہے اس سے عمل رائیگاں ہو جائے گا۔ اگر حج کر چکا ہے تو اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔ پھر اگر کلمہ شہادت کو پڑھا اور کفری باتوں سے بیزاری ظاہر نہ کیا تو اس کو نفع نہ پہنچے گا۔ جب تک ان کفری باتوں سے جن کا وہ قائل ہے رجوع نہ کرے اس لیے کہ کلمہ شہادت پڑھنے سے اس کا کفر نہ اٹھے گا۔

اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ زید نے اگر چہ تفصیلی توبہ نہیں کیا وہ مسلمان مرا لیکن یہ لوگ اپنے اس قول

پر کسی کتاب کا کوئی حوالہ نہیں پیش کرتے، صرف زبانی کہتے ہیں۔ اب آپ سے دریافت ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے زید کے لیے جو حکم ہو وضاحت کے ساتھ فقہ حنفی کی مستند کتابوں سے حوالہ لکھ کر بیان فرمائیں اور یہ بھی تحریر فرمائیں کہ بصورت نہ ثابت ہونے اسلام زید کا ان لوگوں کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ جن لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی اور دعائے مغفرت کی۔ کیوں کہ شہر میں جانکاری رکھنے والے بعض حضرات نے نماز جنازہ نہیں پڑھی اور نہ شریک ہوئے، اور یہ کہ فتاویٰ رضویہ ج:۴، ص:۵۷؍ میں ہے کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت ہی کفر ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ فتاویٰ رضویہ ج:۴، ص:۵۳؍ میں ہے منکر بعض ضروریات دین تھا اور اس شخص نے...... اس کے حال سے مطلع تھا دانستہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اس کے لیے استغفار کی جب تو اس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت سے از سرنو نکاح کرنا چاہیے۔

الجواب

یہ شخص بلاشبہہ کافر و مرتد تھا، ایک وجہ سے نہیں متعدد وجوہ سے۔ اس نے نبی آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کیا، قشقہ لگایا، پونار جانے کو حج کہا، مکہ مدینہ بتایا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے مسلمان ہونے کے لیے ضروری تھا کہ اس سے جتنے کفریات صادر ہوئے ان سب سے توبہ کرتا، اس نے ایسا نہیں کیا اور مرنے سے کچھ گھنٹے پہلے جو کلمہ پڑھایا اور استغفار کیا یہ کافی نہیں کہ اس میں اس کا احتمال ہے کہ یہ بطور عادت ہو یا ٹھیک حالت نزع میں ہو نزعی کیفیت بعض لوگوں کو کئی کئی گھنٹے رہتی ہے اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اس کا کلمہ پڑھنا، استغفار کرنا، حالت نزع سے پہلے تھا پھر بھی احتمال باقی ہے۔ نیز اس قسم کے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اپنے صلح کلی عقیدے کی بنا پر کلمہ بھی پڑھتے ہیں، استغفار بھی پڑھتے ہیں، اور دیگر کفریات پر قائم بھی رہتے ہیں۔ اس شخص میں اس کا بھی احتمال ہے اس لیے اس کے اس کلمہ پڑھنے اور استغفار پڑھنے کو اپنے کفر و ارتداد سے توبہ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لیے اس شخص پر مرتدین ہی کے احکام جاری ہوں گے، نہ اسے غسل دینا جائز تھا اور نہ کفن پہنانا، نہ جنازہ کی نماز پڑھنی درست، نہ مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا درست۔ واجب تھا کہ مردار کی طرح اسے کسی گڑھے میں پھینک دیا جاتا۔

در مختار میں ہے: "**اما المرتد فیلقی فی حفرة کالکلب.**"[1]

اس کے تحت شامی میں ہے:

---

[1] در مختار، ج:۳، ص:۱۳٤، باب صلاۃ الجنازۃ، زکریا بک ڈپو۔

”ولا يغسل ولا يكفن ولا يدفع الى من انتقل الى دينهم بحر عن الفتح.“[۱]

سائل نے جن کتب فقہ کی جن عبارتوں کو سوال میں نقل کیا ہے وہی کافی ہے۔ یہ حکم باعتبار ظاہر کے ہے رہ گیا عنداللہ کا معاملہ تو اگر واقعی اس نے توبہ کر لی ہے تو وہ عنداللہ مقبول ہوگی۔ لیکن ہم ظاہر پر عمل کرنے کے مکلّف ہیں۔ اور قطعی طور پر یہ ظاہر ہے کہ یہ دنیا سے مرتد گیا، مرتد کے اسلام کے لیے ضروری ہے کہ اس نے جو کلمہ کفر بکا ہے اس سے بیزاری ظاہر کرے یعنی یہ اقرار کرے کہ یہ کلمہ کفر تھا میں اس سے بیزار ہوں یا اس سے توبہ کرتا ہوں اور اس شخص نے ایسا نہیں کیا اس لیے اس پر مرتد ہی کے احکام جاری ہوں گے۔ واقعی مرتد یا کسی کافر کے لیے بر بنائے مذہب مختار دعاے مغفرت اور اس پر نماز جنازہ پڑھنی کفر ہے۔

شامی میں ہے: ”وقد علمت ان الصحيح خلافه فالدعاء به كفر لعدم جوازه عقلا ولا شرعا ولتكذيبهم النصوص القطعية.اھ.“[۲]

لیکن صورت مسئولہ میں جن لوگوں نے اس کے کلمہ طیبہ پڑھنے اور استغفار کرنے کی وجہ سے یہ سمجھ لیا ہو کہ اب یہ مسلمان ہو گیا اس لیے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اس کے لیے دعائے مغفرت کی تو ان پر حکم کفر نہیں۔

عالم گیری باب المرتدین میں ہے: ”اذا كان فى المسئلة وجوه توجب الكفر ووجه واحد يمنع فعلى المفتى ان يميل الى ذلك الوجه.“[۳]

مگر توبہ کا حکم بہر حال ان سب لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی یا اس کے لیے دعائے مغفرت کی اس لیے کہ وہ حقیقت میں مسلمان نہ تھا ان سب لوگوں پر فرض تھا کہ خود کوئی فیصلہ نہ کرتے علما سے دریافت کرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھتے اس لیے یہ لوگ گنہگار ہوئے۔

ہزاروں مرتدین ایسے ہیں کہ وہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں، استغفار بھی پڑھتے ہیں مگر اپنے کفر پر قائم رہتے ہیں۔ جیسے دیوبندی، قادیانی، رافضی جیسے ان لوگوں کا کلمہ پڑھنا استغفار کرنا اپنے کفریات سے توبہ نہیں اسی طرح اس شخص کا بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] رد المحتار، ج:۳، ص:۱۳٤، باب صلاة الجنازة، زكريا بك ڈپو۔
[۲] رد المحتار، ج:۲، ص:۲۳۷، باب صفة الصلاة، زكريا بك ڈپو۔
[۳] عالم گیری، ج:۲، ص:۲۸۳، قبیل باب العاشر فی البغاة۔

لا الہ الا اللہ ذ کی محمد رسول اللہ پڑھنا کفر ہے۔ پیر کے شرائط۔ کوئی ولی کسی عورت پر کبھی نہیں آتا۔ فرضی قبر بنانا اور اس کی زیارت کرنا۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

(۱) زید پیر صاحب ہیں اور مرید بھی کرتے ہیں، زید کے پیر کا نام ذ کی اللہ ہے، زید اپنے مریدوں کی محفل میں فاتحہ کے اخیر میں کلمہ اس طرح پڑھتے ہیں: لا الہ الا اللہ ذ کی محمد رسول اللہ اس طرح کلمہ پڑھنے والے پر حکم شرع کیا ہے؟ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ پیر کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

(۲) زید جو پیر صاحب ہیں صوم وصلوٰۃ کے پابند نہیں ہیں، اور غیر محرم عورتوں سے مصافحہ بھی کرتے ہیں۔

(۳) زید کی ایک مریدہ بھی وہ مجنون جیسے کرتی تھی لوگوں نے زید سے دریافت کیا کہ یہ عورت اس طرح کیوں کرتی ہے تو زید نے جواب دیا کہ اس پر اس کے دادا پیر سوار ہیں، یعنی زید کے پیر ذ کی اللہ صاحب اور زید کے پیر وفات کر چکے ہیں تو کیا یہ صحیح ہے کہ کوئی پیر وفات کرنے کے بعد اپنی مریدہ یا مرید پر سوار ہوتے ہیں؟

(۴) زید کے پیر صاحب کا حقیقی مزار کلکتہ میں ہے اس مزار کی چادر کو اپنی خانقاہ میں لا کر دفن کر کے اس کو مزار نما بنا دیا ہے۔ جب زید کے پیر کے عرس کی تاریخ آتی ہے تو اسی تاریخ میں چادر والے مزار پر فاتحہ و چادر پوشی اور قوالی وغیرہ بھی کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟ جب کہ چادر دفن کر کے مزار بنایا ہوا ہے۔

(۵) اب جو زید کے مریدین ہیں تو کیا اس پر قائم رہے یا بیعت فسخ کر کے کسی دوسرے متبع شریعت پیر سے مرید ہو جائیں؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں سوالوں کے جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

(۱) یہ کلمہ ذ کی محمد رسول اللہ کلمۂ کفر ہے اس لیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کہلا رہا ہے اس کے کفر ہونے میں کیا شبہہ؟ یہ شخص یہ کلمہ پڑھانے کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گیا مسلمان نہ رہا۔ اگر وہ کسی پیر سے مرید تھا یا مجاز تھا تو اس کی بیعت وخلافت بھی ختم ہو گئی۔ اس سے جتنے لوگ مرید تھے سب کی بیعت ختم ہو گئی، صرف بیعت ختم ہونے کا سوال ہی نہیں جن لوگوں نے مرید ہوتے وقت کلمہ

مذکورہ پڑھا وہ سب کافر ہو گئے۔ سب پر فرض ہے کہ بلا تاخیر توبہ کریں اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اور صاف صاف یہ کہیں کہ یہ ذکی اللہ کافر و مرتد ہے۔ اگر یہ لوگ توبہ و تجدید ایمان و نکاح کر لیں فبہا ورنہ مسلمان ان سب سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں، اسی حال پر مر جائے تو کوئی مسلمان اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز جنازہ کی نماز نہ پڑھیں، ان کی مردار لاش کو چھوئیں بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پیر کے لیے چار شرطیں لازم ہیں: اول: سنی صحیح العقیدہ مسلک اعلیٰ حضرت کا پابند ہو، گمراہ بد دین نہ ہو۔ دوم: عالم ہو عالم کا یہ مطلب نہیں کہ کسی درس گاہ کا فارغ التحصیل ہو۔ عالم وہ ہے جو کثیر وافر معتد بہ مقدار میں عقائد اہل سنت اور مسائل شرعیہ سے واقف ہو، اور اتنی استعداد رکھتا ہو کہ بوقت ضرورت دینی کتابوں سے احکام شرعیہ کا استخراج کر سکے۔ مگر اس زمانہ میں شاید ہی کوئی پیر عالم ہو، خصوصاً مشہور و معروف درگاہوں کے سجادہ نشیں اس لیے اتنی رعایت ہے کہ وہ بے علم ہوتے ہوئے فتوے نہ دیتا ہو، بوقت ضرورت مفتیان اہل سنت کی طرف رجوع کرتا ہو اور حکم شرعی سے سرتابی نہ کرتا ہو۔ سوم: متبع شریعت صالح دین دار ہو فاسق معلن نہ ہو، نماز با جماعت کا پابند ہو رمضان کے روزے رکھتا ہو اگر زکوٰۃ فرض ہو تو ادا کرتا ہو اور اگر حج فرض ہو چکا ہے تو حج کر چکا ہو، ایک مشت سے کم داڑھی نہ رکھتا ہو۔ علانیہ گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ چہارم: ایسے پیر سے اس کو اجازت و خلافت حاصل ہو جس کا سلسلہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔ یہ چوتھی شرائط پیری مریدی کے لیے بہت اہم ہے۔

آج کل سیکڑوں پیر ایسے ہیں جن کا سلسلہ متصل نہیں انھیں کسی سے خلافت حاصل نہیں اور ان کے آبا و اجداد میں ایسے لوگ ہوئے ہیں جنھیں کسی سے خلافت حاصل نہ تھی، اس لیے کسی سے بھی مرید ہونے کے لیے کسی معتمد مستند عالم سے مشورہ لے لینا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جب یہ پیر مسلمان ہی نہیں کافر ہے تو پھر صوم و صلوٰۃ کے پابند ہونے نہ ہونے، غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنے نہ کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اگر بالفرض یہ مسلمان ہوتا اور سب شرائط پائے جاتے تو بھی ایسے سے مرید ہونا جائز نہ ہوتا جو صوم و صلوٰۃ کا پابند نہ ہونے، غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنے کی وجہ سے فاسق معلن ہو۔ اور فاسق معلن کو پیر بنانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) یہ اس عورت کا مکر ہے اور پیشہ ور پیروں اور عاملوں کا ڈھکوسلہ ہے، کوئی اللہ کا ولی کسی عورت پر کبھی نہیں آ سکتا۔ ہاں جن اور ہم زاد یہ کسی بھی مرد یا عورت کو خبط الحواس کر کے اس سے جو چاہیں

کہلالیں۔ یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔

ارشاد ہے: ”يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ.“[1] جسے آسیب نے چھوکر مخبوط بنادیا۔

عوام میں عام طور پر مشہور ہے کہ خبیث روحیں آسیب زدہ پر آتی ہیں یہ صحیح نہیں۔ خبیث روحیں مقید رہتی ہیں وہ نہ کہیں جاسکتی ہیں نہ آسکتی ہیں کفار و اشرار کے ہمزاد آزاد ہوتے ہیں وہ آسیب زدہ پر آتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ میں فلاں ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

④ جہاں کوئی مردہ دفن نہ ہو وہاں قبر بنانا حرام و گناہ ہے، یہ دھوکہ دینا ہے حتی کہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ میں ایک حدیث نقل کی کہ جو ایسی قبر کی زیارت کے لیے گیا جس میں کوئی دفن نہ ہو اس پر لعنت ہے یہ پیر پکا فریب کار دھوکے باز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑤ زید کے جتنے مریدین ہیں وہ اس کے یا کسی کے مرید کیا ہوں گے وہ مسلمان ہی نہیں جس وقت انھوں نے یہ پڑھا: ”ذکی محمد رسول اللہ“ وہ سب کافر ہوگئے ان سب پر فرض ہے کہ توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں، اعلان کردیں کہ یہ دھوکہ اور فریب ہے۔ پھر کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ حدیثیں پانچ سو برس بعد لکھی گئیں اس کا ویلو نہیں ہونا چاہیے۔ پیر کی بدعقیدگی ظاہر ہوجانے کے بعد دوسرے پیر سے بیعت ہو۔

مسئولہ: محمد یوسف، مقام سوناجوری، پوسٹ گادی، سیرسیا، ضلع گریڈیہہ، بہار-۱۲/ ذو قعدہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ① زید کا کہنا ہے کہ احادیث کریمہ چوں کہ پانچ سو برس بعد لکھی گئی ہے۔ لہذا احادیث کا کوئی ویلو نہیں ہونا چاہیے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید پر از روئے شرع کیا حکم ہوگا، قرآن و احادیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

② بکر خالد کو پابند شرع اور اس کے تقوے کو دیکھ کر خالد سے بکر مرید ہوگیا، بعدہٗ بالتحقیق پتہ چلا کہ خالد نے ایک کتاب لکھی جس سے اس کی بدعقیدگی ظاہر ہوتی ہے اور اس مصنف پر علماے اہل سنت نے کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے۔ زید کا کہنا ہے کہ بکر کو تجدید نکاح کرنا ہے اور تجدید بیعت بھی کرنا ہے، اور بکر کو امامت کا کوئی حق نہیں پہنچتا، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ از روئے شرع بکر پر کیا حکم عائد ہوتا ہے۔

[1] قرآن مجید، آیت: ۲۷۵، پارہ: ۳، سورۃ البقرۃ۔

قرآن و احادیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

(۱) زید گمراہ بد دین گمراہ گر ہے جہنمی ہے اولاً پہلے اس نے یہ جھوٹ بولا کہ حدیثیں پانچ سو برس بعد لکھی گئی ہیں۔ میں نے اپنی کتاب نزہۃ القاری جلد اول میں ثابت کیا ہے کہ احادیث کریمہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں بہت سے صحابہ کرام نے لکھنا شروع کر دیا تھا اور یہ سلسلہ برابر جاری تھا۔ وھب بن منبہ جلیل القدر تابعی ہیں ان کی جمع کی ہوئی حدیثوں کا صحیفہ اب چھپ بھی چکا ہے جو دوسری صدی کا لکھا ہوا ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مؤطا پوری دنیائے اسلام میں شائع اور ذائع ہے یہ بھی دوسری صدی کا لکھا ہوا ہے۔ سب سے مشہور کتابیں صحاح ستہ ہیں یہ سب تیسری صدی میں لکھی گئی ہیں۔ مصنف عبد الرزاق جو حدیث کی بہت ضخیم کتاب ہے یہ دوسری صدی میں لکھی گئی۔ اس کے علاوہ مسند امام احمد بن حنبل یہ بھی احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ یہ تیسری صدی میں لکھی گئی، اس کے علاوہ مسند امام اعظم کتاب الآثار وغیرہ کثیر احادیث کی کتابیں دوسری صدی میں لکھی گئی ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عہد صحابہ میں نہیں لکھی گئیں۔ صحابہ کرام میں بہت سے بزرگ ایسے تھے جنھوں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اسے لکھا۔

فرق یہ ہے کہ صحابہ کرام نے بلاکسی ترتیب کے متفرق طور پر جو کچھ سنا اس کو یادداشت کے طور پر لکھ دیا، تابعین اور تبع تابعین نے اور بعد کے محدثین نے ان کو اپنے اپنے ذوق کے مطابق ترتیب سے لکھا بہر حال زید کا یہ سفید جھوٹ ہے کہ حدیثیں پانچ سو برس بعد لکھی گئی ہیں۔ احادیث عہد رسالت ہی سے مسلسل لکھی جاتی رہی ہیں۔ ثانیاً: اس جاہل کو یہ بھی پتہ نہیں کہ نہ ہر لکھنے کا اعتبار ہے اور نہ ہر لکھنے والے کا ،اسی کی لکھی ہوئی بات معتبر ہے جو دیندار خدا ترس، متقی صالح ہو اور ایسے بزرگوں کی باتیں جیسے لکھی ہوئی معتبر ہیں ویسے زبانی کہی ہوئی بھی معتبر ہیں اس لیے کہ جب ان کو مان لیا کہ وہ صالح دین دار متقی ہیں اس کا احتمال ہی نہیں رہا کہ یہ جھوٹ بولیں گے۔ جس محدث نے اپنی کتاب میں حدیث لکھی ہے پوری سند کے ساتھ لکھی ہے۔ ایک ایک راوی کا نام لکھ دیا ہے جن کے بارے میں فن رجال پر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جب سے ان کے سارے حالات آئینہ کی طرح واضح ہیں پھر ان لوگوں کا حافظہ بہت قوی تھا۔ صحابہ کرام اور تابعین کو جانے دیجیے زمانۂ جاہلیت کے افراد کو لے لیجیے خود ان کے حافظہ پر حیرت ہوتی ہے اس لیے

دین دار متقی صالح قوی الحفظ افراد نے زبانی یعنی جو کچھ بیان کیا وہ بھی یقیناً قابل اعتماد ہے۔ اسے نا قابل اعتبار ٹھہرانا تاریخ کی تمام کتابوں کو لغو قرار دینا ہے۔ تفصیل کے لیے نزہۃ القاری جلد اول کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ خالد کی بدعقیدگی ظاہر ہونے کے بعد بھی اگر بکر خالد کا مرید رہا اسے پیر مانتا رہا علماے اہل سنت کے فتویٰ کے مطابق اسے گمراہ بد دین نہیں جانتا تو یقیناً بکر کا بھی وہی حکم ہے جو خالد کا ہے، اور اب نہ بکر کو امام بنانا جائز نہ اس کے پیچھے نماز صحیح اور نہ بکر سے میل جول، سلام کلام جائز اور اگر خالد کی بدعقیدگی ظاہر ہوتے ہی بکر نے اس سے بیزاری ظاہر کر دی اور علماے اہل سنت کے فتوے کے بموجب اسے گمراہ بد دین جانا تو اب بکر پر توبہ واجب نہیں اور نہ اس کی امامت میں کوئی حرج البتہ وہ اب بغیر پیر ہے چاہے تو اب کسی جامع شرائط سے مرید ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

منکر حدیث کا حکم، ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔

مسئولہ: محمد شعیب عالم رضوی مصباحی - ۵؍ جولائی ۱۹۹۹ء

مسئلہ کیا فرماتے ہیں مفتیان دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مرتبہ ایک گاؤں میں تقریر کر رہا تھا اور درمیان تقریر زید نے یہ کہا کہ داڑھی رکھنا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور داڑھی کاٹنا حرام ہے، داڑھی کٹانے والا فاسق ہے اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہے اور زید نے یہ بھی کہا کہ بے داڑھی والوں کو اور جو تر شواتے ہیں ان کو قیامت کے دن عورتوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ زید نے کہا یہ بات حدیث میں ہے۔

اس بات پر بکر جو داڑھی نہیں رکھتا ہے بالکل اس کے چہرے پر داڑھی نہیں ہے۔ بھڑکا اور بلبلاتا رہا اور برا بھلا کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میں حدیث کو نہیں مانتا اگر حدیث میں ہے تو اسے دکھا دو۔ میں قرآن کو مانتا ہوں کیوں کہ قرآن میں نہیں ہے اگر ہے قرآن میں تو بتاؤ کہاں پر ہے کہ عورتوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ زید نے یہی کہا کہ حدیث میں ہے داڑھی رکھنا سنت بکر نے کہا کہ سنت ہے فرض نہیں اور نہ واجب ہے۔

❶ جو داڑھی رکھنے والے کو حقارت کی نظر سے دیکھے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

۲ جو یہ کہے میں قرآن کو مانتا ہوں حدیث کو نہیں وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

۳ کیا واقعی حدیث میں ذکر ہے کہ بے داڑھی والوں کو قیامت میں عورتوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا یا نہیں؟ مفصل طور پر قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

الجواب

جو لوگ گناہ کے عادی ہوتے ہیں وہ اپنی ضد پر کبھی کبھی ایمان بھی کھو بیٹھتے ہیں، بکر نے جو یہ کہا کہ حدیث کو نہیں مانتا اس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ وہ فوراً اس جملے سے توبہ کرے کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اپنی بیوی کو رکھنا چاہے تو اس سے تجدید نکاح کرے اگر بکر مان جائے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ اسی حال پر مر جائے تو اس کے کفن دفن نماز جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ بکر نے جو یہ کہا کہ میں حدیث کو نہیں مانتا اس نے قرآن کے ماننے سے بھی انکار کر دیا۔ قرآن مجید ہی میں ہے: ایک جگہ نہیں کئی جگہ ارشاد ہے:

”اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ.“[۱] حکم مانو اللہ اور اس کے رسول کا۔

اور فرمایا ”فاتبعونی“ حدیث کے ماننے سے انکار کرنا قرآن کا بھی انکار ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے بھی انکار ہے، داڑھی رکھنا واجب ہے اور یہ بیسوں حدیث سے ثابت ہے، کٹانا حرام اور کترواکر ایک مشت سے کم رکھنا بھی ناجائز و گناہ۔ احادیث کریمہ کی روشنی میں فتح القدیر، البحر الرائق، شامی وغیرہ میں ہے:

”اما الاخذ منها وهي دون ذلك فلم يبحه احد.“[۲] داڑھی جب ایک مشت سے کم ہو اس کے کاٹنے کو کسی نے بھی جائز نہیں کہا۔

یقیناً داڑھی منڈانے والا کترواکر ایک مشت سے کم رکھنے والا فاسق معلن ہے مردود الشہادت ہے کسی کے بھڑ کنے تڑکنے سے شریعت کا حکم نہیں بدلا جائے گا۔ البتہ مولوی صاحب نے جو یہ بیان کیا کہ داڑھی منڈے قیامت کے دن عورت بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ یہ حدیث نہیں، گڑھ کر حدیث بیان کرنے کی وجہ سے واعظ صاحب نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنایا۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

[۱] قرآن مجید، آیت:۳۲، سورۂ آلِ عمران۔
[۲] فتح القدیر، ج:۲، ص:۲۷۰، رشیدیہ پاکستان۔

علیہ وسلم نے فرمایا:

"من كذب علي متعمداً فليتبوأ مقعده من النار."[1] — جو مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

اس واعظ پر بھی توبہ فرض ہے اور علی الاعلان کہ یہ کوئی حدیث نہیں، میں نے گڑھ کر بیان کیا ہے۔ واعظ اگر توبہ کرلیں اور مذکورہ بالا اعلان کردیں تو فبہا ورنہ آئندہ ان کا وعظ نہ سنا جائے۔ ان سے وعظ نہ کہلایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۷/ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ۔

کس حدیث کا انکار کفر ہے، اور کس کا انکار نہیں

مسئولہ: محمد ابرار عالم، مدرسہ فیض العلوم، دھتکی ڈیہ جمشید پور، بہار - ۵/ جمادی الاولی، ۱۴۰۷ھ

مسئلہ کیا سبھی حدیثوں کا انکار کفر ہے یا ان میں درجات ہیں کس حدیث کے انکار سے کفر لازم آتا ہے اور کس سے گمرہی و بے دینی؟

الجواب

مطلقاً یہ کہنا کہ ہم حدیث کو نہیں مانتے کفر ہے اور مخصوص طور پر کسی حدیث کے انکار میں تفصیل ہے اگر وہ حدیث متواتر ہے اور انکار کرنے والے کو معلوم ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے تو منکر کافر اور اگر وہ حدیث مشہور ہے اور منکر کو معلوم ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے تو منکر گمراہ ہے اور اگر خبر واحد ہے اور اس کے مضمون کا اعتقاد رکھنا ضروریات اہلِ سنت سے ہو تو اس کا انکار بھی گمراہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں حدیثوں بدیثوں کو نہیں مانتا کفر ہے

مسئولہ: مقبول احمد رضوی، مدرسہ شمس العلوم، ہواڈابرہ، جسپور، نینی تال، (یو. پی.) - ۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ ایک شخص نے قانون شریعت اور بہار شریعت کو جھٹلایا یعنی اس کے یہ الفاظ تھے کہ میں نہیں مانتا ان حدیثوں اور بدیثوں کو اور وہ امام بھی ہے۔ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

[1] مشكوة شريف، ص:۳۲، و سنن ابن ماجه ج:۱، ص:۵، باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله۔

جس شخص نے یہ خبیث جملہ کہا میں نہیں مانتا ہوں حدیثوں بد یثوں کو کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً اس کلمۂ خبیثہ سے توبہ کرے اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ نیز اس پر فرض ہے کہ بہار شریعت اور قانون شریعت کے ماننے سے جو انکار کیا ہے اس سے توبہ کرے اگر یہ توبہ کر لے فبہا ورنہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیا جائے۔ اگر بغیر توبہ و تجدیدِ ایمان کیے مر جائے تو اس کے جنازے، کفن، دفن میں کوئی شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مطلقاً حدیث کا انکار کفر ہے۔

مسئولہ: غلامانِ غلام اسلاف کرام عبدالشکور قادری، حضور نگر، جامع مسجد، ضلع سہارنپور

مسئلہ ① حدیث کو نہ ماننے کے لیے شرعی حکم کیا ہے، اور کافر کو کافر کہنا جائز ہے یا ناجائز دلیل قرآن و حدیث و فقہ سے جواب دیں۔ کیا حدیث کا منکر کافر ہے؟

② ایک شخص کہتا ہے کہ ہم حدیث کو نہیں مانتے قرآن کو مانتے ہیں۔ قرآن سے جو فیصلہ ہو گا اس کو مانیں گے ورنہ نہیں مانیں گے۔ ایسے شخص کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب

حدیث کا مطلقاً انکار کرنے والا کافر ہے اور یہ کہنا کہ ہم حدیث کو نہیں مانتے حدیث کا مطلقاً انکار ہے۔ اس لیے یہ شخص کافر و مرتد ہے۔ خود قرآن کریم نے ایسے کو کافر و مرتد کہا ارشاد ہے:

”فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔“[1]

تو اے محبوب، تمھارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمھیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم فرما دو وہ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] قرآن مجید، آیت: ٦٥، پارہ: ٥، سورۃ النساء۔

یہ کہنا کہ حدیث کو گولی ماریئے۔

مسئولہ: ڈاکٹر سعید احمد شاہ، اہرولی بازار، ضلع دیوریا-۳/ ذوقعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ بعد نماز ظہر مسجد میں رمضان کے، مہینے میں ہی زید نے کہا کہ کچھ لوگوں کا ایک روزہ کم ہوگیا ہے اس پر عبدالرحمٰن نے کہا کہ ۲۹/ کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑنا یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث ہے تو اس پر زید نے کہا کہ حدیث کو گولی ماریئے۔

الجواب

یہ کہنا کہ حدیث کو گولی ماریئے، یہ حدیث کی توہین بھی ہے اور حدیث کا انکار بھی ہے۔ حدیث کی توہین اور اس کا انکار کفر ہے، زید اس قول کی وجہ سے اسلام سے خارج کافر مرتد ہوگیا، اس پر فرض ہے کہ اس خبیث جملہ سے توبہ کرے تجدید ایمان کرے اور اگر بیوی والا ہے اور اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتب حدیث کو کوڑا سے تشبیہ دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: جناب محمد اعظم صاحب رضوی رضانگرادری، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.)-۴/ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ:

زید نے ایک حدیث کا بہت زبردست انکار کیا اور وہ حدیث جمعہ کے خطبہ کے بارے میں ہے جو سائب بن یزید سے مروی ہے، اس کا زید نے انکار کیا ہے۔ یہ مسئلہ اس لیے درپیش آیا کہ جمعہ کے خطبہ کی اذان مسجد کے اندر ہوتی تھی۔ بکر نے تقریر کی اور حدیث کا حوالہ مع کتاب دیا اور وہ کتاب انوار الحدیث ہے جس کو مفتی جلال الدین صاحب قبلہ نے لکھی ہے۔ اس کتاب کو زید نے کوڑا سے تشبیہ دے کر کہا کہ اس کو میرے پاس سے ہٹاؤ۔ آیا اس صورت میں زید کو کس رو سے شریعت میں دیکھا جائے؟

الجواب

جس شخص نے حدیث سنا اور پھر انوار الحدیث کو یہ کہا کہ یہ کوڑا ہے اسے ہمارے سامنے سے ہٹاؤ۔ اس پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ عالم گیری میں ہے:

"من قرأ حدیثا من احادیث النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال رجلٌ ہمہ روز

خلشہا خواند۔ینظر ان کان حدیثا یتعلق بالدین و احکام الشرع یکفر.‘‘[۱]

اسی میں ہے:

’’رجل عرض علیه خصمه فتویٰ الائمة فردها و قال چه بارنامه فتویٰ آوردهٔ قیل یکفر لانه رد حکم الشرع وکذا لولم یقل شیئاً لکن القیٰ الفتویٰ علی الارض و قال ایں چہ شرع است کفر.‘‘[۲]

اگر یہ شخص توبہ وتجدید ایمان کرلے فبہا ورنہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حدیث کا انکار کرنے والے کا بائیکاٹ درست ہے۔

مسئولہ: محمد امین خاں اتسر بلرام پوری، محلّہ علی خاں پورہ، متصل کوتوالی -۲۷؍ ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مسجد کا مقتدی ہے اس مسجد کے امام نے جماعت میں بایں وجہ تاخیر کیا کہ ایک شخص صف میں سنتیں پڑھ رہا تھا، تاخیر ہونے پر زید نے غصہ کا اظہار کیا کہ تاخیر ہرگز نہ ہونی چاہیے۔ اس پر امام صاحب نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے وقتوں پر توقف فرمایا ہے، اور سرکار کی حدیث پاک ہے کہ صبر کرو اور لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آو۔ جس پر زید نے مشتعل ہوکر کہا کہ ’’ہم حدیث نہیں مانتے‘‘ معاذ اللہ۔ اب ایسی صورت میں لوگوں نے زید پر لعنتیں بھیجیں اور امام صاحب نیز چند مصلین نے اس سے مصافحہ ترک کردیا۔ نیز سلام وکلام بھی ترک کردیا ہے مگر زید نے نہ تو ابھی تک توبہ کیا ہے اور نہ یہ احساس کرسکا کہ میں نے حدیث شریف کا صریحاً انکار کرکے گناہ کیا ہے۔ لہٰذا واضح فرمائیں کہ زید کے لیے حکم شرعی کیا ہے، نیز مسلمانوں کو ان سے روابط رکھنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب

عوام میں یہ بہت غلط بات رائج ہوگئی ہے کہ جماعت کے لیے جو وقت مقرر ہوتا ہے اس میں ایک منٹ کی تقدیم وتاخیر گوارا نہیں کرتے امام نے بالکل ٹھیک کیا۔ زید کا اس پر اعتراض کرنا جہالت ہے اور

[۱] عالم گیری، ص:۲۶۶، ج:۲، کتاب السیر الباب التاسع فی أحکام المرتدین رشیدیه پاکستان۔

[۲] عالم گیری، ص:۲۷۲، ج:۲، کتاب السیر الباب التاسع فی أحکام المرتدین رشیدیه پاکستان۔

زید نے جو یہ بکا کہ ہم حدیث نہیں مانتے اس کی وجہ سے زید پر توبہ تجدید ایمان اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی واجب ہے۔ مسلمانوں نے بالکل ٹھیک کیا کہ زید سے سلام وکلام اور مصافحہ بند کر دیا۔ جب تک زید توبہ اور تجدید ایمان نہ کرلے اس سے سلام وکلام ومصافحہ جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ قرآن وحدیث سے کوئی فائدہ نہیں

مسئولہ:-۱۰؍جمادی الآخرہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ مکرم المقام واجب الاحترام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں زید نے اپنے لڑکے بکر سے کہا کہ کھانا کھاتے وقت دسترخوان بچھایا کرو، یہ سنت ہے ایک ماہ میں دو تین بار اس طرح کہا تو لڑکے نے کہا کہ میں کبھی دسترخوان بچھا کر نہیں کھاؤں گا۔ باپ نے قرآن وحدیث کے ذریعہ اس کو سمجھایا تو لڑکے نے برجستہ کہا کہ قرآن وحدیث سے میرا کوئی فائدہ نہیں اور لڑکا گریجویٹ ہے۔

الجواب

بکر اپنے اس کہنے کی وجہ سے کہ قرآن وحدیث سے میرا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسلام سے خارج ہوکر کافر ومرتد ہوگیا، اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس کلمۂ کفر سے توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اگر بکر توبہ وتجدید ایمان کرے تو فبہا ورنہ اس کے باپ زید پر فرض ہے کہ اس مرتد کو گھر سے نکال دے، اس کو ایک پیسہ نہ دے۔ اس کا منھ نہ دیکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ تیرے نام کا کلمہ پڑھوں، کفر ہے یا نہیں؟

مسئولہ: محمد ارشد دار العلوم معین الاسلام، ضلع بھروچ گجرات-۳؍جنوری ۱۹۸۳ء

مسئلہ خدا گواہ فلم میں یہ گانا گایا جاتا ہے: ’’میں تجھے قبول تو مجھے قبول، میں تیرے ہی نام کا کلمہ پڑھوں، میں دن رات تجھی کو یاد کروں، اس بات کا گواہ خدا‘‘ تو اس فلم کو دیکھنے والے یا اس گانا کو گانے والے پر شریعت کا کیا حکم لگے گا؟ شادی شدہ ہو تو کیا حکم لگے گا؟ اور دیکھنے یا گانے والے بے شادی ہوں تو کیا حکم لگے گا؟ مفصل جواب عنایت فرمائیں، بینوا وتوجروا۔

الجواب

اردو میں کلمہ پڑھنا بطور محاورہ بات ماننے اور فرماں برداری کے آتے ہیں۔ اس لیے اس شعر کو کفر نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ایسے کلمات کہنے اور سننے سے احتراز لازم ہے۔ حدیث میں ہے: "وایاکم وما یعتذر منه."[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

شریعت کے خلاف فیصلہ کرنے والے ظالم ہیں
بعض صورتوں میں شریعت کے خلاف فیصلہ کرنا کفر ہے

مسئولہ: مولانا خلیل احمد صاحب، مقام دیوتہا، پوسٹ دیوتہا، ضلع گونڈہ (یو. پی.)

مسئلہ ① کیا فرماتے ہیں رہبرانِ دین مسئلہ ذیل میں کہ عبد الرزاق نام کا ایک شخص جس نے کھیت پانے کے لالچ میں نس بندی کروالیا بعد میں جب مسلمانوں کو اطلاع ہوئی تو اس سے کنارہ کش ہو گئے جس پر عبد الرزاق کو برا لگا۔ اتنا برا لگا کہ مسلمانوں سے جلنے لگا، اور ہر طرف اسلامی قوانین کو مجروح کرنے لگا۔ یہاں تک کہ ایک شخص عبد الغفار کی لڑکی کو بعد شادی بلا رخصتی میکے میں بچہ پیدا ہو گیا لڑکی سے پوچھنے پر لڑکی نے کہا کہ یہ بچہ میرے شوہر کا ہے۔ پھر جب شوہر سے پوچھا گیا تو اس نے بھی اقرار کیا کہ ہاں یہ بچہ میرا ہی ہے۔ مفتی صاحب بلرام پور نے یہ فتویٰ دیا کہ ایسی حالت میں لڑکا معروف النسب ہے حدیث شریف کے حکم سے رخصتی ضروری نہیں۔ اس فتوے کے سنانے پر بھی وہی عبد الرزاق کہنے لگا کہ میں نہیں مانوں گا وہ لڑکا حرامی ہے۔ مسجد کے امام صاحب نے کہا کہ شرع جو کہہ رہی ہے وہی قابل عمل ہے کیا تجھے غیب کا علم ہے؟ جو تو ضد کرتا ہے تو اس نے جواب دیا ہاں مجھے غیب کا علم ہے۔ حضور والا نہ جانے ایسی ہی کتنی پاک دامن بہنوں کی عزت ریزی کر چکا اور اقرار کر چکا ہے۔ نماز روزہ اسلامی ارکان سے بالکل دور ہے، حضور یہ تمام صفات قبیحہ موجود ہوتے ہوئے مسلمان اس کے ساتھ کس طرح برتاؤ کریں۔ اور اس پر سزا کون سی عائد ہوتی ہے؟ شرع کی روشنی میں بیان فرما دیا جائے۔ بینوا و توجروا۔

② ان معاملات میں ان کا ساتھ دینے والے دو شخص اور ہیں ایک کا نام عاشق علی ہے اور دوسرے کا نام بھجے ہے، ان دونوں کا کیا حکم ہے، یہ دونوں عبد الرزاق کے خاص مشیروں میں ہیں۔

---

[1] جامع صغیر فی احادیث البشیر النذیر، ص:۱۰۱، ج:۱، میمنیه مصر۔

(۳) کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہمارے اس علاقہ میں ایک قوم بڑھی کی ہے جو اپنے میں ایک چودھری یا نہ پنچایت چنے ہوئے ہے ان کا کہنا یہ ہے کہ اپنی برادری میں ہم لوگ جس کو پاک کردیں گے وہی پاک ہوگا۔ ہم مسلمانوں نے جب کسی جائز و ناجائز معاملے کا فیصلہ مفتی صاحب سے بذریعہ استفتا معلوم کر کے عمل کیا تو یہ اپنے چودھری کو مفتی صاحب سے بھی زیادہ عزت دے کر اس فتوے کو رد کردیا، اور اپنے چودھری ہی کی بات مانا جو کھلم کھلا خلاف شرع ہے۔ حضور والا ان چودھری والی پارٹی کا کیا حکم ہے؟

چودھری صاحب کی رائے میں رائے ملانے والوں کا کہنا ہے کہ ہم چودھری ہی صاحب کی بات کو مانیں گے چاہے حق ہو چاہے ناحق۔ ان حضرات کا بھی حکم فرمایا جائے۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

(۱)-(۲) ہمیں عبد الرزاق، عاشق الٰہی بھیجے وغیرہ سے کوئی بحث نہیں جو بھی ان حرکتوں کا مرتکب ہو جو سوال میں مذکور ہیں اگر وہ صحیح ہے تو اس سے تمام مسلمان سلام وکلام میل جول نشست برخاست بند کردیں۔ جب تک کہ وہ ان حرکات قبیحہ سے توبہ نہ کرلے اور مسلمانوں سے معافی نہ مانگے اس کو برادری میں شامل نہ کیا جائے۔

(۳) خلاف شرع جو پنچایت یا پنچ فیصلہ کریں وہ بدترین فاسق ظالم جہنم کے مستحق ہیں بلکہ بعض صورتوں میں مسلمان بھی نہیں رہیں گے۔

قرآن مجید میں ہے:

”مَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ.“[۱]

دوسری جگہ فرمایا: ”فَاُلٰئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ.“

تیسری جگہ فرمایا: ”فَاُلٰئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ.“

مسلمانوں کو ایسے ظالموں سے بھی کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] قرآن مجید، پارہ:۶، آیت: ۴۵، سورۃ المائدۃ۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ جو توحید باری کا قائل ہو وہ مسلمان ہے اگر چہ انبیا و اولیا کی شان میں گستاخی کرے؟

مسئولہ: محمد رضوان، محلّہ پختہ چوک، بارہ بنکی (یو. پی.)- ٦ر صفر ١٤١٩ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ وہابیہ چوں کہ کافر ہیں اس لیے ان کی اقتدا میں نماز جائز نہیں مگر بکر کہتا ہے کہ وہابیوں کو کافر نہیں کہنا چاہیے اس لیے کہ جو توحید باری (اللہ کو ایک ماننا) کا قائل ہو وہ مسلمان ہے اگر چہ انبیا و اولیاے کرام کی شان میں گستاخی کرتا ہو دریافت طلب امر یہ ہے کہ بکر کا کہنا صحیح ہے یا نہیں اور بکر کے لیے شرع مطہر کا کیا حکم ہے، نیز وہابیوں کو کافر کہنا درست ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب باصواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

بلا شبہہ وہابیہ کافر و مرتد ہیں اس لیے کہ انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور توہین کرنے والوں کو اپنا امام و پیشوا بنالیا ہے جو شخص لاکھ کلمہ پڑھے نماز پڑھے اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے تو وہ بلا شبہہ بنص قرآن و باجماع مسلمین کافر ہے منافقین نے یہ کہہ دیا تھا:

”انّ محمداً يحدث أن ناقة فلان بوادی فلان وما يدريه بالغيب.“(١)

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بیان کرتے ہیں کہ فلاں کی اونٹنی فلاں جنگل میں ہے، انھیں غیب کی کیا خبر۔

اس پر سورۂ توبہ کی آیت کریمہ نازل ہوئی:

”قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ.“(٢)

فرمادو کیا اللہ کے ساتھ اس کی آیتوں کے ساتھ اس کے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ بلا شبہہ تم کافر ہو گئے۔

حالاں کہ یہ کہنے والے توحید باری کے بھی قائل تھے، نمازیں بھی پڑھتے تھے، لیکن جب حضور

[١] تفسیر درمنثور، ج:٤، ص:٢٣٠

[٢] قرآن مجید، پارہ:١٠، آیت: ٦٥، ٦٦، سورۃ التوبۃ۔

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کیا تو خود اللہ تعالیٰ نے ان کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ صاف صاف فرما دیا:

"قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ" ایمان کے بعد تم لوگ بلاشبہہ کافر ہو گئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ کوئی لاکھ کلمہ پڑھے، لاکھ نماز پڑھے، روزہ رکھے اپنے آپ کو مسلمان کہے لیکن اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔ اس لیے شفا شریف اس کی شروح اور شامی وغیرہ میں ہے:

"اجمع المسلمون علی ان شاتم النبی کافر من شک فی کفرہ و عذابہ کفر."[1] مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا ہے کہ اس کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اس لیے وہابیوں کے پیچھے نماز صحیح نہیں۔ کیوں کہ جب وہ کافر ہیں تو ان کی نماز نہ نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ بکر غلط کہتا ہے کہ اس کا قول خود کفر ہے جیسا کہ ابھی گزرا کہ انبیاے کرام کی توہین کرنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر، بکر پر فرض ہے کہ اپنے اس قول سے توبہ کرے تجدید ایمان و نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حلال کو حرام جاننا کیسا ہے؟

مسئولہ: غلام احمد نوری، مدرس دار العلوم انوار مصطفیٰ قالن پور بازار، ضلع سرنا، نیپال

مسئلہ حلال شے کو حرام کہنا کیسا ہے؟ بکر نے کہا فلاں شے میرے لیے حرام ہے، لیکن اس چیز کو آج تک استعمال کر رہا ہے۔ تو اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بکر کا یہ اناپ شناپ بے حرمتی ہے یا نہیں؟

الجواب

بعض حلال کو حرام جاننا کفر ہے، اور بعض کا گمراہی اور بعض کا خطا، جب تک بالتعیین یہ معلوم نہ ہو کہ کس حلال کو حرام جانا کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا۔ بکر نے جو یہ کہا کہ فلاں شے میرے لیے حرام ہے تو اس کی نیت یمین کی بھی ہو سکتی ہے جب تک تفصیل سے معلوم نہ ہو کوئی حکم نہیں لکھا جا سکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اوپر شہد کو حرام فرما لیا تھا، اس پر ارشاد ہوا:

[1] رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب فی حکم ساب الانبیاء، ص: ۳۷۰، ج: ٦، دار الکتب العلمیة۔

”قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ.“(۱) بیشک اللہ نے تمہارے لیے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرما دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بے نمازی کافر ہے یا نہیں؟ بے نمازی کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟

مسئولہ: محمد مبین رحمانی، محمدی جامع مسجد خطیب آنولہ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں؟

❶ زید ایک مسجد کا امام ہے، مسلک اہل سنت پر قائم ہے، اس کا کہنا ہے کہ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتا ہے اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھائی جائے کیوں کہ وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ کیا نماز نہ پڑھنے سے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ جب کہ وہ رسالت کا اقرار کرتا ہے اور اہل سنت کے مطابق پر عمل کرتا ہے، اِس امام نے اس قسم کی کئی اموات میں جنازے کی نماز نہیں پڑھائی اور بغیر نماز پڑھائے ہی دفن کر دیا گیا۔ کیا امام کے لیے یہ باتیں درست ہیں یا غلط؟

❷ امام صاحب کا کہنا ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا۔ روزہ نہیں رکھتا، زکوۃ نہیں دیتا وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ مشرک اور کافر ہے۔ کیا امام صاحب کا کہنا صحیح ہے؟

❸ ایک شخص نے زندگی میں کبھی بھی کوئی نماز ادا نہ کی اور نہ روزہ رکھا اور نہ ان فرضوں کا انکار کیا، لیکن رسالت کا اقرار اور وحدانیت کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جو قرآن نے کہا وہ بالکل صحیح ہے۔ کیا ایسے شخص کو مسلمان کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر بالترتیب تینوں سوال غلط ہیں تو ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں؟ براہِ کرم سوال نمبر ۳ر کا جواب الگ تحریر فرما دیں اور جلد عنایت فرمائیں۔

الجواب

❶-❷ حدیث میں فرمایا گیا:

”فمن ترکھا فقد کفر.“(۲) جس نے نماز چھوڑی بلا شبہ اس نے کفر کیا۔

رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ

دوسری حدیث میں ہے:

---

[۱] قرآن مجید، پارہ:۲۸، آیت: ۲، سورۃ التحریم:٦٦

[۲] مشکوٰۃ شریف، ص:۵۸۔

"كان اصحاب رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم لا يرون شيئا من الاعمال تركه كفر غير الصلاة."[۱]	صحابہ کرام کسی کام کے ترک کو کفر نہیں جانتے تھے نماز کے سوا۔

اسی بنا پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے کہ ایک بار نماز قصداً بلا عذر شرعی نماز چھوڑنا کفر ہے۔ اگر چہ احناف کا مذہب یہ ہے کہ نماز صرف چھوڑنا کفر نہیں۔ البتہ اس کی فرضیت سے انکار کفر ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایسے شخص کو بطور حد قتل کا حکم دیتے ہیں اور ہمارے یہاں حکم یہ ہے کہ ایسے شخص کو اتنا مارا جائے کہ اس کے جسم سے خون بہنے لگے یا اسے قید کیا جائے جب تک تائب ہو کر نماز نہ پڑھنے لگے۔ درمختار میں ہے:

"وتاركها عمدًا مجانةً اى تكاسلا فاسق يحبس حتى يصلي و قيل يضرب حتى يسيل منه الدم و عند الشافعي يقتل بصلاة واحدة حدًا و قيل كفرًا."[۲]

اس کے تحت شامی میں ہے:

"وفي رواية عن احمد وهي المختار عند جمهور اصحابه انه يقتل كفرًا."[۳]

احادیث مذکورہ اور امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو دیکھ کر بے نمازی کو اگر کسی نے کافر کہا تو اس پر طعن ولعن درست نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے حکم دیا جائے گا کہ اپنے قول سے رجوع کرے۔ اس تمہید کے بعد اپنے سوالوں کے جواب بالترتیب سنیے:

الف:- ہمارے نزدیک اگر کوئی شخص نماز کو فرض جانتا ہے، اگر اپنی بدنصیبی کی وجہ سے نہیں پڑھتا تو وہ کافر نہیں، فاسق ضرور ہے۔ اور بدترین فاسق ہے، اور ہر مسلمان کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر چہ وہ فاسق ہو۔ ہاں اگر کوئی دینی مقتدیٰ ہو اور اس نیت سے کسی بے نمازی یا کسی فاسق کی نماز جنازہ نہ پڑھے تا کہ دوسروں کو عبرت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ خود حدیث میں وارد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدیون کی نماز جنازہ نہیں پڑھی، مگر عوام کو چاہیے کہ وہ ضرور نماز جنازہ پڑھیں۔ بے

[۱] مشکوٰۃ شریف، ص:۵۹۔
[۲] الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج:۲، ص:۵، دار الکتب العلمیۃ۔
[۳] رد المحتار، ج:۲، ص:۶۔

نماز جنازہ پڑھے دفن نہ کریں۔ فرض کفایہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کچھ لوگ کرلیں تو سب بری الذمہ ہوگئے۔ اور اگر کوئی نہ کرے تو سب گنہگار، عوام کو امام صاحب کو بے نمازی کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ البتہ امام کی یہ غلطی ہے کہ بے نمازی کی نماز جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ وہ کافر ہے۔ اسے اپنے اس قول سے رجوع لازم ہے، اور آئندہ کسی بے نمازی کو کافر کہنے سے اجتناب فرض۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② اس کا جواب نمبر ارسے ظاہر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

③ ایسا شخص مسلمان ہے مگر چوں کہ امام احمد نے قصداً نماز چھوڑنے والے کو کافر کہا ہے، اس لیے اگر کوئی بے نمازی، بے روزہ کو کافر کہے تو اس پر طعن ولعن درست نہیں۔ مگر چوں کہ احناف کے یہاں وہ کافر نہیں۔ اس لیے امام کو حکم دیا جائے کہ اپنے قول سے رجوع کرے امام اگر اپنے اس قول سے رجوع کرلے تو اس کی امامت بلا کراہت درست اور اپنی بات پر اڑا رہے افہام وتفہیم کے بعد بھی رجوع نہ کرے تو اسے امامت سے معزول کردیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے سے یہاں موت زیادہ ہورہی ہے؟

مسئولہ: قاری محمد اعظم، علی نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو. پی.)-۲۳؍ربیع الاول ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ایک شخص نے کہا کہ آج کل موت اچانک محلّہ علی نگر میں کیوں ہوتی ہے، اس پر لوگوں کو خیال کرنا چاہیے کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ کسی محلّہ میں اذان سے پہلے درود شریف نہیں پڑھا جاتا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ درود پاک کا پڑھنا ہی اللہ تعالیٰ کو ناگوار گزرتا ہو اس لیے اچانک موت ہوتی ہے۔ ایسا کہنے والے کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب

اس کہنے والے پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے اور صدق دل سے اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوکر معافی مانگے۔ اس کے لیے خطرہ ہے کہ کہیں اس کا ایمان نہ سلب ہوجائے۔ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ جو شخص ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار

رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس نے اس کی صریح تکذیب کی۔ مسلمان ہوتے ہوئے احادیثِ صحیحہ کی صریح تکذیب انتہائی خطرناک ہے، بلکہ گمراہی ہے۔ اذان سے پہلے درود شریف صرف علی نگر کی مسجد ہی میں نہیں بلکہ مہاراشٹر، گجرات، مغربی یو. پی.، پاکستان وغیرہ بلاد اسلامیہ میں رائج و معمول ہے۔ کہیں بھی ایسی بات نہیں۔، پھر یہ کہنا کہ اذان کے پہلے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے بکثرت اموات ہو رہی ہیں، جھوٹ بھی ہے۔ ہر ایک شخص کی موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس میں نہ ایک سکنڈ کی تاخیر ہوسکتی ہے نہ تقدیم۔ ارشاد ہے:

”فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

صلاۃ وسلام کو ناچ گانے سے تشبیہ دینا کفر ہے۔ ذکر خدا اور رسول کو ناچ گانا کہنا کفر ہے۔

مسئولہ: محمد نعیم رام پوری بگھیلانی، ستنا (ایم. پی.)۔ ۱۱ر صفر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ محلّہ والے جب مسجد میں میلاد شریف اور سلام پڑھتے ہیں تو زید کہتا ہے کہ یہ کیا شور مچائے ہو جس سے نیند میں خلل واقع ہوتی ہے۔ زید یہ بھی کہتا ہے کہ اگر ایسا شور کروگے تو مائک نوچ کر پھینک دیں گے۔ نیز سلام اور میلاد شریف کو ناچ گانے اور گیت سے تشبیہ دیتا ہے اور شدت کے ساتھ سلام اور میلاد شریف پڑھنے سے روکتا ہے۔ لہٰذا ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے اور ایسے شخص سے کہاں تک تعلق رکھنا چاہیے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

الجواب

مسلمان زید سے سلام کلام، میل جول بند کردیں۔ یہ وہابی معلوم ہوتا ہے۔ وہابیوں ہی کی عادت ہے کہ وہ صلاۃ وسلام سے چڑھتے ہیں نیز صلاۃ وسلام کو ناچ گانے اور گیت سے تشبیہ دیتا ہے، اس کی وجہ سے کافر ہوگیا۔ میلاد شریف اور صلاۃ وسلام پڑھنا، ذکرِ خدا اور ذکرِ رسول ہے۔ ذکرِ خدا اور ذکرِ رسول کو ناچ گانا کہنا کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] قرآن مجید، سورۃ الاعراف، آیت: ۳٤، پارہ: ۸

نمازیوں کا مذاق اڑانا کفر ہے۔

مسئولہ: محمد حبیب، محمد رحمت، مدرسہ سبحانیہ معین العلوم نوریہ ٹیکم گڑھ (ایم. پی.)-۱۶ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید نمازیوں کا نمازی ہونے کی حیثیت سے مذاق اڑاتا ہے، تو بلا شبہہ زید کافر ہو گیا۔ کیوں کہ یہ حقیقت میں نماز کا مذاق اڑانا ہے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے نمازیوں کو سرِ راہ ذلیل ورسوا کرتا ہے۔ لہٰذا زید شریعت طاہرہ کی روشنی میں کافر ہو گا یا نہیں۔ اگر کافر ہو جائے گا تو اس کا نکاح ختم ہو گا یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اگر واقعہ یہی ہے کہ زید نمازیوں کا نمازی ہونے کی حیثیت سے مذاق اڑاتا ہے تو بلا شبہہ زید کافر ہو گیا، کیوں کہ یہ حقیقت میں نماز کا مذاق اڑانا ہے۔ نماز فریضۂ الٰہی ہے۔ اس کا مذاق اڑانا ضرور کفر۔ زید کے سارے اعمالِ حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اگر بیوی سے قربت کرے گا زنائے خالص ہوگا اور جو اولاد ہوگی اولادِ زنا ہوگی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ اگر وہ اسی حال میں مر جائے تو اس کے کفن دفن، جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ بے نمازی، نمازی سے بہتر ہے، کفر ہے۔ مسلمان کے کلام میں پہلو دار بات ہو تو جب تک نیت نہ معلوم ہو تکفیر سے احتیاط لازم ہے۔

مسئلہ زید نماز پڑھتا ہے، اور بھی نیکیاں کرتا ہے، مثلاً جھوٹ وغیرہ سے بچتا ہے، مگر پھر بھی گناہِ کبیرہ اور وہ بھی قصداً سہواً ہو جاتا ہے۔ بکر کہتا ہے کہ تم کو نماز روزہ رکھنے سے فائدہ کیا کہ تم گناہِ کبیرہ سے بالکل پرہیز نہیں کرتے۔ اس سے اچھا تو وہ شخص ہے جو نماز نہیں پڑھتا ہے۔ زید کہتا ہے کہ معاذ اللہ ایسی بات کہنے سے تم کافر ہو گئے اور تمہارا نکاح بھی ٹوٹ گیا، کیوں کہ فتاویٰ ہندیہ جلد ثانی، ص:۲۶۹ میں ایسا لکھا ہے کہ جو مسلمان نماز کے نہ پڑھنے کو اچھا کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ (اذ قال عدم الصلاۃ فھو کفر).

الجواب

زید کا یہ فتویٰ مطلقاً درست نہیں۔ سوال مذکور میں بکر کے جملے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص

جھوٹ، غیبت، زنا وغیرہ گناہوں سے بچتا ہے، جس سے ضرر پہنچے، مگر نماز نہیں پڑھتا وہ اس نمازی سے اچھا ہے جو ایسے گناہ کرے جس سے مسلمانوں کی آبرو ریزی ہوتی ہے اور نقصان پہنچتا ہے۔ اگر بکر کی نیت یہ ہے تو کافر نہیں اگرچہ اس کا قول صحیح بھی نہ ہو کہ نماز نہ پڑھنا خود گناہِ کبیرہ ہے۔ بلکہ اکبر الکبائر ہے۔ اور اگر بکر کی نیت یہ ہو کہ نماز نہ پڑھنا نماز پڑھنے سے بہتر ہے تو ضرور کافر ہے۔ عالمگیری میں ہے:

”اذا قال خوش کار یست بے نمازی فھو کافر.“[1]

اور جب تک مسلمانوں کے کلام میں کوئی پہلو آرہا ہو اور نیت معلوم نہ ہو تو اس کی تکفیر سے احتیاط لازم۔ البتہ اس صورت میں بھی احتیاطاً اسے توبہ وتجدیدِ ایمان ونکاح کرنا چاہیے۔ عالم گیری میں ہے:

”اذ کان فی المسئلة وجوہ توجب الکفر ووجه واحد یمنع فعلی المفتی ان یمیل الی ذلک الوجه.

اسی میں ہے: ما کان فی کونه کفرا اختلاف فان قائله یومر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک بطریق الاحتیاط.“[2]

آپ نے جو حوالہ دیا ہے وہ مجھے نہیں ملا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نماز کیا ہے مجھے پتہ نہیں، کفر ہے۔ کافر کا نکاح صحیح نہیں۔

مسئولہ: محمد رمضان، سنی دعوت اسلامی، ایکتا کمیٹی، بیکانیر، راجستھان-۱۲ / رجب ۱۴۲۰ھ

مسئلہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا اور لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ ایسے میں ایک فتویٰ منگوایا۔ ایک بزرگ حافظ قرآن نے اس فتویٰ کو پڑھ کر اس شخص سے پوچھا، تم نے اپنی شریکِ حیات کو طلاق دیا، کیا آپ نماز پڑھتے ہیں۔ اس شخص نے جواب دیا، نہ میں نے کبھی نماز پڑھی ہے عید وغیرہ کی بھی نہ کبھی نماز کے قریب سے گزرا ہوں۔ نماز کیا ہے یہ مجھے پتہ نہیں۔ دریافت کرنے پر حافظ صاحب قبلہ نے فرمایا نماز ہر مسلمان عاقل وبالغ پر فرض ہے اور حضور علیہ السلام اور جلیل القدر صحابہ کے نزدیک تارک صلاۃ کو کافر کہا ہے۔ اگر آپ نماز فرض مانتے ہیں اور نماز کا انکار بھی کرتے ہیں، ایسا شخص مسلمان نہیں کافر ہے

[1] عالمگیری، ج: دوم، ص: ۲۶۸، مطبوعہ رشیدیہ، پاکستان

[2] عالمگیری، ج: دوم، ص: ۲۸۳، مطبوعہ رشیدیہ، پاکستان

اور کافر کا نکاح نہیں ہوتا۔ جب نکاح ہی نہیں ہوا تو طلاق کیا ہوگی۔ نکاح سنت ہے اور نماز فرض ہے۔ لوگ فرض کو چھوڑیں اور سنت کو ادا کریں تو ایسی سنت فائدہ نہیں دیتی۔ کیا حافظ صاحب قبلہ نے درست فرمایا ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

اس شخص کا یہ کہنا کہ نماز کیا ہے مجھے پتہ نہیں، کلمۂ کفر ہے۔ عالم گیری میں ہے:

"سئل عمن اسلم و هو فی دارنا ثم بعد شهر سئل عن الصلوات الخمس فقال لا اعلم انها فرضت علی قال کفر الا ان یکون فی حدثان ما اسلم."[1]

تو اس صورت میں حافظ صاحب کا کہنا درست ہے کہ جب یہ مسلمان ہی نہیں تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ اور جب نکاح بھی صحیح نہ ہوا تو طلاق بھی نہ پڑی۔ لیکن اس کی بیوی بیوی نہیں اجنبیہ ہے۔ اسی حال میں نکاح ہوگا تو پھر نکاح صحیح نہ ہوگا۔ اس کا حل یہ ہے کہ پہلے اس شخص کو اسلام کے بنیادی عقائد بتائے جائیں اور فرائض و واجبات کی تعلیم دی جائے اور اس سے کہلایا جائے کہ میں ان سب کو سچ مانتا ہوں، ان سب پر ایمان رکھتا ہوں، پھر نکاح کیا جائے تو اب نکاح صحیح ہوگا اور بغیر مذکورہ بالا اقرار کرائے ہوئے اگر نکاح پڑھایا گیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ نماز پڑھنے سے کیا ہوتا ہے، اسلام کا قانون صحیح کرنے کے لیے نہیں، کفر ہے۔

مسئولہ: مولوی حکیم نثار احمد، مکتب اسلامیہ، پیگا پور، پلھی پور، سلطان پور (یو. پی.)۔ ۱۲؍صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ زید نے مختلف موقعوں پر مندرجہ ذیل کلمات کہے: (الف) اللہ کسی پر رحم نہیں کرتا، وہ تو سب کو مارتا کاٹتا جا رہا ہے۔ (ب) بکر نے ایک موقع پر نماز پڑھنے کی بات کہی تو زید مذکور نے کہا: نماز پڑھنے سے کیا ہوتا ہے؟ (ج) اسلام کا قانون صحیح کرنے کے لیے نہیں ہے۔ (د) اسلام کا قانون صرف نام کرنے کے لیے ہے۔ (ھ) کچھ لوگوں کے درمیان ایک بار مولوی محمد الیاس عبرت صاحب نے بتایا کہ ایک دن زمین و آسمان دنیا کی ہر شے کو فنا ہو جانا ہے، صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی۔ ثبوت میں

[1] عالمگیری، ج:۲، ص:۲۶۹، کتاب السیه الباب التاسع فی احکام المردین، مطبوعه رشیدیه، پاکستان

سورہ رحمٰن کی آیت کریمہ "کل من علیھا فان الآیة"پیش کیا۔ جسے سن کر زید مذکور نے کہا: ہوں ہوں، تمہیں رہو گے اور سب ختم ہو جائے گا!! تو مولوی عبرت نے کہا کہ ہم تم اور کائنات کی ہر شے فنا ہو جائے گی، باقی رہے گی صرف اللہ کی ذات۔ اس پر زید نے کہا: میں اسے نہیں مانوں گا، دنیا فنا ہو جائے گی۔ یہ دنیا ہمیشہ رہے گی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید مذکور نے جو کلمات بالا ادا کیے، اس پر شریعت کا کیا فیصلہ ہے۔ مسلم برادری کا زید کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے۔ جو لوگ زید کے مندرجہ بالا کلمات سن کر یا جان کر اس کے ساتھ دعا و سلام، کھانا پینا کریں، ان کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے؟

الجواب

سوال میں جن کلمات پر خط کھینچ دیا گیا ہے وہ سب کے سب کلماتِ کفر ہیں۔ زید ان کلماتِ کفر کے بکنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اچھے اعمال برباد ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ زید پر فرض ہے کہ بلا تاخیر ان تمام کلماتِ کفر سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور بیوی کو رکھنا چاہے اور بیوی راضی ہو تو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ اگر زید توبہ، تجدیدِ ایمان و تجدید نکاح کرے تو بہتر ورنہ مسلمان اس سے مکمل بائیکاٹ کر لیں۔ میل جول، سلام کلام بالکلیہ بند کر لیں۔ بیمار پڑ جائے تو دیکھنے کو نہ جائیں۔ مر جائے تو اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہوں۔ جو مسلمان یہ جانتے ہوئے کہ زید نے کلماتِ کفر بکے ہیں پھر بھی زید سے کسی قسم کا تعلق رکھتے ہیں وہ سب گنہ گار ہیں، جہنم کے مستحق ایسے لوگوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا گیا:

"فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم."[1]　　نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔

واللہ تعالیٰ اعلم

یہ کہنا کیسا ہے کہ ہر وقت نماز روزہ کروگی تو کام دھندہ کیسے چلے گا؟

مسئولہ: محمد منظور اعجاز، التفات گنج، محلّہ باغیچہ، فیض آباد (یو. پی.)-۲۹؍صفر ۱۴۰۸ھ

 ہندہ زید کی بیوی ہے۔ ہندہ نے کئی آدمیوں کے سامنے بیان دیا کہ زید مجھے نماز اور قرآن

[1] المستدرك للحاكم، ج:٣، ص:٦٣٢، السنة لابن عاصم، ج:٢، ص:٤٨٣۔

پڑھنے سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قرینہ مجھے پسند نہیں، تمہارے گھر والے کروائیں گے۔ مزید یہ بھی کہتا ہے کہ ہفتہ میں دو دن چھوڑ دو نماز پڑھنے کے لیے باقی دن میرے لیے۔ اور نہانے سے بھی منع کرتا ہے۔ مزید کبھی کبھی یہ بھی کہتا ہے کہ ہاتھ پیر دھو کر کمرے میں چلی جاؤ۔ جتنی دیر نماز میں لگتی ہے اتنی دیر کمرے میں رہ کر آ جانا تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ نماز نہیں پڑھا۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہر وقت نماز روزہ کروگی تو اور کام دھندہ کیسے ہوگا۔ مذکورہ بالا بیان ہندہ زید کی بیوی نے دیا۔ زید، ہندہ کے شوہر سے بہت سے لوگوں کے سامنے بیان لیا گیا تو اس نے یہ بیان دیا کہ میں نے یہ کہا ہے کہ ہر وقت نماز روزہ کروگی تو کام دھندہ کیسے ہوگا، مزید یہ بھی کہا کہ حالتِ جنابت میں ہاتھ پیر دھو کر کمرے میں چلی جا اور جتنی دیر نماز میں لگتی ہے اتنی دیر کمرے میں رہ کر آ جانا۔ ان دونوں کے بیانات سننے کے بعد بکر کا قول ہے کہ زید نے نماز روزہ کی تحقیر کی، لہٰذا زید پر کفر عائد ہوتا ہے اور ہندہ زید کے نکاح سے نکل گئی اور خالد کا قول ہے کہ زید نے نازیبا کلمات کہے لیکن کفر عائد نہیں ہوتا اور ہندہ زید کے نکاح میں ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

ہندہ کا بیان اگر صحیح مان لیا جائے تو بھی زید پر کفر لازم نہیں۔ ہندہ کے بیان میں نماز روزے کی تحقیر کا کوئی لفظ نہیں۔ ہندہ یہ کہتی ہے کہ زید نے یہ کہا ہے۔ یہ قرینہ مجھے پسند نہیں۔ اس کو اگر سچ بھی مان لیا جائے تو بھی کفر لازم نہیں۔ اس سے صرف یہ لازم آتا ہے کہ زید کو ہندہ کا نماز پڑھنا تلاوت کرنا پسند نہیں۔ یہ بہت بڑی جرأت و جسارت و گناہ ہے مگر کفر نہیں۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ زید یہ کہتا ہے کہ میں نے یہ کہا ہے ہر وقت نماز روزہ کرے گی تو اور کام دھندہ کیسے ہوگا؟ مرد کو یہ حق ہے کہ نوافل کی ادائیگی سے عورت کو روک دے جب کہ نوافل کی وجہ سے اس کے حقوق میں خلل پڑتا ہو۔ البتہ فرائض سے روکنا حرام و گناہ ہے یوں ہی غسل جنابت سے منع کرنا بھی حرام ہے اور یہ جملہ کہ اتنی دیر کمرے میں رہ کر آ جانا۔ بہت سخت ہے یہ صراحۃً دو فرض سے روکنا ہے۔ کسی مرد اور عورت کو یہ جائز نہیں کہ اتنی دیر جنابت میں رہے کہ فرض نماز کا وقت گزر جائے۔ زید پر بہر حال توبہ فرض ہے اور آئندہ کے لیے احتیاط لازم کہ ہندہ کو فرائض سے نہ روکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا؟

مسئولہ: جناب عبدالوحید صاحب مقام کھسکری، پوسٹ کھسکری، ضلع گریڈیہ، بہار

مسئلہ موضع کھسکری مسجد کے امام باشندہ کھسکری نے کئی جمعہ اعلان کیا کہ آپ لوگ امام کا انتظام کر لیں اب ہم سے امامت کا کام نہیں ہو پائے گا، اسی طریقہ سے کئی جمعہ گزر گئے مگر امام کا انتظام نہیں ہو سکا پھر امام سابق نے اعلان کیا اس پر عوام نے کہا ٹھیک ہے آپ جواب دیں انتظام کر لیا جائے گا۔ پھر جمعہ آیا اور انتظام نہ ہو سکا اس پر امام سابق نے نماز جمعہ پڑھانے سے انکار کیا یہ جناب محمد محمود عالم نے کہا اب ہم نماز نہیں پڑھیں یا یہ کہا کہ ہم اب نماز پڑھیں گے ہی نہیں۔ اتنا کہتے ہوئے محمود مکان چلے گئے اور نماز ادا نہیں کی۔ جناب محمود مذکور کے اس جملہ پر عبدالوحید نے کہا یہ کفریہ جملہ ہے، فرض کا انکار کرنے والا مسلمان نہیں رہتا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ عبدالوحید کا بتانا صحیح ہے یا غلط، یا عبد الوحید خود دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے؟

الجواب

محمود عالم کا یہ کہنا کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا یا کبھی نہیں پڑھوں گا بہت سخت جملہ ہے فقہا نے اسے کفر تک لکھا ہے۔ محمود عالم پر واجب ہے کہ اس جملے سے توبہ کرے۔ ظاہر یہی ہے کہ وہ نماز کی فرضیت سے انکار نہیں کر رہا ہے بلکہ ضد اور عناد میں کہہ رہا ہے اس لیے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ عبدالوحید نے محمود عالم کو کافر کہا وہ توبہ کرے اور محمود عالم سے معافی مانگے۔ جاہل کو فتویٰ دینا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

”من افتی بغیر علم لعنته ملٰئكة السمٰوٰتِ والارض.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم

یہ کہنا کفر ہے کہ سینما دیکھنا دو رکعت نفل سے بہتر ہے

علم کی وجہ سے علمائے اہل سنت کی برائی کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: نذیر احمد، اننت پور، (اے۔ پی۔) -۱۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

 کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسائل میں؟

[1] جامع صغیر، ج:۲، ص:۲۷۲۔

(۱) زید کہتا ہے کہ سنیما دیکھنا دو رکعت نفل نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۲) زید اپنے کو سید کہتا ہے مگر وہ دیوبندیوں تبلیغیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ نیز علماے اہل سنت کی برائی بحیثیت علم بیان کرتا ہے۔ علماے اہل سنت کو مردود اور کمینہ کہتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جو علماے اہل سنت یعنی نائب رسول کی توہین کرتا ہے۔

الجواب

(۱) زید جس نے یہ کہا کہ سنیما دیکھنا دو رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے، کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ زید پر فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کلمۂ کفر سے توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو پھر سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) علماے اہل سنت کی علم کی وجہ سے برائی کرنے کی وجہ سے زید پر توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ الاشباہ والنظائر اور اس کی شرح حموی میں ہے: ''**الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر.**''[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنت کے مطابق کام کرنے میں اپنی توہین سمجھنا

مسئولہ: محمد خالد اختر، فیروز پور، ڈاک خانہ، جلال پور، ضلع الہ آباد - ۵/ رجب ۱۴۰۱ھ

مسئلہ کوئی شخص اپنے آپ کو کٹر اہل سنت و جماعت سے تعبیر کرتا ہو لیکن فرض تو درکنار سنت کی بھی بجا آوری میں کوتاہی کرتا ہو بلکہ سرے سے بجا لاتا ہی نہ ہو بلکہ سنت پر چلنے سنت طریقہ پر ہر کوئی کام کرنے میں اپنی توہین سمجھتا ہو اور حرام و حلال کی بھی پروا نہ کرتا ہو ناجائز مال دوسرے کا مال بھی ہڑپ کر جاتا ہو نیز اعلیٰ حضرت کی باتوں پر اپنی باتوں کو ترجیح دیتا ہو اور اعلیٰ حضرت کی باتوں کو ٹھکرا دیتا ہو اس کے باوجود دعویٰ ڈبنگ بازی کرتا ہو کہ ہم اہل سنت و جماعت ہیں ان مذکورہ بالا صفات کے ساتھ جو متصف ہو ان کے پیچھے نماز صحیح اور بہتر ہے۔ تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

سنت ترک کرنے کی وجہ سے بلکہ فرض بھی چھوڑنے سے آدمی کافر یا اہل سنت سے خارج نہیں ہوتا

[1] الاشباہ والنظائر ج:۲، ص:۸۷، کتاب السیر۔

ہے البتہ فرض کا تارک اور سنت موکدہ کا عادۃً ترک سے گنہگار فاسق معلن ہوتا ہے اور سنت غیر موکدہ کے ترک سے یہ بھی نہیں۔ یہ شخص اگر واقعی سنت موکدہ کے ترک کا عادی ہے حلال وحرام کی پروا نہیں دوسرے کا مال ہڑپ کر جاتا ہے اور یہ سب باتیں علانیہ ہیں تو ضرور فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے سوال میں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ سنت طریقہ پر کوئی کام کرنے میں اپنی توہین سمجھتا ہے یہ بات کسی مسلمان سے مستبعد۔ لیکن اگر بالفرض کوئی ایسا ہو تو وہ کافر مرتد ہو گیا اس کے پیچھے نماز پڑھنی نہ پڑھنے کے برابر ہے بلکہ اس سے بدتر، اسی سوال میں یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ کی باتوں پر اپنی باتوں کو ترجیح دیتا ہو اور اعلیٰ حضرت کی باتوں کو ٹھکرا دیتا ہو اگر واقعی یہ شخص ایسا ہو تو ہرگز ہرگز سنی نہیں، اہل سنت و جماعت سے نہیں، اعلیٰ حضرت کی باتیں کئی قسم کی ہیں بعض باتیں قطعی ایمانیات سے تعلق رکھتی ہیں ان کا ٹھکرانا کفر ہوگا۔ بعض باتیں ضروریات اہل سنت و جماعت ہیں، ان کے ٹھکرانے سے گمراہ ہوگا، اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ جن کے ٹھکرانے سے گنہ گار ہوگا۔ سائل کو نشان دہی کرنی چاہیے تھی کہ اس امام نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی کون سے بات ٹھکرائی ہے تو اس پر حکم لگایا جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ نوافل کی پابندی نہ کرنا وہابیوں کی خاص علامت ہے؟

مسئولہ: محمد عیسیٰ، مادھوسنگھ، اورائی ضلع بنارس

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئل ذیل میں کہ:

بکر کا یہ کہنا ہے کہ دیوبندی ووہابی کی خاص علامت یہ بھی ہے کہ وہ نوافل وسنت غیر موکدہ کا اہتمام نہیں کرتے، زید کا یہ کہنا ہے کہ نوافل وسنت غیر موکدہ ذاتی فعل ہیں بکر نے کلمات کفریہ ادا کیے ہیں اس لیے اس کو تجدید ایمان کے لیے کلمہ پڑھنا چاہیے جواب طلب امور یہ ہے کہ زید کا یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے اور بکر پر کسی قسم کی شریعت کی پکڑ عائد ہوتی ہے کہ نہیں۔ نیز یہ بھی جواب دینے کی زحمت فرمائیں کہ نوافل وسنت غیر موکدہ کی ہمیشگی کے ساتھ پابندی نہ کرنے والوں کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟ خیال رہے کہ بکر کی مراد انھیں نوافل وسنت غیر موکدہ سے ہے جو حدیثوں سے مروی ہیں۔

الجواب

بکر کا یہ قول کہ دیوبندی وہابی کی ایک خاص علامت یہ بھی ہے الخ کلمہ کفر نہیں، زیادہ سے زیادہ غلط بات ہوسکتی ہے، ہر غلط بات کفر نہیں، اہتمام نہیں کرتے کا مطلب یہاں یہ ہے کہ پابندی کے ساتھ ادا نہیں کرتے، نوافل وسنن غیر موکدہ بھی پابندی کے ساتھ ادا کرنا عند اللہ محمود ہے۔ حدیث میں ہے:

"احب الاعمال الی اللہ ادومھا."

بکر پر کوئی الزام نہیں سوائے اس کے کہ اگر اس کی یہ بات غلط ہے تو اس نے ایک غلط بات کہی البتہ زید نے ایک ایسے جملے کو جو کفر نہیں تھا کفر کہا، اور بکر پر تجدید ایمان کا حکم دیا اس سے زید توبہ کرے اور بکر سے معافی مانگے اور اگر بکر کو کافر جانا تو پھر زید پر الٹے تجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ درمختار میں ہے: **"عزر الشائم بیاکا فروھل یکفر ان اعتقد المسلم کافراً نعم والاّ لا."**[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ ذکر وفکر الٰہی بہت ضروری ہے، اور نماز بھی ضروری ہے؟

مسئولہ: شمس الضحیٰ، خیر آباد، مئو (یو. پی.)

مسئلہ زید نے دورانِ گفتگو کہا کہ ذکر وفکر الٰہی بہت ضروری ہے اور نماز بھی ضروری ہے اور فرض قرض، مرض یہ تینوں ایسے ہیں بغیر ادا کیے ادا نہیں ہوں گے۔ نماز بغیر ادا کیے ادا نہیں ہوگی۔ قرض بغیر ادا کیے ادا نہیں ہوگا۔ اور مرض بغیر دوا کے ٹھیک نہیں ہوگا۔ لیکن اگر کسی نے نماز ادا نہیں کیا اور مر گیا تو نماز قرض رہ گئی زید نے کہا ہاں اگر گستاخانہ الفاظ سے اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کی تو اسلام سے خارج ہو جائے گا، اور جو فرض ادا کیا گیا ہے وہ سب چلا جائے گا۔ اسے توبہ کرنی ہوگی، اور جو فکر اور صدقہ وخیرات نفع میں جو بخشا گیا ہے یہ سب محفوظ رہے گا۔ زید یہ کہہ رہا ہے کہ نماز کوئی ضروری نہیں کبھی بھی ادا کرلے گا۔ البتہ ذکر وظیفہ یہ سب ضروری ہے۔ اسی کو لے کر عمرو نے لوگوں سے کہا کہ زید کافر ہوگیا۔ جب اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہوئی تو عمرو کی بات صحیح ثابت نہیں ہوئی، اور سننے والے نے بھی کہا کہ زید نے ایسا نہیں کہا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں زید وعمرو پر شرعی حکم کیا صادر ہوتا، واضح طور پر بیان کیا جائے۔ بینوا وتوجروا۔

[1] در مختار، ص:۱۱۶، ج:۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، دار الکتب العلمیة لبنان۔

الجواب

زید نے بھی کچھ باتیں غلط کہیں۔ اس نے یہ کہا کہ ذکر وفکر بہت ضروری ہے اور نماز کے بارے میں کہا کہ ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زید کے نزدیک ذکر فکر نماز سے زیادہ ضروری ہے یا بہت ضروری ہے گویا اس کے نزدیک ذکر وفکر کا درجہ نماز سے بڑھا ہوا ہے، حالاں کہ نماز اہم الفرائض ہے ، اور اس سے اہم اور اعظم کوئی عبادت وطاعت نہیں۔ ذکر وفکر کی حیثیت نفل کی ہے کہ کرے تو ثواب پائے گا، نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن اگر نماز نہ پڑھے یا کوئی فرض چھوڑے تو اشد گنہگار ہوگا۔ علما فرماتے ہیں اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ اگر کسی کے ذمہ فرائض ہوں تو اس کے سارے نوافل معلق رہیں گے، قبول نہ ہوں گے۔ جب تک فرائض ادا نہیں کرلے گا۔ پھر زید نے کہا کہ اگر گستاخانہ الفاظ سے اللہ اور اس کے رسول کی شان میں گستاخی کی تو اسلام سے خارج ہوجائے گا، اور جو فرض ادا کیا وہ سب چلا جائے گا، ذکر وفکر الخ۔

اس کا دوسرا حصہ بھی غلط ہے شان الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے یا اسلام کے بعد کسی کفر کے ارتکاب یعنی ارتداد سے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوجاتے ہیں۔ فرائض بھی اور نوافل بھی ایسا نہیں کہ فرائض اکارت ہوجائیں اور نوافل باقی رہے۔ زید پر ان دونوں اقوال سے توبہ فرض ہے مگر ان میں کوئی کفر صریح نہیں۔ بکر نے زید کی طرف کفر کا انتساب کیا اور اس پر افترا کیا کہ اس نے یہ کہا کہ نماز ضروری نہیں۔ اگر واقعی زید نے یہ نہیں کہا صرف وہی جملہ کہا ہے جو سوال میں درج ہے تو اسے کافر کہنا غلط اور بلاوجہ ہوا۔ جس کی بنا پر بکر خود کافر ہوگیا۔ حدیث میں ہے:

”**من قال لاخيه يا كافر فقد باء بها باحدهما.**“ [1] جس نے کسی اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ گیا۔

درمختار میں ہے:

”**و عزّر الشاتم بيا كافر و هل يكفر ان اعتقد المسلم كافرًا نعم و الا لا.**“[2]

اور یہاں متعین ہے کہ بکر نے زید کو کافر اعتقاد کرکے کہا تو بکر ضرور کافر ہوا، اس پر توبہ بھی فرض ہے

---

[۱] مسلم شریف، ص:۵۷، ج:۱، کتاب الایمان، رضا اکیڈمی۔

[۲] در مختار، ص:۱۱۶، ج:۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، دارالکتب العلمیة لبنان۔

اور زید سے معافی مانگنی بھی اور تجدید ایمان بھی اگر بیوی والا ہے اور بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ذکر الٰہی نماز سے افضل ہے، کیا نماز کی دو قسمیں ہیں ظاہری و باطنی؟ قرآن کے ظاہری معنی سے ہٹ کر وہ معنی مراد لینا اہل باطن جس کا دعویٰ کرتے ہیں الحاد ہے؟

مسئولہ: حاجی محمد بشیر حبیبی، جلالی پورہ، A35، 1/193 ضلع بنارس (یو. پی.)-۱۰ ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ

مسئلہ ایک شخص کہتا ہے کہ: "ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکرط ولذکر اللّٰہ اکبر." تحقیق نماز بے حیائی اور بدکاری سے روکتی ہے اور ذکر الٰہی نماز سے افضل ہے (پارہ نمبر ۲۱ رکوع :۱) اس سے نماز کے دو رخ سامنے آتے ہیں۔ ایک نماز ظاہری یعنی پنج گانہ نماز جو بے حیائی اور بدکرداری سے بچنے کے لیے پڑھی جاتی ہے جس میں وقت مقرر ہوتا ہے اور ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کی شرط ہے۔ دوسرا رخ نماز باطنی ہے جس کو ذکر الٰہی کہتے ہیں اس نماز کا نمازی بلا تعین وقت اور بغیر رکوع وسجود کے ہر وقت اپنی نماز میں مشغول رہتا ہے۔ اس نماز میں اطمینان قلب انتہائی درجہ کا نصیب ہوتا ہے۔ چناں چہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ دلوں کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے۔ (پارہ: ۱۳ رکوع: ۱۰) اس نماز کی مزید خوبی یہ ہے کہ اس کا نمازی کبھی خدا سے غافل نہیں رہتا اور اس کے قلب کی حالت کسی حالت میں متغیر نہیں ہوتی، اس نماز کے سلسلے میں خدا کا یہ بھی فرمان ہے، انسان کو پیدا کیا گیا ہے بے صبرا تو وہ بڑا اضطراب کرنے والا ہے اور لگتی جو بھلائی اس کو تو بخل کرنے والا ہے، مگر جو ہمیشہ باطنی نماز میں مشغول رہنے والے ہیں ان کے دلوں کو برائی یا بھلائی جنبش نہیں دیتی۔ (پارہ: ۲۹ رکوع: ۷) ایسا قول کرنے والا آدمی کیا حکم رکھتا ہے اور جو اس پر اعتقاد کرے اس کا حکم کیا ہے؟ ان مطالب کا کیا جواب ہے؟ ضرور بالضرور ذرا تفصیل سے ارشاد فرمائیں، بعض لوگ گمراہ ہو رہے ہیں۔

الجواب

سوال میں جو تفصیل درج ہے اس کے مطابق عقیدہ رکھنے والا اور وہ قول کرنے والا گمراہ بددین

ہے، بلکہ بعض وجوہ سے اس پر کفر بھی لازم ہے۔اس نے اپنے جی سے نماز کی دو تقسیم کی ظاہری اور باطنی اور پھر باطنی نماز کو ظاہری نماز سے افضل بتایا اور ذکر الٰہی کو باطنی نماز بتایا۔ اولاً: نماز کی دو تقسیم ظاہری اور باطنی ہی فاسد ہے پھر ذکر الٰہی کو باطنی نماز بتا کر نماز سے افضل بتانا صریح گمراہی بلکہ کفر ہے۔ اس لیے کہ نماز کے علاوہ اور طریقے سے ذکر الٰہی کرنا نفل ہے اور نماز پنج گانہ فرض، نفل کو فرض سے افضل بتانا گمراہی ہے۔ اس پر اجماع ہے کہ ساری عبادات سے افضل نماز ہے، اس کا یہ قول خرق اجماع ہے۔ وہ بھی قطعی یقینی اجماع کہ جس کا انکار کفر ہے اس نے آیت کریمہ: "وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ." [1] میں تحریف معنوی کی کیوں کہ اس نے اس کا مطلب یہ بتایا کہ اللہ کا ذکر نماز سے افضل ہے۔ یہ اس کی قرآن کریم میں تفسیر بالرائے ہے جس کے بارے میں حدیث میں فرمایا:

"من قال فی القرآن برائه فلیتبوأ مقعده من النار." [2]	جو قرآن کریم میں اپنی رائے سے کچھ کہے تو اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

اس آیت کی تفسیر میں دو غلطیاں کی ہیں ایک یہ کہ نماز کو ذکر الٰہی سے خارج مانا اس کے مقابل ایک الگ قسم جانا حالاں کہ ذکر اللہ میں نماز داخل بلکہ بہت سے مفسرین نے ذکر اللہ سے نماز ہی مراد لیا ہے۔ جیسا کہ تفسیر ابن مسعود وغیرہ میں ہے۔ دوسرے اکبر کا متعلق من الصلوٰۃ مانا حالاں کہ یہاں متعلق محذوف عام من کل شیئ ہے۔ صحیح یہ ہے کہ ذکر اللہ عام ہے۔ جس کی اعلیٰ قسم فرض نماز ہے ذکر اللہ میں نماز بھی داخل ہے اس جاہل کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ذکر کے معنی ہیں زبان سے کسی کو یاد کرنا اس کے معنی میں حضور قلب داخل نہیں، ایک شخص زبان سے یا اللہ یا اللہ پڑھتا ہے تو اس پر صادق کہ وہ اللہ کا ذکر کر رہا ہے اگر چہ اس کا دل حاضر نہ ہو۔ اس جاہل نے نماز سے روکنے کے لیے ایک شیطانی چال چلی ہے ،عبادات میں اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ دل میں یہ تصور ہو کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو کم از کم یہ تصور ہو کہ اللہ ہمیں دیکھ رہا ہے، اسے حدیث میں احسان کہا گیا ہے۔ جیسا کہ بخاری وغیرہ میں مذکور حدیث جبرئیل وغیرہ میں ہے:

"ان تعبد الله کانّک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک." [3]

---

[1] قرآن مجید، پ:۲۱، سورۃ العنکبوت، آیت:۴۵۔

[2] ترمذی شریف، ج:۱، ص:۱۱۹، باب التفسیر۔

[3] مشکوٰۃ شریف، ج:۱، ص:۱۱، کتاب الایمان، مجلس برکات، اشرفیہ

یہ بات اگر نماز میں پیدا ہو جائے تو وہ فنائیت حاصل ہوتی ہے جو دوسرے اذکار میں نہیں۔ اور اگر کوئی زبان سے ذکر کر رہا ہے مگر مرتبۂ احسان حاصل نہیں تو استغراق حاصل نہ ہوگا۔ اس جاہل نے نماز کا مقصد یہ بتایا کہ بے حیائیوں سے بچنے کے لیے پڑھی جاتی ہے یہ بھی اس کی جہالت ہے۔ نماز کا مقصد اللہ کی عبادت اس کے حکم کی تعمیل ہے بے حیائیوں اور برائیوں سے بچنا اس کا فائدہ ہے۔ اس نے دوسری تحریف آیت کریمہ: "اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا."[1] کے بعد والی تیسری آیت کریمہ: "اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ."[2] میں کی ہے۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے:

"مگر نمازی جو اپنی نماز کے پابند ہیں اس آیت میں نماز سے مراد یہی نماز پنج گانہ ہے، اس نے اس میں تحریف کر کے باطنی نماز یعنی محض ذکر مراد لیا ہے۔ اس کی وجہ سے بھی اس پر کفر عائد ہوتا ہے عقائد نسفی میں ہے:

"والعدول عنها ای عن الظواهر الی معنی یدعیها اهل الباطن الحاد ای میل و عدول عن الاسلام و اتصال واتصاف بکفر لکونه تکذیبا للنبی علیه السلام فیما علم مجیئه و بی بالضرورة."[3]	قرآن وحدیث کے ظاہری معنی سے ہٹ کر وہ معنی مراد لینا جس کا اہل باطن دعویٰ کرتے ہیں الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹنا اور کفر کے ساتھ چپکنا ہے۔ اس لیے کہ یہ ان ضروریات دین کو جھٹلانا ہے جس کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لائے ہیں۔

ان سب کا خلاصہ یہ نکلا کہ یہ شخص آیت قرآنیہ میں تحریف معنوی کرنے اور اس کے قطعی و یقینی معنی کا انکار کرنے اور اپنے جی سے ایک نیا معنی مراد لینے اور نفل کو فرض اور وہ بھی اہم الفرائض نماز سے افضل کہنے کی وجہ سے کافر گمراہ بددین ہے۔ نماز پنج گانہ ہی حقیقت میں نماز ہے، اور یہ بالاجماع تمام عبادات سے افضل ہے باطنی نماز کوئی چیز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] قرآن مجید، سورۃ المعارج، آیت:۱۹۔
[۲] قرآن مجید، سورۃ المعارج، آیت:۲۲۔
[۳] شرح عقائد، ص:١٦٦۔

نماز کی توہین کفر ہے۔

مسئولہ: محمد قمر الحق، مقام کنٹری، سگولی، ضلع اورنگ آباد، بہار-۲۹؍شوال

مسئلہ زید کی بیوی غصہ میں اور جہالت سے نماز کے متعلق کبھی کبھی زید پر طعن کرتے ہوئے بول دی تھی۔ ''خالی سر پٹکنے اور یا اٹھک بیٹھک کرنے سے کیا ہوگا؟'' درحقیقت زید کی بیوی کو نماز سے انکار نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی نماز پڑھتی بھی ہے اور کبھی کبھی غفلت سے چھوڑ بھی دیتی ہے۔ زید کی بیوی کو اس بات کا دکھ رہتا ہے کہ زید اس کے حقوق پوری طرح ادا نہیں کرتے اور بچوں کی تعلیم پر بھی پوری طرح دھیان نہیں دیتے۔ لہٰذا زید کی بیوی جب کبھی کبھی بلا عذر غفلت سے نماز پڑھنا چھوڑ دیتی تھی تو زید اس پر تنبیہ کرتا تھا تو زید کی بیوی نے مذکورہ بالا جملے کبھی بول دیتی تھی۔ جس پر زید نے اسے سمجھایا کہ نماز کے متعلق اس طرح کے جملے نہیں بولنا چاہیے۔ سمجھانے کے بعد زید کی بیوی اب مذکورہ بالا جملے نہیں بولتی ہے بلکہ وہ نماز کے متعلق اس قسم کے جملے بولنا چھوڑ دی ہے۔

۱. کیا زید کی بیوی اسلام سے خارج ہو چکی ہے؟
۲. کیا زید اور اس کی بیوی کے درمیان نکاح قائم نہیں رہا؟
۳. اگر زید کی بیوی اسلام سے خارج ہوگئی تو پھر اسلام کے اندر لانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

الجواب

زید کی زوجہ نے نماز کے بارے میں اوپر لکھے ہوئے جملے استعمال کیے ان سے نماز کی تخفیف اور استہزاء ظاہر ہے اس لیے زید کی بیوی پر فرض ہے کہ اب جملہ مذکورہ سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ اپنے شوہر سے پھر سے نیا نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم نماز کو کچھ نہیں جانتے

مسئولہ: عبد الغفور، کنکاری، پوسٹ، چین پور، ضلع پلاموں، بہار-۲۲؍ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ امام کو برے الفاظ میں گالی دیے اور جوتا بھی اٹھائے صرف اس لیے کہ امام کے اوپر کورٹ کا نوٹس تھا جو امام نے فرمایا آج جمعہ ہے میں آگے کی تاریخ کو جائیں گے۔ لیکن اس نے زبردستی امام کو

پکڑ کر کورٹ لے گیا اور نماز جمعہ نہیں پڑھنے دیا اور کہتا ہے کہ ہم نماز وغیرہ کچھ نہیں جانتے ہیں ایسے شخص کے لیے شریعت کیا فرماتی ہے۔ صحیح جواب عطا فرمائیں۔

الجواب

یہ جملہ بکنے کی وجہ سے کہ ''ہم نماز وغیرہ کچھ نہیں جانتے ہیں'' اس شخص پر توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ یہ کہنا کہ ہم نماز وغیرہ کچھ نہیں جانتے کلمۂ کفر ہے۔ امام تو امام کسی مسلمان کو گالی دینا حرام و گناہ ہے، اور نماز جمعہ چھڑانا بھی۔ اس شخص پر فرض ہے کہ پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اس کلمۂ کفر سے توبہ کرے، اور امام سے معافی مانگے۔ امام کو جمعہ نہیں پڑھنے دیا اس سے بھی توبہ کرے، اگر ایسا نہ کرے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں۔ اگر اسی حال میں مرجائے تو اس کے جنازے میں بھی شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اب قرآن پاک پر عمل ضروری نہیں۔

مسئولہ: وفد علما بواسطہ دار العلوم اہل سنت اشاعت الاسلام، پرتاول چوک، گورکھپور- ۵؍ ذو قعدہ، ۱۴۱۰ھ

مسئلہ جس کا نام احسان اللہ ہے وہ اپنے کو وارثی سلسلے کا پیر کہتا ہے اور اس کے افعال شریعت مطہرہ سے بالکل الگ ہیں۔

① مثلاً نماز روزہ سے کوئی تعلق نہیں۔

② قوالی کی محفلیں منعقد کر کے مستورات کا ہجوم کرانا اور رقص کرانا اور اس شخص کے غیر شرعی افعال کی بہت سی خبریں پھیلی ہوئی ہیں جس سے اس علاقہ کے علمائے اہل سنت میں بے چینی اور اضطراب ہے بلکہ علما کا ایک وفد اس بابا کی مصنوعی خانقاہ پر پہنچا جہاں اس وقت بابا موصوف موجود تھے بابا (احسان اللہ) سے علما کی جماعت کے نمائندہ مولانا کوثر صاحب بہرائچی نے چند سوالات کیے۔ حضرت علامہ کوثر صاحب بہرائچی مدرسہ سراج العلوم برگدھی علاقہ مسلم بیالس گاؤں کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے۔ ان کے ساتھ تقریباً آٹھ عالموں کی تعداد تھی۔ مولانا کوثر صاحب نے سب سے پہلے پوچھا کہ حضرت آپ کے بارے میں خلاف شرع عمل کی مختلف خبریں گرم ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ نماز جو پڑھی جارہی ہے اس کو مروجہ نماز کہہ سکتے ہیں آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اس پر

اس بابا نے جواب دیا کہ اس طرح کی نماز حضور نے کبھی پڑھی ہی نہیں اس طرح کی نماز تو حضرت عثمان غنی کے زمانے میں رائج ہوئی ہے۔ نیز اس نے یہ بھی کہا کہ قرآن پاک میں جو نماز قائم کرنے کا حکم ہے اس سے یہ کہاں ثابت ہو رہا ہے کہ اس طرح سے نماز پڑھو جس طرح سے آج کل پڑھی جا رہی ہے۔

نیز بابا نے یہ بھی کہا کہ پہلے تو نماز مروجہ پڑھے (اور کبھی ہم بھی پڑھتے تھے) مگر یہ نماز ہمیشہ نہیں پڑھی جائے گی، اس طرح کی نماز پڑھتے پڑھتے جب پڑھنے والا اس منزل پر پہنچ جائے جہاں اس کو جلوۂ خدا نظر آنے لگے۔ تو اب وہ اپنی مرضی سے نماز نہیں پڑھتا اگر چہ اس کے حواس بالکل درست ہوں (یعنی جذب کی کیفیت ہو نہ ہو) اس منزل پر پہنچ کر نماز مروجہ کی ضرورت نہیں، چناں چہ میں اس منزل پر ہوں۔ اس لیے میں نماز نہیں پڑھتا اور مروجہ نماز مجھ پر نہیں نیز اس بابا (احسان اللہ) نے یہ بھی کہا کہ قرآن پاک خدا کا چودہ سو سالہ قانون ہے اب ہم جیسے لوگوں پر جو براہِ راست خداے تعالیٰ سے پیغام لیتے اور دیتے ہیں، اس پر عمل ضروری نہیں ہے بلکہ اس تازہ پیغام پر عمل کرنا ہے۔ جواب آ رہا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں اور ایسے شخص کو ولی سمجھ کر تعلق رکھنے والوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ واضح بیان فرمایا جائے۔

الجواب

یہ شخص جس کے احوال و اقوال سوال میں درج ہیں اسلام سے خارج کافر مرتد ہے۔ اس نے اپنے جیسے کچھ فرضی لوگوں پر نماز کو فرض نہیں جانا۔ ''ضرورت نہیں'' کا یہی مفہوم ہے۔ کسی عاقل، بالغ مسلمان پر نماز فرض نہ جاننا کفر ہے۔ نیز اس دریدہ دہن نے قرآن مجید کے بارے میں یہ کہا کہ اس پر ہم جیسے لوگوں کو عمل کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے بالمقابل یہ جاہل گمراہ گمراہ گر جو کچھ بکے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی کفر صریح ہے۔ اس سے میل جول، سلام کلام حرام و گناہ۔ عامۂ مسلمانوں کو پہلے سمجھایا جائے۔ اس کے کفریات کو پہلے بتایا جائے، حکم شرعی سنایا جائے، جو لوگ مان جائیں، مان جائیں۔ اس کے بعد بھی جو لوگ اسے ولی مانیں یا کم از کم مسلمان مانیں وہ لوگ بھی اسی طرح کافر و مرتد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ جو مرید ہو چکا ہے، چاہے نماز پڑھے یا نہ پڑھے، جنت میں داخل ہوگا؟

مسئولہ: اہل بریل، پوسٹ رتن پور، ضلع دربھنگہ (بہار) - ۲۷ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ہم لوگ ایک چھوٹی سی بستی موضع بریل، پوسٹ رتن پور، ضلع دربھنگہ کے باشندہ ہیں۔ ہماری بستی کے اندر تعلیم کی بہت زیادہ کمی ہے۔ گزشتہ ۲۲/ مارچ ۱۹۸۹ء کو اس بستی میں ایک صاحب نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروگرام رکھا، جس میں شرکت کرنے والے افراد کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت مولانا قاری شاہد رضا صاحب، مدرس مدرسہ جامعہ رضویہ مقصود پور اورائی ضلع مظفر پور اور اسی مدرسہ کے ایک اور مولانا صاحب بھی شریک تھے۔ اس کے علاوہ پیر طریقت حضرت مولانا شاہ حافظ محمد زبیر صاحب قادری تیغی بھی شریک تھے۔ ماشاء اللہ اس نورانی مجلس میں قاری شاہد رضا اور ایک صاحب کی تقریر بہت ہی اچھی ہوئی۔ ان دونوں کے بعد پیر طریقت حضرت مولانا شاہ زبیر صاحب کو تقریر کرنے کی دعوت دی گئی، جو اسی بستی کے باشندہ ہیں، اور جو نہ کہیں سے تعلیم حاصل کیے ہیں اور نہ کسی طرح کی ان کے پاس کوئی سند ہے۔ صرف وہ ایک حافظ ہیں۔ حفظ کی تعلیم انھوں نے مکمل کی ہے، لیکن عالمیت کی پڑھائی نہ انھوں نے کہیں پڑھی ہے اور نہ کہیں سے علم حاصل کیا ہے۔ اورائی مدرسہ کے ہی ایک صاحب نے القاب دے کر کہا کہ اب آپ لوگوں کے سامنے پیر طریقت حضرت مولانا شاہ حافظ زبیر احمد صاحب تشریف لا رہے ہیں جو بہت ہی مقدس ہستی ہیں، آپ کے دلوں کو اپنی نورانی تقریر سے مجلیٰ کریں گے۔ انھوں نے یعنی پیر طریقت نے اپنی تقریر کے اندر یہ بات کہی کہ جس نے کسی سلسلہ کو پکڑا کامیاب رہا، چاہے کوئی نماز پڑھے یا نہ پڑھے۔ روزہ رکھے یا نہ رکھے، زکوٰۃ دے یا نہ دے، حج ادا کرے یا نہ کرے۔ اگر کسی پیر کا دامن تھام لیا ہے تو ان شاء اللہ خراماں خراماں جنت میں چلے جاؤ گے۔ اس سے ایک دو سال قبل اسی صاحب نے اپنی تقریر کے دوران کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی وسیلہ اختیار کرنا پڑا اور اللہ بھی سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ تو ان سے فوراً توبہ کرائی گئی تھی۔ اب مندرجہ بالا باتوں پر غور کر کے قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ پیر طریقت کی کہی باتیں کس حد تک صحیح ہیں۔ کیا ان کے اوپر کسی طرح کا فتویٰ صادر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو کیا؟ وضاحت سے جواب دیں، کیوں کہ بستی کے کچھ پڑھے لکھے لوگوں کے

اندر کافی بے چینی ہے اور قوم گم راہ ہو رہی ہے۔ اس لیے جواب بالتفصیل دیں کہ ان کے اوپر کیا عائد ہوتا ہے؟ کیا ایسا کہنے والا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں۔ ان کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ ان سے سلام کلام کرنا کیسا ہے؟ ان سے کسی طرح کا کوئی راہ و رسم رکھنا کیسا ہے؟ جواب بالتفصیل لکھیں۔

الجواب

آئندہ اس کا خیال رکھیں کہ زبانی کہی ہوئی باتوں کے سلسلے میں فرضی نام لکھا کریں، مثلاً زید، عمر، بکر وغیرہ۔ جناب حافظ زبیر احمد صاحب نے مذکورہ بالا بات کہی ہے یا نہیں یہ آپ جانیں یا وہ جانیں، شریعت کا حکم یہ ہے کہ جس نے بھی مذکورہ بالا جملہ کہا اس نے فرائض کو ایک حد تک لغو قرار دیا اور فرائض کی تخفیف کی۔ جس کی وجہ سے اس پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ اس کی اپنے پیر سے بیعت فسخ ہو گئی اور خلافت بھی۔ یہ جب تک کسی اور جامع شرائط پیر سے مرید ہو کر خلافت حاصل نہ کر لے اب اس سے مرید ہونا بھی صحیح نہیں اور اب تک اس سے جتنے لوگ بھی مرید ہو چکے ہیں ان سب کی بیعت ختم ہو گئی۔ وہ لوگ اگر کسی سلسلے سے منسلک رہنا چاہتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ کسی اور پیر جامع شرائط سے مرید ہوں۔ یہ قائل اس جملے سے اگر توبہ کر لے اور تجدیدِ ایمان کر لے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سجدۂ تعظیمی حرام ہے اور سجدۂ تعبدی غیر اللہ کے لیے کفر ہے۔ بزرگوں کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ لینا جائز و مستحب ہے

مسئولہ: محمد ناظم خان گونڈوی، ترکاری منڈی، چوک، لکھنؤ - ۱۸؍محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلۂ ذیل میں کہ مقابر پر یا مخلوق میں سے کسی کے لیے سجدہ جائز ہے یا نہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں "وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ" سے فرشتوں کا آدم کے لیے سجدہ کرنے کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ جس سے اللہ کے علاوہ مقدس انسان کا سجدہ کرنا ثابت ہوا تو کیا اولیاء اللہ کے سامنے یا ان کی قبروں پر سجدہ کیا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں کیا جا سکتا ہے تو مدلل اس کا حکم قرآن مجید و حدیث سے بیان فرما کر مشکور فرمائیں اور یہ بھی واضح فرمائیں کہ سجدۂ تعظیمی کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب

ہماری شریعت میں اللہ عز و جل کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام قطعی ہے، خواہ سجدۂ تعبدی ہو، خواہ

سجدۂ تعظیمی۔ فرق یہ ہے کہ سجدۂ تعبدی حرام کی سب سے اعلیٰ قسم کفر و شرک ہے۔ اللہ عز و جل کے علاوہ کسی کے لیے سجدۂ تعبدی کرنے والا کافر و مشرک ہے اور سجدۂ تعظیمی کرنے والا کافر و مشرک نہیں مگر گنہ گار فاسق ضرور ہے۔ تفصیل کے لیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ "**الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية**" کا مطالعہ کریں۔ فرشتوں نے جو حضرت آدم کو سجدہ کیا تھا یا حضرت یوسف علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ان کے والدین کریمین اور بھائیوں نے جو سجدہ کیا تھا وہ سجدۂ تعظیمی تھا۔ سابقہ شریعتوں میں اللہ عز و جل کے علاوہ کسی معزز کو سجدۂ تعظیمی جائز تھا، ہماری شریعت میں منسوخ ہو گیا۔ وہ خواہ سجدۂ تعظیمی کسی معزز دینی یا دنیاوی یا کسی کے مزار کا کیا جائے سب حرام قطعی اور گناہ ہیں۔ لیکن یہاں ایک بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ سجدہ کہتے ہیں پیشانی رکھنے کو۔ اگر پیشانی نہیں رکھا کسی کے ہاتھ کو یا مزار کی چوکھٹ کو، یا غلاف کو یا مزار ہی کو بوسہ دیا، اس پر منہ رکھا یا آنکھوں سے لگایا تو یہ سجدہ نہیں یہ بوسہ دینا ہے، تقبیل ہے، عوام اہل سنت و جماعت اپنے علما و مشائخ کی دست بوسی کرتے ہیں یا بزرگانِ دین کے مزارات، ان کے آستانہ جات کو بوسہ دیتے ہیں۔ وہابی از راہِ عناد و فساد اسے بھی سجدہ کہتے ہیں۔ سجدہ و تقبیل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تقبیل حرام و گناہ نہیں بلکہ بزرگانِ دین اور علما و مشائخ کی دست بوسی مستحب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب وفد عبد القیس خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور ان کی نظر روے انور پر پڑی تو سواریوں سے کود پڑے۔ والہانہ شوق میں دوڑتے ہوئے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس اور پاے انور کو بوسے دیے۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے:

"**قال النووي تقبيل يد الغير إن كان لعلمه و صيانته وزهده و ديانته و نحو ذٰلک من الامور الدينية لم يكره بل يستحب.**"[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

سجدۂ تحیت حرام ہے یا کفر؟

مسئولہ: محمد شمیم احمد، دار العلوم حبیبیہ، نند و گھوش روڈ، کافور گلی، ہوڑہ

مسئلہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اپنے رسالہ **الزبدة الزكية لتحريم سجود التحية** کے ص: ۳۲، فصل سوم، نص: ۷۰ میں فرماتے ہیں: "و نیز امام حافظ الدین محمد بن محمد کردری ج: ۶، ص: ۳۴۳ میں "**ولهذا علم أن ما يفعله الجهلة لطواغيتهم ويسمونه** پاے گا۔ کفر

[1] مرقاة شرح مشکوٰة، ج: ٤، ص: ٥٧٦، الفصل الثانی باب المصافحة والمعانقة، مطبع اصح المطابع

عند بعض المشايخ و كبيرة عند الكل فلو اعتقدها مباحة لشيخه فهو كافر و إن كان أمره شيخه به ورضى به مستحسنا له فالشيخ النجدي أيضا كافر ان كان قد اسلم في عمره." یہاں سے معلوم ہوا کہ سجدہ کہ جہال اپنے سرکش پیروں کو کرتے ہیں اور اسے پائے گاہ کہتے ہیں، بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے اور گناہِ کبیرہ تو بالا جماع ہے۔ پس اگر اسے اپنے پیر کے لیے جائز جانے تو کافر ہے اور اگر اس کے پیر نے اسے سجدہ کا حکم کیا اور اسے پسند کر کے اس پر راضی ہوا تو وہ شیخ نجدی خود بھی کافر ہوا اگر کبھی مسلمان تھا بھی۔ اقول یعنی ایسے متکبر خدا فراموش خود پسند اپنے لیے سجدہ کے خواہش مند غالباً شرع سے آزاد بے قید و بند ہوتے ہیں، یوں تو آپ ہی کافر ہیں اور اگر ایسے نہ بھی تھے تو حرام قطعی یقینی اجماعی کو اچھا جان کر اب ہوئے۔'' والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر کے ص: ۱۸۳ پر فرماتے ہیں بالجملہ فریق ثانی کے اکثر احکام صحیح ہیں۔ اس کی بڑی فاحش غلطی سجدۂ تحیت کی تحلیل ہے۔ صحیح یہ ہے کہ سجدۂ تحیت حرام ہے۔ یعنی مسئلہ ان سب میں بڑا ہے عند التحقیق یہ بھی اس حد تک نہیں کہ قائل خلاف پر اندیشۂ کفر ہو۔ كيف و قد قال به سلطان الأولياء سيدنا نظام الحق والدين رضي الله تعالىٰ عنه و استدل بأنه كان واجبا للأمر ثم نسخ الوجوب فبقي الندب – الزبدة الزكية میں جو سوال آیا ہے وہ ۹ر رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ پھر ۲۹ر شوال ۱۳۳۷ھ کا ہے اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم میں جس سوال کے جواب میں وہ حکم تحریر ہے وہ ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ کا ہے۔ تعارض مذکور کے دفعیہ کے لیے ایک صاحب نے فرمایا ہے کہ چوں کہ الزبدة الزكية بعد میں لکھی گئی اس لیے اس کو ترجیح ہے۔ ہوسکتا ہے پہلے فتویٰ لکھتے وقت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی وہ تحقیق رہی ہو کہ کفر نہیں، بعد میں یہ تحقیق ہوئی کہ سجدۂ تحیت کی تحلیل کفر ہے جواب بھی لکھا جائے۔ ایسا بہت ہوتا ہے کہ بعض سوالات کے جوابات میں کسی وجہ سے تاخیر بھی ہو جاتی ہے، اس لیے سوال کی تاخیر سے یا تقدیم سے جواب کی تقدیم و تاخیر لازم نہیں۔ ثانیاً جب خود اعلیٰ حضرت اس کے ناقل کے سلطان الاولیا حضرت محبوب الٰہی سجدۂ تحیت کے مستحب ہونے کے قائل ہیں تو الزبدة الزكية میں مذکور فتویٰ سے حضرت محبوب الٰہی کافر ہوئے۔ اس کا کیا جواب ہوگا؟

ایک مفتی صاحب کا جواب: دونوں عبارتوں میں تخالف نہیں یہ آپ کے سمجھنے کا پھیر ہے اور سجدۂ تحیت حرام ہی ہے، کفر نہیں ہے۔ اور وجیز کا کلام کفر فقہی پر محمول ہے۔ اسی کے متصل صاف طور پر لکھا ہے، یہ نفس سجدۂ تحیت کے حکم میں ستر نص ہیں کہ سجدہ اللہ واحد قہار ہی کے لیے ہے اور اس کے غیر کے لیے

مطلقاً کسی نیت سے ہو حرام، حرام، کبیرہ، کبیرہ، کبیرہ والحمدللہ حمداً کثیراً۔

حضرت فقیه اعظم علامه مفتی محمد شریف الحق صاحب قبله امجدی کا جواب

الجواب

سجدۂ تعظیمی کے کفر میں اختلاف ہے۔ امام کردری کا مختار یہی ہے کہ کفر ہے۔ اس عبارت کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ نے امام کردری کی ترجمانی کی اپنا فتویٰ نہیں دیا۔ اس لیے کہ اسی الزبدۃ الزکیۃ میں سجدۂ تحیت کے جائز کہنے والوں پر حکم لگایا تو یہ ارشاد فرمایا:

''اور جواز سجدۂ تحیت جمہور اولیا و اجماع علما و فقہ و حدیث و قرآن کے خلاف ہے، مرجوح و مہجور اور ایسے قول کی سند سے یہ جو اس پر فتویٰ دے رہا ہے جاہل و فاسق ضرور۔''(۱)

تو اگر یہ مان لیا جائے کہ امام کردری کی عبارت کے تحت جو فرمایا وہ اعلیٰ حضرت کا فتویٰ ہے تو خود اعلیٰ حضرت کے قول میں تعارض لازم آئے گا۔ اسی سے ان لوگوں کے اس خیال کی بھی تردید ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ الزبدۃ الزکیۃ بعد کی ہے لہٰذا یہ پہلے قول کی ناسخ ہے جب کہ ان کے اصول سے یہ لازم کہ امام کردری کے قول کے تحت جو کچھ لکھا تھا وہ بعد کے اس ارشاد سے منسوخ، حق یہی ہے کہ سجدۂ تحیت کے جواز کا قول کفر نہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اسی جلد کے ص: ۱۱۳ پر فرمایا:

''غیر خدا کو سجدہ بلا شبہہ حرام ہے۔ پھر اگر بوجہ عبادت ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کفر ہے اور اگر بروجہ تحیت ہو تو کفر میں اختلاف ہے۔ اس کے حرام ہونے میں اختلاف نہیں اور حق یہی ہے کہ بے نیت عبادت حرام ہے کبیرہ ہے مگر کفر نہیں۔''

پھر فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص: ۷۰ پر ہے:

غیر خدا کو سجدۂ تحیت کا جائز کرنے والا ہرگز کافر نہیں۔ اب الزبدۃ الزکیۃ میں سجدۂ تحیت کے جائز کہنے والے کو جاہل اور فاسق کہا وہ اس صورت میں ہے کہ جب کہ بطور عناد وضد کوئی جائز کہے جیسا کہ الزبدۃ الزکیۃ میں جو سوال ہے اس میں زید کا حال یہ ہے کہ اس نے سجدۂ تحیت کے جواز کو ثابت کرنے کے لیے نا کردنی کی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص صاحب بصیرت، صاحب علم، نیک بختی کے ساتھ بلا عناد وضد سلطان الاولیا حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ وغیرہ اولیاے کرام کے ساتھ سچی اور راسخ عقیدت

[۱] فتاویٰ رضویه، جلد دهم نصف آخر، ص: ۲۴۱۔

کی بنا پر اپنی نظر میں دلائل شرعیہ کی روشنی میں اسی کو حق سمجھتا ہو تو وہ فاسق نہیں خاطی ضرور ہے۔ فاسق کے معنی خارج عن طاعة الله ہے۔ جیسا کہ جلالین وغیرہ میں تصریح ہے اور یہ شخص خارج عن طاعة الله نہیں، اسی لیے اس کو فاسق کہنا درست نہیں، ورنہ لازم کہ اکابر اولیاء اللہ مثلاً حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ وغیرہ بھی فاسق ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سجدۂ تعظیم جائز نہیں۔ قدم بوسی کا صحیح طریقہ۔

کسی مسلمان کو مسجد میں آنے سے روکنا۔ شریعت افضل ہے یا طریقت؟

اللہ عزوجل کسی چیز میں سرایت کرنے اور آنے جانے سے منزہ ہے

مسئولہ: جناب عبدالرحیم خان، اُپّا رولّی، ضلع تمکور، کرناٹک - ۲/ جمادی الآخرہ، ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید علانیہ یہ کہتا ہے کہ سجدۂ تعظیم جائز ہے اور اس کو منع کرنے والا غلط عقیدہ رکھتا ہے، کیا اس کا کہنا صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو تاجدار دو عالم کو صحابۂ کرام نے کیوں سجدۂ تعظیم نہیں کیا؟

(۲) کیا اسلام میں قدم بوسی جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو چند مخصوص افراد کی یا عام کی۔ اور اس کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ آیا ہاتھوں سے پیر چھوکر بوسہ دینا صحیح ہے، یا قدموں پر سر رکھ کر دونوں آنکھوں سے قدموں کو چوم کر بوسہ دینا صحیح ہے؟ صاف واضح فرمائیں۔

(۳) بکر نے اپنے بیان میں یہ کہا کہ سجدۂ تعظیم کرنا منع ہے تو زید نے بکر کو بھری مسجد میں یہ کہا کہ بکر کو آئندہ مصلے پر جانے نہ دوں گا۔ اس کا عقیدہ غلط ہے۔ کیا ایسا کہنا درست ہے، اگر غلط ہے تو زید کو بکر سے کھلے عام معافی مانگنا چاہیے کہ نہیں؟

(۴) اسلام میں شریعت اہم اور افضل ہے یا طریقت ومعرفت بلا شریعت کے طریقت ومعرفت ہے یا شریعت کے ساتھ ہے؟ اکثر لوگ جو نماز کے پابند تک نہیں ہوتے اور جن کے چہرے پر داڑھی نہیں ہوتی یہ اپنے آپ کو مرید اور طریقت ومعرفت کے مالک سمجھتے ہیں۔ کیا اس کے اہل ہیں؟

⑤ زید جو اپنے کو پیر کہتا ہے، مریدوں سے سجدۂ تعظیم کرواتا ہے اور یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اللہ نے فرشتوں سے حضرت آدم کو سجدہ کرایا تھا اس لیے تمام مرید مجھے سجدۂ تعظیم بجالاؤ، اور یہ بھی زید کا کہنا ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے کہ جو بندہ میرا ہوتا ہے میں اس کے ہاتھ پیر، آنکھ بن جاتا ہوں جب خدا اپنے بندے میں آجاتا ہے تو اس کو سجدہ کرنا یا قدموں میں گر جانا یا اس کو خدا سمجھنا کوئی غلط نہیں۔ اور سجدۂ تعظیمی میں وہ تمام شرائط نہیں ہوتے اس لیے سجدۂ تعظیم کرنا صحیح ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

⑥ زید جو مسجد کے پڑوس میں رہتا ہے اور جمعہ کی نماز تک نہیں پڑھتا کبھی مسجد میں بھول کر بھی نہیں جاتا، ایسے کو بابا یا پیر کہنا درست ہے کہ نہیں، اور جو لوگ اس کے معتقد ہیں وہ کیسے ہیں؟ بیان کریں۔

الجواب

① اللہ عزوجل کے علاوہ کسی مخلوق کو سجدہ جائز نہیں، مخلوق کے لیے سجدۂ عبادت کفر اور سجدۂ تحیت حرام قطعی۔ مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے رسالہ **الزبدة الزکیه لتحریم سجود التحیة** میں ایک آیت کریمہ چالیس احادیث اور ڈیڑھ سو فقہا کے ارشادات سے اسے ثابت فرمایا ہے۔ زید خود غلط عقیدہ رکھتا ہے کہ سجدۂ تحیت کو جائز کہتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② علما و مشائخ، ماں، باپ کی قدم بوسی جائز ہے صحابۂ کرام نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا بوسہ دیا۔ ابو داؤد میں ہے: ”حضرت زارع کہتے ہیں ہم مدینہ حاضر ہوئے تو اپنی سواریوں سے جلدی کودے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دینے لگے۔“[1] دونوں جائز ہے خواہ پاؤں پر ہاتھ رکھ کر چوم لے خواہ قدموں پر آنکھ رکھے، اور منھ سے بوسہ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

③ زید نے بہت بڑی تعدی کی بکر نے بالکل صحیح کہا، شریعت کا صحیح حکم سنایا اس پر زید نے اسے جانے سے روکنے کو کہا۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ زید کو مسجد میں گھسنے نہ دیں اور اگر کسی طرح گھس جائے تو باہر نکال دیں۔ درمختار میں ہے:

[1] ابوداؤد شریف، ص: ٨٦٧، كتاب الأدب، باب قبلة الجسد، وفي نسخة قديمة، باب في قبلة الرجل، رقم الحديث: ٥٢١٦، دار احياء التراث العربي، ونصه: عن زارع قال: لمّا قدمنا المدينة نجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله. ١٢.

"ویمنع عنه کل موذ ولو بلسانه."[1]

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، تفسیر صاوی وغیرہ میں ہے کہ جمعہ کی نماز سے قبل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منافقین کا نام لے کر مسجد سے نکال دیا۔ جو کفر بکے، شریعت کا حکم سنانے والے کو نماز پڑھانے سے روکے اسے کسی قیمت پر مسجد میں جانے دینا جائز نہیں۔ بلکہ اس سے میل جول، سلام کلام بھی جائز نہیں۔ ایسوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم."[2]

نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

④ شریعت اصل ہے طریقت اس کی فرع جو شخص شریعت سے بال برابر بھی انحراف رکھتا ہوا سے طریقت سے کوئی لگاؤ نہیں ہوسکتا وہ مسخرۂ شیطان ہے ایسوں کے بارے میں اجلۂ علماے کرام نے فرمایا: "وَصَلوا ولكن إلى أين إلى الشيطان." یہ لوگ پہنچ گئے مگر کہاں شیطان تک۔ جو شخص شریعت کا انکار کرے مطلقاً وہ مسلمان ہی نہیں کافر ومرتد ہے۔ وہ طریقت سے آشنا کیا ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑤ اس قول کی وجہ سے بھی زید کافر ومرتد ہوگیا اس نے یہ غلط کہا کہ فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا تو ہمیں بھی پیر کو سجدہ کرنا جائز ہے، یہ فریب ہے اگلی شریعتوں میں سجدۂ تحیت جائز تھا۔ ہماری شریعت میں منسوخ ہوگیا اور منسوخ پر عمل حرام۔ اور حدیث قدسی سے اس کا استدلال فاسد، وہ حدیث قدسی متشابہات میں سے ہے۔ اس کا مطلب یہ بتانا کہ اللہ عزوجل بندوں کی آنکھ، کان، وغیرہ ہوگیا۔ کفر۔ اس کا یہ کہنا کہ جب خدا اپنے بندوں میں آجاتا ہے تو اس کو سجدہ کرنا، یا قدموں پر گر جانا، اس کو خدا سمجھنا کوئی غلط نہیں۔ اللہ عزوجل آنے جانے سے منزہ کسی چیز میں آنے اور سرایت کرنے سے منزہ اور یہ محال کہ بندہ خدا ہوسکے زید کا یہ قول کفر صریح۔ اس قول کی وجہ سے زید کافر ومرتد ہوگیا، ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ اس سے مرید ہونا جائز نہیں، اس سے جتنے لوگ مرید ہو چکے ان سب پر فرض کہ بیعت فسخ کریں۔ خود اس کا سلسلہ منقطع ہوگیا، پیر سے بیعت ٹوٹ گئی جب ایمان ہی نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] در مختار، کتاب الصلوٰۃ، باب التفسیر الصلوٰۃ وما یکرہ فیها، ص:٤٣٥، ج:٢، دار الکتب العلمیة، لبنان

[2] المستدرك للحاكم، ص:٦٣٢، ج:٣، السنة لابن عاصم، ص:٤٨٣، ج:٢۔

(۶) زید جو مسجد میں آکر جماعت سے نماز نہیں پڑھتا اور جمعہ کا تارک ہے، اگر بالفرض وہ گھر میں نماز پڑھتا بھی ہو تو فاسق معلن ہے اور اگر وہ گھر میں نماز نہیں پڑھتا تو بدترین فاسق ہے۔ اس سے مرید ہونا جائز نہیں۔ اب تک جو لوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں سب پر واجب کہ بیعت فسخ کریں۔ اور کسی اور پیر جامع شرائط سے مرید ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

روزہ ونماز کا انکار

مسئولہ: حبیب شیخ، بہیار، نگراوٹاری، گڑھوا، بہار-۱۵/صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ قطب الدین، نبی جان، اقبال احمد، عبدالقادر یہ چاروں شخص اپنی اپنی اہلیہ کے ساتھ آٹھ ماہ قبل آپسی خلل کی وجہ سے کچھو چھہ شریف گئے، چند یوم وہاں رہ کر واپس آئے اور گھر میں کچھو چھہ مقدسہ کا چراغ جلانا شروع کیے بعدہٗ ان لوگوں نے ایک دن یہ کہا کہ بستی سے باہر جا کر تین جگہ اکیس میٹر لال رنگ کی چادر چڑھایا، ایک مہوا کے درخت کے نیچے اور دو یوں ہی زمین پر یہ کہتے ہوئے کہ اب اس درخت کا پھل نہیں چننا ہے یہاں پر مخدوم بابا، ایک بلی بی بی، ایک پہلوان بابا کا مزار ہے جو اس کا پھل چنے گا اس کا انجام بہت برا ہوگا۔ اس کے بعد گھر کے قریب ایک لپٹس کے درخت کے نیچے لال ہی رنگ کی تین چادر اور چڑھائے یہ کہتے ہوئے کہ ایک مخدوم بابا، ایک بلی بی بی، ایک پہلوان بابا کی چادر ہے اور اب کچھو چھہ مقدسہ جانے کی ضرورت نہیں ہے جسے جو مانگنا ہے یہیں سے ملے گا، بعدہ ہر روز ایک دربار لگانا شروع کیے اور دربار اس طور پر کہ چادر بچھا کر چاروں طرف سے چراغ جلا کر یہ چاروں اور ان کی اہلیہ چومنا شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بابا کا حکم ہے کہ روزہ نہیں رکھنا ہے۔ (حتیٰ کہ رمضان المبارک میں محلّہ کی دو عورتوں نے روزہ رکھا ان کو اقبال کی اہلیہ نے روزہ تڑوا دیا) فطرہ بھی نہیں دیا ہے مسجد میں نماز تراویح کے لیے نہیں جانا ہے۔ (چناں چہ اسی وجہ سے کہ یہ لوگ جمعہ، تراویح سب چھوڑ دیے ہیں) اب حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ ان کی اس حرکات سے گمراہ ہو رہے ہیں۔ اقبال کے دو بھائی ایک حافظ قرآن اور ایک عالم دین ہیں۔ بستی والوں نے دونوں بھائیوں سے پوچھا کہ یہ شریعت کے اعتبار سے کیسا ہے تو دونوں نے کہا کہ بالکل ناجائز وسراسر حرام ہے۔ میرا بھائی بالکل غلط کر رہا ہے۔ اس پر بستی والوں نے ان لوگوں سے یہ کہا کہ یہ شرعاً غلط ہے، ایسا نہ کیجیے تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ دونوں

مولانا، حافظ کی بات ہم لوگ نہیں مانیں گے، الغرض یہ لوگ اپنے ہی کرتوت پر اڑے ہوئے ہیں۔ بستی والوں نے سمجھوتا کے طور پر علاقائی علما اور کچھ مخصوص لوگوں کو جمع کیا، مگر ہر چند کوشش کے باوجود یہ لوگ نہیں جمع ہوئے اور یہ کہہ دیا کہ ہم لوگ نہیں جمع ہوں گے، جو کرنا ہے وہ بستی والے کریں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شرعاً ایسا کرنا کیسا ہے اور کرنے والے اور اس پر اڑے رہنے والے پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا۔ واضح طور پر بیان کیا جائے کرم ہوگا۔ گواہ کے طور پر چند اشخاص کے دستخط درج ذیل ہیں، جواب جلد دیا جائے شدت سے انتظار رہے گا۔ بینوا توجروا۔ مولوی شجاعت علی، عالم گیر انصاری، طاہر حسین، اطہر حسین، غلام رسول، عبد الشکور، پٹھو، قمر الدین، عابد حسین، حبیب شیخ

الجواب

قطب الدین وغیرہ نے ڈھونگ رچایا ہے۔ وہ سب فریب اور مکر ہے جہاں کوئی شخص دفن نہیں وہاں اس کی قبر کیسے ہو جائے گی۔ ان مکاروں کی باتوں میں آنا جائز نہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کو دھوکا دے کر، جھوٹ بول کر جہنم کے مستحق ہوئے بلکہ معاذ اللہ یہ جو کہا کہ اب روزہ نہیں رکھنا ہے، نماز نہیں پڑھنا ہے۔ یہ نماز روزہ کی فرضیت سے انکار ہے جو صریح کفر ہے۔ یہ سب اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گئے۔ ان پر فرض ہے کہ فوراً ان اقوال سے توبہ کریں، روزے اور نماز کی فرضیت کا اقرار کریں، کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں، بیوی سے پھر سے نکاح کریں، مان جائیں فبہا، ورنہ مسلمان ان سب کا بائیکاٹ کر دیں۔ اگر اسی حال پر مر جائیں تو نہ ان کے کفن دفن میں شریک ہوں، نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھیں۔ اور انھوں نے جو قبروں کا ڈھونگ رچایا ہے، اسے مسلمان سختی کے ساتھ ختم کریں۔ علما کی مداہنت سے افسوس ہے۔ علما پر واجب ہے کہ پوری قوت سے اس فریب کو ختم کریں ورنہ وہ معذور نہ ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر اناج نہ ہو، کفر ہے۔

مسئولہ: محمد شاکر علی قادری - ۲۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید سے روزہ رکھنے کے لیے کہا گیا تو زید بولا میرے گھر اناج ہے، تمہارے گھر اناج نہیں، تم روزہ رکھو۔ ایسے شخص کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب

یہ شخص اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کی زوجہ اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس کے

تمام اعمالِ حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً اس سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اگر توبہ نہ کرے، تجدیدِ ایمان نہ کرے تو مسلمان اس کو برادری سے خارج کر دیں، سلام کلام بند کر دیں اس کے دفن وکفن اور جنازے میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ نماز، روزہ، حج وزکاۃ جہنم سے بچانے والے نہیں، کیسا ہے؟ مسجد کو جہنم کہنا کفر ہے

مسئولہ: محمد حسین عزیزی، مقام مہودا، پوسٹ مہودا، مغربی چمپارن (بہار)-۱۹؍رجب ۱۴۱۱ھ

مسئلہ خالد بظاہر صوفی طبیعت، جماعت میں جانے بلکہ بسا اوقات تبلیغی جماعت کی امیری کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ صوم وصلاۃ کا کافی پابند بھی ہے۔ اس نے متعدد بار، جس مسجد میں نماز ادا کرتا ہے، کہہ چکا ہے "یہ سالی مسجد ہے یا جہنم ہے" نیز وہ کہتا ہے، "نماز، روزہ، زکاۃ، حج ان چیزوں کی ادائیگی سے تم خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتے ہو۔ اگر خدا کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز ہے تو وہ ہے تبلیغی جماعت۔ زید کا کہنا ہے، خالد نے الفاظ ناشائستہ سے خدا کے گھر کی توہین کی ہے وہ خارج عن الاسلام ہو گیا۔ اس پر توبہ وتجدیدِ ایمان واسلام لازم ہے اور خدا کے عذاب سے جماعت ہی بچائے گی زید اس بات کو غلط مان رہا ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ واقعی اگر زید کا کہنا صحیح ہے تو خالد شریعت اسلامیہ کی نظروں میں کیا قرار پائے گا۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

خالد جب تبلیغی جماعت میں جاتا ہے اور اس کا کبھی کبھی امیر بھی ہوتا ہے اور یہ بھی کہہ چکا ہے کہ نماز، روزہ، زکاۃ، حج جہنم سے بچانے والے نہیں تو اس کے دیوبندی تبلیغی ہونے میں کیا شبہہ۔ تبلیغی جماعت دیوبندی مذہب پھیلانے ہی کے لیے قائم کی گئی ہے۔ اس جماعت کے بانی مولوی الیاس نے کہا ہے: "لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریکِ صلاۃ ہے، خدا کی قسم یہ تحریکِ صلاۃ ہرگز نہیں۔ ظہیر الحسن میرا مدعا کوئی پاتا نہیں، مجھے ایک نئی قوم بنانی ہے۔" (دینی دعوت)

یہ نئی قوم بنے گی کیسے، اس کو بھی انھوں نے اپنے ملفوظات میں ظاہر کر دیا ہے کہ مولانا (اشرف علی تھانوی) نے بہت کام کیا ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ طریقِ کار میرا ہو اور تعلیمات ان کی پھیلائی جائیں۔"

اگر تبلیغی جماعت کا مقصد اسلام کی اشاعت ہوتی تو وہ یہ کہتے کہ قرآن و حدیث کی تعلیمات پھیلائی جائیں۔ مگر چوں کہ ان کا مقصد تبلیغی جماعت قائم کرنا اور دیوبندی مذہب پھیلانا ہے اس لیے وہ قرآن و حدیث کے بجائے مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات پھیلانے کو بتا رہے ہیں۔ خالد کا یہ جملہ کہ نماز، روزہ زکاۃ، حج جہنم سے بچانے والے نہیں۔ تبلیغی جماعت ہی جہنم سے بچانے والی ہے، صریح کلمۂ کفر ہے۔ اس جملے کی وجہ سے خالد بلا شبہہ اسلام سے نکل گیا، کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ نیز اس نے مسجد کو گالی دی، اسے جہنم بتایا، اس کی وجہ سے بھی کافر ہو گیا۔ پھر جب وہ دیوبندی ہے تو اس سے کفریات کی کیا شکایت۔ مسلمانانِ اہل سنت پر واجب ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اس کی باتیں، اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ ایسوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم."(۱)	نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ اٹھو بیٹھو، نہ ان سے شادی بیاہ کرو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

قرآن مجید کی آیت کا انکار کرنا کفر ہے۔ حالتِ روزہ میں فلم دیکھنا کیسا ہے؟

مسئولہ: احمد صاحب پان والے، بدھوارا بازار، کھنڈوہ (ایم. پی.)- ۷ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ زید جو کہ فلم دیکھتا رہتا ہے اور امامت بھی کرتا ہے، نیز بحالتِ روزۂ رمضان فلم دیکھا جس پر لوگوں نے جرح شروع کی تو اسی زید نے کہا کہ کیا ہوا، فلم دیکھا روزہ پہ تو اثر نہیں پڑتا، بلکہ روزہ آسان بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ حافظ ہوتے ہوئے قرآن کریم کی ایک آیت کے متعلق کہ دیا کہ "یہ قرآن میں ہے ہی نہیں" مزید برآں سرکار رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی کا انکار کیا۔ اب معروض یہ ہے کہ ایسے شخص پر شریعت اسلامیہ کون سا حکم عائد فرماتی ہے؟ اور برائے کرم اس کے ایک ایک جرم کا حکم تفصیلی بیان فرمائیں، اور اس کی امامت میں اب تک کی نمازیں جو ادا کی گئی ہیں، نیز اس کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟ وضاحت فرمائیں۔

---

[۱] المستدرك للحاكم، ص:٦٣٢، ج:٣۔

الجواب

فلم دیکھنے والا فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ روزے کی حالت میں فلم دیکھنا اور سخت منع، یہ صحیح ہے کہ فلم دیکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا مگر روزہ مکروہ ضرور ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید کی کسی آیت کے بارے میں ایسا ہوسکتا ہے کہ یاد نہ ہونے کی بنا پر کوئی کہہ دے کہ یہ قرآن مجید کی آیت نہیں۔ لیکن بتانے کے بعد کہ یہ قرآن مجید کی آیت ہے، اس کو تسلیم کرنا ضروری ہے اگر تسلیم نہ کرے تو یقیناً کافر ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم غیب عطائی کا انکار کفر ہے۔ اگر زید نے مطلقاً علم غیب عطائی کا انکار کیا ہے تو وہ اسلام سے خارج کافر و مرتد ہوگیا کہ یہ قرآن مجید کی آیت کا صریح انکار ہے۔ جس وقت سے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب عطائی کا انکار کیا ہے اس وقت سے اب تک جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی ہیں سب کو دوبارہ پڑھیں۔ اس لیے کہ جب زید کافر ہوگیا تو نہ اس کی نماز نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح، اس کے پیچھے نماز پڑھنی نہ پڑھنے کے برابر ہے۔ زید پر فرض ہے کہ وہ توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، یہ اقرار کرے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہ عطائے الٰہی علم غیب حاصل ہے۔ اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ فلم بینی چھوڑے، اس سے بھی توبہ کرے، اگر زید یہ سب نہ کرے تو امامت سے معزول کردیں۔ اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں، علم غیب کی انکار کی وجہ سے شبہہ ہوتا ہے کہ یہ وہابی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ میری پیٹھ پر مہر نبوت ہے؟
دیوبندیوں کے رد کی وجہ سے علما پر لعن طعن کفر ہے۔
یہ کہنا کہ کعبہ کی کیا ضرورت گھر بیٹھے حج کرسکتا ہوں، کفر ہے۔

مسئولہ: محمد خلیل الرحمٰن، امام مسجد ماسٹر جوتگڈیہ، گریڈیہ، بہار ۱۳؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ جناب محمد شفیع مستری صاحب تین سال قبل بے نمازی تھا، اور ہر طرح کے ناجائز کام کرتا تھا۔ اب غالباً تین سال سے نماز ادا

کر رہا ہے۔ فی الحال محمد شفیع مستری صاحب نمازی ہیں، نیز تہجد گزار بھی ہیں۔ اب ان کا خیال ہے کہ متقی اور خدا کا محبوب سے محبوب ترین بندہ میں ہو گیا۔ لہذا محمد شفیع مستری کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مہر نبوت پشت مبارک میں تھا دیکھو میرے پشت پر بھی تو نشان ہے۔ یہ کہتے ہوئے اپنا پشت کھولا اور اپنے پشت کو دکھانے لگا کہ دیکھو میرے پشت پر نشان ہے۔ میں نے دیکھا تو پشت کے پیچھے تل یا سہل کالا چمکتا داغ میں نے دیکھا یہ دیکھ کر میں خاموش ہو گیا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ یا اللہ یہ مہر نبوت کو اپنے پشت کے کالے داغ سے تشبیہ دیتا ہے کیا بات ہے یہ سوچ ہی رہا تھا کہ محمد شفیع مستری کہنے لگے کہ امام صاحب لوگ مجھے بدنام کرتے ہیں اور دیکھو میری پہچان کیا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پشت پر مہر نبوت تھا تو میرے بھی پشت پر ہے، اور لوگ مجھے پہچانتے نہیں ہیں۔ میری نافرمانی کرنے والا راندۂ درگاہ ہے، اور میں نے جس کو جو کہہ دیا ہو گیا اور ہو جائے گا۔

میری نافرمانی کرنی معمولی بات نہیں ہے جو میرا نافرمان ہے وہ اللہ کا نافرمان ہے جو میری بات مانا اور میرے کہے پر عمل کیا وہ اللہ کا کہا مانا اور اللہ کے کہنے پر عمل کیا اور محمد شفیع مستری کہتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفیع الامم تھے تو میرا بھی نام شفیع ہے اور حضور کی ماں کا نام حلیمہ تھا تو میری بیوی کا نام بھی حلیمہ ہے، لوگ مجھے بدنام کرتے ہیں اور نہیں پہچانتے ہیں۔ سب تباہ و برباد ہو جائے گا بجلی کی روشنی جب ختم ہو جاتی ہے تو شفیع مستری کہتا ہے کہ بجلی مجھ سے شرما گئی، اور جب بجلی کی روشنی آجاتی ہے تو کہتا ہے کہ میں نے سر اٹھا دیا تو بجلی کی لائٹ آگئی۔ جب میں اشارہ کرتا ہوں تو بجلی کی روشنی آجاتی ہے میرے اندر اتنی خوبی ہے پھر بھی لوگ مجھے نہیں پہچانتے ہیں۔ شفیع مستری کہتا ہے کہ میں اب دنیا سے دین میں آگیا ہوں۔

نیز جناب محمد شفیع مستری کے سامنے میں اگر کسی آدمی کو کچھ ہو گیا تو کہتا ہے کہ ہم نے جو سوچا تھا وہ ہو گیا۔ راستہ چلنے میں کسی کو چوٹ لگ گئی یا گر گئے اور اگر محمد شفیع مستری وہاں موجود رہا تو فوراً کہتا ہے کہ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو تاب نہ لا سکا اور گر گیا، یا چوٹ لگ گئی۔ محمد شفیع مستری کہتا ہے کہ جو اللہ کا ہو گیا وہ اللہ والا ہو گیا اور اللہ والے کی نظر و زبان و فرمان و ہاتھ پیر وغیرہ اللہ کا ہو جاتا ہے۔ سو میرا مرتبہ کتنا بڑا ہے۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ (امام مسجد) فجر کی نماز پڑھا کر قرآن مجید لینے کے لیے بغرض تلاوت محمد شفیع مستری صاحب کے سامنے سے گزرے اتفاق سے ممبر میں پیر ٹکرا گیا اور پیر کے انگوٹھے میں چوٹ لگ گئی تو فوراً محمد شفیع مستری کہتا ہے کہ امام صاحب ہمارے آگے سے آپ کو گزرنا نہیں چاہیے تھا۔ امام

صاحب آئندہ بھولے سے ایسا نہ کیجیے گا۔ محمد شفیع مستری کہتا ہے کہ میرا رتبہ بہت بڑا ہے۔ میرا فرمان خدا کا فرمان ہے، میری آنکھ خدا کی آنکھ ہے۔ جس طرف میری نظر اٹھ گئی ضرور نقصان ہوگا۔ مجھے وہ رتبہ دیا ہے کہ میں کیا بیان کروں۔ محمد شفیع مستری کہتا ہے کہ امام صاحب اگر آپ کو میری بزرگی کے آثار معلوم ہو جائیں تو کسی سے نہ کہیے گا محمد شفیع مستری کا جال مقام جرتگڈیہہ ضلع گریڈیہہ بہار ہے۔ وہ جرتگڈیہہ کی مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے مغرب، عشا یا فجر میں صرف جاتا ہے اور عصر وظہر میں گھر ہی میں نماز پڑھتا ہے۔ محمد شفیع مستری کہتا ہے کہ قرآن مجید میں دنیاداری بھی ضروری ہے اس لیے میں دو نمازوں میں مسجد نہ جاتا ہوں۔ اور تین نمازوں میں مسجد جاتا ہوں، جب محمد شفیع مستری مسجد جاتا ہے تو اذان دے کر کے گھڑی کے ٹائم کے مطابق ۳۰ منٹ یا کم سے کم ۱۵ منٹ تک دعا کرتا رہتا ہے، اور سسک سسک کر خوب روتا ہے اور جب جماعت نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو خوب جھوم کر کانپنے لگتا ہے، اور بلک بلک کر رونے لگتا ہے۔ آہ وفغاں کر کے اور جماعت کی نماز پڑھنے کے بعد گھنٹوں تک تسبیح پڑھتا ہے اور جب لوگوں کو دیکھتا ہے کو تو زیادہ سے زیادہ تسبیح پڑھتا ہے اور ہر آدمی کے پاس کہتے پھرتا ہے کہ میں تو رات بھر جاگتا ہوں، رات بھر تلاوت وتسبیح اور تہجد کی نماز میں گزارتا ہوں، مجھے رات کی بیداری ستاتی ہے تو دن کو آرام کرتا ہوں اور کچھ دیر سو لیتا ہوں تو رات کو جاگنے میں سہولت ہوتی ہے۔ ورنہ پریشانی بڑھ جاتی ہے اور محمد شفیع مستری صاحب ہر خاص وعام ملنے جلنے والوں کے پاس اپنی تعریف اور اپنی بڑائی کرتا رہتا ہے، اور یہ ایسا آدمی ہے کہ ہر آدمی کو خود بخود چھیڑ کر گفتگو کرتا رہتا ہے۔ کبھی کہتا ہے کہ میں بغیر وضو کے ایک سکنڈ نہیں رہتا ہوں ہر ہر وقت وضو رہتا ہے یعنی جناب محمد شفیع مستری صاحب اپنے کو مسلمان ومومن اور اپنی نماز کو نماز اور اپنی عبادت کو عبادت سمجھتا ہے، اور اپنے علاوہ کسی کی عبادت ونماز وغیرہ کو عبادت ونماز وغیرہ صحیح نہیں سمجھتا ہے چاہے ولی اللہ ہو، چاہے عالم وفاضل ہو، چاہے کتنا ہی بڑا مفتی ہو اپنے سامنے سب کو کمتر سمجھتا ہے۔

میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلسۂ مبارک میں محمد شفیع اکثر نہیں جاتا ہے چاہے محلّہ ہی میں ہو چاہے غیر محلّہ میں میلاد شریف منعقد ہو۔ وجہ پوچھنے پر کہتا ہے کہ اس لیے میلاد شریف یا جلسہ میلاد النبی وغیرہ میں شرکت نہیں کرتا ہوں کہ میری تہجد کی نماز قضا ہو جائے گی۔ نیز علماے اہل سنت کو وہابیوں کے خلاف تقریر کرنے پر علماے اہل سنت کو حقارت وذلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اور اپنا منھ

علمائے اہل سنت سے پھیر لیتا ہے اور جس مسجد میں محمد شفیع مستری نماز ادا کرتا ہے اس مسجد کے متعلق محمد شفیع مستری کہتا ہے کہ اس مسجد کا مرتبہ اتنا بڑا ہے کہ اس مسجد کے مرتبے جس نے جان لیا وہ ولی اللہ ہوگیا اور میرے علاوہ کوئی بھی اس مسجد کے مرتبے کو نہیں جان سکا، اور نہ جان سکے گا۔ یہاں تک کہا ہے کہ کعبۃ اللہ اور اس مسجد میں کوئی فرق نہیں ہے۔ حج گھر بیٹھے کرسکتا ہوں۔ کعبۃ اللہ جانے کی کیا ضرورت ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدائشی ہر چیز کا اثر دے کر اور ہر چیز سے نواز کر مجھے پیدا کیا ہے۔ اتنا بڑا میرا مرتبہ ہے۔ مذکورہ بالا بیان میں از روئے شرع کیا فرماتے ہیں تحریر فرمائیں۔

محمد شفیع مستری کے متعلق اور اس کے کہنے کے اوپر ہر مسلمان ومومن کو عمل کرنا چاہیے یا نہیں اور ان کے نقش قدم پر عمل کرنا چاہیے یا نہیں؟ بالتفصیل جواب عنایت فرمائیں۔ کیوں کہ مجمع سے قبل تین اماموں کو محمد شفیع مستری بے عزت کر کے زدوکوب وذلیل ورسوا کر کے مسجد کی امامت ہٹایا ہے۔ فقط ان تین اماموں کے ہٹنے کی وجہ یہ ہے کہ محمد شفیع کے کہنے پر عمل نہیں کرتے تھے اور ہر امام کو کمتر اور نکمہ سمجھا اور مجھے بھی اسی طرح سمجھ رہا ہے۔ لہٰذا ان کے مختصر حالات میں لکھ کر علمائے کرام ومفتیان عظام کے حوالے کر رہا ہوں۔ از روئے شریعت جواب عنایت فرمائیں کہ میں محمد شفیع مستری کے حکم کے مطابق عمل کروں یا اللہ و رسول کے حکم کے مطابق عمل کروں؟

الجواب

یہ شخص جس کا نام سوال میں محمد شفیع مذکور ہے وہ کوئی بھی ہو ہمیں کسی کی ذات سے بحث نہیں یہ اپنے کثیر اقوال کی وجہ سے بدترین گمراہ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ میری پشت پر مہر نبوت ہے جیسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پشت مبارک پر تھی، اس کا کھلا ہوا جھوٹ اور فریب ہے۔ اس میں ایک خفی پہلو اِدعائے نبوت کا بھی ہے جو مستلزم ہے انکارِ ختم نبوت کو اور یہ کفر صریح ہے۔ مگر چوں کہ اس نے دعوی نبوت نہیں کیا ہے اس لیے اس قول کی بنا کافر تو نہیں ہوا مگر گمراہ ضرور ہوا۔ علاوہ ازیں اس نے طرح طرح کی ایسی باتیں کہی ہیں جس سے بظاہر انبیائے کرام علیہم السلام سے مساوات ظاہر ہوتی ہے۔ یہ صریح گمراہی ہے۔ مثلاً وہ کہتا ہے کہ میری نافرمانی کرنے والا راندۂ درگاہ ہے، جو میرا نافرمان وہ اللہ کا نافرمان، جس نے میری بات مانی میرے کہنے پر عمل کیا اس نے اللہ کی بات مانی اللہ کے کہنے پہ عمل کیا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفیع الامم تھے میرا نام تو شفیع ہے، حضور کی ماں کا نام حلیمہ تھا تو میری بیوی کا نام بھی حلیمہ ہے

۔ان سب اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے دماغ میں خبط ہے کہ میں نبی ہوں یا نبی کا ہم رتبہ اور یہ بلا شبہہ گمراہی ہے۔

علاوہ ازیں وہابیوں دیوبندیوں کے رد کی وجہ سے علماے اہل سنت پر لعن طعن کرتا ہے یہ کفر ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

”الاستهزاء بالعلم و العلماء كفر .“[1]

نیز وہ کہتا ہے کہ کعبۃ اللہ اور اس کے گھر میں کوئی فرق نہیں، حج گھر بیٹھے کر سکتا ہوں، کعبۃ اللہ کی کیا ضرورت۔ یہ بھی کلمۂ کفر ہے۔ اس لیے اس شخص پر اپنی گم راہیوں اور کفریات سے توبہ فرض ہے اور تجدیدِ ایمان، اگر بیوی والا ہے تو تجدیدِ نکاح بھی۔ اگر یہ شخص اپنی گم راہیوں اور کفریات سے توبہ نہ کرے اور تجدیدِ ایمان و نکاح نہ کرے تو اس سے میل جول سلام کلام بند کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ جو بھی میدانِ عرفات میں حج کے موقع پر چلا گیا خواہ وہ سنی ہوں، شیعہ ہو یا وہابی اس کی بخشش ہوگئی

مسئولہ: محمد سیف الرضا، کٹرہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو. پی.)- یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید جو کہ عالم دین ہے وہ اکثر اپنی تقریر میں یہ بیان کرتا ہے کہ میدان عرفات میں حج کے موقع پر جو چلا گیا خواہ وہ سنی، شیعہ یا وہابی ہو اس کی بخشش ہوگئی۔ حاصل کلام یہ کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے زید پر شریعت کے کیا احکام نافذ ہوں گے۔ آیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے ساتھ کھانا پینا، اس سے سلام و کلام کرنا جائز ہے یا نہیں، اگر بغیر توبہ کیے ایسا عقیدہ رکھنے والا زید مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

یہ کہنا کہ جو رافضی (شیعہ) یا وہابی میدان عرفات میں چلا جائے اس کی بخشش ہو جاتی ہے صریح کلمۂ کفر ہے اور قائل کافر اور قرآن مجید کی آیات کریمہ کا منکر، رافضی بھی کافر و مرتد ہیں، عالم گیری میں ان کے بارے میں فرمایا گیا:

[1] الاشباہ والنظائر، کتاب السیر، ص:۸۷، ج:۲، ادارۃ القرآن والعلم الاسلامیۃ، پاکستان۔

”احکامهم احکام المرتدین.“[1]

اور وہابی شان الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد اور کفار کی مغفرت محال اوران کی مغفرت کا قول قرآن مجید کی صدہا آیات کا انکار، ارشاد ہے:

”عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلىٰ نَارًا حَامِيَة.“[2] کام کریں مشکلیں جھیلیں، بھڑکتی آگ میں جائیں گے۔

جس شخص نے یہ کہا اس پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان ونکاح، اگر وہ توبہ تجدید ایمان ونکاح کر لے فبہا ورنہ اگر نہ مانے اسی حال پر مرجائے تو مسلمان نہ اس کے کفن دفن میں شریک ہوں، نہ اس کے جنازے کی نماز پڑھیں، اس سے میل جول، سلام کلام حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ بیاج لے کر درود پڑھو معاف ہو جائے گا؟

مسئولہ: عبدالودود صدیقی، مدرسہ نوریہ فیض الٰہی۔ بنواڑ راجستھان

مسئلہ زید دورانِ تقریر میں کہتے ہیں کہ بیاج لے کر درود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا یہ بھی کہتے ہیں کہ پریشان کیوں ہوتے ہو قیامت کے دن میرا دامن پکڑ لینا جنت میں لے جاؤں گا۔

الجواب

سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی عالم ایسی بات کیسے کہے گا۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی، یا روایت غلط پہنچی ہوگی۔ بہر حال اگر کسی نے کہا ہے تو وہ سخت جری وبے باک پکا جاہل ناخدا ترس ہے بلکہ اس کا یہ قول بیاج لے کر درود شریف پڑھ لو معاف ہو جائے گا۔ قریب بہ کفر ہے کہ اس میں حکم شرعی کا سخریہ ظاہر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ امام صاحب نے بینکوں، ڈاک خانوں میں روپے جمع کرنے پر جو رقم ملتی ہے اس کے بارے میں کہا ہو۔ مگر وہ جائز ہے اس کے معاف ہونے کا کیا سوال اور معاف کرنے کا کیا سوال۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] فتاویٰ عالم گیری، کتاب السیر الباب التاسع فی أحکام المرتدین، ص: ۲٦٤، ج: ۲، رشیدیہ پاکستان۔
[2] قرآن مجید، سورۃ الغاشیۃ، آیت: ۳-٤، پارہ: ۳۰۔

کسی مسلمان کی داڑھی جلانے کی کوشش کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: نصیر احمد، مقام و پوسٹ کانجھا، ضلع مئو- یکم ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

مسئلہ ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان سے جھگڑا کے بیچ میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کہا کہ تمہاری داڑھی پھونک دوں گا، لگا تار چار یا پانچ بار کہہ کے دیا سلائی نکال کر کانٹی جلا دیا اور پھونکنا چاہا اس کے بعد محلّہ والے اس کو مارنے کے لیے اس کا پیچھا کیے اور وہ بھاگ گیا۔ اس لیے علماے دین سے گزارش ہے کہ اس مسلمان کے لیے کیا فتویٰ لاگو ہوگا؟ اس کا فتویٰ دیں۔

الجواب

جس نے داڑھی جلانے کی کوشش کی وہ انتہائی بے ہودہ جہنم کا مستحق ہے۔ یہ اقدام انتہائی خطرناک ہے داڑھی سنت ہونے کے ساتھ ساتھ دین کے شعائر میں سے ہے اگر کوئی کسی کی داڑھی اس نیت سے جلانے کی کوشش کرے کہ سنت ہے اور دین کے شعائر میں سے ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ لیکن غصے میں بغیر مذکورہ بالا نیت کے کسی کی داڑھی جلانے کی کوشش کفر نہیں، مگر کفر کے مشابہ گناہ ہے۔ اس لیے مسلمانوں نے بہت اچھا کیا کہ اسے مارنے کے لیے دوڑایا۔ اب مسلمان اس کو برادری سے خارج کر دیں۔ جب تک توبہ نہ کرے اور جس کی داڑھی جلانے کی کوشش کی ہے اس سے اور تمام مسلمانوں سے معافی نہ مانگ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان کی داڑھی کو خنزیر کے بال کہنا۔

مسئولہ: غلام وارث، خادم: مدرسہ وارثیہ رضاء العلوم مقام نرگڑا، ضلع لکھیم پور- ۲۹ محرم الحرام ۱۴۰۴ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ زید و عمر کے درمیان آپس میں کچھ گفتگو ہو رہی تھی۔ زید اتباع شریعت بھی کم و بیش کرتا ہے اور عمر فاسق معلن ہے۔ زید سنت کے لحاظ سے داڑھی بھی رکھتا ہے۔ زید و عمر کی گفتگو کے وقت کافی لوگ حاضر تھے اس مجمع عام میں عمر نے کہا کہ تمہارے چہرے پر داڑھی نہیں ہے بلکہ خنزیر کے بال ہیں۔ آیا داڑھی کی توہین کرنے والا اور داڑھی کے بال کو خنزیر کے بالوں سے تشبیہ دینے والے کے ساتھ تمام مسلمان، عمر کے ساتھ کیا سلوک کریں۔

الجواب

تمہارے چہرے پر داڑھی نہیں خنزیر کے بال ہیں یہ مخاطب کے داڑھی کی توہین اور مخاطب کو گالی دینا ہے جو بحکم حدیث فسق ہے۔ حدیث میں ہے:

"**سباب المسلم فُسُوقٌ.**"(۱)

داڑھی کے لیے یہ گندے الفاظ اگر اس لیے استعمال کیے جائیں کہ یہ سنت رسول ہے یا اسلامی شعار ہے تو ضرور کفر ہے، لیکن یہاں قرائن اس پر شاہد ہیں کہ کہنے والے نے صرف اپنے مخاطب کی داڑھی کو کہا ہے۔ کیوں کہ اس نے یہ کہا ہے "تمہارے چہرے" الیٰ آخرہ۔ عمر پر توبہ بھی فرض ہے اور زید سے معافی مانگنی بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ مسلمانوں کی داڑھی میں سور باندھوں گی

مسئولہ: محمد اشرف علی، مظفر پور، بہار - ۵؍ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی دیوار پر کسی نامعلوم شخص نے ٹیک لگا دیا بعد میں زید کی بیوی نے دیکھا تو بغیر تحقیق کیے ہوئے صرف مسلمانوں کو گالی دینا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ میں مسلمانوں کی داڑھی میں سور باندھ دوں گی۔ گاؤں والوں نے اس پر گرفت کیا لیکن زید کی بیوی اپنی غلطی پر نادم ہونے اور لوگوں سے معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ایسی صورت میں از روئے شرع زید کی بیوی کو کیا سزا ملنی چاہیے؟ اس کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ کہنا کہ "میں مسلمانوں کی داڑھی میں سور باندھ دوں گی" بہت سخت کلمہ ہے حتیٰ کہ بعض صورتوں میں کفر ہے زید کی بیوی اگر اس جملہ سے توبہ نہیں کرتی اور مسلمانوں سے معافی نہیں مانگتی تو مسلمان اس کا بائیکاٹ کر دیں۔ زید اگر اپنی بیوی کی باتوں پر راضی نہیں تو اس پر کوئی الزام نہیں ہے۔ ارشاد ہے:

"**لَا تَزِرُوْا وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی.**"(۲)　　ایک کا گناہ دوسرے پر نہیں لادا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] بخاری شریف، ج:۲، ص:۸۹۳، باب اللعن والطعن، مطبع رضا اکیڈمی۔

[۲] قرآن مجید، سورۃ الاسراء، آیت: ۱۵۔

داڑھی کو عضو تناسل کہنے والے کا حکم۔
یہ کہنا کہ میں ختنہ نہ کرایا ہوتا تو ہندو ہو جاتا۔

مسئولہ: سید جنید احمد، مقام درگاہ شریف التفات گنج، ضلع فیض آباد (یو. پی.) - ۸؍ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

مسئلہ ہندہ داڑھی کے متعلق کہتی ہے کہ لوگ جو داڑھی رکھتے ہیں داڑھی نہیں ہے بلکہ ذکر ہے۔ اور فاتحہ و نیاز کے متعلق کہتی ہے کہ فاتحہ و نیاز کو ایسی و تیسی۔ نیز ہندو بھائی ہمارے ہیں ہم انھیں کے ساتھ رہیں گے۔ اور ہندہ کا لڑکا عمر کہتا ہے کہ اگر میں ختنہ نہ کرایا ہوتا تو ہندو ہو جاتا۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ جملہ مسلمانان ان کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کریں؟

الجواب

ہندہ پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اور اس کا لڑکا عمرو تو اب مسلمان ہی نہ رہا۔ اس نے جو یہ کہا کہ اگر میں نے ختنہ نہ کرایا ہوتا تو میں ہندو ہو جاتا کہ اس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ دونوں ماں بیٹے اپنے کفری کلمات سے توبہ کریں پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں۔ ہندہ کا شوہر زندہ ہو اور وہ اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو پھر سے نکاح کرے بغیر تجدید نکاح شوہر کے قریب نہ جائے۔ عمرو بھی تجدید ایمان کے بعد اپنی بیوی کو اس وقت تک ہاتھ نہ لگائے جب تک وہ دوبارہ اس سے نکاح نہ کر لے۔ ہندہ اور اس کا بیٹا عمرو اگر توبہ و تجدید ایمان کر لیں فبہا ورنہ مسلمان ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اگر اسی حال میں مر جائیں تو ان کی میت کو نہ چھوئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

داڑھی کی توہین کرنا کیسا ہے؟ کسی مسلمان کی داڑھی نوچنا کیسا ہے؟ طول فاحش داڑھی کا حکم۔

مسئولہ: محمد صلاح الدین رضوی، دار العلوم فدائیہ خانقاہ سمرقندیہ، رحم گنج دربھنگہ، بہار - یکم ذو الحجہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ داڑھی کی توہین اور بے حرمتی کرنے والوں پر شرعاً کون سا حکم نافذ ہوتا ہے؟ آیا داڑھی کی توہین و بے حرمتی اور مذاق اڑانا کفر ہے یا نہیں۔ نیز داڑھی میں طول فاحش مکروہ تحریمی ہے یا تنزیہی؟

الجواب

داڑھی کی توہین اِس نیت سے کرنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اسلام کے شعار میں سے ہے تو کفر ہے، لیکن لڑائی جھگڑے میں پکڑ لینا، نوچ لینا یا داڑھی کو لے کر کوئی سخت کلمہ کہنا کفر نہیں حرام ضرور ہے۔ طول فاحش، مکروہِ تنزیہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم کو تھوڑی دیر کے لیے مسلمانیت سے الگ ہونا ہے، کفر ہے

مسئولہ: محمد ریاض الدین، مقام منجری، ضلع گیا، بہار- ۶/ ذوالقعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں:

کوئی مسلمان یہ کہے کہ ہمیں تھوڑی دیر یا تھوڑے دنوں مسلمانیت سے الگ ہونا ہے تو کیا اب وہ مسلمان رہا یا دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا۔ لہٰذا ایسے شخص پر شرعی حکم کیا ہے؟ اور اس سے سلام و مصافحہ گفتگو کھانا پینا کرنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ کہنا کہ ہمیں تھوڑی دیر کے لیے مسلمانیت سے الگ ہونا ہے کلمۂ کفر ہے، یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ بحر الرائق میں ہے: ”من قصد الكفر ساعة او يومًا فهو كافر في جميع العمر.“(۱) اسی میں ہے: ”و يكفر بتلقين كلمة الكفر“(۲) اس شخص پر فرض ہے کہ اس کلمۂ کفر سے توبہ کرے پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اور اگر بیوی والا ہے اور اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو کہے میں ہر کلمہ گو کو مسلمان جانتا ہوں۔

مسئولہ: ذاکر حسین رضوی، مدرسہ رضویہ دار القرآن، حاجی نگر ضلع ۲۴/ پرگنہ- ۱۲/ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں:

ہمارے علاقے میں ایک حافظ صاحب حسین گورکھپوری وہ یہاں آ کر حاجی نگر میں مجیبی امانی امام کی

[۱] البحر الرائق، ج:۵، ص:۱۳۳، باب أحكام المرتدين، دار المعرفة، بيروت
[۲] البحر الرائق، ج:۵، ص:۱۳۳، باب أحكام المرتدين، دار المعرفة، بيروت

جگہ جب کہ مجیبی امانی امام دیوبندی و وہابی سے بیزاری نہیں کرتا ہے۔ حافظ مذکور حمایت کرتے ہیں اور اپنی تقریروں میں بھی اچھا کہتے ہیں کہ سب کلمہ پڑھنے والے مسلمان ہیں۔ اور مجیبی تیغی ایک ہے اور رضویوں سے چیلنج کرتا ہے کہ خانقاہ مجیبیہ سنی خانقاہ ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ مجیبی امانی امام کا ساتھ تا قیامت نہیں چھوڑیں گے۔ کیا حافظ مذکور سنی رہا اور کھلے عام دیوبندیوں و وہابی سے میل جول کرتے ہیں۔ کیا حافظ مذکور امامت کر سکتا ہے؟ مندرجہ بالا مذکور کے مطابق حافظ اور مجیبی امانی امام سنی ہے ان لوگوں کے ساتھ میل جول، رکھا جائے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

اس شخص نے جو یہ جملہ کہا ہے کہ میں ہر کلمہ گو کو مسلمان جانتا ہوں تو یہ کافر و مرتد ہو گیا۔ اسے امام بنانا جائز نہیں۔ اس کا وعظ اور تقریر سننا جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز قضا کے برابر ہے۔ کلمہ گو افراد میں دیوبندی، رافضی، قادیانی بھی ہیں جن کے بارے میں سارے اہل سنت متفق ہیں جو ان کے کفر و عذاب کے بارے میں شک کرے وہ کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں کافر کو کافر نہیں کہوں گا۔ ہندو کو کافر نہ ماننا کیسا ہے؟ نبی کی گستاخی کفر ہے۔

مسئولہ: نسیم اختر، کیر آف شریف رضا، گدری بازار، چھپرہ، بہار۔ ۴؍ ربیع الآخرہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ زید بکر کے گھر دین کی باتیں سنانے کے لیے گیا اور اس کو اور اس کے ماں باپ کو سلام کیا۔ خیریت پوچھا بعدہٗ انھیں عقیدے کی باتیں بالتفصیل سمجھایا۔ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو سنایا، قرآن شریف کی آیتیں پڑھ کر انھیں بتایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کے عالم ہیں۔ جو ان کے علم غیب سے انکار کرے اللہ پاک نے انھیں کافر فرمایا، وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا اشرف علی تھانوی وغیرہ کے عقائد کفریہ بتایا کہ انھوں نے ایسی ایسی گستاخیاں سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کی ہیں۔ ''حفظ الایمان'' میں یہ عبارت، ''براہین قاطعہ'' میں یہ عبارت، ''تقویۃ الایمان'' میں یہ عبارت موجود ہے بلکہ ''حفظ الایمان'' کی عبارت کھول کر دکھایا اور بتایا کہ علمائے حرمین شریفین اور ہندوسندھ کا فتویٰ ہے کہ وہ لوگ گستاخی کر کے کافر مرتد ہو گئے۔

اور فرمایا:

من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر. جو ان کے کفر میں شک یا تردد کرے وہ کافر ہے۔

پھر زید نے یہ پوچھا کہ اب یہ لوگ مسلمان ہیں یا کافر؟ تو بکر نے کہا کہ ہم کافر کو کافر نہیں کہیں گے بلکہ ہندوؤں کو بھی کافر نہیں کہیں گے۔ زید نے بکر سے پوچھا یہ بولیاں کفر کی ہیں یا نہیں؟ ایسا کہنے والا کافر ہوگا یا نہیں؟ تو بکر نے کہا کہ ہاں وہ بولیاں کفر کی ہیں، ایسا کہنے والا کافر ہے۔ لیکن جب اشرف علی تھانوی وغیرہ کو کافر کہنے کو کہا تو اس نے کہا میں ان کو کافر نہیں کہوں گا، جو تم کہلوانا چاہتے ہو میں نہیں کہوں گا۔ جس طرح تم اعلیٰ حضرت کا پیالہ پئے ہو ویسے ہی میں ان (وہابیوں، دیوبندیوں) کا پیالہ پیا ہوں، اور کہا کہ جب شریف چار ہیں تو بریلی شریف، اجمیر شریف، کہاں سے آ گیا، اور کہا کہ تم اعلیٰ حضرت کو اعلیٰ حضرت کیوں کہتے ہو؟ اور کہا کہ ہم مزار پہ جائیں گے مگر ان کے وسیلے سے دعا نہیں مانگیں گے۔ تو زید نے کہا میں تم کو کافر مانتا ہوں۔ اس پر بکر نے کہا میں تم کو بدعتی مانتا ہوں۔ زید نے پوچھا میں کیوں بدعتی ہوں؟ تو وہ خاموش رہا اور وہاں پر بکر کا بیٹا حامد بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کہ ہمارے جتنے لڑکے پیدا ہوں گے سب کو اہل حدیث بناؤں گا۔

آیا اب بکر کافر ہے یا صرف گمراہ؟ مسلمانوں کو اس کے یہاں کھانا پینا، جنازہ میں شریک ہونا، اس کے یہاں لڑکی دینا، یا اس کے یہاں سے لڑکی لانا، اپنے مساجد میں آنے دینا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟ اور حامد پر شرعاً کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیلاً جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

سوال میں لکھی ہوئی تفصیلات کے مطابق بکر بلا شبہہ کافر مرتد اسلام سے خارج ہے۔ تھانوی کی ''حفظ الایمان'' والی عبارت دیکھنے کے بعد بھی تھانوی کو کافر نہ کہنا، بلکہ یہ کہنا کہ میں ان سبھوں کا پیالہ پئے ہوا ہوں۔ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ عقیدۃً پکا دیوبندی ہے اور بعد میں جو کچھ وہ بکا وہ بھی اس کے دیوبندی، وہابی ہونے کی دلیل ہے۔ ''حفظ الایمان'' کی عبارت میں قطعی یقینی طور پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو کسی نبی کی توہین کرے وہ کافر ہے، اور ایسا کافر کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ امام قاضی عیاض شفا میں پھر علامہ شامی نے تحریر فرمایا:

"أجمع المسلمون علی أن شاتم النبي کافر و من شک في کفره و عذابه کفر."[۱]

مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا کہ اس کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

پھر بکر کا ایک ہی کفر نہیں، اس نے کہا میں کافر کو کافر نہیں کہوں گا، یہ دوسرا کفر۔ کافر کو کافر جاننا ماننا ضروریات دین سے ہے اور بوقت ضرورت اسے کافر کہنا فرض۔ اس کا تیسرا کفر یہ ہے، اس نے کہا میں ہندوؤں کو بھی کافر نہیں کہتا۔ ہندو کافر ہی نہیں، کافر کی بدترین قسم مشرک ہیں۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ بکر سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ حدیث میں بدمذہبوں کے بارے میں فرمایا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواکلوهم ولا تناکحوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا علیهم."[۲]

نہ ان کے پاس اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو، نہ ان سے شادی بیاہ کرو،

یہی حکم حامد کا بھی ہے جس نے یہ بکا میں اپنے لڑکوں کو اہل حدیث بناؤں گا، (آج کل) اہل حدیث جو لوگ اپنے کو کہتے ہیں وہ غیر مقلد اور وہابی ہیں، وہ بھی کافر مرتد دین سے خارج ہیں۔ یہ کہنا کہ میں اپنے لڑکوں کو اہل حدیث بناؤں گا۔ اس کا حاصل یہی ہے گویا اس نے یہ کہا میں اپنے لڑکوں کو وہابی بناؤں گا، کافر بناؤں گا، اور کسی کو کافر بنانا کفر، اور کفر کا ارادہ بھی کفر۔ عالم گیری میں ہے:

"و إن رضي بکفره (أي غیره) لیقول في اللّٰه مالا یلیق بصفاته یکفر وعلیه الفتویٰ کذا في التتار خانیة."[۳]

اسی میں ہے:

"لو قالت لزوجها إن جفوتني بعد هذا أو قالت إن لم تشتر لي کذا لکفرن کفرت، في الحال."[۴]

واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] ردالمحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ص:۳۷۰، ج:٦، دارالکتب العلمیة لبنان۔

[۲] المستدرك للحاکم، ص:٦۳۲، ج:۳، السنة لابن عاصم، ص:٤٨۳، ج:۲۔

[۳] عالم گیری، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین ما یتعلق بالإیمان والإسلام، ص:۲۵۷، ج:۲، رشیدیه۔

[٤] عالم فتاویٰ عالم گیری، ص:۲۷۹، ج:۲، کتاب السیر، الباب التاسع، فی أحکام المرتدین، رشیدیه۔

ہماری کمیٹی میں رام راج قائم ہو گیا ہے کہنا کیسا ہے؟
کسی مسلمان کو یہ کہنا کہ ہم تم کو مسلمان نہیں سمجھتے

مسئولہ: مولوی محمد حبیب قادری، مہابیر گنج، رامانوج گنج، سرگوجہ (ایم. پی.)-۱۱ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ موضع پنڈری میں سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی دو کمیٹی قائم ہے۔ ایک کمیٹی کے زید وبکر دونوں افراد ہیں، زید نے اپنی کمیٹی میں آپسی اختلاف کی بنیاد پر یہ پابندی لگایا کہ میری کمیٹی کے افراد نے مذکورہ فیصلے کو نظر انداز کیا اور دوسری کمیٹی میں آمدورفت جاری رکھا۔ اس سلسلے میں زید وبکر میں تلخ مباحثہ ہو گیا جس سے زید نے اپنی کمیٹی کے لوگوں کی آزادروی کو دیکھتے ہوئے طیش میں کہہ دیا کہ ہماری کمیٹی میں رام راج قائم ہو گیا ہے۔ ہم لوگ مان لیے ہیں۔ بکر کے اصرار پر زید نے مذکورہ جملہ تین مرتبہ کہا بعدۂ طیش میں ہی بکر نے زید کو کہہ دیا کہ ''ہم آپ کو مسلمان نہیں سمجھتے ہیں، آپ کفر تک پہنچ گئے۔ واضح ہو کہ زید قدرے اردو پڑھنا لکھنا جانتا ہے جب کہ بکر اردو زبان سے قطعی ناواقف ہے۔

مذکورہ بحث ومباحثہ کے دوران ''زید'' اور ''بکر'' نے جو جملے اپنی اپنی زبان پر لائے از روئے شرع فریقین کے بارے میں کیا حکم عائد ہوتا ہے، اور ان سے عوام المسلمین کا کیا سلوک ہوگا؟ مدلل و مفصل تحریر فرمائیں بینوا وتوجروا۔

مذکورہ بیان کی تصدیق کرتے ہوئے فریقین نے دستخط کیے۔

الجواب

ہماری کمیٹی میں رام راج قائم ہو گیا ہے اس کہنے میں کوئی حرج نہیں، زید کی مراد اس کا عرفی معنی ہے یعنی عوام کا آزاد ہو جانا، جیسا کہ اس کے پہلے کے جملے سے کہ لوگوں کی آزادروی کو دیکھتے ہوئے الخ۔ سے ظاہر ہے البتہ بکر نے زید کو جو یہ کہا کہ ہم تمھیں مسلمان نہیں سمجھتے، بہت سخت جملہ ہے **منجر الی الکفر** ہے۔ مسلمان نہ سمجھنے کا مطلب ہوتا ہے کہ کافر سمجھتے ہیں، اگر یہ جملہ اس نے بطور گالی کے کہا تو گنہگار ہوا اور تعزیر کا مستحق اور اگر اس نے زید کو کافر اعتقاد کر کے کہا تو بکر خود کافر ہو گیا۔ درمختار میں ہے:

”عزر الشاتم بيا كافر وهل يكفر إن اعتقد المسلم كافرًا نعم وإلا لا.“[1]
دوسری صورت میں بکر کے اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی وہ اسلام سے خارج ہوگیا اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس جملے سے توبہ کرے۔ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اور بیوی کو رکھنا چاہے تو اس سے تجدید نکاح کرے بکر مان جائے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام سب بند کردیں۔ اسی حال پر مرجائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہوں، نہ کفن دفن میں۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۳/ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

بی۔ جے۔ پی۔ کو ووٹ دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: (۱) عبد التوحید، رضوی کتاب گھر، سیونڈیہہ بکارو اسٹیل سٹی (بہار)-۱۸/ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:
ان دنوں ہمارے شہر بکارو اسٹیل سٹی میں کچھ مسلم عوام وعلما میں سے بی جے پی کو ووٹ دلانے دینے اور اس پارٹی کی مکمل رکنیت حاصل کرکے بھارتی جنتا پارٹی کی وکالت کرنے والوں کو کافر ومرتد اور خارج اسلام ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔ ان سب کی دلیل یہ ہیں۔
(الف) بھارتی جنتا پارٹی ہندو راج قائم کرنا چاہتی ہے۔ (ب) مسلم پرسنل لا میں ترمیم کرکے یکتا سول کوڈ کے نفاذ کے لیے کوشاں ہے۔ (ج) مساجد وعیدگاہ کو مندروں میں تبدیل کرنا چاہتی ہے۔ جس کی کھلی شہادت بابری مسجد کی شہادت ہے۔ (د) بھارتی جنتا پارٹی ہندو راج قائم کرکے آر. ایس. ایس. کی تعلیمات کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ آر. ایس. ایس. کی تعلیمات ومقاصد مسلمانوں کا شدھی کرنا، اسلام کو نیست ونابود کرنا، اور بندے ماترم کہلوانا ہے اور ہندو دھرم میں مسلمانوں کو شامل کرنا ہے۔ جب کہ یہ سارے معاملات جمہوریت کے منافی ہیں اور اسلام کی توہین ہے اور توہین اسلام کفر ہے اس لیے بھارتی جنتا پارٹی میں شامل مسلمان اور اس کو ووٹ دلانے والے خارج اسلام ہیں کیوں کہ ووٹ دینا اور دلانا اور اس پارٹی کی رکنیت حاصل کرنا کفر کی مدد ہے۔ اور مدد کفر، کفر ہے۔
لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ مفصل جواب کے ساتھ یہ بھی واضح فرمادیں کہ مذکورہ وجوہات کی وجہ

[1] در مختار، ج:٦، ص:١١٦، كتاب الحدود، باب التعزير، دار الكتب العلمية۔

سے کفر کا فتویٰ دینا جائز ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کیوں، اور اگر ہاں تو پھر کیا ان کے ساتھ کافروں ہی جیسا سلوک کیا جائے؟

الجواب

بی. جے. پی. کے بارے میں آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے اس لیے اگر کوئی مسلمان بی جے پی کی ان دفعات کو جاننے کے بعد اس نیت سے بی جے پی کی حمایت کرے یا اس کی پارٹی میں شریک ہو یا اسے ووٹ دے تو یقیناً وہ کافر و مرتد ہے۔ لیکن عام طور پر مسلمان ووٹ اپنے ذاتی مفادات حاصل کرنے کے لیے دیا کرتے ہیں۔ ان کا مقصود پارٹی کی اغراض و مقاصد حاصل کرنا نہیں ہوتا بلکہ اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً ملازمت، کوئی لائسنس یا کسی مقدمہ میں براءت وغیرہ یا یہ کہ کچھ پیسے مل جائیں گے۔ اس لیے بھاجپا کے ہر ووٹ دینے والے کو کافر و مرتد کہنا صحیح نہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ حرام اشد حرام۔ فسق بدترین فسق اور مسلمانوں سے غداری ضروری ہے۔ اگر پارٹیوں کے منشور کو دیکھا جائے تو از روئے شرع کسی پارٹی کو ووٹ دینا جائز نہ ہوگا، کانگریس کیا کم ہے؟ بابری مسجد کا نزاع اور پھر اس کی شہادت کی ساری ذمہ داری کانگریس کے سر ہے۔ مسلمانوں کی دشمنی میں کانگریس نے کوئی کمی نہیں کی ہے۔ جس وقت کانگریس کو حکومت ملی تھی اس وقت کی بہ نسبت آج مسلمان کتنے پسماندہ ہو چکے ہیں، کتنے پیچھے ڈھکیل دیئے گئے ہیں، یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اور تقریباً تمام پارٹیوں کا یہی حال ہے کہ الیکشن کے وقت لمبے لمبے وعدے کرتے ہیں اور بعد میں مسلمان کی طرف دیکھتے نہیں۔ کوئی مسلمان فریاد لے کر جائے تو سنتے نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان کو کافر کہنا کفر، اور کافر کو کافر ماننا فرض

مسئولہ: اراکین انجمن بجھ بتہ پٹنہ سرگجہ (ایم. پی.)۔ ۱۶؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ کسی مسلمان کو کیا یہ حق ہے کہ کسی کو کافر کہے، خواہ جس کو کہا جائے وہ مسلمان ہو یا مشرک، کافر ہو یا مرتد منافق، اہل حدیث یا منکر۔ کسی فرقہ کا انسان ہو جیسے وہابی، دیوبندی، تبلیغی جماعت، اہل حدیث، رافضی، خارجی شیعہ بوہرہ وغیرہ وغیرہ۔ بہر حال کسی کو کافر کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ہمارے یہاں ایک حافظ رہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر دیوبندی وغیرہ کو جو شخص کافر نہ کہے وہ نہ کہنے والا بھی کافر ہے۔ کیا یہ کلام حافظ مذکور کا درست ہے اگر حافظ مذکور کا درست

ہے تو جواب دلیل کے ساتھ دیں جو دلیل آپ پیش کریں اس دلیل کا حوالہ نمبر وغیرہ درج کر دیں، اور اگر حافظ مذکور کا یہ کلام غلط ہو تو حافظ کو شرع شریف کی طرف سے کیا سزا دی جائے اور حافظ کی اقتدا میں نماز درست ہے یا نہیں، اور یہ حافظ پر قول و فعل کا شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

مسلمانوں کو کافر کہنا سخت گناہ منجر إلى الكفر ہے لیکن جو واقعی کافر ہو اس کو کافر جاننا کافر ماننا بوقت ضرورت اس کو کافر کہنا فرض ہے۔ یہاں تک کہ کافر کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔ درر غرر، الاشباہ والنظائر، درمختار وغیرہ میں ہے:

”من شك في عذابه وكفره كفر.“[1] — اس کے عذاب اور کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

وہابی، دیوبندی، غیر مقلد اللہ عز و جل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ واقعی جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ ملا علی قاری کی شرح شفا اور شامی میں ہے:

”أجمع المسلمون على أن شاتم النبي كافر من شك في كفره و عذابه كفر.“[2] — مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا کہ اس کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

حافظ جی جو کہہ رہے ہیں، بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کافر کو کافر نہ کہا جائے؟ ابوجہل کا نام اور کنیت

مسئولہ: سید عثمان جانی، مدینہ الیکٹریکل، آٹونگر، نیلو، کرناٹک

مسئلہ آج کل دیوبندی و دیگر فرقۂ باطلہ اور بعض اہل سنت کہتے ہیں کہ کافر کو کافر نہ کہو، دیوبندی کو دیوبندی نہ کہو، منافق کو منافق نہ کہو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آگے چل کر بدل جائے اور وہ دلیل پیش کرتے

[1] دِر مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ص: ۳۷۰، ج: ٦۔

[2] رد المحتار على در المختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء، ص: ۳۷۰، ج: ٦، دار الكتب العلمية، لبنان۔

ہیں قرآن مجید کی اس آیت کریمہ سے: **یا ایھا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم الآیۃ**. کیا ان کا یہ کہنا اور آیت کریمہ سے استدلال کرنا درست ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر کہنے والے کا کیا حکم ہے، اور آیتِ کریمہ کس بات پر دلالت کرتی ہے۔ آیتِ کریمہ کا اس مقام پر ذکر کرنا کیسا ہے۔ آیت کریمہ کا مطلب وشانِ نزول کیا ہے؟

الجواب

یہ جاہلانہ باتیں ہیں۔ ان سے پوچھو کافر کو کافر نہ کہیں تو کیا مسلمان کہیں، اور آیت کریمہ "لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ"[1] سے مراد مسلمان قوم ہے۔ یعنی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا سخریہ نہ کرے۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل کا ابو جہل نام رکھا، جب کہ اس کا نام عمرو تھا اور کنیت ابوالحکم۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ کافروں کو اے کافر کہہ کر پکارو۔

ارشاد ہے: "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ"[2]۔ تم فرما دو اے کافرو!

قرآن میں اور فرمایا گیا:

"اُولٰئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا"[3]۔ وہ لوگ بلاشبہہ کافر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان کو ابو جہل کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبد الرحمٰن، مبارک پور۔ ۱۷ر رمضان ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مسجد کا امام ہے اور اس کا بھائی بکر بھی کبھی کبھی نماز پڑھاتا ہے۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ دو آدمی مسجد میں نماز پڑھنے گئے اور وضو کے لیے پانی لینے کے واسطے مشین چلانے لگے۔ مشین نے جھٹکا دیا۔ اتفاق یہ پڑا کہ امام مذکور نماز تراویح پڑھا رہا تھا، بھول گیا۔ جب سلام پھیرا تو امام نے کچھ کہا مگر امام کے بھائی بکر نے کہا کہ "یہ نماز پڑھنے نہیں آتے چڑھانے آتے ہیں"۔ اس بکر نے ایک بار مسجد کے چندے میں شریک ہونے کے لیے مائک پر لوگوں کو بلاتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد کا چندہ ہے، سب کو شریک ہونا چاہیے، جو شریک نہیں ہوں گے وہ کافر۔

---

[1] قرآن مجید، پارہ: ۲۶، سورۃ حجرات، آیت: ۱۱۔

[2] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۵۱۔

[3] قرآن مجید، پارہ: ۳۰، سورۃ کافرون، آیت: ۱۔

اس بکر کا ایک اور کارنامہ یہ ہے کہ مسجد کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ عشا کی اذان کے بعد بکر نے مسجد کے دروازے پر سے باہر بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا کہ تم ایسے ہی شور کرتے تھے جیسے ابو جہل وغیرہ شور کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر۔ تم لوگ ابو جہل کو۔ بکر نے ایک مرتبہ تاکید کرتے ہوئے کہا کہ ''جو لوگ نماز جماعت سے نہیں پڑھتے وہ کافر ہیں۔ جب اس کا تذکرہ امام مسجد سے ہوتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی حمایت کرتا ہے اور قول و فعل میں اس سے اتفاق کرتا ہے۔ ایسے امام اور اس کے بھائی کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں اور مذکورہ باتیں کہنے والے پر کون سا جرم عائد ہوتا ہے۔ شرعاً مطلع فرمائیں۔

الجواب

کسی مسلمان کو کافر کہنے کا حکم بہت سخت ہے۔ حدیث میں ہے: جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہا اور واقع میں وہ کافر نہیں تو کہنے والے پر کفر لوٹ آتا ہے۔ فقہا فرماتے ہیں ''اگر کسی مسلمان کو کافر اعتقاد کر کے کافر کہا تو کہنے والا کافر ہے۔ اور اگر گالی کے طور پر کہا تو گنہ گار ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔'' در مختار میں ہے:

''عزّر الشاتم بیا کافر و أهل یکفر إن اعتقد المسلم کافراً نعم وإلا لا به یفتی.''[1]

اور یہی حکم ابو جہل کہنے کا ہے بکر نے اگر ان مسلمانوں کو کافر اس بنا پر کہا کہ واقعی اس کا اعتقاد یہی ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں تو وہ خود کافر ہو گیا اور اگر اس کا اعتقاد یہ نہیں صرف گالی کے لیے کہا ہے تو فاسق معلن اور مستحق تعزیر ہوا۔ زید جب اپنے بھائی بکر کی ان باتوں میں جو سوال میں مذکور ہیں حمایت کرتا ہے اور وہ اقوال جو سوال میں مذکور ہوئے ان سے بھی اتفاق کرتا ہے۔ تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو بکر کا، قرآن مجید میں ہے:

''اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.''[2]　　اب تم لوگ بھی انھیں جیسے ہو۔

اس لیے زید امامت کا اہل بہر صورت نہیں کیوں کہ ایک تقدیر پر کافر ہے اور ایک تقدیر پر فاسق

[1] در مختار، ج:٦، ص:١١٦، کتاب الحدود، باب التعزیر، دار الکتب العلمیة۔

[2] قرآن مجید، پارہ:٥، آیت:١٤٠، سورۃ النساء۔

معلن ۔کافر کی نماز، نماز ہی نہیں اس کے پیچھے کسی کی اقتدا درست نہیں ۔ درمختار میں ہے:

" وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها فلا يصح الاقتداء به أصلا. "[۱]

دوسری تقدیر پر جب کہ فاسق معلن ہے اسے امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے ۔غنیہ میں ہے:

"ولو قدموا فاسقا يا ثمون بناء على أن كراهة تقديمه كراهة تحريم. "[۲]

درمختار میں ہے:

"كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها. "[۳] واللہ تعالیٰ اعلم

یہ کہنا کہ میں وہابی ہوں ۔ صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟ کیرم بورڈ کھیلنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد جمال احمد رضوی، تنظیم اہل سنت کمیٹی دھرم پور، برنپور، بردوان

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) زید سنی صحیح العقیدہ کے پاس سنی بن جاتا ہے اور دیو بندی وہابی کے پاس دیو بندی وہابی بن جاتا ہے۔ سنی کے پاس سنی جیسی بات کرتا ہے اور وہابی دیوبندی کے پاس ان کی جیسی بات کرتا ہے ۔ شرع مصطفوی کے مطابق زید کے مطابق کیا حکم ہوگا؟

(۲) کسی ادارہ کی میٹنگ کے لیے زید کو اگر بلایا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو وہابی دیوبندی ہوں مجھ کو کیوں بلاتے ہو؟ زید کے متعلق شرع کا حکم کیا ہوگا؟

(۳) زید ایک طرف سنی بن جاتا ہے، ایک طرف مشہور دیوبندی ۔ مدرسہ کی مشہور مشاورتی کمیٹی کے قیام کے تحت مندرجہ ذیل جملے لکھتا ہے: "ادارہ ہم لوگ آسنسول کے عوام ملی وقومی کاموں میں حصہ لینے والے حضرات سے استدعا کرتے ہیں وہ اس کمیٹی کی ہمت افزائی کریں اور انھیں موقع فراہم کریں کہ وہ تعمیر وترقی

[۱] در مختار، ج:۲، ص:۳۰۱، کتاب الصلوٰۃ، باب الامامۃ، دار الکتب العلمیۃ۔

[۲] غنیۃ۔ ص:۵۱۳، فصل فی الامامۃ سبیل اکیڈمی۔

[۳] در مختار، ج:۲، ص:۱۴۷، کتاب الصلوٰۃ، باب صفۃ الصلوٰۃ، دار الکتب العلمیۃ۔

میں لگ جائیں۔"

④ زید فاسق معلن ہے، نماز نہیں پڑھتا ہے، روزہ نہیں رکھتا ہے، داڑھی منڈواتا ہے اور وہابی کا ذبیحہ کھاتا ہے، شیعہ کے یہاں بھی جاتا ہے، کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ علماے حق قوم کو لڑاتے ہیں۔ زید کرسیِ خطابت پر بیٹھ کر تقریر بھی کرتا ہے تو ہمارے مولانا صاحب روکتے ہیں، تم تقریر نہیں کر سکتے ہو تو وہ کہتا ہے کہ مولانا قوم کو لڑاتے ہیں، سنی علما اپنا نذرانہ بناتے ہیں۔ زید حق پہ ہے یا مولانا صاحب؟

⑤ زید پہلے سنی کا علم بردار تھا جب تک مسجد کا سکریٹری رہا۔ اب اس کو سکریٹری سے برخاست کر دیا گیا تو اب وہ دیوبندی مدرسہ کی مدد کرتا ہے چندہ دیتا ہے اور دیوبندی سے کہتا ہے کہ اب میں "شریعت یا جہالت" جو پالن حقانی کی لکھی ہوئی ہے، اس کو پڑھ کر میرا دماغ صاف ہو گیا ہے۔ دیوبندی ہی ٹھیک ہے اور سیدھے سادے مسلمانوں کے پاس جاتا ہے جو سنی خیال کے ہیں تو ان کے پاس سنی جیسی بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سیاست ہے۔ اس پر شرعی حکم کیا ہوگا، فرمایا جائے تا کہ ہم سنی مسلمان ایسے لوگوں سے بچ سکیں۔ دیوبندی، وہابی اور دیگر بدعقیدوں سے میل جول، کھانا پینا، سلام کرنا کیسا ہے؟

⑥ اپنی بیوی اور دوستوں کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ کر کیرم بورڈ کھیلنا کیسا ہے؟

الجواب

زید کے جو حالات سوال میں لکھے ہیں اس کے مطابق وہ بلاشبہہ یقیناً، حتماً وہابی، دیوبندی، سنیوں کا بڑا شاطر، بڑا چالاک عدوِ مبین ہے۔ اس قسم کے لوگوں کے بارے میں قرآن مجید میں ہے:

"وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ."(۱)

جب مومن سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے تھے۔

انھیں لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ."(۲)

کچھ لوگ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لائے، حالاں کہ وہ لوگ مومن نہیں۔

[۱] قرآن مجید، سورۃ البقرۃ، آیت:۱۴ [۲] قرآن مجید، سورۃ البقرۃ، آیت:۸، پارہ:۱

زید جب کہ یہ کہہ چکا کہ میں دیوبندی ہوں تو وہ دیوبندی ہے۔ اقرار مرد آزار مرد۔ اقرار سے بڑھ کر کوئی ثبوت نہیں اس کا حکم وہی ہے جو دیوبندیوں کا ہے۔ اس سے وعظ کہلانا یا اس سے وعظ سننا تو بڑی چیز ہے اس سے سلام کلام بھی حرام۔ حدیث میں ہے:

"إن الله اختارني واختارلي أصحابا و أصهاراً سياتی قوم يسبونهم و ينتقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم."(۱)

اللہ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے اصحاب واصہار چن لیے، جلد ہی ایک قوم آئے گی جو انھیں برا کہے گی ان کی شان گھٹائے گی، تم نہ ان کے پاس بیٹھو نہ اٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔

صحابۂ کرام واہل بیت عظام کی شان گھٹانے والوں، انھیں برا کہنے والوں کا جب یہ حکم ہے تو دیوبندی جو شانِ الوہیت ورسالت میں گستاخی کرتے ہیں ان کا حکم کتنا سخت ہوگا۔ مولانا صاحب نے بالکل صحیح اور حق کہا ہے۔ اور تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ زید سے سلام کلام، میل جول بند کردیں اور اس کے مکر سے بچیں۔

کیرم بورڈ کھیلنا جائز نہیں۔ ہدایہ میں ہے: إن الملاهي كلها حرام.(۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی کے استفسار پر کہ تم مسلمان نہیں، کے جواب میں "نہیں" کہنا کفر ہے۔ مسلمان نہ ہونے کا اقرار کافر ہونے کا اقرار ہے۔ عورت کے مرتد ہوجانے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔

مسئولہ: محمد قمر الحق خان، ہیڈ ماسٹر یو. پی. اسکول کنتری، سارگاواں، اورنگ آباد-۷ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ اگر گھریلو جھگڑے کی وجہ سے زید اپنی بیوی سے کہتا ہے صبر کرو اور نماز پڑھو، بیوی غصہ میں کہتی ہے نماز نہیں پڑھوں گی، پھر زید پوچھتا ہے کہ کیا تم مسلمان نہیں، پھر زید کی بیوی جواب دیتی ہے نہیں۔ مذکورہ بالا باتوں پر جواب دیتے ہوئے مندرجہ ذیل کے جوابات ارسال فرمائیں:

(۱) کیا زید کی بیوی اسلام سے خارج ہوگئی؟

---

[۱] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲

[۲] هدايه اخيرين، ج:۴، ص:۴۳۹، كتاب الكراهة، مطبع مجلس بركات مبارك پور

(۲) کیا زید اور اس کی بیوی کے درمیان نکاح قائم نہیں رہا؟

(۳) اگر زید اور اس کی بیوی کے درمیان نکاح قائم نہیں رہا تو زید پھر اسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو کن کن شرائط کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے؟

(۴) اگر زید کی بیوی اسلام سے خارج ہوگئی تو پھر اسے اسلام کے اندر لانے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

الجواب

زید کی بیوی بلاشبہہ کافر و مرتد ہوگئی۔ شوہر نے پوچھا، کیا تو مسلمان نہیں۔ اس کے جواب میں اس نے کہا، ''نہیں''۔ اس کا صریح مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے مسلمان نہ ہونے کا اقرار کر لیا۔ مسلمان نہ ہونے کا اقرار کافر ہونے کا اقرار ہے۔ دونوں میں تلازم ہے۔ رہ گیا یہ کہ وہ نکاح فسخ ہوا کہ نہیں اس میں علما کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ نکاح فسخ ہو گیا۔ اور مشائخِ بلخ نے فرمایا کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا وہ اپنے اسی شوہر کے نکاح میں رہتی ہے، اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔ درمختار میں ہے:

''و أفتیٰ مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجرا و تیسیرا لا سیما التي تقع في المكفر ثم تنكر قال في النهر و الافتاء بهذا اولیٰ من الافتاء بما في النوادر.''[1]

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ جلد اول میں بھی اسی پر فتویٰ دیا۔ جو لوگ نکاح فسخ ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورت کسی اور سے نکاح نہیں کر سکتی، وہ پہلے شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی، اس لیے یہ ضروری ہے کہ یہ عورت پہلے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اس کے بعد زید سے اس کا نکاح کیا جائے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ دوبارہ نکاح بھی کر لیا جائے تا کہ دونوں علما کے قول پر عمل ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندی کے کفریات پر مطلع ہو کر انھیں مسلمان سمجھنا کفر ہے۔
حضور نے چار منافقین کو مسجد نبوی سے نکال دیا۔
مسجد کی آمدنی سے اولیاے کرام کی نذر جائز ہے یا نہیں

مسئولہ: سید مختار حسن قادری، رسول پور، کود، ضلع کٹک - ۱۴؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک محلّہ بنام بائبل پور

[1] در مختار، ج:٤، ص:٣٦٧، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر۔ دار الكتب العلمية، لبنان۔

ہے۔اس محلے میں ہمارے لوگ (سنی) دو ثلث اور دیوبندی ایک ثلث ہیں۔ایک مدت سے دونوں میں صلاۃ وسلام کا معاملہ لے کر اختلافات ہوا تھا،مگر ابھی چند یوم ہوئے، دونوں فریق نے درج ذیل تحریری سمجھوتہ کیا ہے۔اس سمجھوتے کے بارے میں علماے اہل سنت کی کیا راے ہے؟

(۱)- محلے کے دیوبندی بریلوی دونوں مسلمان مل کر درج ذیل سمجھوتہ کرتے ہیں۔(۲)- جو امام مسجد میں رہے گا وہ دیوبندی اور بریلوی دونوں فریق کو مسلمان سمجھے گا اور لکھ کر دے گا کہ میں دونوں کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ (۳)-کسی کو بدعتی، رضا خانی، یا دیوبندی کافر وہابی وغیرہ نہیں کہے گا ۔(۴)- دیوبندیوں کے مذہبی کاموں میں دیوبندی کے طریقہ پر اور بریلویوں کے مذہبی کاموں میں بریلویوں کے طریقے پر عمل کرے گا۔(۵)-وہ اپنی تقریر میں کسی کی تکفیر نہیں کرے گا۔ (۶)- جو دوسرے مقرر آئیں گے وہ بھی کسی فرقہ کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے۔اسی طرح ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ میلاد شریف، گیارہویں وغیرہ مسجد کے فنڈ سے خرچ ہوگا۔

مذکورہ بالا فیصلے کو دونوں فریق نے قبول کر لیا ہے اور امام مسجد نے بھی قبول کر کے لکھ کر دے دیا۔

اب سوال یہ ہے کہ:

❶ کیا امام مذکور سنی باقی رہا؟ اس کے لیے کیا حکم ہے، کیا ان پر تجدید ایمان اور کھلے عام توبہ اور نکاح دوہرانا نہیں ہے؟

❷ کیا امام مذکور سنی باقی رہا۔امام مذکور نے یہ بھی لکھ کر دے دیا کہ وہ اہل مکہ ومدینہ کو مسلمان سمجھتا ہے۔

❸ دیوبندی کو مسجد میں آنے اور نماز میں شریک ہونے کی اجازت دینے سے کیا سنی حضرات اور امام مجرم نہیں ہیں؟

❹ دیوبندیوں کی الگ اور سنیوں کی الگ پنچایت بھی ہوگئی ہے،صرف مسجد اور امام پر ان دونوں کا سمجھوتا ہوا ہے۔

❺ مسجد کے اندر یا صحن میں شیرینی، یا مٹھائی یا کچھ دیگر اشیا فاتحہ تقسیم کر کے کھانا، جب کہ مسجد آلودہ ہوتی ہو، کیا حکم ہے؟

❻ مسجد کی آمد و خرچ دیکھنے والے دیوبندی تین اور سنی چار افراد مل کر کمیٹی بنائے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟

❼ وقف بورڈ کی نمائندگی کرنے والے بھی دیوبندی دو اور سنی تین مقرر ہوئے ہیں۔مسجد کی جائداد

اور فنڈ سے اولیاے کرام رحمہم اللہ کا فاتحہ اور گیارہویں شریف کا خرچ کرنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ سمجھوتا اور مصالحت نہیں یک طرفہ دیوبندیوں کی فتح مبین ہے۔ دیوبندی اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں۔ علماے عرب و عجم، حل و حرم، ہند و سندھ نے متفقہ طور پر یہ فتویٰ دیا ہے کہ دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہو کر جو انھیں کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔ دیوبندی یہی چاہتے ہیں کہ ہماری بدعقیدگی اور جرم چھپا رہے۔ اس کو کوئی ظاہر نہ کرے۔ ان کے پیشواؤں نے اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی ہے عوام اس سے باخبر نہ ہوں۔ اس معاہدے کے تحت وہابی اپنے مقصد میں سو فیصدی کامیاب ہو گئے۔ امام مسجد اگر ان دیوبندیوں کے کفریات پر مطلع ہے جن پر علماے عرب و عجم نے ان کی تکفیر کی ہے، پھر بھی اس معاہدے پر دستخط کر دیے تو یہ امام سنی نہ رہا۔ اہل سنت کو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ سنی کتنے بیوقوف ہیں کہ مسجد اہل سنت کی اور اس میں وہابیوں کو دخیل بنا دیا۔ وہابی، عیار، چالاک، مکار ہوتے ہیں۔ جھوٹ بولنا ان کے یہاں عبادت ہے اور فریب دے کر اہل سنت کی مسجد و مدرسہ پر قبضہ کرنا، ان کے عقیدے کی رو سے سب سے بڑا ثواب ہے۔ اب اس مسجد کا خدا حافظ۔ کیا کوئی شخص یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے گھر کی ملکیت میں کوئی اجنبی داخل ہو جائے، پھر سنیوں نے مسجد کے بارے میں یہ کیسے برداشت کر لیا۔ تمام اہل سنت پر فرض ہے کہ اس معاہدے کو دیوبندیوں کے منہ پر مار دیں۔ اس کی ایک دفعہ بھی قابلِ قبول نہیں اور دیوبندیوں کے عمل دخل سے مسجد کو بالکل پاک رکھیں۔ سنیوں کی مسجدوں کی آمد و خرچ سے دیوبندیوں کو کیا سروکار، اور انھیں دخل دینے سے کیا غرض۔ دیوبندیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آنے دینا حرام و گناہ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو بھری مسجد سے نکال دیا۔ مسجد میں شیرینی وغیرہ اس طرح تقسیم کرنا کہ مسجد آلودہ ہو، حرام و گناہ ہے۔ اگر پہلے سے یہ ہوتا چلا آیا ہے کہ مسجد کی آمدنی سے اولیاے کرام کی نیاز فاتحہ ہوتی آئی ہے تو جائز ہے، اس کا مطلب یہ ہوا وہ مسجد کے ساتھ ان کاموں کے لیے بھی وقف کیا یا جو لوگ مسجد پر کچھ دیتے ہیں وہ ان کاموں کے لیے بھی دیتے ہیں۔ اور اگر پہلے سے یہ ہوتا نہیں آیا ہے تو جائز نہیں۔ مسجد کی آمدنی صرف مسجد پر خرچ کی جائے۔ دوسری جگہ اس کا صرف کرنا حرام و گناہ ہے، اگر چہ وہ کام کتنا ہی اچھا ہو۔ حتی کہ ایک مسجد کی آمدنی دوسری پر خرچ کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی کو وہابی دیوبندی کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبد الغفار سرکا ہیں شریف، پوسٹ قابل پور، مظفر پور، بہار

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ:

بکر، عمرو، خالد سنی صحیح العقیدہ ہیں، مسلک اہل سنت حضرت علامہ احمد رضا خان صاحب اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے پابند ہیں، زید، بکر، عمرو خالد کو دیوبندی وہابی کہتا ہے۔ شریعت مطہرہ میں زید کیا قرار پائے گا کہ قرآن وحدیث کے حوالے سے جواب عنایت کریں۔

الجواب

زید نے اگر بکر، عمرو، خالد کو وہابی دیوبندی بہ نیت سب وشتم کہا ہے تو گنہ گار ہے اور اگر ان سنیوں کو وہابی دیوبندی اعتقاد کر کے ان کو وہابی دیوبندی کہا ہے تو زید خود کافر ہے۔ درمختار میں ہے:

”و عزّر الشاتم بيا كافر و هل يكفر إن اعتقد المسلم كافرًا نعم و إلا لا.“[1]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مذاق میں اپنے آپ کو وہابی دیوبندی کہنا، مذاق میں بھی کلمۂ کفر بکنے والا کافر ہو جائے گا

مسئولہ: محمد ساجد رضوی ڈی ۹۲/۴۲، جگ جیون پورہ، مدن پورہ، وارانسی- ۲۲/ ربیع الآخرہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں یہاں فرید وعمر میں اس بات میں تفرقہ چل رہا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

۱ زید کہتا ہے کہ کوئی سنی مسلمان کسی سے جھگڑا یا غصہ یا ہنسی کے عالم میں اپنے آپ کو دیوبندی یا وہابی کہہ دے تو وہ انھیں میں سے ہو جاتا ہے یعنی کافر ہو جاتا ہے۔

۲ عمر کہتا ہے کہ اگر اس کا عقیدہ صحیح ہے تو اس کو دیوبندی یا وہابی نہیں کہا جا سکتا، اگر چہ وہ اپنے آپ کو دیوبندی یا وہابی کہہ رہا ہو بلکہ اس سے پوچھا جائے کہ تو نے دیوبند یا نجد شہر کی بنا پر اپنے آپ کو دیوبندی یا وہابی کہا ہے یا کسی دیوبندی یا وہابی عقائد کی بنا پر تو اس نے کہا کہ دیوبندی وہابی عقائد کی بنا پر تب بھی عمر

[1] در مختار، ج:٦،ص:١١٦، كتاب الحدود، باب التعزير، دار الكتب العلمية، لبنان۔

کہتا ہے کہ اس کو کافر نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دیوبندی وہابی کی کفریاتی باتوں کو نہ جانتا ہو۔
مگر زید کا کہنا ہے کہ وہ دیوبندی یا وہابی عقائد کی کفریاتی باتوں کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اس کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ (میں دیوبندی یا وہابی عقائد کی بنا پر ہوں) تو اس پر کفر لازم ہے بلکہ ہر دیوبندی وہابی کو کافر کہا جائے گا۔ اس لیے کہ حالیہ زمانہ میں لوگ جانتے ہیں کہ دیوبندی یا وہابی ایک الگ مذہب ہے۔

الجواب

①-② جو شخص جھگڑے کی حالت میں یا مذاق کے طور پر یہ کہے کہ میں دیوبندی ہوں یقیناً وہ دیوبندی کافر مانا جائے گا۔ اقرار مرد، آزار مرد، عالم گیری میں ہے:

"مسلم قال أنا ملحد يكفر."[۱] جو یہ کہے کہ میں کافر ہوں وہ کافر ہو گیا۔

جو زبان سے کوئی شخص کلمۂ کفر بکے تو اس کے اوپر کفر کا حکم لگایا جائے گا ہمیں اس سے بحث نہیں کہ اس کے دل میں کیا ہے، امام ابن حجر مکی اعلام میں فرماتے ہیں۔

"عملنا بما دل عليه لفظه صريحا فقلنا له أنت حيث أطلقت هذا اللفظ ولم تاوّل كنت كافرا و ان كنت لم تقصد بذلک انا نحكم بالكفر باعتبار الظاهر والارادةُ وعدمها لاشغل لنابها." ہم اس کے مطابق عمل کرتے ہیں جس پر لفظ صریحاً دلالت کرتا ہے اور ہم کہتے ہیں جب تو نے اس لفظ کا اطلاق کیا اور تاویل نہیں کی تو تو کافر ہو گیا، اگرچہ تیرا یہ قصد نہ ہو اس لیے کہ ہم ظاہر کے اعتبار سے کفر کا حکم کرتے ہیں ارادہ اور عدم ارادہ سے ہمیں کوئی کام نہیں۔

اور یہ کہنا کہ میں نے ہنسی مذاق میں کہہ دیا تھا یا غصے میں کہہ دیا تھا یہ تاویل نہیں اور نہ اس کا اعتبار اگر کوئی شخص ہنسی مذاق میں بھی کلمۂ کفر بکے گا تو کافر ہو جائے گا، منافقین نے یہ کہہ دیا تھا، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کی کیا خبر ان سے مواخذہ ہوا تو انھوں نے کہا:

"اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَ نَلْعَبُ."[۲] ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے۔

اللہ عزوجل نے اس کے بارے میں فرمایا:

"قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ."[۳] مومن ہونے کے بعد تم کافر ہو گئے۔

---

[۱] عالم گیری، ج:۲، ص:۲۷۹، کتاب السیر، باب التاسع، فی احکام المرتدین (مایتعلق بتلقین الکفر، الخ۔

[۲] قرآن مجید، سورة التوبة، پارہ:۱۰، آیت:۶۵۔ [۳] قرآن مجید، سورة التوبة، پارہ:۱۰، آیت:۶۶۔

پھر یہاں تو اس نے صاف اقرار کرلیا ہے کہ میں ”دیوبندی یا وہابی عقائد کی بنا پر ہوں۔“ اب تو کسی تاویل کی بھی گنجائش نہیں اگر وہ دیوبندی یا وہابی عقائد کو نہ جانتا تو کیسے کہتا کہ میں عقیدے کی بنا پر دیوبندی ہوں، اگر وہ دیوبندی عقائد نہ جانتا تو کہہ دیتا کہ میں نہیں جانتا کہ دیوبندی عقیدہ کیا ہے۔ غرض کہ سوال میں جو تفصیل درج ہے۔ اس کی بنا پر بلا شبہہ زید دیوبندی وہابی کافر و مرتد ہو گیا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان کو وہابی کہنا۔

مسئولہ: حبیب الدین قادری، دار العلوم اسلامیہ، عربیہ سعدی مدن پور، باندہ (یو. پی.)-۷ر صفر ۱۴۰۷ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ جو شخص ایسا سنی صحیح العقیدہ ہو کہ علما اور عوام کے سامنے ان تمام افراد کو جنھیں علمائے حرمین طیبین نے کافر و مرتد قرار دیا اور ان کے تمام ہم عقیدہ لوگوں کو کافر و مرتد کہتا اور مانتا ہو، اس شخص کو اگر کوئی وہابی (کافر) کہے تو شرعاً اس کے لیے کیا حکم ہے۔ حدیث مبارکہ: ”لا يرمي الرجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر إلا ارتد عليه إن لم يكن صاحبه كذلك. کے تحت آیا یہ حکم وہابیت (کفر) کے قائل پر لوٹے گا یا نہیں۔ نیز ایسے آدمی پر صرف توبہ ضروری ہے یا توبہ کے ساتھ تجدیدِ ایمان، تجدیدِ نکاح اور تجدیدِ بیعت بھی کرنی پڑے گی؟

الجواب

اگر سب و شتم اور زجر کے طور پر کہا ہے تو گناہ ہے اور اگر کافر اعتقاد کر کے کہا ہے تو خود کافر۔

واللہ تعالیٰ اعلم

غصہ میں اپنے آپ کو دیوبندی کہنے والے کا حکم

مسئولہ: شیخ منور الدین قادری، مقام بکھڈا روڈ، پوسٹ بری پیڑا، ضلع میورنج بھنج، اڑیسہ

مسئلہ (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص خود اپنی زبان سے دو آدمی کے سامنے کہا کہ میں دیوبند کا ماننے والا ہوں جب ان دو آدمی کے سامنے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ میں غصہ سے کہہ دیا ہوں ورنہ میں سنی ہوں مگر جب توبہ کرنے کو کہا جاتا ہے تو انکار کرتا ہے۔ مذکورہ بالا شخص پر شریعت اسلامیہ کیا حکم دیتی ہے؟ شرعی دلائل سے نوازیں۔

❷ مذکورہ بالا شخص وہابی مولوی کو اپنی دوکان میں بٹھاتا ہے اور ان سے دوستی و محبت رکھتا ہے، اگر اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اس بدعقیدہ مولوی سے تعلق مت رکھو، کہیں تم کو گمراہ نہ کر دے تو کہتا ہے وہ لوگ (یعنی دیوبندی حضرات) تم لوگ سے (یعنی سنی لوگوں سے اچھے ہیں کیوں کہ سنی حضرات اور سنی مولوی ذرا ذرا سی بات پر دیوبندی کو کافر کہتے ہیں مگر کافر کو کافر کہنا منع ہے، اور کہتا ہے کہ کیا وہ لوگ (دیوبندی مولوی) میری دوکان یا میرے پاس بیٹھے تو کیا میں کافر ہو جاؤں گا؟ مگر وہ مذکورہ بالا شخص ان لوگوں سے دوستی نہیں توڑتا اور کہتا ہے کہ دیوبندی پہلے یا بریلی پہلے۔ تو ایسے شخص پر شریعت اسلامیہ میں کیا حکم ہے؟ شرعی دلائل سے نوازیں۔

الجواب

❶-❷ جس نے یہ کہا کہ میں دیوبند کا ماننے والا ہوں وہ اگر دیوبندی بھی نہیں تھا تو اس کہنے کی وجہ سے دیوبندی ہو گیا۔ اس کا یہ کہنا کہ میں نے غصہ میں یہ کہا ہے اس کو دیوبندی ہونے سے بچائے گا نہیں یہ اس کا جھوٹا بہانہ ہے، پھر جب یہ اس کفری قول سے توبہ کرنے سے انکار کرتا ہے تو یہ بھی دلیل ہے کہ واقعی وہ دیوبندی ہی ہے۔ اگر وہ سنی ہوتا تو ضرور توبہ کر لیتا۔ اس کا یہ قول کہ دیوبندی آپ لوگوں سے اچھے ہیں بھی کلمۂ کفر ہے، اس لیے کہ دیوبندیوں کو ذرا سی بات پر کافر نہیں کہا گیا ہے۔ دیوبندیوں کے علما نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کی ہیں یہ ذرا سی بات نہیں ہے، بہت بڑی بات ہے۔ اتنی بڑی ہے کہ پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ کسی نبی کی توہین کرنے والا ایسا کافر و مرتد ہے کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

نیز اس نے کہا کہ کافر کو کافر کہنا منع ہے یہ شریعت پر افترا ہے۔ دیوبندی مولویوں کے دوکان پر بیٹھنے کی وجہ سے یہ شخص کافر تو نہیں ہوا مگر بدترین فاسق ہوا اور اس کا اندیشہ ہے کہ دیوبندی مولوی اس کو گمراہ کر کے کافر نہ بنا دیں۔ کیا اس جاہل کے نزدیک صرف کفر سے بچنا ضروری ہے حرام سے بچنا ضروری نہیں ہے۔ پیشاب پینا کفر نہیں کیا یہ شخص پیے گا؟ ہر گناہ سے بچنا مسلمان پر فرض یا واجب ہے اور بدمذہب مولویوں سے دور رہنا اشد ضروری۔ حدیث میں فرمایا گیا:

”و إياكم و إياهم لايضلونكم و لا يفتنونكم.“[۱]	ان سے بچو، ان سے دور رکھو کہیں تم کو گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

[۱] مشکوٰۃ شریف، کتاب الایمان، باب الاعتصام، بالکتاب والسنۃ، ص:۲۸، مجلس برکات۔

اور فرمایا:

”ولا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم.“[1]
نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

دیوبندی تو دیوبند کا مدرسہ قائم ہونے کے بعد پیدا ہوئے۔ جو تیرہویں صدی کے اخیر میں قائم ہوا۔ اہل سنت و جماعت بحمدہٖ تعالیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہیں۔ جن کو عناداً، شرارتاً فتنہ پرور بریلوی کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان کو کافر کہنا، کسی کو مسجد سے نکالنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبدالوہاب انصاری، مقام و پوسٹ گوتر ڈیہ، گریڈیہ، بہار

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو تصادم کی وجہ سے کافر کہے اور یہ بھی کہے کہ کان پکڑ کر مسجد سے باہر کر دیں گے۔ از روئے شرع کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر اس نے اس مسلمان کو گالی گلوج کے طور پر کافر کہا ہے جیسا کہ سوال میں ظاہر ہے تو کہنے والا گنہ گار ہوا۔ کافر نہ ہوا، اور اگر اس نے اعتقاد کر کے کافر کہا ہے تو کہنے والا خود کافر ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے:

”و عزّر الشاتم بيا كافر و هل يكفر إن اعتقد المسلم كافرًا نعم و إلا لا.“[2]

کسی مسلمان کو بلا عذر شرعی مسجد سے باہر کرنا گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ .“[3]
اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجد کو روکے اس میں نامِ خدا لیے جانے سے۔

اور اگر کسی کو عذر شرعی کی بنا پر مسجد سے نکلنے کے لیے کہا تو کوئی الزام نہیں بلکہ بعض صورتوں میں مستحق ثواب ہوگا۔ مثلاً وہ بدمذہب رافضی ہے یا مسجد میں شور مچایا تھا یا دنیا کی باتیں کی تھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] ابن ماجه، باب فى القدر، ص: ١٠، اشرفى بك ڈپو۔
[2] در مختار، ج:٦، ص:١١٦، كتاب الحدود، باب التعزير، دارالكتب العلمية۔
[3] قرآن مجيد، سورة البقرة، پاره:١، آيت: ١١٤۔

دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھنے والے کا حکم

مسئولہ: محمد امجد علی، مقام بیلاجبدی، جنک پوردھام (نیپال) - یکم شعبان المبارک ۱۴۰۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید وہابی کی نماز جنازہ میں شریک ہوا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور زید شادی شدہ ہے تو کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اب زید کو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا کیوں کہ اس نے وھابی کی نماز جنازہ پڑھی، کیا یہ کہنا صحیح ہے اگر صحیح ہے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ کو واضح فرمائیں۔

الجواب

وہابی کافر ومرتد ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھنے والا یقیناً سخت گنہ گار ہے۔ اور اگر پڑھنے والے نے وہابی کو مسلمان اعتقاد کرکے واقعی اس کی نماز جنازہ پڑھی تو ضرور اس پر توبہ وتجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی واجب ہے۔ کافر کی دعاے مغفرت کفر ہے، شامی میں ہے:

”قد علمت أن الصحیح خلافه فالدعاء به كفر لعدم جوازه عقلا ولا شرعاً ولتكذيبه النصوص القطعية.“[۱]

درمختار میں ہے: **”ومافيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح.“**[۲]

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی شرما حضوری یا کسی اور وجہ سے یوں ہی بلا نیت نماز نمازیوں کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس پر تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم نہیں، مگر پھر بھی گنہ گار فاسق ضرور ہوگا توبہ اس پر فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندی مناظر کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد سرور، قاضی پورہ، ٹانڈہ، فیض آباد، (یو. پی.) - ۱۲ر ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ عمرو ایک پکا سچا، سنی بریلوی المسلک فرد ہے۔

---

[۱] ردالمحتار، ج:۲، ص:۲۳۷، کتاب الصلوٰۃ، باب صفة الصلوٰۃ، دارالکتب العلمیة۔
[۲] در مختار، ج:۶، ص:۳۹۰، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطبع زکریا۔

اس نے ایک دیوبندی مناظر عالم جو کہ سیاسی رہنما اور ہر دل عزیز آدمی تھے ان کی نماز جنازہ اور تعزیتی جلسے میں شرکت کی اور ان کے لیے ان الفاظ میں ''اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ دعا کی۔ شہر کے ہزاروں لوگوں نے جو کہ بریلوی مسلک سے متعلق ہیں بالخصوص پیش امام حضرات نے بھی شرکت کی۔ ایسی صورت حال میں کیا عمرو کفر کا مصداق ہوتا ہے؟ کیا امام شرعی زد میں آگئے ہیں؟ اور اگر امام صاحب پر شرعی گرفت ہوتی ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنے والے مقتدیان کے لیے کیا حکم ہے؟ اور اگر شرعی گرفت مندرجہ بالا لوگوں پر آتی ہے تو ان کے لیے کیا شرعی جواز ہے؟

الجواب

یہ مسئلہ ٹانڈہ ہی سے دوبار پہلے بھی آچکا ہے۔ اب پھر آیا ہے۔ مجھے اتنی فرصت نہیں کہ ایک ہی جگہ کے ایک سوال کو بار بار مفصل و مدلل لکھ سکوں۔ مدرسہ منظرحق میں علما ہیں ان سے تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اصل جواب لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے دیوبندیوں کے عقائد سے واقفیت حاصل کریں۔ دیوبندی مذہب کے پیشوا، مدرسہ دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۲-۳ پر یہ لکھا کہ ''عوام کے خیال میں خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں۔'' مگر سمجھ دار لوگوں پر ظاہر ہے کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں: ''ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین.'' فرمانا اس صورت میں کیوں کر درست ہوگا۔ مگر چوں کہ یہ مقام مدح ہے۔ اس لیے یہاں خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین کہنا درست نہ ہوگا۔

پہلے اس نے بالذات فضیلت ہونے سے انکار کیا، بعد میں اسے صاف کر دیا کہ یہ مقام مدح میں ذکر کے لائق نہیں اور سب کو معلوم ہے کہ فضیلت بالذات ہو یا بالعرض و بالواسطہ سب مقامِ مدح میں ذکر کے لائق ہیں۔ جیسا کہ یہی اس کا قائل ہے کہ دیگر انبیاے کرام موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں۔ اور قرآن مجید و احادیث میں انبیا کی نبوت کو مقام مدح میں ذکر کیا گیا تو نانوتوی صاحب کے بقول جو فضیلت بالذات نہ ہو بالعرض ہو وہ بھی مقام مدح میں ذکر کے لائق ہے۔ تو جب نانوتوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ اگر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مانیں تو یہ مقام مدح کے لائق نہیں تو ثابت ہوا کہ نانوتوی صاحب آخر الانبیا ہونے میں نہ بالذات فضیلت مانتے ہیں، نہ بالعرض۔ اس میں قطعاً کوئی فضیلت نہیں مانتے۔ آگے چل کر انھوں نے اس کو اور زیادہ صاف کر دیا ہے کہ اگر خاتم النبیین کے معنی

آخر الانبیا مانیں تو یہ ان اوصاف کے مثل ہوگا جن میں کچھ بھی فضل و کمال نہیں۔ جیسے حسب و نسب، شکل و صورت نیز لکھا کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ماننے میں اس کا بھی پہلو نکلتا ہے کہ اللہ عزوجل زیادہ گو یعنی بیہودہ بات کہنے والا ہو۔ اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص کا بھی پہلو ہے۔ اس سے قرآن میں بے ربطی لازم آئے گی۔ اس سب کا صاف مطلب یہ ہے کہ نانوتوی صاحب خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیا نہیں مانتے۔

اسی وجہ سے ص:۱۴ پر لکھا کہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ ص:۲۸ ر پر لکھا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ ان سب عبارتوں کا حاصل یہ نکلا کہ نانوتوی کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیا نہیں۔ حالاں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخر الانبیا ہونا ضروریات دین سے ہے۔ جو حضور کو آخر الانبیا نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔ عالم گیری میں ہے:

"اذا لم يعرف الرجل أن محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آخر الانبياء عليهم و علىٰ نبينا السلام فليس بمسلم كذا في اليتيمة."[1]

اگر کوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخر الانبیا نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔

اس کے علاوہ دیوبندی مذہب کی ایک کتاب براہین قاطعہ ہے جو مولوی خلیل احمد انبیٹھی کی تصنیف ہے اور مولوی رشید احمد گنگوہی نے اس کی تصدیق کی ہے۔ اس کے ص:۵۱ پر پہلے یہ لکھا کہ۔

"حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔"

پھر چند سطر بعد لکھا کہ۔

"شیطان کو زمین کا علم محیط حاصل ہے یعنی شیطان کو زمین کے چپے چپے کا علم حاصل ہے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔"

اخیر میں اور آگے بڑھ کر لکھ دیا کہ۔

[1] عالم گیری، ص:۲٦۳، ج:۲۔ رشیدیہ۔

”شیطان وملک الموت کو یہ (علم کی) وسعت نص سے ثابت ہے۔فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔جس سے تمام نصوص کورد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔شرک نہیں تو کون سا حصہ ایمان ہے۔“

اس عبارت کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ شیطان کے علم کی وسعت یعنی زیادتی نص سے یعنی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زیادہ علم ثابت کرنا شرک ہے۔ وہ ایسا شرک جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔اس کا دو دو چار کی طرح مطلب یہ ہوا کہ شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شیطان کے علم سے کم ہے،یعنی شیطان لعین معاذ اللہ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ہے،اور یہ عقیدہ صراحۃً کھلا ہوا کفر ہے۔

نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں علامہ خفاجی نے لکھا:

”من قال فلان اعلم منه صلى الله عليه وسلم فقد عابه و نقصه فهو ساب له و الحكم فيه حكم الساب.“

جس نے یہ کہا کہ فلاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ہے۔اس نے حضور کو عیب لگایا،حضور کو گالی دی اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والے کا ہے۔

نیز مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان ص:۸ پر لکھا کہ ”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے،اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔“

اس عبارت میں ”ایسا“ کو اگر تشبیہ کے لیے مانیں جیسا کہ مولوی حسین ٹانڈوی نے الشہاب الثاقب میں لکھا تو لازم ہے کہ مولوی اشرف علی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کثیر واوفر و مبارک کو زید وعمرو ہر کس وناکس حتی کہ بچوں پاگلوں،تمام جانوروں چوپایوں کے علم خسیس وحقیر سے تشبیہ دی،اس میں بلاشبہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے،اور اگر ”ایسا“ کو اتنا اور اس قدر کے معنی میں مانیں جیسا کہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی نے توضیح البیان میں لکھا ہے تو اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم مبارک، زید وعمرو ہر کس وناکس، بچوں، پاگلوں،

چوپایوں جانوروں کے علم کے برابر ہے۔ یہ بھی شدید توہین ہے، اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ذرہ برابر توہین کرے وہ کافر ہے۔ ایسا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ شفا شریف اور شامی میں ہے:

"أجمع المسلمون على أن شاتم النبي كافر ومن شك في عذابه وكفره كفر."[1]

مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا کہ اس کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اسی لیے علماے عرب وعجم، حل وحرم، ہند وسندھ نے ان لوگوں کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کہ یہ سب کافر ومرتد ہیں۔ ان کے کفریات پر جو لوگ مطلع ہوں اور ان کے کافر ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر ہیں۔ اب آپ اپنے ان سوالات کے جوابات سنیں۔

❶ یہ دیوبندی مولوی جب مناظر تھا تو وہ ان کی کفریات پر ضرور مطلع تھا پھر بھی وہ ان جاہلوں کو نہ صرف مسلمان بلکہ اپنا مقتدا و پیشوا مانتا تھا۔ اس پر وہ مناظرے بھی کرتا تھا۔ اس لیے وہ حتماً یقیناً کافر و مرتد تھا۔

❷ کافروں کی دعاے مغفرت کرنے کا حکم کیا ہے اس میں علما کا اختلاف ہے۔ کچھ علما اس کے قائل ہیں کہ کافر کی دعاے مغفرت کفر نہیں حرام ہے۔ علامہ ابن نجیم صاحب بحر اور علامہ علاء الدین حصکفی کا یہی مختار ہے۔ امام قرافی وغیرہ نے فرمایا کہ کافر کی دعاے مغفرت کفر ہے۔ اور یہی صحیح ہے۔ علامہ شامی ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

"إنما جاز الدعاء للمومنين بذلك إظهاراً لفرط الشفقة علي اخوانه بخلاف الكافرين وبخلاف لا توجب علينا الصوم لقبح الدعاء لأعداء اللّٰه تعالىٰ و رسوله صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم... فيكون عاصيا بذلك لا كافرا على ما اختاره في البحر، و قال إنه الحق، وتبعه الشارح. لكنه مبني على جواز العفو عن الشرك عقلا و عليه يبتنى القول بجواز الخلف في الوعيد وقد علمت ان الصحيح خلافه فالدعاء به كفر لعدم جوازه عقلا ولا شرعاً ولتكذيبه النصوص القطعية."[2]

---

[1] رد المحتار، ج:٦، ص:٣٧٠، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطبع زكريا۔

[2] رد المحتار، ج:٢، ص:٢٣٧، كتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، مطبع زكريا۔

③ ایسی چیز کا اگر کوئی ارتکاب کرے جس کا کفر ہونا علما کے مابین مختلف ہو تو اس کو بہر حال توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ در مختار میں ہے:

"**وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة و تجديد النكاح.**"[1]

④ اس لیے جن لوگوں نے اس دیوبندی مناظر کی نماز جنازہ پڑھی یا اس کی دعاے مغفرت کی، اگر یہ لوگ جانتے تھے کہ یہ کافر مرتد ہے تو ان لوگوں پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ اور جو لوگ اس کے عقائد کفریہ سے واقف نہ تھے انھوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی یا اس کے لیے دعاے مغفرت کی تو ان لوگوں پر توبہ کے ساتھ تجدید ایمان ونکاح لازم نہیں۔

⑤ جو لوگ یہ جانتے تھے کہ اس دیوبندی مناظر کے عقائد کفری ہیں اور یہ کافر مرتد ہے، پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی تو یہ لوگ کافر ہوئے یا نہیں اس میں تفصیل ہے۔ اگر ان لوگوں نے یہ اعتقاد کر کے نماز جنازہ پڑھی یا دعاے مغفرت کی کہ یہ دوزخ سے نجات پانے، بخش دیئے جانے کا اہل ہے۔ تو ضرور یہ لوگ کافر بھی ہو گئے۔ اور اگر اس کی نماز جنازہ پڑھنے والوں، مغفرت کی دعا کرنے والوں کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ یہ مغفرت کا اہل ہے، اس کی مغفرت ممکن ہے۔ تو کافر نہیں اس لیے کہ دعاے مغفرت کے کفر ہونے کی بنیاد نصوص قطعیہ کی تکذیب تھی کہ فرمایا گیا:

"اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ط."[2]	اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

اور نصِ قطعی کی تکذیب کفر، لیکن جب اس کی مغفرت کو جائز نہیں جانتا اور ممکن نہیں محال جانتا ہے تو کسی نص شرعی قطعی کی تکذیب نہیں ہوئی۔ مگر پھر دو پہلو سے خالی نہیں۔ کافر کی مغفرت محال مان کر پھر بھی دعاے مغفرت اللہ عزوجل سے مانگ رہا ہے تو اللہ عزوجل سے اس کے وقوع کا خواست گار ہے۔ تو لازم کہ اللہ عزوجل سے اس کے فرمان کی تکذیب چاہتا ہے، یہ بھی کفر۔ یا یہ کہ دنیا کو دھوکا دینے کے لیے فضول کام کر رہا ہے۔ عبث بک رہا ہے تو حرام۔ اس لیے کم از کم دعاے مغفرت کرنے والا توبہ وتجدید ایمان و نکاح ضرور کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] در مختار، ج:٦، ص:٣٩٠، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطبع زکریا۔

[2] قرآن مجید، پ:٥، سورۃ النساء، آیت: ١١٦۔

❻ تفصیل بالا سے امام صاحب کا حکم بھی واضح ہو جائے گا۔ مختلف شقوق کے بارے میں ان سے سوال کر کے جواب آپ خود متعین کر لیں۔ اگر امام صاحب یہ نہیں جانتے کہ اس کے عقائد کفریہ تھے اور نماز جنازہ پڑھی تو ان پر توبہ و تجدید ایمان نہیں، اور اگر جانتے تھے کہ یہ کافر مرتد ہے پھر بھی اس کی نماز جنازہ پڑھی تو ضرور ان پر بھی توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم۔ اور جب تک یہ توبہ و تجدید ایمان و نکاح نہ کریں۔ ان کے پیچھے نماز درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا مطلقاً ہر دیوبندی کافر ہے، دیوبندی کسے کہتے ہیں؟ جو لوگ خود کو دیوبندی کہتے ہیں مگر علماے دیوبند کی کفری عبارتوں سے واقف نہیں ان کا کیا حکم ہے

مسئولہ: فیاض ٹانڈوی، ٹانڈہ، فیض آباد

مسئلہ مکرم و محترم عالی جناب مفتی صاحب قبلہ دار الافتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور

آپ نے فتویٰ میں تحریر فرمایا ہے کہ تمام دیوبندی خصوصا نور محمد ٹانڈوی توہین رسالت کرنے کی وجہ سے بلاشبہہ کافر و مرتد ہیں۔ اس کی یا کسی دیوبندی کی نماز جنازہ پڑھنی دعاے مغفرت کرنی بر بنائے مذہب صحیح کفر ہے۔ اب چند امور دریافت طلب ہیں۔

❶ کیا مطلقاً تمام دیوبندی کافر ہیں؟ نیز یہ کہ دیوبندی کسے کہتے ہیں؟

❷ جو حضرات خود کو دیوبندی کہتے ہیں مگر علماے دیوبند کی کفری عبارتوں سے واقف نہیں ہیں، کیا ایسے حضرات کافر و مرتد ہیں؟ اور ایسے لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنی کفر ہے؟

الجواب

دیوبندی حقیقت میں وہ ہے جو مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی کی کفری عبارتوں پر مطلع ہوتے ہوئے بھی انھیں اپنا امام و پیشوا جانے یا کم از کم مسلمان ہی جانے اس لیے کہ ان لوگوں کی ان کفری عبارتوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین ہے۔ اور شان الوہیت میں کھلی ہوئی گستاخی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے حفظ الایمان ص: ۸ پر لکھا ہے:

’’پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو ان میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔‘‘

پھر چند سطر بعد لکھا:

’’اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔‘‘

اس عبارت سے مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس و ناکس، حتی کہ بچوں، پاگلوں اور انتہائی حقیر و ذلیل چیزوں تمام حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی یا اس کے برابر کہا۔ ’’ایسا‘‘ تشبیہ کے لیے تشبیہ ہوئی جیسا کہ مولوی حسین احمد نے لکھا کہ ایسا کلمہ تشبیہ ہے، اور اگر ’’اتنا‘‘ و اس قدر کے معنی میں مانیں۔ جیسا کہ مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگوی نے توضیح البیان میں لکھا تو برابری ہوئی۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے براہین قاطعہ ص: ۵۱ پر لکھا:

’’الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔‘‘

اس عبارت میں انبیٹھی نے شیطان اور ملک الموت کے لیے زمین کا علم محیط مانا، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے شرک کہا، اور اخیر میں بالکل جڑ صاف کردی۔ صاف لکھ دیا کہ شیطان و ملک الموت کے علم کی وسعت نص یعنی قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت علم کا مطلق انکار کرتے ہوئے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وسعت علم کا ثبوت کس نص قطعی سے ہے؟ جس کا حاصل یہ نکلا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسعت علم کے لیے کوئی نص قطعی نہیں۔ بعد میں فیصلہ کردیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے وسعت علم ماننا شرک ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ انبیٹھی کا عقیدہ یہ ہے کہ ’’شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد ہے۔‘‘ مولوی رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ کی تصدیق کی

ہے۔اس لیے ان بزرگ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس ص:۳ پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا ہونے کو چودہ طریقوں سے باطل کیا اور ص:۲۸ پر لکھا:

بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

اس کا حاصل یہ نکلا کہ نانوتوی صاحب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا نہیں مانتے۔مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ایک دستخطی مہری فتوے میں لکھ دیا:

"وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے۔"

یعنی جو یہ کہے کہ خدا جھوٹ بول چکا وہ گمراہ بھی نہیں، فاسق بھی نہیں اور مسلمان کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جو بھی شان الوہیت و رسالت میں ادنیٰ سی گستاخی کرے وہ کافر ہے۔امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں علامہ ابن عابدین شامی نے رد المحتار میں نقل فرمایا:

"أجمع المسلمون على أن شاتمه كافر من شك في كفره و عذابه كفر."[1]	مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرے وہ کافر ہے۔ایسا کہ جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

اسی بنا پر یہ چاروں تو کافر ہیں ہی ان کے علاوہ جو بھی ان چاروں کے ان مذکورہ بالا کفریات میں سے کسی ایک پر قطعی، یقینی حتمی طور پر مطلع ہوا اور انھیں مسلمان جانے، کافر نہ کہے تو وہ بھی کافر ہے۔اور یہی علماے عرب و عجم حل و حرم، ہندوسندھ کا متفقہ فتویٰ ہے جو "حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ" میں بار بار چھپ چکا ہے۔اب دیوبندی وہ ہے جو ان چاروں کے مذکورہ بالا کفریات پر قطعی یقینی طور پر مطلع ہو پھر بھی ان چاروں کو یا ان چاروں میں سے کسی ایک کو اپنا پیشوا مانے یا کم از کم اس کو مسلمان جانے کافر نہ کہے ایسے ہی لوگوں کی نماز جنازہ پڑھنی یا دعاے مغفرت کرنی بر بنائے مذہب صحیح کفر ہے۔اور دیوبندیوں سے میری مراد فتویٰ نمبر:۱۳۵۳ میں ایسا ہی شخص ہے۔ بلکہ علماے اہل سنت جب دیوبندی بولتے ہیں تو ان کی مراد دیوبندیوں سے ایسا ہی شخص ہوتا ہے۔

[1] رد المحتار على در المختار، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب مهم في حكم ساب الأنبياء، ص:۳۷۰، ج:٦، دارالكتب العلمية، لبنان۔

رہ گئے وہ لوگ ان چاروں کے کفریات میں سے کسی ایک پر مطلع نہیں انھیں قطعی یقینی اطلاع نہیں وہ صرف دیو بندی، مولویوں کی ظاہری، اسلامی صورت، ان کی نماز، روزوں، کو دیکھ کر انھیں عالم، مولانا جانتے ہیں ان کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں۔ معمولات اہل سنت کو بدعت وحرام جانتے ہیں۔ وہ حقیقت میں دیو بندی نہیں اوران کا یہ حکم نہیں اگر چہ وہ اپنے آپ کو دیو بندی کہتے ہیں، اور دوسرے لوگ بھی ان کو دیو بندی کہتے ہوں، جیسے قادیانی ہیں کہ حقیقت میں ختم نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ مگر عرف عام میں بے پڑھے لکھے لوگ گورنمنٹ کے کاغذات میں ان کو مسلمان کہتے اور لکھتے ہیں۔ عوام کا عرف مدار حکم نہیں۔ حکم کا دار و مدار حقیقی معنی پر ہے۔ اس لیے ایسا شخص جو اپنے آپ کو دیو بندی کہتا ہو لوگ بھی اس کو دیو بندی کہتے ہوں، وہ ان چاروں علمائے دیو بند کو اپنا مقتدا و پیشوا بھی مانتا ہو حتی کہ اہل سنت کو بدعتی بھی کہتا ہو مگر ان چاروں کے مذکورہ بالا کفریات پر مطلع نہیں تو وہ حقیقت میں دیو بندی نہیں اس کا یہ حکم نہیں کہ یہ شخص کافر ہے یا اس کی نماز جنازہ پڑھنی کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیو بندی مناظر کی نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کے ایک شبہہ کا جواب

مسئولہ: فیاض احمد ٹانڈوی، ٹانڈہ، فیض آباد

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ

بکر کہتا ہے کہ زید دیو بندی مناظر عالم کی نماز جنازہ پڑھ کر کافر نہیں، ثبوت میں وہ کہتا ہے کہ اگر کسی مسلمان سے ننانوے غلطیاں ایسی ہو جائیں جس سے کفر کا شائبہ ہو اور ایک کام ایسا ہو جس سے اسے مومن کہا جا سکے تو اس کو کافر مت کہو۔ اس ایک کام کی وجہ سے اسے کافر نہیں قرار دیا جا سکتا۔ بکر کے اس قول کا کیا جواب ہے۔ بینوا وتو جروا۔

الجواب

بکر نے یہ غلط کہا، مومن ہونے کے لیے تمام ضروریات دین پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور ضروریات دین میں سے ایک کا بھی انکار کرنے والا کافر ہے۔ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اکثر ضروریات دین کو حق مانتے ہیں، مگر چند ضروریات کے انکار کی وجہ سے وہ کافر ہیں۔ مثلاً وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ قرآن حق ہے، تمام انبیا و فرشتے حق، قیامت حق ہے، جنت و دوزخ حق ہے، اللہ عز وجل ایک، لا شریک لہ ہے، ہر عیب و نقص سے پاک ہے، تمام فرشتے حق ہیں وغیرہ وغیرہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں، نماز بھی

پڑھتے ہیں، روزہ بھی رکھتے ہیں، مگر چند ضروریات دین کے انکار کرنے کی وجہ سے وہ کافر ہو گئے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں: ''خاتم الانبیا کے معنی آخر الانبیا نہیں، اسی وجہ سے وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد جدید نبی ہونے کو واقع مانتے ہیں اور غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔ اگر چہ ظلی بروزی اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور تمام انبیا کی عموماً توہین کرتے ہیں، اسی بنیاد پر یہ کافر ہیں۔

دیکھیے قادیانیوں میں سو ہی نہیں چند کو چھوڑ کر بقیہ تمام باتیں اسلام کی ہیں مگر وہ بالاتفاق کافر ہیں، اسلام کی سیکڑوں باتیں ان کے کام نہ آئیں، چند کفریات کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ بکر کی بات اگر مان لی جائے تو پھر امان اٹھ جائے گا جس کا جی چاہے اللہ عزوجل کو گالی دے، رسول کی توہین کرے اور صرف اس وجہ سے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، لوگ اسے مسلمان کہتے ہیں اور اس میں ایک بات اسلام کی ہے اس کو کافر نہیں کہیں گے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں اللہ کو تو مانتا ہوں، وحدہ لاشریک لہ مانتا ہوں، رسول کو مانتا ہوں، اور یہ سب باتیں اسلام کی ہیں۔ اللہ کو، رسول کو گالی دیتا ہوں تو کیا ہوا، اللہ و رسول کو مانتا تو ہوں۔ کیا بکر ایسے شخص کو بھی کافر نہیں کہے گا کہ اس میں صرف ایک دو باتیں کفر کی ہیں بقیہ سب اسلام کی ہیں جب کہ وہ اتنا فراخ دل ہے کہ وہ ننانوے باتیں کفر کی ہوتے ہوئے صرف ایک بات دیکھ کر مسلمان کہتا ہے۔ بکر سے پوچھیے؟ ایسے شخص کو کیا کہے گا؟ قادیانی کو کیا کہتا ہے؟ حضرت ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

''اعلم أن المراد بأهل القبلة الذين اتفقوا على ماهو من ضروريات الدين كحدوث العالم وحشر الأجساد و علم اللّٰهِ بالكليات والجزئيات وما أشبه ذلک من المسائل فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالَم أونفي الحشر أونفي علمه سبحانه بالجزئيات لايكون من أهل القبلة و أن المراد بعدم تكفير أحد من أهل القبلة عند	اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کے ماننے میں ہمارے ساتھ متفق ہیں۔ تو جو شخص عمر بھر طاعات و عبادات پر پابندی کرے مگر اس کا اعتقاد یہ ہو کہ عالم قدیم ہے یا یہ اعتقاد ہو کہ قیامت نہیں آئے گی یا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں ہوگا۔ اہل قبلہ کے کافر نہ کہنے سے اہل سنت کی مراد یہ کہ جب تک کفر کی نشانیوں میں سے

أهل السنة انه لا يكفر مالم يوجد شئ من امارات الكفر و علاماته ولم يصدر شئ من موجباته."[1]

کوئی نشانی اس میں نہ پائی جائے، کافر بنانے والی چیزوں میں سے کوئی چیز اس سے صادر نہ ہو۔

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی اہل قبلہ سے کفر کی علامت یا نشانی پائی جائے جیسے بت کو سجدہ کرنا، جنیو باندھنا، صلیب لٹکانا، یا اس نے کوئی ایسی بات کہی جو کفر ہے تو وہ ضرور کافر ہے۔ اگر چہ ننانوے نہیں ننانوے ہزار باتیں اسلام کی ہوں۔ شاید بکر کو دھوکا لگا۔ مسئلہ اصل میں یوں ہے کہ اگر کسی نے کوئی ایسی بات کہی یا کوئی ایسا کام کیا جس کے سو پہلو ہوں اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے سو بات نہیں بات صرف ایک ہے اور اس میں پہلو سو ہیں۔ جن سو پہلوؤں میں سے ننانوے پہلو کفر کے ہیں اور صرف ایک پہلو اسلام کا۔ اگر چہ وہ اسلام کا پہلو خفی ہو۔ اس ایک ایسی بات کہنے والے کے بارے میں محققین متکلمین وفقہا یہ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے جس کی طرف ہم نے خود اپنے سابق فتویٰ میں اشارہ کر دیا ہے۔ ہم نے درمختار کی اور درر کی عبارت لکھی ہے:

"إذا كان في المسئلة وجوه توجب الكفر و واحد يمنعه فعلي المفتى الميل إلى ما يمنعه."[2]

اگر کسی بات میں مختلف پہلو ہوں اور ایک پہلو ایسا ہو جو کفر نہیں اور قائل کی نیت معلوم نہ ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ اس معنی کا لحاظ کرے اور ایسے قائل کی تکفیر نہ کرے۔ دونوں باتوں میں بہت بڑا فرق ہے کسی شخص میں ننانوے باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی۔ کہاں یہ، اور کہاں یہ حکم شرعی کہ کسی کی ایک بات میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک پہلو اسلام کا، دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہے مگر یہ حکم شرعی دیوبندیوں کو کچھ نفع نہ دے گا۔ دیوبندیوں کے مذکورہ بالا چاروں پیشواؤں کی مذکورہ بالا کفری عبارتوں میں کوئی ایسا پہلو اسلام کا نہیں، وہ کفری معنی میں متعین ہیں، اس لیے ان کا کافر ہونا بھی متعین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] شرح فقه اكبر، ص: ١٨٩۔

[2] در مختار، كتاب الجهاد، باب المرتد، ص: ٣٦٨، ج: ٦، دار الكتب العلمية، لبنان۔

دیو بندی کی نماز جنازہ پڑھانے والے کا حکم

مسئولہ: محمد جمیل رضوی نوری، منڈی پورہ، کھنڈوا (ایم. پی.) - ۴ر صفر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ① آج سے دو برس قبل حافظ رفیق صاحب نے بدعقیدہ وہابی دیو بندی کی نماز جنازہ پڑھی اس وقت امل پورہ مسجد میں امامت کرا رہے تھے۔ مولانا شرف الدین صاحب نے جو ایک سنی عالم ہیں انھوں نے فتویٰ منگوایا، جس میں حکم تھا کہ حافظ رفیق کو توبہ کرے، تجدید نکاح کرے، حافظ رفیق نے توبہ کرلی، تجدید نکاح نہیں کیا، اسی حالت میں مولانا شرف الدین صاحب نے رمضان شریف کی نماز تراویح پڑھی۔ اس کے بعد حافظ رفیق صاحب کو امل پورہ مسجد سے بے دخل کردیا۔ ایک سال کے عرصے کے بعد جب انھیں مونڈی پورہ مسجد میں رکھنے کی بات ہوئی تو مونڈی پورہ کے متولی اور کچھ ذمہ دار لوگوں نے مولانا شرف الدین صاحب سے پوچھا۔ مولانا شرف الدین صاحب نے کہا کہ حافظ رفیق صاحب کے پیچھے نماز ہوجائے گی۔

اب یہ کہا ہے حافظ رفیق صاحب کے پیچھے نماز نہیں ہوگی، کیوں کہ حافظ رفیق وہابی ہوگیا ہے جب کہ میں یقین سے کہتا ہوں کہ حافظ رفیق فیضان سنت کا درس دیتا ہے، درود وسلام پڑھتا ہے، اعلیٰ حضرت کا ترجمہ قرآن کا درس بھی دیتا ہے، تمام کام سنیت کا کرتا ہے۔ ایک مرتبہ مسلم پرسنل لا کے معاملے میں دیو بندیوں کے ساتھ اسٹیج پر ضرور بیٹھا تھا اس کے ساتھ اور بھی سنی صاحبان موجود تھے۔ اکثر وبیشتر دیو بندی سے ملاقات بھی ہوتی ہے جو یہاں کے کچھ سنی امام بھی کرتے ہیں۔ اس امام کے لیے حافظ رفیق کے لیے کیا حکم ہے؟

② مولانا شرف الدین جو ایک سنی عالم ہیں یہاں ایک مجلس شوریٰ قائم ہوئی۔ اس میں دو عالم دیو بندی اور دو عالم سنی، ایک بوہرہ فرقہ کا ان کو تمام سنی مسجدوں میں لے جا کر دیو بندی عالم کی تقریر کروایا تھا۔ عوام میں یہ مشہور ہوگیا کہ یہ سنی دیو بندی میں اتفاق ہوگیا ہے۔ بڑی مشکل سے مولانا شرف الدین صاحب نے علیٰ حدہ اختیار کی۔ ان کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

وہابی کی نماز جنازہ پڑھانے کی وجہ سے یقیناً بلاشبہہ حافظ رفیق بدترین فاسق و فاجر ہوگیا تھا

لیکن جب اس نے توبہ کر لی تو اب یہ الزام ختم ہو گیا اگر وہ اپنی توبہ پر قائم ہے تو اس کو وہابی کہنا جائز نہیں اور اب اس کے پیچھے نماز بھی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ میں فرمایا: ''اگر رافضی ضروریات دین کا منکر ہے جب تو وہ کافر و مرتد اور اس کے جنازے کی نماز حرام قطعی و گناہ شدید ہے۔'' اخیر میں فرمایا: ''اس شخص کو تجدید اسلام اور اپنی عورت سے از سر نو نکاح کرنا چاہیے۔''[1] مگر یہ حکم احتیاطی ہے قطعی نہیں، جس کی دلیل ''چاہیے'' کا لفظ ہے۔ اگر قطعی ہوتا تو فرماتے فرض ہے یا واجب ہے۔ اس لیے اگر حافظ رفیق نے تجدید نکاح نہیں کیا تو ان پر الزام نہیں۔

مولانا شرف الدین صاحب کوئی ہوں ان کے بارے میں جو باتیں تحریر ہیں یہ قابل افسوس ہیں۔ علما کو استقامت کے ساتھ حق پر قائم رہنا فرض ہے، دنیوی طمع یا کسی کے دباؤ سے کبھی کچھ کہنا کبھی کچھ یہ علما کی شان نہیں بلکہ مسلمان کی شان نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی حافظ سے نماز جنازہ پڑھانا کیسا ہے؟ یہ کہنا کیسا ہے کہ اگر ضد کروگے تو سو وہابیوں کو کھلاؤں گا چاہے وہابی ہونا پڑے؟

مسئولہ: غلام محی الدین سبحانی، خادم الطلبہ جامع العلوم، مصباح العلوم سبحانیہ، علاء الدین پور گونڈہ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ:

(۱) زید سنی صحیح العقیدہ ہے اس کی بیوی ہندہ کا انتقال ہو گیا اس کی نماز جنازہ ایک وہابی حافظ نے پڑھائی، کچھ سنی مسلمانوں نے بھی پڑھی اس پر عمرو جو سنی صحیح العقیدہ عالم ہے سنی مسلمانوں سے کہا کہ آپ لوگوں پر توبہ اور تجدید نکاح لازم ہے۔ لہٰذا سرکار والا فرمائیں کہ ایسے لوگوں کے لیے کیا حکم ہے؟ ایسے لوگوں کے یہاں کھانا بیاہ شادی کرنا جائز ہے یا نہیں؟ از روئے شرع مطلع فرمائیں۔

(۲) زید سنی صحیح العقیدہ ہے اور بکر بھی سنی صحیح العقیدہ ہے لیکن بکر وہابیوں سے دوستی کرتا ہے اور ان لوگوں کے یہاں کھاتا پیتا ہے اور ان لوگوں کو بھی کھلاتا ہے۔ اس پر زید منع کرتا ہے کہ وہابیوں کے یہاں نہ کھاؤ اور نہ ان سے میل جول رکھو اس لیے کہ اپنے سنی علما منع فرماتے ہیں جس پر بکر کہتا ہے کہ اگر ضد کروگے تو

[1] فتاویٰ رضویہ، ج:٤، ص:٥٣

سو وہابیوں کو کھلاؤں گا چاہے وہابی ہونا پڑے۔ لہٰذا بکر کے لیے از روئے شرع مطہرہ کیا حکم ہے؟

الجواب

(۱) جن سنیوں نے بھی وہابی حافظ کی اقتدا میں واقعی نماز جنازہ پڑھی ان سب لوگوں پر توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔ ان لوگوں سے میل جول سلام و کلام منع۔ لیکن اگر وہ بلا نیت اقتدا ئے شرما حضوری یا کسی اور مصلحت کی وجہ سے یوں ہی کھڑے ہو گئے تھے تو یہ گنہگار ضرور ہیں۔ اس گناہ سے ان پر توبہ واجب ہے مگر تجدید ایمان و نکاح لازم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) وہابیوں سے میل جول، انھیں کھلانا پلانا حرام قطعی ہے۔ بکر نے یہ بکا کہ اگر ضد کرو گے تو سو وہابیوں کو کھلاؤں گا اگرچہ وہابی ہونا پڑے۔ اس قول کی وجہ سے زید پر توبہ و تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کافر کے لیے ایصال ثواب

مسئولہ: گلاب محبوب خاں صاحب، ماڈرن اردو لائبریری کھڈ کالی مسجد کے سامنے، ناسک

مسئلہ اگر کوئی امام کسی کافر کے ایصال ثواب میں قرآن خوانی و فاتحہ پڑھے تو اس امام کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

الجواب

کافر کے لیے ایصال ثواب اور فاتحہ پڑھنا کفر ہے۔ ایسے امام پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اسے امام بنانا جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز قطعاً صحیح نہیں اور اگر پہلے سے کوئی امام تھا پھر یہ حرکت کی تو اسے معزول کرنا فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کافر کے لیے دعاے مغفرت کفر ہے، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، اگرچہ کافر ہوں، ہر دیوبندی کافر نہیں

مسئولہ: محمد سرمد پاشا قادری، ہاسپیٹ، ضلع بلاری، کرناٹک - ۲۰؍ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں؟

❶ ہمارے ایک دوست سنی صحیح العقیدہ ہیں اور کسی پیر سے بیعت بھی ہوئے ہیں اور اولیا کے عاشق ،اعلیٰ حضرت کے عاشق ہیں، مگر ان کے والد سنی نہیں ہیں، نیاز و فاتحہ عرس میلاد، گیارہویں وغیرہ کرتے ہیں تبلیغی جماعت میں بھی جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سنی وہابی تبلیغی یہ کیا ہے؟ مسلمان ایک ہے قرآن و حدیث پر ہمارا عمل ہے، کہتے ہیں ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص کے فرزند سنی ہیں وہ گھر میں ہمیشہ فاتحہ وغیرہ کراتے رہتے ہیں اور نمازی بھی ہیں وہ اپنے والد کو والد بھی جانتے ہیں اور ایک ہی گھر میں رہتے ہیں اور نماز میں **اللهم اغفرلي ولوالدي** جو دعائے ماثورہ ہے پڑھتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کو باپ کہنا جائز ہے؟ کیا اس کے ساتھ گھر میں رہنا جائز ہے؟ اور نماز میں دعاے ماثورہ پڑھ کر اس کے لیے دعائے مغفرت طلب کرنا کیا جائز ہے؟ اور یہ شخص یہ کام کئی سال سے کر رہا ہے تو اب اس سنی شخص کے لیے شریعت میں کیا حکم ہے؟

❷ ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ یہ شخص جس کو باپ کہہ رہا ہے وہ سنی نہیں ہے اس کو باپ کہنا جاننا گناہ ہے اور نماز میں دعاے ماثورہ پڑھ کر مغفرت طلب کرنا کفر ہے۔ لہٰذا یہ شخص کافر ہو گیا پھر سے توبہ کر کے اسلام قبول کرنا ہوگا، اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح کرے۔ بیعت شدہ ہے تو پھر سے بیعت کرے کہہ رہے ہیں کیا ان کا کہنا ٹھیک ہے؟ اور یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اس کے والد جن کے عقائد اوپر بیان ہوئے اس کو جتنے لوگ گھر میں، محلّہ میں، شہر میں کوئی بھی ہو مسلمان کہہ رہے ہیں وہ بھی توبہ کر کے کلمہ پڑھیں کیا ان مولوی صاحب کا کہنا ٹھیک ہے؟

❸ اور اسی طرح جن کے ماں باپ دادا دادی وغیرہ کوئی بھی ہو سنیت سے ہٹ کر ان کو مسلمان جاننا اور کہنا کیسا ہے؟

❹ ایک دوسرے دوست بھی پکے سنی ہیں مگر ان کے ماں باپ مشرکانہ عقائد رکھتے ہیں ان کے عقائد ان کے بیٹے جو سنی ہیں وہ جانتے ہیں اس کے باوجود ان کو ماں باپ جانتے ہیں اور ان کے ساتھ ایک ہی مکان میں ہیں اور یہ بھی نماز میں دعاے ماثورہ پڑھتے ہیں، تو اس شخص کے لیے کیا حکم ہے؟ یہ بھی شادی شدہ ہیں اور مرید بھی ہیں۔ ان سوالوں کا جواب تحریر فرما کر رہنمائی فرمائیں۔

الجواب

باپ بہر حال باپ ہے اس کے ساتھ حسن سلوک بہر حال کرنا چاہیے۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ

حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس زمانے میں قریش نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معاہدہ کیا تھا، میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہے، یا وہ اسلام سے اعراض کیے ہوئے ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ اگر چہ کافر ہوں ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے گا۔ البتہ دعاے مغفرت کرنی حرام ہے، بلکہ کافر کے لیے دعاے مغفرت بر بنائے مذہب صحیح کفر ہے، آپ کے دوست کے باپ کا کافر ہونا یقینی نہیں کافر وہ دیوبندی ہے جو تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان کی کفری عبارتوں پر مطلع ہو اور پھر ان عبارتوں کے لکھنے والے کو کافر نہ کہے۔ عوام ان عبارتوں پر مطلع نہیں ہوتے، وہ صرف چند معاملات کے جائز و ناجائز ہونے پر اپنے اعتقاد کی بنیاد رکھتے ہیں، ایسے لوگ کافر نہیں۔ پھر بھی احتیاط اسی میں ہے کہ آپ اپنے دوست کو ہدایت کر دیں کہ وہ اپنے باپ کے لیے دعاے مغفرت نہ کرے۔

ہاں یہ دوسرا شخص جس کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ اس کا باپ مشرکانہ عقائد رکھتا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ واقعی وہ مشرکانہ عقائد رکھتا ہو تو ایسے باپ کے لیے دعاے مغفرت کرنے والے پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح کا حکم ہے، درمختار اور شامی میں ہے:

”وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة.“[1]

اس کے تحت شامی میں ہے: ”و تجديد النكاح احتياطاً.“[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

حاضرات کا عمل کرنا۔ دیوبندی کو مدرس رکھنے کا حکم

مسئولہ: افضل حسین نوری، مدرسہ غوثیہ، اورنگ آباد، بہار- یکم ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

مسئلہ (۱) حاضرات کے ذریعہ پوشیدہ باتیں معلوم کرنا کیسا ہے؟ جب کہ ان پر معلوم ومنکشف شدہ باتوں پر یقین نہ کرے بلکہ یہ سمجھے کہ کبھی جھوٹی اور کبھی سچی ہوتی ہیں اور حاضرات کرنے کی غرض و غایت سے عوام کو فائدہ ہے کیوں کہ لوگ آتے ہیں تو حاضرات کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے کہ اس پر جن

[1] در مختار، ص: ۳۹۰، ج: ٦، كتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية لبنان

[2] در مختار، ص: ۳۹۱، ج: ٦، كتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية لبنان

ہے یا آسیب وسحر کا اثر ہے، یا واقعی کوئی مرض ہے پھر تعویذ گنڈا اور دم کر کے لوگوں کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے، یہ چیز جائز ہے یا ناجائز، حرام ہے یا مکروہ؟ اور ان باتوں کے ساتھ حاضرات کرنے والا گنہ گار ہے؟ جو امر حق ہو اسی پر عمل ہوگا حکم شرع معلوم ہونے کی دیر ہے۔ تمہید الایمان کے ص:۱۲۴ پر جو امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حاضرات کے ذریعہ کسی کو معمول بنا کر احوال پوچھتا ہے۔ الخ یہ سب بھی کفر ہیں جب کہ ان ذرائع سے علم غیب قطعی یقینی کا دعویٰ کیا جائے۔ پھر سرکار کے ارشاد عالی جو امام نے پیش فرمایا اس کا حاصل کیا ہے؟ من اتی عرافا أو کاھنا الخ. مذکورہ صورت جائز ہے یا حرام یا کیا اور دلیل حرمت کیا ہے، امر حق ظاہر فرمایا جائے۔

❷ دیوبندی کو استاذ بنانا اور اپنے مدرسہ میں رکھنا عمداً مسائل شرعیہ سے آگاہ ہونے کے باوجود کیسا ہے؟ اور اس کا مرتکب کون ہوگا؟

الجواب

❶ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا ارشاد بالکل واضح ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی کا یہ اعتقاد یا دعویٰ ہو کہ حاضرات کا معمول قطعی یقینی طور پر علم غیب جانتا ہے اور یہی اس حدیث میں: ”من اتیٰ عرافا أو کاھنا.“ کا محمل ہے۔ رہ گئی یہ صورت کہ حاضرات کے معمول کے بارے میں مذکورہ بالا اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں، مگر حرام اب بھی ہے کہ اس میں عوام کو فریب میں ڈالنا ہے۔ عوام یہی اعتقاد کرتے ہیں کہ معمول جو کچھ کہتا ہے وہ صحیح ہے۔ آپ نے بھی اتنا تو لکھ ہی دیا کہ اس کے مطابق تعویذ، گنڈا اور علاج کیا جاتا ہے۔ اگر اس پر بھی اعتقاد نہیں تو اس کے مقابل عمل کیوں کیا جاتا ہے؟ حاضرات کے عمل میں ہوتا یہ ہے کہ عامل جن باتوں کو سوچتا ہے معمول انھیں باتوں کو دیکھتا اور بتاتا ہے۔ اس عمل میں کامیاب وہ عامل ہوتے ہیں جو ذہین، چالاک، قیافہ شناس ہوں کہ اپنی اس صلاحیت سے وہ صحیح اندازہ لگا لیتے ہوں۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھا:

”طیبی گفتہ کاہن آنکہ خبر گوید از حوادث وکائنات در زمان آئندہ ودعویٰ کند معرفت خبایا واسرار او در عرب کاہنان بودند بعضے از مقدمات واسباب وعلامات از افعال واقوال واحوال تعارف می نمودند وآنہاں مخصوص اند باسم عراف ومکان مسروق وگمشدہ را در یا بند ایں افعال حرام است وگرفتن مال براں نیز حرام و

گیرندہ ودہندہ ہر دو آثم و بر محتسب منع وتادیب ایشاں لازم۔"[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ دیوبندی مدرس کو بچوں کو پڑھانے کے لیے ملازم رکھنا حرام، حرام، سخت حرام ہے اور اپنے بچوں کو دیوبندی بنانے کے لیے پیش کرنا ہے۔ جب دیوبندی کو سلام کرنا جائز نہیں، ان سے میل جول جائز نہیں، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جائز نہیں تو ان کو استاذ بنانا کیسے جائز ہو جائے گا؟ حدیث میں عام بدمذہبوں کے بارے میں فرمایا گیا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم."[2] — نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔

قرآن مجید میں ہے:

"فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۶۸"[3] — یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

دیوبندیوں سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں یہ ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہے کہ لوگ دیوبندیوں کو مدرس رکھ لیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ اگر کوئی مدرس، صدر یا کمیٹی کی کسی غلطی پر کچھ کہہ دے تو اسے کان پکڑ کر مدرسہ سے باہر نکال دیں گے۔ مسلمانانِ اہل سنت پر واجب ہے کہ فوراً بلا تاخیر دیوبندی مدرس کو مدرسہ سے نکال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ کافر ہم سے اچھے ہیں؟

مسئولہ: زماں خاں سبزی والا، جھگڑا کھاڑ کالری، ضلع سرگوجہ (ایم. پی.) - ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ ایک حافظ جی نے کہا کہ کافر ہم لوگوں سے اچھے ہیں جب سے انھوں نے یہ کہا تب سے میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ ایک دن میں مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لیے گیا، جمعہ کی اذان ہو جانے کے بعد میں نے ۴ر رکعت نماز پڑھی اور بیٹھا رہا، خطبہ پڑھنے کے لیے جب پیش امام صاحب کھڑے ہوئے تو میں نے دیکھا کہ وہ ہی حافظ ہیں جنھوں نے ایسی باتیں کہی تھی (کافر ہم لوگوں

[1] اشعة اللمعات، ج:٣، ص:٦٧٠، ملخّصًا.

[2] المستدرك للحاكم، ج:٣، ص:٦٣٢۔

[3] قرآن مجید، پ:٧، سورة الانعام، آیت:٦٨۔

سے اچھے ہیں) میں نے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھی تھی، اس وقت میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا، میں نے سوچا کہ مسجد سے چلا جاؤں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھوں، مگر مجھے اللہ تعالیٰ کا ڈر لگا کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، کہیں میں مسجد سے چلے جانے سے (بغیر نماز پڑھے) گنہگار نہ ہو جاؤں، میں چپ بیٹھا رہا۔ نماز دو رکعت فرض پیش امام صاحب کے پیچھے پڑھی، دل میں حافظ جی کی باتیں تو تھی ہی، نماز فرض ختم ہو جانے کے بعد میں نے اور بھی کئی نماز وہیں پڑھی، میں مسجد سے نکل کر چلا آیا اور بعد میں ظہر کی نماز ۴ر رکعت سنت، ۴ر رکعت فرض، ۲ر رکعت سنت، ۲ر رکعت نفل پڑھی۔ علماے دین لکھیں کہ میرے لیے شریعت کیا حکم فرماتی ہے؟

الجواب

یہ کہنا کہ کافر ہم سے اچھے ہیں، کفر ہے اور قرآن مجید کا انکار، قرآن مجید میں ہے:

”وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ.“[1] بے شک مومن غلام مشرک سے اچھا ہے۔

کفر اس وقت ہے کہ کافر ہونے کی وجہ سے کافر کو اچھا کہے کیوں کہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ کفر اسلام سے اچھا ہے اور یہ صریح کفر ہے، لیکن اگر اس نے ظاہر عادات و اطوار کے لحاظ سے کافر کو اچھا کہا تو یہ کفر نہیں، پھر بھی گناہ اور معصیت ہے، اور کہنے والا فاسق گنہگار، تاہم ان حافظ جی پر اور ان کی تائید کرنے والے امام صاحب پر توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کا حکم ہے، اور ان دونوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، آپ پر لازم تھا کہ مسجد سے چلے جاتے، یہ آپ نے اچھا کیا کہ بعد میں ظہر پڑھ لی ورنہ اس دن کا فرض آپ کے ذمہ رہ جاتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ شیعہ، وہابی، دیوبندی اہل سنت سے اچھے ہیں کفر ہے؟

مسئولہ: حاجی ابرار حسن خاں نعیمی، ساکن موتی پور، پچپڑوا بازار، گونڈہ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے کرام اہل سنت مسئلہ ذیل کے بارے میں؟

بکر ایک گاؤں کا امام ہے لیکن بکر کا کہنا ہے کہ کسی جماعت کی برائی نہیں کرنا چاہیے، چاہے وہ شیعہ ہو، یا وہابی ہو، یا دیوبندی یہ سب جماعت والے اہل سنت سے اچھے ہیں کیوں کہ وہ سب لوگ نماز پڑھتے ہیں، زید بکر کے اس قول کی سخت مخالفت کرتا ہے اور زید اپنے وعظ وغیرہ میں گمراہ فرقہ والوں کی خوب تردید کرتا ہے اور لوگوں کو منع کرتا ہے کہ ایسے گمراہ فرقے والوں سے کوئی تعلق نہ رکھو، اور بکر کا بیٹا عمرو اور

[1] قرآن مجید، پ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۲۱

اس کے دوسرے احباب زید کی مخالفت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: زید اپنے کھانے اور کمانے کے لیے آپس میں جھگڑا کرانا چاہتا ہے۔ حالاں کہ زید کا منشا صرف دین متین کی اشاعت اور لوگوں کو بد مذہبوں کے مکر و فریب اور بد مذہبیت سے بچانا ہے۔ اس کے باوجود بکر اور اس کے احباب لوگوں کے درمیان زید کی (جو کہ سنی صحیح العقیدہ عالم ہے) جگہ جگہ بدگوئی کرتے ہیں تاکہ لوگ زید سے متنفر ہو جائیں اور جو میں کہوں لوگ اسی پر عمل کریں۔ کیوں کہ گاؤں کے لوگ ان پڑھ جاہل ہیں، ایسی صورت میں بکر کی بات قابل قبول ہے یا نہیں اور بکر اور اس کے احباب جو بکر کے قول و فعل کو جانتے ہوئے اس کی حمایت کرتے ہوں سب پر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ بکر اور اس کے وہ احباب جو بکر کے قول و فعل کو جانتے ہوئے مذکورہ بالا معاملہ میں اس کی حمایت کرتے ہیں ان سب کی امامت درست ہے؟

الجواب

بکر پر کفر لازم ہے، اس نے روافض اور وہابیوں کو اہل سنت و جماعت سے اچھا کہا، یہ کلمہ کفر ہے اور قرآن کا رد ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ."[۱]　مومن بندہ مشرک بندے سے بہتر ہے۔

محض نماز پڑھنے کو اچھے ہونے کی بنیاد قرار دینا حدیث کا رد ہے۔ حدیث میں ہے کہ، ایک قوم پیدا ہوگی جن کا یہ حال ہوگا کہ:

"يحقر أحدكم صلوته مع صلوته وصيامه مع صيامه. يقرؤن القرآن ولا يجاوز حناجرهم. يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية. يقتلون أهل الإسلام ويدعون أهل الأصنام اولئک هم شر البرية أو الخليقة أو كما قال صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم."[۲]

تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے، اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے حقیر جانو گے۔ قرآن پڑھیں مگر وہ ان کے ٹیٹوے (گلے) سے آگے نہیں بڑھے گا، دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے، مسلمانوں کو قتل کریں گے، بت پرستوں سے کچھ نہ بولیں گے، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

---

[۱] قرآن مجید، پ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت:۲۲۱.

[۲] بخاری شریف، ج:۲، ص:۱۰۲۴، کتاب استتابة المعاندين والمرتدين و قتالهم باب من ترك قتال الخوارج الخ۔

اس حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بدترین مخلوق بتایا حالاں کہ خود اسی حدیث میں ان لوگوں کے بارے میں تصریح ہے کہ ''یہ لوگ ایسی نمازیں پڑھیں گے کہ ان کی نمازوں کے آگے تم لوگ اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے، اور ایسے روزے رکھیں گے کہ تم لوگ ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر جانو گے''۔ اور یہ وہابیوں وغیرہ بدمذہبوں کے دکھاوے کی نمازوں کی بنا پر اہل سنت سے اچھا کہتا ہے۔ حالاں کہ اچھا کا دارومدار عقیدے پر ہے صرف عمل پر نہیں، جس کا عقیدہ اچھا ہے وہ ضرور اچھا ہے، جس کا عقیدہ برا ہے وہ ضرور برا ہے۔ اگرچہ اس کے اعمال کتنے ہی اچھے ہوں۔ یہ کہتا ہے کہ بدمذہبوں کی برائی نہیں بیان کرنی چاہیے یہ بھی قرآن و حدیث کا رد ہے۔ حدیث میں فرمایا:

''إذا ظهرت الفتن أو البدع ولم يظهر العالم علمه فعليه لعنة اللّٰه والملٰئكة والناس أجمعين.''[۱]

جب فتنے یا بدمذہبی ظاہر ہو اور عالم اپنے علم کے ذریعہ اس کا رد نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتے اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا:

''اذ كروا الفاجر بمافيه يحذره الناس.''[۲]

فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔

بکر پر اپنے ان تمام اقوال سے توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان بھی۔ اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی۔ نیز زید سے معافی مانگنا بھی واجب۔ بکر توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کرے تو اسے فوراً امامت سے معزول کر دیا جائے۔ میل جول سلام کلام بند کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہی حکم ان سب لوگوں کا ہے جو بکر کے ان اقوال پر مطلع ہوتے ہوئے اس کی حمایت کرتے ہوں۔ قرآن مجید میں ہے: ''اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.''[۳] واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنیوں کو فتنہ باز کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: امین الدین رضوی، مقام بیرپور، بالاسینور، ضلع کھیڑا، گجرات - ۲۹/ ذوقعدہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید کا کہنا ہے کہ دیوبندی و تبلیغی سنیوں سے اچھے ہیں، کیوں کہ یہ لوگ چندہ دیتے ہیں اور

[۱] كنز العمال، ج:۱، ص:۱۹۳، لسان الميزان، ج:۵، ص:۹۱۱

[۲] كنز العمال، ج:۲، ص:۱۲۱، باب رخص الغيبة، حديث:۲۹۳۹۔

[۳] قرآن مجيد، سورة النساء۔ پ:۵، آيت:۱۴۰

اچھی اچھی دعوتیں کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں، زید خود ایک سنی مسجد کا امام ہے اور وہ خود سنی ہے اور یہ کہتا ہے کہ سنی تو فتنہ باز ہوتے ہیں، اس بنیاد پر وہابی ان سے افضل ہیں، کیا یہ کہنا زید کے لیے درست ہے؟ اور اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب

زید جس نے دیوبندیوں، تبلیغیوں کو چندہ دینے اور دعوت کھلانے کی بنا پر اچھا کہا وہ اپنے اس قول کی وجہ سے بدترین فاسق اور عذاب نار کا مستحق بنا اور اس سے سخت اس کا دوسرا جملہ ہے کہ سنی فتنہ پرور ہیں ان سے افضل دیوبندی تبلیغی ہیں۔ اس جملے سے زید پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ اس دریدہ دہن نے سنیوں کو فتنہ پرور اس لیے کہا کہ سنی دیوبندی مولویوں کی ان گستاخانہ عبارتوں پر جن میں اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے۔ دیوبندیوں کو کافر و مرتد کہتے ہیں۔ جیسا کہ تمام علماے عرب و عجم نے کہا ہے، گستاخِ رسول کو کافر کہنے کی بنا پر کافر کہنے والے کو فتنہ پرور کہنا کفر ہے۔ زید پر فرض ہے کہ وہ بلا تاخیر ان دونوں باتوں سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، اگر زید توبہ تجدید ایمان و نکاح کر لے، فبہا ورنہ اسے امامت سے فوراً معزول کر دیں۔ پیسے کا بھوکا ہے جو انھیں اچھے اچھے کھانے کھلائے، اسے پیسے دے، انھیں میں رہے اور انھیں کے ساتھ قیامت میں جائے، جہاں وہ جائیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندی کا نکاح پڑھانا کیسا ہے؟
ایمان وعقیدے کی اصلاح کو فتنہ کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمدی مسجد ممبئی

مسئلہ زید ایک سنی عالم دین ہے اور ایک مسجد کا امام بھی، اپنی تقریروں میں وہابیت کی تردید بھی کرتا ہے، مگر اس کے باوجود ایک سنیہ لڑکی کا نکاح ایک ایسے وہابی کے ساتھ پڑھا دیا جو عقائد وہابیہ کی اشاعت کے لیے بورڈ لکھ کر لگایا کرتا ہے۔ چند مسلمانوں کے احتجاج پر جواب دیا کہ میں نے تجدید ایمان کی نیت سے کلمہ و استغفار پڑھا کر نکاح پڑھا ہے۔ حالاں کہ عقیدۂ وہابیت سے توبہ کرانا تو درکنار اس کا تذکرہ تک نہ کیا۔ محلّہ کے ایک دوسرے امام جو کہ حافظ قرآن بھی ہیں اور عالم بھی ان سے یہ مسئلہ دریافت

کیا گیا تو جواب ملا کہ فتنہ نہ اٹھاؤ، جانے دو پیسے کی لالچ میں پڑھ دیا ہوگا، پھر پوچھا گیا کہ زید کے پیچھے نماز ہوگی کہ نہیں؟ تو جواب ملا کہ: پڑھ لو قبول کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ چوں کہ اطمینان بخش جواب نہ مل سکا، لہٰذا دارالافتا کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

الجواب

سوال سے ظاہر ہے کہ زید صاحب یہ جانتے تھے کہ سنی لڑکی کا نکاح وہابی سے حرام ہے اور انھیں یہ بھی معلوم تھا کہ جس سے نکاح ہو رہا ہے وہ وہابی ہے، وہ بھی ایسا وہابی جس کی وہابیت حد ارتداد تک پہنچی ہوئی ہے۔ جبھی تو وہ کہتے ہیں کہ میں نے تجدید ایمان کی نیت سے کلمہ اور استغفار پڑھا لیا تھا، اس تفصیل کی بنا پر کہ زید صاحب نے اس وہابی کے ساتھ کلمہ اور استغفار پڑھانے کے بعد نکاح کو جائز سمجھ کر پڑھایا۔ حالاں کہ اب بھی حرام قطعی تھا، اور حرام قطعی کو جائز جاننا کفر، اس لیے زید صاحب پر اس حرکت شنیعہ سے توبہ اور پھر تجدید ایمان لازم اور اگر بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی۔ جس وقت سے انھوں نے یہ نکاح پڑھایا ہے اس وقت سے لے کر جب تک توبہ و تجدید ایمان نہ کرلیں ان کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی گئی ہیں ایک بھی نہیں ہوئیں۔ سب قضا ہوئیں۔ سب نمازوں کو پھر سے پڑھایا جائے۔

اب اگر وہ اس حرام قطعی نکاح پڑھانے سے توبہ کرے، پھر تجدید ایمان کرلیں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور امام رکھا جائے، ورنہ فرض ہے کہ بلا تاخیر ان کو امامت سے علاحدہ کردیا جائے۔ زید کا یہ کہنا کہ میں نے تجدید ایمان کی نیت سے کلمہ و استغفار پڑھوا لیا تھا۔ قطعاً مفید نہیں، اس سے یہ وہابی سنی نہ ہوا، وہابی رہا۔ ارتداد سے توبہ کے لیے ضروری ہے کہ تائب اس کفری قول و فعل سے برأت و بیزاری ظاہر کرے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیا نہیں، اب وہ اس سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی یہ توبہ اسی وقت ہوگی جب کہ وہ اس عقیدے سے بیزاری ظاہر کرے، اور یہ اقرار کرے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیا ہیں، ورنہ اس کی توبہ توبہ نہیں۔ یہ کیسی توبہ کہ اس کا اعتقاد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیا نہیں اور زبان سے کہتا ہے توبہ، توبہ کے وقت بھی اس کا یہ اعتقاد ہے اور توبہ کے بعد بھی یہی اعتقاد ہے۔

ثانیاً تجدید ایمان کی نیت زید کی تھی نہ کہ اس وہابی کی پھر اس سے وہابی کو کیا فائدہ۔ دوسرے حافظ مولوی صاحب نے جو یہ کہا کہ فتنہ نہ پھیلاؤ، ان کا بھی ایمان رخصت کہ انھوں نے ایک اہم ایمانی عقیدے کی اصلاح کو فتنہ کہا۔ یہ بالکل منافقین کی وہ بولی ہے جو اسلام کو فتنہ کہا کرتے تھے۔ ان پر بھی اس

قول سے توبہ، تجدید ایمان اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح لازم۔ ان کے پیچھے نماز کا وہی حکم ہے جو زید کے پیچھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شاہ سعود نجدی کو "رحمۃ اللہ علیہ" لکھنا کیسا ہے؟

مسئولہ: جناب سیٹھ قربان علی، بنارس- ۵رمحرم ۱۴۱۰ھ

مسئلہ جناب مفتی صاحب السلام علیکم۔

ہمارے موضع کوٹوا ضلع بنارس کی تقریباً ۸ر ہزار آبادی ہے جس میں چھ ہزار مسلمان ہیں یہ سبھی اہل سنت و جماعت کے ہیں، ایک گھر بھی وہابی یا دیوبندی یا شیعہ نہیں ہیں، اس میں مسلم پورہ میں ایک بڑی مسجد (جامع مسجد) ہے جس کے امام وہیں کے ایک مقامی حافظ ہیں جو کہ صرف حافظ ہیں عالم نہیں۔ یہ جمعہ کے خطبہ سے قبل مسئلہ کی کتاب سے مسائل بیان کر کے اپنی طرف سے مثال دے کر وضاحت کرتے ہیں، اسی دوران انھوں نے ایک روز شاہ سعود کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کہا جس پر کسی نے تعرض نہیں کیا یہ سمجھ کر کے ممکن ہے جھٹکے میں غلطی سے کہہ گئے ہوں گے۔ پھر ایک روز دورانِ تقریر انھوں نے حق العباد پر یہ کہا: اللہ بندوں کے حق نہیں معاف کر سکتا، اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ بندوں کا حق معاف کرے۔ یہ بات کہ اللہ کا کوئی حق نہیں کہ وہ بندوں کا حق معاف کرے، دو تین بار کہا اس کے علاوہ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں ایک عیسائی کے یہاں ایک مسلم دوکان دار کا کچھ روپیہ باقی پڑ گیا جس کو وہ نہیں دیتا تھا تو کسی نے مشورہ پر اس دوکاندار سے اس کے پادری کے پاس روپیہ دلانے کو کہا، پادری نے اس باقی دار کو یہ خط لکھا کہ کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟ اس کا روپیہ نہیں دیتے خط کو پڑھنے کے بعد فوراً ہی اس شخص نے روپیہ دے دیا۔

ایک بات حافظ صاحب نے تقریر کے دوران یہ بھی کہی کہ کچھ لوگوں نے اسٹیشن پر دو کلو سیب خریدا اور کم تول کے شبہہ میں دوبارہ تولایا اور اس نے دوبارہ تولا تو وزن ٹھیک تھا، مگر دوکان دار نے یہ کہا کہ مسلمان کم تولتے ہیں، اسی طرح کی کئی باتیں بیان کیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ مسلمان ہی بے ایمان ہوتے ہیں، اور حافظ جی کے بیان سے ایسا ظاہر ہوا کہ ان کا بھی یہی خیال ہے اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظ جی کا تانی کا کاروبار ہے اور زیادہ تر لین دین مسلمانوں سے ہی ہے اور کچھ لوگوں کے یہاں ان کی رقمیں باقی پڑ گئی ہیں، اس لیے یہ تمام مسلمانوں سے بیزار معلوم ہوتے ہیں اور سب مسلمانوں کو ایک

ہی لاٹھی سے ہانکتے ہوئے سب مسلمانوں کو بے ایمان سمجھتے اور بیان کرتے ہیں۔ جب کہ یہی حافظ جی نماز پنج وقتہ و جمعہ کے امام ہیں، ان کی امامت درست ہے یا نہیں، اوران کے کلمات مندرجہ بالا پر شرعی حکم بیان کیا جائے۔ گاؤں کے مسلمان بالکل سیدھے سادھے ہیں اور وہ کسی بحث و مباحثہ میں پڑنا نہیں چاہتے، اس لیے کسی نے ان کی الٹی سیدھی باتوں پر ان سے کوئی گفتگو نہیں کی یہ بھی بتلایا جائے کہ اس قدر غیرمحتاط شخص کو تقریر مسجد میں نماز جمعہ سے قبل کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب

نجدی ظالم درندے سعود کو رحمۃ اللہ علیہ کہنا حرام و گناہ ہے بلکہ اگر یہ حافظ سعود کے عقائد اور ظالمانہ کارناموں سے واقف تھے اور رحمۃ اللہ علیہ کے معنی جانتے تھے یا کم از کم اتنا جانتے تھے کہ رحمۃ اللہ علیہ بزرگوں کو لکھا جاتا ہے تو یہ کافر و مرتد ہوگئے، اس کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، ان کی بیوی ان کے نکاح سے نکل گئی اور جس دن یہ جملہ کہا ہے اس دن سے ان کے پیچھے جتنی نمازیں لوگوں نے پڑھیں ایک بھی نہیں ہوئی ان سب کی لوگ قضا پڑھیں۔ جمعہ کے عوض ظہر قضا پڑھیں۔ درمختار میں ہے:

”وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة كفر بها فلا يصح الاقتداء به أصلا.“[1]

سارے نجدی بشمول شاہ سعود انبیاے کرام کی شان میں انتہائی گستاخ ہیں اور اپنے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر و مشرک جانتے ہیں، جیسا کہ خود شیخ دیوبند حسین احمد ٹانڈوی نے ”الشہاب الثاقب“ میں ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے سارے نجدی کافر و مرتد ہیں۔ شفا اور اس کی شرح اور رد المحتار میں ہے:

”أجمع المسلمون على أن شاتم النبي كافر من شك في كفره و عذابه فقد كفر.“[2]	مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا کہ اس کے کافر اور جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے ایسا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر۔ اور یہی الاشباہ والنظائر، درر، غرر، درمختار وغیرہ تمام کتب فقہ میں ہے۔ شاہ سعود حضور اقدس صلی

[1] در مختار، ج:۲، ص:۳۰۰-۳۰۱، باب الإمامة، زکریا بك ڈپو۔
[2] رد المحتار، ج:٦، ص:۳۷۰، كتاب الجهاد، باب المرتد، زکریا بك ڈپو۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے ایسا کافر ہے کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ جو اس کو بزرگ سمجھ کر رحمۃ اللہ علیہ کہے وہ بھی ضرور کافر ہوگا، اس صورت میں اس حافظ پر فرض ہے کہ فوراً توبہ کریں۔ شاہ سعود کے کافر ہونے کا اقرار و تصدیق کریں، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں، بیوی کو رکھنا چاہتے ہوں تو اس سے پھر سے نکاح کریں، اور اگر یہ حافظ یہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ شاہ سعود کے عقائد کیا ہیں اور مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ رحمۃ اللہ علیہ کے معنیٰ کیا ہیں، اور نہ میں یہ جانتا تھا کہ رحمۃ اللہ علیہ صرف علما اور بزرگانِ دین کے ساتھ کہا جاتا ہے، تو کافر تو نہ ہوگا، مگر فاسق اب بھی ہے اس لیے کہ شاہ سعود کا نجدی ہونا ہر مسلمان کو معلوم۔

ایسی صورت میں جس وقت سے یہ کہا ہے اس وقت سے لے کر اب تک جتنی نمازیں ان کے پیچھے پڑھی ہیں جمعہ و عیدین کے سوا سب کا اعادہ واجب ہے اور اس امام پر توبہ فرض، اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہے۔ یہ کہنا کہ اللہ عزوجل حقوق العباد معاف نہیں کرسکتا گمراہی ہے۔ اللہ عزوجل بندوں کا بھی مالک ہے اور بندوں کے حقوق کا بھی مالک ہے، اس کی عطا اور دین ہی سے بندے صاحب حق ہوئے، وہ مہربانی سے از خود معاف نہیں فرمائے گا بلکہ بندوں کو راضی کر کے ان سے معاف کرائے گا۔ امام پر فرض ہے کہ اس جملہ سے توبہ کریں اور جس دن سے یہ جملہ کہا ہے اس دن سے اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی ہیں سب کا اعادہ کیا جائے۔ علاوہ جمعہ و عیدین کے، کہنا یہ چاہیے کہ اللہ عزوجل حقوق العباد معاف نہیں فرمائے گا، رہ گیا تقریر کا یہ حصہ جس میں عیسائی کا قول اور ہندوؤں کا قول نقل کیا ہے یہ صحیح بھی ہوسکتا ہے، اگر یہ بات جھوٹ ہے اور امام نے بنا کر کہی تو ان حکایات کے بیان کرنے کی وجہ سے بھی فاسق معلن ہوگیا۔ پھر اس کا حکم وہی ہوگا جو گزر چکا کہ جس دن سے یہ جملہ کہا ہے اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی ہیں سب کا اعادہ واجب اور اس پر توبہ بھی، البتہ آئندہ اس کو تقریر سے بالکلیہ روک دیا جائے، بے پڑھے لکھے آدمی کو تقریر کرنا جائز ہی نہیں، حدیث میں ہے:

”لَا یقتص إلا أمیر أو مامور أو مختال.“[1]	تقریر یا تو امیر المومنین کرے یا وہ کرے جسے امیر المومنین نے اجازت دی ہے یا اترانے والا۔

اس سے مراد جاہل ہی ہے امیر المومنین تقریر کی اجازت صرف عالم کو دے گا، جاہل کو نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] مشکوٰۃ، ص: ۳۵، مجلس برکات اشرفیہ۔

یہ کہنا کہ نہ میں بریلوی ہوں اور نہ دیوبندی تو اس پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: محمد ہارون رشید، مدرسہ اہل سنت غوثیہ نور العلوم، ضلع دیوریا (یو. پی.)-۲۴/شوال ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ایک آدمی ہے جو لوگوں میں اپنی قابلیت، اپنے آپ کو اچھا بننے کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بریلوی والے ۲۲/نمبر والے ہیں اور دیوبندی والے ۲۴/نمبر والے ہیں، اور میں اس کے درمیان والا ۲۳/نمبر والا ہوں کئی مرتبہ اس کا قول دیکھ کر ہم کو بہت دل میں رنج والم ہوا، اور میں رات کے تہائی حصہ گزرنے کے بعد ہمارے دل و دماغ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہی انسان ہے جو قبرستان بنا کر کھیت بنا دیا اور دو مسلمانوں میں مخالفت پیدا کرتا ہے اور لوگوں کے نظر میں اس کی عزت ہے، اور وہ عزت کے نظر سے دیکھا جاتا ہے تو اس لیے یا سیدی اس کا قول و فعل دیکھ کر اس کے اقوال اور افعال صحیح ہیں یا غلط؟ اور لوگوں کو دھوکا دینا اور لوگوں میں مخالفت پیدا کرنا اور اپنے آپ کو اچھا بننا اور اپنے مال پر فخر کرنا، غریبوں پر ظلم و ستم ڈھانا یہ اچھے لوگوں کی عادت نہیں ہے۔ یہ اس ماحول کے فخر کرنے والوں کی عادت قبیحہ ہے تو حضور قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل جواب دیں اور جو ایسا کہتا ہے اس کے پیچھے نماز، یا جنازہ کی نماز، یا عیدین کی نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ شخص مسلمان نہیں اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے، بد مذہب آج کل ہم اہل سنت کو بریلوی کہتے ہیں جب یہ کہتا ہے کہ میں بریلوی ہوں نہ دیوبندی بیچ کا ہوں تو مسلمان نہیں، دیوبندی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں جو انھیں مسلمان جانے وہ خود مسلمان نہیں، پھر اس کی کیا شکایت کہ اس نے مسلمانوں کے قبرستان کو کھود کر پھینک دیا، نہ اس کی نماز، نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی دیوبندی دونوں کو حق جاننے والے اور ضروریاتِ دین کے منکر کا حکم

مسئولہ: محمد قاسم، کلاتھ مرچنٹ، دسونت پور، ضلع بارہ بنکی (یو. پی.)-۱۶/شوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ① جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ میں ۶۰/ پیسہ دیوبندی ہوں اور ۴۰/ پیسے میں سنی، رافضی

سب کچھ ہوں اور نہ میں بریلوی ہوں اور نہ دیوبندی ہوں محض کلمہ گو مسلمان ہوں۔ ایسے کو مسلمان جانا جائے یا کافر؟ اور ایسے کو سلام کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

(۲) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اس زمانہ میں کوئی حق پر نہیں ہے، نہ سنی، نہ دیوبندی اور اگر حق پر ہے تو سنی بھی دیوبندی بھی، ایسے شخص کو مسلمان جانا جائے یا کافر؟ اور ایسے کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟ اگر نہیں تو جن لوگوں نے نماز پڑھی ہے ان کے لیے کیا حکم ہے؟

(۳) جو شخص یہ کہے کہ میں نہ بریلوی ہوں نہ دیوبندی ہوں میں رامپور سے پڑھا ہوں اور رامپوری ہوں، ایسے کو مسلمان جانا جائے یا کافر؟

(۴) جو شخص دیوبندی جماعتوں کو ان کے کفر پر آگاہ ہو کر بھی انھیں مسلمان جانے اسے کافر مرتد کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

تینوں سوالوں میں مذکور اشخاص اگر دیوبندیوں اور رافضیوں کے کفری عقائد پر مطلع ہوں تو ان میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں، گستاخ رسول اور ضروریات دین کے منکر کو کافر جاننا بھی ضروریات دین سے ہے۔ ضروریات دین کے منکر کو جو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے، ان کی نماز جنازہ پڑھنا حرام، ان لوگوں کے عقائد پر مطلع ہوتے ہوئے جس شخص نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اس پر توبہ فرض ہے، جو وہابیوں کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انھیں کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے۔ علماے عرب و عجم، حل و حرم، ہندو سندھ کا متفقہ فتویٰ ہے:

”من شک في عذابه و کفره کفر.“[۱] — اس کے عذاب میں مبتلا ہونے اور کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ سنی دیوبندی جھگڑا علما کا ڈھونگ ہے اسلامی عقیدے کی توہین کفر ہے۔

مسئولہ: شہزاد علی، مدنپورہ، ممبئی، بلڈنگ ۱۴۵؍ کمرہ: ۶ مولانا آزاد روڈ ممبئی - ۱۷؍ شوال ۱۴۱۸ھ

 زید جاہل ہے اور پیری مریدی کرتا ہے، پہلے وہابیوں کا رد کرتا تھا، عقائد وہابیہ ”پھر یہ کہ

[۱] درِ مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ص: ۳۷۰، ج: ۶۔

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض علم غیب ہے یا کل علم غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو ان میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے حاصل ہے۔'' حفظ الایمان مصنفہ اشرف علی تھانوی۔

''شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کے خلاف نصوص قطعیہ کی بلا دلیل محض قیاس فاسد سے ثابت کرنا شرک نہیں۔ تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

بانی دارالعلوم دیو بند نے تحذیر الناس ص:۱۴ پر لکھا:

''بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی پیدا ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔''

ص:۲۸ پر لکھا:

''بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

ص:۳ پر لکھا:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کے تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔''

ان عقائد و دیگر عقائد وہابیہ سے پوری طرح واقف ہے۔ اب کہتا ہے کہ یہ علما کا ڈھونگ ہے تم سب سے ملو، کھاؤ، پیو، شادی بیاہ کرو، اور سب کو مسلمان کہتا ہے۔ مذکورہ بالا عبارات اور مصنف کے بارے میں احکام شرع کیا ہیں اور جو شخص ان عبارتوں پر اطلاع کے باوجود ان کے لکھنے والوں کو عالم دین اور امام ومقتدا مانے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ان سے دینی و معاشرتی تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ ان کی اقتدا کرنا ان کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا ہے؟ اگر یہ ہماری مسجدوں یا مجلسوں میں آجائیں تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کریں؟ ان سے شادی بیاہ کا کیا حکم ہے؟ مفصل و مدلل تحریر فرما کر اہل اسلام کو مطلع فرمائیں۔ اس کے مریدین بھی یہی کہتے ہیں کہ سنی وہابی یہ علما کا ڈھونگ ہے۔ اور زید کی ولایت کا بھی پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسوں کے بارے میں کیا حکم ہے، اور ایسوں سے بیعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

حفظ الایمان اور براہین قاطعہ کی عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کھلی ہوئی توہین ہے، اور تحذیر الناس کی عبارت میں توہین کے ساتھ ساتھ ایک دینی ضروری عقیدے کا انکار صریح ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم الانبیا بمعنی آخر الانبیا ہونا ضروریات دین سے ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا یا ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ وہ بھی ایسا کافر کہ جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ شفا اور اس کی شروح اور رد المحتار وغیرہ میں ہے:

"أجمع المسلمون علی أن شاتم النبي كافر من شك في كفره و عذابه كفر."[1] مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ایسا کہ اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

بناءً علیہ علماے عرب و عجم، حل و حرم، ہند و سندھ نے بالاتفاق یہ فتویٰ دیا کہ اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انبیٹھی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی مذکورہ بالا عبارتیں لکھنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کی کفری عبارتوں پر مطلع ہو کر انھیں کافر نہ جانے، نہ مانے وہ خود کافر ہے۔ یہ پیر اور اس کے مریدین اکابر دیوبند کی ان کفری عبارتوں پر مطلع ہوتے ہوئے بھی یہ کہتے ہیں کہ سنی وہابی کا جھگڑا علما کا ڈھونگ ہے، تو یہ مسلمان نہ رہے اور نہ اس کے مریدین مسلمان رہے۔ گستاخ رسول اور ضروریات دین میں سے کسی کے منکر کو کافر کہنا اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ خود قرآن مجید میں گستاخِ رسول کی قطعی تکفیر فرمائی۔ ارشاد ہے:

"لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ."[2] بہانے نہ بناؤ ایمان کے بعد بلا شبہہ تم لوگ کافر ہو گئے۔

اسے ڈھونگ کہنا اسلام کے بنیادی عقیدے کی تضحیک و تذلیل ہے جو بلا شبہہ کفر ہے۔ سنی مسلمانوں کو یہ جائز نہیں کہ اس پیر یا اس کے مریدین سے میل جول، سلام کلام رکھیں، یا اسے اپنی مجلسوں میں آنے دیں، یا ان کی مجلسوں میں جائیں، نہ اس پیر سے مرید ہونا جائز، نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا

[1] رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء، ص: ۳۷۰، ج: ٦، دار الکتب العلمية لبنان۔
[2] قرآن مجید، سورۃ التوبۃ، آیت: ٦٦، پارہ: ١٠۔

جائز، جولوگ مرید ہو چکے ہیں وہ اپنی بیعت فسخ کر دیں اور کسی صحیح العقیدہ سنی مسلمان سے بیعت ہوں۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

قضیہ شرطیہ کے صدق کے لیے صدق طرفین لازم نہیں، دیوبندی کافر کیوں؟ پیر کی شان میں گستاخی کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: ڈاکٹر منظور الحسن فریدی، بکساواں، ویشالی (بہار)- مورخہ ۲۵/ربیع الآخر ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس سلسلے میں؟

❶ زید عالم دین سنی صحیح العقیدہ ہے اور پیری مریدی بھی کرتا ہے اس نے دورانِ تقریر یہ کہا کہ لوگ آج کل جسے بھی نماز روزے کی ترغیب دلاتے ہوئے دیکھتے ہیں اسے فوراً دیوبندی کہہ دیتے ہیں۔ حالاں کہ دیوبندیت عقیدے کی بنیاد پر ہے، پھر برسبیل تذکرہ یہ کہا کہ اگر نماز روزہ کی ترغیب دلانا ہی دیوبندیت ہوتا تو میں پہلا دیوبندی ہوتا۔ حالاں کہ ایسا نہیں ہے، کیوں کہ میں بھی نماز روزہ کی ترغیب دلاتا ہوں لیکن بحمد اللہ پکا سنی ہوں یعنی (بریلوی) اس پر بکر نے اعتراض کیا اور کہا کہ آپ دیوبندی ہو گئے اس کا جواب زید نے یہ دیا کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ:

لو کان رفضاحب ال محمد فلیشھد الثقلان انی رافضی

تو کیا امام شافعی بھی رافضی ہو گئے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید اپنے قول میں سچا ہے یا بکر؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں۔ اگر زید کے قول پر دیوبندیت کا حکم نہیں ہوتا ہے تو بکر پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

❷ غیر دیوبندی کو دیوبندی کہنا کیسا ہے؟

❸ پیرومرشد کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب

❶-❷ زید کا جو قول سوال میں مذکور ہے اس کی رو سے زید کو دیوبندی کہنا غلط ہے۔ قضیہ شرطیہ کے صدق کے لیے صدق طرفین لازم نہیں، اس کی ایک مثال تو وہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔
دوسری دلیل قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے:

"قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ o"[1] تم فرما دو بفرضِ محال رحمٰن کے کوئی بچہ ہوتا تو سب سے پہلے میں پوجتا۔

بکر نے غلط کہا بکر پرفرض ہے کہ وہ زید سے معافی مانگے اور توبہ بھی کرے۔ بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے، اس لیے کہ دیوبندی شان الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں، کسی کو دیوبندی کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے اعتقاد کرکے دیوبندی کہا ہے، درمختار میں ہے:

"عزّر الشاتم بيا كافر، وهل يكفر؟ إن اعتقد المسلم كافرا نعم وإلّالا."[2] اے کافر کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں! اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے ورنہ نہیں۔

زید نے جو یہ کہا کہ نماز، روزے کی ترغیب دینے پر لوگ دیوبندی کہہ دیتے ہیں، یہ بھی اس نے غلط کہا، اہل سنت پر اس نے افترا، کیا کوئی بھی سنی مسلمان نماز، روزے کی ترغیب پر کسی کو دیوبندی نہیں کہہ سکتا، زید پر اس جملے سے توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) جو پیر جامع شرائط بیعت ہو اس کی گستاخی کرنی حرام وگناہ ہے اور سلسلہ کے فیض سے محروم ہونے کا موجب بلکہ ایسے شخص کے سوے خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ عالم گیری میں ہے:

"من أبغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر."[3] جس نے بغیر کسی ظاہری سبب کے کسی عالم سے بغض رکھا تو اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

حکم شرع کی تحقیر کفر ہے، اہل قبلہ کی تعریف۔
دیوبندی اہل قبلہ ہیں نہ مسلمان۔

مسئولہ: عبد القادر خان، رضا باغ، ضلع سیتامڑھی (بہار) - ۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین کہ:

---

[۱] قرآن مجید، سورة الزخرف، آیت: ۸۱، پارہ: ۲۵۔

[۲] در مختار، ص: ۱۱۶، ج: ۶، کتاب الحدود، باب التعذیر، دار الکتب العلمیة، لبنان۔

[۳] عالم گیری، ص: ۲۷۰، ج: ۲، کتاب السیر، باب التاسع، فی أحکام المرتدین، رشیدیه پاکستان۔

زید نے اپنی کتاب پیام وحدت میں مندرجہ ذیل عبارات تحریر کی ہیں:

''جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد'' اور ''حسام الحرمین'' جیسی کتابیں لکھ کرامت کے عامی طبقہ تک پہنچا دی گئیں، جو آج بھی تکفیری ایٹم بم کی حیثیت رکھتی ہے۔ امام اعظم کا تکفیر مومن کے بارے میں واضح موقف ہے کہ اہل قبلہ کو بھی کافر نہ کہا جائے۔ رہ گئی بات منکرین زکات کے بارے میں حضرت ابوبکر کے قتال کرنے کے فیصلے سے متعلق تو ایسا کہنا سزا کے طور پر تھا نہ کہ تکفیر کی شکل، یعنی منکرین زکات کافر و مرتد نہیں تھے۔ مثلاً ہندوستان و پاکستان میں دیوبندی، وہابی، بریلوی، جماعت اسلامی ہو یا تبلیغی جماعت یہ تمام جماعتیں اہل سنت و جماعت کی شاخ کی شکل میں ہیں۔ یا ان کے شعبے ہیں، ان جماعتوں کو اہل سنت و جماعت سے الگ کوئی فرقہ ٹھہرانا، پھر اسے بنیاد بنا کر ان کو خارج اسلام قرار دینا، یا گمراہ اور جہنمی کہنا ایک عظیم دھوکا ہے اور بہت بڑا فریب۔ لیکن دنیا داری کی یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اللہ کے وہ بندے (نجدی) قابل تعریف بھی ہیں جنھوں نے کعبہ کے ایک ہی صحن میں بیک وقت چار اماموں والی مسلمانوں کی بکھری ہوئی اور پراگندہ صورت کی چار سے بدل کر ایک شکل و ہیئت دے کر وحدت کی لڑی میں منظّم کر دیا، اور سارے عالم کے مسلمانوں کے لیے ٹھوس اور مضبوط وحدت کی مثال پیش کر دی۔

فجزاهم الله تعالىٰ أحسن الجزاء.

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کے بارے میں عند الشرع کیا حکم ہے؟ مسلمانوں کا ان کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے؟ امام وخطیب ایسے شخص کو بنایا جائے یا نہیں؟ نیز مندرجہ بالا عبارتیں شرعاً کیا حیثیت رکھتی ہیں؟ مفصل مبرہن فرمائیں، نوازش ہوگی۔

الجواب

زید نے پیام وحدت نامی کتاب میں مذکورہ بالا عبارتیں لکھیں، نہ وہ سنی ہے نہ مسلمان بلکہ گمراہ بد دین، صلح کلی کافر و مرتد اسلام سے خارج ہے۔ مسلمانوں کو اس سے میل جول، سلام کلام قطعاً جائز نہیں حرام و گناہ ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ.''[1] یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

[1] قرآن مجید، سورۃ الانعام، آیت: ٦٨۔

اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تجالسوا أهل القدر ولا تفاتحوهم. (رواه ابوداؤد)."[1]

منکرین تقدیر کے ساتھ نہ اٹھو بیٹھو اور نہ ان سے بات چیت کی ابتدا کرو۔

اور فرمایا:

"إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم. (رواه احمد وابوداؤد)."[2]

اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ میں حاضر نہ ہو۔

یہ حکم حدیث میں اگر چہ منکرین تقدیر کے لیے آیا ہے مگر یہ حکم عام ہے۔ ہر ایک بد مذہب کے لیے چناں چہ ایک حدیث میں صحابہ کرام کی تنقیص شان کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم."[3]

نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔

زید کی نماز نہ نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح، اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بدتر ہے۔ زید کے کافر و مرتد ہونے کے وجوہ مندرجہ ذیل ہیں۔

اول:- اس نے جامع الشواہد اور حسام الحرمین کی تحقیر کرتے ہوئے ان کو تکفیری ایٹم بم قرار دیا جب کہ ان دونوں کتابوں میں احکام شرعیہ درج ہیں کسی حکم شرعی کی تحقیر کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:

"الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر."[4]

نیز غیر مقلد اور دیوبندیوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ کسی نبی کی توہین کرنے والا کافر و مرتد ہے۔ ایسا کہ جو اس کے کفر و ارتداد میں شک کرے وہ بھی کافر۔ امام قاضی عیاض کی شفا شریف اور اس کی شروح اور شامی میں ہے:

---

[۱] مشكوٰة شريف، ص:۲۲، باب الإيمان بالقدر، مجلس بركات۔

[۲] مشكوٰة شريف، ص:۲۲، باب الإيمان بالقدر، مجلس بركات۔

[۳] المستدرك للحاكم، ص:۶۳۲، ج:۳، السنة لابن عاصم، ص:۴۸۳، ج:۲۔

[٤] الاشباه والنظائر، كتاب السير، ص:۸۷، ج:۲ ،ادارة القرآن والعلم الاسلامية، پاكستان۔

"أجمع المسلمون على أن شاتم النبي كافر من شك في كفره و عذابه كفر."[1]

مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ایسا کہ اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

اور یہی مضمون الاشباہ والنظائر، درر، غرر، درمختار وغیرہ میں بھی ہے۔ اسی حکم شرعی کو حسام الحرمین وغیرہ میں فرمایا گیا ہے۔ایک قطعی اجماعی حکم شرعی کی زید نے تحقیر کی، اس کا استہزا کیا جس کی وجہ سے وہ کافر و مرتد ہو گیا۔

دوم: - زید کے اس جملے سے ظاہر ہے کہ اس نے جامع الشواہد اور حسام الحرمین میں پڑھا جس سے ثابت کہ وہ وہابیوں دیوبندیوں کی کفری عبارتوں پر مطلع ہے جس میں ضروریات دین کا انکار، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر ہے۔اس کے باوجود ان شاتمان رسول کو کافر نہیں جانتا اس کی وجہ سے بھی یہ کافر ہوا۔

سوم: - شاتمان رسول کو یہ مومن جانتا ہے اس کی دلیل سوال نمبر دو ہے۔شاتمان رسول کو مومن اور اہل قبلہ جاننا مستقل کفر ہے۔اس لیے کہ قرآن مجید کا انکار ہے۔قرآن مجید نے گستاخ رسول کے بارے میں فرمایا:

"لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ."[2]

بہانے نہ بناؤ تم مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

اور فرمایا:

"كفروا بعد اسلامهم."[3]

مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

اس جاہل کو یہ معلوم نہیں کہ اہل قبلہ کسے کہتے ہیں، اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہیں اور کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں، مگر ان کا عقیدہ کفری نہ ہو اور ان سے کفر سرزد نہ ہوا ہو، اور اگر ان سے کفر سرزد ہوا ہو تو وہ اہل قبلہ ہی نہیں، حضرت ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں:

[1] رد المحتار، على هامش الدر المختار، ص: ۳۷۰، كتاب الجهاد، باب المرتد، دارالكتب العلمية، لبنان۔
[2] قرآن مجید، پارہ: ۱۰، آیت: ٦٦، سورة التوبة۔
[3] قرآن مجید، پارہ: ۱۰، آیت: ۷٤، سورة التوبة۔

"ان المراد بأهل القبلة الذين اتفقوا على ماهو من ضروريات الدين، فمن واظب طول عمره على الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم أونفي الحشر أونفي علمه سبحانه بالجزئيات لايكون من أهل القبلة. و ان المراد بعدم تكفير أحد من أهل القبلة أنه لايكفر مالم يوجد شيئ من امارات الكفر و علاماته ولم يصدر عنه شيئ من موجباته."(۱)

اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین کے حق ہونے پر متفق ہوں، جو شخص عمر بھر طاعات، عبادات کی پابندی کرے اور اس کا اعتقاد یہ ہو کہ عالم قدیم ہے، یا قیامت نہیں ہوگی، یا اللہ تعالیٰ جزئیات کو نہیں جانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں ہوگا، اور اہل قبلہ کے کافر نہ کہنے سے مراد یہ ہے کہ جب تک ان میں کفر کی نشانیاں اور علامتیں نہ پائی جائیں اور کافر بنانے والی کوئی چیز اس سے صادر نہ ہو۔

اس عبارت سے ثابت ہے کہ اگر کسی سے کفر سرزد ہو وہ ضرور کافر ہے، وہ اہل قبلہ سے نہیں، اگر چہ اپنے آپ کو اہل قبلہ سے کہے، مومن کہے اس لیے وہابیوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے تو وہ نہ اہل قبلہ سے ہیں، نہ مسلمان ہیں۔

چہارم:- سوال کے دفعہ تین میں اس نے منکرین زکات کو کافر ماننے سے انکار کیا ہے۔ حالاں کہ زکاتکی فرضیت سے انکار کفر ہے۔

پنجم:- وہابیوں، دیوبندیوں، مودودیوں کے توہین رسالت کے جرم کی وجہ سے خارج از اسلام اور جہنمی قرار دینے کو ایک عظیم دھوکا بہت بڑا فریب بتایا ہے۔ حالاں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کو قرآن مجید نے کافر کہا اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے، قرآن مجید کے ارشاد اور اجماع امت کو دھوکا اور فریب کہنا وہ بھی عظیم اور بڑا، بہت بڑا کفر ہے۔

ششم:- یہ شخص ان نجدیوں کی تعریف کرتا ہے جن کا اعتقاد یہ ہے کہ دنیا میں صرف وہی مسلمان ہیں بقیہ سارے جہان کے مسلمان کافر و مرتد ہیں، جس کی بنا پر اس نے حرمین طیبین کے ہزار ہا مسلمانوں کو صرف اس بنا پر قتل کیا کہ انھوں نے نجدی مذہب نہیں قبول کیا، یہ نجدی شان الوہیت و رسالت میں انتہائی گستاخ ہیں جیسا کہ مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے الشہاب الثاقب میں لکھا ہے۔ گستاخ رسول اور

[۱] شرح فقہ اکبر، ص: ۱۸۱۔

مسلمانوں کے قاتلین کی تعریف وہی کرے گا، جو بظاہر مسلمان اور اندر سے کافر ہوگا۔ یہ اس کا فریب ہے کہ اس نے لکھا کہ چاروں اماموں کا مصلی ہونا انتشار کا باعث تھا، صدیوں سے چاروں مصلے تھے کسی قسم کا کوئی انتشار ان مصلوں کی وجہ سے نہیں تھا، ہر مذہب والا اپنے اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتا تھا، نجدیوں نے صرف اس بنا پر چاروں مصلے ختم کرکے اپنا ایک مصلّٰی رکھا کہ بحمدہ تبارک وتعالیٰ کوئی حنفی، مالکی، شافعی، نجدی مذہب کا نہیں لامحالہ ان تینوں مصلے پر سنی امام نماز نہ پڑھتے، جس میں نجدی امام کی سخت سبکی ہوتی، اس لیے ان ظالموں نے سب مصلے ختم کرکے اپنا ایک مصلّٰی رکھا ہے تا کہ ان کی حقیقت دنیا والوں پر واضح نہ ہو۔ اگر کسی کو اس میں شبہہ ہو تو وہ بطور آزمائش ہی سہی نجدیوں کو اس پر آمادہ کردے کہ وہ دوسرے مذہب کے اماموں کو بھی نماز پڑھانے دیں، پھر دنیا دیکھ لے گی کہ کیا حقیقت ہے۔ حال یہ ہے کہ ہزار جبر وتشدد کے باوجود جو لوگ نجدیوں کے عقائد خبیثہ سے واقف ہیں وہ نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، الگ پڑھتے ہیں۔ اس میں صرف ہندوستان و پاکستان کے مسلمانوں کی تخصیص نہیں، ترکی، انڈونیشیا وغیرہ کے مسلمانوں کا بھی یہی حال ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ زید مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر مسلمان نہیں، اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے۔ نہ اس کی نماز، نماز نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ درمختار میں ہے کہ:

”وإن أنکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها فلا یصح الاقتداء به أصلا.“[1]	اور اگر کوئی ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا انکار کرے اور کافر ہو جائے تو قطعاً اس کی اقتدا صحیح نہیں۔

اس سے میل جول، سلام کلام، شادی بیاہ حرام اگر بیوی والا ہے تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اگر وہ سنیّہ ہے تو اس پر فرض ہے کہ فوراً اس سے علاحدہ ہو جائے، زید اگر مر جائے تو مسلمان اس کے کفن دفن جنازے میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندی مولوی کے حق میں جنت کی دعا کرنا

مسئولہ: محمد الیاس حبیبی، ساکن سمبھی، ڈاک خانہ، گمبھیر بن، اعظم گڑھ (یو. پی.)- ۵/ذو الحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں؟

[1] در مختار، ج:۲، ص:۳۰۰-۳۰۱، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، دار الکتب العلمیة لبنان۔

کہ زید نے ۱۹۹۸ء میں یہاں کی عید گاہ بنوانے کی ذمہ داری لی اور عید گاہ بنوا دیا جس میں اپنوں اور غیر مسلموں سے چندہ لیا اور اب بھی لیتا ہے اس پیسہ کو عید گاہ میں لگایا اور لگایا کرتا ہے، عید گاہ بننے کے بعد دیوبندی امام کو رکھ دیا، اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھتا رہتا ہے، اور دیوبندی مولوی مر گیا تو اس کے حق میں جنت کی دعا بھی کرتا رہتا ہے، اور دیوبندی مدرسہ میں اپنے لڑکوں کو پڑھنے کے لیے بھیجتا ہے اور دیوبندیوں ہی کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا اور مشورہ لینا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں نہ بریلی جانتا ہوں، نہ دیوبندی میں صرف نماز پڑھنا جانتا ہوں چاہے کوئی بھی امام ہو، ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ قرآن وحدث کی روشنی میں بالتفصیل وضاحت فرمائیں۔ بینوا وتو جروا۔

الجواب

زید مذکورہ فی السوال سنی نہیں، صلح کلی یا اندر اندر دیوبندی ہے، کسی دینی کام کے لیے غیر مسلموں سے چندہ مانگنا جائز نہیں۔ حدیث میں ہے:

"انا لا نستعين بمشرك."(۱) — ہم مشرک سے دینی کام میں مدد نہیں مانگتے۔

بغیر مانگے از خود کچھ دیدیں تو لینا جائز اگر چہ اب بھی بہتر یہ ہے کہ نہ لیا جائے۔ دیوبندی کو امام بنانا کفر ہے۔ دیوبندی شان الوہیت ورسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں۔ انھیں مسلمان جاننے والا کافر۔ درر، غرر، الاشباہ والنظائر، درمختار وغیرہ میں تصریح ہے کہ جو کسی نبی کی توہین کرنے والے کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے:

"من شك في كفره و عذابه كفر."(۲) — اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

امام بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے وہابی کو مسلمان جانا۔ نیز اس کا یہ جملہ کہ "میں نہ دیوبندی جانتا ہوں نہ بریلی، میں صرف نماز پڑھنا جانتا ہوں۔" بھی یہی بتا رہا ہے کہ گستاخِ رسول دیوبندیوں کو زید مسلمان جان رہا ہے۔ اس لیے زید ضرور کافر ہے، زید دیوبندی مولوی کے حق میں دعا کرتا ہے یہ بھی کفر ہے۔ یہ قرآن مجید کی صدہا آیتوں کا انکار ہے۔ جب دیوبندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

---

[۱] سنن ابن ماجه، ج:۲، ص:۹٤٥، حديث نمبر ۲۸۳۲، باب الاستعانة بالمشركين، دار الفكر بيروت.

[۲] در مختار، ج:٦، ص:۳۷۰، كتاب الجهاد، باب المرتد، دار الكتب العلمية لبنان۔

توہین کرنے کی وجہ سے کافر ہیں اور قرآن مجید کی آیتوں سے ثابت اور صدہا احادیث سے ثابت کہ کافروں پر جنت حرام۔ ان کے لیے جنت کی دعا کرنا ان آیات واحادیث کے انکار کی وجہ سے کفر ہے۔ شامی میں ہے:

"فالدعاء به كفر لعدم جوازه عقلا ولا شرعاً ولتكذيبه النصوص القطعية."[۱]

تو مرتد کے لیے دعاے مغفرت کرنا کفر ہے، عقلاً اور شرعاً اس کے ناجائز ہونے اور نصوص قطعیہ کی تکذیب کو مستلزم ہونے کی وجہ سے۔

نیز جب یہ اپنے بچوں کو دیوبندی سے پڑھواتا ہے اور دیوبندیوں کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے ان سے مشورہ لیتا ہے، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سنی نہیں۔ یا تو پھر کٹر دیوبندی ہے یا صلح کلی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ زید مسلمان نہیں کافر ہے۔ اس سے میل جول، سلام کلام حرام۔ مرجائے تو اس کے کفن دفن میں شریک ہونا اس کے جنازے میں نماز پڑھنا حرام۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم ولا تصلوا عليهم ولا تصلوا معهم."[۲]

نہ ان کے پاس اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس نے یہ کہا کہ ہم مسلمان نہیں وہ کافر ہو گیا۔ کلمۂ کفر پر خوش ہو کر تالی بجانا کفر ہے۔

مسئولہ: رجب علی، دھوبی کیپ گنج، ضلع رائے بریلی (یو. پی.)۔ ۱۳؍ ذو قعدہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ۱ رجب کے سمدھی ببو سلطان پور ضلع کے برادری نے ببو صاحب پر حقہ بند کر دیا، کچھ جھگڑے میں پوتیوں کی شادی ہونے والی تھی تو رجب نے سلطان پور والوں سے کہا کہ میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں کہ آپ لوگ سب ایک اور نیک ہو جائیں، اور آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کریں اور خدا و رسول کے

[۱] شامی، ج:۲، ص:۲۳۷، كتاب الصلوٰة، باب صفة الصلوٰة، دار الكتب العلمية لبنان۔

[۲] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲، السنة لابن عاصم، ج:۲، ص:۴۸۳۔

واسطے بھیک دیدیں، میرے گھر میں پوتیوں کی شادی ہے سب لوگ ایک ہو کر شادی میں شامل ہو جاؤ۔

(۲) یکم مئی ۱۹۹۱ء کورائے بریلی سے سلطان پور ایک لڑکے کی بارات لے کر آئے تو دونوں نے مل کر شرکت کی مگر نکاح کی شکر سلطان پور برادری نے پینے سے انکار کیا۔ تو وہاں کے چودھری سے پوچھا گیا کہ شکر کیوں نہیں پی تو اس پر انھوں نے جواب دیا کہ رجب تمہارا بیٹا اپنی سسرال میں کہاں کھایا؟ اس لیے ہم نے شکر نہیں پی تو رجب نے کہا کہ کیا بات ہے کھایا نہیں مگر انھوں نے بات نہیں مانی اور کہا کہ معافی مانگو تو رجب نے کہا کہ معافی کس بات کی اور آپ مسلمان ہو تو یقین کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ ہم مسلمان نہیں تمہاری کس بات کا یقین کریں۔ سب برادری نے تالی بجائی اور کہا کہ سمیع احمد اور رجب کا حقہ بند کر دیا۔ جو سمجھ دار آدمی تھے رجب اور سمیع کے ساتھ اٹھ کر چلے آئے۔ اب علمائے دین دونوں سوالوں کا جواب تحریر کریں تاکہ دونوں میں میل پیدا ہو جائے۔

الجواب

رجب کا بیٹا بائیکاٹ کس بنیاد پر کیا گیا، یہ نہیں لکھا گیا، اگر رجب علی کا بائیکاٹ اس بنا پر ہوا تھا کہ اس نے کوئی شرعی جرم کیا تھا تو جب تک اس شرعی جرم سے توبہ نہ کر لے اس کا بائیکاٹ جاری رکھا جائے۔ ہاں اس سے وہ توبہ کر لے تو بائیکاٹ ختم کر دیا جائے اور جس نے یہ کہا کہ ہم مسلمان نہیں اور جن لوگوں نے اس پر خوش ہو کر تالیاں بجائیں وہ مسلمان نہ رہے، ان سب پر فرض ہے کہ اس جملے سے توبہ کریں پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اور اپنی بیویوں سے دوبارہ نکاح کریں۔ اگر یہ لوگ ایسا کر لیں فبہا ورنہ ان سب لوگوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے، اگر مر جائیں تو ان کے غسل و کفن میں شریک نہ ہوں، نہ جنازے کی نماز پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ جیسے ہندوؤں میں دو فرقے ہیں اسی طرح بریلوی و دیوبندی دو فرقے ہیں؟

مسئولہ: ماسٹر سید مختار حسن قادری، مقام رسول پور، پوسٹ کوڈ، ضلع کیتا راڑیسہ

مسئلہ شہر کیندرہ میں بوڑھا میاں نامی ایک خوش اخلاق اور انصاف پسند و صلح پسند ہیں، مگر انھوں نے متعدد بار دیوبندی و بریلی کے اختلافات کے وقت پولس اور دوسرے غیر مسلموں کو یہی کہا کرتے ہیں

کہ جس طرح ہندوؤں میں دو فرقہ سناتن دھرم اور آریہ دھرم ہیں اسی طرح بریلوی اور دیوبندی دو فرقہ ہیں۔ بریلوی حضرات ان ڈائرکٹ، بالواسطہ خدا تک پہنچتا ہے۔ اور دیوبندی حضرات ڈائرکٹ بلاواسطہ پہنچنا چاہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ جس طرح ہندوؤں میں پرجا پانجی اور جگناتھ پانجی ہے۔ اسی طرح دیوبندیت و بریلویت ہے۔ مذکورہ شخص کا دیوبندیت کو پرجا پانجی اور آریہ دھرم کی تشبیہ دینا اور مذہب اہل سنت کو جگناتھ پانجی اور سناتن دھرم کے ساتھ تشبیہ دینا کیسا ہے؟ شخص مذکور کو از سرے نو کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان مجمع عام میں کرنا اور توبہ کرنا اور نکاح کو از سرے نو دھرانا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب

اس کے کہنے میں تو کوئی حرج نہیں کہ بریلوی یعنی سنی بواسطہ خدا تک پہنچنا چاہتے ہیں اور دیوبندی بلاواسطہ، ڈائرکٹ، مگر یہ کہنا کہ سنی دیوبندی اختلاف ہندوؤں کے آریہ اور سناتن دھرم کے اختلاف کی طرح ہے البتہ غور طلب ہے۔ اگر اس شخص کی مراد یہ ہے کہ جیسے ہندوؤں میں دو فرقے ہیں یا چند فرقے ہیں اسی طرح اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں میں بھی چند فرقے ہیں۔ اور جیسے سناتن دھرم قدیم ہندو فرقہ ہے اسی طرح اہل سنت قدیمی مذہب اسلام جو عہد سلف سے چلا آرہا ہے اس کے پابند ہیں اور جیسے آریہ نو پید فرقہ ہے۔ اسی طرح دیوبندی بھی نو پید فرقہ ہے، تو کوئی حرج نہیں، اور اگر اس کی مراد یہ ہو کہ جیسے یہ ہندو مختلف فرقے ہندو ہی ہیں ویسے بھی دیوبندی بھی مسلمان ہی ہیں تو یقیناً اس کا یہ جملہ سخت قابل اعتراض ہے، اب اگر وہ دیوبندیوں کی ان کفری عبارتوں پر مطلع ہے جس کی بنا پر علماے عرب و عجم نے ان کی تکفیر کی ہے پھر بھی دیوبندیوں کو مسلمان جانتا ہے تو یقیناً اس پر توبہ و تجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم اور اگر ان کفری عبارتوں پر مطلع نہیں تو پیار و محبت سے عبارتیں دکھائی جائیں۔ اس کے شبہات دور کیے جائیں، اگر وہ ان شاتمان رسول کو کافر کہے تو بہتر، ورنہ یہ خود اسلام سے خارج، گمراہ، بددین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسجد کو مویشی خانہ یا سینما ہال کہنے والے پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم

مسئولہ: صغیر احمد عزیزی قادری، گورکھپور (یو. پی.)۔ ۲۳ ذوقعدہ ۱۴۱۳ھ

 جو شخص مسجد کو مویشی خانہ کہے، سینما ہال کہے اس کو کیا کہا جائے؟

الجواب

جس نے مسجد کو مویشی خانہ کہا یا سینما ہال کہا اس پر توبہ، وتجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دینی مکتب کو سُوَّر باڑا کہنا

مسئولہ: دارالعلوم نورالاسلام، پوسٹ شیری دل بازار، گونڈہ (یو. پی.)

مسئلہ ہمارے گاؤں میں مسلمانوں کی آبادی ہے اس میں ایک مکتب عرصہ سے چل رہا ہے، اس میں جو مولوی پڑھا رہا تھا وہ کوئی زیادہ پڑھا لکھا نہیں، لیکن جب الیکشن آیا تو ہمارے ہی گاؤں میں زید کے نام کی زمین میں مکتب کی بنیاد ڈالی گئی ان میں لڑکے پڑھ رہے تھے۔ الیکشن آیا تو زید کانگریس پارٹی میں ہو گئے اور علاقہ کے سب مسلمان مسلم مجلس پارٹی کو ووٹ دینے کو تیار ہو گئے اور مولوی صاحب بھی تیار ہو گئے۔ جس دن ووٹ پڑ رہا تھا تو قریب ۵۰ر آدمیوں کے بیچ جب کہ ہر قوم کے لوگ موجود تھے، انھیں لوگوں کے بیچ زید نے کہا کہ ہم نے مکتب نہیں بنوایا ہے۔ ہم نے سور باڑا بنوایا ہے۔ ہم ہندو ہو گئے، ہم سور کھائیں گے۔ اس بات کو سن کر کچھ ہندوؤں نے گالی بھی دیا، اور کہا کہ یہ کیا بک رہے ہو؟ جب ووٹ دے کر آئے تو جو لڑکے مکتب میں پڑھ رہے تھے ان کو اور مولوی کو بھگا دیا، لڑکے دوسری جگہ پڑھنے لگے۔ اسی طرح قریب دس مہینہ تک چلتا رہا۔ جب عید الفطر کا دن آیا تو کچھ لوگوں نے اس زمین کو بیع نامہ کرانا چاہا تو جب اس نے کہا کہ ہم سور باڑا بنوائیں گے تو اسی بات کو ہم نے جو لوگ علاقہ میں پڑھے لکھے تھے ان سے پوچھنا شروع کیا کہ اس زمین پر مکتب اور مسجد بنوانا اور پڑھنا جائز ہے کہ نہیں؟ تو لوگوں نے کہا کہ جس زمین پر فتنہ پیدا ہو جائے اس زمین میں مکتب اور مسجد بنوانا جائز نہیں ہے، ہم سے لوگوں نے کہا کہ چلو زمین کو لکھوا لیا جائے تو لوگوں نے کہا کہ اس زمین پر مکتب بنوانا جائز نہیں ہے۔ تو کہا کہ بغیر فتویٰ منگوائے ہم اس کے قریب نہیں جائیں گے۔ تب ۵-۶ لوگ جھگڑا کرنے کو تیار ہو گئے اور اسی میں پڑھانے لگے، کچھ لوگ اس میں پڑھنا نہیں چاہتے تھے۔

اس وقت جو پڑھا رہے تھے ان سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ اس میں پڑھنا پڑھانا، مکتب بنوانا جائز ہے، لیکن تھے وہابی اور ان کو ہمارے علاقہ میں کوئی مدرس نہیں رکھتا تھا۔ وہ پہلے میلاد بھی نہیں پڑھتے تھے جب ان کو نوکری دینے کو کہا تو وہ اس میں پڑھانے لگے اور زید سے کہا کہ ہم تم لوگوں کے موافق کریں گے، اور کرنے لگے، اگر اس پر کوئی بات کہی جاتی ہے تو جھگڑا لڑائی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ تو

کیا ہم اس مدرس کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ کیا وہ زمین مکتب بنوانے کے لائق ہے یا نہیں؟ کیا ان لوگوں کے ساتھ جو لوگ مل جل کر پڑھا رہے ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

قبلہ حضرت آپ سے گزارش ہے کہ جواب دینے کی زحمت فرمائیں گے۔

الجواب

جب مکتب میں دینی تعلیم ہوتی ہو، قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہو، اس مکتب کو سور باڑا کہنا کفر ہے۔ نیز زید نے کہا ہم ہندو ہو گئے، یہ کہتے ہی وہ اسلام سے خارج ہو گیا، کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ ان دونوں باتوں سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اور پھر سے اپنی بیوی کے ساتھ نکاح پڑھائے۔ اگر یہ توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح کرے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول سلام و کلام بند کریں، اور اگر وہ اسی حال میں مر جائے تو نہ اسے غسل دیں، نہ کفن پہنائیں، نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کریں۔ اگر وہ مکتب والی زمین بیچ رہا ہے تو مسلمان اسے خرید لیں، اس صورت میں وہاں پڑھانے میں کوئی حرج نہیں اور جب تک وہ زمین اس کے نام ہے اس میں بچوں کو ہرگز ہرگز نہ بھیجیں۔ جو معلم زید سے توبہ و تجدید ایمان کرائے بغیر اس مکتب میں پڑھا رہا ہے اور وہ وہابی بھی ہے اس کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز نہ پڑھیں، نہ اس کی نماز نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ جو لوگ زید کا ساتھ دے رہے ہیں وہ سب فاسق، گنہگار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مدرسہ کو خنزیر کے رہنے کی جگہ کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: غلام احمد نوری، مدرس دار العلوم انوار مصطفیٰ، قالن پور، بازار، ضلع سرنا، نیپال

مسئلہ میرے گاؤں میں اہل سنت و جماعت کا ایک مدرسہ ہے جس کی بنیاد خلیفۂ حضور مفتی اعظم، پیر طریقت، مولانا شمس الحق قادری نے بدست خود علماے ربانین کی موجودگی میں رکھا، سرکار مصطفیٰ رضا علیہ الرحمہ کی جانب منسوب کرتے ہوئے مدرسہ کا نام دار العلوم انوار مصطفیٰ رکھا۔ اس کی سالانہ میٹنگ میں خالد جو بریلی سے فارغ ہے شرکت کے لیے جا رہا تھا۔ راستے میں عمر مذکور سے ملاقات ہوئی خالد نے عمر سے کہا کہ میں انوار مصطفیٰ کی میٹنگ میں جا رہا ہوں تو عمر نے کہا وہ مدرسہ تو نہیں ہے بلکہ "سور خانہ ہے" یعنی سور کی جگہ ہے اور وہاں شیطانی تعلیم ہوتی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ عمر کے اس کفر

آمیز بات پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

عمرو پر ان خبیث جملوں سے توبہ فرض ہے اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا بھی اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ توبہ، تجدید ایمان کے بعد پھر سے نکاح کرنا واجب ہے، دینی مدرسہ کو سور کی جگہ کہنا اور جس مدرسہ میں دینی تعلیم ہوتی ہو اس کی تعلیم کو شیطانی تعلیم کہنا کفر ہے۔ عمرو اگر توبہ تجدید ایمان و نکاح کر لے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابری مسجد کی شہادت پر خوش ہونا

مسئولہ: بلال احمد رضوی، نو پارہ، راجیم، ضلع رائے پور (ایم. پی.)۔ ۲۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ ایک شخص بابری مسجد کو شہید کیے جانے پر ہندوؤں کے جشن و جلوس میں شامل ہوتا ہے اور مسجد توڑے جانے کو صحیح قرار دے کر اس جگہ پر مندر بنائے جانے کی حمایت میں سرے عام بیان دیتا ہے ایسے شخص پر شریعت کا کیا حکم ہے۔ (اخبار میں ایسے ایک بیان کی فوٹو کاپی بھی ساتھ ہے)

الجواب

بابری مسجد کے شہید کیے جانے اور وہاں مندر تعمیر کیے جانے کی حمایت کرنے والے مسلم دشمن ہی نہیں اسلام دشمن ہیں اور انصاف پسند نہیں ظلم پسند ہیں، جو مسلمان ایسا کرتا ہے وہ مسلم دشمن، اسلام دشمن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

میلاد و علم غیب کا انکار۔

مسئولہ: مولوی شمیم اختر ادیبی، مقام چھاؤنی مدرسہ رحمانیہ، پوسٹ شیوراج، ضلع سیروہی، راجستھان

مسئلہ (۱) جو آدمی میلاد شریف، علم غیب، اختیار مصطفیٰ اور پنج وقتہ نماز نفل نہ ادا کرتا ہو تو ایسا آدمی امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) جو مولوی دیوبندی کا عقیدہ رکھتا ہو تو کیا اس دیوبندی مولوی کے پیچھے سنی مقتدی کی نماز درست

ہوگی یا نہیں حدیث وقرآن سے جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

①-② اس زمانے میں میلاد شریف اور علم غیب کا انکار اور اختیار مصطفیٰ کا انکار وہابی ہی کرتے ہیں۔ اس لیے یہ شخص وہابی معلوم ہوتا ہے، وہابی خواہ دیوبندی ہو خواہ کوئی اور، وہ کافر ومرتد ہے۔ اسے امام بنانا گناہ اس کے پیچھے نماز قطعاً درست نہیں۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر، بلکہ قضا سے بدتر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد کو نوٹنکی بتانا

مسئولہ: عبدالغنی، مہین پوروہ بازار، ضلع بہرائچ (یو. پی.)- ۱۳؍ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس شخص کے متعلق جو محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نوٹنکی بتائے جب کہ اس محفل پاک میں مستند سنی حنفی عالم اور مسلک اہل سنت کے طلبہ نے علم وادب کے ساتھ فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم وفرائض اسلام پر بہترین تقریریں کیں۔ سامعین کی تعریف کرنے پر اس شخص نے کہا تقریریں کیا تھیں، نوٹنکی تھی۔ از روئے شرع اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اس شخص پر توبہ اور تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پاک کو نوٹنکی کہنا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

میلاد پاک کو عورت کی ستر غلیظ کے برابر سمجھنا

مسئولہ: محمد ادریس عالم، محلہ ریوڑی تالاب، بنارس- ۵؍ مارچ ۱۹۸۵ء

مسئلہ زید اپنی سسرال اپنی بیوی کی رخصتی کے لیے گیا، وہاں زید نے کہا کہ اپنی بیوی کو ہم لے جائیں گے تو ان کی سالی نے جواب دیا کہ کل میلاد شریف ہے۔ لہٰذا میلاد شریف کے بعد لیتے جایئے گا۔ تو زید نے یہ گالی دی کہ میلاد شریف ہو یا ماں کا بھونسڑا ہو ہم کچھ نہیں جانتے ہیں ہم لے جا کر ہی رہیں گے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ قائل پر کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اس بدزبان پر اس گندے جملے سے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے اس کا ظاہر پہلو کفر ہے۔ اس جملے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دریدہ دہن کے نزدیک یہ مغلظ گالی اور میلاد شریف یکساں ہیں۔ جب تک یہ توبہ وتجدید ایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی نہ کرلے اس کی زوجہ اس کے قریب نہ جائے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

میلاد کو ہندوؤں کے میلے سے تشبیہ دینا وہابیوں کا کام ہے

مسئولہ: ذکی اللہ شریف، ۲۴۶؍بستوی پورا روڈ، میسور، کرناٹک اسٹیٹ -۲۱؍ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے میلاد منانے سے فساد ہوتا ہے، میلاد نہ کرائیں۔ کوئی کام کرنے سے چار پانچ نمازی ہوں اور میلاد النبی کو ہندوؤں کے میلہ کی مثال دیتا ہے۔ ایسے آدمی کے بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟

الجواب

یہ شخص انتہائی فسادی وہابی ہے میلاد شریف پر فساد صرف وہابی مچاتے ہیں اور وہی اسے ہندوؤں کے میلہ سے مثال دیتے ہیں۔ جیسا کہ گنگوہی نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے، وہابی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ومرتد ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا کفر ہے

مسئولہ: سلیم رضا، ریتا وارڈ، پوسٹ جگدل پور، ضلع بستر (ایم. پی.)

مسئلہ جگدل پور شہر کے مسلمانوں میں ایک فرقہ ایسا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان سچا اور پکا سنی صحیح العقیدہ کہتا ہے۔ یہ فرقہ نئی نئی شریعتیں گڑھ کر ہمیشہ ہی شہر کے مسلمانوں کو آپسی انتشار میں مبتلا رکھتا ہے، اپنے مفاد کے لیے ہمیشہ نئی نئی حدیثیں پیش کرتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے آج عام مسلمانوں کا جینا دشوار ہوگیا ہے۔ اس لیے گزارش ہے کہ نیچے لکھے گئے سوالوں کا جواب شریعت، قرآن وحدیث کی روشنی میں کھلے الفاظوں میں دینے کی مہربانی فرمائیں تاکہ عوام کے ذہن میں آسانی سے آسکے۔ امید ہے کہ اسلام کی مخالفت اور آنے والی نسلوں کو گمراہی اور گناہوں سے بچانے کے لیے آپ اس معاملے میں ہماری مدد فرمائیں۔

(۱) اسلام نے جن رشتوں میں نکاح حلال قرار دیا ہے اسے یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں اور ایک ہی گوتر میں آپس میں رشتہ نہیں کرتے۔ جیسے کہ بھائی، بھائی، بہن، یا ماموں خالہ کی اولاد اگر ایک گوتر کے ہیں تو ان میں شادی بیاہ حرام قرار دیتے ہیں۔ علماے دین کا اس پر کیا فرمان ہے؟

الجواب

(۱) یہاں دو باتیں ہیں ایک تو یہ کہ چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں کی لڑکیوں سے نکاح نہیں کرتے مگر حلال جانتے ہیں، حرام نہیں کہتے تو صرف ایک ناپسندیدہ بات ہے کہ شریعت نے جسے حلال فرمایا اسے ناپسند سمجھنا سخت معیوب بات ہے۔ لیکن اگر وہ ان رشتوں کو حرام سمجھتے ہیں تو حکم بہت سخت ہے اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھنا کفر ہے۔ جن عورتوں سے اللہ نے نکاح حرام فرمایا ان کی تفصیل ذکر کرنے کے بعد تصریح کر دی:

"وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ."[1] ان کے ماسوا کو تمہارے لیے حلال کر دیا گیا۔

ایسی صورت میں ان لوگوں پر توبہ اور کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہونا اور اپنی عورتوں سے دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کفر فقہی و کلامی میں کون سی نسبت ہے؟

مسئولہ: قاری عزیز احمد، رسول پور، تلسی پور، الہ آباد - ۱۹ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و شرع متین ان سوالات کے جواب میں؟

(۱) کفر فقہی اور کفر کلامی دونوں میں کون سی نسبت ہے؟

(۲) کتب فقہ میں جن امور کو کفر کہا گیا ہے ان میں سے بعض کفر کلامی اور بعض صرف کفر فقہی ہیں یا نہیں؟

(۳) کلامی یا فقہی کی قید کے بغیر اگر مطلقاً یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کتب فقہ کی رو سے کافر ہے۔ تو اس سے کیا مراد ہے؟

(۴) کلامی یا فقہی کی قید کے بغیر مطلقاً کافر کہنے سے کیا مراد ہے؟

(۵) زید نے کہا کہ اگر کوئی شخص نماز میں حضور سرور کائنات کا خیال قصداً لائے تو نماز فاسد ہو جاتی

[1] قرآن مجید، سورۃ النساء، پارہ:۵، آیت:۲۴۔

ہے جب زید پر اس قول بد کی خباثت اور ان کا حکم شرعی ظاہر ہوا تو زید نے بلا تاخیر فوراً توبہ کی، رجوع کیا اور کلمہ شریف پڑھا اور یہ کہا کہ مذکورہ بات ناواقفیت کی بنا پر کہی تھی۔ زید قول مذکور کی بنا پر کفر فقہی کا مرتکب تھا یا کفر کلامی کا؟

❻ اگر زید ایسے قول مذکور کی رو سے صرف کفر فقہی کا مرتکب تھا تو اس کو کفر فقہی کی قید کے بغیر فلاں کتب کی رو سے کافر کہنا درست تھا یا نہیں؟

❼ زید کے اپنے مذکورہ قول بد سے رجوع کرنے، توبہ کرنے اور کلمہ پڑھنے کے بعد اس سے دوبارہ قولاً یا فعلاً کسی قسم کے کفر کا ارتکاب ہوئے بغیر کیا اس پر اب بھی کوئی شرعی مواخذہ باقی ہے؟

الجواب

❶ کفر فقہی اور کلامی میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے ہر کفر کلامی، کفر فقہی ہے مگر ہر کفر فقہی کفر کلامی ہونا ضروری نہیں۔ مثلاً حفظ الایمان ص:۸ کی عبارت کفر فقہی بھی ہے اور کلامی بھی ہے اور تقویۃ الایمان کی کفری عبارتیں کفر فقہی ہیں کلامی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ جی ہاں کتب فقہ میں جو مقالات کفر گنائے گئے ہیں ان میں بعض کلامی بھی ہیں اور بعض فقہی بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ مراد تو قائل ہی بتا سکتا ہے اس قول میں احتمال دونوں کا ہے کہ اس کی مراد کفر کلامی بھی ہوسکتی ہے اور کفر فقہی بھی۔ لہٰذا وہ جو اپنی مراد بتائے اس کا اعتبار لازم ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❹ یہاں بھی دونوں کا احتمال ہے، ہوسکتا ہے اس کی مراد عند الفقہا ہو، ہوسکتا ہے اس کی مراد عند المتکلمین ہو، اس لیے مدار کار قائل کے بیان پر ہے وہ اپنی جو مراد بتائے اس کا اعتبار کرنا لازم ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

❺ یہ قول کفر فقہی ہوسکتا ہے، کفر کلامی نہیں، قائل نے جب اس سے توبہ کرلی اور تجدید ایمان و نکاح بھی کرلیا تو اب اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ حدیث میں ہے: "**الاسلام یهدم ما کان قبله.**"[۱]
واللہ تعالیٰ اعلم۔

❻ درست تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] مشکوٰۃ شریف، ص:۱۴، کتاب الایمان، مجلس برکات۔

نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کفر ہے کہ اسلام میں اطاعت صرف قوانین خداوندی کی ہے کسی اور کی نہیں، حتی کہ رسولوں کو بھی اپنی اطاعت کرانے کا حق نہیں

مسئولہ: اشرف الدین میرانیورٹی، ٹانڈہ (فیض آباد) - ۲۵؍شوال ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں؟

زید نے ایک کاروباری اشتہار شائع کیا ہے جس میں درج ذیل عبارت بھی ہے۔ اسلام میں اطاعت صرف قوانین خداوندی کی ہے کسی اور کی نہیں یہ حق کسی کو حاصل نہیں ہے کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، حتی کہ رسول کو بھی نہیں۔

جواب طلب بات یہ ہے کہ کیا مندرجہ بالا عبارت خلاف شرع ہے اگر ہے تو کیا شائع کرنے والا گناہ کا مرتکب ہوا؟

الجواب

یہ عبارت کفر ہے کہ اس نے یہ لکھا ”یہ حق کسی کو حاصل ہی نہیں ہے کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے۔ حتی کہ رسول کو بھی نہیں۔“ کیوں کہ یہ قرآن مجید کی متعدد آیتوں کا انکار ہے اور ردّ ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

”قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ.“[۱] فرمادو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو۔

اور فرمایا:

”وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْۤا اَمْرِيْ۝“[۲] بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے پس میرا اتباع کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو۔

اور فرمایا گیا:

”وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ج.“[۳] اور رسول کی اطاعت کرو اور ڈرو۔

---

[۱] قرآن مجید، سورۃ آلِ عمران، آیت: ۳۱، پارہ: ۳۔
[۲] قرآن مجید، سورۃ طٰہٰ، آیت: ۹۰، پارہ: ۱۶۔
[۳] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت: ۹۲، پارہ: ۷۔

اور فرمایا گیا:

”وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ.“[۱] رسول کی اطاعت کرو۔

اور فرمایا گیا:

”وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝.“[۲] اور رسول کی اطاعت کرو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حتی کہ رسول تو رسول اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا:

”وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ“[۳] اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

اس مضمون کی آیات کثیر ہیں کہ ان سب کو اگر اکٹھا کیا جائے تو دفتر تیار ہو جائے۔ ایک آیت میں رسولوں کی بعثت کا مقصد یہ بتایا گیا:

”وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ.“[۴] ہم نے رسولوں کو اسی لیے بھیجا کہ اللہ کے اذن سے رسول کی اطاعت کی جائے۔

اس اشتہار نکالنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہر کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہے، اگر چہ وہ رافضی قادیانی ہو، کیسا ہے؟

مسئولہ: سید امیر احمد، محلّہ بھورے خاں، پیلی بھیت (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ زید یہ کہتا ہے کہ ہر وہ شخص جو کلمہ طیب لا اله الا الله محمد رسول الله (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پڑھتا ہے خواہ وہ رافضی ہو، نیچری ہو، قادیانی ہو، وہابی ہو، مودودی ہو، نجدی ہو، وہ مسلمان ہے اور مثال دیتا ہے کافر کو بھی تو کلمہ ہی پڑھ کر مسلمان کیا جاتا ہے۔ لہٰذا از روئے شرع زید پر کیا حکم ہے؟ اور زید سے سلام و کلام، میل جول درست

[۱] قرآن مجید، سورۃ التغابن، آیت:۱۲، آیت:۲۸۔
[۲] قرآن مجید، سورۃ اٰلِ عمران، آیت:۱۳۲، پارہ:۴۔
[۳] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت:۵۹، پارہ:۵۔
[۴] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت:۶۴، پارہ:۵۔

ہے کہ نہیں۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

بلاشبہہ زید کافر ومرتد خارج از ایمان ہے اس پر فرض ہے کہ اپنے اس قول سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ صرف کلمہ پڑھنے کا نام ایمان نہیں ہے بلکہ تمام ضروریات دین کے حق ماننے کا نام ایمان ہے، اگر کوئی شخص لاکھ کلمہ پڑھے اگر ضروریات دین میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا تو وہ ضرور بلاشبہہ کافر ہے۔ مثلاً ایک شخص یہ کہتا ہے کہ اسلام کی سب باتیں حق ہیں مگر قرآن کامل نہیں، ناقص ہے تو وہ ضرور کافر ہے۔ یہ کس نے کہہ دیا کہ صرف کلمہ پڑھنے کا نام ایمان ہے یہ غلط ہے، ایمان نام ہے تمام ضروریات دین کے حق ماننے کا، جو شخص تمام ضروریات دین کو حق مانے اور کلمہ پڑھے تو وہ مسلمان ہے اور ضروریات دین میں سے اگر کسی ایک کا انکار کیا تو لاکھ کلمہ پڑھے مسلمان نہیں۔ رافضی، نیچری، دیوبندی، قادیانی، بلاشبہہ کافر ومرتد ہیں ان سب کے بارے میں علما کا یہ فتویٰ ہے:

"من شک في كفره وعذابه فقد كفر."[1]	جو اس کے کافر ہونے اور عذاب میں مبتلا ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

کافروں کو کافر ماننا اور جاننا اور بوقت ضرورت کافر کہنا ضروریات دین سے ہے۔ زید ان کفار مرتدین کو کافر نہیں کہتا۔ لہٰذا وہ کافر ہے اس سے میل جول، سلام وکلام جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شریعت کا انکار۔ یہ کہنا کہ شریعت کی اب ضرورت نہیں، کفر ہے

مسئولہ: عبدالغفور، چھپرہ (بہار) - ۲۶/ ذوقعدہ ۱۴۰۶ھ

 زید کہتا ہے کہ شریعت اور قرآن وحدیث کی اب ضرورت نہیں اس کا زمانہ ختم ہو گیا ہے۔

الجواب

یہ قول کفر ہے اور قائل کافر۔ ایسا کافر جو اس کے قول میں شک کرے وہ بھی کافر۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] در مختار، ج:٦، ص:٣٧٠، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطبع ذکریا۔

شریعت کو کھیل کود کہنا کفر ہے

مسئولہ: عبدالغفور، چھپرہ (بہار) - ۲۶؍ذو قعدہ، ۱۴۰۶ھ

 زید کہتا ہے کہ شریعت تو بچپنا ہے، شریعت کھیل کود ہے۔

الجواب

یہ کلمۂ کفر ہے اور قائل کافر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

شرعی فتویٰ کا انکار کیسا ہے؟

مسئولہ: عبدالتواب خاں، محلّہ افغانہ، اسلام پور، جھنجھو، راجستھان - ۲۲؍محرم ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ❶ جو کوئی مسلمان مفتیان شریعت و عالم دین کے فتوے کو بجائے اس پر یقین کرنے و عمل کرنے کے اس کو مفتیوں و عالموں کی بڑ بتاتے ہوئے اسے نظر انداز کردے تو کیا پھر بھی وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے؟ ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

❷ آج عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ آج کل کے مفتی، عالم ہیں ان سے حسب منشا فتویٰ کوئی بھی لے سکتا ہے تو کیا یہ عالم دین اور مفتی قرآن وحدیث کے احکام سے باہر جا کر بھی فتویٰ دے سکتے ہیں؟

الجواب

❶ جب تک مفتیان دین کا وہ فتویٰ دیکھ نہیں لیا جائے گا اس وقت تک کوئی حکم شرعی نہیں لگایا جاسکتا۔ بعض فتاویٰ کا انکار کفر ہے، بعض کا گمراہی، بعض کا خطا، بلکہ بہت سے نام نہاد فتاویٰ کا انکار فرض۔ بدمذہبوں کو جانے دیجیے بہت سے اہل سنت ایسے لوگ مفتی مشہور ہیں جو مفتی ہونا تو دور کی بات ہے معمولی عالم بھی نہیں۔ بہت سے مفتی کہلوانے والے کی طرف ایسے فتاویٰ منسوب ہیں جو غلط ہیں حدیث میں ہے:

”إن شر الشر شرار العلماء و إن خير الخير خيار العلماء.“[1]	سب سے بہتر مخلوق اچھے علما ہیں، اور سب سے بدتر مخلوق بدترین علما ہیں۔

[1] مشکوٰۃ شریف، ص: ۳۷، کتاب العلم، مجلس برکات۔

اس لیے جب تک اس کی تحقیق نہ ہو جائے کہ فتویٰ لکھنے والا کون ہے، اس کے انکار کرنے والے پر کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ علاوہ ازیں اگر کسی حنفی نے فتویٰ دیا کہ وضو میں نیت فرض نہیں، امام کے پیچھے قراءت جائز نہیں، اور ایک شافعی نے انکار کیا تو شافعی کو کچھ نہیں کہا جائے گا، اسی طرح اگر کسی سنی عالم نے کوئی فتویٰ دیا اور اس سے لغزش ہوگئی اور اس کا کسی نے انکار کیا تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) اس میں شک نہیں کہ ایسے بہت سے مفتی بننے والے ہیں کہ ان سے جو چاہو فتویٰ لے لو۔ سب کو معلوم ہے کہ مدرسہ دیوبند سے یہ فتویٰ دیا جاتا تھا کہ نسبندی حرام ہے لیکن جب حکومت کے ایک ذمہ دار نے گردن دبائی تو ان کا فتویٰ بدل گیا۔ لیکن دین فروش مفتیوں کو ایسا کہنا بد دینی یا گمراہی ہے۔ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ آج بھی ایسے مفتی صاحبان موجود ہیں کہ وہ تختہ دار پر بھی کلمۂ حق کہنے سے نہیں چوکیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حکم شرعی کا استخفاف کفر ہے؟

مسئولہ: کفیل احمد خان، بھڑوچ، گجرات - ۲۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

زید عالم نے کچھ مسائل بیان کیا، اس پر خالد نے کہا کہ آپ ان سبھی باتوں کی دلیل پیش کریں ورنہ میں فتویٰ منگاؤں گا، اس پر زید نے کہا کہ فتویٰ منگا کر میرا ایک بال ٹیڑھا نہیں کر سکتے ہو۔ اگر تم رضوی ہو تو میں اشرفی ہوں، تمہارے پیر سے میرے پیر کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کیا ایسی باتیں زید عالم کو کرنا زیب دیتا ہے، ایسے عالم کے ساتھ کیا سلوک کریں؟

الجواب

ان جاہلانہ باتوں کا جواب یہ ہے جو قرآن مجید میں فرمایا:

”وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝“[1] اور جب جاہل اُن سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔

زید کا یہ جملہ کہ تم فتویٰ منگا کر میرا ایک بال ٹیڑھا نہیں کر سکتے، حکم شرع سے اعراض اور اس کا استخفاف ہے۔ علما نے اسے کفر تک لکھا ہے، کم از کم اتنا تو ضرور ہے کہ زید عقیدۃً فاسق اور گمراہ ہو گیا۔ اسے امام بنانا گناہ، اس کے پیچھے پڑھی گئی تمام نمازوں کا دہرانا واجب اور اپنی جہالتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے رضوی، اشرفی عصبیت پھیلانا اس کی فتنہ انگیزی ہے۔ آپ اس کی تسکین خاطر کے لیے کسی ایسے

[۱] قرآن شریف، سورۃ الفرقان، آیت: ۶۳، پارہ: ۱۹۔

سنی مفتی سے استفتا کرائیں جو سلسلۂ اشرفیہ میں منسلک ہو اور نہیں تو جامع اشرف کچھوچھہ شریف استفتا بھیج کر معلوم کرلیں، انشاء اللہ جواب وہی آئے گا جو اس خادم نے لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اگر میں یہ کام کروں تو کافر ہو جاؤں

مسئولہ: ماہر حسین انصاری، بہیڑی برہمنان، ضلع مرادآباد - ۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ① ایک شخص نے زنا کے تعلق سے توبہ کیا، ایسے ہر کام سے توبہ کیا جس سے شہوت کے ساتھ انزال ہوتا ہو اور یہ کہا اگر اب سے ایسا کوئی کام کروں میں کافر ہو جاؤں۔ توبہ کے بعد تین مرتبہ اس کام کو کیا، مگر اب وہ کہتا ہے کہ مجھے پہلے قابو نہیں تھا اب میں پورا قابو کر چکا ہوں، اور اس کی مثال یوں بھی دیتا ہے۔ پہلے میں آٹھ دن بھی اس کام سے بہت مشکل سے رکتا تھا، مگر اب مجھے تقریباً ایک سال گزر چکا ہے۔ اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اب یہ شخص کیا کرے، کفارہ ادا کرے یا اور کچھ؟ جو بھی حکم ہو از روئے شرع جواب عنایت فرمائیں۔

② ایک شخص کہتا ہے مجھے عمر تو یاد نہیں رہی کہ میری عمر کتنی تھی البتہ اتنا ضرور ہے کہ دس سال سے اٹھارہ کے بیچ میں کا یہ واقعہ ہے۔ وہ کہتا ہے میں نے ایک مرتبہ اپنی سوتیلی ماں کی شرم گاہ تک ہاتھ ڈال دیا تھا، پھر میں دور ہو گیا، نہ ہی مجھے انزال ہوا، شہوت تو ہوگی؟ اب اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

① اس شخص نے جب یہ کہا تھا ''اگر اب سے ایسا کوئی کام کروں میں کافر ہو جاؤں'' اس وقت اگر اس نے یہ سمجھا تھا کہ واقعی ایسا کام کرنے سے میں کافر ہو جاؤں گا اور پھر اس نے ایسا کام کیا تو وہ شخص کافر ہو گیا۔ پہلی بار جب اس نے یہ کام کیا تھا اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس وقت سے اب تک کافر رہا۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے، تجدید ایمان کرے اور بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح کرے، اور آئندہ کبھی بھی غلط روی نہ کرے ورنہ کافر ہو جائے گا۔ اور اگر اس کا اعتقاد نہیں تھا کہ وہ کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا، مقصود صرف زجر و توبیخ تھی تو کافر نہ ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② یہ شخص گنہگار ہوا اور اعلیٰ درجہ کا بے حیا، توبہ کرے۔ لیکن ایک سنگین صورت یہ پیدا ہو گئی کہ اس کی سوتیلی ماں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کے باپ پر حرام ہو گئی۔ اس پر واجب ہے کہ اپنے باپ کو اس سے مطلع کرے، تا کہ اس سے علاحدہ ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا سوال میں ذکر مضمون کی اشاعت پر توبہ واجب ہے؟ مہر فاطمی کی مقدار کتنی ہے؟ مہر کم مقرر کرنا لڑکیوں کی حق تلفی ہوگی۔

مسئولہ: انور علی، سنی تبلیغی جماعت شاخ بھیونڈی، شمع نگر، ضلع تھانہ (مہاراشٹر) -۲۷/ ذوقعدہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ذکر حبیب کتاب کے سرورق ایک مضمون سنی تبلیغی جماعت کی جانب سے چھپا ہے جس کی فوٹو کاپی ساتھ ہی منسلک ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا اس مضمون کے اندر ایسی کوئی کمی ہے جس سے سنیت مجروح ہوتی ہو اور وہابیت و دیوبندیت کو فروغ ملتا ہو؟ یہاں کے مرکزی ادارہ دارالعلوم دیوان شاہ کے ایک مفتی صاحب نے فرمایا کہ سنی تبلیغی جماعت کے اس مضمون سے دیوبندیت و وہابیت کی اشاعت ہو رہی ہے۔ جس پر موصوف مفتی صاحب نے ایک توبہ نامہ تحریر فرما کر اراکین سنی تبلیغی جماعت کو یہ حکم دیا کہ اس پر دستخط کر کے بذریعہ اخبارات و ائمہ مساجد و دیگر وسائل سے پورے شہر کو آگاہ فرمائیں، توبہ نامہ کی کاپی بھی ارسال خدمت ہے۔ برائے کرم مطلع فرمائیں کہ کیا سنیت کا عقیدہ یہی ہے جو کہ مفتی صاحب نے تحریر فرمایا، اگر ایسا ہی ہے اور حقیقت میں عندالشرع سنی تبلیغی جماعت سے ایسی خطا سرزد ہوئی ہے جس پر توبہ کرنا لازم ہے تو ہم ہر اس طریقہ سے توبہ کرنے کے لیے تیار ہیں جس کا علماے حق حکم صادر فرمائیں۔

ایک مذہبی غلطی پر اعلان توبہ

> سنی تبلیغی جماعت
>
> معاشرے میں بہت ساری رسمیں ایسی داخل ہوگئی ہیں، جو پورے معاشارے کو تباہ کر رہی ہیں۔ آج بیاہ، موت، میت پیدائش اور عرس کے نام پر ہزاروں روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے، لیکن اس سے نہ تو دینی کوئی فائدہ ہے، نہ دنیاوی۔ اس لیے سنی تبلیغی جماعت اصلاحِ معاشرہ کے لیے کمربستہ ہو کر میدان میں آ گئی ہے۔

۱۹۸۷ء میں سنی تبلیغی جماعت شمع نگر بھیونڈی کی طرف سے جب کتاب مستطاب ''ذکر حبیب'' پہلی بار شائع کی گئی تو میں نے متذکرہ بالا مضمون کتاب کے ٹائٹل پیج میں اپنی طرف سے شائع کرا دیا تھا،

اس مضمون میں بد دین وہابیوں کی تبلیغ اور نشر و اشاعت ہے اور مذہب اہل سنت و جماعت کی کھلی مخالفت ہے اور سنی تبلیغی جماعت بھیونڈی کی پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے۔ لہٰذا میں اس سنگین غلطی سے نیز اعلان توبہ کی تاخیر سے توبہ کرتا ہوں اور صدق دل سے یہ اعتراف کرتا ہوں کہ شادی بیاہ میں دعوت ولیمہ اور دیگر اخراجات، میت کے ایصال ثواب کے لیے تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی، نذر و نیاز، فاتحہ، گیارہویں شریف، بارہویں شریف، عرس اور میلاد شریف وغیرہ کے نام پر اخراجات ہرگز ہرگز معاشرے کے لیے تباہ کن نہیں بلکہ باعث اجر و ثواب ہیں اور اس میں مسلمانوں کے لیے دینی اور دنیاوی دونوں فائدے ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے اور یہی حق ہے۔ ناظرین سے میری استدعا ہے کہ کتاب مذکور جن جن کے پاس ہو وہ متذکرہ بالا مضمون کو اپنے نسخہ سے کالعدم قرار دیں اور علماے اہل سنت و جماعت، مسلمانانِ اہل سنت کی طرف کبھی ایسے مضمون کو منسوب نہ کریں۔ فقط

الجواب

اس مضمون میں کما حقہ صفائی کے ساتھ اپنی بات نہ لکھنے کی وجہ سے یہ مضمون ضرور اصلاح طلب ہو گیا اور ایسا کہ وہابی اپنی تائید میں پیش کر سکتا ہے، مگر اس حد تک نہیں کہ لکھنے والے پر توبہ فرض یا واجب ہو۔ شادی کے موقع پر ولیمہ سنت ہے، اسی طرح ہر خوشی کے موقع پر دعوت مستحب ہے۔ عرس جائز و مستحسن اور کثیر دینی و دنیوی فوائد پر مشتمل ہے۔ مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے یہ خود باعث خیر و برکت ہے، مختلف دیار و امصار کے مسلمان اکٹھا ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی خیر و عافیت اور حالات معلوم ہوتے ہیں، آپس میں دوستی اور محبت پیدا ہوتی ہے، علما و مشائخ کی زیارت ہوتی ہے، ان سے علمی اور روحانی استفادے کا موقع ملتا ہے۔ صاحب مزار کی بارگاہ میں حاضری ہوتی ہے اس سے روحانی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ذکر کے حلقے ہوتے ہیں، یہ فائدے کم نہیں لیکن اب عرسوں کی جو حالت ہے وہ انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ مردوں اور عورتوں کا اختلاط عام ہوتا ہے، عرس میں شریک ہونے والے یا صاحب سجادہ کی بارگاہوں میں حاضری یا زیارت معدودے چند افراد کرتے ہیں۔ بقیہ میلے میں گھومتے رہ جاتے ہیں، قرآن خوانی اور وعظ کی محفل میں بمشکل چند آدمی نظر آتے ہیں۔ مگر قوالی کی محفل میں شریک ہونے کے لیے ٹوٹ پڑتے ہیں، بلکہ بہت سے اعراس میں گھنٹے آدھ گھنٹے وعظ و ایصال ثواب کی محفل منعقد ہوتی ہے۔ البتہ قوالیاں رات رات بھر، دن دن بھر ہوتی رہتی ہیں۔ بہت سے اعراس میں سرکس، تھیٹر، سنیما گاہ تک

خصوصیت سے ہوتی ہیں۔ ایسے اعراس یقیناً قابل اصلاح ہیں۔ ایسے اعراس یقیناً وہابیت کے فروغ کے باعث ہیں۔

وہابی اعراس کی ان ہی باتوں کو اچھال کر عوام کو برگشتہ کرتے ہیں، اسی طرح شادی بیاہ میں بہت سی ہندوانی رسمیں داخل ہوگئی ہیں، برات جو صرف ایک جائز فعل ہے اس پر ہزاروں روپے صرف کیے جاتے ہیں، زیادہ سے زیادہ جہیز دینے کا رواج عام بڑھ رہا ہے۔ حتی کہ رواج کے مطابق جہیز مہیا نہ ہونے کی صورت میں لڑکیوں کی شادیاں موخر کی جاتی ہیں۔ بلکہ اب تو دولہا والے جہیز طے کر کے شادی کرتے ہیں۔ جو قطعاً رشوت اور حرام ہے۔ مہر جو اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقرر کردہ حق ہے اس میں کمی ہوتی جارہی ہے، اور جو مقرر بھی ہوتا ہے اسے شاید باید ہی کوئی شوہر ادا کرتا ہے۔ وہی دولہا والے جو برات اور ولیمہ میں ہزار ہا ہزار بلکہ بہت سے لاکھوں لاکھ روپے خرچ کرتے ہیں، اور عورت کے ماں باپ سے ہزاروں، لاکھوں کا جہیز وصول کرتے ہیں جب مہر کی بات آئی تو چیں بجبیں ہوجاتے ہیں۔ اب ایک نظر یہ ملاحظہ کیجیے:

میرے بچپنے میں یعنی ۱۳۵۰ھ تک مہر کی مقدار چاندی کے پچیس روپے تھے اور ابھی سال بھر پہلے تک انصاری برادری میں لکھ پتی کی لڑکی کا بھی مہر دوسوا کیاون تھا بہت تغیر کے بعد اب پانچ سوا ایک روپے نوٹ ہوا۔ جو صرف آٹھ روپے چاندی کی قیمت ہوئی۔ یہ بے زبان مجبور لڑکیوں کی بہت بڑی حق تلفی ہے۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہرہ کا عقد مبارک حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایسی حالت میں ہوا جب ان کے پاس ایک زرہ اور گھوڑے کے سوا کچھ نہ تھا۔ مگر مہر مبارک چارسو مثقال چاندی مقرر ہوا، جو چاندی کے روپیوں سے ایک سو ساٹھ روپے ہوتے ہیں۔ ہر دیندار سوچے کہ آج کل مسلمان بچیوں پر کس قدر ظلم ہورہا ہے یہ سب باتیں ضرور قابل اصلاح ہیں۔ یہ تحریر لکھنے والا جب سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہے اور سنیت کی اشاعت میں کوشاں رہتا ہے، وہابیوں اور دیوبندیوں سے مقابلہ کرتا رہتا ہے تو اس کے قول کی مراد ہرگز یہ نہیں ہوسکتی کہ وہ شادی بیاہ کی مسنون و مستحب شرعی رسوم یا مطلقاً عرس کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ خود لکھ رہا ہے۔ "اس لیے سنی تبلیغی جماعت اصلاح معاشرہ کے لیے کمربستہ ہوکر میدان میں آگئی ہے۔"

اس سے اس کی مراد متعین ہورہی ہے کہ وہ صرف غیر شرعی نقصان دہ باتوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔

اصلاح کے معنی کسی چیز کو ختم کرنا نہیں بلکہ کسی چیز کی اچھی باتوں کو باقی رکھتے ہوئے اس کی غلط باتوں کو دور کرنا ہے اس قائل پر توبہ نہ فرض ہے نہ واجب، البتہ عبارت کو صاف کر دینا چاہیے۔ اس کو یہ عبارت یوں بنا دینی چاہیے۔ ''آج شادی، بیاہ، موت، میت، پیدائش اور عرس میں بہت سے غیر شرعی بلکہ ناجائز و حرام طور طریقے، رواج پا گئے ہیں جن پر'' الخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بہن کے محرم ہونے سے انکار

مسئولہ: نور محمد، مقام و پوسٹ پرتاپ گڑھ، ضلع سرگوجہ (ایم. پی.) -۱۷ر صفر ۱۴۱۴ھ

مسئلہ بکر کی سگی بہن ہندہ کی شادی زید کے چھوٹے بھائی خالد سے ہوئی ہے، زید نے غصہ کی حالت میں ہندہ کے سگے بھائی بکر سے کہا کہ تم اپنی سگی بہن کے ساتھ مالی امداد نہیں کرتے اس لیے وہ تمہارے لیے غیر محرم ہے، بکر کا استدلال قرآن سے ہے کہ سگی بہن محرم ہوتی ہے تو زید کا غیر محرم کہنا کیسا ہے؟ اور یہ کفریہ کلمات ہیں کہ نہیں؟ اگر ہے تو تجدید ایمان و نکاح اس پر واجب ہے کہ نہیں؟ پھر اس مسئلے کو ایک مفتی صاحب سے دریافت کیا گیا تو انھوں نے یہ فتویٰ دیا کہ زید کا غیر محرم کا قول کفریہ کلمات نہیں ہیں کیوں کہ کفر صرف ضروریات دین سے انکار کرنے کا نام ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا قرآن کے احکام کا انکار ضروریات دین کا انکار ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر مفتی صاحب کا یہ کہنا کہ زید کا غیر محرم کہنا کفریہ کلمہ نہیں ہے تو مفتی صاحب پر شرعاً کیا حکم نافذ ہے؟ پھر اسی مسئلہ کو ایک دوسرے مفتی صاحب سے پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ غیر محرم کہنے کی وجہ سے زید پر تجدید ایمان و نکاح واجب ہے۔

الجواب

مسئلہ واضح ہے مگر عوام کے لیے ضرور پیچیدہ ہے۔ کفر صرف ضروریات دین کے انکار کا نام ہے۔ ضروریات دین ان قطعی متفق علیہ عقائد کا نام ہے جس کا دین سے ہونا عوام و خواص سب کو معلوم ہو۔ کچھ ضروریات دین کی تفاصیل کتب عقائد وغیرہ میں ہیں، مگر مکمل فہرست نہیں، ضروریات دین کی تعین ماہر متدین مفتی کا کام ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو باتیں قرآن مجید سے ثابت ہوں وہ سب ضروریات دین سے ہوں بہت سی باتیں قرآن مجید سے ثابت ہیں مگر آج کل کے اکثر علما بھی اسے نہیں جانتے۔ بہن کا محرم ہونا بلاشبہہ ضروریات دین سے ہے، اسے عوام و خواص سبھی جانتے ہیں اس لیے زید بہن کے محرم

ہونے سے انکار کر کے کافر ومرتد ہوگیا، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، اس پر فرض ہے کہ فوراً اس سے توبہ کرے اور اقرار کرے کہ بہن محرم ہے اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ بہن کا محرم ہونا ضروریات دین سے نہیں مگر جب زید کو بتایا گیا کہ قرآن سے ثابت ہے پھر بھی زید نے انکار کیا تو اب وہ ضرور کافر ہوگیا۔ جو چیز ضروریات دین سے نہ ہو لیکن قرآن سے قطعی طور پر ثابت ہو اور کسی کو بتا دیا جائے پھر بھی وہ نہ مانے تو اب وہ ضرور کافر ہے کیوں کہ اس نے قرآن مجید کا انکار کیا اس مسئلے کی قدرے بحث نزہۃ القاری، جلد اول میں موجود ہے۔ سائل اس کا مطالعہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا مرتد کو توبہ کرنے کے بعد کلمہ پڑھنا ضروری ہے؟

مسئولہ: سید محمد حسن عالم، مدرسہ قادریہ رضاء العلوم، ہانکھو ہال تھاوے، ضلع گوپال گنج (بہار)

مسئلہ زید پہلے فاسق معلن تھا مگر سنیت کا دم بھرتا تھا اب انھوں نے عوام کے سامنے یہ اقرار کیا ہے کہ میں وہابی ہوگیا تو کیا اس کے یہاں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ اب جب کہ سنی لوگ سلام کلام، کھانا پینا ترک کر دیے ہیں تو زید کہتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، معاف کر دیجیے، تو زید کو توبہ کرانے کے بعد کلمہ بھی پڑھانا ہے اور تجدید نکاح بھی ضروری ہے یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

جب زید نے اقرار کر لیا کہ میں وہابی ہوگیا تو وہ یقیناً وہابی ہوگیا تھا۔ اب اگر زید یہ کہتا ہے کہ غلطی ہوگئی تو اس سے توبہ کرائیں، کلمہ پڑھائیں تو سنی ہوگا اور بیوی سے تجدید نکاح بھی کرائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کافر کو کافر نہ جاننے والے کا حکم

مسئولہ: عطا کریم

مسئلہ زید صحیح العقیدہ سنی مسلمان خاندان میں پیدا ہوا ہے سنیوں کے تمام مراسم ادا کرتا ہے اور اپنے کو سنی صحیح العقیدہ مسلمان کا دعویٰ بھی کرتا ہے اس نے اپنی بیٹی یا بہن یا پوتی یا نواسی کی شادی ایک دیوبندی لڑکے سے کرائی تو عوام کو لڑکے کے عقائد کے متعلق جب خبر ملی تو عوام نے یہ فیصلہ کیا کہ زید کا دیوبندیوں کے متعلق کیا خیال ہے، پوچھنا چاہیے کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ ہمیں اس کے ذریعہ نقصان اٹھانا

پڑے، اس لیے کچھ لوگ زید سے مل کر براہین قاطعہ اور حفظ الایمان وغیرہ دیگر کتابوں کی کفری عبارتیں پیش کرکے اس کے قائلین قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی وغیرہم کے متعلق دریافت کیا تو ان سبھوں کو کافر بتایا لیکن دیوبندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے باوجود بھی اپنے رشتہ داروں کو جو کہ دیوبندی عقائد رکھتے ہیں انھیں کافر نہیں کہتا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورت میں ہم لوگ زید کو صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھیں یا کافر؟

الجواب

اب یہاں سوال یہ ہے کہ زید کے رشتہ دار بھی دیوبندیوں کے ان عقائد کفریہ پر مطلع ہیں یا نہیں اگر مطلع نہیں تو زید کا ان کو مسلمان سمجھنا صحیح ہے، ہاں اگر وہ لوگ بھی دیوبندیوں کے عقائد پر مطلع ہیں پھر بھی زید ان کو مسلمان کہتا ہے تو ضرور زید بھی کافر ہے۔ کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے۔ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی مسلمان کو اپنے عقیدے کے خلاف سمجھنا گمراہی ہے

مسئولہ: عبدالحق، عظمت گڑھ، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.)۔ ۲۲ر شوال ۱۴۰۶ھ

مسئلہ جو شخص کسی عالم سنی صحیح العقیدہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے مرید کو اپنے عقیدے کے خلاف کہے اور ان کے پیچھے نماز جائز نہ جانے اس شخص کے متعلق حکم شرع کیا ہے؟

الجواب

اگر صرف حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہونے کی وجہ سے اس شخص کو اپنے عقیدے کے خلاف جانتا ہے اور اس کے پیچھے نماز کو ناجائز کہتا ہے اس مرید میں کوئی بات بدعقیدگی کی نہیں اور نہ وہ فاسق ہے اور نہ اس میں ایسا کوئی شرعی نقص ہے جس کی وجہ سے اس کی امامت صحیح نہ ہو تو ضرور یہ دوسرا شخص گمراہ بددین ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اپنے آپ کو کافر کہنا کفر ہے

مسئولہ: عبدالقادر، مبارکپور، اعظم گڑھ (یو. پی.)۔ ۲۴ر ربیع الآخر ۱۴۰۷ھ

مسئلہ میں عبدالقادر پتہ کھود ولد حاجی نعمت اللہ محلّہ پرانی بستی مبارکپور اعظم گڑھ (یو. پی.) کا

ہوں میں کلمۂ طیبہ وکلمۂ شہادت وکلمۂ توحید وکلمۂ تمجید وکلمۂ ایمان مفصل وکلمۂ ایمان مجمل وکلمۂ رد کفر کو زبان سے برابر پڑھتا ہوں اور دل سے اقرار بھی کرتا ہوں اور اللہ اور اس کے رسولوں اور فرشتوں اور کتابوں پر اور آخرت پر مکمل میرا ایمان تھا ہے اور رہے گا۔ نیز قرآن وحدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حسب توفیق عمل بھی کرتا ہوں، اگر چہ اللہ کے سب احکام کو کما حقہ ادا نہیں کر سکتا، لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے کہ میں اپنی زندگی کی آخری سانس تک اے اللہ میں تجھ سے توبہ واستغفار کرتا رہوں گا۔ مفتیان شرع متین سے از روے قرآن وحدیث مسئلہ ہذا میں فتویٰ کی درخواست ہے کہ میں نے ایک رات سرسامی بخار کی حالت میں مگر فہم وشعور کو باقی رکھتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی کو جس کا نام (وحید النساء) ہے مخاطب کر کے یہ کہا اے وحدنی سن میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں کافر ہوں، پھر اسی رات کے دوسرے دن میں نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخانہ کلمات کہا یعنی ان کو زیر ناف سے بھی کمتر کہا۔ اب مندرجہ بالا بیانات کے مطابق اپنے عقیدہ و عمل کے باجود میں کافر ہو گیا یا مسلمان رہا۔

الجواب

جب قائل کو یہ اقرار ہے کہ میں نے فہم وشعور کی حالت میں یہ کہا ہے کہ ''میں کافر ہوں'' تو وہ ضرور کافر ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے سابقہ تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ اسی طرح اس نے جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان اقدس میں گستاخی کی تو بدترین فاسق وگمراہ ہو گیا، اس پر اس سے بھی توبہ فرض ہے۔ آدمی سارے ضروریات دین وایمانیات کو حق مانتے ہوئے اگر اپنے آپ کو کافر کہے تو وہ ضرور کافر ہے، اسی طرح اگر سارے ضروریات دین وایمانیات کو حق مانے اور صحابہ کرام کی توہین کرے تو وہ ضرور بدترین فاسق وگمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا وجہ مسلمان پر کفر کا فتویٰ دینا کفر ہے

مسئولہ: محمد منظور اکبری - ۴ر ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ایک آدمی نے زید کے بارے میں یہ مشہور کیا کہ وہ ڈھول کو جائز کہتا ہے حالاں کہ زید کا کہنا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور کوئی اس کا ثبوت نہیں مگر اس آدمی نے زید سے لمبے ٹائم سے قطع تعلق

کررکھا اور کفر کا فتویٰ بھی دیا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا وتو جروا۔

الجواب

اس شخص نے مسلمان پر افترا کیا اور بلا وجہ کفر کا فتویٰ دیا تو خود کافر ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نعت شریف سے ناچ کو اچھا سمجھنا کفر ہے

مسئولہ: محمد مقیم، تبلیغی ہشتنک لائن، رشڑا ہگلی - ۲۶؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید نعت کے کیسٹ بجا رہا تھا تو حامد نے کہا کہ اس کے جواب میں میں ناچ کراؤں گا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا حامد کو ایسا کہنا درست ہے یا نہیں، اگر درست نہیں ہے تو حامد کے لیے شریعت کا کیا حکم ہوگا؟ جواب عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔ فقط والسلام

الجواب

حامد اپنے اس قول کی وجہ سے سخت گمراہ بد دین ہو گیا، بلکہ اس پر اندیشہ کفر ہے۔ نعت شریف کے جواب میں ناچ کرانے کو کہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ نعت شریف سے ناچ کو اچھا سمجھتا ہے اور یہ بات یقیناً کفر ہے حامد پر توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے، لیکن اگر صورت یہ ہو کہ زید نعت کی کیسٹ ہر وقت بجاتا ہو وہ بھی اتنی آواز سے کہ سننے والوں کی نیند میں خلل پڑتا ہو یا ضروری کاموں میں خلل پڑتا ہو اور زید کو سمجھایا بجھایا گیا ہو مگر پھر بھی وہ نہ مانتا ہو، ہر وقت زور زور سے بجاتا ہو اس پر جھلا کر حامد نے وہ جملہ کہا تو بھی حامد پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلسۂ سیرت کو بے دینی کا کام کہنا

مسئولہ: عبدالسلام رضوی، گودرا، سمبل پور، اڑیسہ - ۱۳؍ جمادی الاولیٰ، ۱۴۰۷ھ

مسئلہ وہ آدمی کیسا ہے جو سیرت النبی کے اہم جلسہ کو ”بے دینی“ کا کام علی الاعلان کہے؟

الجواب

اگر اس جلسہ میں جو سیرت النبی کے نام سے موسوم کیا گیا وہابی، دیوبندی، مودودی یا کوئی بد مذہب تقریر کر رہا تھا تو یہ جلسہ یقیناً بے دینی کا جلسہ تھا، اور اگر اس جلسہ میں صرف علمائے اہل سنت کی تقریریں تھیں تو اس کو بے دینی کا جلسہ کہنے والا کافر و مرتد ہے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ شریعت کو دفن کردو؟

مسئولہ: مسلمانانِ غوث پور، غازی پور (یو. پی.)- ۳/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ زید ایک روز اپنی سسرال اپنی بیوی کے یہاں گیا، کسی بات پر جھگڑا کیے اور زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیا جس وقت زید نے اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہا تھا اس وقت اس کی ساس بھی موجود تھی، زید طلاق دے کر اپنی خالہ کے گھر گیا زید کی خالہ اسی محلّہ میں رہتی ہے اپنی خالہ سے بولا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے کر آرہا ہوں، جب تمہارے میاں بھائی آئیں تو کہ دینا وہ اپنی لڑکی کی دوسری شادی کردیں۔ یہ کہ کر زید چلا گیا اور اس کا تذکرہ ہونے لگا تو جناب عبد القادر صاحب اور پیر محمد صاحب یہ دونوں آدمی زید کی بیوی کے گھر گئے اور زید کی بیوی سے دریافت کیے تو زید کی بیوی نے کہا کہ میرا شوہر مجھ سے جھگڑا کر کے مجھے طلاق دے دیا، ٹھیک پوچھنے کے دو روز بعد زید اپنی سسرال آیا اور سسرال والوں نے زید کو رکھ لیا تو جناب عبد القادر و پیر محمد صاحب اور محلّہ کے دو چار آدمی زید کی سسرال پہنچے، اس وقت زید کی سسرال کے سبھی آدمی موجود تھے۔ ان جانے والے لوگوں نے زید سے پوچھا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دیئے پھر آئے ہو، اور تمہارے سسرال والے تم کو کس طرح رکھتے ہیں؟ تو زید بولا کہ کون کہتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیا ہوں تو زید کی خالہ نے کہا کہ تم اس دن قرآن کی قسم کھا رہے تھے، ہمارے سامنے کہ میں طلاق دے کر آرہا ہوں، اور آج انکار کر رہے ہو۔ اسلامی شرع سے تو بہت خراب ہوگیا تو زید بولتا ہے کہ شرع کو دفن کردو اور میں پھر قرآن لے کر قسم کھاؤں گا کہ ہم کچھ نہیں کہے ہیں اور زید کی بیوی چوں کہ پہلے جناب عبد القادر صاحب و پیر محمد صاحب کے سامنے اقرار کر چکی تھی کہ میرے شوہر نے طلاق دے دیا ہے۔ لیکن اب وہ بھی انکار کر رہی ہے کہ طلاق نہیں دیا ہے، اور قرآن اٹھانے کو تیار ہے، تو اب ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب

اب اس جھگڑے میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ زید نے طلاق دیا تھا یا نہیں زید نے جو یہ بکا کہ شریعت کو دفن کردو یہ کلمۂ کفر ہے یہ بکنے کی ساتھ ہی زید اسلام سے خارج ہوگیا، اس کی زوجہ اس کے نکاح سے نکل گئی زید پر فرض ہے کہ اس کلمۂ کفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

علماے دین کی توہین کفر ہے

مسئولہ: اللہ بخش اشرفی، مقام باسنی، ضلع ناگور، راجستھان - ۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ زید علماے کرام کو حقیر سمجھتا ہے، توہین آمیز جملے علماے کرام کی شان میں بکتا ہے، زید کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا فیصلہ ہے اور کہتا ہے اسلام کے قانون بہت سخت ہیں، ہر انسان کے لیے اسلام پر چلنا بہت مشکل ہو گیا اور کچھ مولویوں نے اسلام کو مشکل کر دیا ہے۔

الجواب

مطلقاً علما کی تحقیر و تذلیل کفر ہے، یہ کہنا کہ اسلام کے قانون بہت سخت ہیں الخ یہ بھی کلمہ کفر ہے زید پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناجائز چیز کو ایمان بتانا کفر

مسئولہ: عبدالحق، عظمت گڑھ، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.) - ۲۲؍ شوال ۱۴۰۶ھ

مسئلہ چوک کو جاے احترام نہ جاننے والے مسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ مانو تو دیو ورنہ پتھر، جب ایمان ہی نہیں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ایسے الفاظ مسجد میں مسلم کے لیے استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب

یہ بہت سخت جملہ ہے اس کا ظاہر مطلب یہ ہوتا ہے کہ چوک کو قابل احترام جاننا ایمان ہے اور قابل احترام نہ جاننا کفر۔ چوک ماننا ناجائز ہے، ایک ناجائز چیز کو ایمان بتانا کفر صریح ہے، اس شخص پر اس قول سے توبہ کرنا فرض ہے، یہ قائل کتنا بڑا جاہل ہے کہ خود اپنے قول سے چوک کی بے حرمتی ظاہر کر دی، جب چوک کی حیثیت یہی ہوئی جو مورتیوں کی ہے کہ مانو تو دیو ورنہ پتھر، تو جیسے مورتیاں نا قابل احترام ہیں اسی طریقے سے چوک بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے جاہلوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کافر کو شہید یا مرحوم کہہ سکتے ہیں؟

مسئولہ: مولانا محمد محفوظ الرحمٰن قادری، بمقام ایڈر، سابر کانٹھا (گجرات) - ۲۵؍ ذو قعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ کافر کو شہید یا مرحوم کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب

کافر کو شہید یا مرحوم کہنا کفر ہے شہید یا مرحوم کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہے، اس لیے کہ شہید وہ مسلمان ہے جو راہِ خدا میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔ اور مرحوم کے معنی ہیں رحم کیا ہوا۔ کفار مغضوب ہیں، مرحوم نہیں۔ اللہ کی رحمت میں کافروں کا کوئی حصہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دینی کتابوں کو گالی دینا کفر ہے

مسئولہ:- ۲۷/ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید عالم دین ہے انھوں نے اختلافی کتاب کے بحث کے دوران یہ فحش گالی دی کہ ایسے اختلافی کتاب کی ''ماں کو چودتا ہوں'' معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اور زید نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انھوں نے عمرو کو بحث کے دوران ''مادر چوذ'' کی بھی گالی دی۔ بایں صورت زید کی امامت جائز ہے یا نہیں، اور شرعاً زید پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اور مع دستخط ومہر کے جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

ان اختلافی کتابوں میں اگر اہل سنت کی بھی کوئی کتاب تھی تو زید کافر ومرتد ہوگیا۔ اسلام سے خارج ہوگیا، اس سے میل جول، سلام کلام حرام دینی باتوں کو گالی دینا یہ کفر صریح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اب وحدانیت کا زمانہ ختم ہو چکا ہے، کفر ہے۔
یہ کہنا کہ عمل کی کوئی ضرورت نہیں عقیدہ کافی ہے۔

مسئولہ: ابوالفیاض، محمد عارف، مقام وپوسٹ نجوندی، ضلع سیتامڑھی (بہار) -۱۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین ان مسائل میں کہ زید حافظ قرآن ہے مگر اب بھول گیا ہے، ان دنوں ایک مدرسہ میں مدرس ہے اور قرب وجوار کی مساجد اور محافل مولود شریف میں تقریریں کرتا ہے۔ زید نے اپنی تقریروں میں چند ایسی باتیں کہی ہیں جو ہمارے لیے وضاحت طلب ہیں، آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں، براہِ کرم آیات منصوصہ اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں وضاحت

فرمائیں وہ باتیں حسب ذیل ہیں۔

❶ اب وحدانیت کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ رسالت کا زمانہ ہے۔ لہٰذا ہمیں وحدانیت کی قطعاً ضرورت نہیں، رسالت ہی کافی ہے، بس۔

❷ عمل کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے عقیدہ ہی کافی ہے، بس۔

❸ اگر ساری زندگی سجدہ میں ''یا حسین، یا حسین'' کہتے رہیں تب بھی حضرت حسین کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

❹ یزید اور اس کے لشکری کافر ہیں جب اس سے کہا گیا کہ آج تک کسی اہل سنت عالم نے اسے کافر نہیں کہا ہے تو اس نے کہا کہ چاہے کوئی کہے یا نہ کہے میں کہتا ہوں کہ کافر ہے۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً دو سو اسی یا چند اس سے زائد اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یزید کی بیعت کی تھی جن میں حضرت عبد اللہ بن عمرو و حضرت عبد اللہ بن عباس جیسے اکابرین صحابہ نے یزید کی بیعت کی تھی، تو پھر اسے کافر کہنے کے بعد ان اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

براہِ کرم ان مسائل کی وضاحت قرآن اور سنت کی روشنی میں کی جائے۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ''زید'' کی سماجی حیثیت اب کیا ہوگی؟ آیا اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

الجواب

یہ حافظ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اسے مدرسہ میں مدرس رکھنا حرام۔ اس سے میلاد پڑھوانا حرام، اس کی تقریر کرانی حرام بلکہ اس سے میل جول سلام کلام رکھنا حرام، اگر اسی حال پر مر جائے تو اس کے کفن دفن میں شریک ہونا حرام اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا حرام اشد حرام، کفر انجام ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا:

''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ''[1]　　یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

اس آیت میں ظالمین سے مراد بد مذہب، گمراہ، کفار ہیں تفسیرات احمدیہ میں ہے:

''و إن القوم الظّٰلمين يعم المبتدع والفاسق والكافر.''[1]　　ظالمین سے مراد کافر، فاسق، گمراہ ہیں۔

---

[۱] قرآن مجید، پ:۷، سورۃ الانعام، آیت:۶۸۔ [۲] تفسیرات احمدیہ، ص:۲۵۵، مکتبہ اشرفیہ۔

اس حافظ نے یہ بکا ۔ اب وحدانیت کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ رسالت کا زمانہ ہے ۔ لہٰذا ہمیں وحدانیت کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں رسالت ہی کافی ہے، بس ۔ یہ صراحۃً اللہ عزوجل کے ساتھ کفر ہے۔ ایمان کی بنیاد وحدانیت ہی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان ۔ رسالت اس کی فرع ہے۔ رسولوں پر ایمان لانا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، اللہ عزوجل نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم رسولوں پر ایمان لائیں، پھر اس نے بکا ''عمل کی کوئی ضرورت نہیں، عقیدہ ہی کافی ہے، بس ۔ یہ جملہ بھی کفر صریح ہے، پوری شریعت کا انکار ہے نماز، زکات، روزے، حج سارے فرائض کا انکار اور شریعت کا انکار قطعاً یقیناً حتماً کفر ہے۔ رہ گیا اس نے جو یہ بکا، ''اگر سجدہ میں یا حسین یا حسین کہتے رہیں'' اس جملہ سے ظاہر ہے کہ یہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سجدہ کو جائز سمجھتا ہے۔ حالاں کہ اللہ کے علاوہ کسی کے لیے بھی سجدہ جائز نہیں، رہ گیا اس نے جو یہ کہا کہ ''یزید کے سارے لشکری کافر تھے'' یہ بھی اس کی جہالت ہے یزید کے لشکریوں میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو دل سے امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ڈر یا لالچ کی وجہ سے لڑنے آ گئے تھے، اور سب لڑے بھی نہیں تھے اور جو لڑے تھے جنھوں نے شہید کیا انھوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نواسۂ رسول سمجھ کر شہید نہیں کیا بلکہ حکومت اسلام کا باغی سمجھ کر شہید کیا، اگر چہ یہ سمجھنا ان کی جہالت اور خباثت تھی مگر اس کی وجہ سے وہ کفر سے بچ گئے۔ یہ صحیح ہے کہ واقعۂ کربلا کے بعد یزید کی بیعت تقریباً سبھی صحابہ کرام نے کر لی تھی لیکن یہ بیعت جان، مال، عزت و آبرو کے ڈر سے تھی، اس لیے وہ لوگ معذور تھے، اور اس طرح اکراہِ شرعی کی حالت میں بیعت کرنا اس کی دلیل نہیں کہ یزید حق پر تھا۔ کربلا میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جان دے دی مگر یزید کی بیعت نہیں کی، یہ ان کی عزیمت تھی مگر ان کے وارث اور جانشین امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی بیعت کر لی۔ کربلا کے ہولناک مناظر ان کے سامنے تھے۔ یہ رخصت تھی، پھر یزید نے واقعۂ حرہ کے موقع پر مدینہ طیبہ کے باشندگان پر جو مظالم ڈھائے تھے ان کے تصور سے آج بھی کلیجہ کانپ اٹھتا ہے، یزید کی ان ظالمانہ حرکتوں، خوں ریزیوں سے امت کو بچانے کے لیے صحابہ کرام نے یزید کی بیعت کی جیسے آج پورے ہندوستان کے مسلمان دلی میں قائم ہونے والی ہر حکومت کو تسلیم کر لیتے ہیں، حتی کہ بی. جے. پی. کو بھی، کیا یہ تسلیم کر لینا اس کی دلیل ہے کہ ہندوستان کے مسلمان بھاجپا جیسی مسلم کش حکومت کو صحیح سمجھتے ہیں؟ اللہ عزوجل نے خود اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے ایسی حالت میں ہمیں اجازت دی ہے۔

”اِلَّا مَنۡ اُكۡرِهَ وَقَلۡبُهٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِيۡمَانِ.“[1] سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔

خلاصہ یہ کہ یزید کے معاملہ میں دونوں فریق صراط مستقیم سے ہٹے ہوئے ہیں جو اس کو اور اس کے لشکریوں کو کافر کہتے ہیں وہ بھی اور جو اس کو حق پر سمجھتے ہیں وہ بھی۔ صحیح یہ ہے کہ یزید ظالم، غاصب، خوں خوار، درندہ صفت تھا یزید اور یزیدیوں کی بحث الگ ہے یہ حافظ کلمہ کفر بکنے کی وجہ سے کافر ہو کر اسلام سے خارج ہے۔ اس سے بچوں کو تعلیم دلانا حرام، میلاد شریف پڑھوانا حرام، اس کی تقریر سننا حرام، اس سے میل جول حرام، سلام کلام حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کفر ہے کہ ”لاحول ولاقوۃ الا باللہ“ میں کیا رکھا ہے

مسئولہ: عبداللہ خاں پٹھان، محمد بخش نیا اگر، پوسٹ سموڑی، ضلع باڑامیر، راجستھان

مسئلہ ایک شخص نے کسی موقع پر لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا اور دوسرے شخص نے اس جملے کو سن کر اعتراض کیا کہ اس جملے میں کیا رکھا ہے۔ معاذ اللہ میں اس کو نہیں مانتا ہوں، ایسے شخص کے لیے شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جس نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ سن کر یہ کہا ”اس جملہ میں کیا رکھا ہے میں اس کو نہیں مانتا“ اگر اسے جملہ مبارکہ کا معنی معلوم ہے پھر اس نے وہ کہا تو اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس پر فرض ہے کہ توبہ کر کے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، بیوی کو رکھنا چاہے تو اس سے جدید نکاح کرے اور اگر وہ توبہ نہ کرے، کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہو تو مسلمان اس کے غسل و کفن دفن جنازے میں شریک نہ ہوں۔ میل جول، سلام کلام بند کر دیں، اور اگر اس کو اس کا معنی معلوم نہیں تو بھی اس پر توبہ فرض ہے اتنا تو ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ یہ ایک متبرک کلمہ ہے۔ حدیث میں ہے کہ یہ کلمۂ مبارکہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] قرآن مجید، پ:١٤، سورۃ النحل ١٦، آیت:١٠٦۔

اپنے آپ کو کافر کہنے والا کافر ہے، شریعت کا انکار کفر ہے

مسئولہ: قاضی مستری، محمد شفیع، تلک نگر، بخشی جی کا باغ، اوریا، اٹاوہ (یو. پی.)-۳۰؍ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ

مسئلہ زید اپنے چھوٹے بھائی کی سالی کو بغیر شرعی نکاح کے پچیس سال سے اپنے ساتھ رکھے ہوئے ہے جس سے اولاد بھی پیدا ہوئی، شوہر اول کئی بار اپنی زوجہ ہندہ کو لینے گیا مگر زید نے ہندہ کو رخصت نہیں کیا اور یہ کہتا رہا کہ علاج چل رہا ہے، صحت ہونے پر بھیج دوں گا، مگر زید نے ایسا نہیں کیا جب برادری کے لوگوں نے اعتراض کیا تب زید نے برادری کے لوگوں کا کہنا نہیں مانا، ساری برادری نے اجتماعی طور پر زید اور ہندہ اور گھر والوں کو جو زید کا ساتھ دے رہے تھے برادری سے بائیکاٹ کر دیا اور کہا از روئے شریعت مسئلہ کو طے کر لیں تب ہی برادری میں چلایا جا سکتا ہے۔ شوہر اول اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نہیں دی اور طلاق نہ دینے کی وجہ اس کا زیور تھا، شوہر اول اپنے سامان کا مطالبہ کرتا رہا اور برادری سے کہتا رہا کہ میری عزت و آبرو بھی چلی گئی اور مال و متاع بھی، اس معاملہ میں علماے دین سے استفتا بھی لیا گیا جس میں مفتیان کرام نے حکم صادر فرمایا کہ ہندہ شوہر اول کی بیوی ہے جب تک وہ طلاق نہیں دیتا تب تک شوہر اول کی بیوی رہے گی۔ زید اور ہندہ کا یہ فعل خلاف شرع اور حرام ہے اس کو برادری سے قطع تعلق رکھا جائے۔

جب زید کو شریعت کے مطابق عمل کرتے نہیں دیکھا گیا تو برادری کے چند اور دیگر حضرات کی موجودگی میں شیخ طریقت حضرت علامہ سید محمد اصغر میاں صاحب قبلہ پھپھوند شریف سے مذکورہ حالات کے بابت رجوع کیا اور شریعت کا حکم جاننا چاہا، قبلہ موصوف مذکور نے حکم صادر فرمایا کہ زید سے پوری برادری کیا بلکہ پوری قوم مسلم کو ترک تعلق کر دینا چاہیے۔ اس کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، سخت منع فرمایا، جب تک زید شوہر اول سے طلاق لینے کے بعد شریعت کی رو سے ہندہ سے نکاح شرعی طور پر نہ کرے۔ اور یہ بھی حکم فرمایا کہ جو شخص زید سے تعلق رکھے اس کو بھی برادری سے بائیکاٹ رکھا جائے، اس کے ساتھ ساتھ مذکورہ لوگوں کو عالم دین نے آگاہ فرمایا کہ شوہر اول کو بھی ہندہ کو طلاق دے دینا چاہیے۔ کیوں کہ وہ عورت ایک غیر مرد کے ساتھ ایک عرصہ دراز سے رہتی چلی آ رہی ہے۔ اس لیے جب تک شوہر اول طلاق نہیں دیتا تو اس طرح حرام کاری کا ہونے والا گناہ شوہر اول پر بھی رہے گا، اور اگر شوہر اول ضد پر قائم رہے تو اس کو بھی برادری میں نہ ملایا جائے یہ حکم سن کر برادری کے چند لوگوں نے شوہر اول سے ملاقات کی اور عالم دین کا حکم سنایا تو شوہر اول نے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی زوجہ ہندہ کو زبانی و

تحریری طلاق دو گواہوں کی موجودگی میں دے دی، اور کہا کہ اس کا اجر مجھے اللہ تعالیٰ دے گا۔ علماے دین نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ طلاق نامہ کی ایک فوٹو کاپی زید اور ہندہ کو پہنچائی جائے۔ حکم کی تعمیل میں جناب محمد شفیع صاحب و جناب محمد منتظر جمیل وارثی، جناب محمد یٰسین صاحب مادھوگڑھی، دستی طلاق نامہ و فوٹو کاپی لے کر زید کے پاس گئے اور علماے دین کا حکم بتایا اور فوٹو کاپی دی، زید نے فوٹو کاپی لے کر جواب میں کہا ۔آپ کے بنائے ہوئے جو حدود ہیں ان کو ماننے کے لیے تیار ہوں جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا اب میں نکاح نہیں کروں گا۔

آپ لوگ جو کچھ مجھے سمجھیں سمجھتے رہیں مجھے آپ لوگ اب غیر مسلم سمجھیں یا کافر، اس سے پھر کہا گیا کہ یہ حکم علماے دین اور شریعت کا ہے تو زید نے روبرو مذکورہ گئے ہوئے لوگوں سے کہا: ایسی برادری کو نہیں مانتا اور نہ ہی ایسی شریعت کو مانتا، اور نہ ہی ایسے حکم کو مانتا آپ مجھے غیر مسلم جانیں، کافر جانیں میں کافر ہوں ایسے حالات ناپسندیدہ سننے کے بعد مذکورہ گئے ہوئے لوگ توبہ و استغفار کرتے ہوئے لعنت و ملامت کرتے ہوئے چلے آئے۔

(۱) کیا ایسی صورت میں برادری وقوم کے لوگ زید سے تعلق رکوا سکتے ہیں یا نہیں، جو لوگ اس فعل کی حمایت کرتے ہوئے برادری میں جھگڑا چلاتے ہیں اور برادری میں انتشار پیدا کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے از روئے شریعت کیا حکم ہے؟

(۲) جو لوگ زید اور ہندہ کو برادری میں بغیر شرعی اصلاح کے نہیں چلاتے اور پرہیز کرتے ہیں ان کے لیے از روئے شریعت کیا حکم ہے؟

(۳) زید نے جو الفاظ برادری و حکم علماے دین و حکم شریعت مطہرہ کے لیے استعمال کیے ہیں از روئے شرع زید کے لیے کیا حکم ہے؟ التماس ہے کہ مدلل و مفصل شریعت کا حکم صادر فرمائیں۔

الجواب

زید فاسق معلن بے حیا، بدکردار، زانی پہلے ہی تھا اب وہ کافر ہو گیا، اسلام سے نکل گیا، اس کے تمام اعمال برباد ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر کلمات کفر سے توبہ کرے اور ہندہ کو رکھنا چاہتا ہے تو شریعت کے مطابق نکاح کر کے رکھے، اس نے کہا میں کافر ہوں، اس نے کہا میں شریعت کو نہیں مانتا، یہ دونوں کلمۂ کفر ہیں ان دونوں کلمے کا کہنے والا کافر و مرتد ہے اگر زید کلمۂ کفر سے توبہ کر کے پھر سے کلمہ

پڑھ کر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ مسلمان اس کو برادری سے خارج کیے رہیں، اس سے سلام وکلام حرام و گناہ ہے۔ اس سے میل جول حرام و گناہ، بلکہ اگر وہ اسی حال پر مرجائے تو نہ اسے بطریق مسنون غسل دینا جائز، نہ کفن پہنانا جائز، نہ اس کی نماز جنازہ جائز، جب تک وہ توبہ وتجدید ایمان نہ کر لے اور ہندہ کے ساتھ نکاح نہ کرلے مسلمان اس کو برادری میں نہ لیں جو لوگ زید کے اس علانیہ حرام کاری و بے حیائی کے باوجود بلکہ کلمۂ کفر بکنے کے باوجود اس سے میل جول رکھتے ہیں بلکہ اس کی حمایت کرتے ہیں وہ سب جہنم کے عذاب کے مستحق ہیں۔ مسلمان ان سب سے میل جول، سلام وکلام بند کردیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم مسئلہ نہیں مانتے

مسئولہ: جملہ مسلمانانِ رتسر، بلیا معرفت ماسٹر محمد مزمل صاحب کلرک، دفتر اشرفیہ، مبارکپور-۲۴ر محرم ۱۴۱۵ھ

مسئلہ زید کا یہ کہنا ہے کہ ہم اسلاتسلا مسئلہ کو نہیں مانتے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید پر شریعت کی رو سے کیا حکم صادر ہوتا ہے، ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے یا نہیں اور زید اپنے آپ کو پیر کہتا ہے اور لوگوں کو مرید بھی کرتا ہے۔ چناں چہ کچھ لوگوں کو مرید کیا بھی ہے ان مریدین پر شریعت کا کیا حکم ہے اور ان مریدین کو کیا کرنا چاہیے۔ ایک عورت تھی جو حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ سے بیعت ہو چکی تھی مگر وہ بھی دوبارہ اس پیر سے مرید ہوئی ایسی عورت پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

زید کا یہ کہنا کہ ہم اسلا مسئلہ نہیں مانتے کفر ہے، اور شریعت کی تحقیر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زید کفریات بکنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو گیا اس کے تمام اعمال حسنہ ضائع ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس کے پیر سے اس کی بیعت اور اجازت ختم ہو گئی۔ اب نہ اسے مرید کرنے کا حق رہا اور نہ کسی کو اس سے مرید ہونا جائز، جو لوگ اب تک اس سے مرید ہو چکے ہیں سب کی بیعت ختم، وہ سب بے پیر ہیں وہ کسی سلسلے میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو کسی جامع شرائط پیر سے مرید ہوں، یہ عورت بہت بدنصیب تھی کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ جیسے جامع شرائط مرشد برحق سے مرید ہونے کے باوجود ایک جاہل وہ بھی مرتد مسخرۂ شیطان کے جال میں پھنسی اس عورت پر لازم ہے کہ مسخرۂ شیطان کے جال سے نکل جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نکیرین کے سوال کا استہزا کفر ہے

مسئولہ: محمد جمشید فیضور، ڈاک خانہ باتھ اصلی، ضلع سیتامڑھی (بہار) - ۱۴؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید عالم ہے لیکن چند ناجائز باتوں اور شریعت کے خلاف کام کرنے پر زید کے خلاف عمر نے بریلی شریف، مبارکپور اور ادارہ شرعیہ پٹنہ سے فتویٰ منگوایا، فتویٰ زید کے خلاف آیا جس کو پڑھ کر زید نے فتویٰ منگوانے والے عمر کو یہ لکھا کہ یہ فتویٰ کور کھیے قبر میں کام آئے گا، اور نکیرین کے تین سوالوں سے پہلا سوال تمہارا رب کون ہے، اس کے جواب میں اپنے پیر صاحب والا فتویٰ ادارہ شرعیہ پٹنہ کا دکھا دیں گے اور دوسرا سوال تمہارا دین کیا ہے تو بریلی کا فتویٰ دکھا دیں گے، اور حضور کے بارے میں سوال ہوگا تو مبارکپور والا فتویٰ دکھا دیں گے۔ بس یہی تین فتویٰ آپ کے جنت میں جانے کا ذریعہ ہوگا۔

لہٰذا سوال ہے کہ کیا زید کا ایسا لکھنا جائز ہے؟ اور اس طرح کی باتوں سے منکر نکیر کے سوال اور فتویٰ کی توہین نہیں ہوتی اور اس سلسلے میں شریعت کا جو حکم ہو اس سے آگاہ فرمائیں اور یہ کہ ایسے آدمی کے ساتھ مسلمانوں کو کیسا برتاؤ کرنا چاہیے؟

الجواب

زید اپنے قول مذکور کی وجہ سے کافر ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو پھر سے اس کے ساتھ نکاح کرے۔ یقیناً اس نے حکم شرعی کی توہین کی اس کا مذاق اڑایا، نکیرین کے سوال کا استہزا کیا۔

الاشباہ والنظائر میں ہے: ”الاستہزاء بالعلم و العلماء کفر.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں شریعت کو نہیں مانتا کفر ہے۔ یہ کہنا کہ شرع کوئی چیز نہیں

مسئولہ: محمد ظہیر انصاری، سکریٹری و محمد رستم علی نائب سکریٹری چینگڑا، ہزاری باغ - یکم رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک عام آدمی محمد سلطان جس کا کردار بالکل داغ دار ہے خلاف شرع کام بھی کرتا ہے، اس وقت لڑکیوں کو اغوا کر کے اس سے زنا

[1] الاشباہ والنظائر، ج:۲، ص:۸۷، کتاب السیر۔

کرنا پیشہ بن چکا ہے، ٹھیکیداری سے قبل بھی زنا کا مرتکب ہو چکا ہے اور یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اب ٹھیکیداری چھوڑ کر دعا، تعویذ، علاج و معالجہ کا کام کر رہا ہے۔ محمد سلطان کا کہنا ہے کہ میں اللہ کا ولی ہوں مجھے ولی اللہ کہا کرو۔ نیز عبد الرشید نامی شخص سے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے دل کی باتیں بھی بتادوں گا جب کہ کچھ دن پہلے گاؤں کی ایک بیٹھک میں برجستہ یہ کہہ چکا ہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا۔ شریعت کوئی چیز نہیں، قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ شریعت کا نہ ماننے والا مسلمان ہو سکتا ہے اور اللہ کا ولی ہو سکتا ہے؟

الجواب

یہ سلطان نامی شخص شیطان کا ولی ہے۔ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اس نے یہ بکا کہ میں شریعت کو نہیں مانتا، شریعت کوئی چیز نہیں۔ یہ صریح کلمۂ کفر ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ اگر بے توبہ و تجدید ایمان مرجائے تو اس کے غسل و کفن دفن، جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزارات پر جانے کو شرک کہنا

مسئولہ: محمد ظہیر انصاری، سکریٹری و محمد رستم علی نائب سکریٹری چینگڑا، ہزاری باغ - یکم رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ عبد الرشید نے آج سے چھ سات ماہ پہلے ایک بزرگ کے مزار پر حاضری دی اس پر محمد سلطان نے کہا کہ مزارات پر جانا شرک ہے تم دائرۂ اسلام سے نکل گئے، توبہ کر کے پھر سے مسلمان ہوؤ تو عبد الرشید نے کہا کہ مزار پر جانا شرک نہیں ہے بلکہ درست ہے۔ یہ بزرگوں کی کتابوں سے ثابت ہے میں تو اس لیے گیا تھا کہ اس بزرگ کے صدقے طفیل ان کے وسیلہ سے دعا کروں گا تو میری دعا مقبول ہوگی۔ اس پر محمد سلطان نے وسیلہ کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ غلط و شرک ہے۔ نیز محمد سلطان کا یہ بھی کہنا ہے کہ جو دعائیں وسیلہ پر مشتمل ہیں اس کا مانگنا غلط ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ وسیلہ بنانا کیسا اور اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری دینا کیسا ہے؟ فقط والسلام

الجواب

یہ شخص دہریہ ملحد ہونے کے ساتھ ساتھ وہابیت زدہ ہے اور جاہل مطلق۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جنت البقیع میں صحابۂ کرام کے مزارات پر تشریف لے جایا کرتے تھے، شہداے احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے تھے۔ اس خدا ناترس نے مزارات کی حاضری کو شرک کہہ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشرک کہا۔ جب شریعت کا انکار کرکے یہ کافر و مرتد ہو گیا۔ تو اس سے ان بے ہودہ باتوں کی کیا شکایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی کو کہنا کہ وہ مسلمان نہیں

مسئولہ: محمد علی، ناگپور- ۱۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے باپ و بھائی کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش نہیں آتا، اس بنا پر ہندہ نے زید کے بارے میں کہا وہ ماں باپ کا نہیں، بھائی کا نہیں، وہ مسلمان نہیں۔ لہٰذا ہندہ کے اس قول پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ بالتفصیل بیان فرمائیں۔

الجواب

کسی مسلمان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ مسلمان نہیں اس میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ کامل مسلمان نہیں دوسرے یہ کہ حقیقت میں مسلمان نہیں۔ پہلا معنی درست ہے کہ زید جب ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتا تو واقعی وہ کامل مسلمان نہیں۔ ظالم، حق ناشناش، فاسق ہے اور اگر ہندہ کی مراد دوسرا معنی ہے تو ہندہ خود کافرہ ہو گئی، مسلمان نہیں رہی بہرحال ہندہ پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ کیوں کہ اس کی نیت معلوم نہیں، ایسی صورت میں یہی حکم ہے۔ درمختار و رد المحتار میں ہے:

”وما فيه خلاف يؤمر بالتوبة والاستغفار وتجديد النكاح احتياطاً.“(۱)

اور جس میں اختلاف ہو اس میں توبہ و استغفار اور تجدیدِ نکاح کا حکم احتیاطاً دیا جائے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

تعزیہ کو ناجائز کہنے والے کو کافر کہنا

مسئولہ: محمد تمیز الدین نوری، الکعبہ مسجد، حسینی چوک، راج کوٹ- ۲۲؍ محرم ۱۴۰۴ھ

مسئلہ زید نے کہا کہ اس طرح تعزیہ داری کرنا سیدی مرشدی حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

[۱] در مختار، ج:٦، ص:٣٩٠، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطبع زکریا۔

نے بھی ناجائز وحرام فرمایا ہے اور زید نے حوالہ بھی دیا۔ بہار شریعت اور ماہنامہ دامن مصطفیٰ جو بریلی شریف سے نکلتا ہے۔ عمرو نے کہا کہ تعزیہ داری کو حرام وناجائز کہنے والا کافر، وہابی ہے۔ لہٰذا عمرو کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جس نے تعزیے کے ناجائز کہنے والے کو کافر کہا اگر اس نے بطور گالی کے کہا ہے تو سخت گنہگار حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار ہوا، اور اگر اسے کافر اعتقاد کرکے کہا تو خود کافر ہوگیا۔ اب تک کے اس کے سارے اعمال حسنہ ضائع ہوگئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے، جسے کافر کہا اس سے معافی مانگے، تجدید ایمان ونکاح کرے۔ درمختار میں ہے:

"و عزّر الشاتم بیا کافر. و هل یکفر؟ إن اعتقد المسلم کافرًا نعم و إلا لا."[1]

اور "اے کافر" کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی۔ اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں! اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے ورنہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کسی مسلمان کو کافر کہا جا سکتا ہے؟

مسئولہ: سید عبد الرحمٰن

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں کہ

ایک مسلمان کیا دوسرے مسلمان کو کافر کہہ سکتا ہے، کہنے والے کے پاس چاہے وجوہات کچھ بھی ہوں شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

اگر کوئی مسلمان ہو پھر بھی اس سے کوئی کفر صادر ہو تو اسے بلاشبہہ کافر کہنا فرض ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے، مگر ساتھ ہی ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی آخر الزماں نہیں مانتا، یا یہ کہتا ہے کہ اگر آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ یا یہ کہتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہے، مگر فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے، جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ یا یہ کہے کہ اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم

[1] در مختار، ص:۱۱۶، ج:۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، دار الکتب العلمیة لبنان۔

غیب تو زید وعمرو بکر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات کے لیے بھی حاصل ہے۔ تو وہ بلاشبہہ کافر ہے۔ قرآن کریم میں ایسے ہی مسلمان بننے والوں کے لیے فرمایا گیا: "کَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ."(۱) اور فرمایا:

"لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ."(۲) بہانے نہ بناؤ مومن ہونے کے بعد تم کافر ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا صلاۃ وسلام نہ پڑھنے والا کافر ہے؟

مسئولہ: اعجاز احمد اشرفی، شہرادونی، ضلع ادونی

مسئلہ شہرادونی کی شاہی جامع مسجد میں ہر جمعرات کو بعد نماز فجر سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کیا جاتا ہے۔ بارہ ربیع الاول میں ایک مولانا صاحب نے کہا جو سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجلاس سے خطاب کرنے آئے تھے جنھوں نے بروز ہفتہ بعد نماز فجر مؤذن صاحب سے سلام پڑھنے کو کہا، مؤذن صاحب نے کہا کہ اس مسجد میں صرف جمعرات کو بعد نماز فجر سلام پڑھنے کی اجازت ہے۔ مؤذن صاحب کے اس جواب پر ایک شخص نے فوراً کہا کہ سلام نہ پڑھنے والے اور سلام پڑھنے سے روکنے والے کافر ہیں۔ سلام پڑھنے سے نہ ہی مؤذن صاحب کو، نہ ہی امام صاحب کو، اور نہ ہی متولیان مسجد کو انکار ہے، سب سنی حنفی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں۔ ادونی اہل سنت و جماعت کا مرکز ہے۔ یہاں ہماری مسجد میں حسب معمول ایام متبرکہ اور ہر جمعرات کو بعد نماز فجر سلام پڑھا جاتا ہے۔ لیکن ہر جمعرات اور ایام متبرکہ کے علاوہ دوسرے ایام میں بعد نماز فجر سلام پڑھنے کا رواج نہیں ہے۔ کیا ہر روز سلام نہیں پڑھنے سے مسلمان کافر بن جاتا ہے، اور سنی غیر سنی بن جاتا ہے؟ یہ شخص جو مسلمان کو کافر کہہ رہا ہے اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ کہتا ہے، اور دوسرے سنی حنفی صحیح العقیدہ کو دیوبندی، وہابی، تبلیغی وغیرہ کہہ کر جماعت میں پھوٹ اور تفرقہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا سلام ہر روز بعد نماز فجر پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟ ہر روز سلام پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرض ہے یا واجب؟

الجواب

نمازوں کے بعد سلام پڑھنا بلاشبہہ جائز و مستحسن ہے اور باعث اجر و ثواب۔ کسی وقت بھی سلام

---

[۱] قرآن مجید، سورة التوبة، آیت: ۷٤، پارہ: ۱۰

[۲] قرآن مجید، سورة التوبة، آیت: ٦٦، پارہ: ۱۰

پڑھا جائے، یہ اللہ عزوجل کے ارشاد: " یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. "[1] کے مطابق باعث اجر وثواب ہے۔ لیکن اگر کوئی فرض نماز کے بعد بھی اسے جائز و مستحسن سمجھتا ہے اور کسی وجہ سے نہیں پڑھتا تو وہ کافر نہیں، اسے کافر کہنا حرام و گناہ ہے بلکہ ایک تقدیر پر اسے کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ذہن نشین کر لیا جائے کہ صلوٰۃ و سلام سے منع کرنا یہ وہابیوں، دیوبندیوں کی خاص نشانی ہے۔ صلوٰۃ و سلام سے صرف وہابی، دیوبندی ہی منع کرتے ہیں، کوئی سنی صلوٰۃ و سلام سے منع نہیں کرتا، اس لیے صلوٰۃ و سلام سے منع کرنا وہابی، دیوبندی ہونے کی علامت ہے۔ اگر یہاں یہی قصہ ہو تو اگر کسی نے منع کرنے والے کو اس بنا پر کافر کہا کہ وہ وہابی دیوبندی ہے تو اس نے صحیح ہی کہا، اس لیے کہ وہابی، دیوبندی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ اس شخص نے منع کرنے والے کو صلوٰۃ و سلام سے منع کرنے کی بنا پر وہابی، دیوبندی نہیں کہا بلکہ صلوٰۃ و سلام سے منع کرنے سے اس نے یہ سمجھا کہ یہ وہابی دیوبندی ہے، اور واقعی میں وہ وہابی، دیوبندی ہی تھا، اس وجہ سے کافر کہا تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ لیکن اگر واقعہ یہ ہو کہ منع کرنے والا واقعی سنی حنفی ہو اور اس نے یہ سادگی کی وجہ سے رواج نہ ہونے کی وجہ سے منع کیا اور اسے جائز و مستحسن جانتا ہو تو اسے کافر کہنے والا ضرور مجرم ہے۔ اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور اس سے معافی مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جلوس محمدی میں شریک ہونے والے کو فرعون، ہامان، ابوجہل کہنا

مسئولہ: ایم. اے. صدیقی

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ امسال بکارو اسٹیل سٹی میں جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ہی دھوم دھام سے نکالا گیا، جلوس سبز جھنڈیوں اور اسلامی پرچموں کے ساتھ بکارو اسٹیل سٹی کے تقریباً ہر سنی ادارے کے علما اور ائمہ مساجد اور قائدین کی قیادت میں تقریباً پچاس ہزار سے زائد عوام نے شرکت کی اور تمام لوگوں نے اپنے اپنے دکانوں اور مکانوں میں چراغاں بھی کیا، جلوس نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر، نعرۂ رسالت یا رسول اللہ، نعرۂ غوث، مسلک اعلیٰ حضرت، زندہ آباد غیرہ وغیرہ کے فلک شگاف نعروں کے ساتھ بکارو اسٹیل سٹی کے شاہراہوں سے گزرتا ہوا ایک میدان میں پہنچ کر ایک جلسے کی شکل میں منتقل ہو گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] قرآن مجید، سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۶۔

سے جلسہ کا آغاز ہوا، شریک ہونے والے علما و قائدین نے جلوس بارہویں شریف کی احادیث اور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بھرپور طریقے سے روشنی ڈالی، ظہر و عصر کی نمازیں با جماعت ادا کی گئیں اور صلوٰۃ و سلام پہ جلوس اختتام پذیر ہوا۔

اور ایک عالم جو اپنے کو سنی صحیح العقیدہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر تمام گاؤں گاؤں میں گھوم گھوم کر جلوس کی مخالفت کی اور لوگوں کو جلوس میں شریک ہونے سے سختی سے منع کیا اور بعد جلوس اپنی تقریر میں کہا کہ جلوس میں شریک ہونے والے، فرعون، ہامان اور ابوجہل تھے، یہ جلوس یزیدیوں کا جلوس تھا وغیرہ وغیرہ۔ اپنی تقریروں میں بولتے رہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے عالم کے بارے میں شرعی کیا حکم ہے اور ان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور ان کے کسی شرعی نفاذ پر عمل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جس عالم نے جلوس عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرعون، ہامان، ابوجہل کا جلوس کہا ان کو اور ان کا ساتھ دینے والوں کے بارے میں شرعی کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

الجواب

جس نے عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس جلوس کو فرعون، ہامان ابوجہل اور یزیدیوں کا جلوس کہا اور یہ کہا کہ جلوس میں شریک ہونے والے فرعون، ہامان اور ابوجہل تھے اس پر توبہ، تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ حدیث میں ہے:

”من قال لأخيه يا كافر فقد باء بها باحدهما.“[۱]

جس نے اپنے کسی مسلم بھائی کو اے کافر کہا تو اس کلمۂ کفر کے ساتھ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہوگا۔

درمختار میں ہے:

”و عزّر الشاتم بيا كافر. و هل يكفر؟ إن اعتقد المسلم كافرًا نعم و إلا لا.“[۲]

اور ”اے کافر“ کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے، ورنہ نہیں۔

عالم گیری میں ہے:

[۱] مسلم شریف، ج:۱، ص:۵۷، کتاب الایمان، مطبع اصح المطابع۔

[۲] در مختار، ج:٦، ص:١١٦، کتاب الجهاد، باب التعزیر، مطبع ذکریا۔

"ما كان في كونه كفراً اختلاف فإن قائله يومر بتجديد النكاح و بالتوبة والرجوع عن ذلک بطريق الاحتياط."[1]

جس بات کے کفر ہونے میں اختلاف ہو تو اس کے قائل کو احتیاطاً تجدیدِ نکاح، توبہ اور اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

اسے امام بنانا جائز نہیں، نہ خود اس کی نماز، نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز درست۔ اور نہ اس کا کوئی حکم نافذ۔ بلکہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ پہلے اس سے توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا مطالبہ کریں، اگر یہ سب کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس سے میل جول، سلام کلام سب بند کر دیں۔ حدیث میں ہے:

"اياكم و اياهم لا يضلّونكم ولا يفتنونكم."[1]

ان سے دور رہو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تم کو گم راہ نہ کر دیں کہیں وہ تمھیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم شریعت اُریت کچھ نہیں مانتے

مسئولہ: جناب کبیر اشرفی، محلّہ سلیم پورہ A25/74 وارانسی

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زید کی بہن ہندہ کا نکاح عمرو کے ساتھ نہایت ہی خوش گوار ماحول میں ہوا، لیکن اب زید کی طرف سے اور ہندہ کی طرف سے معاملات بہت بگڑ چکے ہیں، زید عمرو سے بذریعہ عدالت طلاق لینا چاہتا ہے تو عمرو نے پنچوں کے سامنے کہا کہ ہم لوگ چوں کہ شریعت کے پابند ہیں۔ لہٰذا شریعت کی روشنی ہی میں فیصلہ ہونا چاہیے، تب زید نے کہا کہ شریعت کے مطابق فیصلہ کرا کر مزہ لینا چاہتے ہو، ہم شریعت اُریت کچھ نہیں مانتے، ہم عدالت مانتے ہیں اور عدالت سے کام کریں گے۔ جس کے حلفیہ گواہان موجود ہیں اب ایسی شکل میں دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے جو خط کشیدہ عبارت اپنے منھ سے نکالی ہے اس پر کیا شرعی قوانین نافذ ہوتے ہیں؟ بینوا و توجروا۔

[1] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۸۳، احکام المرتدین، مطبع رشیدیہ، پاکستان۔
[2] مشکوٰۃ شریف، ص:۲۸، باب الاعتصام بالسنۃ، مطبع مجلس برکات اشرفیہ۔

الجواب

زید کافر و مرتد ہوگیا۔ اسلام سے خارج ہوگیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، اس نے تین کلمۂ کفر بکا ہے۔ ایک شریعت اُریت کہہ کر شریعت کی توہین کی ہے۔ دوسرے اس نے شریعت کا انکار کیا، انکار ہی نہیں عناد ظاہر کیا۔ تیسرے شریعت کے مقابلے میں کچہری کو ترجیح دی۔ قرآن مجید میں کافروں کے کفر کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا ط."(۱)

جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کی طرف آؤ تو کہا انھوں نے ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہمارے باپ دادا تھے۔

اور فرمایا:

"وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَo."(۲)

اللہ نے جو اتارا ہے اس کے مطابق جو فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔

عالم گیری میں ایک مسئلہ بیان کرکے فرمایا:

"يكفر لأنه عاند الشرع."(۳)

اس کی تکفیر کی جائے گی کیوں کہ وہ شریعت کا مخالف ہے۔

اسی میں ہے:

"فقال ذلك الغير من برسم كاركنم نه بہ شرع يكفر عند بعض المشائخ."(۴)

تو اس دوسرے نے کہا کہ میں رسم و رواج کے مطابق کام کروں گا شریعت کے مطابق نہیں، تو بعض مشائخ کے نزدیک وہ کافر ہے۔

البحر الرائق میں ہے:

"يكفر الجميع لاستخفافهم الشرع."

شریعت کو ہلکا جاننے کی وجہ سے تمام فقہا ان کی تکفیر کرتے ہیں۔

---

[۱] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت: ۱۰۴۔ [۲] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت: ۴۴۔
[۳] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۷۱، کتاب المرتد، مطبع رشیدیہ پاکستان۔
[۴] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۷۱، کتاب المرتد، مطبع رشیدیہ پاکستان۔

زید پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان کلمات کفریہ سے توبہ کرے پھر سے کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کرے اور اگر اپنی زوجہ کو رکھنا چاہتا ہے اور وہ راضی ہو تو پھر سے نئے مہر کے ساتھ نکاح کرے۔ زید اگر توبہ، تجدید ایمان کرے فبہا ورنہ اس سے میل جول، سلام کلام حرام ہے، مر جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا کفر، اسے بطریق مسنون غسل، کفن دینا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلامی یا غیر اسلامی تہوار پر درخت کے نیچے اگربتی جلانا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد حفیظ اللہ رضوی، برہم پورہ، مظفر پور (بہار)

مسئلہ زید کچھ عرصہ سے ایک درخت کے پاس اگربتی و موم بتی جلایا کرتا ہے خاص کر کسی اسلامی یا غیر اسلامی تہوار کے موقع پر عمل مذکور کا اہتمام کرتا ہے اور غیر مسلم بھی زید کے اس عمل میں شریک ہو کر اپنے مشرکانہ مراسم ادا کرتے ہیں۔ جب کہ درخت مذکور کے سلسلہ میں کوئی تاریخی روایات یا شواہد نہیں ملتے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا یہ معمول از روئے شرع کیسا ہے؟ اور زید کے بارے میں شریعت کا کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب کی زحمت فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

کسی درخت کے پاس اگربتی وغیرہ سلگانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ درخت صاحب تصرف ہے یا شرعاً اس کی تعظیم واجب ہے یہ عقیدہ سخت گمراہی بلکہ ایک طرح کفر ہے، غیر مسلموں کے تہوار پر جلانا اس کی دلیل ہے کہ وہ غیر مسلموں کے تہوار کو قابل تعظیم و تکریم جانتا ہے یہ کفر ہے۔ پھر غیر مسلم وہاں جا کر کفری اور مشرکی افعال کرتے ہیں جس پر یہ راضی ہے یہ بھی کفر ہے کہ رضا بالکفر کفر ہے، زید پر فرض ہے کہ ان سب باتوں سے توبہ کرے آئندہ کے لیے باز رہے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے، ورنہ مسلمان میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قرآن مجید اور شعار اسلام کی توہین کفر ہے

مسئولہ: موضع چھنی ڈاک خانہ بلریا گنج، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.) - ۲۶؍ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ ایک شخص یوں کہتا ہے کہ بقرعید کی ماں کی

بھونسڑا اور بقرعید کی ایسی کی تیسی، اس کے لیے جو حکم شرع ہو بتایا جائے۔

الجواب

سوال میں مذکور جملہ کفر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:

”و کذا الاستخفاف بالقرآن او المسجد و نحوہ مما تعظیم.“[1]

اور اسی طرح قرآن کو یا مسجد اور اس کی مثل ان چیزوں کو ہلکا سمجھنا جو شرعاً قابلِ تعظیم ہوں۔ (کفر ہے)

قائل پر اس کلمۂ کفر سے توبہ اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونا اور اپنی بیوی کو اگر رکھنا چاہتا ہے تو اس سے نئے مہر کے ساتھ نکاح کرنا واجب ہے۔ درمختار میں ہے:

”و یبطل منه اتفاقاً ما یعتمد الملّة وهی خمسٌ النکاح و الذبیحة الخ.“[2]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ مسلمان حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور غیر مسلم پتھر کی پوجا کرتے ہیں دونوں میں کیا فرق ہے؟

مسئولہ: محمد حنیف، جامعہ فاروقیہ عزیز العلوم، بھوجپور، مرادآباد (یو. پی.)۔ ۲۳؍ رجب ۱۴۱۴ھ

مسئلہ غیر مسلموں کا ہم پر یہ اعتراض ہے کہ موقع حج میں مسلمان حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں اور اگر بوسہ نہ دیں تو عبادت حج میں کمی واقع ہے تو اگر غیر مسلم بھی پتھر کی پوجا کریں تو پھر دونوں میں کیا فرق ہے؟ الحاصل دونوں مذہبوں میں پتھر ہے، اسلام کے نقطۂ نظر سے تو ہم سمجھا سکتے ہیں، لیکن اسلام اس کی نظر میں کچھ نہیں پھر کیا کیا جائے؟ جواب اس طرح تحریر فرمائیں کہ اس کو مطمئن کیا جا سکے اور دلائل عقلی ہوں۔

الجواب

لغو مہمل سوال صرف بدنیتی سے شر پھیلانے کی نیت سے کیا جاتا ہے اس کا نہ کوئی جواب دے سکتا ہے اور نہ ایسے سوال کرنے والوں کا منھ بند ہو سکتا ہے، بے تکی بات جب تک چاہو بولتے رہو، ورنہ دونوں میں فرق ظاہر ہے، مسلمان حجر اسود کی پوجا نہیں کرتے صرف بوسہ دیتے ہیں۔ بوسہ اور پوجا میں

[1] الاشباہ والنظائر، ص:۲٦٦۔
[2] در مختار، ج:۳، ص:۳۰۱۔

زمین و آسمان کا فرق ہے، مشرکین مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں، اس کی ڈنڈوت کرتے ہیں، اس کو سجدہ کرتے ہیں ان سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں، مورتیوں کو مستقل حاجت روا جانتے ہیں اور مسلمان صرف حجر اسود کا بوسہ دیتا ہے دونوں میں بین فرق ہے، مسلمان اسے معبود نہیں جانتا اور مشرکین بتوں کو معبود اعتقاد کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

''جے ہند'' بولنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد حسین، کٹرہ غربا ٹیلرس، ذاکر نگر چوک، نیر نورانی مسجد، جمشید پور (بہار) - ۳۰ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ایک سیاسی جلسہ میں اپنی تقریر کے اخیر میں جے ہند کہہ کر بیٹھ گیا اور بہت سے جے جھار کھنڈ بھی کہتے ہیں۔ جب کہ جے کے معنی ہے فتح جیت ہے، تو کیا زید کے لیے جائز ہوگا کہ وہ جے ہند یا جے جھارکھنڈ کہے کیا زید شرعی رو سے جے ہند، جے جھارکھنڈ کہہ سکتا ہے؟ اگر نہیں کہہ سکتا تو کیوں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

یہ دونوں لفظ بولنا ہندوؤں کا شعار ہے۔ یہ لفظ جب کوئی بولتا ہے تو اس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ بولنے والا ہندو ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ اس قسم کے الفاظ استعمال کریں۔ حدیث میں ہے:

''وإياكم وزي الأعاجم.'' عجمیوں کے طریقوں سے دور رہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں مسلمان نہیں سیکولر ہوں

مسئولہ: تنویر احمد خاں، محلّہ چھاؤنی، بازار بہرائچ شریف (یو. پی.) - ۱۴ر ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ نگر پالیکا بہرائچ کے مسلمان چیرمین شبیر احمد نے امن کمیٹی کی میٹنگ میں ایک مسلم منبر کی زبانی اپنے کو مسلم لیڈر کہے جانے پر رونے لگے اور کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ مسلم لیڈر کہہ کر مجھے ایک خاص فرقے میں نہ چھوڑیے میں مسلمان لیڈر نہیں ہوں، میں ایک سیکولر لیڈر رہوں۔ انھوں نے اپنے کو سیکولر لیڈر ثابت کرنے کے لیے یہاں تک کہا کہ میں دس سال سے متھرا گھاٹ کا ٹھیکہ لیتا ہوں، اور ہر پورن ماسی کا میلہ لگواتا ہوں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ میں مسلمان ہوتا تو میرا رشتہ ہندو پریوار سے نہ ہوتا۔ لہٰذا شبیر احمد کے اوپر شرعاً کیا حکم عائد ہوتا ہے، اور کیا ایسے شخص سے مسلمانوں کو کوئی تعلق رکھنا چاہیے یا نہیں؟

فقط والسلام۔

الجواب

شبیر احمد چیرمین یا کسی شخص خاص سے ہمیں کوئی غرض نہیں، زید، عمر، بکر کسے باشد۔ جو بھی اپنے کو مسلمان ہونے کا انکار کرے یا اپنے مسلمان ہونے پر شک ظاہر کرے وہ مسلمان نہیں۔ یہ کہنا کہ میں اگر مسلمان ہوتا الخ، اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرنا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا یہ کہنا کفر ہے کہ فلاں ایمان سے خارج ہو جائے گا؟

مسئولہ: ایم عباس، بھوجپور، مرادآباد (یو. پی.)۔ ۲۳ر شوال ۱۴۸۹ھ

مسئلہ بکر نے زید پر اپنے خام خیالی سے گناہِ کبیرہ کا گمان کیا جب کہ حقیقتاً زید اس گناہ سے پاک وصاف ہے اس گمان کو دل میں رکھتے ہوئے بکر کے کچھ ہم نواؤں نے زید کے لڑکے پر قاتلانہ حملہ کیا، اس ناجائز حرکت پر زید نے یہ کہہ دیا کہ میرے لڑکے پر حملہ کرانے میں جس جس کی بھی سازش ہوگی وہ ایمان سے خارج ہو جائیں گے، اس پر بکر نے گاؤں میں بڑا رخنہ پیدا کیا جس کی شروعات یوں ہوئی کہ گاؤں میں ایک شخص نے میلاد خوانی کے لیے دعوت کی (کیوں کہ بکر میلاد خواں بھی ہے) دعوت کو بکر نے نفرت آمیز لہجے میں صاف انکار کر دیا، اور کہا کہ زید نے ہمیں ایمان سے خارج بتایا ہے اس لیے ہم میلاد نہیں پڑھیں گے۔ جواباً صاحب میلاد نے کہا کہ زید نے تمہارا یا کسی دوسرے کا نام لے کر تو نہیں کہا اور نہ تم پر زید کا شبہہ ہے اس پر بھی بکر نے بضد ہو کر یہی کہا کہ صاحب ہم گمان کرتے ہیں کہ ہمیں کو کہا ہے، پھر دوبارہ صاحب میلاد اور دوسرے اس کے ایک ساتھی نے کہا کہ میرے یہاں اس کے علاوہ گاؤں میں کسی دوسری جگہ میلاد تو نہیں پڑھو گے، اس پر بکر نے جواب دیا کہ ہاں ہم گاؤں میں کسی جگہ میلاد نہیں پڑھیں گے۔ آخر کار داعی حضرات مایوس ہو کر واپس چلے گئے، اس کے بعد بکر نے ساری محفلوں میں شرکت کرنا چھوڑ دی، اس پر گاؤں والوں نے بھی بکر کو میلاد میں مدعو کرنا چھوڑ دیا، اس طرح کئی ماہ گزر گئے، گاؤں میں نہایت انتشار پیدا ہو گیا، جب گاؤں کے پنچ لوگوں نے خباثت مٹانے کے لیے ایک پنچایت منعقد کی جس میں بکر کو بھی شریک کیا گیا، پنچایت کے لوگوں نے کہا کہ تم اپنی بے جا روش کو چھوڑ دو یہ چلن تمہارا خلاف شرع ہے اگر تم مان جاؤ گے تو گاؤں کا سارا فساد ختم ہو جائے گا۔ للہ تم راہِ راست

پر آجاؤ اس پر بکر نے پھر یہی کہا کہ مجھے زید نے ایمان سے خارج کیوں بتایا ہے، یہ سن کر زید اور گاؤں والوں نے کہا کہ تمھیں نہیں کہا گیا اور نہ ہی تمہارا نام لیا، لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ:

(۱) بکر کا اپنی خام خیالی سے زید پر کسی کبیرہ گناہ کا گمان کر کے کفریہ جملہ لکھ کر زید پر لاگو کرنا کیسا ہے؟ بکر اور بکر کے ہم نواؤں کے لیے شرعی کیا حکم ہے، جب کہ زید اس گناہ سے پاک وصاف ہے۔

(۲) پنچایت مذکورہ بالا منعقد کرنا ٹھیک تھی یا نہیں، اگر ٹھیک تھی تو پنچایت کی بات بکر نے نہیں مانی یہ اچھا کیا یا برا؟

(۳) پنچایت کی عوام وخواص کی موجودگی میں بکر نے بستی کے تمام لوگوں کو جو کہا وہ کفریہ جملہ ہے یا نہیں اگر ہے تو بکر کے لیے از روئے شرع کیا حکم ہے؟

(۴) بکر نے شرع محمدی کا تمسخرہ اڑایا ایسا کرنے سے اس کے لیے شرعی کیا حکم ہے؟

(۵) زید کا یہ جملہ (میرے لڑکے کو جان سے مار ڈالنے والے اور جن کی اس میں سازش ہوگی وہ ایمان سے خارج ہو جائیں گے) ظالموں کو خوف خدا والٰہی کی طرف رجوع کرنے کے خیال سے کہنا کیسا ہے، شریعت محمدی سے مدلل ومفصل تحریر فرمایا جائے۔

الجواب

کسی مسلمان کی طرف بلا ثبوت گناہ کی نسبت کرنا حرام وگناہ ہے اور یہ بہتان ہے، کسی مسلمان پر قاتلانہ حملہ کرنا بھی گناہ عظیم اور شدید فتنے کا باعث ہے، بکر زید پر بہتان باندھ کر سخت گنہگار رہوا، حق اللہ اور حق العبد میں مبتلا ہوا، اور جن لوگوں نے زید کے بیٹے پر قاتلانہ حملہ کیا یا اس کی سازش میں شریک رہے، وہ لوگ بھی حق اللہ وحق العبد میں گرفتار مستحق عذاب نار ہیں، اس پر اگر زید نے یہ کہہ دیا، میرے بچہ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ایمان سے خارج ہو جائیں گے، تو اس کی وجہ سے زید کافر نہیں ہو جائے گا، گناہ سلب ایمان کا سبب ہوسکتا ہے، اس کہنے کی وجہ سے زید پر کوئی الزام نہیں، اگر زید نے یہ کہا ہوتا کہ یہ لوگ ایمان سے خارج ہو گئے تو البتہ زید پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح کا حکم ہوتا، ایمان سے خارج ہو جائیں گے، الگ بات اور ایمان سے خارج ہو گئے الگ بات ہے، دونوں میں بہت بڑا فرق ہے، زید کے اس قول کی وجہ سے بکر کا پورے گاؤں میں مسلمان کے یہاں میلاد پڑھنے اور دوسرے کاموں میں شرکت کرنے سے انکار کرنا اس کی بہت بڑی جہالت ہے، پھر پنچایت میں پورے گاؤں والوں سے معافی مانگے اور توبہ بھی

کرے، عرف عام میں نہ جاننے ماننے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس پر عمل نہیں کرتے، اس لیے اس جملہ کی وجہ سے بکر کافر نہ ہوگا۔ خلاصہ یہ نکلا کہ بکر پر فرض ہے کہ وہ زید سے معافی مانگے، نیز پورے گاؤں والوں سے بھی اور اس نے جو گاؤں والوں کو کہا یہ لوگ شریعت کو نہیں جانتے نہیں مانتے، اس سے توبہ کرے اگر بکر مان جائے فبہا ورنہ اسے برادری سے خارج رکھیں، ایسے بدزبان، خودسر، ضدی کو برادری سے خارج ہی رکھنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتویٰ دینے پر مفتی کو گالی دینا

مسئولہ: سمیع اللہ منصوری، چاند پار، سگڑی، ضلع اعظم گڑھ (یو.پی.)۔ ۲۱؍رجب ۱۴۱۰ھ

مسئلہ بعد نماز جمعہ اس فتویٰ کو پورے گاؤں والوں کے سامنے پڑھ کر سنایا گیا، اطیع اللہ نے کہا کہ میری تحریر میں اگر کوئی غلطی ثابت کر دے تو میں اسے ۵۰۰؍روپے انعام دوں گا۔ شعیب نے گالی دیتے ہوئے کہا کہ کون مولوی، مفتی، عالم یہ کہے گا کہ نظام الدین کی لڑکی کا حق نہیں چاہیے اور آج تک مجھے میری زمین واپس نہیں ملی، لوگوں کا کہنا ہے کہ شعیب وغیرہ کی بیوی نکاح سے نکل گئی اب آپ بتائیں کہ کن کن لوگوں کی بیوی نکاح سے نکلی؟

الجواب

شعیب پر توبہ اور تجدید ایمان اور نکاح لازم ہے۔ یعنی اس نے جو یہ بکا ہے وہ بھی گالی دیتے ہوئے کہ ”کون مولوی، مفتی، عالم یہ کہے گا کہ نظام الدین کی لڑکی کا حق نہیں چاہیے۔“ اس سے توبہ کرے، یہ مسئلہ قطعی، یقینی، اجماعی ہے کہ باپ کی زندگی میں اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مر جائے تو وہ میراث نہیں پائے گا، شعیب نے اس کا انکار بھی کیا، اور یہ قطعی، یقینی اجماعی مسئلہ بتانے پر مفتی کو گالی بھی دی۔ یہ یقیناً کفر ہے۔ اس لیے اس پر لازم ہے کہ اس سے علانیہ توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، یقیناً اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، شعیب اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے، تو پھر سے نئے مہر کے ساتھ نکاح کرے، اگر شعیب توبہ، تجدید ایمان و نکاح نہ کرے تو مسلمان اسے برادری سے باہر کر دیں۔ اگر اسی حال میں مر جائے تو مسلمان نہ اس کے کفن دفن میں شریک ہوں نہ جنازے میں، سوال میں جو کچھ مذکور ہے اس کے مطابق صرف شعیب کی بیوی نکاح سے نکلی، بقیہ اور کسی کی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ مجھے دین سے کوئی مطلب نہیں۔ میں دین کی بات سننا نہیں چاہتا۔ یہاں دین کی بات نہیں ہونی چاہیے؟

مسئولہ: غلام مصطفیٰ خان، کیکوڑا، پوسٹ پندہ (یو. پی.)۔۱۳؍رجب ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید کا لڑکا خالد نے دوران طالب علم ہی میں شاعری کرنا شروع کر دیا اور ہمیشہ اسی میں لگا رہتا تھا اور اس کا باپ زید بار ہا اسے منع کرتا رہتا تھا کہ ابھی طالب علمی کا دور ہے۔ لہٰذا تم ابھی شاعری مت کرو، لیکن وہ نہیں مانتا تھا اور اسی میں لگا رہتا تھا اتفاق کی بات کہ ایک دن زید پہلے سے غصہ میں تھا اور اسی دوران اس کا لڑکا اپنی لکھی نعت پڑھنے لگا، جس کو اس کا باپ زید سن کر بے حد غصہ میں بھر آیا، اور یہاں تک کہ وہ بالکل بے قابو ہو گیا، اور اچانک اس کی زبان سے یہ جملے نکل پڑے کہ یہاں دین کی کوئی بھی بات نہیں ہونی چاہیے۔ میں دین کی بات کو سننا نہیں چاہتا اور مجھے دین سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ اور اس کے بعد وہ پہلے کی طرح اسلام کے ہر ہر قول وفعل کو مانتا رہا، اس کے بعد لوگوں نے اس سے توبہ کرنے کے لیے کہا تو اس نے کہا کہ میں نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ میرا مقصد نہیں تھا بلکہ وہ جملے اچانک میری زبان سے نکل پڑے ہیں بلکہ میرا مقصد صرف اپنے لڑکے کو ڈرانا اور نصیحت کرنا تھا۔ لہٰذا میں کافر نہیں ہوں، بلکہ میں مسلمان ہوں اس لیے میں توبہ نہیں کروں گا، تو زید پر شریعت کا کیا حکم ہے، کیا وہ مسلمان ہے یا نہیں؟ ہے تو کیوں؟ اور اس کو کیا کرنا چاہیے؟ حضور والا جو سب سے آسان طریقہ ہوا سے تحریر فرمائیں۔ بینوا وتو جروا۔

الجواب

زید مذکورہ بالا جملوں کے کہنے کی وجہ سے کافر ومرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس کے تمام اعمال حسنہ ضائع ہو گئے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً ان تینوں جملوں سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اگر اپنی اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہو تو دوبارہ نئے مہر پر نکاح کرے۔ یہ تینوں جملے صریح کفر ہیں۔ ان کے بکنے سے آدمی بہر حال کافر ہو جاتا ہے، اس کی نیت کچھ بھی ہو، اس کا اعتبار نہیں۔ کلمۂ کفر بکنے والا کسی بھی نیت سے بکے کافر ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتویٰ کی توہین کفر ہے

مسئولہ: اطیع اللہ، چاند پار، سگڑی، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.) -۱۰؍ذوقعدہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ ایک شخص نے فتویٰ کے متعلق کہا ''اس کے جیسا فتویٰ میں جھٹیا کے برابر سمجھتا ہوں۔'' اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

فتویٰ حکم شرعی ہوتا ہے، اس کی تحقیر اور تذلیل اس کے لیے پھوہڑ الفاظ استعمال کرنا کفر ہے۔ اس شخص پر توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پردہ کا انکار گمراہی ہے

مسئولہ: اللہ بخش اشرفی، مقام باسنی، ضلع ناگور، راجستھان -۴؍جمادی الاولیٰ، ۱۴۰۷ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ زید پردہ کا صریح منکر ہے اور کہتا ہے کہ اسلام نے عورت کو ہمیشہ کے لیے قید میں بند کر رکھا ہے، اسلام نے عورت کو آزادی سے محروم رکھا ہے، زید کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا فیصلہ ہے؟

الجواب

زید بلا شبہہ گمراہ بد دین ہے وہ اسلام پر اعتراض کرتا ہے، وہ بھی اسلام کے اس حکم کا جو تمام مسلمانوں کا اجماعی ہے اس لیے وہ کم از کم گمراہ ضرور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسلمان پر کفر کا حکم لگانے کے لیے ایسا ثبوت درکار ہے جس میں شبہ نہ ہو

مسئولہ: -۲۵؍ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مندرجہ ذیل عبارت پر

(۱) جھلی والے بابا کی وفات بتاریخ ۱۵/۵/۱۹۹۸ء بروز جمعہ ۸۰/۷۰؍سال کی عمر میں ہوئی، لیکن ان کے انتقال ہونے تک ان کے کسی کلمۂ کفر کا اعلان نہ کمیٹی کی جانب سے ہوا، ان کی حیات میں اور نہ امام صاحب کی طرف سے اعلان ہوا، قاری صاحب مدرس دار العلوم فیض الاسلام کیسکال کی جانب سے

اعلان ہوا۔ تب تک جھلی والے بابا کو تمام لوگ ایک مسلمان جانتے رہے، ان کی حیات میں ان کے کسی بھی کلمۂ کفر کی معلومات نہ عوام کو تھی اور نہ ہی کسی جانب سے اعلان ہوا۔

❷ بعد انتقال قاری صاحب مذکور نے مدرسہ میں کچھ لوگوں سے یہ کہا کہ جھلی والے بابا نے اپنی زندگی میں کہا کہ ''میں تمہارا اللہ ہوں'' کیوں کہ مجھ کو (قاری صاحب) مسجد کے صدر ۳/۴ رلوگوں نے بنایا ہے۔ اس طرح قاری صاحب مذکور نے کچھ لوگوں کو کہا کہ جھلی والے بابا کی نماز جنازہ میں نہ شریک ہوں اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھیں، لیکن باضابطہ ان کے کفر کا اعلان بعد انتقال نہ قاری صاحب کی جانب سے ہوا کہ عام لوگوں کو اطلاع ہو جائے، اور نہ ہی امام صاحب کی جانب سے اعلان ہوا کہ بات بالکل صاف ہو جاتی، اسی طرح صدر مسجد کی طرف سے بھی اعلان نہیں ہوا۔

❸ اگر مذکورہ کفریہ الفاظ یا اس کے علاوہ بھی، دیگر الفاظ کفریہ جو بابا صاحب کی طرف منسوب کیے گئے ہوں یا کیے جائیں، بابا صاحب کی طرف منسوب کفریہ الفاظ اگر صحیح ہیں تو بابا صاحب کی حیات ہی میں ان کے اس کفریہ الفاظ کا اعلان باضابطہ طور سے قاری صاحب، امام صاحب اور صدر مسجد کی طرف سے کیوں نہیں ہوا، اور شرعی احکام مرحوم کو کیوں نہیں بتایا گیا، اور شرعی حکم ان پر کیوں نہیں لاگو کیا گیا؟ بابا صاحب کے کفریہ الفاظ کے چھپانے کے ذمہ دار، کیا امام صاحب، قاری صاحب اور صدر کمیٹی نہیں؟

❹ صدر مسجد کمیٹی و امام مسجد و قاری صاحب پر بابا صاحب کے کفریہ الفاظ کو چھپانے کا الزام اس لیے عائد ہوتا ہے، اگر یہ بابا صاحب کی حیات ہی میں ان کے کفریہ الفاظ کو ظاہر کرتے اور حکم شرع بابا صاحب پر ظاہر کرتے تو ہوسکتا تھا کہ بابا صاحب اپنے کفریہ الفاظ سے رجوع کر کے تجدید ایمان کر لیتے اور دنیا سے باایمان جاتے۔ یہ ان لوگوں کی بہت بڑی غلطی تھی کہ کفریہ الفاظ کو بابا صاحب کے سامنے نہیں رکھا اور نہ ہی حکم شرع پیش کر کے کفر کے دلدل سے نکلنے کا ان کو موقع دیا۔ ایسی صورت میں صدر کمیٹی، امام مسجد اور قاری صاحب پر شریعت کا کیا حکم لاگو ہوتا ہے؟

❺ بابا صاحب کے کفر کی اس بات کو قاری صاحب وغیرہ نے بابا صاحب کی وفات تک چھپائے رکھا، ان لوگوں کی اس صریح غلطی کے بعد بھی کیا قاری صاحب کو بغیر توبہ اپنے عہدہ اور صدر مسجد کو اپنی صدارت پر بنے رہنے اور امام کو اپنے منصب پر باقی رہنے کا شرعی حق ہے؟

❻ باباصاحب کے ایک عقیدت مند جناب عبدالرزاق صاحب کے گھر پر باباصاحب کی وفات کے دو ماہ قبل سے برابر قیام رہا، اور عبدالرزاق صاحب کے بعد ہی ان کا وصال ہوا، اس دو ماہ کے درمیان عبادات کے ساتھ کلمہ درود واستغفار کا ورد رہا۔ ہم لوگ ان کے ایمان کی گواہی دیتے ہیں، ہم لوگ ان کی ساری علامتیں ان میں پاتے رہے، ایمان پر ان کا خاتمہ بھی ہوا، پھر ہم تمام لوگ ان کی نماز جنازہ کیوں نہیں پڑھتے؟ ان کا کوئی بھی کفر (ہمارے) سامنے ان کی وفات تک آیا ہی نہیں، پھر ہم نماز جنازہ کیسے نہ پڑھتے، جن جن لوگوں کے پاس ان کے کفر کا علم تھا، ان پر لازم تھا کہ وہ حضرات لوگوں کو ان کے کفر سے آگاہ کرتے، یہ ان کی ذمہ داری تھی، ہمارے پاس ان کے کفر کا نہیں بلکہ ان کے ایمان کا علم تھا۔ لہٰذا ان کی نماز جنازہ ہم لوگوں کا پڑھنا صحیح و درست ہے یا نہیں؟

❼ ہم لوگوں کو ان کا چہلم کرنا درست ہے یا نہیں؟

نوٹ:- کیوں کہ اس مسئلہ کو لے کر کافی خلفشار مچا ہوا ہے لہٰذا اس کا فوری جواب دے کر یہاں کے لوگوں کو مطمئن فرمائیں، ذرہ نوازی ہوگی۔ فقط والسلام۔

نام گواهان

(۱) جناب حاجی محمد ہارون فرنس گاؤں، ضلع بستر ا (ایم. پی.)
(۲) جناب عبدالحسیب، سبھاش چوک، کیسکال، ضلع بستر ا (ایم. پی.)
(۳) جناب عبدالرزاق مقام و پوسٹ بہی گاؤں، ضلع بستر ا (ایم. پی.)
(۴) جناب نیر اعظم جیلانی عرف دلارے مقام و پوسٹ کیسکال، ضلع بستر ا (ایم. پی.)

الجواب

سوال میں ذکر کی ہوئی تفصیلات کے مطابق جھلی والے بابا کے بارے میں یہی حکم دیا جائے گا کہ وہ مسلمان تھے۔ ان کی نماز جنازہ پڑھنا حق بجانب تھا اور انھیں کافر کہنا صحیح نہیں، اگر قاری صاحب یا صدر مسجد یا جس کسی کے علم میں یہ بات تھی کہ مذکورہ بابا نے یہ کہا کہ ''میں تمہارا اللہ ہوں'' تو ان پر فرض تھا کہ اس کا علم ہوتے ہی فوراً بابا مذکور سے توبہ اور تجدید ایمان کا مطالبہ کرتے اگر وہ نہ مانتے تو ان لوگوں پر فرض تھا کہ اس کا اعلان عام کرتے، اور مرنے کے بعد فوراً ضروری تھا کہ اعلان عام کرتے تاکہ لوگ اس کے

کفن دفن و جنازہ میں شریک نہ ہوتے، زندگی بھر ان لوگوں کا خاموش رہنا اور مرنے کے بعد بھی اعلان نہ کرنا یقیناً ایک مجرمانہ حرکت ہے، اور اپنے اوپر عائد فرض کی ادائیگی نہ کرنے کی وجہ سے یہ لوگ بدترین فاسق ہیں، ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایک کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بر بنائے مذہب صحیح کفر ہے۔ ان پر فرض تھا کہ علانیہ لوگوں کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے روکتے، اور کسی مسلمان کے کفر کا حکم کرنے کے لیے ایسا ثبوت درکار ہے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو، اور یہاں یہی نہیں معلوم کہ بقول قاری صاحب کے بابا مذکور نے مذکورہ بالا کلمۂ کفر کس کے سامنے بکا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم اپنے تعویذ سے مریض کو مرنے نہیں دیں گے

مسئولہ: عبدالغفار، صدر مدرسہ عربیہ ضیاء الاسلام، پٹیل نگر، برہج بازار دیوریا

مسئلہ اگر کوئی تعویذ و دعا کرنے والا یہ بات اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں اس مریض کو اپنے تعویذ سے مرنے نہیں دوں گا، میری گارنٹی ہے اور وہ مریض فوت ہو گیا لیکن مرنے کے موقع پر کسی سے بات چیت کرنے سے بھی سخت پابندی لگا دی حالاں کہ مریض کہتا رہا کہ میرے پاس لوگ کیوں نہیں آتے، اور یہ بھی اپنی زبان سے کہتا تھا کہ فلاں مولوی صاحب کہتے ہیں کہ مریض نہیں بچے گا، ہم اس کو بچائیں گے اگر کسی مولوی پر اس قسم کی تہمت لگائی جائے تو کیا حکم ہے اور جو جان بچانے کی گارنٹی لے، اس کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب

جس نے یہ کہا کہ میں اپنے تعویذ سے مریض کو مرنے نہیں دوں گا، وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے کہنے کے بعد اس نے اپنی بیوی سے جتنی بار ہم بستری کی ہوگی وہ زنائے خالص ہوگی، یہ کہنا کہ میں مرنے نہیں دوں گا قرآن مجید کا صریح انکار اور تکذیب ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ.“[1]	جب ان کی موت کا وقت آ جائے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں۔

مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس شخص سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں جب تک وہ اس کلمۂ کفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہو اور بیوی کو رکھنا چاہے تو اس سے تجدید نکاح نہ کر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] قرآن مجید، سورۃ یونس، پارہ: ۱۱، آیت: ۴۹۔

علماے دین کی توہین کفر ہے

مسئولہ: محمد حسین قادری، مسجد چھپان، محلّہ بنیڑہ، ضلع بھیلواڑہ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

زید پنج وقتہ نمازہ و متشرّع ہے اور جماعت اہلِ سنت سے تعلق رکھتا ہے۔ دورانِ گفتگو بطور ہزل (ہنسی مذاق) علماے اہلِ سنت کو بے ہودہ کلام کہہ دیا، جس پر بکر نے کافر کہہ دیا۔ بعدہ زید کو احساس ہوا کہ میں نے غلطی کی، توبہ و استغفار کیا اور کلمہ اور ایمان مفصل پڑھا، تو ایسی صورت میں بکر کی طرف سے کفر لوٹا یا نہیں؟ کیوں کہ ایک مسلمان کو کافر بنا دینا بھی جرم ہے۔

الجواب

الاشباہ والنظائر وغیرہ میں لکھا ہے:

"الاستهزأ بالعلم و العلمأ كفر." (۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ علما کی عالمِ دین ہونے کی بنا پر توہین کفر ہے۔ اگر چہ یہ توہین بطور ہنسی مذاق ہو۔ درمختار میں ہے:

"وفی الفتح من هزل بلفظ كفر ارتد، وإن لم يعتقده للاستخفاف."(۲)

اور فتح القدیر میں ہے کہ جس نے لفظ کفر بطور مذاق کہا تو وہ مرتد ہو گیا، اگر چہ وہ اس کو عقیدہ نہ رکھے۔

اس بنا پر اگر کسی نے زید کو کافر کہہ دیا کہ اس نے علما کی توہین عالم ہونے کی بنا پر کی تھی تو اس نے حکم شرع بیان کیا اسے اس پر ثواب ملے گا، رہ گیا یہ کہ زید نے جو یہ استخفاف کیا تھا، اس کا حکم کیا ہوگا، یہ اس وقت تک واضح نہیں ہوگا جب تک زید کا وہ جملہ اور اس کے پہلے جو بات ہو رہی تھی، ان سب کو نقل کر کے نہ بھیجیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] الاشباہ والنظائر، کتاب السیر، ص:۸۷، ج:۲، ادارۃ القران والعلوم الاسلامیۃ، پاکستان۔

[۲] در مختار، کتاب الجهاد، باب المرتد، ص:۳۵۶، ج:۶، دار الکتب العلمیۃ لبنان۔

علما کو نچنیا کہنا کفر ہے

مسئولہ: ریاض الدین، متعلم مدرسہ عزیزیہ مظہر العلوم، گورکھپور

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مفتیان شرع متین قرآن و حدیث کی روشنی میں کہ زید دونوں مولوی کو آتے ہوئے دیکھا اس نے بذات خود ان دونوں مولوی اہل سنت و جماعت کو نچنیا بنایا اور عوام سے کہہ دیا کہ اب ان مولویوں کی ناچ خود دیکھو، آیا اس پر یعنی زید پر شرع کا حکم کیا نافذ ہوتا ہے۔

الجواب

زید پر توبہ لازم ہے اور تجدید ایمان بھی اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی، اس نے علماے اہل سنت کی تقریر کو ناچ سے تعبیر کیا اور اسی بنا پر علما کو نچنیا کہا یہ علم دین کا اور علماے دین کا استہزا ہوا اور یہ کفر ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

"**الاستهزاء بالعلم والعلماء كفر.**"[۲] علم دین اور علماے دین کا استہزا کفر ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی عالم کو دیوبندی کہنا کیسا ہے؟ غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا

مسئلہ ① زید ایک سنی عالم کو دیوبندی کہہ رہا ہے کہ تم دیوبندی ہو، شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ اس زید کے بارے میں کہ زید کیا ہے جب کہ لوگوں نے اس بات پر بھی دباؤ ڈالا، مگر اس بات کو نہ مان کر دیوبندی کہہ رہا ہے۔

② اور اس کے ساتھ ساتھ عمرو، زید وغیرہ وغیرہ نے بکر کو اپنے اپنے گھر تک لے جا کر عورتوں سے مصافحہ کروایا اور بہت سے لوگ بھی شامل تھے، اور جب کہ بکر نے سب کو سمجھایا اس مسئلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جشن عید کے موقع پر عمر، زید وغیرہ وغیرہ لوگوں نے سلام و مصافحہ کروایا، تو شریعت کے ماتحت جواب سے نواز کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب

① زید نے جسے دیوبندی کہا اگر وہ واقعی سنی صحیح العقیدہ ہے تو اگر زید نے یہ اعتقاد کر کے اس کو

[۲] الاشباہ والنظائر، ص: ۸۷، ج: ۲، کتاب السیر، ادارۃ القرآن، پاکستان۔

دیوبندی کہا کہ واقعی وہ دیوبندی ہے تو زید کافر ہو گیا اور اگر بطور سب وشتم کہا تو کافر نہ ہوا مگر گنہگار ضرور ہوا۔ درمختار میں ہے:

"و عزّر الشاتم بيا كافر. و هل يكفر؟ إن اعتقد المسلم كافرًا نعم و إلا لا."[1]

اور "اے کافر" کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی۔ اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے ورنہ نہیں۔

اتنا بہر حال واجب ہے کہ زید توبہ کرے اوران عالم سے معافی مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) بکر غیر محرم عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے کی وجہ سے گنہگار و فاسق ہوا، اجنبی مرد کو اجنبی عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنا حرام و گناہ ہے اور زبردستی کی بات سخن سازی ہے کس نے بکر کی گردن پر تلوار رکھ دی تھی کہ میرے گھر کی عورتوں سے مصافحہ کرو ورنہ مار ڈالوں گا۔ زبردستی کے معنی بھی لوگ نہیں جانتے بکر اور عمرو جنھوں نے بکر کو اپنے گھروں میں لے جا کر اپنی عورتوں سے مصافحہ کرایا سب توبہ کریں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

علماے دین کو دینی مسئلہ بتانے پر گالی دینا کفر ہے۔ مدت مسافت ساڑھے بانوے کلومیٹر ہے

مسئولہ: خواجہ عبد القدوس۔ سنکھیا پوسٹ کنہر یا بائسی پورنیہ۔ یکم رمضان ۱۴۰۸ھ

مسئلہ ایک شخص نے کسی طالب علم سے پوچھا کہ نماز میں زبان سے کہنا یا دل میں لانا نیت لازمی ہے تو طالب علم نے جواب دیا کہ دل کے ارادہ کا نام نیت ہے، پھر اس کے بعد دوسرے طالب علم سے اسی شخص نے سوال کیا کہ مسافر کسے کہتے ہیں؟ طالب علم نے جواب دیا کہ جو شخص ۵۲ کلومیٹر سفر کرے گا اسے مسافر سمجھا جائے گا۔

یہ سب مسئلہ میں کچھ دیر تک بحث ہوتی رہی اس شخص نے سارے مولویان کرام کو گالی گلوج دیا، مثلاً یہ الفاظ کہے.................................... ایسے شخص پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟

الجواب

اس شخص پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے، سارے علما کو گالی دینا وہ بھی دینی مسئلہ بتانے کی بنا پر

[1] در مختار، ص:۱۱۶، ج:۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، دار الکتب العلمية لبنان۔

کفر ہے، الاشباہ والنظائر میں ہے:

"الاستهزاء بالعلم و العلماء كفر."[1]

طالب علم نے مسافر کی تعریف میں جو یہ کہا کہ "جو شخص ۵۲ ر کلومیٹر سفر کرے گا وہ مسافر سمجھا جائے گا۔" یہ غلط ہے۔ مدت مسافت ساڑھے ستاون میل ہے جو کہ مساوی ۹۲ ½ کلومیٹر کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ جو مجھ کو نہ جانے وہ مسلمان نہیں، علما کو فتنہ پھیلانے والا کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد ذاکر حسین، جامع مسجد، اٹکولی، سیف اللہ گنج، سلطانپور (یو. پی.)-۲۲ر محرم ۱۴۱۹ھ

مسئلہ زید نے عمرو سے اپنی تعریف کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ کان پور میں جو عالم ہم کو نہ جانے وہ مسلمان ہی نہیں ہے اور علما کو برا بھلا کہنا زید کی عادت شنیعہ ہے، پھر چند مہینے کے بعد زید نے دورانِ بحث یہ کہہ دیا کہ جتنے علما ہیں سوائے فتنیت پھیلانے کے کچھ نہیں کرتے اور قوم کو بے وقوف بناتے ہیں، یہ لوگ رہنما بنتے ہیں تو بابری مسجد کے کانڈ میں ایک بھی عالم کیوں نہیں شہید ہوئے، اور جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے، کچھ مہینوں کے بعد زید اور عمرو میں بحث ہوئی تو عمرو نے کہا کہ زید صاحب خاموش رہیں، آپ کی صلاحیت کا اندازہ پہلے ہی بار لگا لیا گیا جب آپ نے یہ کہا تھا کہ کانپور کے جو عالم ہم کو نہ جانیں وہ مسلمان ہی نہیں ہیں۔ تو اس پر زید نے گالی دیتے ہوئے کہا کہ ہاں کون ہے بھونسڑی والا، سالا مسلمان اس حالت میں زید پر شرعی کیا کیا قوانین نافذ ہوتے ہیں، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب

زید پر توبہ اور تجدید ایمان اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح لازم ہے اس نے جو یہ کہا کہ کانپور میں جو عالم ہم کو نہ جانیں وہ مسلمان ہی نہیں، یہ کفر ہے۔ اس لیے کہ عوام میں سے کسی کا جاننا یا نہ جاننا مدار کفر و ایمان نہیں، اس نے علما کو کہا کہ وہ مسلمان نہیں اور یہ بلا وجہ کہا اس لیے کفر اسی پر لوٹ آیا۔ حدیث میں ہے: "**فقد باء بها أحدهما.**"[2] اسی طرح یہ کہنا کہ جتنے علما ہیں سوائے فتنیت پھیلانے کے کچھ نہیں کرتے یہ بھی کفر ہے۔ بحمدہٖ تبارک وتعالیٰ علما تبلیغ وارشاد کرتے رہتے ہیں اس کو فتنے سے تعبیر کرنا یقیناً کفر

---

[1] الاشباہ والنظائر، کتاب السیر، ص: ۸۷، ج: ۲، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ پاکستان۔

[2] مسلم شریف، کتاب الایمان، ص: ۵۷، ج: ۱، باب بیان حال إیمان من قال لأخیه المسلم یا کافر، رضا اکیڈمی ممبئی

ہے، زید اگر ان کلمات سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ یہ جاہل مسخرۂ شیطان ہے۔ اس کو یہ بھی پتہ نہیں کہ جہاد کے شرائط کیا ہیں اور جان دینے کی کب اجازت ہے، پھر اس مسخرہ سے پوچھے کہ اس نے کیوں جہاد کا فتویٰ نہیں دیا اور بابری مسجد کے نام پر جان کیوں نہیں دی، بہر حال ایسے جاہلوں سے منھ نہیں لگنا چاہیے۔ ارشاد ہے:

”وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًاo“[1] اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

علم اور علما کی توہین کفر ہے

مسئولہ: ڈاکٹر خورشید عالم، مقام جوہٹی پوسٹ دھانے پور، گونڈہ (یو. پی.)-۱۷ر رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان کرام مسئلہ ذیل میں کہ:

زید نے بکر سے دورانِ گفتگو کہا کہ مولانا کا معنی موئے زیر ناف ہوتا ہے، اس پر استفسار کیا گیا تو زید بولا ہاں یہ میں نے کہا ہے، میرا کوئی کیا کر لے گا، میں ایسے ہی کہوں گا۔ لہٰذا مفتی صاحب قبلہ از روئے شرع جو حکم ہو زید کے لیے صادر فرمائیں، عین کرم ہوگا اور زید مزید کہتا ہے کہ ہم ہر مفتی مولانا کا معنی (جھانٹ) ہی جانتے و مانتے ہیں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

زید پر توبہ، تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح واجب ہے۔

مجمع الانہر میں ہے: ”الاستخفاف بالعلم و العلماء کفر.“[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ سارا جھگڑا مولوی لگاتے ہیں

مسئولہ: عبد الحق، عظمت گڑھ، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.)-۲۲ر شوال ۱۴۰۶ھ

مسئلہ جو شخص یہ کہے کہ سارا جھگڑا مولوی لگاتے ہیں، عند الشرع کیا حکم ہے؟

[۱] قرآن مجید، سورة الفرقان، پارہ: ۱۹، آیت: ۶۳۔

[۲] ملخصاً مجمع الأنہر، ج:۲، کتاب السیر والجہاد، باب المرتد، ص:۵۰۹۔

الجواب

اس شخص پر بھی توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے، گمراہ، بددینوں کا رد فرض ہے اور مسلمانوں کو ان سے بچنا بھی، حدیث میں ہے:

"إذ اظهرتِ الفتنُ أو البدع ولم يظهر العالم علمه فلا يقبل منه صرف ولا عدل أو كما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم."[1]

فرض ادا کرنے والے کو جھگڑا لگانے والا کہا اور فرض کو جھگڑا کہا یہ ضرور کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ دین کو مولویوں نے ڈبویا

مسئولہ: محمد مبارک حسین، مدرسہ رحمانیہ شیر گھاٹی، ضلع گیا، بہار - ۲۰/ جمادی الاخرہ ۱۴۱۴ھ

مسئلہ کسی مسلمان نے یہ کہا کہ آج کل مولوی یا حافظ لوگ قرآن کا اعضاے تناسل سے تو دھکّہ دے دیتے ہیں، نیز دین کو مولویوں نے ڈبایا ہے اور دیش کو نیتاؤں نے۔ اس طرح سے بولنے والوں کے اوپر کیا حکم ہے؟

الجواب

اس کہنے والے پر توبہ، تجدید ایمان اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ تمام مولوی، مولانا چور، بے ایمان ہوتے ہیں، کفر ہے

مسئولہ: محمد حبیب، محمد صدیق، اوجیار پور، رامپور سمنھو، سمستی پور، بہار - ۸/ صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ بکر، خالد، عمرو وغیرہ چار بھائیوں نے ایک پوجا میں شرکت کی۔ اس معاملہ کے بعد قربانی کے دن بکر، خالد، عمرو وغیرہ چاروں بھائیوں نے امام صاحب سے کہا کہ ہمارے یہاں قربانی کر دیجیے، تو اس محلّہ کے امام صاحب نے قربانی کرنے سے انکار کر دیا اور اس سے کہا کہ پہلے آپ لوگ پوجا میں شامل ہونے سے توبہ کیجیے، اس کے بعد میں قربانی کروں گا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ قربانی کیجیے نہیں تو میں آپ کی قربانی کر دوں گا، امام صاحب اسی پر ڈٹے رہے، تو اس نے کہا

[1] كنز العمال، ج:۱، ص:۱۹۳/ لسان الميزان لابن حجر: ج:۵، ص:۹۱۱۔

کہ پہلے آپ قربانی کیجیے، اس کے بعد ہم توبہ کریں گے، اور گالی دیا کہ تمام مولوی مولانا چور، بے ایمان ہوتے ہیں۔ اب بکر، خالد، عمرو پر کیا شریعت کا حکم صادر ہوتا ہے، تحریر فرمائیں، کرم ہوگا۔

الجواب

امام صاحب نے صحیح کیا اگر بالفرض دباؤ میں آ کر ان کے نام قربانی کرتے بھی جب بھی قربانی نہ ہوتی کہ قربانی صحیح ہونے کے لیے ایمان شرط ہے، اور یہ سب مشرک، مرتد، اور انھوں نے جو یہ کہا کہ مولوی مولانا سب چور الخ یہ ایک الگ کفر ہوا جس سے توبہ لازم ہے۔ قربانی کے بعد توبہ کرتے بھی تو کس کام کی (کیوں کہ) ان کے نام قربانی اس حالت میں ہوتی جب کہ یہ کافر تھے جو صحیح نہ ہوتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مقرر کا عوام سے یہ کہنا کہ تم یہ سمجھو کہ تمہارے سامنے رسول اللہ بیٹھے ہیں الخ کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد ابوالقیس رحمانی، مظفر پوری

مسئلہ زید نے دورانِ تقریر میں یہ کہا کہ تم لوگ یہ نہ سمجھو کہ زید بیٹھا ہے اور سامعین بستی کے لوگ ہیں، بلکہ یوں سمجھو کہ تمہارے سامنے رسول اللہ بیٹھے ہیں اور یہ لوگ سب صحابی ہیں۔ لہٰذا ایسے کہنے والے پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

زید پر اس کلمہ سے رجوع لازم ہے بظاہر زید کا یہ منشا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگوں سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ تم سب خاموش رہو اور خاموشی کے ساتھ میری بات سنو، جیسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے صحابۂ کرام باادب ہمہ تن، ہمہ گوش ہو کر کلمات اقدس سنا کرتے تھے لیکن اس میں اپنے آپ کو بہت بڑا ظاہر کرنا ہے یہاں تک کہ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح ظاہر کرنا یا بستی والوں کو باور کرانا ہے اور بستی والوں کو صحابۂ کرام کے مثل کہنا، اس لیے اس کلمہ سے رجوع لازم ہے، اور آئندہ ایسے کلمات سے احتیاط ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سنی مسلمان کو تبلیغی کہنا حرام و گناہ، منجر الی الکفر ہے

مسئولہ: شکیل احمد، مکان نمبر 7/357 بیدھ ناتھ بارا، رائے پور (ایم. پی.)-۱۹؍صفر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید جو سنی صحیح العقیدہ ہے جو کبھی نہ تو تبلیغی جماعت میں گیا اور نہ کبھی کسی طرح سے ان کے ساتھ شامل ہوا، ہمیشہ مسجد میں صلوٰۃ و سلام اور دیگر امور اہل سنت و جماعت کے ادا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا گھر پورا کا پورا اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھنے والا، بزرگانِ دین سے محبت رکھنے والا ہے۔ ایسے شخص کو بکر جو اپنے کو جماعت کا بڑا آدمی سمجھتا ہے علی الاعلان مسجد کے اندر تبلیغی جماعت کا فرد بتاتا ہے اور صحیح العقیدہ نہیں ہونے کا الزام لگاتا ہے۔ جب کہ زید کا کہنا ہے کہ میں حضور مفتی اعظم ہند کا عقیدت مند اور سیدنا اعلیٰ حضرت کا ماننے والا ہوں اور اگر کوئی کسی بھی طرح سے مجھے تبلیغی وہابی جماعت سے ثابت کردے تو جو مجھے سزا دی جائے گی میں قبول کروں گا۔ بکر چوں کہ زید کا مخالف ہے، اس لیے اس نے ایسا کہا، ایسی حالت میں بکر کے اوپر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

بکر پر فرض ہے کہ وہ توبہ کرے اور زید سے معافی مانگے، کسی سنی مسلمان کو تبلیغی کہنا حرام و گناہ اور گالی ہے، بلکہ منجر الی الکفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی عالم کو کافر کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد رحمت علی انصاری قادری، بھیرہ-۲۰؍شوال ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلہ ذیل میں کہ: ایک گاؤں میں دورانِ گفتگو بہت سے لوگوں کے سامنے کہا ہے کہ فلاں عالم کافر ہے، جہاں ایک عالم بھی موجود تھے انھوں نے کہا کہ ایک مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر و گمراہ ہو جاتا ہے، ایسا کہنے والا اور توبہ نہ کرنے والا کیسا ہے؟

الجواب

اس کے لیے تفصیل درکار ہے اس عالم کو کافر کہا تو اگر اس عالم میں کفر کی بات نہیں، مثلاً وہ دیوبندی، وہابی، مودودی نہیں یا اور کوئی بات کفر کی نہیں تو اگر اس عالم کو گالی کے بطور کافر کہا تو گنہگار رہا،

اور واقعی اس کو کافر جانتا ہے تو خود کافر ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس شخص نے کفر نہ کیا ہو اسے کافر کہنا

مسئولہ: سید شرف الدین، سکریٹری، انجمن اسلامیہ گنتکل - ۹؍رجب ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرعِ متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ جنوبی ہند خصوصاً آندھرا پردیش، کرناٹک، تمل ناڈو وغیرہ عموماً بنجارہ قوم (روئی دھنکنے والی قوم) کے عقائد ونظریات کفر واسلام کے مابین ہیں۔ کہ ایک ہی فرد نماز وکلمہ بھی پڑھتا ہے اور وہی بت بھی پوجتا ہے۔ لیکن زید قومِ مذکور کا ایک فرد ہونے کے باوجود بھی مذکورہ عقائد ونظریات کا حامل نہیں بلکہ مسلمان، متصلب سنی اور صحیح العقیدہ ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ قوم کا فرد ہونے کی وجہ سے زید کو کافر کہنا یا قومِ کفار میں شمار کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز زید کو کافر کہنے والے یا شمار کرنے والے کے لیے شریعتِ مطہرہ کی جانب سے کیا حکم ہے؟

الجواب

زید کو کافر کہنے والے، کافر جاننے والے خود کافر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بدعت کسے کہتے ہیں؟ اہلِ سنت وجماعت اور وہابی کسے کہتے ہیں؟

مسئولہ: ایم علی رشید، نزد مدینہ مسجد، مسلم نگر، ڈالٹن گنج، پلاموں (جھارکھنڈ)

مسئلہ بدعت کسے کہتے ہیں؟ اہلِ سنت وجماعت، بدعتی اور وہابی کسے کہتے ہیں اور اہلِ سنت کون کون ہیں؟

الجواب

آپ نے مختصر الفاظ میں اتنے سوال کر ڈالے ہیں جن کے جوابات کے لیے صفحات درکار ہیں۔ علماے اہلِ سنت کی کتابوں میں ان سب باتوں کی پوری تشریح موجود ہے۔ آپ ان کا مطالعہ کر لیں تو آپ کی تسلی وتشفی ہو جائے گی۔ خصوصیت سے مندرجہ ذیل کتابیں، بہارِ شریعت حصہ اول، حسام الحرمین، منصفانہ جائزہ، جاء الحق، المصباح الجدید وغیرہ۔ اختصار کے ساتھ جواب حاضر ہے۔

بدعت ہر اس فعل کو کہتے ہیں جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ رہا ہو، بعد میں ایجاد ہوا ہو۔

اہلِ سنت و جماعت وہ لوگ ہیں جو اس طریقہ اور مذہب پر ہوں جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بذریعۂ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور اس کے بعد قرناً فقرناً علماے متقدمین اور مشائخِ متاخرین کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

بدعتی وہ لوگ ہیں جو مذہب اہلِ سنت و جماعت کی ضروریات کا انکار کریں اور اس کے خلاف اعتقاد رکھیں۔

وہابی محمد بن عبد الوہاب نجدی کے پیرووں کو کہتے ہیں۔ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی، یا نذیر حسین دہلوی، مسٹر ابو الاعلیٰ مودودی کے مذہب والوں کو کہتے ہیں۔ وہابی کی تین قسمیں ہیں۔ غیر مقلد، دیوبندی، مودودی۔

ہندوستان میں اہلِ سنت و جماعت وہ لوگ ہیں جو حضرت شیخ محدث عبد الحق دہلوی، حضرت مولانا عبد العلی بحر العلوم فرنگی محلی، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی، حضرت مولانا فضل رسول صاحب بدایونی، مولانا ابو الخیر صاحب دہلوی والد ماجد ابو الکلام آزاد، مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا وغیرہ کے مذہب پر ہوں۔ انھیں حضرات نے مذہبِ اہلِ سنت کو صحیح طریقہ سے اپنی تحریروں اور تقریروں میں بیان فرمایا ہے اور یہی اسلافِ کرام کے طریقہ پر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ میں بہارِ شریعت اور قانونِ شریعت کو نہیں مانتا؟

مسئولہ: عبد القدوس باڈھمنڈی، سرائے حسینی، سلطان پور (یو. پی.)۔ یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ زید کا کہنا ہے کہ میں قانونِ شریعت، بہارِ شریعت، تبلیغی جماعت، وہابی کی بہشتی زیور کو نہیں مانتا ہوں۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

الجواب

زید ضلح کلی، گم راہ، بددین ہے۔ بلکہ اگر اس کی مراد یہ تفصیل ہو کہ بہارِ شریعت اور قانونِ شریعت کے کسی مسئلے کو نہیں مانتا تو اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہے۔ کیوں کہ ان کتابوں میں بہت سے وہ عقائد و مسائل مذکور ہیں جو ضروریاتِ دین سے ہیں، جن کا انکار کرنا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حمد و نعت پڑھنے کو فلم کہنا کفر ہے

مسئولہ: سائل العبد ممتاز عالم نوری، پٹھاپور، جام نگر (گجرات) - ۲۵ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ عمر ایک شخص کو مجلس میں قصیدہ پڑھتے نہیں دیکھا تو اس شخص سے عمر کہتا ہے کہ آج کل تم فلم میں جانا بند کر دیے ہو، میں نے تم کو کسی مجلس میں قصیدہ پڑھتے نہیں دیکھا، تو عمر پر کیا حکم ہوگا؟ قرآن و احادیث کی رو سے جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

الجواب

مجلس میں قصیدہ یعنی حمد و نعت وغیرہ پڑھنے کو فلم کہنا کفر ہے۔ اس قائل پر توبہ اور تجدید ایمان و تجدیدِ نکاح لازم ہے اور اگر یہ شخص قصیدہ میں عاشقانہ غزلیں پڑھتا تھا تو پھر کوئی گناہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

گم راہ اور کافر کی تعریف۔ خوارج گمراہ ہیں کافر نہیں

مسئولہ: غلام احمد نوری، مقام بھاو، پوسٹ کلیان پور بازار، ضلع سیرہا (نیپال)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین مسئلۂ ذیل میں کہ زید اور بکر میں اختلاف ہوا۔ زید نے غصہ میں آ کر بکر کو گمراہ اور قوم کو گمراہ کرنے والا کہا۔ بکر نے کہا کہ آپ نے کلماتِ کفریہ استعمال کیا ہے اس لیے توبہ کر لیجیے، کیوں کہ گمراہ تو مرتد اور بد دین کو کہتے ہیں اور آپ ایک سنی مسلمان کو کہتے ہیں۔ لہٰذا آپ توبہ کر لیں۔ اتنا کہنا تھا کہ زید آپے سے باہر ہو گیا اور الٹے پوچھ بیٹھا کہ گم راہ کی کتنی قسمیں ہیں۔ بکر نہ بتا سکا۔ آخر کار بکر نے زید سے کہا کہ آپ ہی گم راہ کی کتنی قسمیں ہیں بتا دیجیے۔ زید نہ توبہ کرنے کے لیے راضی ہوا اور نہ قسمیں بتایا۔ اب فریقین میں سے کون صحیح پر ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

الجواب

زید نے بکر کو گم راہ اور قوم کو گم راہ کرنے والا کہا تو کس بات پر کہا، جب تک وہ بات معلوم نہیں ہوگی زید کے بارے میں کوئی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ بکر نے یقیناً یہ غلطی کی کہ گم راہ کے معنی کافر مرتد سمجھ لیا۔ ضروریاتِ اہلِ سنت کے منکر کو گم راہ کہتے ہیں اور ضروریاتِ دین میں سے کسی کے منکر کو کافر۔ گم راہ کے لیے کافر ہونا ضروری نہیں، جیسے خوارج کہ یہ گم راہ ضرور ہیں، اہلِ سنت سے خارج ہیں مگر ان پر کفر کا فتویٰ

نہیں۔ بکر کو اپنے قول سے رجوع کا حکم دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

منافق کسے کہتے ہیں؟

مسئولہ: محمد جمال ایل-۲۷، دال مارکیٹ، برن پور، بردوان (بنگال)-۱۳؍صفر ۱۴۱۱ھ

 منافق کسے کہتے ہیں اور کن کن حرکتوں کی بنا پر منافق کا اطلاق ہوتا ہے؟

الجواب

منافق کے شرعی معنی یہ ہیں کہ جو دل میں کفر چھپائے ہو اور زبان سے اسلام کا اقرار کرتا ہو۔ کسی شخص کے بارے میں منافق کا حکم لگانا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ ظاہری تک خاص تھا، اس لیے کہ یقینی طور پر یہ معلوم کر لینا کہ یہ صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرتا ہے، دل میں کفر بھرے ہوئے ہے، اب ممکن نہیں۔ اس لیے اب کسی کو اس معنی کر منافق کہنا جائز نہیں۔ لیکن عرفِ عام میں منافق اسے بھی کہتے ہیں جو دل میں کسی کی عداوت رکھے اور زبان سے دوستی ظاہر کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ عقل ہی کا نام اسلام ہے؟ اور یہ کہنا کیسا ہے کہ اسلام میں عقل کو کچھ دخل نہیں؟

مسئولہ: فقیر اللہ تنویری، دار العلوم تنویر الہدیٰ، مقام و پوسٹ چائی کلاں، بستی (یو. پی.)-مارچ ۱۹۹۴ء

مسئلہ: زید کہتا ہے کہ عقل ہی کا نام اسلام ہے، نیز عقل ہی سب کچھ ہے۔ اگر اسلام میں عقل کا کوئی مقام نہیں ہے تو اسلام کو مذہب ہی نہیں تسلیم کروں گا۔ مولوی بکر کہتے ہیں کہ اسلام میں قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے عقل کو کچھ دخل نہیں دیا جائے گا، کیوں کہ عقل کا کچھ اعتبار نہیں کہ ہمیشہ وہ ایک ہی حالت پر رہے۔ مولوی بکر نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ دیکھو نمازِ فجر میں دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض ہے اور پھر اس فرض کے بعد کوئی نفل و سنت نہیں، حالاں کہ عقل کہتی ہے کہ سنت پڑھ لینا چاہیے کہ جتنا ہی عبادت کرو بہتر ہے۔ لیکن شریعت کا حکم اس کے برعکس ہے، جس سے ثابت ہوا کہ عقل کا کچھ دخل نہیں ہے۔

زید نے مولوی بکر کے اس قول کے بعد یہ جواب دیا کہ کیوں نہیں بالکل اسلام میں عقل ہی سب کچھ ہے، مثلاً وضو کا بچا ہوا پانی کہ اس سے استنجا نہیں کرنا چاہیے اور استنجا کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں۔ گویا ایک محترم شئ کی نسبت ذلیل شئ کی طرف نہیں کرنا چاہیے اور ذلیل شئ کی نسبت محترم شئ کی طرف کر دینے سے ذلیل شئ کا مقام کچھ اور ہو جاتا ہے۔ یہ مباحث پیشِ خدمت ہیں۔ برائے کرم مطلع فرمائیں کہ اسلام میں عقل کا کیا مقام ہے؟ کیا عقل ہی سب کچھ ہے اور عقل ہی کا نام اسلام ہے۔ تحریر فرمائیں ممنون ومحسون ہوں گا۔

الجواب

یہ کہنا غلط بلکہ منجر الی الکفر ہے کہ عقل ہی کا نام اسلام ہے۔ یوں ہی یہ کہنا بھی مطلقاً غلط ہے کہ اسلام میں عقل کو کچھ دخل نہیں۔ اسلام اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان ارشادات و فرامین کا نام ہے جو ہم تک بروایاتِ صحیحہ قطعیہ اس طرح پہنچے کہ ان میں کوئی شک وشبہہ نہ ہوا، خواہ وہ ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ جو عقول بشری نفسانی کدورات سے پاک ہوں وہ اسے اپنے مطابق پائیں گی۔ اسلام کو یہ کہنا کہ اسلام عقل ہی کا نام ہے، یوں غلط ہے کہ عقلِ انسانی کی ٹھوکریں اور غلطیاں کسے نہیں معلوم۔ عقل ہی کی ٹھوکر کی بنا پر مختلف مذاہب وفرقے پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جب کسی نے کہا کہ اسلام عقل ہی کا نام ہے تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ ہماری عقل یہ کہتی ہے، لہٰذا یہی اسلام ہے۔ پھر فروع تو فروع بنیادی عقائد کی بھی خیر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتویٰ کے انکار کرنے پر کیا حکم ہے؟

حکومت کے جبر سے نس بندی کرانے والے پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: عبدالرحمٰن کرجیکر، تال کھالہ پور، کولایا - ۲۲/ربیع الاول ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایمرجنسی کے دوران حکومت کے مجبور کرنے کی وجہ سے ایک مدرس نے نس بندی کرالی۔ مندرجہ بالا نس بندی کیے ہوئے شخص کی امامت درست ہے یا نہیں؟

(۲) علماے دین ومفتیانِ دین نے کسی مسئلے کا فتویٰ دیا ہو، اگر کوئی مسلمان ماننے سے انکار کرے یا اسے جھوٹا کہے تو اس شخص کے متعلق شریعت کی رو سے کیا کہا جا سکتا ہے؟

الجواب

اگر حکومت کا جبر نس بندی کے لیے اکراہ شرعی کی حد تک تھا تو نس بندی کرانے والا گنہ گار نہیں اور اس صورت میں نس بندی کرانے والے کے پیچھے نماز بلا کراہت درست ہے اور اگر جبر اکراہ شرعی کی حد تک نہیں تھا تو بلاشبہہ نس بندی کرانے والا گنہ گار اور فاسق معلن ہوا۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اسے امام بنانا گناہ۔ اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھیں سب کا اعادہ واجب۔ کسی ایک فتوے کے نہ ماننے والے کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ وہ فتویٰ دیکھ نہ لیا جائے اور مفتی کا حال معلوم نہ ہو۔ فتوے اور مفتی ہر قسم کے ہوتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کافر کے بچہ کو کافر کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عزیز الرحمٰن مقام بڑسرا بازار والی مسجد، غازی پور، (یو. پی.)

مسئلہ کافر کے لڑکے کو یعنی بچہ کو کیا کہیں گے، کافر کہنا کیسا ہے سات سال سے پہلے، خلاصہ لکھیے۔

الجواب

اگر ان کے ماں باپ کافر ہیں تو کافر کہا جائے گا اور اگر ان دونوں میں سے ایک مسلمان ہے تو مسلمان۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اقبال کے ایک شعر کی توجیہ۔ مخلوق کو قرآن کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: ابوالکلام رضوی، مدرسہ اشرفیہ مسعود العلوم، چھوٹی تکیہ، بہرائچ شریف (یو. پی.) - ۹ر ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن — گفتار میں، کردار میں اللہ کی برہان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن — قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

یہاں قاری کو حقیقت میں قرآن ہونا ثابت آرہا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب

اخیر مصرع ''قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن'' بظاہر بہت خطرناک ہے۔ قرآن مجید حقیقت میں اللہ کا کلام اس کی صفت ہے۔ اس معنی کر کوئی مخلوق قرآن نہیں ہوسکتا۔ اس معنی کے اعتبار سے مخلوق کو قرآن کہنا کفر ہے۔ لیکن کبھی مبالغۃً عمل بالقرآن کو قرآن سے تعبیر کر دیتے ہیں اور یہ محاورہ حدیث میں وارد ہے۔ نیز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کہ: وكان خلقه القرآن. اس کی روشنی میں اس شعر کی تعبیر یہ ہے کہ حقیقت میں مومن وہ ہے جس کا عقیدہ اور عمل قرآن کے مطابق ہو، بلکہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ میں نقل فرمایا ہے کہ:

جنگ صفین میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے حضور قرآن عظیم بلند کیا گیا فرمایا: هذا مصحف صامت وانا مصحف ناطق۔ یہ خاموش قرآن ہے اور میں قرآن ناطق ہوں۔[1]

اور ہمیں حکم ہے کہ مومن کے کلام کو اچھے معنوں پر محمول کرنا واجب۔ درمختار میں ہے:

''لا يفتى بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن إذا كان في المسئلة وجوه توجب الكفر وواحد يمنعه فعلى المفتي الميل لما يمنعه.''[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اگر ایسا کروں تو امتِ رسول سے خارج ہو جاؤں۔

ایک شعر کی توجیہ۔ ''إن الله خلق آدم على صورته'' کی توضیح

مسئولہ: محمد ابرار الحسن باتھوی

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین مندرجہ ذیل مسئلوں کے بارے میں:

(۱) اگر کسی نے قمار باز سے کہا، تم یہ فعل بند کرو۔ جواباً اس نے کہا اگر اب ہم ایسا کریں تو امتِ رسول سے خارج ہیں یا ہو جائیں گے۔ معاذ اللہ من ذٰلک۔ پھر وہ وہی عمل کرنے لگا تو اس پر شریعت کا حکم کیا

[۱] فتاویٰ رضویه، جلد:٦، ص: ١٥٠

[۲] الدر المختار، ج:٦، ص: ٣٦٧، ٣٦٨۔

نافذ ہوگا؟

❷ شعر ''اللہ کا نما واللہ سرکار کی صورت ہے'' ایسا لکھ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں۔ تشفی بخش جواب عنایت فرما کر مفتی صاحب قبلہ مدظلہ العالی مشکور ہوں۔

الجواب

❶ اس پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان و نکاح بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''إن اللّٰه خلق آدم علی صورتہٖ.''

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔ یہ حدیث متشابہات میں سے ہے۔ اللہ عزوجل صورت سے پاک ہے۔ مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے جلوہ کا مظہر بنایا۔ اس معنی کر یہ شعر درست ہے، بلکہ اس شعر کا مضمون قرآن مجید سے ثابت ہے، فرمایا گیا:

''هُوَ الَّذِیٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی.''[1] اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی پہچان یہ کرائی کہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا۔ اس سے ثابت کہ رسول کی معرفت اللہ عزوجل کی معرفت ہوتی ہے۔ یہی شعر کا مطلب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبادت کی توہین کفر ہے۔ یہ کہنا کیسا ہے کہ جتنی عبادت تم کرتے ہو اتنی عبادت روزانہ کر کے میں پاخانہ کر دیتا ہوں

مسئولہ: جمیل الرحمٰن پردھان، موضع پھول پوسٹ بڑسرٹی جاگیر، ضلع بلیا (یو۔ پی۔)- ۱۷/ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلۂ ذیل میں کہ زید و عمر و بکر آپس میں گفتگو دین کے متعلق کر رہے تھے۔ درمیانِ گفتگو زید نے کہا کہ جتنی تم لوگ عبادت کیے ہو اور کرتے ہو اتنی عبادت میں روزانہ کر کے پاخانہ کر دیتا ہوں۔ ایسا کہنے والے پر شرعی حکم کیا ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

[1] قرآن شریف، سورة التوبه آیت: ۳۳، پاره: ۱۰

اس شخص پر توبہ، تجدیدِ ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدیدِ نکاح بھی لازم ہے۔ یہ عبادت کی توہین ہے اور عبادت کی توہین کفر ہے۔ یہ شخص اگر توبہ، تجدیدِ ایمان و نکاح نہ کرے تو اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلۂ تکفیر تحقیقی ہے تقلیدی نہیں۔

جس کا کفر صریح متبین ہو اس کی تکفیر نہ کرنے والا خود کافر ہے

مسئولہ: محمد شاکر حسین، بدایوں (یو. پی.) ۱۴؍ ربیع الآخر ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں:

(۱) مسئلۂ تکفیر تحقیقی ہے یا تقلیدی۔ خالد عالم و مفتی ہے وہ یہ کہتا ہے کہ تکفیر کا مسئلہ تحقیقی ہے تقلیدی نہیں۔ جس عالم و مفتی کی تحقیق میں زید کا کفر ثابت ہو جائے تو اس پر ضروری ہے کہ زید کو کافر سمجھے تو اس پر کوئی جرم نہیں۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ خالد کا قول شریعت کے موافق ہے یا خلاف۔ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱) یہ صحیح ہے کہ مسئلۂ تکفیر تحقیقی ہے تقلیدی نہیں لیکن جب کسی کا کفر صریح متبین ہو اور کوئی احتمال منافی تکفیر نہ ہو، پھر ایک شخص یہ کہے کہ میرے نزدیک یہ قول کفر نہیں قائل کافر نہیں، میری تحقیق میں یہ کافر نہیں تو اس کا بہانہ سنا نہیں جائے گا اور بلا شبہہ ایسا بہانہ بنانے والا "**لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم**"[۱] کا مصداق خود کافر مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

فرعون کے کفر پر اجماع ہے۔ نص قرآنی اور اجماع امت کے خلاف کسی کی بات مقبول نہیں اگرچہ وہ کتنا بڑا ہو

مسئولہ: محمد فاروق خان، خادم مدرسہ غریب نواز، پیری بزرگ، سدھارتھ نگر (یو. پی.)-۵؍ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ

مسئلہ وجہ ارقام نوازش ایں کہ میری ذہنی حالت فرعون کے بارے میں مفلوج ہے، کئی معتبر

[۱] قرآن شریف، پارہ: ۱۰ سورۃ التوبہ آیت: ٦٦.

کتابوں کو دیکھا کہ وہ بحالت ایمان غرق ہوا ہے، لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کر کے قلب و ایمان کو جلا بخشیں۔

❶ ایمان اس، ایمان خوف ایمان مستغرق کی وضاحت فرمائیں اور ان میں کون عند الشرع ایمان کے لیے کافی ہے؟

❷ آمنت برب موسیٰ و ھارون. یہ فرعون کا قول اس کے ایمان کے لیے معتبر ہے جیسا کہ فصوص الحکم، قیصری، الاخبار الاخیار، انوار صوفیہ، کشف المحجوب نیز مکتوبات سید مخدوم اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے یا نہیں؟

الجواب

❶ اس پر اجماع ہے کہ ایمان یاس، مقبول نہیں، درمختار میں ہے:

”و توبة الیاس مقبولة دون إیمان الیاس ”درر“[1]

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

”فَلَمْ یَکُ یَنفَعُهُمْ إِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَأْسَنَا.“[2] — تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا۔

یاس سے مراد احوال آخرت کا مشاہدہ ہے، ایمان خوف، ایمان مستغرق کون سی اصطلاحات ہیں میں ان سے واقف نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ خود قرآن کریم نے اس کا رد فرمادیا ارشاد ہے:

”آلْئٰنَ وَقد عَصَیتَ قَبلُ وَکُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْن.“[3] — کیا اب اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادی تھا۔

فصوص الحکم میں فرعون کے ایمان کے بارے میں جو کچھ ہے وہ الحاق ہے۔ علامہ ابن حجر نے زواجر میں خود حضرت محی الدین بن عربی قدس سرہ کی بعض کتابوں سے نقل فرمایا:

”إن فرعون مع ھامان و قارون فی النار.“

---

[1] در مختار، ص:٣٦٨، ج:٦، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیة لبنان۔
[2] قرآن شریف، سورة المومن، آیت:٨٥، پارہ: ٢٤۔
[3] قرآن شریف، سورة الیونس، آیت: ٩١، پارہ: ١١۔

شامی میں ہے: ''اجمعوا علی کفر فرعون.''(۱)

درمختار میں اس کی تصریح ہے کہ، یہود یا کچھ مخالفین نے حضرت شیخ کی کتابوں میں کچھ الحاق کر دیا ہے، اخبار الاخیار شریف میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کوئی تحقیق نہیں ذکر فرمائی ہے، بلکہ سیدنا مخدوم جہاں گیر اشرف سمنانی قدس سرہ کی طرف منسوب ایک خط نقل فرمایا، یہ خط حضرت مخدوم قدس سرہ ہی کا ہے یا نہیں یہی خود محل نظر ہے، حضرت مخدوم اشرف قدس سرہ کے تمام سوانح نگار اس پر متفق ہیں کہ لطائف اشرفی میں کافی الحاقات ہیں ان سب سے قطع نظر جب ایک بات قرآن مجید کے نص صریح اور امت کے اجماع کے خلاف ہے تو وہ قبول نہ کی جائے گی۔ اگر چہ وہ بات کتنے ہی بڑے آدمی کی طرف منسوب ہو، اعتماد نصوص اور امت کے اجماع پر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندیوں کے عقائد کفریہ سے واقف ہونے کے بعد انھیں مسلمان اعتقاد کر کے اقتدا کرنا کیسا ہے

مسئولہ: حافظ عبد الماجد، متعلم مدرسہ اہل سنت جامعہ عربیہ محلّہ خیرآباد، سلطان پور (یو. پی.) ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

دیوبندیوں کے ساتھ کھانا کھانا، دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

دیوبندی کے ساتھ کھانا کھانا حرام، گناہ کبیرہ، اور دیوبندی کو مسلمان اعتقاد کر کے لائق امامت جان کر اس کی اقتدا کرنے والا ضرور دیوبندی کے مثل کافر مرتد، بشرطے کہ اقتدا کرنے والا دیوبندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہو اور اگر یہ شخص دیوبندیوں کے کفری عقائد پر مطلع نہیں تو بھی گنہگار ضرور ہے اور نماز اس کی قطعاً نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوبندیوں کے سلام کے جواب اور ان کے ذبیحہ کا حکم

مسئولہ: مقبول احمد و حافظ نظام الدین محلّہ منصور گنج، بہرائچ شریف

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلوں کے بارے میں کہ:

[۱] شامی، ص: ۳۶۹، ج: ۶، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیة، لبنان

(۱) زید سے ایک دیوبندی نے سلام کیا اس نے جواب نہیں دیا جب اس سے (یعنی) زید سے اعتراض کیا گیا کہ آپ نے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ زید نے کہا کافر کے سلام کا جواب دینا حرام ہے۔اس وجہ سے میں نے سلام کا جواب نہیں دیا تو کیا زید کا کہنا درست ہے؟

(۲) زید جملہ دیابنہ کو کافر کہتا ہے تو زید کا کہنا درست ہے یا نہیں؟

(۳) بکر کہتا ہے کہ دیوبندیوں کے ہاتھ کا ذبیحہ مثل سور کے حرام ہے، زید کا کہنا درست ہے یا نہیں؟

(۴) زید کہتا ہے کہ جو دیوبندیوں کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے تو زید کا کہنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

زید صحیح کہتا ہے شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے دیوبندی کافر مرتد ہیں، تمام علماے عرب و عجم، حل و حرم، ہندوسندھ نے دیوبندیوں کے بارے میں بالاتفاق یہ فتویٰ دیا ہے کہ وہ کافر و مرتد ہیں۔ایسے کہ جو ان کے کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے بعد ان کو کافر نہ مانے وہ خود کافر ہے اور کافر کو سلام کرنا یا اس کے سلام کا جواب دینا جائز نہیں، ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔[۱] واللہ تعالیٰ اعلم۔

چند اقوال کفریہ

مسئولہ: مولانا عبدالحفیظ مصباحی، مقام مجولیا بازار، بھورا، سیتامڑھی (بہار) - ۲۵ر شوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ایک شخص جاہل مطلق جس کا نام اعجاز الحق ہے جس کے اندر درج ذیل برائیاں پائی جاتی ہیں۔(۱) داڑھی نہیں رکھتا (۲) نماز نہیں پڑھتا (۳) سفلی کا علم رکھتا ہے اور اس کے سہارے خرق عادت کام کر کے عوام کو دکھاتا ہے، اور اسے کرامت بتاتا ہے، اور اپنے کو مستان و بزرگ کہتا ہے، اعتراض کرنے پر یہ کہتا ہے کہ میں نماز کہاں پڑھتا ہوں کسی کو معلوم نہیں۔داڑھی اس لیے نہیں رکھتا ہوں کہ اس پر پان کے پیک اور چائے کے قطرے گر جاتے ہیں جس سے داڑھی کی توہین ہوتی ہے۔جب علماے کرام عوام کو اس کے پاس جانے سے روکتے ہیں تو انھیں برا کہتا ہے۔محفلوں میں عوام کو یہ پیغام دیتا ہے کہ اپنے بچوں کو عالم، حافظ مت بناؤ۔حال ہی میں ایک دینی پروگرام کے اندر جس میں مولوی منظور، ملازم رضا، شمس الحق، ایوب رضا وغیرھم کچھ لوگوں نے اس کی تاج پوشی کی ہار پھول کے ذریعہ اس کی تعظیم و تکریم کی اس کی شان میں نعرے لگائے۔برسر اسٹیج اس نے کہا کہ بھگوان، سیتا، رام، رحمٰن، گرونانک ان سب

[۱] تفصیل کے لیے حسام الحرمین، الصوارم الہندیہ، المصباح الجدید وغیرہ کتبِ علماے اہل سنت کا مطالعہ کریں۔(مرتب)

کے ماننے والے روزی پاتے ہیں ان میں میں کس کو برا کہوں، مندر مسجد ٹوٹے، مگر کسی کا دل نہ ٹوٹے۔ اپنے خلاف علما کے بیانات کو غیبت بتاتے ہوئے اس نے اور اس کے پاس بیٹھے مولوی منظور نے اسے کفر کہا، اور اسٹیج پر تین بار کہا غیبت کفر ہے، کفر ہے، کفر ہے، اسی اسٹیج پر تقریر کرتے ہوئے مولوی منظور نے کہا کہ ہمارے مستان بابا نے جو کچھ فرمایا وہ بالکل حق و درست ہے۔

آپ لوگ ان کے پاس آئیں اور جس کے پیٹ، آنکھ، کان، ناک، وغیرہ میں درد و تکلیف ہو ان سے علاج کروائیں۔ یہ شفا دیتے ہیں اور ٹھیک کر دیتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے بابت جو واقعات ہیں اس نے اس فاسق شخص پر فٹ کر کے عوام کو اس کی طرف رغبت دلائی، مولوی منظور نے فاسق معلن کی تعظیم کرنے کی نسبت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی طرف کی اور کہا کہ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں ایک داڑھی منڈا شخص آیا اس نے سلام کیا۔ اعلیٰ حضرت نے جواب دے کر اس کی طرف سے رخ پھیر لیا، کسی نے کہا حضور یہ سید ہیں، اس پر اعلیٰ حضرت نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ یہ دلیل فاسق معلن مذکور کی شان میں دی جب کہ وہ شخص غیر سید ہے۔ اسی اسٹیج پر مولوی منظور نے عوام کے سامنے ولایت و بزرگی ثابت کرنے کے لیے علما کو چیلنج کیا جس کو علما نے بطیّب خاطر قبول کیا اور احقاق حق و ابطال باطل کی دعوت دی، مگر وقت موعود پر نہ پہنچ کر اور بحث سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ جو فتویٰ لگانا چاہیں لگائیں ہمیں اس کی کوئی قطعاً پرواہ نہیں ہے۔ میں مستان کو اچھا جانتا اور مانتا ہوں۔ یہاں اس کی وجہ سے کافی افراتفری اور مسلمان دو حصوں میں بٹ رہے ہیں، از روئے شرع اعجاز الحق (عرف مستان) مولوی منظور، ملازم، شمس الحق، ایوب رضا نیز ان کے حامی کس زمرے میں آتے ہیں اور ان کے اوپر کیا حکم عائد ہوتا ہے۔ واضح فرمائیں۔

الجواب

یہ شخص جس کے احوال سوال میں مذکور ہیں مسلمان نہیں، ولی ہونا تو دور کی بات ہے، مولوی منظور، ایوب وغیرہ جنھوں نے اس کے کفریہ کلمات سنے پھر بھی اس کو ولی کہا اور ولی مانتے ہیں وہ بھی اسی کی طرح کافر و مرتد اسلام سے خارج ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی مسلمان کو یہ کہنا کہ کب سے آپ نے نبوت کا اعلان کیا ہے؟

مسئولہ: محمد مظاہر الحق رضوی - ۷؍ رجب ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص دورانِ گفتگو میں ایک مولانا صاحب کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ میں اپنے بچہ کو حضور کے حوالے کرتا ہوں، یعنی مولانا صاحب کے حوالے۔ دوسرے شخص نے مولانا صاحب سے یہ جملہ کہا ''آپ کب نبوت کا اعلان کیے۔'' کیا یہ کہنا عندالشرع درست ہے؟ مولانا کا کہنا ہے کہ یہ کفریہ کلام ہے اور کہنے والا شخص کہتا ہے کہ یہ کفریہ کلام نہیں ہے۔

لہٰذا قرآن شریف، حدیث کریمہ کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔ فقط والسلام۔

الجواب

اس کے کہنے میں کوئی شرعی نقص نہیں ''میں نے اپنا بچہ آپ کے حوالے کیا'' جس شخص نے اس پر یہ کہا ''آپ کب نبوت کا اعلان کیے'' اس پر یقیناً توبہ تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح لازم ہے کیوں کہ اس کے جملے سے یہ ظاہر ہوا کہ کسی بچہ کو تعلیم وتربیت کے لیے اپنے ذمہ لینا نبوت ہے، حالاں کہ یہ نبوت نہیں اس شخص نے ایک مسلمان پر نبوت کا دعویدار ہونے کا الزام لگایا یہ کفر صریح ہے، کسی مسلمان کی طرف کفر کی نسبت بھی کفر ہے اس لیے کہ یہ اس کے کافر بنانے کے مترادف ہے اور حدیث میں ہے:

''من قال لأخيه يا كافر فقد باء بها بأحدهما.''[1] جس نے کسی اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ گیا۔

یعنی کسی کو کافر کہا وہ اگر کافر ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کہنے والا خود کافر ہوجائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ کبھی سچ بولنا کفر ہوتا ہے اور جھوٹ بولنا عبادت؟

مسئولہ: نثار احمد، دارالعلوم قادریہ حبیبیہ، نندوگھوش روڈ فیل خانہ ہوڑہ (بنگال) - ۷؍ ذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر نعیمی جلد اول ص: ۴۸۱ پر لکھتے ہیں

[1] مسلم شریف، ج:۱، ص:۵۷، کتاب الایمان، باب من قال لاخیه المسلم یا کافر۔

کبھی سچ بولنا کفر ہوتا ہے اور جھوٹ بولنا عین عبادت، شیطان نے کہا مولا تو نے، مجھے گمراہ کر دیا، بات سچی تھی مگر ہو گیا وہ کافر۔ بے گناہ معصوم محفوظ بندے کہتے ہیں خدایا ہم بڑے گنہگار ہیں بات غلط ہے مگر یہ کہنا عبادت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا سید محمد مدنی میاں جانشین حضرت محدث اعظم ہند خطبات ص:۱۴۴-۱۴۳ پر لکھتے ہیں اگر کوئی نادان، ناسمجھ یہ کہے کہ خدا میرے سنڈ اس کا مالک ہے تو وہ کافر ہو گیا، ہر سچی بات کہی نہیں جاتی، ایسے ہی دوستو میرا خالق کائنات خالق السمٰوات والارض ہے، کوئی ایسی چیز ہے جس کا خالق خدا نہ ہو؟ مگر سنو جی فقہ کا مسئلہ ہے اگر کوئی بد بخت یہ کہہ دے کہ خدا خنزیر کا خالق ہے وہ کافر ہو گیا، بات سچی تھی مگر کہی نہیں جاتی۔

ان دونوں عبارتوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ یہ دونوں عبارتیں کفر ہیں یا نہیں؟ اور قائل کافر ہے یا نہیں اور قائل کو جو کافر کہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ کہنا کہ ''کبھی سچ بولنا کفر ہوتا ہے اور جھوٹ بولنا عین عبادت'' فی نفسہٖ صحیح ہے کفر نہیں، مثلاً اللہ عزوجل ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز میں خنزیر بھی داخل، پھر بھی فقہا نے لکھا ہے کہ اللہ عزوجل کو خالق الخنزیر کہنا کفر ہے کہ اس میں استہزا اور سخریہ ہے حالاں کہ بات سچی ہے مگر فقہا کی تصریح کے مطابق کفر ہے، اسی طرح میاں بیوی یا مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے خلاف واقعہ بات کہنا عرفی اعتبار سے جھوٹ ہے، مثلاً کسی اشتعال انگیز بات کے بارے میں جو فریقین میں سے کسی نے کہی ہو، انکار کرنا یا دلجوئی کے لیے ایسی بات کہنی جو فریقین میں سے کسی نے نہ کہی ہو، صلح کرانے والا اپنی طرف سے کہہ دے یہ بھی جھوٹ ہی ہوگا، مگر اصلاح جانبین کے لیے عبادت ہے۔ حدیث میں ہے:

''ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس و يقول خيرًا وينمي خيرًا.''[1]	وہ جھوٹا نہیں جو لوگوں کے مابین صلح کرائے اور خیر کہے اور خیر پیدا کرے۔

اسی کے تحت مرقاۃ میں ہے:

[1] مشکوٰۃ شریف، ص:۴۱۲، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، مجلس برکات۔

”والمعنی من کذب لیصلح بین الناس لا یکون کاذبا مذموماً.“[1]

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگوں کے مابین صلح کرنے کے لیے جھوٹ بولے یہ مذموم نہیں۔

بلکہ احادیث میں وارد ہے کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ کے موقع پر صحابہ کرام کو خلاف واقعہ بات کہنے کی اجازت دی، مثلاً جنگ خندق کے موقع پر حضرت ابو مسعود ثقفی کو کعب بن اشرف کے قتل کے لیے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ کبھی کبھی خلاف واقع (جھوٹ) عبادت ہوتا ہے اس لیے یہ جملہ صحیح ہے کفر نہیں البتہ عوام میں ایسی باتیں ہرگز نہیں کرنی چاہیے، جن سے خلفشار پیدا ہو، تفسیر نعیمی میں جو مثال دی گئی ہے وہ صحیح نہیں پہلی بات کے مثال میں لکھا ”شیطان نے کہا مولا تو نے مجھے گمراہ کر دیا، بات سچی تھی مگر وہ کافر ہو گیا، یہ صحیح نہیں شیطان اس کے پہلے ہی اپنے تمرد اور سرکشی کے وجہ سے اور حضرت آدم علیہ السلام کی تحقیر کرنے کی وجہ سے کافر ہو چکا تھا اور یہ جو اس نے کہا مولا تو نے مجھے گمراہ کر دیا دو احتمال رکھتا ہے، تخلیق اضلال یہ سچ ہے اور کفر نہیں، کسب اضلال اس کی نسبت اللہ عز و جل کی طرف کرنی ضرور کفر مگر یہ سچ نہیں جھوٹ ہے۔ اسی طرح آگے جو لکھا بے گناہ معصوم محفوظ بندے کہتے ہیں خدایا ہم بڑے گنہگار ہیں بات غلط ہے، مگر یہ کہنا عبادت، یہ عبادت ہے مگر جھوٹ نہیں اس لیے کہ ان لوگوں کا یہ کہنا بطور تواضع ہے اور تواضع از قبیل انشا۔ انشاءات جھوٹ سچ نہیں ہوتے۔ جھوٹ سچ خبر کی صفت ہوتی ہے، انشا کی نہیں۔ شیطان کا یہ کہنا کہ مولا تو نے مجھے گمراہ کر دیا تمرد اور سرکشی کی بنا پر ہے اس لیے یہ کفر ضرور ہے، مگر اس کا سچ ہونا محل نظر۔ رہ گیا جو کچھ مولانا سید محمد مدنی میاں صاحب نے تحریر کیا وہ بالکل بے غبار ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کفر ہے کہ ہم کوئی دینی کام نہیں کریں گے۔

مسئولہ: محمد علی ایڈوکیٹ، امریا، شہڈول (ایم. پی.) - ۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ زید، عمرو، بکر تینوں نے ایک مجلس میں ایک زبان ہو کر کہا کہ اب ہم لوگ کوئی بھی دینی کام نہیں کریں گے۔ بلکہ کسی مسلمان کے یہاں جنازہ پڑا رہ جائے، نماز جنازہ نہ پڑھائیں گے، ان حضرات کے لیے کیا حکم ہے؟

[1] حاشیہ مشکوٰۃ، بحوالہ مرقات باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، مجلس برکات۔

الجواب

یہ کہنا کہ اب ہم کوئی دینی کام نہیں کریں گے، کلمہ کفر ہے کہنے والے پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔ اگر یہ لوگ توبہ، تجدید ایمان و نکاح کرلیں فبہا ورنہ مسلمان ان سے سلام کلام، میل جول بند کردیں۔ مرجائیں تو نہ انھیں غسل دیں، نہ کفن پہنائیں، نہ جنازہ کی نماز پڑھیں، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، کسی گڑھے میں مردار کی طرح پھینک کر اس کی ناپاک لاش کو دبا دیں تاکہ اس کی نعش کے سڑنے اور اس کی بدبو سے لوگ محفوظ رہیں۔ رہ گیا جنازے کی نماز تو اس کا پڑھانا کسی شخص معین پر فرض یا واجب نہیں جب کہ وہ امامت کے لیے متعین نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کفر ہے کہ صداقت، انصاف اور ایمان میں آگ لگاؤ

مسئولہ: محمد علی ایڈوکیٹ، امریا، شہڈول (ایم. پی.)-۱۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ

مسئلہ کسی معاملے میں چند آدمیوں میں گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ صداقت، انصاف اور ایمان میں لگاؤ آگ کہ زمانہ بدل گیا ان کے لیے اور ان کے ہم نواؤں کے لیے کیا حکم شرع ہے؟

الجواب

جس نے یہ بکا ''صداقت، انصاف اور ایمان میں آگ لگاؤ کہ زمانہ بدل گیا'' وہ کافر اسلام سے خارج ہوکر مرتد ہو گیا، اس کی جورو اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ بلا تاخیر اس کلمہ کفر سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ نکاح کرے اگر وہ توبہ وتجدید ایمان و نکاح نہ کرے تو مسلمان اس سے سلام کلام، میل جول بند کردیں، مرجائے تو نہ اسے غسل دیں نہ کفن پہنائیں، نہ جنازہ کی نماز پڑھیں، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، کسی گڑھے میں مردار کی طرف پھینک کر اس کی ناپاک لاش کو دبا دیں تاکہ اس کی لاش کے سڑنے اور اس کی بدبو سے لوگ محفوظ رہیں جو لوگ اس کی ہم نوائی کرتے ہیں اگر وہ لوگ اس کلمہ کفر کو صحیح مانتے ہوں تو ان سب کا یہی حکم ہے اور اگر اس کلمہ کفر سے بیزار ہوں مگر اس کی ہم نوائی کرتے ہیں تو فاسق وفاجر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فلمی گانا سننا اور طلبہ سے بے ہودہ مذاق کرنا۔

مسئولہ: محمد شریف رضوی، دار العلوم غریب نواز، بھیلواڑہ، راجستھان

مسئلہ ایک صاحب شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں، پھر بھی فلمی گانے سنتے ہیں اور درس میں بچوں کو فلمی دنیا کی سیکڑوں مثالیں پیش کرتے ہیں، بچوں سے محبوبہ کی طرح مذاق کرتے ہیں اور چھوٹے بچوں کی جماعت کو صف الملاح کہہ کر پکارتے ہیں اور عریانیت کی یہ حالت کہ ۲۳/ جولائی ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ چوتھی گھنٹی میں مختلف جماعتوں کے طلبہ بیٹھے تھے، موصوف کے درس میں بقرعید کی چھٹیاں ہونے والی تھیں اس پر گفتگو چل رہی تھی، درمیان گفتگو موصوف نے ایک راجستھانی طالب سے بہت بیہودہ بات کہی۔ لہٰذا ایسے شخص کو شیخ الحدیث کہنا کہاں تک درست ہے؟

الجواب

یہ شخص گمراہ بھی ہے اور جاہل بھی اور بداطوار بھی یہ اس لائق نہیں کہ شیخ الحدیث جیسا عظیم ذمہ داری کا منصب اسے سونپا جائے۔ یہ تو اس لائق نہیں کہ کسی دینی ادارے کا چپراسی بھی رہ سکے، فلمی گانے سننا حرام و گناہ ہے، فلمی اداکاروں کا تذکرہ بھی حرام و گناہ اور طلبہ سے بے ہودہ ہنسی مذاق کرنا، مخرب اخلاق ہے۔ مدرسے کے اراکین پر واجب ہے کہ بلا تاخیر اسے مدرسے سے نکال کر باہر کریں ورنہ یہ جتنی بھی گمراہی اور حرام باتوں کا ارتکاب کرے گا اس کا گناہ اس کے سر ہوگا، اور سب کے برابر اراکین پر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قوالی میں کفریہ اشعار پڑھے گئے تو سننے والے پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: بدیل کباری، ضلع بیکانیر، راجستھان - ۷/ ذی الحجہ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ زید اپنے قاری ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور سال میں متعدد بار قوالی کا پروگرام کراتا ہے اور سنتا ہے اور اکثر قوالی میں کفریہ اشعار پڑھے جاتے ہیں جیسا لوگوں نے بتایا ہے ان سب باتوں کے باوجود اگر زید نماز پڑھائے اور اس کے چاہنے والے امام کو اس کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور کریں، ایسے ڈھونگی بہروپیوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب

زید قاری ہوتے ہوئے باجے گاجے کے ساتھ قوالی سننے کی وجہ سے فاسق معلن ہے اور اگر یہ صحیح ہے

کہ قوالی میں کفریہ اشعار پڑھے گئے اور زید نے ان کو پسند کیا یا انھیں سن کر ان پر راضی رہا تو مسلمان ہی نہیں رہا کافر ہو گیا اس صورت میں نہ اس کی نماز، نماز ہے، نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح جب تک کہ وہ توبہ و تجدید ایمان نہ کر لے اور مزامیر کے ساتھ قوالی سننا نہ چھوڑے اسے امام بنانا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ مجھے ثواب کی ضرورت نہیں۔ ثواب لینے کے لیے جیب میں جگہ نہیں۔

مسئولہ: محمد امین الدین مصباحی، جامعہ فیض الانوار، امیکا پور، سرگوجہ (ایم. پی.)-۲۰/ ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید کے سامنے اور مجمع عام کے سامنے قرآن و حدیث کی روشنی میں دو آدمی کے درمیان اپنے جھگڑے سے اتفاق کرنے کی فضیلتیں سنائی گئیں اور یہ کہا گیا کہ جن دو آدمیوں کے درمیان نا اتفاقی ہو جائے ان دونوں میں سے جو شخص پہلے اپنا ہاتھ دوسرے سے ملنے کے لیے بڑھائے گا اس کو بہت بڑا ثواب ملے گا تو زید نے کہا کہ مجھے ثواب کی ضرورت نہیں ہے، ثواب لینے کے لیے جیب میں جگہ نہیں ہے۔ ایسے شخص پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟

الجواب

زید اپنے اس قول کی وجہ سے اسلام سے خارج کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً اس کفری قول سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس کے ساتھ نئے مہر کے عوض نکاح کرے اور اگر وہ توبہ، وتجدید ایمان و نکاح نہ کرے تو مسلمان اس سے مکمل بائیکاٹ کر لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی مسلمان سے یہ کہنا کیسا ہے کہ تمہارا دین دوسرا، میرا دین دوسرا

مسئولہ: گلاب الدین، آتش باز جنرل اسٹور، مانپور، شہڈول (ایم. پی.)۲۶/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو یہ الفاظ کہے کہ تمہارا دین تمہارے لیے یعنی تمہارا دین دوسرا، میرا دین دوسرا ہے۔ ایسے کہنے والے کو شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

کسی مسلمان صحیح العقیدہ کو مخاطب کر کے یہ کہنا کہ تمہارا دین اور میرا دین اور، کفر ہے اور کہنے والا کافر، ہاں اگر یہ جملہ کسی وہابی، دیوبندی، مودودی، رافضی وغیرہ سے کہا تو صحیح اور حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کفر سرزد ہو جائے تو مسلمان ہونے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

مسئولہ: محمد علی، امام مسجد پنچوا پانڈے ٹولہ، جلال پور، گوپال گنج (بہار) -۲۴؍ ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ

مسئلہ جھوٹ بولنے یا بغض و کینہ رکھنے سے یا چوری یا زنا کرنے سے یا غیبت کرنے سے یا جھوٹی بات میں خدا کی قسم کھانے سے شرعاً کافر ہوگا یا نہیں؟ نیز کوئی کلمہ کفر کہ کر کافر ہو جائے تو مومن کیسے بن سکتا ہے؟ تحریر کیا جائے۔

الجواب

کفر کے علاوہ بڑے سے بڑا گناہ کرنے کی وجہ سے کوئی مسلمان کافر نہ ہوگا، فاسق ہوگا اگر کفر سرزد ہو گیا تو مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کفر سے براءت ظاہر کرے اور توبہ کرے اتنے ہی سے مسلمان ہو جائے گا۔ احتیاطاً کلمہ بھی پڑھ لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ شریعت اپنے پاس رکھو۔
طریقت کو شریعت کے خلاف اور اس کے معارض سمجھنا کفر ہے۔

مسئولہ: نظیر حبیبی، اراکین اصلاح المسلمین، ادارہ اہل سنت و جماعت، بھدراوتی -۶؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہمارے شہر بھدراوتی ضلع شیموگا کرناٹک میں ایک شخص جس کا نام زید ہے۔ خود زید سے سوال کیا گیا کہ اس اشتہار کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے اور کس نے اجازت دی ہے تو اس شخص نے کہا کہ ہاں اشتہار ٹھیک ہے۔ جب اس سے سوال کیا گیا کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالت بیداری یا بحالت خواب اجازت دی ہے تو زید نے جواب دیا کہ یہ اہل طریقت کی بات ہے تو لوگوں نے کہا زید صاحب شریعت اس کو نہیں مانتی تو زید نے برجستہ کہا کہ تم شریعت اپنے پاس رکھو ہم اہل طریقت ہیں طریقت

تمہارے سمجھ میں نہیں آسکتی۔

❷ زید اپنے کو سید لکھتا ہے اور کہتا بھی ہے اسی سے سوال کیا گیا کہ تم تو برادری شیخ کے ہو پھر سید کب سے بن گئے تو زید نے کہا کہ میرے پیر نے مجھے سید کہہ کر پکارا اور سید کے لقب سے نوازا ہے۔ اس لیے میں سید ہوں اور زید کہتا ہے کہ کتا کا لقب دیتا تو میں اپنے نام کے آگے کتا ہی لکھتا۔

❸ زید غیر عالم ہے یعنی ضروری مسائل سے ناواقف ہے کیا یہ پیر ہو سکتا ہے؟ کیا بھولے بھالے سنی عوام اس کے ہاتھ پر بیعت ہو سکتے ہیں؟

❹ زید کو اپنے پیر سے خلافت ملی ہے جب کہ زید کا پیر ایک ایسا فرد تھا کہ سنیوں کی مسجد دس قدم قریب ہونے کے باوجود پنج وقتہ نمازوں و جمعہ میں کبھی شریک نہیں ہوتا تھا اور نہ کسی نے دیکھا ہے۔ کیا ایسے پیر کے خلیفہ کو ماننا چاہیے؟

❺ زید نے تمام سنی مساجد بھدراوتی کے نام برائے اعلان جمعہ ایک اشتہار خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا وہ بھی اپنی والدہ کے بارے میں کہ سیدہ فلاں ماں صاحبہ کا عرس وصندل منایا جار ہا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کی والدہ نہ تو سیدہ ہے نہ ولیہ اس طرح سیدہ لکھ کر اعلان کرانا اور ولیہ ظاہر کر کے عرس وصندل کرانا کیسا ہے؟ کیا ہمارے سنی بھائی کا شریک ہونا اس میں جائز ہے؟ اس کی تحریر میں مذکورہ اعلان حاضر خدمت ہے اس میں زید کی دستخط بھی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے شخص کے یہاں کھانا پینا، سلام وکلام اس کے جلسہ وصندل وعرس میں جانا، علما کو اس کے مدعو کرنے پر آنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کا سماجی بائیکاٹ کرانا ہوگا یا نہیں؟ حضور مفتی صاحب سے گزارش ہے کہ کتاب وسنت کی روشنی میں ان تمام سوالوں کا جواب مفصل ومدلل عنایت فرمائیں یہ سارے شہر بھدراوتی کا معاملہ ہے۔ لہٰذا قوم کو اس نئے فتنے سے نجات دلائیں۔ فقط بینوا وتوجروا۔

اطلاع عام

برادرانِ اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے خدمت خلق افضل عبادت ہے۔ اللہ کے فضل وکرم سے، آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل سے، سرکار تاجدار بغداد سیدی ومرشدی حضور غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طفیل سے، انھیں کی اجازت وحکم سے میرے پیر ومرشد زائر حرم شریف وبغداد شریف الحاج سید محمود علی شاہ قادری چشتی صاحب قبلہ بھدراوتی کو بھی خدمت کا موقع عطا ہوا ہے۔ لہٰذا تمام بیماریوں اور بلیات وغیرہ کا ہفتہ میں ایک دن یعنی پیر بعد نماز فجر سے ظہر تک پھر

عصر سے عشا تک مفت روحانی علاج کیا جاتا ہے۔ بشرطے کہ عقیدت کے ساتھ آئیں، ورنہ آنا بیکار ثابت ہوگا۔

نوٹ:- ہر آنے والے صاحب ایک باریک کالا تاگہ اور پانی کے لیے خالی شیشی ساتھ لائیں۔ تمام زائرین سے گزارش کی جاتی ہے کہ خاص طور سے پاکی کا خیال رکھیں۔ اوقات نماز میں حضرت سے ملاقات نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت کی دعاؤں کی برکت سے اللہ کا فضل ہوگا۔ آمین ثم آمین۔

فقط المشتهر

خادم عبد الرحمٰن قادری، اسسٹنٹ انجینئر کے.ای.بی چنگری

الجواب

❶ جب اس شخص کو سرکار غوث اعظم سے اجازت نہیں ملی ہے اور ظاہر یہ کر رہا ہے بلکہ اعلان بھی کر رہا ہے کہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت ملی ہے تو یہ لوگوں کو فریب دے رہا ہے جو حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

”**من غشنا فليس منا.**“[۱] جو ہمیں دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔

اس شخص نے جو یہ کہا کہ یہ اہل طریقت کی بات ہے تو لوگوں نے کہا زید صاحب؟ شریعت اس کو نہیں مانتی تو زید نے برجستہ کہا تم شریعت اپنے پاس رکھو، ہم اہل طریقت ہیں، طریقت تمہاری سمجھ میں نہیں آسکتی۔ اس قول کی وجہ سے زید اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور پیر سے اس کی بیعت فسخ ہوگئی اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس کلمہ کفر سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور بیوی رکھنا چاہتا ہو تو اس سے پھر نکاح جدید کرے۔ اس جاہل نے طریقت کو شریعت کے خلاف اس کے بالمقابل معارض سمجھا یہ بھی کفر ہے۔ عالم گیری میں ہے:

”**اذا قال الرجل لغيره حكم الشرع في هذه الحادثة كذا فقال ذلك الغير من برسم کار کنم نہ بشرع يكفر.**“[۲]

اسی میں ہے:

---

[۱] مسلم شریف، ج:۱، ص:۷۰، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غشنا فلیس منا، فاروقیہ

[۲] عالم گیری، ص:۲۷۲، ج:۲، کتاب السیر، الباب التاسع في أحكام المرتدين، رشیدیہ پاکستان۔

”رجل قال لخصمه بالفا رسية بامن بشرع روو قال خصمه پیادہ بیارتابروم بے جبر نروم یکفر لانه عاند الشرع.“[۱]

اور زید کا یہ قول بھی شریعت سے عناد ہے اور اعراض بھی اس لیے وہ ضرور کافر ہوا پھر اس نے فریب اور دھوکا دہی کو طریقت ٹھہرایا یہ اس کی شدید گمراہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ زید جب سید نہیں اور اپنے آپ کو سید کہتا ہے تو فاسق، اللہ اور فرشتوں کی لعنت کا مستحق، اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا، نہ نفل، مسند امام احمد میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من إدعى إلى غير أبيه فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين ولا يقبل منه صرف ولا عدل.“[۲]

جو اپنے ماں باپ کے علاوہ کسی اور سے نسبت کا دعویٰ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔

اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ اس پر اللہ کی مسلسل لعنت ہے۔ یہ شخص فاسق معلن ہے اسے پیر بنائے رکھنا جائز نہیں اور اس سے مرید ہونا بھی جائز نہیں اس لیے کہ پیر کی تعظیم واجب، اور فاسق کی تعظیم حرام۔ تبیین الحقائق وغیرہ میں ہے: ”في تقديمه تعظيم وقد وجب عليهم إهانته شرعاً“[۳] واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ جو شخص ایسا بے پڑھا لکھا ہو کہ ضروری مسائل سے بھی واقف نہ ہو اس سے مرید ہونا منع ہے۔ جاہل پیر مسخرۂ شیطان ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❹ زید کے پیر کا سلسلہ اگر متصل تھا تو اس کا کسی کو خلیفہ بنانا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❺ نمبر (۱) کے جواب میں گزر چکا ہے کہ جو سید نہ ہو اسے خود بھی یہ جائز نہیں کہ اپنے کو سید کہے اور دوسرے کو بھی یہ جائز نہیں کہ اسے سید کہے اور جو ولی نہ ہو اسے ولی مشہور کروانا بھی فریب دہی کی وجہ سے حرام و گناہ ہے۔ زید جس کے احوال سوال میں مفصل درج ہیں صرف فاسق معلن ہی نہیں بلکہ کافر بھی ہے۔ جیسا

---

[۱] عالم گیری، ص:۲۷۱، ج:۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، رشیدیه پاکستان۔
[۲] سنن ابن ماجه، ص:۱۹٤، ج:۲، باب لاوصية لوارث، اشرفی بك ڈپو۔
[۳] شامی، ج:۲، ص:۲۹۹، کتاب الصلوٰة، باب الامامة، دارالکتب العلمية، لبنان۔

کہ نمبر ایک میں گزرا اس لیے اس سے میل جول، سلام کلام اس کی کسی محفل میں شرکت جائز نہیں، اس سے مرید ہونا درست نہیں جو لوگ پہلے سے مرید ہیں ان سب کی بیعت ختم ہوگئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بعض مسائل کا نہ ماننا کفر ہے

مسئولہ: شاہ محمد اشرفی، 75 بلیلیس روڈ ٹکیہ پاڑہ، ہوڑہ، ویسٹ بنگال

مسئلہ جو لوگ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوی پر یقین نہ کریں یا سنی علماے کرام سے فتویٰ نہ لیں بلکہ دیوبندی مولوی سے فتویٰ لے کر اسی پر یقین کریں اور اپنے آپ کو سنی کہیں، شریعت کی روشنی میں ایسے لوگوں کا حکم کیا ہے؟

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

الجواب

دیوبندی بھی اپنے کو سنی کہتے ہیں محض سنی کہنے سے کوئی سنی نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کے عقائد صحیح نہ ہوں ان لوگوں کا ظاہر حال یہی ہے کہ وہ سنی نہیں وہابی ہیں مگر اس کا بھی احتمال ہے کہ اپنی ضد کی وجہ سے کسی خاص مسئلہ میں علماے اہل سنت کا فتویٰ نہ مانتے ہوں دیوبندی کا مانتے ہوں یہ بات بھی خطرناک ہے۔ بعض مسائل کا ماننا ایمان ہے اور انکار کفر۔ بعض مسائل کا نہ ماننا گمراہی، بعض کا نہ ماننا خطا۔ جب تک کہ وہ مسئلہ معلوم نہ ہو کوئی قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ تحقیق حال کے لیے ضروری ہے کہ قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھوی، اشرف علی تھانوی کی کفری عبارتیں ان لوگوں کے سامنے پیش کی جائیں، اگر یہ ان تینوں کو کافر ومرتد مانیں تو سنی ہیں اور اگر ان کو کافر نہ کہیں اپنا پیشوا کہیں تو دیوبندی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسائل شرعیہ کا انکار کیسا ہے؟

مسئولہ: جناب قاری محمد امانت رسول رضوی، بھورے خان، پیلی بھیت

مسئلہ زید نے اپنی بیوی کو کوئی مسئلہ بتایا جس پر وہ ناراض ہوئی اور سخت کلامی کرتے ہوئے یہ کہنے لگی ''ہر وقت مسئلے مسائل ہی کی اس آدمی کو پڑی رہتی ہے، حرامی چودی موت بھی نہیں آتی نہ جانے وہ دن کب آئے گا جب ناش پیٹی مٹی ہوگی'' ان الفاظ پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اس عورت پر یا اس مرد پر۔

الجواب

اتنا تو ضرور ہے کہ وہ عورت سخت بے باک فاسقہ ہوئی۔ رہ گیا کافرہ ہوئی یا نہیں یہ اس وقت متعین کیا جاسکتا ہے جب یہ معلوم ہو کہ شوہر نے جو مسئلہ بتایا تھا وہ کیا تھا۔ بعض مسائل کا انکار کفر ہے، بعض کا گمراہی، بعض کا خطا، اتنا ضرور ہے کہ اس عورت کو توبہ، تجدید ایمان و نکاح ضرور کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ ایسے فتوے بہت آتے رہتے ہیں؟

مسئولہ: محمد ابراہیم ٹیلر، مقام و پوسٹ مینہ نگر، ضلع اعظم گڑھ (یو. پی.)۔ ۸/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ علمائے دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں؟

فتویٰ نمبر ۴۹۹/ ۵/ مطابق ۲۸/ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ کے متعلق مصلیان و متولی مسجد یہ کہ کر ایسے فتوے بہت آتے جاتے رہتے ہیں۔ یعنی اس کے بر خلاف اسی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ لہٰذا برائے کرم مصلیان و متولی مسجد کے متعلق حکم شرعی کیا ہے بیان فرمائیں؟

الجواب

متولی و مصلیان مسجد کا یہ کہنا کہ ایسے فتوے بہت آتے جاتے رہتے ہیں، اس میں حکم شرع کا استخفاف ہے اور حکم شرعی کا استخفاف کفر ہے۔ عالم گیری میں ہے:

”وآں بروجہ استخفاف وطنز گوید کافر گردد و کذا فی التتا رخانیه.“[1]

جن لوگوں نے ایسا کہا ان سب پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسے بے باک اور ناخدا ترس لوگوں کو تولیت و انتظام سے علاحدہ کر دیں۔

در مختار میں ہے:

”وينزع وجوبا لو الواقف فغيره با لأولىٰ غير مأمون أوعاجزا او ظهر به فسق.“[2]

جب فاسق واجب العزل ہے تو جس نے حکم شرعی کا استخفاف کیا وہ بدرجۂ اولیٰ واجب العزل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] عالم گیری، ص:۲۶۸، ج:۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان۔

[2] در مختار، ص:۵۷۸، ج:۶، کتاب الوقف، دار الکتب العلمیة، لبنان۔

ایک جملہ کے متعلق سوال

مسئولہ: عبداللہ، سریاں، ضلع اعظم گڑھ - ۵؍شعبان ۱۴۰۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے دورانِ گفتگو میں یہ کہا کہ ''ایسی شرع کی میں گانڈ مارتا ہوں۔'' لہٰذا زید اسلام سے خارج ہے یا نہیں اور وہ گفتگو یہ چل رہی تھی کہ عورتیں اگر مطلقہ ہو جاتی ہیں تو ان کو اجازت ہے کہ وہ ایک یا کئی شادی کر سکتی ہیں۔ یکے بعد دیگرے شوہر کے مرنے یا طلاق دینے پر نکاح کر سکتی ہے۔ مگر زید نے انکار کیا۔ لہٰذا زید پر کیا فتویٰ لاگو ہوگا؟ آیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

الجواب

بلاشبہہ زید کافر ہو گیا، اس کے سارے اعمالِ حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، باتفاق علما شریعت کا استہزا اس کی توہین کفر قطعی ہے، زید پر فرض ہے کہ وہ اس خبیث کلمہ سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے اور اگر زید توبہ وتجدید ایمان ونکاح نہیں کرتا تو مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم طریقت کو مانتے ہیں شریعت نہیں کفر ہے

مسئولہ: محمد جسیم الدین، گلہانگر پانڈو، پلاموں، بہار - ۱۲؍صفر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ زید صوفی صاحب کے نام سے مشہور ہے ایک بار ایک جگہ میلاد شریف کی محفل میں دورانِ تقریر شریعت کو چھلکا کہا اس پر دو با شرع حضرات نے اسے ٹوکا اور کہا کہ ایسا نہ کہو اس میں شریعت کی توہین ہے تو زید نہیں مانا توبہ سے گریز کیا ایک بار ایک شخص نے اسی زید مذکور سے کہا کہ چلو فلاں مولانا صاحب سے سمجھ لو تو بولا کہ ہم کو کسی مولانا سے نہیں بنتی ہے کیوں کہ ہم کو شریعت سے نہیں بنتی ہے۔ ہم طریقت کے آدمی ہیں طریقت مانتے ہیں شریعت نہیں مانتے۔ پھر ایک بار ایک سید صاحب جو عالم پیر اور مفتی ہیں انھوں نے زید مذکور سے فرمایا کہ سرکار اعلیٰ حضرت بریلوی ایک بہت بڑے عاشق رسول، مجدد اعظم گزرے ہیں انھوں نے شریعت کی بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں، انھیں تم کیا مانتے ہو؟ تو زید مذکور نے

کہا کہ ہم اعلیٰ حضرت کو نہ اچھا مانتے ہیں نہ برا مانتے ہیں اور ایک بار پھر وہی مذکورہ سید صاحب قبلہ نے زید مذکور کو کئی طرح سے سمجھایا اور دریافت فرمایا کہ آپ کی اس بولی پر شریعت کی پکڑ ہو جائے تو اس کو مانیں گے؟ تو بولا کہ نہیں اور یہ بھی کہا کہ فقیر کی زبان سے جو بات نکل گئی وہ نکل گئی واپس ہونے کی بات نہیں ہے۔ مزید برآں یہ بھی کہا کہ میں دنیا کے کسی عالم مفتی کو نہیں مانتا ہوں۔ بالجملہ زید مذکور کسی طرح توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید مذکور پر حکم شرع کیا ہے؟ آیا زید اپنے ان مذکورہ اقوال کی بنا پر کافر مرتد ہے یا گمراہ بدمذہب؟ زید مذکور جب تک توبہ نہ کرلے اس کے ساتھ مسلمانوں کا کیا سلوک ہونا چاہیے۔ زید مذکور کی سسرال والے اس کی زوجہ کو روکے ہوئے ہیں۔ رخصت نہیں کررہے ہیں زید کے خسر کا کہنا ہے کہ فتویٰ آجائے گا، شریعت مطہرہ کا حکم معلوم ہو جائے گا، اسی کے مطابق میرا عمل ہوگا، اور میرا اقدم آگے بڑھے گا۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

زید مذکور اپنے اس قول کی وجہ سے کہ ”ہم کو کسی مولانا سے نہیں بنتی ہے کیوں کہ ہم کو شریعت سے نہیں بنتی ہم طریقت مانتے ہیں“ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کی اپنے پیر سے بیعت فسخ ہو گئی۔ اور جب وہ سمجھانے کے باوجود توبہ کرنے پر راضی نہیں تو مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ اسی حال پر مرجائے تو اس کے کفن دفن جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ اس کی سسرال والوں نے بہت اچھا کیا کہ اس کی منکوحہ کو روک لیا۔ اب اس لڑکی کو اس مرتد کے یہاں ہرگز ہرگز نہ جانے دیں اور جہاں مناسب سمجھیں اس کا نکاح کر دیں۔ زید مذکور کے مرتد ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ ہو گیا۔ اس لیے وہ اپنا نکاح دوسری جگہ کرسکتی ہے۔ درمختار میں ہے:

”و یبطل منه اتفاقاً ما یعتمد الملة وهی خمس النکاح والذبیحة الخ.“[1]

واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] در مختار، ص:۳۹٤، ج:٦، کتاب الجهاد، باب المرتد، دارالکتب العلمیة، لبنان۔

شریعت کو ڈھکوسلہ کہنا کفر ہے۔ متعدد الفاظ کفر۔

مسئولہ: محمد داؤد خان، ٹیچر انجمن حمایت الاسلام، ہائی اسکول واسکوڈی گاما (گوا) -۱۷؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ میرا نکاح ۴؍ مئی ۱۹۷۸ء کو نسیمہ بیگم بنت شیخ عثمان کے ساتھ ہوا تھا۔ شادی کے بعد بغرض ملازمت نسیمہ نے ہماری اجازت ورضا مندی کے بغیر اپنی مرضی سے اور اپنے والد شیخ عثمان کے مشورے سے محکمۂ تعلیمات کرناٹک کو درخواست روانہ کی۔ اس کام کی تکمیل کے لیے وہ بغیر اجازت کے ہمارے گاؤں سے تقریباً ۱۰۰؍ میل دور (کاروار سے دھارواڑ تک) کا سفر کیا۔ میں بذات خود بیوی کی ملازمت کو پسند نہیں کرتا۔ میں پرہیز گار ہوں، عزت وشرافت سے زندگی گزارنے کے لیے اللہ کا دیا ہوا بہت کچھ ہے۔ ایسی حالت میں بیوی کا شوہر کے وطن سے دور (سو یا ڈیڑھ سو میل) کسی مقام پر ملازمت کے لیے جانا مجھے منظور نہ تھا۔ کیوں کہ شادی کے بعد بیوی کے نان ونفقے کا ذمہ دار بذات خود میں ہوتا ہوں۔ اور بیوی کی تمام ذمہ داری مجھ پر ہوتی ہے، اور میرا یقین کامل ہے کہ یہ نظریہ عین شریعت کے مطابق ہے۔ میں نے نسیمہ کو مشورہ دیا تھا کہ جس جگہ میں مقیم ہوں (واسکوڈی گاما) وہاں کسی مدرسہ میں معلّمہ کے فرائض انجام دے سکتی ہو۔ اگر ایسا موقع نہ ملے تو ملازمت کی ہرگز ضرورت نہیں۔ اس پر آشوب دور میں ملازمتوں کے لیے رشوتوں کا دینا بھی ضروری ہو گیا ہے۔

شیخ عثمان مجھ پر دباؤ ڈالتا کہ میں دو، تین ہزار روپئے بطور رشوت بغرض ملازمت خرچ کروں اور نسیمہ کو جہاں چاہے وہاں ملازمت کی اجازت دوں مجھے منظور نہ تھا۔ نسیمہ کا یہ کہنا تھا وہ تعلیم یافتہ ہے وہ خانہ داری کے فرائض انجام دے کر رہ نہیں سکتی، وہ ملازمت کرے گی اور چھٹیوں میں سال میں ڈیڑھ یا دو ماہ شوہر کے ساتھ رہے گی۔ اسے ملازمت کے لیے شوہر کے وطن سے دور جانے میں کوئی روک نہیں سکتا۔ اس طرح ہماری رضا مندی نہ پاکر شیخ عثمان اپنے فرزند اور لڑکے داماد کے ساتھ ایک رات ہمارے مکان میں گھس آئے۔ اور بدکلامی پر اتر آئے، جھگڑا اتنا طول پکڑا کہ انھوں نے مجھ کو مارا پیٹا۔ نسیمہ کے والد شیخ عثمان نے میری والدہ کو گالیاں دیتے ہوئے کہا کہ آج سولہ ماہ کا عرصہ ہوا، تمہارے بیٹے کو نسیمہ کو دیئے ہوئے، اِس دوران میں تم نے مجھے کیا دیا؟ خیال رہے کہ اس طرح کی کوئی شرط نکاح کے لیے نہیں تھی۔

البتہ میں نے تین ہزار روپے جن میں ایک ہزار روپے دولہا کے کپڑوں کی ہے۔ بطور قرض شیخ عثمان کو شادی کے لیے دیئے تھے۔ اس وقت اتنی رقم میں چھ پون سونے کے زیورات بنتے تھے۔ شرط یہ تھی کہ سال کے اندر نسیمہ کی پسند کے مطابق زیورات بنا کر نسیمہ کو دیے جائیں، لیکن شیخ عثمان نے اپنا وعدہ توڑ دیا۔ جھگڑے کو ختم کرنے کی غرض سے میں نے خود کہا کہ آپ زیورات بنا کر دیں یا نہ دیں، ہم کو اس سے کوئی مطلب نہیں، ہم رقم دے چکے ہیں۔ وہ آپ کی بیٹی کی رقم ہے۔ پھر بھی وہ گالیاں بکتے ہوئے چلے گئے۔ ہم نے ہر حالت میں نسیمہ کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ اپنے والد کے اشاروں پر ناچتی رہی۔ باوجود منع کرنے کے وہ اپنے والد کے ساتھ محکمہ تعلیمات تک انٹرویو کے لیے گئی۔

اس کے بعد بات بات پر جھگڑا کرنا اور جان دینے کی دھمکی دینا اس نے شروع کیا وہ کہنے لگی چاہے اسے شوہر کو چھوڑنا ہی کیوں نہ پڑے وہ ملازمت ضرور کرے گی۔ کبھی کہتی ''شریعت ایک ڈھکوسلہ ہے''، کبھی کہتی ''قیامت یوم حساب محض فریب ہے'' جب میں نے ان باتوں سے روکا ایمان مفصل پڑھ کر ترجمہ بتایا اور کہا کہ اس میں ذرا بھی شک کرنا مناسب نہیں ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا لازمی ہے۔ بیوی کے ایمان کی اصلاح کرنا اپنا فرض سمجھ کر میں نے نصیحت کی کہ توبہ کرلو اور ایمان ٹھیک کرلو۔ اگر تم ایسی باتوں سے باز نہ آؤ گی تو میں تم کو چھوڑ دوں گا۔ (یعنی میں نے احتیاطاً لفظ طلاق زبان پر نہیں لایا) تو وہ بگڑ کر کہنے لگی کہ میں ہندو ہوں کہ میرا ایمان نہیں ہے۔ میں جو چاہتی کروں گی۔ میں فرسٹ ڈیویژن میں کامیاب ہوں نوکری کروں گی۔ میں انٹرویو دے چکی ہوں، اپنے قدموں پر باقی رہوں گی میں آپ سے نہیں ڈرتی، میں خدا سے نہیں ڈرتی، میں اس کو نہیں مانتی، خدا میرا کیا بگاڑے گا، اب خدا کا ڈرمت دکھایے، خدا نے شداد کا کیا بگاڑا، فرعون کا کیا بگاڑا، میرا کیا بگاڑے گا، اس طرح کے کفری کلمات مختلف مرتبے سے وہ بار بار دہراتی رہی۔ نسیمہ کے کفری کلمات کو سن کر غصہ میں آ گیا، اور اس کو فوراً گھر سے نکل جانے کے لیے کہہ دیا، وہ کہنے لگی، میں نکاح کی اس بندش میں رہنا نہیں چاہتی۔ ایسا نکاح رہے یا نہ رہے۔ ایک بار مجھے بھی خط میں لکھا کہ آپ جیسے شوہر کی ضرورت نہیں تھی، اور بار بار کہتی کہ اس کی شادی زبردستی کر دی گئی ہے، اور کبھی کہتی کہ شادی کے پہلے میرا پتہ اس کے پاس ہوتا تو وہ مجھے اطلاع دیتی کہ میں اس سے شادی نہ کروں گی۔

اور کبھی کہتی کہ میں اسے چھوڑ دوں وہ اپنا انتظام خود کرے گی۔ نسیمہ کے کفری کلمات کو سن کر بارگاہِ

ایزدی میں گستاخی کو برداشت نہ کرتے ہوئے نسیمہ کو فوراً اس کے میکے روانہ کر دیا گیا۔ خدا کی قسم اگر دنیاوی اغراض کے لیے وہ جھگڑتی رہتی جیسا کہ وہ شروع سے کرتی آئی تھی، میں ضرور چند روز برداشت کر لیتا اور اس کے اصلاح کی کوشش کرتا۔ مگر میرے دل نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ ایسی عورت کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم رکھو۔ دماغ میں ہر وقت وہی کفری کلمات گونجتے رہتے۔ لہٰذا کافی غور و سوچ کے بعد تقریباً پندرہ روز کے بعد میں نے نسیمہ کو بذریعہ رجسٹری ڈاک طلاق نامہ روانہ کیا اور مہر کی رقم بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دی اور طلاق نامہ کی ایک نقل میں نے اس جماعت کو روانہ کی جس کے دفتر نکاح میں نکاح درج ہے۔

اب میں آپ کی ذات گرامی سے چند امور پر جواب طلب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، آپ کی ذات گرامی سے قوی امید ہے کہ آپ جواب سے ضرور بالضرور نوازیں گے۔ میں یہ وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتا ہوں۔

(۱) از روئے شرع شیخ عثمان پر کون سا شرعی حکم لگتا ہے؟ اور اس کا رویہ کہاں تک ٹھیک ہے؟

(۲) کفری کلمات کو بزبان خود مندرجہ بالا حالات میں کہنے کے بعد کیا نسیمہ دائرۂ اسلام میں رہی؟

(۳) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ میں طلاق دے کر گنہگار ہوا ہوں کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو طلاق ناپسند تھی۔ لہٰذا اسی بات کا خیال کرتے ہوئے مجھے نسیمہ کے ساتھ تجدید اسلام کے بعد تجدید نکاح کر لینا چاہیے تھا۔ اس ضمن میں کیا میں گنہگار ہوں جب کہ میں نے خدا کی جناب میں گستاخی کو برداشت نہ کرتے ہوئے یہ قدم برضا و رغبت بحالت ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اٹھایا ہے۔ اور تین طلاق دیدی ہے۔ اس ضمن میں شرعی حکم کیا ہے؟

(۴) مذکورہ بالا کفری کلمات بحالت ہوش و حواس یا بحالت غصہ یا ضد میں یا از راہِ تمسخر یا قصداً کہنا کہاں تک جائز ہے؟

(۵) نسیمہ کا بغیر اجازت و رضا مندی کے (شوہر کی) ملازمت کے لیے کوشش کرنا از روئے شرع کہاں تک مناسب ہے؟

(۶) بار بار نسیمہ کا جان کی دھمکی دینا یا خود کو آزاد چھوڑ دینے کے لیے کہنا یا اپنے قدم پر کھڑی ہونے کا ارادہ ظاہر کرنا یا شوہر کے وطن سے دور ملازمت کی کوشش کرنا یا کہنا کہ میں شوہر کو چھوڑ سکتی ہوں مگر ملازمت نہیں چھوڑ سکتی، یا یہ لکھنا کہ مجھے آپ جیسے شوہر کی ضرورت نہیں تھی کہاں تک از روئے شرع جائز ہے؟

(۷) شادی کے بعد نسیمہ کے والد شیخ عثمان کا یا اس کے بھائی شیخ نظیر کا اس کے بہنوئی محمد یوسف کا ہمارے گھر کے نجی معاملات میں مداخلت کرنے کا کیا حق ہے؟ از روئے شرع اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

سوال میں مذکورہ کلمات کفریہ کی وجہ سے نسیمہ بلاشبہہ کافرہ مرتدہ ہوگئی۔ اسلام سے نکل گئی آپ نے بہت اچھا کیا کہ ایسی نالائق بدزبان، بدطینت، عورت کو طلاق دیدی اور بلاشبہہ اس طلاق دینے پر اور اس سلسلہ میں آپ کو جو دشواریاں پیش آئیں اور جو نقصانات ہوئے سب پر آپ کو ثواب ملے گا۔ یقیناً نسیمہ کو یہ ہرگز ہرگز جائز نہیں تھا کہ بغیر آپ کی اجازت کے وہ کہیں ملازمت کرتی یوں ہی نسیمہ کے باپ کو کسی طرح یہ جائز نہیں تھا کہ وہ آپ سے جبراً روپے وصول کرے یا آپ کو مجبور کرے کہ نسیمہ کو ملازمت کرنے کی اجازت دیں۔ شادی کے بعد کہیں جانے آنے، رہنے سہنے، ملازمت کرنے، نہ کرنے کے بارے میں ماں باپ کو بیٹی پر کوئی اختیار نہیں رہتا یہ سب باتیں شوہر سے متعلق ہو جاتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ شریعت کوئی چیز نہیں، کفر ہے

مسئولہ: محمد ظہیر انصاری، سکریٹری و محمد رستم علی نائب سکریٹری چینگڑا، ہزاری باغ (جھارکھنڈ) یکم رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

ایک عامی آدمی محمد سلطان جس کا کردار بالکل داغ دار ہے خلاف شرع کام بھی کرتا ہے مثلاً رشوت لینا، بے ایمانی کرنا، جوا وغیرہ کھیلنا چند ماہ قبل ٹھیکے میں کام لیا کرتا تھا، اس وقت لڑکیوں کو اغوا کر کے اس سے زنا کرنا پیشہ بن چکا تھا، ٹھیکداری سے قبل بھی زنا کا مرتکب ہو چکا ہے اور یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اب ٹھیکیداری چھوڑ کر دعا، تعویز، علاج و معالجہ کا کام کر رہا ہے، محمد سلطان کا کہنا ہے کہ میں اللہ کا ولی ہوں، مجھے ولی اللہ کہا کرو مجھ سے جو کرامات چاہو میں دکھا سکتا ہوں، میں نے عبدالرشید نامی شخص سے یہ بھی کہا کہ میں تمہارے دل کی بھی باتیں بتا دوں گا جب کہ کچھ دن پہلے گاؤں کی ایک بیٹھک میں برجستہ یہ کہہ چکا کہ میں شریعت کو نہیں مانتا۔ شریعت کوئی چیز نہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ شریعت کا نہ ماننے والا مسلمان ہو سکتا ہے اور اللہ کا ولی ہو سکتا ہے؟

الجواب

یہ سلطان نامی شخص شیطان کا ولی ہے وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اس نے یہ بکا کہ میں شریعت کو نہیں مانتا، شریعت کوئی چیز نہیں، یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس

سے میل جول، سلام کلام بند کردیں۔ اگر بے توبہ وتجدید ایمان مرجائے تو اس کے غسل کفن دفن جنازہ میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اتنے لوگوں کو ہم نے روزی دی کیسا ہے؟

مسئولہ: عبدالمصطفیٰ رضوی، مدرسہ عزیزیہ مظہر العلوم، نچلول بازار، مہراج گنج۔ ۱۲/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید ایک با اثر اور نیم مولوی شخص ہے اور وہ مسجد میں دوران تقریر یہ کہتا ہے کہ اکیس آدمیوں کو روزی ہم نے دیا ہے اور اکثر وبیشتر یہ جملہ دہراتا ہے تو کیا اس کا یہ کہنا شرعاً مناسب ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

یہ کہنا کہ اکیس آدمیوں کو روزی ہم نے دیا، کلمہ کفر ہے عرف میں روزی کی اسناد صرف اللہ عزوجل کی طرف ہوتی ہے، غیر خدا کی طرف نہیں ہوتی۔ جو صیغہ اللہ عزوجل کے ساتھ خاص ہوا سے دوسرے کے لیے استعمال کرنا یقیناً کفر ہے۔ اس قائل پر توبہ تجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بابری مسجد کو مسجد نہ ماننے والے کا حکم

مسئولہ: محمد سلیم احمد، سریاں، بلیا- ۱۹/ رجب ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ضروری مسئلہ دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر ایک مسلمان بابری مسجد کے بارے میں یہ کہے کہ ہم اسے مسجد نہیں مانتے بلکہ اسے ایک کھنڈر مانتے ہیں۔ اس مسلمان کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ جواب دینے کی کوشش کریں، بہت مہربانی ہوگی

الجواب

اپنے اس قول کی وجہ سے یہ شخص جہنم کا مستحق ہوگیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا مرید پیر سے ملاقات نہ کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا؟

مسئولہ: محمد یونس قادری، قاضی شہر ممبئی، مکان نمبر ۱۱۴، پلاٹ نمبر ۴۱/ مالونی، ملاڈ ایسٹ ممبئی ۹۵- ۱۶/ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ زید پیر امام کا کہنا ہے کہ جو مرید اپنے مرشد کے قریب ہوتے ہوئے چوبیس گھنٹے میں ایک

بار بھی ملاقات نہ کرے تو وہ مرید طریقت کے سلسلہ میں کافر ہے۔ ایسے پیر پر شریعت کا کیا حکم ہے کہ مرید اپنے پیر کا چوبیس گھنٹے میں ملاقات نہ کرنے سے کیا آدمی کافر ہو جاتا ہے؟ شرع کے حکم سے مطلع فرمائیں۔

الجواب

اس پیر پر فرض ہے کہ اس قول سے توبہ کرے، مرید ہونے کے بعد اگر عمر بھر پیر کے پاس نہ جائے تو کافر ہونا تو بڑی بات ہے فاسق بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ حنفیت، بریلویت، دیوبندیت، وہابیت کے عنوان سے وحشت ہوتی ہے

مسئولہ: جناب مولانا سردار احمد، میلسی، ملتان، پاکستان-۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ ایک شخص کہتا ہے کہ حنفیت بریلویت، دیوبندیت، وہابیت، ایسے عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے؟

الجواب

چوں کہ یہ شخص صلح کلی ہے اس لیے اس کے اس قول میں وحشت سے مراد یہی ہے کہ وہ حنفیت، سنیت، بریلویت، سے بھی بیزار ہے اور یہ اس کی وہ گمراہی ہے جو کفر تک پہنچی ہوئی ہے۔ صحیح حدیث میں ہے:

"تفترق امتي على ثلث وسبعين فرقة كلهم في النار إلا واحدة."[1] میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب کے سب جہنم میں ہیں سوائے ایک کے۔

اس حدیث کا صریح منطوق یہ ہے کہ کلمہ گو کے مختلف فرقوں میں ایک فرقہ ضرور حق پر ہے اور جب اسے ہر فرقہ سے وحشت ہوتی ہے تو وہ اہل حق فرقہ کو بھی جہنمی اور باطل پرست جانتا ہے اور یہ یقیناً گمراہی اور کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ بد مذہبوں کا رد کرنا فرض ہے۔

مسئولہ: جناب مولانا سردار احمد، میلسی، ملتان، پاکستان-۱۲/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

[1] سنن ابن ماجه، ج:۲، ص:۲۸۷، باب افتراق الأمم۔

مسئلہ جو شخص یہ کہے کہ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں، ایسے شخص کے بارے میں صاف صریح حکم شرعی کیا ہے؟ جس کی جماعت انجمن تحریک میں تمام مسالک و مکاتیب فکر خصوصاً روافض، وہابیہ، دیوبندیہ، غیر مقلدین کے لیے دروازہ کھلے ہوں۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

مطلقاً فرقہ واریت پر لعنت بھیجنا خود لعنت کا مستحق ہونا ہے جب کوئی شخص یا کوئی جماعت گمراہی کی بات کرے تو حق پرست افراد پر فرض ہے کہ اس کا رد کریں، اور مسلمانوں کو اس باطل پرست اور باطل عقیدہ سے آگاہ کر کے مسلمانوں کو ان سے دور اور علاحدہ رہنے کی بھرپور جد و جہد کریں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باطل پرستوں سے دور رہنے کا حکم ارشاد فرمایا:

”و إياكم و إياهم لايضلونكم ولا يفتنونكم.“[1]	ان سے بچو ان سے دور ہو کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں۔ کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

یہ شخص اسی کو فرقہ واریت کہہ رہا ہے اس پر لعنت بھیج رہا ہے اس لیے اس کے کفر میں کیا شک، بد مذہبوں، گمراہوں شاتمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور گستاخان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے میل جول، سلام کلام، نشست و برخاست خورد و نوش حرام و گناہ ہے۔ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

”فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ.“[2]	یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو۔

اس کے تحت تفسیرات احمدیہ میں ہے:

”و ان قوم الظلمين يعم المبتدع و الفاسق والكافر والقعود مع كلهم.“[3]	قوم ظالمین بد مذہب، فاسق اور کافر سب کو عام ہے ان سب کے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے۔

صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا:

”إن الله اختار لي أصحابا و أنصاراً سيأتي قوم يسبّونهم وينتقصونهم	بے شک اللہ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لیے اصحاب و انصار چن لیے اور عن قریب

[1] مشکوۃ شریف، ص:۲۸، باب الاعتصام، بالکتاب والسنۃ، مجلس برکات، مبارکپور۔
[2] قرآن شریف، سورۃ الانعام، آیت:۶۸۔
[3] تفسیرات احمدیہ، ص:۲۵۵۔

فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم."[1] رواه عقيلي و ابن حبان عن انس رضى الله تعالىٰ عنه

ایک قوم پیدا ہوگی جو انھیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی۔ تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا، نہ ان کے ساتھ پانی پینا، نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا، نہ ان سے شادی بیاہ کرنا۔

"یہ حکم جب گستاخانِ صحابہ کا ہے تو گستاخانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کتنا سخت ہوگا۔"(۵)

بناءً علیہ۔ جس جماعت میں وہابی، غیر مقلد، مودودی، نیچری وغیرہ بد مذہب شریک ہوں اس میں مسلمانانِ اہل سنت کو شریک ہونا ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس شخص کی اس جماعت میں شرکت سے بچیں اور حتی الوسع اپنے زیر اثر مسلمانانِ اہل سنت کو بھی روکیں، ارشاد ہے:

"من رای منکم منکراً فليغيره بيده و إن لم يستطع فبلسانه و ان لم يستطع فبقلبه و ذلک أضعف الإيمان."[2]

تم میں سے جو کوئی، کوئی بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دل سے اسے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور حصہ ہے۔

علما پر فرض ہے کہ صلح کلی لیڈر اور اس کی جماعت کا پوری قوت کے ساتھ تحریری، تقریری رد کریں اور بھولے بھالے مسلمانانِ اہل سنت کو ان کے شر سے محفوظ رکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں چاہوں تو لڑکا پیدا کروں یا لڑکی

مسئولہ: کفیل احمد خان، بھروچ (گجرات) ۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ زید عالم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں چاہوں تو لڑکا پیدا کروں یا چاہوں تو لڑکی پیدا کروں یعنی لڑکا یا لڑکی پیدا کرنا مولوی اپنے اختیار میں سمجھتا ہے جب کہ وہ خود غیر شادی شدہ ہے تو کیا یہ دعویٰ کوئی مولوی کر سکتا ہے؟ یا یہ دجال کے الفاظ ہیں جو مولوی کے زبان سے نکل رہے ہیں اس دعویٰ کے بنا پر

[۱] فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۲۹۴۔

[۲] مشکوٰۃ شریف، ص:۴۳۶، باب الامر والمعروف، مجلس برکات مبارک پور۔

مولوی پر کیا شرعی حکم صادر ہوتا ہے؟

الجواب

یہ دعویٰ جہالت اور مجنون کی بڑ ہے ایسے دعویٰ کرنے والے جھوٹے اور فریب کار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

''کافر کی طرح خاموش رہتے ہو'' کلمہ کفر نہیں

مسئولہ: محبوب حسن انصاری، نظام پورہ، بھیونڈی - ۲؍ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا زید نے اپنی بیوی کو مارا پیٹا تو بیوی نے غصہ میں آ کر کہا کہ ''تم کافر کی طرح خاموش رہتے ہو'' تو ایسا کہنے سے بیوی پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

''کافروں کی طرح خاموش رہتے ہو'' یہ اگر چہ بہت سخت گالی ہے مگر اس کی وجہ سے بیوی کافرہ نہ ہوئی۔ یہ کلمہ کفر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کفر ہے کہ اسلام عورت کی شرم گاہ کا بال ہے۔

مسئولہ: محمد فضل الرحمٰن خاں، موضع تنگی ٹولہ، چک تھانہ مسہوا ضلع نوادہ (بہار)

مسئلہ ایک قبرستان ہے جسے غیر مسلم لوگ قبضہ کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور ایک مسلمان جس کا نام سخاوت علی خاں ہے وہ اس امر میں غیر مسلموں کا ساتھ دے رہا ہے اور سمجھانے پر مانتا بھی نہیں ہے بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اسلام کیا چیز ہے؟ اسلام تو عورت کی شرم گاہ کا بال ہے اور شرم گاہ کا استعمال تو ہم لوگ دائرۂ ادب میں کر رہے ہیں اس نے تو اسے نہایت غیر مہذبانہ لب ولہجہ میں استعمال کیا ہے اور مسلمانوں پر لاٹھی بھی چارج کیا ہے۔ لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے مسلمان کے حق میں اسلام وشرع کا کیا حکم ہے؟ اور اس پر کیا لازم آتا ہے؟

الجواب

یہ شخص سخاوت علی اسلام سے خارج ہو کر کافر ومرتد ہو گیا۔ اس کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام

بالکلیہ بند کردیں، اگر وہ بغیر توبہ وتجدید ایمان مرجائے تو نہ اسے نہلانا جائز، نہ کفنانا جائز، نہ اس کی نماز جنازہ جائز، نہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کرنا جائز، بلکہ اسے کتے کی طرح گھسیٹ کرلے جاکر کسی گڑھے میں پھینک کر دبا دیں۔ درمختار وتنویر الابصار میں ہے:: "**اما المرتد فیلقی فی حفرۃ کالکلب.**"[1] اس شخص پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان کلمات کفریہ سے توبہ کرے۔ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، مان جائے فبہا۔ اپنی بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے۔ نہ مانے تو اس کا بھی وہی حکم ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ اس کا یہ قول: اسلام کیا چیز ہے؟ اور اسلام تو عورت کی شرم گاہ کا بال ہے۔ صریح کلمۂ کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

چند کفری اشعار۔ مرتد کے احکام

مسئولہ: حبیب الحسن چشتی، عبدالشکور، روروگنج، اٹاوہ (یو. پی.)-۲۶ر صفر ۱۴۱۴ھ

مسئلہ زید ایک گانے بجانے والی پارٹی کا ممبر ہے جس میں کہ عورتیں اور مرد دونوں شامل ہیں، وہ پارٹی اکثر بڑے بڑے پروگراموں میں جاتی ہے اور اپنے گانے وناچنے کے فن کا مظاہرہ کرتی ہے۔ زید نے اب سے تقریباً دو سال قبل ایک پروگرام میں مندرجہ ذیل گانا گایا۔

(۱) دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے اس گانے کو اپنی خوشی سے مجمع عام میں گایا کیا اس گانے کے بعد زید کا اسلام وایمان سے شرعاً تعلق باقی ہے؟

(۲) کیا زید پر اس گانے کے بعد علی الاعلان توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح، تجدید بیعت ضروری ہے؟

(۳) جن مسلمانوں نے اس پروگرام میں شامل ہو کر یہ کفری گانا سنا اور خاموش رہے یا انعام واکرام دیا یا کسی بھی قسم سے اس گانے پر خوشی ومسرت کا اظہار کیا ان سب کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟

(۴) زید نے آج تک توبہ نہیں کی ہے اب برادری کے کچھ لوگ اس بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ اگر زید کو شادی میں نہیں مدعو کیا جائے گا تو ہم لوگ بھی شادی میں شامل نہیں ہوں گے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

---

[1] در مختار، ج:۳، ص:۱۳٤، کتاب الصلوٰۃ، باب صلاۃ الجنازۃ۔

گانا

تو ہندو نہ بنے گا نہ مسلمان بنے گا

انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

اچھا ہے ابھی تک ترا کچھ نام نہیں ہے　　تجھ کو کسی مذہب سے کوئی کام نہیں ہے

جس علم نے انسان کو تقسیم کیا ہے　　اس علم کا تجھ پر کوئی الزام نہیں ہے

تو بدلے ہوئے وقت کی پہچان بنے گا

انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

مالک نے ہر انسان کو انسان بنایا　　ہم نے اسے ہندو یا مسلمان بنایا

قدرت نے تو ہمیں بخشی تھی ایک ہی دھرتی　　ہم نے کہیں بھارت کہیں ایران بنایا

جو توڑ دے ہر بند وہ طوفان بنے گا

انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

نفرت جو سکھائے وہ دھرم تیرا نہیں ہے　　انسان کو جو روندے وہ قدم تیرا نہیں ہے

قرآن نہ ہو جس میں وہ مندر نہیں تیرا　　گیتا نہ ہو جس میں وہ حرم تیرا نہیں ہے

تو امن اور صلح کا ارمان بنے گا

انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

یہ دین کے تاجر یہ وطن بیچنے والے　　انسان کی لاشوں کا کفن بیچنے والے

یہ محلوں میں بیٹھے ہوئے قاتل یہ لٹیرے　　کانٹوں کے عوض روح چمن بیچنے والے

تو ان کے لیے موت کا اعلان بنے گا

انسان کی اولاد ہے انسان بنے گا

الجواب

یہ اشعار گانے والا حتماً جزماً مسلمان نہیں اگر پہلے کبھی تھا بھی تو اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی جس وقت سے یہ گانا گایا اپنی بیوی کے ساتھ جتنی ہم بستری کی زنائے خالص ہوئی جو اولاد ہوئی اولاد زنا ہوئی۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو بالکلیہ برادری سے خارج کر دیں۔ میل جول، سلام کلام، خورد و نوش سب بند کر دیں، اگر اسی حال میں مرجائے تو اس کے

غسل وکفن جنازے میں شریک نہ ہوں۔قرآن کریم میں فرمایا گیا:

"فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ."[1] یاد آنے پر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

تفسیرات احمدیہ میں ہے:

"ان القوم الظّلمين يعم المبتدع والفاسق."[2] "القوم الظّلمين" گمراہ اور فاسق کو بھی شامل ہے۔

حدیث میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا:

"فلا تجالسوهم ولا تواكلوهم ولا تشاربوهم ولا تناكحوهم."[3] نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ کھاؤ پیو، نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔

ایک روایت میں ہے:

"ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم."[4] نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو اور نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھو۔

اسی طرح سے وہ لوگ جنھوں نے ان کفری اشعار پر واہ واہ کی، انعام دیا، خوش ہوئے سب کافر و مرتد ہیں، اور سب کا حکم وہی ہے جو اس گانے والے کا ہے۔ رضا بالکفر کفر ہے۔قرآن مجید میں فرمایا گیا:"اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ."[5] اب تم بھی انھیں جیسے ہو، جب تک یہ شخص ان تمام کفری اشعار سے توبہ نہ کرلے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہولے اس سے میل جول نہ رکھا جائے، نہ اس کے یہاں کسی تقریب میں جائیں، نہ اپنے یہاں کسی تقریب میں بلائیں، جو مسلمان یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ گانے والا مرتد شادی میں شریک نہیں کیا گیا تو ہم بھی شریک نہ ہوں گے انھیں پہلے سمجھایا جائے کہ ایک مرتد کی حمایت وہ بھی حکم شرعی کے مقابلے میں سلب ایمان کا سبب بن سکتی ہے مان جائیں فبہا ورنہ جو جہنم میں جانا چاہتا

[١] قرآن شريف، پاره:٧، سورة الانعام، آيت:٦٨۔
[٢] تفسيرات احمديه ص:٢٥٥، المكتبة الاشرفيه۔
[٣] المستدرك للحاكم، ج:٣، ص:٦٣٢۔
[٤] المستدرك للحاكم، ج:٣، ص:٦٣٢۔
[٥] قرآن شريف، پاره:٥، سورة النساء، آيت:١٤٠۔

ہے اسے کون روک سکتا ہے ان کی پرواہ نہ کی جائے مسلمان کسی قیمت پر اس مرتد کو شادی میں شریک نہ کریں۔ جب تک کہ وہ بطریق شرعی اعلانیہ ان کفریات سے توبہ نہ کر لے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان نہ ہو لے۔ اس خصوص میں ذرا بھی نرمی نہ کی جائے۔ اللہ عزوجل کی گرفت بہت سخت ہے اور اس کا عذاب بہت دردناک، مسلمان کہلاتے ہوئے سر بازار اس نے اسلامی اصول پر طنز کیا، کفری بول بولا، مسلمانوں کو رسوا کیا اس کے ساتھ کیا رعایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایک شعر کی توجیہ

مسئولہ: حافظ عبد الکریم، مدرسہ فیض المصطفیٰ ہریا بستی (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں؟

ہوا جب کفر ثابت ہے یہ تمغائے مسلمانی　　نہ ٹوٹے شیخ سے زنار تسبیح سلیمانی

اس شعر کا کیا مطلب ہے؟ بیان فرمائیں۔

الجواب

اس شعر کی پوری تشریح الملفوظ حصہ اول میں مذکور ہے کفر کی دو قسمیں ہیں کفر زائل، اور کفر ثابت۔ کافروں کا کفر، کفر زائل ہے کہ قیامت کے دن بلکہ قبر ہی میں جانکنی ہی کے وقت زائل ہو جاتا ہے اور کفر ثابت ہمیشہ باقی رہتا ہے اور یہ کفر بالطاغوت ہے ارشاد ہے:

”فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا.“[1]　　جو بتوں کے ساتھ کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط گرہ تھام لی اس کو جدا ہونا نہیں۔

دانہ سلیمانی ایک پتھر ہوتا ہے جس پر حمائلی لکیر ہوتی ہے جیسے کفار زنار باندھتے ہیں کہ ایک طرف کاندھے پر ہوتے ہوئے دوسری طرف بغل کے نیچے کمر پر رہتی ہے، زنار باندھنا کفر ہے، کفار کا زنار سڑ گل جاتا ہے لیکن دانہ سلیمانی جو زنار نما لکیر ہوتی ہے وہ باقی رہتی ہے یہ تسبیح رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔ سائل نے کفر ثابت سے دانہ سلیمانی پر زنار نما لکیر مراد لی ہے جو ثابت ہے کبھی ختم نہیں ہوتی اور یہ تسبیح رکھنا

[1] قرآن شریف، سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۵۶، پارہ: ۳۔

مسلمانی تمغہ ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ کفر ثابت مسلمانی تمغہ ہے دیکھو دانہ سلیمانی پر زنار نما لکیریں ہوتی ہیں جو ثابت ہیں اس کو رکھنا مسلمان ہونے کی نشانی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی ظالم کی مدح خوانی جائز نہیں۔ مرے ہوئے کافر کے لیے مرحوم، مغفور، بہشتی بیکنٹھ باشی کہنا۔

مسئولہ: بلال احمد نوری، سنی گاؤں، بیسائی بازار، ضلع پورنیہ (بہار) - ۱۰/رجب ۱۴۱۰ھ

مسئلہ غیر مسلم وزیر اعظم کے لیے منقبت خوانی اور اس کے لیے زندہ آباد کا نعرہ لگانا اور مرے ہوئے کافروں اور بد مذہب کے لیے مرحوم یا مغفور یا بہشتی کے یا کسی ہندو مردہ کو بیکنٹھ باشی کہے یا مرے ہوئے کافر کے متعلق کہے کہ فلاں اور ہے فلاں اور ہے یہ کلام کیسا ہے کفر ہے یا نہیں؟ کہنے والا اور کہلوانے والے کے لیے کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب

غیر مسلم وزیر اعظم کی منقبت خوانی کسی طرح جائز نہیں۔ معزول وزیر اعظم نے بابری مسجد ہندوؤں کے حوالے کی، وہاں مندر بنانے کی اجازت دی۔ بلکہ بالجبر اپنی پولس اور فوج کی طاقت سے وہاں بنیاد کھدوائی۔ ہندوؤں کو شہ دے کر پورے ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نعرے لگوائے، جگہ جگہ مسلمانوں کو شہید کرایا، دکانوں کو جلوایا، مکانات میں آگ لگوائی، مسجدوں کو شہید کر دیا، ایسے ظالم مسلم دشمن کی مدح خوانی حرام و گناہ، ایسے ظالموں کے لیے زندہ آباد کا نعرہ لگانا بھی حرام و گناہ۔ کسی غیر مسلم کو مرحوم و مغفور بہشتی، بیکنٹھ باشی کہنا کفر۔ کہنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح واجب۔ اَمر کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ زندہ جاوید ہے۔ یہ مدحیہ کلمہ ہے۔ کسی غیر مسلم کی مدح جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جے وارث کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبد الغفور، چھپرہ (بہار) - ۲۶/ذو قعدہ ۱۴۰۶ھ

ہندوؤں کو جے وارث کہنے کو بتایا جاتا ہے۔

الجواب

جے کے معنی فتح کے ہیں جے وارث کے معنی ہوتے ہیں وارث کی فتح ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ مسلمانوں کو جے وارث کہنا جائز نہیں اس لیے کہ اس سے تشبہ ہو جائے گا کہ یہ ہندو ہے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ وارث کی گلی کا ایک پھیرا سو حج کے برابر ہوتا ہے کفر ہے۔ کلمہ کفر سن کر خوش ہونے والوں کا حکم۔

مسئلہ مسئولہ: عبد الغفور، چھپرہ (بہار) - ۲۶؍ ذوقعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ ایک محفل سماع میں قوال نے گایا کہ وارث کی گلی کا ایک پھیرا سو حج کے برابر ہوتا ہے۔ تو مریدوں کو حال آ گیا سب ناچنے لگے۔ کیا مذکورہ مصرع صحیح ہے؟ ایسے قوال و سامعین پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

الجواب

یہ کلمۂ کفر ہے قوال جس نے گایا اور اسے سن کر جن جن لوگوں نے حال منایا ناچے کودے، خوش ہوئے ان سب پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ ان سب کی بیعت فسخ ہو گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

چند الفاظ کفریہ۔

مسئولہ: مولانا صوفی محمد بشیر بخش رضوی نوری، امام مسجد پیر بازار، ضلع سرکھیت، نیپال - ۲۵؍ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ایک مسلمان نے کانگریس نیپال کے نشان کو دیکھا جس کا نشان تارہ تھا اور تارے میں چار شوشے تھے اس مسلمان نے جب تارے کو دیکھا تو اس نے برجستہ کہہ دیا چار شوشا جو ہیں یہ نبی کے چار یار ہیں، سب کا نام لیا، اور نام لینے کے بعد کہا کہ تارے تو نبی کے چار یار ہو گئے اور جو اس کے نیچے درخت ہے یہ انھیں کے حضور نے لگایا ہے کیوں کہ ان کے صحابہ بہت گنہگار تھے ان پر جب اللہ کا عذاب ہونے لگا تو حضور نے ان لوگوں کی قبر پر اس درخت کو لگا دیا تا کہ عذاب میں کمی واقع ہو جائے۔ مفتیان عظام کی بارگاہ عالی وقار میں یہ عریضہ پیش ہے کہ جو شخص کانگریس کے تارے کو نبی کا چار یار بتائے اور تارے کے نیچے والے درخت کو

حضور کا لگایا ہوا درخت بتائے اور یہ کہے کہ نبی کے چار یار پر اللہ کا عذاب ہو رہا ہے اسی وجہ سے حضور نے درخت لگا دیا تا کہ عذاب میں کمی واقع ہو جائے، جو شخص صحابی رسول کی شان پاک میں ایسی کھلی گستاخی کرے اس کے بارے میں قرآن وحدیث کا کیا فیصلہ ہے اور شریعت مطہرہ کیا پابندی عائد کر رہی ہے؟ مفتیان عظام قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب

یہ شخص مسلمان نہیں رہا، اسلام سے خارج ہو گیا اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو پھر سے نکاح کر کے رکھے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً ان سب اقوال کفریہ سے توبہ کرے۔ صحابۂ کرام کو گنہگار کہا اس سے بھی توبہ کرے، اگر یہ شخص ان سب باتوں سے توبہ کر لے فبہا۔ ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ جس نے میرے ٹماٹر کھائے ہیں سوّر کھائے ہیں۔

مسئولہ: محمد اشرف علی، مظفر پور (بہار) - ۵ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کے کھیت سے کسی نے ٹماٹر توڑ لیا۔ شک کی وجہ سے زید کی بیوی نے ایک روزہ دار مسلمان کو گالیاں دینا شروع کر دیا اور یہ کہا کہ جس نے میرے ٹماٹر کھائے ہیں سور کھائے ہیں، اور سور کے گوشت سے افطار کیا ہے۔ اس کی تائید اس کے شوہر نے بھی کیا۔ ایسی صورت میں از روئے شرع زید اور اس کی بیوی کو کیا سزا ملنی چاہیے؟ اس کے ساتھ کھانا پینا، یا سلام کلام کرنا چاہیے یا نہیں؟ اس کے لیے حکم شرع کیا ہے؟

الجواب

زید کی بیوی نے کسی کا نام نہیں لیا ہے اس نے یہ کہا ہے کہ جس نے میرے ٹماٹر کھائے ہیں سور کھائے ہیں اور سور کے گوشت سے افطار کیا ہے۔ غیر کی ملک چرا کر کھانا حرام ہے اور وہ بھی حرام قطعی یقینی حدیث میں ہے:

"ألا لايحل مال امرئ إلا بطيب نفس منه." [1]

اور سور کھانا بھی حرام قطعی اس معنی کر کے اس جملے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس نے کسی مسلمان پر

[1] مشکوٰۃ شریف، ص: ۲۵۵، کتاب الغصب، مطبع مجلس برکات، اشرفیہ۔

شبہہ کیا یہ بدگمانی ہے اور حرام ہے اور اس پر گالی دینا بھی حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

"سباب المسلم فسوق."[1]

زید کی زوجہ حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار ہوئی اور جہنم کی مستحق ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں کشمیریوں کی طرح گنوار ہوں کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد ظہیر الدین، موتی لال، گوال پوکھر، دیناجپور (بنگال)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید سنی صحیح العقیدہ اور عالم ہے۔ اگر زید کہے کہ میں کشمیریوں کی طرح گنوار ہوں (یا کشمیری ہوں) کیا اس قول سے لازم آتا ہے کہ زید کافر ہے؟

بکر کا قول ہے کہ زید کافر ہے اور میں اس سے رشتہ داری نہیں کروں گا۔ نیز بکر کا قول ہے کہ زید عالم بھی نہیں ہے اور زید کی دعا مقبول بھی نہیں ہوگی۔ حالاں کہ اب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ صورت مسئولہ میں بکر پر کیا شرعی حکم نافذ ہوگا۔ مع دلائل عقلیہ وبراہین نقلیہ مفصل تحریر فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

اس قول کی بنا پر کہ میں کشمیری ہوں، یا کشمیری کی طرح گنوار ہوں کفر لازم نہیں آتا، زیادہ سے زیادہ وہ گنوار نہیں ہوگا تو جھوٹ لازم آئے گا جس نے اس قول کی بنا پر زید کو کافر کہا وہ خود کافر ہوگیا۔ اس لیے کہ یہ کافر کہنا بطور شتم نہیں بلکہ بطور اعتقاد ہی ہے۔ درمختار میں ہے:

"عذّر الشاتم بيا كافر. وهل يكفر؟ إن اعتقد المسلم كافراً نعم والالا."[2]

اے کافر کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی۔ اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے ورنہ نہیں۔

بے سروپا سوالات سے کیا حاصل آپ کو یہ لکھنا چاہیے تھا کہ زید عالم ہے یا نہیں زید اگر عالم نہیں اور بکر نے کہا کہ وہ عالم نہیں تو کیا الزام۔ البتہ جو یہ کہتا ہے کہ زید کی دعا مقبول نہیں ہوگی یہ اس کی بے باکی ہے کسی کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی دعا مقبول نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] بخاری شریف، ج:۲، ص:۸۹۳، باب اللعن، مطبوعہ رضا اکیڈمی۔

[2] در مختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، ص: ۱۱٦، ج:٦، لبنان۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ جو سنی ہوگا وہ متنفّنی ہوگا؟

مسئولہ: محمد ابراہیم ٹیلر ماسٹر، فتح آباد، وایا غیاث پور، ضلع مظفر پور (بہار) -۲۷؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ

مسئلہ حکیم خدا دین انصاری سکریٹری مدرسہ فتح العلوم، فتح آباد، مظفر پور جو کہ پیر طریقت بھی ہیں کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص میرے سامنے کہتا ہے کہ میں سنی ہوں تو مجھے اختلاج قلب ہو جاتا ہے کیوں کہ جو بھی سنی ہوگا وہ متنفی ہوگا۔ اس پر جو شریعت اسلامیہ کا حکم ہے اسے صادر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب

اس قائل پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اس نے مطلقاً ہر سنی کے لیے یہ کہا کہ وہ متنفی یعنی فسادی ہوگا اس کا صریح مطلب یہ ہوا کہ وہ سنیت کو فساد سمجھتا ہے اور یہ کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیے کفر ہے

مسئولہ: انجمن نوجوانانِ وحیدیہ رضائے مصطفیٰ آستانہ نوریہ حمیدیہ، شکر تالاب، بنارس -۲۷؍ صفر ۱۴۰۳ھ

مسئلہ آج کل اکثر لوگوں کا یہ مزاج بن چکا ہے کہ کافر کو کافر نہ کہو اور تبلیغ والوں کو اس لیے سراہتے ہیں کہ وہ یہی کہتے ہیں کہ بھائی ہم کسی کو برا نہیں کہتے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کافر کو کافر کہنا چاہیے کہ نہیں؟ اور جو کافر کو کافر نہ کہے تو کیا اس کو ہم مسلمان کہیں؟ بد دین ملاؤں کا بھی غالباً یہی کہنا ہے کہ کافر کو کافر اور مسلمان کو مسلمان کہو اگر اس کے برعکس کہا تو خود ایمان سے ہاتھ دھو لے گا، یعنی کافر ہو جائے گا۔

الجواب

یہ کہنا کہ کافر کو کافر نہ کہو، کفر صریح ہے کافر کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے جو شخص یہ کہتا ہے کہ کافر کو کافر نہ کہو وہ خود کافر ہے اس پر تمام کلمہ گو فرقوں کا اتفاق ہے کہ کافر کو کافر ہی کہنا چاہیے بلکہ کافر کو کافر کہنا ضروری ہے یہاں تک کہ علما نے لکھا کہ کافر کے کفر میں، مستحق عذاب ہونے میں شک کرنے والا کافر ہے۔ عامۂ کتب میں ہے:

”من شک في كفره و عذابه فقد كفر.“[1] — جو اس کے کافر ہونے اور مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

[1] در مختار، ص: ۳۷۰، ج: ٦، کتاب الجهاد، باب المرتد، دار الکتب العلمیة، لبنان۔

یہ نص اگرچہ ایک مخصوص کافر کے لیے ہے مگر حکم عام ہے کافر کو کافر نہ کہنا قرآن مجید کی آیات اور احادیث کا انکار ہے قرآن مجید میں جگہ جگہ کافروں کو کافر کہا گیا بلکہ کافروں کو اے کافروں کہہ کر خطاب کیا گیا۔ مثلاً فرمایا گیا:

"قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ." فرما دو اے کافرو!

اس میں "قل" امر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ کافروں کو اے کافروں کہہ کر خطاب کرو۔ علاوہ ازیں یہ قائل کہنے کو کہتا ہے کہ کافر کو کافر مت کہو اس نے خود پہلے کافر کہہ لیا پھر کہتا ہے کہ کافر مت کہو تو اس قائل نے خود کافر کو کافر کہہ لیا، ایسے جاہلوں سے کیا خطاب جو خود اپنی کہی بات نہ سمجھ سکیں، خود تو کافر کو کافر کہیں اور دوسروں کو منع کریں۔ سارے دیوبندی، رافضیوں، قادیانیوں کو کافر کہتے ہیں ان تبلیغیوں سے پوچھیے کہ تمہارے مولوی رافضیوں، قادیانیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں۔ غرض یہ کہ یہ کہنا کہ کافر کو کافر مت کہو، کلمۂ کفر ہونے کے ساتھ ساتھ بالکل غلط بات ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہم کو دین سے کام نہیں

مسئولہ: ریاض احمد امجدی، محمد آبادی

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ کے چند بچے ہیں جس میں سے ایک بچہ نے کسی دوسرے بچہ کے ساتھ شرارت کی تو اس کے والدین نے ہندہ سے شکایت کیا تو ہندہ نے غصہ میں آکر کہا کہ ہم لوگوں کو اپنے کام سے مطلب ہے دین اور دنیا سے کوئی کام نہیں اس صورت میں ہندہ کیا اسلام سے خارج ہے؟ پھر سے نکاح کرے جواب مع حوالہ۔

الجواب

یہ کہنا ہم لوگوں کو دین سے کوئی کام نہیں بلاشبہ کلمہ کفر ہے، لیکن عرف عام میں روزمرہ کی بول چال میں دین کا اضافہ مبالغہ کے لیے ہوتا ہے۔ مراد دین سے بے تعلقی نہیں ہوتی، بے تعلقی کے اظہار میں مبالغہ مراد ہوتا ہے۔ اس لیے قائل کو کافر تو نہیں کہا جائے گا۔ مگر احتیاطاً توبہ وتجدید ایمان ونکاح کا حکم دیا جائے گا۔ درمختار میں درر وغیرہ سے ہے:

"إذا كان في المسئلة وجوه توجب الكفر ووجه واحد يمنعه فعلى المفتي الميل لما يمنعه."(۱)

جب کسی مسئلے میں کفر کی کئی صورتیں ہوں اور ایک صورت ایسی ہو جو کفر سے مانع ہو تو مفتی کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسی صورت اختیار کرے جو کفر سے مانع ہو۔

مگر اس کے تحت شامی میں ہے:

"و على هذا ينبغي أن يكفر من شتم دين مسلم ولكن يمكن التاويل فينبغي ان لا يكفر حينئذ و اما امره بتجديد النكاح فهو لا شک فيه احتياطا."(۲)

اس بنیاد پر کسی مسلم کے دین کو گالی دینے والے کی تکفیر کرنی چاہیے لیکن چوں کہ تاویل ممکن ہے اس لیے اب تکفیر کرنا مناسب نہیں۔ اور رہا احتیاطاً تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جانا تو اس میں کوئی شک نہیں۔

عالم گیری میں ہے:

"ما كان في كونه كفرا اختلاف فان قائله يومر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک بطريق الاحتياط."(۳)

جس قول کے کفر ہونے میں اختلاف ہو تو اس کے قائل کو احتیاطاً تجدیدِ نکاح، توبہ اور اس سے رجوع کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

اس لیے یہ حکم نافذ ہوگا کہ ہندہ اس کلمہ سے توبہ کرے اور تجدید ایمان و نکاح بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایمان مفصل کے ترجمے میں تحریف

مسئولہ: علی امام خان، مقام و پوسٹ بھگت پور، اڑیسہ

 زید موصوف نے ایمان مفصل کے ترجمہ اس طرح کیا آمنتُ باللّٰہ (معاذ اللہ) وہ ایک

(۱) در مختار، ج:٦، ص:٣٦٨، كتاب الجهاد، باب المرتد۔
(۲) شامی، ج:٦، ص:٣٦٧، كتاب الجهاد، باب المرتد۔
(۳) عالم گیری، ج:۲، ص:۳۸۳، باب احكام المرتدين ما يتعلق بتلقين الكفر الخ۔

بلی تھی، و ملئکتہ وہ ملائی کھاتی تھی، و کتبہٖ وہ کتاب پڑھتی تھی، و رسلہٖ وہ رسول کی پیاری تھی، ایسا ترجمہ کرنا اور استہزاءً ایمان کی باتوں کا مذاق اڑانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب

اگر یہ صحیح ہے تو یہ امام کافر و مرتد ہو گیا، اسلام سے خارج ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اب نہ اس کی نماز نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ جب اس نے یہ کفری قول کیا ہے اس وقت سے لے کر اب تک اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی ہیں سب کو دوبارہ پڑھیں۔ اس امام پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے۔ کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تعزیہ داروں کو کافر کہنا کیسا ہے؟

مسئلہ مسئولہ: محمد واحد، موضع امونہ، پوسٹ بارون، ضلع فیض آباد، (یو. پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و شرع متین ایسے لوگوں کے بارے میں جنھوں نے ہم سنی مسلمانوں کو تعزیہ رکھنے اور ڈھول تاشہ بجانے کے سلسلے میں کافر اور یزیدی لشکر کہا ہے اور کہنے والوں میں سے ایک شخص مسجد کا امام بھی ہے جس کے پیچھے ہم سب لوگ نماز پڑھتے ہیں، تعزیہ داروں میں سے ایک شخص اذان دیتا تھا، ایک شخص نے انھیں لوگوں میں سے بولا کہ تم اذان مت دو، تمھارا اذان دینا حرام ہے۔

الجواب

تعزیہ داروں کو جن لوگوں نے کافر یزیدی کہا اگر یہ گالی کے طور پر ہے تو بھی گناہ، حدیث میں ہے: "سباب المسلم فسوق." [1] مسلمانوں کو گالی دینا گناہ ہے، اگر یہ تعزیہ داروں کو جان کر کافر کہا تو یہ لوگ خود کافر ہو گئے۔ درمختار میں ہے:

"عزّر الشاتم بیا کافر. وھل یکفر؟ إن اعتقد المسلم کافرا نعم وإلاّلا." [2]

اے کافر کہہ کر گالی دینے والے کو سزا دی جائے گی۔ اور کیا وہ کافر ہو جائے گا؟ ہاں اگر مسلمان کو کافر اعتقاد کرے ورنہ نہیں۔

---

[1] بخاری، ج:۲، ص: ۸۹۳، کتاب الادب، باب مانھی عن السباب واللعن، رضا اکیڈمی۔

[2] در مختار، ج:، ص:۱۱٦، باب العتزیر، زکریا بک ڈپو۔

ہر دوصورت میں امام اس لائق نہیں کہ اسے امام رکھا جائے، اسے امامت سے معزول کر دیا جائے، ہاں اگر امام توبہ کرلے اور جنھیں کافر یزیدی کہا ان سے معافی مانگ لے اور بصورت ثانی توبہ وتجدید ایمان ونکاح کرلے تو اسے امام رکھ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

توبہ کر لینے کے بعد تائب کو کافر کہنے والے پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: محمد حبیب رضا مصباحی، مقام وپوسٹ لال گنج، ضلع پورنیہ (بہار) - ۱۹ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۴ھ

مسئلہ زید نے دوران تقریر ابلیس لعین کی مذمت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''ابلیس لعین اپنی جماعت میں نبی بن کر آیا'' بکر زید کی طرف متوجہ ہوا تو زید نے کہا کہ شیطان اپنی جماعت میں دوبار نبی بن کر آیا، ایسا ہم نے کسی کتاب میں دیکھا ہے بکر! آپ بھی تحقیق کریں۔ زید نے حدودِ شرعیہ کا احساس کرتے ہوئے دوبار اسی گاؤں میں متصل مجمع عام میں مع انھیں سامعین کے توبہ کیا اور کرایا۔ زید کے توبہ کے تقریباً ایک ماہ بعد مذکورہ مسئلہ سے متعلق عبارت میں ردوبدل کر کے بعض شر پسند، تعصب پسند، اور ذاتی مفاد پرست حضرات کفریہ فتویٰ اپنوں، غیروں، چوک، چوراہوں، مدرسہ اور مسجدوں میں چسپاں اور تقسیم کرتے اور کراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زید کافر ہے ان سے ملنا جلنا حرام ہے۔ ایسی تینوں مذکورہ صورت میں شرعی احکام مع دلائل وبراہین تحریر فرمائیں اور فرمائیں کہ توبہ کے علم کے بعد زید کو کافر کہنا کیا عندالشرع درست ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

زید نے جب مذکورہ جملہ سے توبہ کر لی تو جو لوگ توبہ کا علم رکھتے ہوئے اس کی تشہیر کر رہے ہیں وہ فتنہ و فساد مچا رہے ہیں اور اگر اب یہ زید کو کافر اعتقاد کرتے ہیں تو خود کافر ہیں۔ حدیث میں ہے:

''ایما امری قال لاخیه کافر فقد باءبها أحدهما.''[۱] جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ کفر دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوگا۔

اس سے ہٹ کر زید نے جو جملہ کہا تھا اس کا کفر ہونا خود محل نظر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۲] مسلم شریف، ج:۱، ص:۵۷، باب من قال لاخیه المسلم یا کافر۔

دوسرے مذہب کے رواج پر عمل کرنا۔

مسئولہ: محمد قمر الدین، ضلع اتر دیناجپور (ویسٹ بنگال) -۲۵/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ایک مسلمان نماز، روزہ وغیرہ کا پابند ہے لیکن دوسرے مذہب کے رواج پر بھی عمل کرتا ہے۔

الجواب

یہ شخص مسلمان نہیں کافر ومشرک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقہاے کرام نے فرمایا انسان روزانہ تجدید ایمان کرلیا کرے اور مہینے میں ایک دو بار تجدید نکاح کرلیا کرے۔

مسئولہ: جناب محمود جعفر صاحب، دی گرین سوپ کیمل اسٹریٹ، بنگلور، کرناٹک -۲۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے کرام اس بارے میں کہ:

شامی شریف مطبوعہ دار الکتب مصر جلد اول ص:۳۲ میں ہے: تجدید نکاح امرأته عند شاهدين في كل شهر مرة او مرتين. اس کا ترجمہ کیا ہے، اور کس مسئلہ میں لکھی گئی ہے؟

الجواب

آپ نے شامی کی یہ عبارت دیکھی وہیں دیکھ لیتے تو معلوم ہوجاتا کہ یہ حکم کس بنا پر ہے۔ علامہ شامی تفصیل فرمارہے تھے کہ آدمی جتنے علم کا محتاج ہے اتنا علم حاصل کرنا اس پر عین فرض ہے۔ اس کی مختلف انواع بیان کرنے کے بعد اخیر میں لکھتے ہیں:

”و علم الألفاظ المحرمة أو المكفرة ولعمرى هذا من أهم المهمات في هذا الزمان لأنك تسمع كثيرا من العوام يتكلمون بما يكفر وهم عنها غافلون والاحتياط أن يجدد الجاهل ايمانه

ان الفاظ کا جاننا جن کا بولنا حرام ہے یا کفر ہے، فرض ہے، اور یہ اس زمانہ میں تمام اہم چیزوں سے بڑھ کر اہم ہے۔ اس لیے کہ تم بہت سے عوام کو سنتے ہو کہ وہ کفری کلمات بکتے ہیں اور اس سے غافل رہتے ہیں، اور احتیاط یہ ہے کہ جاہل روزآنہ تجدید ایمان

كل يوم ويجدد نكاح امراته عند شاهدين في كل شهر مرة أو مرتين. إذا الخطاء وإن لم يصدر من الرجل فهو من النساء كثيراً."[1]

کرے اور دو گواہوں کے سامنے اپنی عورت سے ہر مہینے ایک دو بار تجدید نکاح کرے، اس لیے کہ غلطی بالفرض اگر مرد سے نہ ہو تو عورتوں سے بہت ہوتی ہے۔

اس سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت علامہ شامی نے یہ ہدایت صرف جاہلوں کے لیے کی ہے، اور وہ بھی بطور احتیاط اس بنیاد پر کہ جاہل کلمات کفر کو نہیں جانتا۔ خصوصاً عورتیں۔ جاہل کلمات کفر تک بک دیتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ اس نے کفر بکا ہے کلمہ کفر بکنے سے ایمان بھی جاتا رہا ہے اور عورت بھی نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اب اگر کسی مرد یا عورت نے کلمہ کفر بکا اور اسے اس کا احساس بھی نہ ہوا کہ میں نے کلمہ کفر بکا ہے۔ اب اگر معاذ اللہ اسی حال میں مر گیا تو دنیا سے کافر گیا، اپنی عورت سے جتنی صحبت کی زنا ہوئی، احتیاط اس میں ہے روز آنہ تجدید ایمان کرے اگر بالفرض کوئی کلمہ کفر بکا ہے تو ایمان درست ہو جائے، مرے تو مسلمان مرے، تجدید ایمان میں کوئی دقت نہیں۔ تنہا بھی ہو سکتا ہے۔ پہلے استغفار کرے، پھر کلمہ پڑھے اور صرف اتنا کہہ دے کہ میں مذہب اسلام کو حق جانتا ہوں، مذہب اہل سنت و جماعت کو حق مانتا ہوں۔ اس کا حکم حدیث میں بھی ہے۔ فرمایا:

"جدّدوا ايمانكم بقول لااله إلا الله."[2] کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کرو۔

تجدید نکاح میں یہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی کفر صادر ہو گیا ہے جس کی وجہ سے عورت نکاح سے نکل چکی ہے تو تجدید نکاح کے بعد اس سے وطی جائز ہو جائے گی۔ اس میں چوں کہ عورت کی رضا اور دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے جس میں تھوڑی سی دقت ہے اس لیے اس کے لیے مہینے میں ایک دو بار کی ہدایت کی، پھر یہ دونوں حکم بر بنائے احتیاط ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بدعت و شرک و عبادت کی تعریف۔ شرک کی کتنی قسمیں ہیں؟

مسئولہ: محمد حبیب الرحمٰن، مدرسہ نور الہدیٰ شرالکوپہ، شیموگہ، کرناٹک — ۲۹ محرم ۱۴۱۵ھ

مسئلہ بدعت، شرک، دین، عبادت، ان چاروں کی صحیح جامع مانع تعریف فرمائیں اور ایسی

[1] رد المحتار، ج:۱، ص:۱۲۶، المقدمہ مطلب فی فرض الکفایہ و فرض العین، مطبع ذکریا۔
[2] المسند لاحمد بن حنبل، ج:۲، ص: ۳۵۹۔

تعریف جس پر کوئی اعتراض نہ اٹھ سکے۔ مع غرض وغایت کے اور قرآن شریف کے معنی بتاتے ہوئے غرض وغایت وموضوع برائے کرم ضرور تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

الجواب

(الف) بدعت ہر اس کام کو کہتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ رہا ہو، پھر اس کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) حسنہ (۲) مباحہ (۳) ممنوعہ۔

بدعت حسنہ: ہر وہ اچھا کام ہے جو عہد رسالت کے بعد ایجاد ہوا ہو جیسے تراویح باجماعت، خطبہ کی دوسری اذان، قرآن مجید پر اعراب لگانا، کتب فقہ وحدیث وتفسیر کی تعلیم وتدریس یا وہ اوراد ووظائف جو قرآن واحادیث میں مذکور نہیں مگر علما ومشائخ سے منقول ہیں اور مسلمانوں میں رائج و معمول ہیں جیسے ذکر جہر، ذکر خفی وغیرہ یا جیسے کوئی شخص روزآنہ بعد نماز فجر بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے یا جیسے تمام دینی اجلاس میں رائج ومعمول ہے کہ جلسہ شروع ہونے سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، یہ چیزیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ سے منقول نہیں مگر سب مسلمانوں میں رائج ومعمول ہیں۔ بدعت کی یہ قسم اس حدیث سے ماخود ہے کہ فرمایا:

”من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ أجرھا وأجر من عمل بھا من بعدہ، من غیر أن ینقص من أجورھم شئ.“ رواہ مسلم عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ.[1]	جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ ایجاد کیا اسے ایجاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے سب کے برابر ایجاد کرنے والے کو ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔

واضح ہو کہ ایجاد کرنا اسی وقت صادق آئے گا جب پہلے سے وہ طریقہ رائج نہ ہو۔

بدعت ممنوعہ: کسی برے طریقے کا ایجاد کرنا جو کسی ارشاد شرعی کے معارض ہو، جیسے بد مذہبوں کے عقائد جو اہل سنت کے مزاحم ہوں یہ بھی حدیث مذکور کے اخیر حصے سے ظاہر ہے فرمایا:

”من سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فلہ وزرھا و وزر من	جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ ایجاد کیا اس پر ایجاد کرنے کا گناہ ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس

[۱] مشکوٰۃ شریف، ج:۱، ص:۳۳، کتاب العلم، مجلس برکات۔

عمل بها من بعده من غیر أن ینقص من أوزارهم شئ."[1]

پر عمل کریں گے سب کے برابر اس پر گناہ ہے۔ بغیر اس کے کہ عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی ہو۔

نو ایجاد طریقہ کون اچھا ہے کون برا ہے، اس کا مدار اس پر ہے کہ اگر اس کی اصل قرآن و حدیث میں موجود ہو تو وہ حسنہ ہے اور اگر وہ قرآن و حدیث کے معارض ہو تو سیئہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا:

"ما احدث مما یخالف الکتاب والسنة والأثر و الإجماع فهو ضلالة. وما احدث من الخیر مما لا یخالف شیئا من ذلک لیس بمذموم."[2]

ایسی چیز ایجاد کرنا جو کتاب (یعنی قرآن) و سنت واثر یا اجماع کے مخالف ہو وہ ضلالت ہے اور ایسی اچھی بات ایجاد کرنا جو ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہو وہ مذموم نہیں۔

دونوں کے بیچ میں بدعت مباحہ ہے جیسے نئے نئے کھانے اور پینے کے سامان، پہننے کے لیے نئے نئے قسم کے کپڑے، نئی نئی سواریاں مذکورہ بالا تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ بدعت حسنہ کرنے والے پر ثواب ہے اور بدعت مباحہ کرنے والے پر نہ عذاب ہے نہ ثواب۔ البتہ بدعت سیئہ کرنے پر گناہ ہے اور یہی حدیث مشہور "کل بدعة ضلاله." سے مراد ہے اب اگر کوئی شخص کسی چیز کو بدعت کہہ کر روکتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ اسے بدعت سیئہ کا اعتقاد رکھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ یہ کام قرآن کی فلاں آیات، یا فلاں حدیث، یا فلاں اثر، یا فلاں اجماع کے مخالف ہے، اسی کی روشنی میں وہابی جب کہتے ہیں کہ میلاد، قیام، عرس، فاتحہ بدعت وحرام ہے تو اس وہابی کے ذمہ ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ یہ چیزیں قرآن کی کس آیت، کس حدیث، کس اثر، کس اجماع کے معارض ہیں، اور محض منہ زوری سے یہ کہنا کہ چوں کہ یہ کام عہد رسالت وصحابہ میں نہیں تھے اس لیے بدعت وحرام ہے۔ جواب الف کے ضمن میں جو حدیث مذکور ہوئی اس کا رد ہے اور جو حدیث کا رد کرے وہ اپنے ایمان کی خبر لے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(ب) شرک اللہ کی ذات یا اس کی صفات یا عبادات میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے، شرک کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) شرک فی الذات، (۲) شرک فی الصفات، (۳) شرک فی العبادات۔ شرک فی الذات یہ

[۱] مشکوٰۃ شریف، ج:۱، ص:۳۳، کتاب العلم، مجلس برکات۔

[۲] مرقات شرح مشکوۃ، ج:۱، ص:۲۱۶، اقسام البدعة، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، مکتبہ اشرفیہ۔

ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کو اللہ کے برابر اللہ کے مثل تمام ذات وصفات میں جاننا اور ماننا۔

شرک فی الصفات یہ ہے کہ اللہ عزوجل جیسی کوئی صفت بندے کے لیے ثابت کرنا۔ مثلاً اللہ عزوجل جیسی عظیم قدرت کسی بندے کے لیے ثابت مانا جائے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی تمام صفات غیر متناہی بالفعل، واجب، قدیم، غیر مخلوق ذاتی ہیں۔ مثلاً علم باری تعالیٰ کا علم غیر متناہی بالفعل، قدیم، واجب غیر مخلوق، ذاتی ہے۔ اب اگر کسی کے لیے غیر متناہی علم مانا جائے یا ذاتی مانا جائے، یا واجب مانا جائے، یا غیر مخلوق مانا جائے تو یہ شرک ہوگا۔ لیکن اگر کسی مخلوق کے لیے متناہی علم، عطائی علم، حادث علم، ممکن علم، مخلوق علم مانا جائے تو یہ شرک نہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ عالم، علم والا ہے اور مخلوق کو بھی عالم کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کو بھی علیم کہا جاتا ہے، اور بندوں کو بھی علیم کہا جاتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ." [1]　　بے شک میں حفاظت والا، علم والا ہوں۔

کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو عالم یا علیم اس معنی کر کہا جاتا ہے کہ اس کا علم ذاتی، غیر متناہی بالفعل، واجب، قدیم، غیر مخلوق ہے اور سیدنا یوسف علیہ السلام نے جو اپنے آپ کو علیم کہا تو اس سے مراد یہ ہے کہ ان کا علم متناہی، عطائی، ممکن، حادث، مخلوق ہے۔ اسی فرق کے اعتبار سے اللہ عزوجل نے اپنی بہت سی صفات کا اطلاق بندوں پر کیا ہے۔ اللہ عزوجل رؤف رحیم ہے، اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی رؤف رحیم فرمایا، ارشاد ہے:

"بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ." [2]　　مسلمانوں پر کمال مہربان مہربانی۔

اللہ عزوجل حفیظ وعلیم ہے، حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

"اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ." [3]　　بے شک میں حفاظت والا، علم والا ہوں۔

اللہ عزوجل سمیع وبصیر ہے، اس نے نوع انسان کے لیے فرمایا:

"فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا." [4]　　تو ہم نے اسے سنتا دیکھتا کر دیا۔

(ج) کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کے معنی ومفہوم عوام وخواص سبھی جانتے ہیں لیکن اس کی جامع

---

[1] قرآن شریف، سورۃ یوسف، پارہ: ۱۲، آیت: ۵۵۔

[2] قرآن شریف، سورۃ التوبۃ، پارہ: ۱۱، آیت: ۱۲۸۔

[3] قرآن شریف، سورۃ یوسف، پارہ: ۱۲، آیت: ۵۵۔

[4] قرآن شریف، سورۃ الدھر، پارہ: ۲۹، آیت: ۲۔

مانع تعریف کر کے مطابق کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ جیسے حرکت، سکون، زمان، مکان وغیرہ۔ مثال کے طور پر حرکت وسکون کو لے لیجیے اس کو عام، خاص، عالم، جاہل سبھی بولتے ہیں لیکن اسی کی تعریف کر کے عوام کو سمجھانا کارے دارد جیسے حرکت کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ کسی چیز کا درجہ بدرجہ، رفتہ رفتہ قوت سے فعل کی طرف نکلنا، آپ تجربہ کر کے دیکھ لیجیے، حرکت بولیے گا تو ہر شخص سمجھ لے گا۔ لیکن تعریف کو جان کر کے کسی کو سمجھنا بڑا مشکل ہے یہی قصہ عبادت کا ہے، عبادت کا معنی مفہوم ہر مسلمان جانتا ہے اور سمجھتا ہے لیکن اس کی تعریف کر کے عوام کو سمجھانا بہت مشکل ہے۔ علما نے عبادت کی تعریف یہ کی ہے: کسی کے لیے انتہائی خضوع کرنا۔ خضوع کے معنی انکساری کرنے کے ہیں، اور اس کا تعلق دل سے ہے، اور انکساری کرنے کے مختلف مدارج ہیں۔ مثلاً چھوٹے بھائی کا بڑے بھائی کے لیے انکساری کرنا، بیٹے کا باپ کے لیے انکساری کرنا، شاگرد کا استاذ کے لیے انکساری کرنا، امتی کا نبی کے لیے انکساری کرنا۔ ان سب کے مدارج ایک نہیں، آپ غور کریں گے تو آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی۔ انکساری کا سب سے اعلیٰ درجہ وہ ہے جو بندہ خدا کے لیے کرتا ہے یہی عبادت ہے۔ بقیہ مدارج میں اعلیٰ درجے کی انکساری نہیں اس لیے وہ تعظیم ہے عبادت و تعظیم میں فرق بہت دقیق ہے۔ اسی فرق کو نظر انداز کر کے وہابی گمراہ ہو گئے۔ اب آپ اس کو ایک دو مثال سے سمجھیے۔

ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا یہ اظہار خضوع ہے یہی ایک جگہ تعظیم ہے اور ایک جگہ عبادت۔ نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عبادت ہے لیکن فقہاے احناف نے یہ لکھا ہے کہ زائر جب آستانۂ عرش کاشانۂ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو تو اسی طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے عالم گیری وغیرہ میں ہے: ''حضور کے مواجہہ میں اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے مواجہ اقدس میں اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عبادت نہیں تعظیم ہے۔'' اس سے واضح مثال لیجیے، تمام مسلمانوں میں رائج و معمول ہے کہ اپنے اساتذہ علما مشائخ کے روبرو اسی طرح دوزانو بیٹھتے ہیں جس طرح نماز میں۔ نماز میں اس طرح بیٹھنا خدا کی عبادت اور اساتذہ، علما، مشائخ کے سامنے بیٹھنا تعظیم، ان دونوں مثالوں سے ظاہر ہے کہ ایسے بہت سے افعال ہیں کہ کبھی عبادت ہوتے ہیں کبھی تعظیم ان دونوں میں فرق نیت سے ہے۔ اگر کسی کے حضور انتہائی انکساری اور تذلل کی نیت سے کی جائے تو عبادت اور انتہائی تذلل و انکساری کا درجہ کم ہو مگر انکساری تذلل ہو تو یہ تعظیم۔ ان سب باریک باتوں سے ہٹ کر مختصر اور واضح الفاظ میں اس کو یوں کہہ سکتے

ہیں۔ کسی کو خدا سمجھ کر اس کے سامنے جو تذلل وانکساری کی جائے وہ عبادت ہے، اور اگر کسی کو خدا نہ سمجھا جائے اور خدا مانے بغیر اس کے فضل وکمال کو ذہن میں رکھ کر اس کے لیے انکساری وتذلل کی جائے تو یہ تعظیم ہے۔ شرک غیر کی عبادت ہے، تعظیم عبادت نہیں۔ وہابی عبادت کی یہ تعریف کرتے ہیں: کسی کے اندر فوق الفطرت قوت مان کر اس کے تقرب کے لیے کوئی عمل کرنا۔ یہ تعریف وہابیوں کی گڑھی ہوئی ہے۔ سلف و خلف میں سے کسی سے یہ تعریف منقول نہیں اور کئی وجہ سے باطل جس کا مفصل بیان بجرڈیہہ کے مناظرے کی روداد میں مذکور ہے، اسے منگا کر دیکھ لیجیے، مجھے فرصت کم ہے اس لیے زیادہ تفصیل نہیں کر سکتا۔ نیز نزھۃ القاری شرح بخاری جلد اول میں بھی اس کی بقدر ضرورت تفصیل مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تعزیہ کے سامنے ہندو عورتوں سے ہندو دیوتاؤں کی جے لگوانا کفر ہے

مسئولہ: محمد علی جان انصاری، موضع بھونسراہی، گنگوہی، ضلع سرگوجہ (ایم. پی.)-۵ر ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ موضع سون پور کا رہنے والا جواد علی محرم الحرام میں تعزیہ بناتا ہے، اور غیر مسلم عورتوں کو دس بیس کی تعداد میں جمع کرا کر تعزیے کے سامنے کھڑا کر کے مورچھل جھلواتا ہے اور جیسے غیر مسلم قوم کے لوگ دھام میں جھومتے ہیں ویسے ہی سب عورتیں جھومتی ہیں۔ کوئی کہتا ہے گدّ رگڑھ کی دیوی کی جے، تو کوئی بولتا ہے کہ بوڑھا دیوی کی جے اور یہ سب چھپوانے کا مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں سے ایک ایک ہزار روپے لے کر یہ کہتا ہے کہ یہ تعزیہ جو بنایا ہوں وہ تمھیں لوگوں کے پیسے سے بنا ہے۔ جواد علی ایسا کتنے سالوں سے کرتا آرہا ہے، کسی کے کہنے کو نہیں سنتا۔

جواب طلب بات یہ ہے کہ ایسے شخص یعنی جواد علی کے بارے میں شریعت کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے۔ حضور سے گزارش ہے کہ بیان فرمایا جائے تاکہ ہم لوگ اسی جواب کے مطابق عمل کریں۔ فقط والسلام،

بینوا وتوجروا۔

الجواب

تعزیہ بنانا حرام وگناہ ہے اور تعزیہ کے پاس ہندو عورتوں کو جمع کر کے ہندو دیوتاؤں کی جے پکاروانا کفر۔ اس لیے جواد علی مسلمان نہ رہا، اسلام سے خارج ہو کر کافر ومرتد ہو گیا، اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو پھر سے نیا نکاح

کر کے رکھے۔ اگر جواد علی مان جائے فبہا ورنہ مسلمان اس کا مکمل بائیکاٹ کر دیں۔ سلام کلام، میل جول بند کر دیں اور اگر اسی حال پر مر جائے تو اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کے مذہبی میلے میں شرکت کا حکم

مسئولہ: حاجی شبیر علی، شبنم میڈیکل اسٹور، قیصر گنج، ضلع بہرائچ - ۱۵؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ ہندوؤں کے مذہبی میلے تہوار، مثلاً دسہرا وغیرہ جس میں ہندوانہ ناچ، گانا، باجے ہوں اور خلاف اسلام نعرہ بازی ہوتی ہو ایسے جلوس میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کسی نے ایسے جلوس میں شرکت کی ہے تو اس کے لیے شریعت اسلام کا کیا حکم ہے؟ بینوا بالکتاب۔

الجواب

غیر مسلموں کے مذہبی میلوں، جلوسوں میں شریک ہونا سخت حرام وگناہ ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے۔ مثلاً ان کا جتھا بڑھانے کی نیت سے کوئی شریک ہوا، یا ان کے کفری کاموں کو اچھا جانا تو کفر ہے اور اگر صرف تماشہ دیکھنے یا لہو ولعب کی نیت سے شریک ہوا تو حرام وگناہ ہے۔ عالم گیری میں کفری اقوال و افعال کے بیان میں ہے:

”وبخروجه إلى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم وبشرائه يوم النيروز شيئا لم يشتريه قبل ذلك تعظيمًا لنيروز لا للاكل والشرب.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرکانہ میلوں میں تکثیر سواد کی نیت سے جانا کفر ہے۔
بد مذہبوں کے جلسوں میں شریک ہونا حرام۔

مسئولہ: لیاقت حسین قادری، معرفت قاری عبد الرحمٰن قادری، مدرسہ تعلیم الاسلام، ضلع کھیری - ۲۳؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

مسئلہ وہابی، دیوبندی، قادیانی، جماعت اسلامی، تبلیغی جماعت وغیرھم کے جلسوں واجتماع میں

[1] عالم گیری، ص: ۲۷۷، ج: ۲، کتاب السیر، الباب التاسع، فی أحکام المرتدین، رشیدیہ، پاکستان۔

اہل سنت و جماعت کو شریک ہونا از روئے شرع کیسا ہے؟ جب کہ آقائے نعمت حضور مفتی اعظم ہند کا فتویٰ ہے کہ ہندوؤں کے مشرکانہ میلوں میں اہل سنت و جماعت کے لوگوں کے شریک ہونے سے تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم آتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو فتاویٰ مصطفویہ کتاب الایمان ص: ۸۸۔ اب اس فتویٰ کی رو سے مذکورہ بالا جتنی بھی جماعتیں ہیں سب پر متفقہ فتویٰ ہے کہ کافر ہیں نیز ان پر اشد کفر ہے اور یہ مذہب اسلام کے آستین کے سانپ ہیں اب مسئلہ امر طلب یہ ہے کہ اب بد مذہبوں کے جلسہ و اجتماع میں تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہوگا یا نہیں؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشرکین کے مشرکانہ میلوں مثلاً دسہرا، جنم اسٹمی، دُرگا پوجا وغیرہ میں بہ نیت تکثیر سواد شرکت پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہونے کا حکم فرمایا ہے جس پر قرینہ سوال کی عبارت ہے۔ سوال یہ ہے: ''ہنود کا وہ مشرکانہ میلہ جو بتوں کی پرستش کے لیے ہوا کرتا ہے۔ جیسے دسہرا، جنم اسٹمی، درگا پوجا، کالی پوجا وغیرھم جس میں مراسم کفریہ شرکیہ کے علاوہ ہر قسم کے ناچ تماشے اور لہو لعب ہوتے ہیں۔ ایسے میلوں میں مسلمانوں کا بحیثیت تماشائی بالغرض خرید و فروخت شریک ہونا کیسا ہے؟ جواب میں فرمایا ایسے میلوں میں بحیثیت تماشائی جانا حرام، حرام، حرام، اشد حرام بہت اخبث نہایت ہی اشنع کام بحکم فقہائے کرام معاذ اللہ کفر انجام ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے: ''**من کثر سواد قوم فهو منهم.**''[1]

ان لوگوں پر توبہ و تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم۔

جواب میں حدیث مذکور دلیل کے موقع پر ذکر کرنا مشعر علت ہے۔ یعنی اس حکم کی علت تکثیر سواد ہے اب اس جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ یہ حکم مشرکانہ و کافرانہ میلوں کے ساتھ خاص ہے یعنی ان میلوں کے ساتھ جو مراسم کفر و شرک انجام دینے کے لیے کیے گئے ہوں وہ بھی اس وقت جب کہ تکثیر سواد کے لیے جاتے ہوں۔ لہٰذا بد مذہبوں کے جلسوں پر یہ حکم منطبق نہ ہوگا اس لیے ان کے اجتماعات اور جلسوں میں شرکت حرام و گناہ ضرور ہے، مگر شریک ہونے والوں پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم نہیں، توبہ ضرور فرض ہے کہ ہر گناہ سے ہر مسلمان پر ہر وقت توبہ فرض ہے اور ان کے جلسوں میں جانا گناہ ضرور ہے۔

[1] فتاوىٰ مصطفويه، ص: ۹۵

جب کہ نیت یہ نہ ہو کہ ان کے جلسوں میں جا کر ان کا رد کرے گا یا وہ جو غلط باتیں کہیں گے انھیں علماے اہل سنت کو بتا کر ان کا رد کرائے گا، اگر ان دونوں نیتوں سے جائے تو گناہ نہ ہوگا بلکہ امید ثواب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کاروبار کے اشتہار کے لیے غیر مسلموں کے میلے میں جانا کیسا ہے؟

مسئولہ: عنایت رضا خاں، رضوی منزل، جام، جودھ پور (سوراشٹر) -۱۸ ذوقعدہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ جنم اسٹمی کے میلے میں ایڈورٹائز اپنے کاروبار کی کروائے کہ فلاں کے بھائی جان کے یہاں چورلے بھرت کے بہترین کام ہوتا ہے۔ یہ ایڈورٹائز کرانا اور جنم اشٹمی کے میلے میں جانا اور خرید و فروخت کرنا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

جنم اسٹمی یا غیر مسلموں کے کسی مذہبی میلے میں جانا جائز نہیں، خرید و فروخت کرنا، اپنے کاروبار کا پروپیگنڈہ کرنا ناجائز ہے، کرنے والے گنہ گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوالی ہندوؤں کا مذہبی تیوہار ہے۔ دیوالی میں گھر میں چراغاں کرنا کفر ہے۔ رام کو اوتار ماننا کفر ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو پوجنا شرک ہے۔

مسئولہ: ٹاپ اسٹائلس ٹیلر ۳۶۳، رام نگر کالونی، شاستری نگر، جے پور -۲۲ر جمادی الاولی ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیانِ شرعِ متین مسئلۂ ذیل کے بارے میں۔ یہ عبارت ۲۳ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو اخبار میں شائع ہوئی ہے۔

جے پور کے حکیم محمد ابراہیم نے ایک اپیل جاری کر کے جے پور کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندو بھائیوں کے ساتھ مل کر دیوالی منائیں۔ انھوں نے کہا ہے کہ جے پور پوری دنیا میں خوشی و محبت کے لیے ایک مثال ہے، اسے عام کیا جائے۔ انھوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو بھی اس موقع پر اپنے گھروں اور دُکانوں میں روشنی کرنی چاہیے اور قومی محبت کا ثبوت دینا چاہیے۔ انھوں نے قرآن شریف کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ خدا نے تین ہزار سے ادھک پیغمبر دنیا کے ہر حصے میں برائی

دور کرنے کے لیے بھیجے۔ اس آدھار پر رام کو بھی اوتار ماننا واجب ہے۔ رام سب کے پوجنیے ہیں، لیکن ان تک پہنچنے کے لیے جو راستے کچھ لوگوں نے اپنا لیے ہیں، شاید رام نے بھی کبھی وہ سب کرنے کی بات نہیں کہی ہوگی۔ یہاں تک اخبار کی خبر ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ شخص مذہبِ اسلام کے اعتبار سے مسلمان رہا یا ایمان سے خارج ہو گیا؟

اور اگر ایمان سے خارج ہو گیا ہے تو اس کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ کیا جائے؟

تین ہزار والی بات جو انھوں نے کہی ہے، کیا اس کا قرآن سے کوئی ثبوت ہے۔ اگر ہے تو مع حوالہ آیات تحریر کیجیے۔

الجواب

یہ شخص بلاشبہہ اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اعمال برباد ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ دیوالی ہندوؤں کا خاص مذہبی تیوہار ہے۔ اس رات یہ چراغاں اس لیے کرتے ہیں کہ ان کے اعتقاد کے مطابق دولت کی دیوی لچھمی خوش ہو اور ان کے گھروں میں آئے، وہ سال بھر مالا مال رہیں۔ اس دن روشنی کرنا، چراغ جلانا مشرکین کے مذہبی شعار کو اپنانا ہے اور حدیث میں فرمایا گیا: ”من تشبه بقوم فهو منهم.“[1]

بحر الرائق میں ہے:

”وبخروجه الى نيروز المجوس و الموافقة معهم فيما يفعلون في ذٰلك اليوم.“[2]	اور مجوسیوں کے تہوار نوروز میں شریک ہونے اور اس دن کے ان کے مشرکانہ معمولات میں موافقت کرنے کی وجہ سے (مسلمان کافر ہو جاتا ہے)

اس نے یہ بکا، خدا نے تین ہزار سے ادھک پیغمبر دنیا کے ہر حصے میں برائی دور کرنے کے لیے بھیجے، اس آدھار پر رام کو اوتار ماننا واجب ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ رام کو اوتار بمعنی پیغمبر مانتا ہے۔ یہ خود اس کے کافر ہونے کے لیے کافی ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات دفتر اول مکتوب صد و شصت و ہفتم میں فرماتے ہیں:

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص: ۳۷۵، کتاب اللباس۔

[2] بحر الرائق، ج: ۵، ص: ۱۳۳

”رام وکرشن و مانند آنہاں کہ الہۂ ہنود اند از مادر و پدر زائیدہ اند رام پسر جسرت است و برادر لچھمن شوہرِ سیتا، ہر گاہ رام کہ زوجہ خود رانگاہ نتو اند داشت غیرے راچہ مدد نماید۔“(۱)	رام کرشن وغیرہ جو ہندوؤں کے معبود ہیں ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں رام دشرتھ کا لڑکا ہے اور لچھمن کا بھائی اور سیتا کا شوہر، رام جب اپنی بیوی کو نہیں بچاسکا تو دوسرے کی کیا مدد کرے گا۔

نیز اسی مکتوب میں آگے ہے:

”والہۂ ہنود خلق رابعبادت خود ترغیب کردہ اند وخود را الٰہ دانستہ، ہر چند بہ پروردگار قائل اند اما او رادر خود حلول و اتحاد اثبات کردہ اند واز یں جہت خلق رابعبادت خودمی خوانند و خود را الٰہ گویانیدہ اند و در محرّمات بے تحاشی افتادہ اند بزعم آں کہ الٰہ از ہیچ چیز ممنوع نیست در خلق خود ہر تصرفے کہ خواہد بکند اقسام ایں تخیلات فاسدہ بسیار دارند ضلّوا فاَضَلّوا۔“(۲)	ہندوؤں کے ان دیوتاؤں نے مخلوقات کو اپنی عبادت کی ترغیب دلائی ہے اور اپنے آپ کو انھوں نے معبود سمجھ رکھا ہے، اگر چہ پروردگار کے قائل ہیں لیکن انھوں نے اپنی ذات میں اس کا حلول واتحاد ثابت کیا ہے، اس وجہ سے وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف بلاتے ہیں اور اپنے آپ کو معبود کہلواتے ہیں اور شرعاً حرام کاموں میں بے تحاشا مبتلا ہوتے ہیں، اس گمان پر کہ معبود کو کوئی چیز ناجائز نہیں اپنی مخلوقات میں جو تصرف چاہے کرے۔ اس قسم کے فاسد تخیلات بہت رکھتے ہیں۔ وہ خود بھی گم راہ ہوئے اور انھوں نے دوسروں کو بھی گم راہ کیا۔

جب حضرت امام ربانی کی تصریح کے مطابق لوگوں کو اپنی عبادت کی ترغیب دی، خود کو معبود جانا، اللہ عز وجل کا اپنے اندر حلول واتحاد ثابت مانا، اپنے اوپر ہر حرام چیز کو حلال جانا۔ حتی کہ خود بھی گم راہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گم راہ کیا تو یہ اوتار پیغمبر کیسے ہو سکتے ہیں۔ نیز اس نے یہ لکھا کہ رام سب کے پوجنیئ ہیں۔ پوجنیئ کے معنی یہ ہیں کہ ان کی پوجا کی جائے۔ یہ صریح کلمہ کفر ہے سب کو پوجنیئ ماننا تو بڑی بات ہے اللہ عز وجل کے سوا کسی ایک ہی انسان کو پوجنیئ ماننا شرک ہے۔ صریح ارشاد ہے:

[۱] مکتوبات مجدد الف ثانی، دفتر اول ص:۲۷۷ تا۲۷۸

[۲] ایضاً، دفتر اول، ص:۲۷۸

”وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ.“[1]　　اور تمہارا معبود ایک معبود ہے۔

اس نے جو یہ بکا کہ قرآن شریف میں جو یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار سے ادھک پیغمبر دنیا کے ہر حصے میں برائی دور کرنے کے لیے بھیجے، یہ قرآن مجید میں کہیں نہیں اس نے قرآن مجید پر افترا و بہتان باندھا ہے اس کی وجہ سے بھی یہ شخص کافر و مرتد ہو گیا، غرض یہ کہ یہ شخص مسلمان نہیں کافر و مرتد ہے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اگر یہ اسی حال پر رہے ان کفریات سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان نہ ہو تو مسلمان اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہوں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں بلکہ اس کی لاش کو ہاتھ نہ لگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کفار کے میلوں میں شرکت کے متعلق فتاویٰ رضویہ و مصطفویہ کے ایک فتویٰ میں تطبیق

مسئولہ: قاضی اطیعوا الحق عثمانی موضع علاؤالدین پور، سعد اللہ نگر، ضلع گونڈہ (یو. پی.) ۶ر محرم ۱۴۰۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین مندرجہ ذیل مسائل میں کہ:

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان دسہرہ، جنم اشٹمی، درگا پوجا وغیرہ کا میلہ دیکھنے والوں کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ ان لوگوں پر تجدید ایمان توبہ و تجدید نکاح لازم۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اپنے فتویٰ مبارکہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ”کافروں کے میلے میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا ہے کہ عورت نکاح سے نکل جائے جو لوگ ایسے فتویٰ دیتے ہیں شریعت مطہرہ پر افترا کرتے ہیں، البتہ اس میں شریک ہونا مسلمانوں کو منع ہے۔ دونوں فتاویٰ مع سوال و جواب ذیل میں زیب قرطاس ہیں۔ بظاہر ان دونوں فتویٰ میں تعارض ہے ان میں کس فتویٰ کو ترجیح دی جائے یہ فقیر پر تقصیر سے ناممکن ہے۔ لہٰذا حضور والا سے رجوع کیا جا رہا ہے تشفی بخش جواب مرحمت فرمائیں ممنون و مشکور ہوں گا۔

[1] قرآن مجید، سورۃ البقرۃ، آیت: ۱۶۳، پارہ: ۲

حضور مفتی اعظم ھند علیہ الرحمہ کا فتویٰ مبارکہ

مسئلہ:- ہنود کا مشرکانہ میلہ جو بتوں کی پرستش کے لیے ہوا کرتا ہے جیسے دسہرہ، جنم اشٹمی، درگا پوجا، کالی پوجا وغیرہم جس میں مراسم کفریہ وشرکیہ کے علاوہ ہر قسم کے ناچ تماشے اور دیگر لہو ولعب ہوتے ہیں اور رنڈیاں بھی منگائی جاتی ہیں اس میلے میں اکثر ضرورت وغیر ضرورت کی اشیا ملتی ہیں اور ان میلوں کی زینت زیادہ تر مسلمان ہی سے ہوتی ہے چوں کہ یہی زیادہ تر تماشہ بین ہوتے ہیں ان میں بیش تر دوکانیں ہنود کی ہوتی ہیں، ایسے میلوں میں مسلمانوں کا بحیثیت تماشائی یا بغرض خرید وفروخت شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب

ایسے میلوں میں بحیثیت تماشائی جانا حرام، حرام، حرام، اشد حرام، بہت اخبث نہایت ہی اشنع کام، بحکم فقہاے کرام معاذ اللہ کفر انجام ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے: "من كثر سواد قوم فهو منهم." خزانة الروایات میں ہے: "فی الفصول قال الشيخ أبوبكر الطرخاني من خرج إلى السدة فقد كفر لأن فيه إعلان الكفر و على قياس مسئلة السدة الخروج إلى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلک اليوم." اسی میں ہے: "كذلک الخروج في ليلة التي يلعب فيها كفرة الهند بالنيران والموافقة معهم في ما يفعلون تلک الليلة فيلزم أن يكون كفرا و كذا الخروج إلى لعب كفرة الهند في اليوم الذي يدعوه الكفرة والموافقة معهم من تزين البقور والأفراس والذهاب إلى دور الأغنياء يلزم أن يكون كفرا."

ان لوگوں پر توبہ وتجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔ جو لوگ تجارت کے لیے جاتے ہیں انھیں مجمع کفار سے علاحدہ قیام چاہیے اول تو جانا ہی نہیں چاہیے اور جائیں تو وہاں سے دور رہیں، اس قدر دور کہ ان سے ان کے مجمع میں اضافہ ہو کر اس کی شوکت نہ ہو، ان کی دوکانوں سے اس کی زینت نہ ہو ان کے آگے اعلان کفر نہ ہو، مجمع کفار محل لعنت ہے خصوصاً ایسا مجمع جو اظہار واعلان کفر کا ہو، محل لعنت سے تو یوں بھی بچنا ضرور ہے اگر چہ اس وقت اظہار کفر نہ ہو، تجارت کے لیے اگر جاتے ہیں مجمع کفار سے بالکل علاحدہ جہاں سے ان کی کفری باتیں دیکھ سن نہ سکیں راہ میں رہیں، مقصد تجارت یوں بھی حاصل ہوگا۔ اگر وہ لوگ خریدنا

چاہیں گے راہ میں خریدیں گے۔ نہ خریدنا چاہیں گے وہاں بھی نہیں خریدیں گے آج کل تو یہ نری ہوس خام ہے، کفار تو مسلمانوں کا بائیکاٹ کر چکے ہیں ان سے وہ ضرورت پر تو خریدنا روا نہیں رکھتے میلہ میں بے ضرورت اور گراں ان سے خریدیں گے؟ میلوں میں ہمیشہ چیز گراں ملتی ہے وہ میلوں میں مسلمانوں کے آنے کے روادار نہ ہوتے وہ ممانعت نہیں کرتے کہ مسلمان میلوں میں آئیں اور انھیں موقع ڈھونڈ کر خوب لوٹیں برسوں سے متعدد مواقع پر ایسا ہو رہا ہے مگر مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلتیں، لٹتے ہیں، مارے جاتے ہیں اور پھر پہنچتے ہیں نہ دین کا لحاظ نہ دنیا کا، خدا ان کی آنکھیں کھولے۔ واللہ تعالیٰ ھو الموفق وھو الھادی وھو تعالیٰ اعلم. (فتاویٰ مصطفویہ حصہ اول، ۹۵-۹۶)

امام اھل سنت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ مبارکہ

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل اسلام میں سے کوئی شخص بغرض تماشہ دیکھنے کے کسی میلے میں اہل ہنود کے قصداً جائے تو اس کی عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اگر چہ وہ شخص یہ تو جانتا ہے کہ ہنود کے میلے میں جانا گناہ ہے اور اس شخص کے واسطے کیا حکم ہے جو کسی رئیس قوم ہنود کا ملازم ہے وہ بوجہ ملازمت کے اپنے آقا کے ساتھ مجبوراً جائے۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

کافروں کے میلے میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا کہ عورت نکاح سے نکل جائے، جو لوگ ایسے فتوے دیتے ہیں شریعت مطہرہ پر افترا کرتے ہیں، البتہ اس میں شریک ہونا مسلمان کو منع ہے۔ حدیث میں ہے: من کثر سواد قوم فھو منھم. دوسری حدیث میں ہے: من جامع المشرک وسکن معه فانه مثله. علما فرماتے ہیں مسلمان کو چاہیے کہ مجمع کفار پر ہو کر نہ گزرے کہ ان پر لعنت اترتی ہے اور یہ ظاہر کہ ان کا میلہ صدہا کفر کے شعار اور شرک کی باتوں پر مشتمل ہوگا اور یہ ازالہ منکر پر قادر نہ ہوگا تو خواہی نخواہی گونگا شیطان اور کافر کا تابعدار ہو کر مجمع کفار میں رہنا اور ان کے کفریات کو دیکھنا سننا مسلمان کی ذلت ہے اور کافر کی نوکری مسلمان کے لیے وہی جائز ہے جس میں اسلام و مسلم کی ذلت نہ ہو نص علیه العلماء کمافی الغمز وغیرہ. رزق، اللہ کے ذمہ ہے اور اس کے راستے کھلے ہوئے، تو عذر مجبوری غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم واحکم. (نصف اول ص:۶۷)

الجواب

دونوں فتوے میں تعارض نہیں حکم حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا ہے کہ ان میلوں میں شرکت حرام اور اعلیٰ حضرت کا بھی یہی فتویٰ ہے البتہ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اضافہ فرمایا ہے کہ کفر انجام ہے یعنی میلوں کی شرکت بعض صورتوں میں کفر ہو جاتی ہے۔ مثلاً ان کفریات کو یا محرمات قطعیہ کو اچھا جانا اسی لیے عرفان شریعت میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر بھی کفر نہیں اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی، اور یہ اسلام سے۔ ص: ۲۶-۲۷ پر لکھا شعبدہ باز، بھان متی باز ی گر کے افعال حرام ہیں اور ان کا تماشہ دیکھنا بھی حرام، خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خلاصہ یہ نکلا کہ دونوں حضرات نے یہی حکم دیا ہے کہ شرکت حرام ہے اور شرکت میں اندیشۂ کفر بھی ہے جس کو حضرت مفتی اعظم ہند نے مجمل طور پر لکھا اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے عرفانِ شریعت والے فتویٰ میں مفصل لکھا۔ دونوں کا حاصل ایک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایسے اقوال وافعال جو ظاہری اعتبار سے کفر، مگر اس کی تاویل ممکن ہو جمہور فقہا اس پر حکم کفر دیتے ہیں مگر محققینِ متکلمین کف لسان کرتے ہیں

مسئولہ: محمد اطیعوا الحق صاحب عثمانی، علاء الدین پور، سعد اللہ نگر، گونڈہ (یو. پی.) ۱۶ر صفر ۱۴۰۸ھ

مسئلہ فقیر کے استفتا $\frac{5}{466}$ کے جوابات ا $\frac{3}{4}$ محررہ ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ موصول ہوا۔ سوال نمبر ا کا جواب تشنۂ تحقیق رہ گیا ہے حضور والا نے تحریر فرمایا ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ مبارکہ میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ حالاں کہ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے میلہ ہنود میں شریک ہونے والوں پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم بتایا ہے اور سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے اپنے فتویٰ مبارکہ میں تحریر فرمایا ہے کہ کافروں کے میلے میں جانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ہے کہ عورت نکاح سے نکل جائے۔ لہٰذا اس نکتے کی وضاحت وصراحت فرمادیں کہ تجدید ایمان و تجدید نکاح کے حکم دینے کا مقصد کیا ہے؟ سال گزشتہ لہو ولعب کے دلدادہ چند مسلمان نوجوان دسہرہ کا میلہ دیکھنے چلے گئے۔ ایک مولانا صاحب نے فتویٰ کفر صادر فرمایا اور توبہ و تجدید ایمان و نکاح فرمایا، فقیر پر تقصیر سے چند

افراد نے سوال کیا، فقیر نے فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول کے مطابق حکم بیان کر دیا: از خود برائے تحقیق متعدد فتاویٰ کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اس سلسلہ میں فتاویٰ مصطفویہ میں مذکورہ فتویٰ نظر نواز ہوا کہ ایسے میلوں میں بحیثیت تماشائی جانا حرام، حرام اشد حرام بہت اخبث نہایت ہی اشنع کام ہے بحکم فقہاے کرام کفر انجام ہے۔ حدیث کا ارشاد ہے: من كثر سواد قوم فهو منهم. خزانۃ الروایات کی عبارت نقل کرنے کے بعد ان لوگوں پر توبہ وتجدید ایمان، تجدید نکاح لازم۔ تحریر فرمایا ہے فقیر کے ذہن میں معاً یہ خیال پیدا ہوا کہ فی زمانہ کثرت سے لہو ولعب کے دلدادہ مسلمان ایسے میلۂ ہنود میں شریک ہوتے ہیں تو یہ توبہ و تجدید ایمان ونکاح نہیں کراتے تو بایں صورت ایسے لوگوں سے سلام وکلام نشست و برخاست، شادی بیاہ اور ان کے جنازے کی نماز وغیرہ کے بارے میں حکم سخت ہوگا۔

الجواب

کلمات اور افعال دو قسم کے ہیں ایک وہ جو کفر میں متعین جن میں کوئی پہلو قریب یا بعید اسلام کا نہیں دوسرے جن کا ظاہر کفر۔ اگر چہ کسی تاویل بعید سے وہ کفر نہ ہو، جمہور فقہا ثانی صورت پر حکم کفر دیتے ہیں۔ محققین فقہا اور متکلمین ایسی صورت میں کف لسان کرتے ہیں، پہلی صورت میں دونوں فریق کافر کہتے ہیں اسی طرح بعض افعال کے کفر ہونے نہ ہونے میں علما کا اختلاف ہے، ایسی صورت میں احتیاطاً توبہ و تجدید ایمان ونکاح کا حکم دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جو افعال یا اقوال جمہور فقہا کے نزدیک کفر ہیں ان کے قائل اور مرتکب پر بھی توبہ وتجدید ایمان ونکاح کا حکم ہے۔ درمختار میں ہے:

”وما فيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبة و تجديد النكاح.“[1]

اور جس میں اختلاف ہے اس میں بھی توبہ و استغفار اور تجدید نکاح کا حکم دیا جاتا ہے۔

اس کے تحت شامی میں ہے:

”احتياطا كما في الفصول العمادية أي يامرهٗ المفتي بالتجديد ليكون وطيه حلالا بالاتفاق.“[2]

(اور یہ حکم) احتیاطاً ہے جیسا کہ فصول عمادیہ میں ہے: یعنی مفتی اس کو تجدید نکاح کا حکم دے گا تا کہ اس کا اپنی بیوی سے وطی کرنا متفقہ طور پر حلال رہے۔

[1] درمختار، ج:٦، ص:٣٩٠، باب المرتد، كتاب الجهاد، دارالكتب العلمية.

[2] ردالمحتار: ج:٦، ص:٣٩٠، باب المرتد، كتاب الجهاد، دارالكتب العلمية

اب یہاں بعض علما نے کفار کے مذہبی میلوں میں شرکت کو کفر لکھا ہے۔ عالم گیری میں ہے:

"وبخروجه إلى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم."[۱]

اور مجوسیوں کے تہوار نوروز میں شریک ہونے، اور اس دن کے ان کے مشرکانہ افعال میں ان کی موافقت کرنے کی وجہ سے (مسلمان کافر ہو جاتا ہے۔)

اگر چہ محققین کے نزدیک اس میں تفصیل ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے فتویٰ سے ہم نے نقل کیا لیکن اتنی بات تو ہے کہ ایک روایت ایسی بھی ہے جس نے بغیر کسی تفصیل کے صرف شرکت کو کفر لکھا۔ نیز ان کے مذہبی میلوں میں شرکت تکثیر سواد ہے اور کفار کے جتھا کو بڑھانا بحکم حدیث کفر۔ جیسا کہ فرمایا گیا: من کثر سواد قوم فهو منهم. اگر چہ جب اس کی نیت محض لہو ولعب کی ہے تکثیر سواد کی نہیں تو بر بنائے تحقیق کفر نہیں مگر ظاہر حال کے اعتبار سے کفر ہے جس کی مؤید روایت فقہیہ بھی ہے۔ ایسی صورت میں احتیاطاً توبہ و تجدید ایمان و نکاح کا حکم ہے اسی کو حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا۔ اس کو یوں سمجھیے کہ مفتی صاحب کے دو قسم کے الفاظ ہوتے ہیں کبھی فرماتے ہیں کافر و مرتد ہو گیا، اسلام سے خارج ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے کفر میں نہ کوئی تاویل ہے نہ کوئی احتمال ہے یہ شخص قطعی کافر ہے اور کبھی فرماتے ہیں قائل پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ کبھی فرماتے ہیں اس کو توبہ و تجدید ایمان و نکاح کرنا چاہیے۔ ان دونوں کلمات کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ مفتی نے قائل کو کافر کہا بلکہ بر بنائے احتیاط توبہ و تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا۔ خواہ اس وجہ سے کہ اس کا کفر مختلف فیہ ہے، خواہ اس وجہ سے کہ ظاہر کفر ہے اگر چہ اس میں تاویل بعید و احتمال بعید بھی ہے جس کی بنا پر کفر سے بچ سکتا ہے۔ حضرت مفتی اعظم کے فتویٰ کا یہ مطلب نہیں کہ انھوں نے کافر کہا بلکہ بر بنائے احتیاط توبہ و تجدید ایمان و نکاح کا حکم دیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] عالم گیری، ص: ۲۷۷، ج: ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، رشیدیہ، پاکستان۔

کسی ادارے کا نام ”رام، رحیم دھام“ رکھنا، مندر کا شیلا نیاس کرنا، مہنت کے سامنے سر جھکانا، جے بھیم کا نعرہ لگانا، مورتی کے سامنے ہاتھ جوڑنا کیسا ہے؟

مسئولہ: شکیل احمد، کھتری پورہ، بہرائچ (یو. پی.) -۲ر شعبان ۱۴۲۰ھ

مسئلہ ① کیا کسی مسلمان کو یہ جائز ہے کہ اپنے کسی ادارے یا تنظیم کا نام ”رام، رحیم دھام“ رکھے؟

② زید مسلمان ہو کر متعدد مندروں کا شیلا نیاس کیا اور وہاں کے پنڈتوں سے اپنے ماتھے پر ٹیکہ لگوایا، ایسا کرنے والے پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟

③ زید بابری مسجد کی شہادت کے بعد شری رام کی چادر اوڑھے ہوئے ہنومان گڑھی، اجودھیا کے اس مہنت کے سامنے جس نے بابری مسجد کو ڈھانے میں اہم رول ادا کیا ہے سر جھکایا اس عمل کی بنیاد پر زید پر شرعی حکم کیا عائد ہوتا ہے؟

④ زید نے اپنی ایک تقریر میں کہا مسلمان حج کے بہانے لاکھوں روپیہ خرچ کر دیتا ہے اگر یہی پیسہ اپاہج کیندر میں دیدیا جائے تو حج سے بڑا ثواب ملے گا؟

⑤ زید نے ابھی حالیہ الیکشن میں جے بھیم کا نعرہ لگا کر پرچہ نامزدگی داخل کیا اور اپنی انتخابی تقریر کے آغاز اور اختتام پر بھی جے بھیم کا نعرہ لگایا اور امبیڈکر کی مورتی پر مالا چڑھا کر ہاتھ جوڑا۔

مندرجہ بالا سوالات کی روشنی میں مدلل اور مفصل انداز میں بتایا جائے کہ زید از روئے شرع مسلمان رہا یا نہیں؟ اگر نہیں تو اسے مسلمان ہونے کی کیا صورت ہوگی؟ اور کسی گناہ سے توبہ کا کیا طریقہ ہونا چاہیے؟ پھر وہ لوگ جو زید کی ان ساری حرکتوں سے واقف بھی ہیں اور اس کی حمایت بھی کرتے ہیں ان پر شرعی حکم کیا عائد ہوتا ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

① ایسا شخص جو کسی ادارے وغیرہ کا نام ”رام، رحیم دھام“ رکھے وہ اسلام سے خارج غیر مسلم کافر و مرتد ہے۔ اس نام سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اس شخص کا عقیدہ یہ ہے کہ رام، رحیم ایک ہیں۔ یہ صریح کفر

ہے اور شرک۔ اگر رام سے مراد اس کی یہاں رام چندر سیتا کا شوہر اجودھیا کا راجہ ہے جو ایک انسان تھا ماں، باپ سے پیدا ہوا، اس کو خدا مان کر یہ شخص مشرک ہو گیا، اور اگر رام سے اس کی مراد راجہ دشرتھ کا بیٹا سیتا کا شوہر اجودھیا کا راجہ نہیں اس کا متخیلہ خدا ہے تو بھی کفر کیوں کہ رام کا لغوی معنی ہے کسی میں رما ہوا۔ حلول کیا ہو، اور اللہ عز وجل اس سے منزہ، کیوں کہ جو شے جس میں حلول کرتی ہے وہ اس کا محل ہوا کرتی ہے اور حلول کرنے والی شے حال ہوتی ہے اور محل حال کو محیط ہوتا ہے جس کی وجہ سے حال متناہی و محدود ہوتا ہے، اور اللہ عز وجل اس سے منزہ اور غیر متناہی بالفعل ہے۔ اس کو کوئی چیز نہیں گھیر سکتی بلکہ وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ارشاد ہے: ”وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا.“[1] رام، رحیم کو ایک اعتقاد رکھنے والا کسی حال میں مسلمان نہیں ہو سکتا وہ اسلام سے خارج کافر و مرتد ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) مندر کا شیلا نیاس کرنا اس کی دلیل ہے کہ وہ بت پرستی پر راضی ہے اور رضا بالکفر کفر ہے۔ ارشاد ہے: ”اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.“[2] اس لیے زید مندروں کا شیلا نیاس کرنے کی وجہ سے اسلام سے خارج کافر و مرتد ہو گیا۔ اسی طرح زید نے مندر میں جا کر ٹیکہ لگوایا اس کی وجہ سے بھی کافر و مرتد ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) شری رام کی چادر اوڑھ کر مہنت کے سامنے جھکنے کی وجہ سے بھی زید اسلام سے خارج کافر و مرتد ہو گیا۔ شری رام کی چادر اوڑھنا بھی کفر، اور مہنت کے سامنے جھکنا بھی کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) زید کا یہ جملہ حج کے بارے میں مطلق ہے جو فرض حج کو بھی شامل اور اپاہج کی امداد فرض نہیں۔ فرض کے مقابلے میں کسی غیر فرض کے بارے میں یہ کہنا کہ اس میں زیادہ ثواب ہے کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۵) جے بھیم کا نعرہ لگانا کفر ہے اور لگانے والا کافر اور کسی مورتی کے سامنے ہاتھ جوڑنا بھی بظاہر کفر، زید مذکور بوجوہ متعددہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا ہے، گمراہ بد دین ہو گیا ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس سے میل جول ختم کر دیں۔ سلام کلام بند کر دیں۔ اس سے کم تر درجے کے گمراہوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا گیا:

فلا تجالسوهم ولا تواكلوهم.“[3] نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔

[1] قرآن شریف، پارہ:۵، سورة النساء آیت:۱۴۰۔

[2] قرآن مجید، پ:۵، سورة النساء آیت:۱۴۰

[3] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲، السنة لابن عاصم، ج:۲، ص:۴۸۳۔

اگر زید اسی حال میں مر جائے تو مسلمانوں کو جائز نہیں کہ اس کے کفن دفن جنازہ میں شریک ہوں ہاں اگر ان تمام گمراہیوں اور کفریات سے توبہ کر کے حق قبول کر لے اور اعلان عام کر دے، نیز وہ اپنی توبہ پر قائم رہے جس پر ایک مدت گزر جائے جس میں اطمینان ہو جائے کہ زید نے سچے دل سے توبہ کی ہے اور وہ اپنی توبہ پر قائم ہے تو پھر اس کے ساتھ مسلمانوں جیسے تعلقات قائم کر لینے کی اجازت ہوگی۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہر ہر مہادیو کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: مظفر حسین قادری، منصور گنج، کٹیہار، بہار- ۲۹ر محرم الحرام ۱۴۱۴ھ

مسئلہ کتاب ''علم الصیغہ'' مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ص: ۱۹ پر یہ عبارت: ''پس در اُجْتُنِبَ ہمزہ وتا ہر دو مضموم است۔'' جب طالب علم نے پڑھا تو مدرس نے بر ہر دوسن کر کہا، کیا ہے ہر ہر مہادیو ہے کیا؟ اور پھر مدرس نے مذکورہ عبارت سے لفظ ''بر'' کٹوا دیا، یہ کہ کر یہ اگر اس کو صحیح مانا جائے تو مضموم کے بجائے ضمہ ہونا چاہیے اور اگر مضموم صحیح ہے تو اس کو غلط ہونا چاہیے۔ دوسری کتابوں میں بھی لفظ ''بر'' نہیں تھا، اس لیے اسی کو کٹوا دیا۔ مدرس سبق پڑھانے سے پیش تر لفظ ہر ہر مہادیو پر کچھ تبصرہ کرنا چاہتا تھا کیوں کہ ابھی ابھی یہ لفظ آیا تھا مگر اس بیچ مفتی صاحب تشریف لے آئے اور مدرس نے صرف لفظ ہر ہر مہادیو بول کر بایں خیال توقف کیا کہ دیکھیں مفتی صاحب کیا کہتے ہیں۔ مفتی صاحب نے ''أستغفر اللّٰه ربي من كل ذنب و أتوب إليه'' پڑھا اور واپس مڑے۔ ان کے مڑتے ہی مدرس اس لفظ پر کچھ تبصرہ کیے بغیر سبق پڑھانے لگا۔ بعد درس کسی کام سے مدرس دفتر پہنچا وہاں دیگر کارکنان کے ساتھ مفتی صاحب بھی موجود تھے، سب نے مع مفتی صاحب مدرس کے سلام کا جواب دیا اور پھر مفتی صاحب نے فرمایا، آپ کے سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے۔ مدرس حیران ہو گیا اور قبل اس کے کہ کچھ استفسار کرتا مفتی صاحب نے فرمایا، آپ کو تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کرنا چاہیے۔ مدرس کا ذہن معاً اس گفتگو پر گیا جو کچھ دیر قبل درس گاہ میں ہوئی تھی اور وہ اس خوف سے کانپ گیا کہ کیا وہ کافر ہو گیا اور پھر اس نے بلا تامل وبغیر کسی تاویل کے تجدیدِ ایمان کر لیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ صورتِ مسئولہ میں کیا واقعی مدرس کو تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کرنا چاہیے اور کیا مفتی صاحب کا فتویٰ صحیح ہے۔ جواب جلد عنایت فرمائیں تا کہ حق کی تعمیل میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔

الجواب

یقیناً ان مولوی صاحب پر توبہ وتجدیدِ ایمان اور بیوی والے ہوں تو تجدیدِ نکاح لازم ہے۔ یہ کلمہ بولنا خالص ہندوانہ نعرہ ہے کوئی مسلمان اسے پسند نہیں کرے گا اور اگر کوئی یہ کلمہ سنے تو سننے والا اسے ہندو ہی گمان کرے گا۔ یہ نعرہ ہندوؤں کا مذہبی شعار ہے اور حدیث میں فرمایا گیا: ”من تشبہ بقوم فھو منھم.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوالی میں کفریہ افعال کرنے والے کا حکم

مسئولہ: محمد نظام الدین انصاری، کنکاری، راجے جین پور، ضلع پلاموں (جھارکھنڈ)-۴/رجب ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کچھ لوگ دیوالی میں بیر کنور، دیوہل کی پوجا کرتے ہیں، مرغ پرسادی مٹی کے گھوڑے بنا کر چڑھاتے ہیں، ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

ایسا کرنے والے مشرک ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غیر مسلم کے گھر قرآن پڑھنا، اور کسی مسلم یا غیر مسلم کو ایصال ثواب کرنا کیسا ہے؟ قرآن مجید پڑھ کر غیر مسلم پر دَم کرنا کیسا ہے؟

ماہ نامہ اشرفیہ جنوری ۱۹۹۴ء

مسئلہ (۱) کیا کسی کافر کے گھر قرآن پڑھنا یا پڑھانا کفر ہے، یا کسی غیر مسلم کو ایصال کرنا یا کرانا جب کہ غیر مسلم جان کر کیا ہو یا بغیر جانے کیا ہو۔ ہر ایک صورت کا جواب باصواب تحریر فرمائیں۔

(۲) کسی کافر کے اوپر قرآن پڑھ کر پھونکنا، یا نمک، تیل وغیرہ پر دم کر کے دینا شرعاً کیا درست ہے؟

الجواب

(۱) یہاں اس زمانے میں ہندوؤں کے گھر کسی مباح کام کے لیے جانے کی اجازت ہے تمام مسلمانوں کا اس پر عمل درآمد ہے اس لیے کسی ہندو کے گھر جا کر قرآن مجید پڑھنا اور کسی بزرگ یا مسلمان

[1] مشکوٰۃ شریف، ص:۳۵۷، کتاب اللباس، مجلسِ برکات/ابو داؤد شریف، ص:۵۵۹، ج:۲، کتاب اللباس.

کے نام ایصال ثواب کرنا جائز و درست ہے۔ کفر تو کیا ہوگا گناہ بھی نہیں جب کہ ہندو کے اس گھر میں جس میں قرآن خوانی ہوئی ہے دیوتاؤں کی تصویریں نہ ہوں اور کسی جاندار کی تصویر نہ ہو، کسی کافر کے لیے ایصال ثواب کرنا یہ جانتے ہوئے کہ یہ شخص کافر ہے ضرور کفر ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے کافر کو ثواب کا مستحق جانا اور یہ کثیر نصوص قطعیہ کے خلاف ہے، لیکن چوں کہ یہ مسئلہ ضروریات دین سے نہیں اس لیے کافر کو ایصال ثواب کرنے والے کو قطعی طور پر کافر نہیں کہا جا سکتا اس کی نظیر دعاے مغفرت ہے کہ چوں کہ علما کے مابین یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ کافر کے لیے دعائے مغفرت جائز ہے یا نہیں علما کی ایک جماعت نے فرمایا کہ جائز ہے، دوسری جماعت نے فرمایا کہ کفر ہے اور یہی صحیح ہے۔ شامی میں ہے:

”قد علمت أن الصحيح خلافه فالدعاء به كفر لعدم جوازه عقلا ولا شرعاً ولتكذيبه النصوص القطعية.“[1]	آپ کو معلوم ہے کہ مذہب صحیح اس کے برخلاف ہے لہٰذا کافر کے لیے دعاے مغفرت کرنا اس کے عقلاً اور شرعاً ناجائز ہونے اور نصوص قطعیہ کی تکذیب کو مستلزم ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔

تاہم کافر کے لیے اسے کافر جانتے ہوئے اس کے لیے دعاے مغفرت کرنی اسی طرح اس کے لیے ایصال ثواب کرنا حرام و گناہ ضرور ہے اور کرنے والے فاسق، البتہ احتیاطاً کافر کہنے سے کف لسان کیا جائے گا۔ درمختار میں ہے:

”لا يفتى بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن أو كان في كفره خلاف ولو كان ذلك رواية ضعيفة.“[2]	کسی مسلم کے کافر ہونے فتویٰ اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اس کے کلام کو کسی اچھی معنی پر محمول کرنا ممکن ہو یا اس کے کفر ہونے میں اختلاف ہو اگر چہ کسی ضعیف روایت ہی کی وجہ سے ہو۔

مگر چوں کہ مذہب صحیح یہی ہے کہ یہ کفر ہے۔ اس لیے دعاے مغفرت کرنے والے اور اس کے لیے ایصال ثواب کرنے والے پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح کا حکم ہے۔ اسی میں ہے:

”وما فيه خلاف يومر بالاستغفار والتوبة و تجديد النكاح.“[3]	اور جس میں اختلاف ہو اس میں بھی توبہ و استغفار اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

[1] ردالمحتار، ج:۲، ص:۲۳۷، دار الکتب العلمیة

[2] درمختار، ج:٦، ص:۳٦۷، دار الکتب العلمیة

[3] درمختار، ج:٦، ص:۳٦۷

اور اگر وہ جانتا نہیں تھا کہ جسے ایصال ثواب کیا ہے وہ کافر ہے بلکہ اسے مسلمان جان کر اس کے نام ایصال ثواب کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) کسی کافر کی شفا کے لیے قرآن مجید پڑھ کر اس پر پھونکنا جائز ہے اور احادیث سے ثابت ہے۔ ایک صحابی نے بچھو یا سانپ کے ڈنسے ہوئے کافر پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا اور اجرت میں تیس بکریاں لیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا تو اسے جائز رکھا۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے نمک وغیرہ پر دم کر کے کھلانے کے لیے دینا بھی جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اپنے کو مشرک کا بھائی کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد عبد القیوم میڈیکل لائنس۔ ۷ رجب ۱۴۰۴ھ

مسئلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بخدمت اقدس حضرت مفتی اعظم قبلہ دار الافتا اشرفیہ یونیورسٹی مبارک پور، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

زید اپنے آپ کو سنی مسلمان کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک سچا مسلمان سنی ایک ہندو کا بھائی ہوتا ہے (A true Sunni Muslim is brother of a hindu)، ایسا کہنے والا کیا سنی مسلمان کہلایا جا سکتا ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

جو شخص اپنے آپ کو کسی مشرک کا بھائی بتائے وہ سنی مسلمان نہیں ہو سکتا، قرآن مجید میں ہے:

”اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ۔“(۱)　　مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

اور فرمایا:

”قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ۔“(۲)　　بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینہ میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] قرآن مجید، سورۃ الحجرات، آیت: ۱۰، پارہ:۲۶

[۲] قرآن مجید، سورۃ آلِ عمران، آیت: ۱۱۸، پارہ:۴

تناسخ کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔تشبہ بالکفار کا مطلب؟

مسئولہ: مولوی زین العابدین متعلم مدرسہ مظہر الاسلام بریلی شریف۔۴ر صفر المظفر

مسئلہ ۱ تناسخ پر عقیدہ رکھنا شریعت میں کیسا ہے؟ مسلمان اگر یہ عقیدہ رکھتا ہو تو بخشا جائے گا یا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا؟

۲ تشبہ بالکفار کیا ہے؟ مبتلا تشبہ بالکفار کو کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب

۱ کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲ جو عادات واطوار کفار کے ساتھ خاص ہیں ان کو اختیار کرنا تشبہ بالکفار ہے اور تشبہ بالکفار حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

شعار کفار کیا ہیں؟

مسئولہ: مولوی زین العابدین متعلم مدرسہ مظہر الاسلام بریلی شریف۔۴ر صفر المظفر

مسئلہ شعائر کفار کیا ہیں تعریف فرما دیجیے شعائر کفار کو اختیار کیے ہوئے کو کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب

شعائر کے معنی نشانیوں کے ہیں۔شعائر کفار کے معنی کفار کی نشانیوں کے ہیں یعنی وہ چیزیں جو علامات کفار سے ہوں جیسے قشقہ لگانا، جنیو پہننا، چوٹی رکھنا، صلیب لٹکانا، شعائر کفر اختیار کرنا کفر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

چند افعال کفریہ

مسئولہ: مولوی زین العابدین متعلم مدرسہ مظہر الاسلام بریلی شریف۔۴ر صفر المظفر

مسئلہ امراض چیچک، خسرہ، موتی جھرہ میں جن کو عوام جیدر، ماتا، بھوانی، ستیلا کے نام سے پکارتے ہیں، مالن سے جھڑوانا، سرہانے چاقو وغیرہ دھاردار آلہ رکھنا، ماتا دیوی پر پیسے وغیرہ چڑھانا منگنا پنڈت جو ایک سی پالکی میں ماتا دیوی کی مورتی لیے گھر گھر پھرتا ہے مسلمان مردوعورت کا اس مورتی کا درشن کرنا۔اس کے جاعل کو اناج، آٹا، پیسے وغیرہ دینا، درخت نیب پر پانی ڈالنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ جیسے جیسے یہ ٹھنڈائے گا ماتا چیچک ٹھنڈائے گی، اور بعض مصائب وتکالیف میں بچہ کو برم دیو (درخت پیپل) کے تھان پر لے جا کر اس کا

سر تھان پر ٹیک دینا کیسا عمل ہے؟

الجواب

چیچک، خسرہ وغیرہ بیماری ہیں اسے ماتا، بھوانی، ستیلا کے نام سے پکارنا لغویت ہے یوں ہی مالن سے چھڑوانا، سرہانے چاقو وغیرہ رکھنا بھی لغویت اور بے ہودہ پن ہے۔ پیسہ وشیرینی وغیرہ بہ نیت عبادت چڑھانا کفر ہے اور طلب رضا کے لیے حرام۔ یوں ہی ماتا دیوی کی مورتی کا درشن کرنا، بچہ کو برَم کے سامنے سجدہ کرانا کفر ہے، منگنا پنڈت کو پیسے غلہ وغیرہ دینا حرام ہے بلکہ منجر الی الکفر ہے اور نیم کے درخت میں پانی ڈالنا اور اس سے یہ سمجھنا کہ جتنا پانی سوکھے گا چیچک ٹھنڈی ہوگی لغویت ہے۔ مولیٰ عزوجل شافی حقیقی ہے وہی جب چاہے شفا دے جسے چاہے بیماری میں ڈالے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھگت سے فریاد کرنا حال معلوم کرنا کفر ہے

مسئولہ: مولوی زین العابدین متعلم مدرسہ مظہر الاسلام بریلی شریف-۴ر صفر المظفر

مسئلہ بعض مصائب یا خلل آسیب میں (جو حقیقتاً اکثر امراض کا دورہ ہوتا ہے) بھگت کے پاس لے جانا اور اس سے فریاد کرنا گرفتار مصیبت کے بارے میں حال معلوم کرنا اور دفع مصیبت کو اس سے عمل کرانا کیسا ہے؟

الجواب

بھگت کے پاس جا کر فریاد کرنا، مدد مانگنا، اس سے حال معلوم کرنا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سفلی عمل میں اگر معبود باطل سے امداد ہو کفر ہے

مسئلہ مسئولہ: مولوی زین العابدین، متعلم مظہر اسلام، بریلی شریف-۴ر صفر المظفر

مسئلہ سفلی عمل کیا ہے؟ سفلی عمل کرنا اور اس پر عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

الجواب

سفلی عمل میں اگر شیاطین اور معبودان باطل سے استمداد ہو تو کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

گھر میں پنڈت سے پوجا پاٹ کروانے کا حکم

مسئولہ: محمد معروف، رتسڑ، بلیا

مسئلہ یہاں مسلمانوں کے تین گھرانے ایسے ہیں جس میں عالم بھی ہیں۔ بذریعہ پنڈت سال میں ایک دفعہ ان کے گھر میں پوجا پاٹ ہوتا ہے۔ یہ فعل جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

جن گھروں میں پنڈت پوجا پاٹ کرتا ہے اس گھر کے مالک ذمہ دار بلکہ سب افراد پر توبہ وتجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔ یہ سب کفر پر راضی ہیں ہاں اگر گھر کے کچھ افراد اس پر ناراض ہوں منع کرتے ہوں کچھ گھر کے افراد نہیں مانتے تو وہ مستثنیٰ ہوں گے ارشاد ہے:

”لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی.“[1] اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اپنے موٹر پر کسی کو پوجا کی اجازت دینا

مسئولہ: محمد شاہ، مکان نمبر ۱۰۲/۵۶، فصل منزل کرنیل گنج، کانپور (یو.پی.)-۱۲ر شوال ۱۴۰۲ھ

مسئلہ مسلمان موٹر لنچ تیار کیے، اس لنچ کے ذریعہ سمندر سے مچھلی پکڑ کر اٹھانے اور پھینکنے کے لیے بھی مزدوری پر کام کرتے ہیں۔ لنچ سمندر کو جانے سے قبل اسی لنچ پر مسلمان سرکار غوث پاک کے نام فاتحہ کرتے ہیں اور ہندو مزدور بھی اسی لنچ پر ناریل وغیرہ رکھ کر پوجا بھی کرتے ہیں، اپنی لنچ پر ہندوؤں کی یہ حرکت ہمارے لیے کیسی ہے؟ اس پر انھیں کچھ کہنے پر مجبور ہیں کیوں کہ انھیں کے ذریعہ سمندر سے مچھلی پکڑنا ہوتا ہے۔

الجواب

اپنے موٹر پر کسی کو پوجا کرنے کی اجازت دینی منجر الی الکفر ہے کسی قیمت پر ہرگز ہرگز اس کی اجازت نہ دے خوف کرے اللہ عز وجل کے ارشاد سے: ”اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ “[2] اس وقت تم بھی انھیں کے مثل ہو جاؤ گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] قرآن مجید، سورۃ الفاطر، پارہ:۲۲، آیت: ۱۸۔

[2] قرآن مجید، سورۃ النساء، پارہ:۵، آیت: ۱۴۰۔

اشٹجام میں شرکت کفر ہے

مسئولہ: نادر رضوی، دار العلوم قادریہ محبوب چھپرہ، بر ہریا، سیوان (بہار) - ۴؍ ربیع الآخر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ ہندو اشٹجام کرتے ہیں جس میں ''ہرے رام ہرے کرشنا'' گاتے ہیں ساتھ ہی چکر لگاتے ہیں۔ زید کے ملنے جلنے والے ہندو نے زید کو اشٹجام میں شریک کرلیا۔ زید ان لوگوں کے ساتھ گھوما تو ضرور ہے مگر کچھ گایا نہیں ہے، اور نہ ہی پوجا کیا ہے۔ ایسی حالت میں زید پر شرعاً کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟

الجواب

ان ہندوؤں کے ساتھ چکر کاٹنے کی وجہ سے زید اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی کو رکھتا ہو اور پھر سے رکھنا چاہے تو نئے مہر کے ساتھ نکاح جدید کر کے رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندو دیوی جیوتیا کا روزہ رکھنا کفر ہے

مسئولہ: مشتاق احمد، افضال پور، جنگی پور، غازی پور (یو. پی.) - ۲۴؍ صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ ایک مسلمان عورت کا نوجوان بیٹا جوانی کے عالم میں انتقال کر گیا اس عورت کا ایک اور چھوٹا لڑکا تھا، ہندو عورتوں کے مشورہ پر اپنی دوسری اولاد کے زندہ رہنے کے لیے ہندو دیوی، جیوتیا کا برت (روزہ) رکھتی تھی اس کی دوسری اولاد زندہ بھی ہے اور آل و اولاد والی ہے۔ وہ عورت اب انتقال کر چکی ہے۔ آیا اس کا یہ فعل از روئے شریعت کیسا تھا؟

الجواب

یہ عورت جوتیا دیوی کی برت رکھ کر اسلام سے خارج ہو گئی تھی کافرہ مرتدہ ہو گئی تھی چوں کہ مرتے وقت اس نے اس سے توبہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی تجدید ایمان کیا تھا، اس لیے وہ کافرہ ہی مری اور حکم یہی ہوگا کہ کافرہ دنیا سے گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پوجا پر رضامندی کفر ہے

مسئولہ: محمد معروف رتسڑ بلیا (یو. پی.) -۲۹ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ میری بچی جس کی عمر لگ بھگ بیس سال ہے اس کے جسم پر جگہ جگہ سانپ کے نشان ظاہر ہوتے ہیں، اور مٹ جاتے ہیں جس کا چشم دید گواہ تین عورت ہندو کی ہیں اور تین مسلمان کی عورت ہیں اور تین عورت کے درمیان دو عورت جچن ہیں۔ چناں چہ ہم نے ایک پنڈت سے کہا اس کو اس طرح ہوتا ہے اور کبھی کبھی نیولے بھی دوڑاتے ہیں۔ لہٰذا اتنا کہنے کے بعد اس پنڈت نے ہندی اخبار میں نکلوایا اس کے بعد ہندی ماہ نامہ میں مع کارٹون کے وہی نکل گیا۔ یہ سب جاننے کے بعد قصبہ کے کچھ لوگ بالخصوص ہندو مسلمان کی عورتیں لڑکی لڑکے گھر آنا شروع کر دیئے، مسلمان عورت اور لڑکے لڑکیاں دیکھنے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے مگر ہندو عورتوں نے (گوڑ) لگنا پیر پڑنا شروع کر دیا، کچھ عورتوں نے چڑھاوے کے طور پر دو چار روپیہ بھی دینا شروع کر دیا۔ گو میں پیسے نہیں لیتا ہوں پھر بھی عورتیں پیسے پھینک کر چلی جاتی ہیں۔

یہاں کے مسلمان مجھے بے دین اور کافر کہنے لگے ہیں اور یہ بھی دھمکی دیتے ہیں کہ تمہارا برادری سے اخراج کر دیا جائے گا۔ میرا پورا گھرانا حافظوں عالموں کا تھا۔

الجواب

تمہارا یہ جرم کم نہیں کہ تم ہندو مرد وعورت کو اپنے گھر میں اس لیے آنے دیتے ہو کہ وہ تمہاری لڑکی کی پوجا کریں یہ پوجا پر تمہاری رضامندی ہے اور رضا بالکفر کفر ہے اس لیے بہر حال تم پر فرض ہے کہ سخت پابندی لگا دو کہ اب کوئی ہندو مرد یا عورت ہمارے گھر میں ہماری لڑکی کو دیکھنے کے لیے بھی نہیں آسکتی اور پوجا پر رضامندی سے توبہ کرو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرک کے نام ایصال ثواب کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد صغیر، جوڑا سیمل، پوسٹ مارگومنڈا، ضلع دیوگھر (بہار) -۱۷ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

 ایک شخص نے اندرا گاندھی کے نام پر قرآن خوانی کرایا، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ شخص اسلام سے خارج ہوکر کافر و مرتد ہوگیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، اتنا بے غیرت یہ مسلمان کہلانے والا ہے جس ظالمہ نے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کرایا، لاکھوں مسلمانوں کے مکانات، دوکانات کو لٹوایا پھر ان ہی مظلومین کو جیل خانوں میں ٹھنسوایا، جھوٹے مقدمات چلاکر پریشان کیا اور یہ اس کا اتنا ہمدرد۔ اندرا گاندھی بہر حال مسلمان نہ تھی اس کے لیے قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرنا بلا شبہ کفر ہے اور قرآن مجید کی توہین۔ اس لیے یہ شخص جس نے ایسا کرایا، جن لوگوں نے قرآن مجید پڑھ کر اس کافرہ کے نام ایصال ثواب کیا سب اسلام سے خارج ہوکر کافر و مرتد ہوگئے، ان کی بیویاں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پنڈت اور ساحر کے علم کی تعریف کرنا اور اس کا اعتماد کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد صغیر، جوڑا سیمل، پوسٹ مار گومنڈا، ضلع دیوگھر (بہار) - ۱۷ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ پنڈتوں اور ساحروں کے علم کی تعریف کرنا اور اس پر اعتماد کرنا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں یہ سب حالات ہیں اس لیے دلائل کی روشنی میں ہمارے رہنمائی کی جائے کرم ہوگا۔

الجواب

یہ سب حرام و کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کی میت کے ایصال ثواب کا کھانا کفر ہے

مسئولہ: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ - ۲۵ ر ذوقعدہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ عالی جناب مفتی دار الافتا جناب مفتی شریف الحق صاحب مدرسہ دار العلوم اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ (یو. پی.)

(۱) ایسی درخواست کے ساتھ ایک فتویٰ کا جواب روانہ کر رہا ہوں جو سوال کے ساتھ ہے۔ عالم صاحب نے اقرار کیا کہ میں نے کھانا کھایا چلتے وقت اس کافر نے یہ کہہ کر کے آپ ہر جگہ میلاد شریف میں جاتے ہیں تو نذرانہ ملتا ہے اس لیے میرے یہاں سے خالی کیسے جائیں گے، اور چند روپیہ عالم کی جیب

میں ڈال دیا اور عالم نے وہ روپیہ ایک غریب متعلم مدرسہ کو دے دیا ہے۔

(۲) عالم صاحب کے ساتھ ایک حافظ صاحب جو مسجد کے پیش امام ہیں وہ بھی سرادھ کی دعوت میں شریک تھے لیکن ان کو کوئی رقم اس کافر نے نہیں دیا۔ صرف کھانا کھلایا۔

(۳) فتویٰ کا جواب آنے کے بعد ایک عالم دین نے عالم صاحب اور حافظ صاحب کو کلمہ پڑھایا اور توبہ کرایا۔

اب حضور ہم کو بتلائیں کہ کیا توبہ کرنے کے بعد اب ہم لوگ ان لوگوں کے پیچھے نماز ادا کر سکتے ہیں جب کہ جواب میں یہ بھی تحریر ہے کہ اگر بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔ حافظ صاحب اور عالم صاحب دونوں کے بارے میں الگ الگ بتلائیں اس لیے کہ پیش امام کے پیچھے کچھ لوگ اس فتویٰ کو لے کر ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھ رہے ہیں۔

الجواب

واقعہ کی جو تفصیل لکھی ہے اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اس کافر نے امام کو اپنے مردے کے ایصال ثواب کے لیے روپے دیے ہیں۔ سوال میں تصریح ہے کہ اس نے یہ کہہ کر کے کہ ''آپ ہر جگہ میلاد شریف میں جاتے ہیں تو نذرانہ ملتا ہے اس لیے میرے یہاں سے خالی کیسے جائیں گے اور چند روپیہ عالم کی جیب میں ڈال دیا۔'' یہ اس کی دلیل ہے کہ اس نے نذرانہ کے طور پر دیا اور یہی سمجھ کر عالم نے لیا۔ اب اگر مان بھی لیا جائے کہ اس کی نیت ایصال ثواب کی رہی ہو تو بھی عالم پر کوئی الزام نہیں جب کہ اس نے مذکورہ بالا جملہ کہہ کے دیا۔ البتہ سرادھ کے کھانے کا معاملہ مشکل ہے۔ اس لیے سرادھ کا کھانا ہندو اپنے مردے کے ایصال ثواب کے لیے کرتے ہیں اور یہ بات سب کو معلوم ہے۔ امام صاحب سے بھی مخفی نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں امام اور اس حافظ پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح ضرور لازم ہے۔ امام صاحب نے صرف توبہ کی ہے پس اگر وہ بی بی کے پاس نہیں جاتے، بیوی کو علاحدہ کر لیا ہے اور اگر وہ بیوی کے پاس جاتے ہیں، بیوی انھیں کے مکان پر انھیں کے ساتھ رہتی ہے تو ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں جب تک تجدید نکاح نہ کر لیں، اور اس درمیان میں جتنی بار بیوی کے پاس گئے اس سے بھی توبہ کر لیں۔ ہاں اگر امام اور حافظ بحلف یہ کہہ دیں کہ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کھانا کافر مردے کے ایصال ثواب کے لیے ہے تو ان پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح نہیں مگر گناہ ضرور ان پر ہے۔ جس سے انھوں نے توبہ

کرلیا وہ کافی ہے۔ حافظ جی نے بھی کھانا کھایا تھا وہ بھی توبہ کریں۔ اور اگر وہ یہ جان کر گئے تھے کہ یہ ایصال ثواب کا کھانا ہے تو ان پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

لکھی پوجا کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد قمر الہدیٰ نکسر گچھ، پوسٹ لکھی پورو ایا رام گنج، ضلع اتر دیناج پور (بنگال)-۲۵/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ایک مسلمان نماز، روزہ وغیرہ کا پابند ہے لیکن دوسرے مذہب کے رواج پر بھی عمل کرتا ہے۔ جیسے لکھی پوجا کرتا ہے ایسے مسلمان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تسلی بخش جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

الجواب

یہ شخص مسلمان نہیں کافر ومشرک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندو کی ارتھی کے ساتھ چلنا کفر نہیں گناہ ہے

مسئولہ: محمد نصیر الدین، امرودھا، کان پور، (یو. پی.)-۲۲/ ربیع الاول ۱۴۱۵ھ

مسئلہ ① یہ کہ ہندو (مشرک) جو مسلمانوں سے ہم دردی رکھتے ہیں اور اگر کسی مسلمان کی وفات ہو جاتی ہے تو وہ گھر پر بھی آکر ہمدردی ظاہر کرتے اور قبرستان تک جنازے کے ساتھ جاتے ہیں؟

② نیز اسی طرح اگر کوئی ہندو مر جائے تو مسلمان ہندو کی ارتھی کے ساتھ شمشان گھاٹ تک یا کچھ دور تک چلا جائے تو از روئے شرع شریف کوئی حرج تو نہیں ہے؟

③ یہاں کچھ مسلمان کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان ہندو کی ارتھی کے ساتھ شمشان تک یا اس کی ارتھی کے ساتھ کچھ دور تک ہی چلا جائے گا تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی؟ برائے کرم تفصیل سے روشنی ڈال کر ہم سب کی رہنمائی فرمائیں۔

الجواب

ہندو کی ارتھی کے ساتھ ایک قدم بھی چلنا گناہ ہے مگر اس سے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غیر مسلم مردے کے ساتھ ان کی بولی بولتے ہوئے شمشان گھاٹ جانا کیسا ہے؟

مسئولہ: سرور حسین، بشنی پور، شہر بلیا، (یو. پی.) - ۵/ شعبان ۱۳۹۹ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ جو مسلمان ہندو کے مردے میں شریک ہو کر مردے کے ساتھ شمشان گھاٹ تک جاتا ہے اور اس کے کام کریا میں ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ اگر اس کا نکاح ہو گیا ہے تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا؟ اسے پھر سے نکاح کرنا پڑے گا اور اس کی شادی نہیں ہوئی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ تفصیل کے ساتھ لکھئے۔

الجواب

غیر مسلم مردے کے ساتھ شمشان گھاٹ جانا گناہ ہے اور اگر اس طرح جائے کہ وہ بھی ان کی بولی بولتا ہے تو کفر ہے۔ اس صورت میں یہ حکم ہے کہ توبہ و تجدید ایمان کرے، بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے، اور اگر بیوی والا نہیں تو صرف توبہ و تجدید ایمان کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پوجا میں شرکت شرک ہے

مسئولہ: محمد حبیب، محمد صدیق، اوجیار پور، رام پور، سمنہو، سمستی پور (بہار) - ۸/ صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ زید جس کا فعل یہ ہے کہ وہ ہندوؤں کے دیوتا سے عقیدت رکھتا ہے اور اس کی پوجا کرتا ہے، لوگ اس کو بھگت کہتے ہیں تقریباً دو ماہ قبل اس نے بعد نماز مغرب اپنے گھر ہندوؤں کو جو ڈھول، مانر بجاتا ہے، اور بھگت کہلاتا ہے اس کو دعوت دے کر بلایا اور کئی گھنٹہ اپنے دروازہ پر خود اس پوجا میں شامل ہو کر پوجا کیا اور کروایا اس پوجا میں محلّہ کے تقریباً بیس مرد اور اسی قدر عورتیں اور بچے بھی شامل تھے، ان کے علاوہ بہت سارے غیر مسلم بھی اس پوجا میں تھے پھر پوجا کے بعد ان سب نے پرساد بھی کھایا۔ شریعت کی رو سے زید اور محلّہ کے وہ مسلمان جو پوجا میں شامل تھے کیا حکم لگتا ہے؟

الجواب

زید اور اس پوجا میں شریک ہونے والے تمام نام نہاد مسلمان اسلام سے خارج کافر، مشرک، مرتد ہیں۔ ان پر فرض ہے کہ فوراً اس سے توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں، ان میں جتنے بیوی والے ہوں

سب کے سب بیویوں سے جدید نکاح کریں۔ اگر یہ لوگ پوجا سے بیزاری ظاہر کرکے توبہ کرکے پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہولیں فبہا ورنہ مسلمان ان سب کو برادری سے خارج کردیں اور اگر اسی حال پر مرجائیں تو کوئی مسلمان ان کے کفن دفن، جنازے میں شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اوجھا سوکھا کو اپنے گھر بلانا اور ان سے عمل کرانا کیسا ہے؟

مسئولہ: ڈاکٹر عبدالحفیظ سجادت پور، زنگی پور، ضلع غازی پور (یو. پی.)-۷ر جمادی الآخرہ

مسئلہ زید نے اپنے گھر ایک ہندو اوجھا، سوکھا سے رجوع کیا اسے اپنے گھر بلایا اس کی فرمائش پر شراب، لونگ، جائفل، کپور وغیرہ اسے پیش کیا اور اس نے اپنے طور پر جو بھی عمل کیا کرایا اس پر عمل کیا اب سوکھا کو بلا کر لانے والے اس سے عمل کرانے والے اور اس وقت وہاں شرکت کرنے والے لوگوں پر الگ الگ شرعی کیا حکم ہے؟ اگر یہ لوگ مجمع عام میں توبہ نہیں کرتے، توبہ کرنے کو کسر شان سمجھتے ہیں تو قوم ان لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آئے؟

الجواب

ہندو اوجھا سوکھا کو اپنے گھر لانے والے سخت گنہگار مستحق عذاب نار و مستوجب غضب جبار ہیں اسی طرح جس نے بھی اس میں کسی طرح کی شرکت کی اس پر راضی ہوئے وہ سب بھی، ان سب لوگوں پر فرض ہے کہ علانیہ اس سے توبہ کریں اور اگر یہ لوگ توبہ نہ کریں تو ان سب کو برادری سے الگ کردیا جائے، اوجھا، سوکھا، اپنے منتروں میں ہندو دیوی، دیوتاؤں سے استعانت کرتے ہیں۔ ان کی جے پکارتے ہیں، ان کی دہائی دیتے ہیں اگر ان لوگوں کو یہ بات معلوم تھی پھر بھی اوجھا، سوکھا کو بلایا اور اس سے عمل کرایا تو یہ لوگ مسلمان نہ رہے، کافر ہوگئے۔ قرآن مجید میں ہے: "اِنَّكُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ "[1] علما فرماتے ہیں رضا بالکفر کفر ہے ان کی بیویاں ان کے نکاح سے نکل گئیں ان سب پر فرض ہے کہ توبہ کریں، تجدید ایمان کریں، اپنی بیویوں سے پھر سے نکاح کریں اور اگر یہ معلوم نہ تھا کہ یہ اپنے منتروں میں دیوی دیوتاؤں کی جے پکارتے ہیں ان کی دہائی دیتے ہیں، صرف ایک کرتب باز سمجھ کر بلایا تو کافر نہ ہوں گے۔ گنہگار ضرور ہوں گے اور توبہ بہر حال فرض ہے۔ اگر علانیہ توبہ نہ کریں تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] قرآن مجید، سورۃ النساء، پارہ: ۵، آیت: ۱۴۰۔

دیوتاؤں سے استعانت کفر ہے۔
رام نومی کے جھنڈے کے نیچے ناچنا کفر ہے۔ مرتد کے احکام۔

مسئولہ: شیر محمد انصاری، مدرسہ گلشن غوثیہ، بانکی، پلاموں (بہار)۔ یکم ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ زید ایک مسلمان ہے جو ہندوانہ رسم کے مطابق جھاڑ پھونک یعنی اوجھائی کرتا ہے اس نے جادو ٹونا کو ہی اپنا پیشہ بنالیا ہے اس کی شکایت ملنے پر گاؤں کے لوگوں نے جب اس سے ان باتوں کے کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو وہ اقرار بھی کیا اور سب کے سامنے توبہ بھی کیا، ایک مولانا صاحب نے اسے توبہ کرایا مسجد میں لیکن کچھ دنوں بعد پھر اسے ہندوؤں کے تہوار رام نومی میں ہندوؤں کے دھام پر جھنڈا کے نیچے ناچتے پایا گیا جسے گاؤں کے لوگوں نے بھی دیکھا اور پوچھے جانے پر عالم لوگوں کے سامنے اقرار بھی کیا ساتھ ہی ساتھ وہ بھانگ گانجہ اور دوسری نشیلی چیزیں بھی استعمال کرتا ہے اور اوجھائی جیسی قبیح عادت سے ابھی تک باز نہیں آیا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کے بارے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں شرع کا حکم کیا ہے؟ کیا زید مسلمان رہا یا نہیں؟ اگر نہیں رہا تو اس کے لیے تجدید ایمان وتجدید نکاح کی کیا صورت ہوگی؟ جب کہ زید کی بیوی حاملہ ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب

زید اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً ان کفریات وشرک سے جس کا وہ ارتکاب کر چکا ہے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی راضی ہو اور یہ اسے رکھنا چاہتا ہے تو پھر سے نکاح کرے۔ رام نومی کے جھنڈے کے نیچے ناچنا کفر ہے۔ اسی طرح اوجھائی، جادو، ٹونے میں دیوی، دیاتاؤں سے استعانت ہوتی ہے جو کفر ہے۔ فی الحال مسلمان بہر حال زید سے سماجی بائیکاٹ کریں۔ کم از کم سال بھر کے لیے برادری سے باہر رکھیں اس درمیان میں اس کا حال سدھر جائے۔ جادو، ٹونا، اوجھائی چھوڑ دے تو پھر مسلمان اسے برادری میں شامل کریں ورنہ بائیکاٹ باقی رکھیں۔ اگر اسی پر مر جائے تو نہ اس کو غسل وکفن دیں نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں، اس کے تعفن سے بچنے کے لیے لے جا کر کسی گڑھے میں پھینک دیں اور بغیر تختہ دیے ہوئے اس گڑھے کو

مٹی سے پاٹ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرانے والے کی امامت کا حکم

مسئولہ: عبدالغنی، نعیم مارکیٹ، چوک بہرائچ (یو. پی.)۔ ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین مسئلہ ذیل میں ایک شخص حافظ قرآن ہے اور امامت بھی کرتا ہے اس کی بیوی اچانک بے ہوش ہوگئی وہ اپنا جھاڑنا شروع کیا اور گاؤں کا ایک دوسرا آدمی حافظ جی کی ہمدردی میں بغیر اجازت امام کے غیر مسلم کو بلا کے لے آیا، اس کی بیوی کو دکھانے کے لیے اور وہ غیر مسلم جھاڑ پھونک بھی کرتا ہے تو اس غیر مسلم نے حافظ صاحب کی بیوی کے اوپر پھونک بھی چھوڑا اور وہ چلے گئے تو اب گاؤں کا دوسرا مولوی امام کے اوپر فتویٰ لگایا ہے کہ امام صاحب نے اپنی بیوی کے اوپر ایک چمار سے پھونک چھوڑایا ہے، اس لیے ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، اور امام کی بیوی کا نکاح بھی ٹوٹ گیا اور امام صاحب کا کہنا ہے کہ غیر مسلم سے پھونک نہیں چھوڑانا چاہیے لیکن اگر لوگوں نے بلوا کر پڑی ہوئی بیوی پر پھونک چھوڑا دیا تو اس سے کوئی کفر ثابت نہیں ہوتا اور نماز میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ اور موقع پر حافظ صاحب موجود تھے۔ از روئے شرع امام صاحب کا قول صحیح ہے یا کہ مولوی صاحب کا کہنا درست ہے؟ اگر مولوی کا قول درست ہے تو امام صاحب کے اوپر از روئے شرع کیا حکم ہے؟ اور امام صاحب کا قول صحیح ہے تو مولوی صاحب کے اوپر از روئے شرع کیا حکم ہے جو ایسا فتویٰ دے رہا ہے؟

الجواب

غیر مسلم سے پھونک چھڑوانا مطلقاً کفر نہیں ہاں اس صورت میں کفر ہے کہ یہ معلوم ہو کہ اپنے منتر میں شیاطین یا اپنے دیوتاؤں سے مدد مانگتا ہے، اس صورت میں پھونک چھڑوانا رضا بالکفر ہونے کی وجہ سے ضرور کفر ہے۔ لیکن یہاں صورت مسئولہ میں یہ ثابت نہیں کہ امام صاحب کو یہ معلوم تھا کہ یہ جو منتر پڑھ کر میری بیوی پر پھونکے گا اس میں شیاطین یا دیوتاؤں سے استعانت ہے۔ اس لیے امام صاحب پر کفر عائد نہیں البتہ امام صاحب گنہگار ضرور ہوئے بلا کر اگر چہ دوسرا شخص لایا تھا لیکن اگر امام صاحب راضی نہ ہوتے تو اس کو واپس کر دیتے، اس لیے اس فعل پر امام صاحب کی رضا ثابت ہے اور غیر مسلموں سے پھونک چھڑوانا حرام، رضا بالحرام حرام ہے۔ امام صاحب پر فرض ہے کہ توبہ کریں، توبہ کے بعد ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، مولوی صاحب نے جو کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ غلط ہے۔ مولوی

صاحب کو بھی توبہ کرنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھگوت گیتا تحفہ میں دینا کفر ہے۔ کفار کی کفری باتوں کو اچھا سمجھنا کفر ہے۔

مسئلہ مسئولہ: سید قمر الزماں چشتی، حسین منزل، درگاہ شریف، اجمیر شریف، راجستھان - ۲۱ محرم ۱۴۱۹ھ

مسئلہ زید اجمیر معلیٰ کی مقدس بارگاہ کا ذمہ دار (اور دیوان وسجادگی انجام دینے والا) ہے وہ فرقہ پرستوں اور شر پسندوں کا اعلانیہ ساتھ دیتا ہے ان کی ہر طرح حمایت کرتا ہے اور مسلمانوں سے بے اعتنائی برتتا ہے۔ از روئے شرع زید پر کیا حکم ہوگا؟

یہی شخص درگاہِ معلیٰ میں آئے ہوئے مہمانوں کو درگاہ شریف کی جانب سے چادر شریف اور سوانح خواجہ ودیگر تبرکات کے بجائے بھگوت گیتا تحفتاً دیتا ہے اور اسی کا یہ بیان ہے کہ دنیا میں صرف تین مسجدیں ایسی ہیں جنھیں ہٹایا نہیں جاسکتا ہے اور وہ مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی اور مکہ کی مسجد ہے۔ ان تینوں مسجدوں کے علاوہ دنیا کی ہر مسجد کو ہٹایا جاسکتا ہے۔ شہید کیا جاسکتا ہے، دنیا میں ایسا کوئی اسلامی ملک نہیں ہے کہ جہاں مسجد ہٹائی نہ گئی ہو، ایسے شخص کے لیے از روئے شرع کیا حکم ہے۔ مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

سوال میں جو تفصیل درج ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص مسلمان نہیں وہ کوئی بھی ہو۔ کسی کو بھی ''بھگوت گیتا'' تحفے میں دینا کفر ہے اس لیے کہ ہر شخص تحفے میں وہی چیز دیتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے اور اس کو اچھا سمجھتا ہے۔ ''بھگوت گیتا'' میں سیکڑوں کفریات وشرکیات بھرے پڑے ہیں یہ مشرکین کی خاص مذہبی کتاب ہے۔ اسے تحفہ میں دینے کا مطلب یہ ہوا کہ یہ شخص اس میں مندرجہ کفر وشرک کو اچھا سمجھتا ہے اور کفر وشرک کو اچھا سمجھنا کفر۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

''اِنَّکُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ.''[1] ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو۔

عالم گیری میں تصریح ہے کہ کفار کی کفری باتوں کو اچھا جاننا کفر ہے:

''وبتحسين أمر الكفار اتفاقاً.''[2] کفار کی کفری بات کو اچھا جاننے سے بالاتفاق کافر ہو جائے گا۔

---

[1] قرآن مجید، سورۃ النساء، پارہ: ۴، آیت: ۱۴۰۔

[2] عالم گیری، ص: ۲۷۷، ج: ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان۔

اور جب یہ شخص مسلمان ہی نہیں تو اس سے اس کی کیا شکایت کہ وہ فرقہ پرستوں، شر پسندوں کا علانیہ ساتھ دیتا ہے ہر مذہب والا اپنے مذہب والوں کی پاسداری کرتا ہے یہ اگر اپنے مذہب والوں کی پاسداری کرتا ہے، ساتھ دیتا ہے تو اس کی کیا شکایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

راکھی بندھوانا کیسا ہے؟ کافر کے قومی شعار کو اختیار کرنا حرام۔ کافر کے مذہبی شعار کو اختیار کرنا کفر ہے۔ ہولی کھیلنا حرام ہے۔

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ ہندوؤں کا ایک تیوہار راکھی بندھن ہے اس کی ایک تاریخ مقرر ہے۔ اس تاریخ میں بہن اپنے بھائی کے ہاتھ میں دھاگہ وغیرہ باندھتی ہے۔ ہمارے یہاں کچھ مسلمانوں نے ہندو عورتوں سے اور کچھ عورتوں نے ہندوؤں کو اس قسم کا ڈورا باندھا ہے۔ جن مسلمان عورتوں نے ہندوؤں کو باندھا ان عورتوں کا اور جن مسلمان مردوں نے ہندو عورتوں سے بندھوایا ان کا کیا حکم ہے؟ وہ مسلمان رہے یا کافر ہو گئے؟

الجواب

جن مسلمان عورتوں نے ہندوؤں کو یہ ڈورا باندھا یا جن مسلمان مردوں نے ہندو عورتوں سے یہ ڈورا بندھوایا وہ سب فاسق و فاجر، گنہگار، مستحق عذاب نار ہوئے۔ لیکن کافر نہ ہوئے اس لیے کہ یہ راکھی بندھن پوجا نہیں ان کا قومی تیوہار ہے اور ان کا یہ قومی شعار ہے، مذہبی شعار نہیں۔ کسی بھی کافر کے قومی شعار کو اختیار کرنا حرام و گناہ ہے جیسے ہولی کھیلنا، ہاں کسی کافر کے مذہبی شعار کو اختیار کرنا ضرور کفر ہے۔ مذہبی شعار کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز ان کے مذہب میں عبادت ہو یا وہ چیز ان کے مذہب کی رو سے ان کے مذہب کی علامت ہو۔ جیسے چوٹی رکھنا، زنار باندھنا۔ اور راکھی باندھنا نہ تو ان کے مذہب میں عبادت ہے اور نہ ہی ان کے مذہب کی رو سے ان کی مذہبی علامت، یہ ایک وقتی رسم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کے مذہبی تیوہار کی مبارک باد دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد متین احمد، اورنگ آباد، بہار- ۱۹؍ صفر ۱۴۱۴ھ

 دیوالی، ہولی، گن پتی وغیرہ اہل ہنود کے کفریہ تیوہاروں کے موقعوں پر مسلمان اپنے ذاتی

اخبارات میں ہندوؤں کو دیوالی، ہولی وغیرہ کی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اس مبارک بادی پر گورنمنٹ آفس پیسہ دیتی ہے۔ کیا یہ عمل اور پیسہ لینا جائز ہے؟

الجواب

ان مشرکانہ مذہبی تیوہاروں پر ہندوؤں کو مبارک باد دینا اشد حرام بلکہ منجر الی الکفر ہے۔ جو مسلمان ایسا کرتے ہیں ان پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے اور اس پر پیسہ لینا بھی حرام و گناہ۔ عالم گیری میں ان باتوں کے بیان میں ہے جو کفر ہیں:

"و بخروجه إلي نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم (إلى أن قال) وبإهدائه ذلك اليوم للمشركين ولو بيضة تعظيما لذلك اليوم."[1]

اور مجوسیوں کے تہوار نوروز میں شریک ہونے اور اس دن کے مشرکانہ افعال میں ان کی موافقت کرنے کی وجہ سے (مزید فرمایا) اور اس دن کی تعظیم کرتے ہوئے مشرکین کو اس دن تحفہ دینے کی وجہ سے (مسلمان کافر ہو جاتا ہے) اگرچہ تحفہ میں ایک انڈا ہی دے۔

اور ظاہر ہے کہ مبارک باد دینا ہدیہ دینے سے کم نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر تعمیر کروانا۔ مہابیر کا جھنڈا نکلوانا۔ منھ پر عبیر لگوانا کفر ہے۔

مسئولہ: غلام محی الدین، امام نئی مسجد، بڑا ہاف جان تنسکیا، آسام - ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ واجب الاحترام حضرت العلام مفتی صاحب دامت برکاتہم القدسیہ　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

توقع کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے، حضرت کی بارگاہ میں بندہ عرض گزار ہے کہ مسلم معاشرے میں چند ارباب اقتدار نے الحاد و ارتداد کو فروغ دینا اپنا شیوہ بنا لیا ہے اور کفار کی رضا مندی کی خاطر مذہب و ملت، عقیدہ و ایمان کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کرتے۔ شہر و مضافات کے معزز اور باحیثیت فرد ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی جانب سے کی جانے والی خدمت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ارباب اقتدار کے مذکورہ افراد کلمہ گو ہیں اور نماز جمعہ و عیدین بھی ادا کرتے ہیں۔ ایسے نازک حالات میں حضرت کی رہنمائی اشد

[1] عالم گیری، ص: ۲۷۷، ج: ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان۔

ضروری ہے تاکہ ایسے منافقوں اور مفسدوں کا قلعہ قمع کیا جا سکے۔

کیا فرماتے ہیں علماے دین کہ کوئی مسلمان، مسلمان کی آبادی میں مندر تعمیر کروائے یا مہابیر جھنڈا نکلوائے۔ ہندوؤں کی رضا کے لیے ہندوؤں کے جلوس میں شریک ہو خواہ میت کا ہو یا تقریب کام ہو۔ ہولی کھیلے، منہ میں عبیر لگوائے، ہندوؤں کی دعوت میں جھٹکے کا گوشت کھائے وہ شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مسلمان برقرار رہتا ہے۔ اس کے ایمان سے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب

جو شخص مندر تعمیر کروائے، مہابیر جھنڈا نکلوائے وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا کہ یہ کفر و شرک پر رضا بھی ہے اور اعانت بھی ہے۔ ارشاد ہے:

”اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.“[1] اب تم لوگ بھی انھیں جیسے ہو۔

اسی طرح ہندوؤں کے مذہبی جلوس میں شرکت بھی کفر ہے اور تفریحی جلوس یا میت کے جلوس میں شرکت حرام اور جھٹکے کا گوشت کھانا ایسے ہی ہے جیسے سور کھانا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر کی تعمیر یا درگا پوجا میں شمولیت کا کیا حکم ہے؟

مسئولہ: محمد صفدر رضا، مقصود پور، اورائی، مظفر پور، بہار- ۲۵ر رجب ۱۴۱۸ھ

مسئلہ مسلم لیڈران مراسم کفار میں شریک ہوتے ہیں جیسے مندر کے شیلا نیاس، یا درگا پوجا میں مدد کرتے ہیں صرف شرکیہ کام نہیں کرتے ان لوگوں پر کفر لزومی یا التزامی کا حکم دینا چاہیے؟ واضح کریں۔

الجواب

مندر کی تعمیر یا درگا پوجا میں شمولیت بلا شبہہ حرام قطعی ہے۔ بشرطیہ کہ مندر کی تعمیر یا رام لیلا کے مشرکانہ رسوم کو اچھا نہ جانے، ورنہ کافر ہو جائے گا۔

عالم گیری میں ہے:

”وبخروجه إلى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم وبشرائه يوم النيروز شيئاً لم يكن يشتريه قبل ذلك تعظيما للنيروز و بتحسين أمر

[1] قرآن مجید، سورۃ النساء، پارہ:۵، آیت:۱۴۰۔

الکفار اتفاقا حتی قالوا لو قال ترک الکلام عند اکل الطعام حسن من المجوس أو ترک المضاجعة حالة الحیض منهم حسن فهو کافر."[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

رامائن کو مقدس کتاب کہنا

مسئولہ: حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں مدظلہ العالی، بڑی سرکار، مارہرہ، ضلع ایٹہ (یو.پی.)-۷؍ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ

 رامائن کو مقدس کتاب کہنے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

رامائن سیکڑوں کفریات، شرکیات پر مشتمل کتاب ہے۔ اس کو مقدس کتاب کہنے والا کافر، مرتد، دین سے خارج ہے کیوں کہ رامائن کو مقدس کتاب کہنے کا مطلب ہوتا ہے کفر و شرک کو مقدس کہنا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہندو مسلم جھگڑے میں مولوی حافظ فتنہ لگاتے ہیں۔

بت کے سامنے ناچنے والے کا کیا حکم ہے؟

مسئولہ: شیخ سراج الدین، دھرم شالہ، کٹک، اڑیسہ ۲۳؍ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

مسئلہ (۱) چند مسلمانوں کے درمیان دورِ حاضر کے ہندو مسلم جھگڑے کے متعلق گفتگو چل رہی تھی۔ زید جو ایک جاہل سنی مسلمان ہے شریک تھا کہنے لگا کہ ہندو مسلم کا جھگڑا پہلے کچھ نہ تھا۔ مولوی و حافظ لوگ یہ فتنہ لگاتے ہیں اور مولوی و حافظ لوگوں کو برے لفظوں سے گالی دینے لگا۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ زید کا مولوی حافظ لوگوں کو فتنہ کا بانی قرار دینا اور انھیں گالی دینا شرعاً کیسا ہے؟

(۲) بت پرست لوگ ناچ گانے کے ساتھ بت لے کر پانی میں ڈبونے لے جا رہے تھے، بکر جو ایک مسلمان ہے نشہ کی حالت میں بت کے سامنے ناچنے والوں کے ساتھ ناچ رہا تھا، بکر کے نشہ کی حالت میں ہندوؤں کے ساتھ بت کے سامنے ناچنے پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

(۱) اس جاہل کو معلوم نہیں کہ کفر و اسلام کا اختلاف روزِ ازل سے چلا آ رہا ہے۔ ابلیس کو حکم ہوا کہ آدم

[1] عالم گیری، ص:۲۷۷، ج:۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی أحکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان۔

کو سجدہ کرو اس نے سرتابی کی اور کافر ہوا۔ دنیا میں ابتدا ہی سے کفار ہیں اور ان سے مسلمانوں کا جھگڑا چلا آرہا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں پر ظلم وزیادتی کی ابتدا ہندوؤں نے کی۔ مسلمان قافلے کو قید کر لیا جس پر محمد بن قاسم نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس وقت سے آج تک ہزاروں ہندو مسلم لڑائیاں ہوئیں۔ کیا یہ جاہل اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کے گھر کو جلا یا جائے، اس کے بال بچوں کو ذبح کیا جائے۔ اس میں مولوی حافظ کا کیا کام اور کیا دخل اس وقت ہندو اپنی اکثریت، طاقت، پیسے اور حکومت کے بل پر بلا کسی استحقاق کے بابری مسجد پر قبضہ کر چکے ہیں۔ اور اب مندر بنانا چاہتے ہیں کیا یہ مسلمانوں کے لیے قابل برداشت ہے؟ کیا اس جاہل کے گھر کو کوئی چھیننا چاہے یہ برداشت کرے گا۔ اس جاہل پر توبہ، تجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ اس نے علما اور حفاظ کو ایک دینی معاملہ کی وجہ سے برا بھلا کہا اور یہ کفر ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے: ”**الاستهزاء بالعلم و العلماء كفر.**“(۱)

اس کی شرح میں ہے: **اى بالعلم.** (۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲ یہ شرابی شراب پینے کی وجہ سے فاسق و فاجر تھا ہی نشے میں بت کے سامنے ناچنے کی وجہ سے فاسق در فاسق ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اڈوانی کے رتھ یاترا کا استقبال کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد جلیل احمد، جبل پور (ایم. پی.)-۲۴ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

”جناب محمود دوارہ رتھ یاترا کا سواگت۔“

جناب محمود صاحب نے بی جے پی کے صدر شری لال کرشن اڈوانی کی رتھ یاترا کا (سواگت) استقبال کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ شری اڈوانی کی اس مہم سے ملک میں قومی اتحاد بڑھے گا، محمود صاحب نے ایک بیان میں کہا آج آنے والی اڈوانی کی قیادت میں رتھ یاترا کا میں ”سواگت“ (استقبال) کرتا ہوں۔ میری (شبھ کامنائیں) نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔ اڈوانی جی جیسے سنجیدہ و چار والے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نیتا سے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی سوجھ بوجھ سے رام جنم بھومی، بابری مسجد مسئلہ کو ٹیبل پر ہی بیٹھ کر سنجیدہ ماحول میں نبھانے کی کوشش کریں گے میں ان کی کامیابی کی دعائیں کرتا

[۱] الاشباه والنظائر، ج:۲، ص:۸۷، كتاب السير، ادارة القرآن پاكستان.

[۲] غمز عيون البصائر على هامش الاشباه، ج:۲، ص:۸۷، كتاب السير، ادارة القرآن۔

ہوں اور اس مسئلہ میں میری نیک دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

نوٹ:- ایسے شخص کے بارے میں علماے دین کیا فرماتے ہیں، کیا ایسے آدمی کو پیشوا و امام بنانا درست ہے؟ نیز ایسے آدمی کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟

الجواب

یہ شخص محمود ہو یا مذموم کسے باشد ہمیں کسی شخص خاص سے مطلب نہیں۔ جس نے بھی اڈوانی، کٹر پنتھی انتہائی متعصب، مسلم دشمن لیڈر کی اس رتھ یاترا کی سواگت کی جو وہ علانیہ اس مقصد کے لیے کر رہا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ رام جنم بھومی مندر تعمیر کرایا جائے گا۔ وہ مسلمان نہیں ہندوؤں کا زرخرید غلام، مسلمان اور اسلام کا سخت ترین دشمن ہے۔ اس کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے اور اگر اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ اڈوانی نے خود علانیہ یہ کہا ہے نیز اس کی پارٹی کے ذمہ دار لیڈران نے بار بار یہ بیان دیا ہے کہ اس رتھ یاترا کا مقصد اسی جگہ رام جنم بھومی مندر کی تعمیر کرنا ہے۔ جہاں کانگریس حکومت کی مدد سے شر پسند فرقہ پرست افراد نے شیلا نیاس کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر کے ارادے سے نکلا ہے۔ ایسی صورت میں اڈوانی کی سواگت کا مقصد یہ ہوا کہ وہ سواگت کرنے والے بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر کے مؤید ہیں یعنی وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ بابری مسجد کی جگہ مندر کی تعمیر ہو اور یہ صریح کفر ہے۔

رہ گیا کسی کا لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے یہ کہنا کہ اڈوانی کی اس مہم سے ملک میں قومی اتحاد بڑھے گا۔ سراسر فریب اور دجل ہے یہ رتھ یاترا مسلمانوں کو ذبح کرنے اور ان کے حقوق کو پامال کرنے کی ایک بہت بڑی کوشش ہے اور یہ ملک میں دو مذہبی باشندوں کے درمیان دائمی منافرت اور عداوت کا بیج بونا ہے۔ اس شخص نے ایک نہیں کئی کفر کیا اس رتھ یاترا کی سواگت کی۔ اڈوانی کی خواہشات کو نیک کہا۔ اس کی کامیابی کی دعا کی اپنی نیک خواہشات کو اس کے ساتھ کیا۔ اس شخص پر ان سب سے علانیہ توبہ فرض ہے اور کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہونا بھی۔ اگر یہ شخص توبہ و تجدید ایمان کر لے فبہا ورنہ مسلمان اس سے سلام کلام، میل جول بالکلیہ بند کر دیں اور اگر اسی حال میں مر جائے تو اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں۔ اس کے دفن میں ہرگز نہ شریک ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سادھوں کی طرح چنّن لگانا، درگا ماتا کی جے پکارنا کفر ہے

مسئولہ: مدرسہ فخر العلوم اشرفیہ، ٹیما، دیوپور، ضلع بستی (یو. پی.)- یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید درگا پوجا کے موقع پر سادھوؤں کی طرح چنّن لگا کر اور کالی پٹی باندھ کر جے درگا پوجا کا نعرہ لگاتے ہوئے ہندوؤں میں ناچتے ہوئے گشت کر رہا تھا اس بنا پر خالد اس کے اوپر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے۔ آیا یہ فتویٰ لگانا صحیح ہوا کہ نہیں اور زید کے اوپر توبہ لازم ہے کہ نہیں؟ توبہ کرنے کو بھی اگر کہا جاتا ہے تو توبہ سے انکار کرتا ہے اور ایک مدرسہ ہے جو اکتالیس نمبر کی زمین ہے اس میں سے کچھ حصہ زید نے قبضہ کر لیا ہے اور بولتا ہے کہ یہ زمین ہماری ہے حالاں کہ وہ زمین مدرسے کی ہے۔

الجواب

زید بلاشبہ اسلام سے نکل گیا اور کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ سادھوؤں کی طرح سے چنّن لگانا، کالی پٹی باندھنا کفر ہے۔ جے درگا مائی کی جے لگانا کفر۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان سب کفریات سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کرے۔ بغیر تجدید ایمان کے بیوی کو ہاتھ لگائے گا تو حرام ہوگا جو قربت ہوگی زنائے خالص ہوگی، اس قربت سے جو اولاد ہوگی اولاد زنا ہوگی۔ زید نے جب توبہ سے انکار کر دیا تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں، بیمار پڑے تو دیکھنے نہ جائیں، مر جائے تو اس کے کفن دفن جنازے میں شریک نہ ہوں، وسعت ہو تو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن نہ ہونے دیں۔ زید نے مدرسے کی زمین غصب کی اس کی وجہ سے وہ فاسق فاجر ہو گیا۔ حدیث میں ہے کہ جو کسی کی زمین ایک بالشت بھی غصب کرے گا تو قیامت کے دن اتنی زمین کا ساتوں طبق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مورت بنانا کیسا ہے؟

مسئولہ: جملہ مسلمانانِ پارسولی، علاقہ چتوگڑھ (راجستھان)-۲۶/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ

 مسلمان معمار کا مورت بنانا کیسا ہے؟ اور مورتی دوسرے سے بنوا کر مندر میں نصب کرنا

کیسا ہے؟

الجواب

مورت بنانا بہر حال حرام ہے یہ تصویر بنانا ہے اور حدیث میں مصور پر لعنت آئی ہے۔ اسی طرح دوسرے سے مورتی بنوا کر بھی ہرگز ہرگز نہیں بٹھانی چاہیے کہ اس میں پوجا کرنے پر ایک طرح اعانت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر تعمیر کروانا کیسا ہے؟

مسئولہ: نظام الدین انصاری، کریم الدین پور، گھوسی، مئو (یو. پی.)-۱۸/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ زید جو کہ مسلمان ہے اس نے ایک مندر تعمیر کرائی تا کہ غیر مسلم اس جگہ پوجا پاٹ کریں اور ایک مسجد بھی تعمیر کرائی تا کہ مسلمان اس میں نماز ادا کریں۔ نیز زید کے آگے مسلم و غیر مسلم سجدہ کرتے ہیں لیکن زید منع نہیں کرتا۔ زید نے جو مسجد تعمیر کرائی ہے اس میں پنج وقتہ اذان ہوتی ہے لیکن مؤذن خود کبھی نماز نہیں پڑھتا۔ زید کو لوگوں نے نماز پڑھتے نہیں دیکھا، عوام سے جو کہ زید کے معتقد ہیں سوال کرنے پر جواب ملتا ہے کہ زید طریقت والے ہیں، وہ باطن میں نماز پڑھتے ہیں۔ نیز زید کے سر پر تقریباً بیس انچ لمبے بال بھی ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید از روئے شرع کیا ہے؟ اور جو لوگ اس کے معتقد ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

زید جس نے مندر تعمیر کرائی جس میں بت رکھ کر اس کی کھلی چھٹی دیدی کہ اس میں مشرکین پوجا کریں اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اگر اس کے کچھ اعمال حسنہ تھے تو وہ سب ضائع ہو گئے اور اگر اس کی بیوی تھی تو وہ نکاح سے نکل گئی، اس لیے مندر بنانا اس میں بت رکھنا لوگوں کو اس میں پوجا کرنے کی کھلی چھٹی دینا دو دو کفر پر مشتمل ہے۔ کفر و شرک پر اعانت، کفر و شرک پر رضا یہ دونوں الگ الگ کفر ہیں۔ ارشاد ہے: "اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ."[1] علما فرماتے ہیں کہ رضا بالکفر کفر ہے لوگ اس کو سجدہ کرتے ہیں وہ منع نہیں کرتا اس کی وجہ سے وہ بدترین فاسق ہے، غیر خدا کو سجدہ کرنا حرام قطعی ہے اس پر راضی ہونے والا بدترین فاسق، نیز نماز نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ فرض ظاہری نماز ہے باطنی نماز کوئی چیز نہیں، سر پر اتنے

[1] قرآن مجید، پارہ: ۵، آیت: ۱۴۰، سورۃ النساء۔

لمبے بال رکھنا کہ شانوں کے نیچے آجائیں حرام ہے۔ لیکن جب یہ شخص اسلام سے خارج ہو چکا تو اس سے پھر اس کی کیا شکایت؟ معتقد ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے ولی مانتے ہیں جب یہ شخص کافر و مرتد ہے تو جو لوگ اس علم کے باوجود کہ یہ کافر و مرتد ہے اسے ولی مانیں گے یا بلفظ دیگر اس کے معتقد ہوں گے وہ بھی اسلام سے خارج کافر و مرتد۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ زید اور زید کے معتقدین سے میل جول، سلام کلام بند رکھیں۔ بد مذہبوں کے بارے میں حدیث میں فرمایا:

"فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم."(1) — نہ ان کے ساتھ اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر کی تعمیر میں چندہ دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: فیض الرحمٰن اعظمی، بھیرہ، ولید پور، اعظم گڑھ - ۲۲؍ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کے محلّہ میں مندر کے لیے چندہ ہوا اور کچھ مسلمانوں نے اس میں بھر پور حصہ لیا، کیا یہ جائز ہے؟ زید کہتا ہے کہ فرق نہیں پڑتا۔ کیوں کہ ہماری روزی کی بات ہے اگر ہم چندہ نہیں دیں گے تو ہماری روزی بند ہو جائے گی۔ اس لیے آپ سبھی لوگ اس میں ملے ہوئے ہیں۔ روزی کی بات یہ ہے کہ بجلی کی ہائیڈل میں ایک مندر بن رہا ہے اس مندر کے بنوانے کے لیے انسپکٹر آیا اور گاؤں کے لوگوں کو جمع کیا کہ ہم ایک مندر بنوا رہے ہیں اس میں آپ لوگ بھر پور حصہ لیں، اور فی شخص اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دیں۔ اس بات پر خوشی خوشی بہت سے مسلمانوں نے چندہ دیا، اور کچھ مسلمانوں نے انکار کر دیا کہ ہم لوگ مندر کے لیے چندہ نہیں دیتے ہیں۔ کیوں کہ دین اسلام میں مسجد کی تعمیر ہوتی ہے مندر کی نہیں۔ زید کہتا ہے کہ تعلق کی وجہ سے ہم لوگوں نے بہت سی جگہوں پر مندر بنوانے کے لیے چندہ دیا ہے اس لیے آج بھی چندہ دیں گے۔ کیوں کہ عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ نے سیکڑوں مندریں اپنے وقت میں بنوایا ہے جب لوگوں نے اعتراض کیا کہ تم عالم گیر علیہ الرحمہ پر تہمت نہ لگاؤ کیوں کہ باطل جماعتوں کی حمایت بزرگانِ دین نے کبھی نہیں کی۔ اب زید کے لیے از روئے شرع کیا حکم ہے؟

---

(1) المستدرك للحاكم، ص:٦٣٢، ج:٣، السنة لابن عاصم، ص:٤٨٣، ج:٢۔

الجواب

مندر کی تعمیر میں چندہ دینا حرام قطعی و گناہ عظیم ہے۔ بلکہ منجر الی الکفر اور روزی بند ہونے کا بہانہ عذر لنگ ہے جو انسپکٹر زبردستی چندہ لے رہا ہے اس کے خلاف قانون کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ مندر، بت کدہ ہے اس میں پوجا ہوگی۔ مندر میں چندہ دینے کا مطلب اعانت علی الشرک ہے مگر چوں کہ یہ تھوڑی سی مجبوری سے ہے کہ انسپکٹر کو خوش رکھنے کی نیت سے دیتے ہیں اعانت علی الشرک کی نیت سے نہیں دیتے اس لیے کفر سے بچ جائیں گے، مگر گناہ ضرور ہے۔

قرآن مجید میں ہے: "وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ." (۱)

عالم گیری میں ہے: "ان من ساعد علیٰ ذلک فهو را ض بالکفر والرضاء بالکفر کفر." (۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

درگا پوجا میں چندہ دینا منجر الی الکفر۔ مسلمان عورت کو ڈائن کہنا۔

مسئولہ: قمر الدین شاہ، مقام و پوسٹ ٹائی ویری، ضلع پلاموں (بہار) - ۹؍جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

(۱) ایک مسلمان نے ۵۱ روپیہ درگا پوجا میں دیا اور اس کو صحیح مصرف سمجھ رہا ہے یہ پیسہ دینا جائز ہے یا ناجائز؟

(۲) ایک ہندو یگیہ میں ایک مسلمان نے پیسہ دیا اور غلہ بھی دیا اور اس کو بھی صحیح مصرف سمجھ رہا ہے یہ دینا جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) ایک مسلمان کہتا ہے کہ فلاں کی عورت ڈائن ہے اسی نے ہمارے لڑکے کو کھا لیا ہے۔ یہ کہنا از روئے شرع جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

(۱)-(۲) درگا پوجا یا ہندوؤں کے یگیہ میں نقد یا جنس دینا حرام سخت حرام بلکہ منجر الی الکفر ہے دینے والے پر توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] قرآن مجید، آیت: ۲، سورۃ المائدہ، پارہ: ٦۔

[۲] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۵۷، الباب التاسع، فی احکام المرتدین (باختلاف الفاظ)

(۳) بعض عورتیں ڈائن ہوتی ہیں جادو و سفلی عملیات سے لوگوں کو تکلیف پہنچاتی ہیں جس سے بعض دفعہ آدمی ہلاک بھی ہو جاتا ہے اگر یہ عورت واقعی ڈائن ہے تو اس کا کہنا صحیح ہے اور اگر ڈائن نہیں اور اس نے کہا تو کہنے والا مفتری کذاب ہے حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور اس عورت سے معافی مانگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

درگا پوجا کمیٹی کا ممبر بننا کیسا ہے؟

مسئولہ: نعیم احمد انصاری، مقام و پوسٹ ٹھوٹھی باری، گورکھپور- ۳؍ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ زید دو تین گاؤں کی امامت کا بوجھ لے کر بحیثیت مولوی امامت کرتا ہے۔ نیز ایک مکتب کا مدرس بھی ہے اور اپنے کو مذہب کا رہبر اور پیشوا تسلیم کرتا ہے۔ مذہب کے امور و قوانین جانتے ہوئے شری درگا پوجا کمیٹی، مہا کالی یو کلب کا ممبر ہے اس مہا کالی یو کلب کی اشاعت کے لیے بذاتِ خود ہر ماہ چندہ دیتا ہے جو مبلغ پانچ روپیہ ہے اس مشرکانہ افعال کو دیکھتے ہوئے عوام الناس اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اپنے بچوں کو تعلیم دلانا، اس سے میل جول رکھنا بند کرنے پر آمادہ ہیں۔ کیا شریعت اسلامیہ اس بات کی اجازت دیتی ہے کہ اپنے مذہب کی اشاعت کے علاوہ غیر مذہب کی اشاعت کے لیے چندہ دیں یا دینا یا ممبر بننا بنانا جائز ہے یا نہیں؟ تفصیلی طور پر بحوالہ زید کے ان مشرکانہ فعل پر شریعت کا حکم نافذ فرمائیں۔ نیز کیا عوام الناس اس کے پیچھے نماز وغیرہ پڑھ سکتے ہے یا نہیں؟

الجواب

درگا پوجا کمیٹی کا ممبر بننا اور اس میں برضا و رغبت چندہ دینا بلاشبہ کفر ہے کہ یہ رضا بالکفر بھی ہے اور اعانت علی الکفر بھی۔ تمام کتب فقہ میں تصریح ہے کہ: ”**الرضاء بالکفر کفر.**“[۱]

قرآن مجید میں ہے: ”**اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.**“[۲]

زید پر فرض ہے کہ وہ توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے، جب سے زید درگا پوجا کمیٹی کا ممبر ہوا، اس میں چندہ دیا اس وقت سے اب تک جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی

[۱] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۵۷، کتاب المرتد، مطبع رشیدیہ، پاکستان۔

[۲] قرآن مجید، پارہ:۵، آیت:۱۴۰، سورۃ النساء۔

ہیں ایک بھی نماز نہ ہوئی۔ جن جن لوگوں نے جتنی نمازیں پڑھی ہیں سب کا اعادہ کریں اب اگر زید توبہ و تجدید ایمان کرلے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے پیچھے ہرگز ہرگز کوئی نماز نہ پڑھیں، اس کے پیچھے نماز پڑھنی نہ پڑھنے کے برابر ہے۔ اس سے بچوں کو ہرگز تعلیم نہ دلائیں، تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ زید کو امامت سے علاحدہ کردیں اور مدرسہ کی ملازمت سے بھی بلکہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں تمام بدمذہبوں کے بارے میں حدیث میں ارشاد ہے:

"ایاکم و ایاھم لا یضلّونکم ولا یفتنونکم."(۱) ان کو اپنے سے دور رکھو خود ان سے دور رہو کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں، کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کافر کے مذہبی رسوم کے لیے جبریہ چندہ دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: انجمن قادریہ چشتیہ بمقام بھدرا، پوسٹ کماری، ضلع سرگوجہ (ایم. پی.)-۳؍ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ غیر مسلم مسلمانوں سے دباؤ ڈال کر اپنے مذہب کے لیے چندہ وصول کرتے ہیں۔ چندہ نہ دینے پر تمام طرح کی رکاوٹیں کام کرنے میں مسلمانوں کو دینے لگتے ہیں اور مسلمانوں کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ ہم ان کافروں سے سوال کرتے ہیں کہ ہم تو اپنے مذہب کے لیے آپ سے چندہ وصول نہیں کرتے ہم آپ کو چندہ نہ دیں گے۔ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ آپ ہم سے چندہ لیں یا نہ لیں ہم آپ سے ضرور چندہ لیں گے۔ آپ بھی اپنے مذہب کے لیے ہم سے چندہ لیجیے ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ تو ہم غیر مسلموں سے مدرسہ یا مسجد یا کسی اور نیک کام کے لیے چندہ وصول کرسکتے ہیں؟ اگر کوئی صورت ہو کہ ان سے چندہ لے کر کسی اور دوسرے طریقے سے استعمال میں لانے کی تو برائے مہربانی جواب بہت جلد از جلد مرحمت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

الجواب

ان کے شر سے بچنے کی نیت سے بقول حضرت سعدی "دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ" کچھ دے دیا کریں اور اس کے عوض کی نیت سے ان سے بھی لیں۔ مال موذی نصیب غازی کی نیت سے اور پھر جہاں

[۱] مشکوۃ المصابیح، ص:۲۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

چاہیں صرف کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہری کرتن گانے والے کو انعام دینا کفر ہے

مسئولہ: عبدالغفور، چھپرہ (بہار) - ۲۶؍ ذوقعدہ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ ایک پیر صاحب کے نزدیک ہری کرتن ہوتا ہے اور ہری کرتن گانے والے کو نقدی دیا جاتا ہے۔

الجواب

ہری کرتن کے مجمع میں شریک ہونا سخت حرام اور گناہ اور ہری کرتن کے گانے والے کو انعام دینا کفر اس لیے کہ یہ کفر کو پسند کرنا ہوا، کفر کو پسند کرنے والا کافر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مہاویر کی تصویر خیر و برکت کی نیت سے لگانا کفر ہے۔

مہاویر کو بھگوان کہنے والے پر تجدید ایمان لازم ہے۔

مسئولہ: رفیق احمد خان، محلّہ پوربی گنج، بانس واڑہ، راجستھان - ۲۹؍ ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ ایک مسئلہ درپیش ہے براہِ کرم اس فتوی کو اہم سمجھ کر شرعی جواب سے مطلع فرمائیں۔

ہمارے پیشوا قاضی شہر بانس واڑہ کی ایک دوکان ٹائر ٹیوب کی ایجنسی ہے اس دوکان پر قبلہ قاضی صاحب نے خیر و برکت کے لیے اور گاہکوں کو لبھانے کے لیے ایک بڑی سی تصویر جین سماج کے پیشوا مہاویر بھگوان کی لگا رکھی ہے جو کہ برہنہ ہے، شہر بانس واڑہ کے جملہ مسلمان قاضی صاحب کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں دیگر احکام قاضی بھی انجام دیتے ہیں۔ براہِ کرم یہ کہاں تک درست و جائز ہے حکم شرعی فرمائیں۔

الجواب

اگر معاذ اللہ، معاذ اللہ قاضی نے مہاویر کی تصویر خیر و برکت کی نیت سے لگائی ہے تو پھر وہ مسلمان ہی نہیں رہا۔ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ کیوں کہ یہ حقیقت میں بتوں سے استعانت ہے اور بتوں سے استعانت اور ان سے خیر و برکت کی امید رکھنی کفر۔ اس قاضی کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی جس دن سے اس نے خیر و برکت کے لیے یہ تصویر لگائی ہے اس وقت سے لے کر اب تک اس نے اپنی بیوی سے جو وطی کی وہ زنا ے خالص ہوئی اور جو اولاد ہوئی

،اولا دزنا اور اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی گئیں ایک نہ ہوئیں۔ جن جن لوگوں نے اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی ہیں سب کی قضا فرض ہے، اور قاضی پر فرض ہے کہ بلا تاخیر فوراً اس تصویر کو نکال کر پھینک دے، توبہ کرے اس کفر سے اور عورت کے ساتھ جتنی ہم بستری وغیرہ کی ہے ان سب سے بھی، اور کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، بیوی کو رکھنا چاہے تو اس سے دوبارہ نکاح کرے، اگر یہ قاضی اس حکم شرعی پر عمل کرلے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں۔ اسی حال پر مرجائے تو مسلمان اس کے کفن دفن جنازے میں شریک نہ ہوں، اور اگر اس قاضی نے مہاویر کا فوٹو خیر و برکت کی نیت سے نہیں لگایا بلکہ اس لالچ میں لگایا ہے کہ ہندو اس فوٹو کو دیکھ کر ہماری دوکان پر زیادہ سے زیادہ سودا لیں گے، تو بھی یہ قاضی بدترین فاسق معلن ہے کہ اس نے ایک کافر و مشرک مذہبی پیشوا کا فوٹو اپنی دوکان میں اعزاز کے ساتھ لگا رکھا ہے۔

کافر و مشرک کے مذہبی رہنما کا فوٹو لگانا تو بہت بڑا جرم ہے کسی جاندار کا فوٹو لگانا بھی جائز نہیں اور جو لگائے وہ فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اسے معزول کرنا واجب اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا دہرانا واجب، حدیث میں ہے کہ فرمایا:

”لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة.“[1] رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہوتی ہے۔

نیز ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر گھر میں کوئی چیز ایسی ہوتی جس میں تصویر ہوتی حضور اسے باقی نہیں رہنے دیتے یہ تو عام تصاویر کا حکم ہے۔ اور کافر و مشرک رہنماؤں کی تصویر لگانے میں اس سے سخت خرابیاں ہیں جب یہ شخص قاضی اور امام ہے اور یہ تصویر لگا رکھی ہے تو دیکھنے والے کو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ یہ کسی مکرم و معظم شخص کی تصویر ہے، ورنہ قاضی اور امام صاحب کیوں لگاتے اس میں یہ خطرہ ہے کہ لوگ اسی عقیدہ میں مبتلا ہوجائیں گے، اس لیے یہ اور بدتر ہے۔ سائل نے مہاویر کے نام کے ساتھ بھگوان لکھا ہے سائل بھی اس سے توبہ کرے۔ ہندوؤں کے یہاں بھگوان کے معنی میں مستعمل ہے۔ غالباً سائل جانتا نہیں تھا کہ ہندو خدا کو بھگوان کہتے ہیں۔ اگر سائل کو یہ معلوم تھا کہ ہندو خدا کو بھگوان کہتے ہیں پھر بھی مہاویر کو بھگوان لکھا تو اس کا ایمان گیا۔ اس کے اعمال حسنہ اکارت ہوگئے۔

[1] سنن نسائی باب امتناع الملائکة من دخول بیت فیه کلب، ص:۱۹۳، ج:۲۔

اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس سے توبہ کرے کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اس بیوی کو رکھنا چاہے تو اس سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوی دیوتاؤں کا چڑھاوا چڑھانا کفر ہے۔

مسئلہ عبد الغفار و زید کی بیوی کو پرانا پیٹ میں درد ہے (مرض) اور کہتی ہے کہ کسی ڈائن کا کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے بہت دنوں سے بھگتی کراتی ہے اور بھگتا کے کہنے کے مطابق جانوروں کا چڑھاؤ بھی چڑھاتی ہے۔ دعا، تعویذ، پر ان کو بالکل یقین نہیں ہے اور زید خود بھگتا ہے بہت سارے دیوتا اور دیوی کو چڑھاؤ بھی دیتا ہے۔ مکتب کے مولوی صاحب چند بچوں کو پڑھاتے ہیں اور امامت بھی کرتے ہیں ان سب چیزوں سے روکا اور منع کیا اور کہا جب تک ان کاموں کو نہیں چھوڑو گے تو تمہارے یہاں کھانا نہیں کھاؤں گا ان باتوں کو لے کر گاؤں میں اختلاف ہو گیا ہے۔ اور اسی سال عید کی نماز اس امام کے پیچھے نہیں پڑھا ہے۔ نیز زید کا ساتھ دینے والوں کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ تو ممکن ہے کہ کسی ڈائن کے سحر سے زید کی بیوی کو کوئی مرض ہو جائے اس کا علاج صحیح اور جائز بہت سا ہے یہ چھوڑ کر سوال میں مندرج علاج کرانا کفر ہے۔ ایسا علاج کرانے والا و کرنے والا دونوں کافر و مشرک ہیں کفر پر رضا اور اعانت بھی کفر ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ." [1] اب تم لوگ بھی انھیں جیسے ہو۔

بتوں پر جانور چڑھانا کفر و شرک ہے جو بھگتا بتوں پر جانور چڑھاتا ہے وہ خود بھی کافر ہے اور جو شخص کسی بھگتا سے بتوں پر جانور چڑھاتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ مولوی صاحب نے صحیح حکم شرعی بیان کیا تھا عالم پر فرض ہے کہ اگر عوام کوئی غلط کام کرے تو انھیں ٹوکے۔ حدیث میں ارشاد ہوا:

"من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فإن لم يستطع فبقلبه و ذلك أضعف الإيمان." [2]

تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور پہلو ہے۔

[1] قرآن مجید، پارہ: ۵، آیت: ۱۴۰، سورۃ النساء۔

[2] مشکوٰۃ شریف، ص: ۴۳۶، باب الامر بالمعروف، مجلس برکات۔

مولوی صاحب نے اس حدیث پر عمل کیا، اس پر لوگوں کا مولوی صاحب پر ناراض ہونا حتی کہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا سخت حرام و گناہ ہے بلکہ منجرالی الکفر ہے کہ یہ اختلاف ایک حکم شرعی بتانے کی وجہ سے ہے اور کفر وشرک کرنے والوں کی حمایت ہے یہ مولوی صاحب بلا شبہ حق پر ہیں اور اجر کے مستحق ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنی زیادتی ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس بھگتا اور بھگتا کے کہنے سے جانور چڑھانے والے زید اور اس کی بیوی سے توبہ کرائیں اور یہ سب لوگ پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اپنی بیویوں کے ساتھ پھر سے نکاح کریں، اگر یہ لوگ یہ سب کرلیں تو بہتر ورنہ ان کو برادری سے خارج کردیا جائے، اگر اسی حال پر مرجائیں تو ان کے جنازے کی نماز بھی نہ پڑھی جائے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہ کیا جائے سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان مولوی صاحب کا پورا پورا ساتھ دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ ہم کو ہنومان سمجھو؟

مسئلہ مسئولہ: جناب نظام الدین صاحب محلّہ ملت نگر، مبارک پور، اعظم گڑھ (یو. پی.) -۱۱/ مارچ ۱۹۸۷ء

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلے پر؟

١. اگر پتوہ گھر میں رہ گئی تو خدا کی قسم میں گھر چھوڑ دوں گا۔
٢. خدا کی قسم مورے دلا پر لکھا ہے مو کے ہنومان سمجھو۔
٣. دوسرے آدمی نے سوال کیا۔ دل چیر دیا ہے تو کیا رام و لکشمی نکلیں گے؟ جواب دیا ہاں۔

الجواب

اس شخص پر ان کلمات سے توبہ فرض ہے جو اس نے یہ کہا ہے مورے دلا پر لکھا ہے مو کے ہنومان سمجھو، دل چیر دیا ہے تو رام لکشمی نکلیں گے۔ عالم گیری میں ہے:

”وفی الهتیمة سالت والدي عن الرجل قال انا فرعون او ابلیس فحینئذ یکفر کذا في التاتار خانیة.“[۱]

نیز تجدید ایمان بھی لازم ہے یعنی توبہ کے بعد پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۱] عالم گیری، ج:۲، ص:۲۷۹، احکام المرتدین منها ما یتعلق بتلقین الکفر والتشبیة بالکفار۔ (رشیدیه)

جو شخص یہ کہے کہ میں ہندو ہو جاؤں گا اس پر کیا حکم ہے؟

مسئولہ: جناب قاضی محمد اطیعوا الحق عثمانی، علاء الدین پور، سعد اللہ نگر، ضلع گونڈہ - ۱۶ رصفر ۱۴۰۸ھ

مسئلہ مندرجہ ذیل فتویٰ ماہ نامہ المسعود بہرائچ شریف میں شائع ہوا ہے نیز اسی سلسلہ کا ایک فتویٰ مبارکہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم سے نقل کر کے ارسال خدمت ہے۔ فتویٰ اول میں غلام احمد کے اس جملہ پر کہ اگر آپ لوگ نہ مانیں گے تو ہم یہاں مندر تعمیر کروا کر ہندو ہو جائیں گے، نظر ثانی فرما کر تحقیقی جواب سے سرفراز فرمائیں۔

مفتی شمس الدین احمد الرضوی کا فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غلام احمد نے قبرستان کی زمین پر ناجائز قبضہ کر کے مکان تعمیر کر لیا، مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے پھر زبردستی اس کی زمین پر چبوترہ اٹھا کر دیواریں اٹھا لیں غلام احمد کو جب یہ معلوم ہوا کہ کمیٹی کے لوگ کامیاب ہو کر دیوار گرا دیں گے تو مذکور شخص نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ لوگ نہ مانیں گے تو ہم یہاں مندر تعمیر کرا کر ہندو ہو جائیں گے۔ ایسے شخص کے بارے میں شرعی حکم سے آگاہ کیا جائے۔

الجواب

شخص مذکورہ گنہگار ہے ضروری ہے کہ ناجائز قبضہ کو چھوڑ دے قبرستان وقف کی جائداد ہوتی ہے اس پر کسی کو تصرف کا حق نہیں ہے اور نہ اس میں مسجد بنا سکتے ہیں اور نہ ہی مکان اور نہ کسی اور کام کے لیے استعمال کر سکتے ہیں صرف مردوں کو دفن کر سکتے ہیں۔ اس کی حفاظت کرنی ضروری ہے۔ لہٰذا شخص مذکور اپنے فاسد ارادوں سے باز آجائے اور توبہ کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس سے تعلقات برادری منقطع کر لیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(منقول از ماہ نامہ المسعود بہرائچ شریف، شمارہ ستمبر ۱۹۸۷ء ص: ۳۰)

کتبہ فقیر شمس الدین احمد الرضوی

جامعہ اشرفیہ مسعود العلوم

الجواب صحیح محمد صدیق حسن مدرسہ مذکور

اعلیٰ حضرت، مجدد اعظم، قدس سرہ کا فتویٰ مبارکہ

ازشہر محلّہ سوداگران مسئولہ احسان علی صاحب طالب علم -۱۸ر صفر ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ زید معاذ اللہ یہ کہے کہ میں عیسائی یا وہابی یا کافر ہوجاؤں گا نام ایک فرقہ کا لیا آیا وہ انھیں میں سے ہوگا یا نہیں یہ کہے کہ جی چاہتا ہے کہ غیر مقلد ہوجاؤں یا یہ کہے کہ غیر مقلد ہونے کو جی چاہتا ہے یہ قول کیسا ہے؟ اگر چہ کسی کو چھیڑنے یا مذاق کی غرض سے کہے۔ بینواوتوجروا۔

الجواب

جس نے جس فرقہ کا نام لیا اسی فرقہ کا ہوگیا، مذاق سے کہے یا دوسری وجہ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص:۱۰۲، اور احکام شریعت، حصہ دوم ص:۲۴-۲۵)

سوال:- احکام شریعت میں مسئلہ مذکور کے حاشیہ میں حسب ذیل صراحت موجود ہے۔

اس پر کوئی یہ کہے کہ ہم نے کہا کہ مٹھائی کھاؤں گا تو کہنے سے ہم نے کھایا تو نہیں اسی طرح سے اگر ہم کسی فرقہ باطلہ کا نام لیں کہ اس فرقہ سے ہوجاؤں گا تو اس فرقہ سے نہ ہونا چاہیے۔

الجواب

صرف کہنے سے کھاتا نہیں اور کفر و دین و اسلام کہنے سے ہوتے ہیں۔

سوال:- اس سے لازم آتا ہے کہ اگر کافر کہے کہ مسلمان ہوجاؤں گا تو مسلمان ہوجائے گا، حالاں کہ نہیں ہوتا۔

الجواب

کافر کے اس قول سے اسلام کا پسند کرنا لازم آتا ہے اور پسند سے مسلمان نہیں ہوتا جب تک اسلام نہ لائے اور مسلمان کا دوسرے فرقہ باطلہ کا پسند کرنا خود کفر ہے۔ لہٰذا یہاں کفر پایا جائے گا۔ وہاں اسلام نہیں پایا جائے گا۔ جب تک اسلام نہ لائے۔ (احکام شریعت حصہ دوم، ص:۲۴-۲۵)

فقیہ اعظم ہند شارح بخاری کا جواب

الجواب

جس نے یہ بکا کہ اگر آپ لوگ نہ مانیں گے تو ہم یہاں مندر تعمیر کرا کر ہندو ہوجائیں گے یہ شخص بلا

شبہ کافر و مرتد ہو گیا، دو وجہ سے، ارادۂ کفر کی وجہ سے اور کفر کو پسند کرنے کی وجہ سے۔ عالم گیری میں ہے:
”من یرضیٰ بکفر نفسه فقد کفر.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو کہے کہ میں عیسائی ہو جاؤں گا وہ کافر و مرتد ہے۔

کفر بکنے کے بعد توبہ و تجدید ایمان کیے بغیر کوئی مومن نہیں ہو سکتا۔

مسئولہ: محمد سلیمان حبیبی القادری، مقام پینا، ضلع دیوریا (یو. پی.) - ۲ر شعبان ۱۳۹۹ھ

مسئلہ علمائے دین شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید نے مسجد میں مسلمانوں کے سامنے باعلان ان لفظوں میں کہا کہ میں اس وقت سے عیسائی ہو جاؤں گا نہ مسلمان رہوں گا نہ ہندو بلکہ عیسائی رہوں گا اور مسجد میرے لیے گرجا گھر ہے کیوں کہ مسلمان میرا ساتھ نہیں دیرے ہیں۔ (جب کہ مسلمانوں کی طاقت کے باہر بات تھی اس کا انصاف غیروں کے ہاتھ میں تھا)

(۱) یہ الفاظ کہنے پر کہ میں اس وقت سے عیسائی ہو جاؤں گا اور مسجد میرے لیے گرجا گھر ہے۔ چند لوگوں نے کہا کہ جب تک تم توبہ نہ کرو گے تب تک تم کو کسی اسلامی اجتماعات میں شریک نہیں کیا جائے گا اس لیے تم توبہ کر لو تمہارے حق میں اچھا ہوگا وہ شخص بگڑا تھا اور کہا کہ میں فلاں شخص نہیں ہوں کہ توبہ کروں گا اور لوگ کچھ کرتے ہیں تو ان کے لیے توبہ نہیں ہے آخر ابھی تک وہ شخص توبہ نہیں کیا مگر مسجد میں آ کر جمعہ کی نماز پڑھتا ہے۔

(۲) مسجد کے امام صاحب نے کہا کہ اس شخص کو مسجد میں چلا آنا اور نماز پڑھنا اور اسلامی اجتماع میں شریک ہو جانا ہی اس شخص کے لیے توبہ ہے جب وہ اپنے کو مسلمان اور مسجد کو مسجد سمجھا تبھی تو آیا ہے کیا یہ امام صاحب کا فرمان صحیح ہے؟

الجواب

(۱) زید بلا شبہ کافر و مرتد ہو گیا اسلام سے نکل گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ زید کو پہلے تلقین کی جائے کہ وہ توبہ کرے، تجدید ایمان کرے، بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے اگر زید نہ مانے تو ضرور بالضرور اس سے سلام و کلام، میل جول بند کر دیا جائے۔ اسے مسجد میں ہرگز ہرگز نہ آنے دیا جائے۔

[1] عالم گیری، ج:۲، ص:۲۵۷، الباب التاسع، فی أحکام المرتدین، رشیدیہ پاکستان۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ امام پر بھی توبہ لازم ہے۔ کلمہ کفر بکنے کے بعد اس کلمہ سے بیزاری ظاہر کرنے کے بعد توبہ اور تجدید ایمان کیے بغیر کوئی مومن نہیں ہوسکتا۔ امام اگر توبہ کرلے فبہا ورنہ اسے بھی امامت سے علاحدہ کردیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر کے پجاری کو بکری دینا

مسئولہ: مسلم کمیٹی تاراکورا، پوسٹ پھولہرا، کرم نائٹر، ضلع بھاگلپور (بہار)۔ ۱۷ر صفر ۱۴۱۴ھ

مسئلہ ایک شخص ہے ہمارے گاؤں کا جس لڑکا بیمار تھا یعنی مرنے کے قریب قریب تھا ان کے گھر کے سامنے غیر مسلم نے اور لڑکا کے بڑے چچا دونوں مل کر ڈاکٹر کے یہاں لے جارہے تھے تو اسی وقت بچہ کو لے کر گھر سے نکلا اور غیر مسلم نے کہا کہ اے کالی ماں بچہ اچھا ہوکر واپس آئے گا تو کالی منڈپ میں پاٹھا پوجا کرائیں گے اور جو سامان اس میں لگے گا وہ ہم دیں گے۔ مسلمان بچہ اچھا ہوکر آیا اس لڑکے کی شادی کے ایک ہفتہ پہلے لڑکے کی دادی لڑکا کی ماں کے اوپر سوار ہوکر کہی کہ پہلے جو کالی منڈپ میں جو گاچھا ہے وہ دیدے تب شادی ہونے دیں گے ورنہ تو شادی کیسے کروگے ہم دیکھ لیں گے تو اس نے ایک پاٹھا لے کر جو کالی منڈپ کے پجاری کو دیدیا اور پوجاری نے کالی منڈپ میں پوجا کاٹ دیا اس کے عوض میں اس شخص نے اپنی غلطی کا احساس کرتے ہوئے جو روپیہ پوجا میں لگا ہے اتنے ہی روپیہ غریب و مسکین کو تقسیم کردیا ہے۔

الجواب

وہ مکار عورت جس نے یہ ڈھونگ رچا کہ اس کے اوپر کوئی آیا ہے اور پوجا کرنے کو کہہ رہا ہے اور لڑکے کے باپ جس نے پوجا کرنے کو پاٹھا دیا اسلام سے خارج ہوگیا کافر و مرتد ہوگیا ان کا نکاح ٹوٹ گیا ان دونوں پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کریں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں پھر سے نکاح کریں صرف اتنے ہی پیسے صدقہ کرنے سے کام نہیں چلے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سادھوؤں کی وضع اختیار کرکے پوجا پاٹ کرنا

مسئولہ: محمد شاہ نواز، سجادہ نشین درگاہ پیر حنیف شریف، متھر ابازار (گونڈہ)۔ ۱۴ر صفر ۱۴۱۴ھ

 کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت مسئلہ ذیل میں؟

ایک مسلمان غیر مسلم سادھوؤں کے ساتھ پوجا پاٹ، وضع قطع میں شامل رہا۔ جب اپنے گھر آیا تو لوگوں سے بیان کیا کہ ہم اس طرح رہتے تھے ایسی صورت میں شخص مذکور کے سلسلے میں شریعت مطہرہ کا حکم کیا ہے؟ اور اس کی حالت جانتے ہوئے اس شخص سے میل جول، نشست برخاست، سلام کلام، خورونوش رکھنا کیسا ہے؟ اور اگر انجانے میں کسی نے اس سے مذکورہ بالا تعلقات رکھے تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ شخص پوجا پاٹ کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گیا۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر پوجا پاٹ و تمام کفریات و شرکیات سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اگر یہ توبہ کر کے فوراً مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کا مکمل بائیکاٹ کر دیں۔ میل جول، سلام کلام سب بند کر دیں، اور اگر اسی حال میں مر جائے تو نہ اسے غسل دیں، نہ کفن پہنائیں، اسی طرح مردار کتے کی طرح گھسیٹ کر، گڑھا کھود کر پھینک کر داب دیں۔ نہ جنازہ کی نماز پڑھیں نہ اس کے گڑھے پر تختہ لگائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سادھوؤں کے بارے میں یہ کہنا کہ جنتی ہیں کفر ہے

مسئولہ: محمد حنیف خاں، پوسٹ چاندیا، ضلع شہڈول (ایم. پی.)

مسئلہ ① ایک شخص قرآن شریف کی آیتیں اور رمائن کی چوپایوں کو ایک جا دونوں کو لکھ کر دونوں کا یہ ترجمہ کیا ہے قرآن شریف سے اولیاے کرام اور رمائن سے سادھو سنت یہ ایک بھگوان کے بھگت ہوتے ہیں ان کی مرت نہیں ہوتی بلکہ موت کے بعد یہ زندہ رہتے ہیں۔ اولیاے کرام اور سادھو سنت دونوں ایک درجہ میں رہتے ہیں اور یہ جنتی ہیں؟

② حضرت خالد رضا مدظلہ العالی کی شان میں بے ادب گالیاں بکتا ہے اور پرچوں میں اللہ کا نام ڈانکو میٹرا اور گوبر گڑ لیس چھپوا کر پرچے بانٹتا ہے اور یہی پرچار بھی کرتا ہے۔

③ محرم الحرام کی آمد تاریخ کو اپنے گھر میں ہندوؤں سے تعزیہ کے قریب بیٹھا کے رات میں رامائن پڑھواتا رہتا ہے۔

④ سدھ دیو (بت خانہ) کمیٹی کا صدر بن کر کے سدھ دیو کی مڑھی کے لیے لوگوں سے چندہ وصول کر کے بنوا رہا ہے اور مڑھی کے دروازہ کے لیے اپنا روپیہ دیا ہے۔

⑤ دسہرا کے وقت درگا کی مورتی بناتا ہے اور اسے پھر سجاتا ہے، منع کرنے پر کہتا ہے یہ میرا پیشہ ہے کیا گناہ ہے؟

⑥ ہولی کے دن ہندوؤں کے ساتھ رنگ گلال کھیلتا ہے اور کہتا ہے جسے ہولی نہ کھیلنا ہو پاکستان چلا جائے۔

⑦ اکثر داڑھی رکھنے والوں کو گالی بکتا رہتا ہے اور کہتا ہے نہ داڑھی فرض ہے نہ سنت۔

⑧ سدھ دیو (بت خانہ) میں رامائن پڑھنے والوں کے ساتھ رامائن سنتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے۔

⑨ اولیاے کرام اور ان کی مزارات کو برم دیو بت خانہ واندرا گاندھی کے برابر کہتا ہے اور اس کا پرچار کرتا ہے۔

⑩ ہندوؤں کے بیچ میں چند گھر سائیوں اور چھپیلوں کے ہیں ان کے محلّہ ہی میں ان کو ساتھ لے کر ایک مسجد بنوا رہا ہے ابتداً تعمیر مسجد اسی شخص نے اپنے دوست کے ہاتھوں سے شروع کی تھی اور اسی صورت میں دوست کی فوٹو بھی کھچوائی ہے۔ ایسے شخص کے لیے قرآن وحدیث سے کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ شخص جس کے حالات سوال میں درج ہیں، اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے، اور ساتھ ہی ساتھ طرح طرح کے گناہوں میں ملوث، فاسق معلن بدکار بھی ہے۔ ہندو سادھوؤں کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ جنت میں جائیں گے۔ جہاں اولیاے کرام رہتے ہیں وہیں یہ بھی رہیں گے کفر صریح ہے اور قرآن مجید کا انکار۔ اسی طرح بت کو پوجنا بھی کفر۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس شخص سے میل جول، سلام وکلام بند کر دیں۔ مکمل قطع تعلق کر لیں۔ اگر اسی حال میں مرجائے تو نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں نہ غسل وکفن دیں۔ یہ سمجھ کر کہ اگر اسے دفن نہیں کریں گے تو اس کی بدبو سے اذیت ہوگی اسے کسی گڑھے میں پھینک کر داب دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کفر ہے کہ مولویوں سے اچھے پنڈت ہیں۔ علما کی توہین کفر ہے۔

مسئلہ: ماہ نامہ اشرفیہ جنوری ۱۹۹۴ء

مسئلہ زید بار بار یہ کہتا ہے کہ مولویوں سے اچھے پنڈت ہیں اور کبھی یہ بھی کہتا ہے کہ میں مفتیوں کی بات نہیں مانتا، علماے دین کی توہین اکثر کیا کرتا ہے۔ اسی نگاہ سے حفاظ کو بھی دیکھتا ہے اور ان کے بارے میں بھی وہی غلط خیالی ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ از روئے شرع جواب سے نوازیں کرم ہوگا۔

الجواب

جس نے یہ کہا کہ مولویوں سے اچھے پنڈت ہیں اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس کلمہ خبیثہ سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح کرے۔ کسی کافر کو مسلمان سے اچھا کہنا کلمۂ کفر ہے اور قرآن مجید کا انکار۔ ارشاد ہے:

”وَ لَعَبۡدٌ مُّؤۡمِنٌ خَیۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكٍ.“[1] اور بے شک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے۔

پھر علما سے پنڈتوں کو اچھا کہنا اور سخت تر اس لیے کہ علما مسلمانوں کے مذہبی رہنما ہیں اور پنڈت ہندوؤں کے تو پنڈتوں کو علما سے بہتر کہنے کا ظاہری مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس قائل کے نزدیک ہندو مذہب اسلام سے اچھا ہے۔ نیز اس کلمہ میں علما کی توہین ہے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

”الاستخفاف بالعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم قاصداً به الاستخفاف کفر.“[2] علما کی توہین کفر ہے جس نے تحقیر اور بے قدری کے ارادے سے کسی عالم کو عَلِمَا، مولویا کہا تو وہ کافر ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ کسی عالم دین کی تحقیر و تذلیل عالم دین ہونے کے بنا پر کرنا کفر ہے کیوں کہ حقیقت میں یہ علم دین کی تحقیر ہے۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:

”الاستھزاء بالعلم والعلماء کفر.“[3] علما کا استہزا علم دین کی بنیاد پر کفر ہے۔

اس کی شرح میں فرمایا:

”ای بالعلم.“[4] علما کا استہزا علم دین کی بنیاد پر کفر ہے۔

لیکن کسی بھی عالم کی تحقیر و تذلیل عالم ہونے کی بنیاد پر نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے ہو مثلاً وہ عالم بے عمل ہے یا فاسق ہے۔ یا موذی ہے اب اس کے فسق، ایذا رسانی کی وجہ سے اگر توہین کی تو کفر نہیں۔

---

[1] قرآن مجید، پ:۲، سورۃ البقرۃ، آیت:۲۲۱۔

[2] مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر، ج:۲، ص:۵۰۹، دارالکتب العلمیة، بیروت.

[3] الاشباہ والنظائر، ج:۲، ص:۸۷، کتاب السیر، ادارۃ القرآن، پاکستان۔

[4] غمز عیون البصائر علی ھامش الاشباہ، ج:۲، ص:۸۷، إدارۃ القرآن، پاکستان

سوال میں جتنی باتیں زید کے بارے میں مذکور ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ زید کو علما، مفتیان دین اور حفاظ سے صرف اس وجہ سے کدورت وعداوت ہے کہ یہ لوگ عالم، مفتی، حافظ ہیں۔ کسی اور بنا پر نہیں کیوں کہ اگر کسی اور وجہ سے عداوت ہوتی تو کسی ایک یا چند عالم کسی ایک یا چند مفتی، کسی ایک حافظ سے ہوتی۔ مطلقاً علما حفاظ سے عداوت رکھنا اس کی دلیل ہے کہ اسے ان حضرات سے عداوت صرف اسی بنا پر ہے کہ یہ عالم، مفتی، حافظ ہیں اس لیے زید پر بہر حال توبہ تجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوؤں کو شہید کہنا کفر ہے۔

کیا میدانِ کربلا میں ہندوستانی ہندو بھی گئے تھے؟

مسئلہ ایک شخص کہتا ہے کہ کربلا کے میدان میں ہندوستان سے چھ ہندو گئے تھے، بہتر افراد میں چھ ہندو بھی شہید ہوئے، ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ بالکل سراسر جھوٹ ومن گڑھت ہے اور ہندو کو شہید کہنا کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وندے ماترم گانا کفر ہے

مسئولہ: محمد لطف الرحمٰن، مدرسہ جامعہ رزاقیہ کلیمیہ، رنجیت پور، مرشد آباد، مغربی بنگال

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ کیا مسلمانوں کو نعرہ وندے ماترم کسی وقت کسی موقع پر لگانا جائز ہے یا نہیں، زید کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کو کسی حالت میں ایسا نعرہ لگانا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ نیز نکاح وایمان جانے کا خطرہ ہے اس سے جملہ مسلمانوں کو اجتناب کرنا لازمی وضروری ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا کہنا کہاں تک درست ہے؟

الجواب

وندے ماترم کے معنی یہ ہیں اے ماں! ہم تیرے پجاری ہیں، یہ زمین سے خطاب ہے۔ مشرکین ہند کے کروڑوں دیوتاؤں میں ایک دیوی زمین بھی ہے۔ اس سے خطاب کرتے ہوئے اس گیت میں کہا گیا ہے کہ اے زمین، اے دھرتی ماتا! ہم تیرے پجاری ہیں۔ پجاری کے معنی عبادت کرنے والے کے

ہیں۔اس وجہ سے یہ جملہ خالص مشرکانہ کافرانہ ہے۔مسلمانوں کو ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ یہ نعرہ لگائیں۔ جو مسلمان یہ نعرہ لگائے گا، یہ گیت گائے گا وہ کافر مشرک مرتد ہوکر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔اس کی زوجہ اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔اس پر فرض ہوگا کہ فوراً توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اگر اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس سے پھر سے نکاح کرے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھارت ماتا کی جے، مہاتما گاندھی کی جے، لگانا کیسا ہے؟

مسئولہ: مشتاق احمد قادری رفاقی، سکریٹری الجامعۃ الغوثیہ، سمستی پور (بہار) ۲۰رشوال ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دارالعلوم قادریہ رضویہ کا صدر مدرس ہے، زید نے یوم جمہوریہ کے موقع پر کچھ نامور ہندوؤں کو دعوت دیا اور دارالعلوم میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ہندوؤں کے ساتھ دارالعلوم کے تمام اراکین اور گاؤں کے بہت سارے مسلمانوں نے اس جلسہ میں شرکت کیا، مزید ۳ر۴ر عالم دین بھی موجود رہے۔اس دارالعلوم میں وقت مقررہ پر ہندوؤں نے ترنگا جھنڈا لہرایا ہندوؤں کے ساتھ، مسلمانوں نے وندے ماترم کہا، مزید مہاتما گاندھی کی جے، بھارت ماتا کی جے، جس کی صدا بلند کی اس پروگرام کے بعد زید نے کچھ دیر دینی تقریر کی ، پھر جلسہ کا اختتام ہوا۔سب لوگ خوشی خوشی اپنے اپنے گھر گئے ، نماز ظہر سے قبل زید نے موجود چند مسلمانوں سے کہا کہ ہم لوگوں سے ایک غلطی ہوگئی ہے، ہم لوگ توبہ کرلیں۔مگر زید نے کس بات کی توبہ پڑھنے کو کہا واضح نہیں کیا۔لہٰذا شرعی احکام سے معقول جواب دیں۔کیا شریعت مطہرہ میں ایسا عمل کرنا جائز ہے؟ اور لکھی تمام باتوں کی عینی شہادت دینے والے صاحبان کے اسمائے گرامی مولانا مطیع الرحمٰن امام فارجک مسجد، مشتاق احمد انصاری سکریٹری انجمن؟

الجواب

یہ مولوی اور تمام وندے ماترم گانے والے مہاتما گاندھی اور بھارت ماتا کی جے لگانے والے دین سے خارج ہوگئے، ان کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، ان کی بیویاں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں، ان سب پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان کفری اقوال سے توبہ کریں اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں اور اپنی بیویوں کو رکھنا چاہیں تو پھر جدید نکاح بہ مہر جدید کریں۔وندے ماترم مشرکانہ گیت ہے اسی طرح کسی مشرک کو مہاتما کہنا کفر ہے۔مہاتما کے معنی روح اعظم کے ہیں۔بھارت ماتا کی جے پکارنا بھی کفر ہے اور یہ مبہم توبہ کافی نہیں کہ ہم نے

ایک گناہ کیا ہے اس سے توبہ کرلیں بلکہ ان سارے کفریات سے براءت کرنا ضروری ہے، بے اس کے تجدید ایمان نہیں ہو سکے گا۔ شامی بدائع سے ہے:

”لَو اَتی بالشهادتين لا يحكم بإسلامه حتى يتبرأ عن الدين الذي هو عليه.“(۱) واللہ تعالیٰ اعلم۔

بچوں کا آریہ سماج یا سرسوتی ششو مندر میں تعلیم کے لیے بھیجنا کیسا ہے؟ ایسے اسکول میں بچوں کو بھیجنا جہاں قشقہ لگایا جاتا ہے اور وندے ماترم پڑھایا جاتا ہے۔

مسئولہ: حاجی محمد عبد الرقیب، شاہ محمد، عبد الحفیظ وغیرہم، جلال پور، امبیڈ کر نگر-۲۲ر ربیع الآخر ۱۴۱۸ھ

مسئلہ کچھ لوگ اپنے بچوں کو ابتدائی تعلیم کے لیے آریہ سماج یا سرسوتی ششو مندر میں بھیجتے ہیں جس میں بچوں کو سرسوتی پوجا اور وندے ماترم سکھلایا جاتا ہے اور ماتھے پر ٹیکا بھی لگایا جاتا ہے۔ ایسے اسکول میں ابتدائی تعلیم کے لیے بچوں کو بھیجنا کیسا ہے؟

الجواب

ایسے اسکول میں بچوں کو تعلیم کے لیے بھیجنا اشد حرام اور منجر الی الکفر ہے، پوجا سرسوتی کی ہو یا کسی دیوی دیوتا کی شرک ہے۔ ”وندے ماترم“ کا گانا خود مشرکانہ ہے، ماتھے پر ٹیکا لگانا کفر ہے، یہ خاص ہندوؤں کا مذہبی شعار ہے اور ہندو ہونے کی علامت۔ بچے تو غیر مکلّف بھی ہیں اور ناسمجھ اور ماں باپ کے تابع، ماں باپ جہاں بھیجیں گے چلے جائیں گے۔ لیکن جب معلوم ہے کہ ان اسکولوں میں پوجا ہوتی ہے، وندے ماترم کا گانا بچوں کو سکھایا جاتا ہے، پیشانی پر قشقہ ٹیکا لگایا جاتا ہے، ان اسکولوں میں بچوں کو بھیجنا کفر پر راضی ہونا ہے اور رضا بالکفر کفر ہے۔ ارشاد ہے: ”اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.“(۲) لوگوں کو سمجھایا جائے یہ فتویٰ دکھایا جائے مان جائیں تو بہتر ہے، سمجھانے اور فتویٰ دکھانے پر جو لوگ نہ مانیں پھر بھی بچوں کو بھیجیں وہ لوگ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو جائیں گے ان کی بیویاں ان کے نکاح سے خارج ہو جائیں گی،

(۱) الرد المحتار على هامش الدر المختار، ص:٣٦٤، ج:٢، كتاب/ باب المرتد دار الكتب العلمية لبنان۔

(۲) قرآن مجید، پارہ: ٥، آیت: ١٤٠، سورة النساء۔

ان کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشرک کے فوٹو کے سامنے گھٹنا ٹیکنا کیسا ہے؟

مسئولہ: امجد رضا رضوی، صدر مدرس چشمۂ رحمت، وٹھل نگر، بھیونڈی، ضلع تھانہ- ۲۹؍رجب ۱۴۰۲ھ

مسئلہ عزت مآب عالی جناب مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں بکر نام کا ایک شخص مسلم کش پارٹی یعنی شیوسینا کے ایک علاقہ کا صدر ہے گلے میں ایک چھوٹی سی اسٹیل کی تلوار پہنے ہوئے ہے اور کہتا ہے کہ یہ بھوانی تلوار ہے، مہاراشٹر کے راجہ شیواجی کی تلوار کا نام ہے۔ شیوسینا پارٹی کے رنگ کا کرتا پہنتا ہے، اور اسی رنگ کی پگڑی باندھتا ہے شیواجی کی مورتی یا فوٹو کے سامنے گھٹنا ٹیک کر بیٹھتا ہے، پیشانی پر ٹیکہ لگا کر شیواجی کی جے بولتا ہے، مہاراشٹر کی جے بولتا ہے، نمازیں نہیں پڑھتا حتی کہ جمعہ بھی شاید و باید پڑھتا ہے، شراب خود بھی پیتا ہے دوسروں کو بھی پلاتا ہے، جھوٹے مقدمے قائم کرتا ہے اور لوگوں کو تنگ و پریشان کرتا ہے، زید کا کہنا ہے کہ بکر سے سلام کرنا یا اس کی نماز جنازہ پڑھنا ناجائز و حرام ہے، تا وقتیکہ بکر توبہ کرے اور کلمہ پڑھے۔

الجواب

بکر کے سخت گنہگار ہونے اور بدترین فاسق ہونے میں کوئی شبہ نہیں اس لیے کہ وہ شراب پیتا ہے اور شراب پینا سخت کبیرہ۔ قرآن کریم میں اسے شیطان کا کام کہا گیا، حدیث میں فرمایا: شراب کے نشہ میں مست رہنے والا جنت میں نہ جائے گا، اور مسلمانوں پر جھوٹے مقدمات قائم کرتا ہے یہ خود کئی گناہوں کا مجموعہ ہے، ایذائے مسلم ایک، افترا بہتان و جھوٹ بولنا الگ، پھر یہ ہندوؤں کے ساتھ مشابہت اور حدیث میں فرمایا گیا: ”من تشبه بقوم فهو منهم.“ یہ شیوا کی مورتی کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھتا ہے، یہ خود کئی گناہوں کا مرکب فوٹو کسی کا ہو رکھنا حرام۔ فوٹو کی تعظیم و تکریم حرام۔ پھر یہ متضمن ہے شیوا جیسے مشرک کی تعظیم کو یہ خود حرام، اور اگر معاذ اللہ فوٹو کے سامنے گھٹنا ٹیکنا پوجا کی نیت سے ہو تو پھر یہ پکا کافر و مشرک۔ پھر سوال میں تصریح ہے کہ بکر ٹیکہ لگاتا ہے، ٹیکہ لگانا مشرکین کا خالص مذہبی شعار ہے، اس لیے ٹیکہ لگانے کی وجہ سے بکر مرتد ہو گیا اسلام سے نکل گیا، اگر بیوی والا ہے تو اس کی جورو بھی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس پر فرض ہے کہ ان سب حرکات سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان

ہو، بیوی والا ہے تو پھر سے نکاح کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو مسلمانوں پر واجب کہ اس سے میل جول، سلام کلام بند کریں اسی حالت میں اگر مر جائے تو نہ اسے مسلمانوں کی طرح غسل دینا جائز، نہ بطریق مسنون کفن دینا جائز، نہ اس کی نماز جنازہ جائز، نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز، نہ مسلمانوں کی طرح دفن کرنا جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

قشقہ لگانا کفر ہے

مسئولہ: مدنی، آسرم سبت سنگھ مارگ، پران 325202 راجستھان - ۲۳ر ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ

مسئلہ ہمارے علاقہ میں ایک تعلیم یافتہ، سند یافتہ بزرگ تقریباً ۱۰/۱۵ر سال سے قیام فرما ہیں جن کا عقیدہ توحید و رسالت اور آخرت پر ہے اور اسی عقیدہ کے تحت فرائض و سنت وغیرہ کے حامی ہیں اور اپنے تمام مریدین مرد و عورت کو جن میں سبھی مذہب کے داخل ہیں یہی تعلیم دیتے ہیں قرآن و سنت و تصوف اسلامی کا ذکر و اذکار، درود وظائف کی تلقین کرتے ہیں مریدین ہر ہفتہ شجرہ خوانی، درود وسلام کی محفل میں شرکت کر کے خدا سے اپنے تمام امور میں استعانت طلب کرتے ہیں ان کے تمام مریدین آپس میں اخوت قائم ہے اختلاف کی جگہ ہمدردی کا جذبہ موجزن رہتا ہے۔

دیگر مذاہب کے مریدین کے یہاں جب بھی کوئی خوشی کا تیوہار یا کوئی اور موقع آیا تو ان کے والدین گرو مان کر تلک بھی لگاتے ہیں اور آرتی بھی اتارتے ہیں اس کے متعلق جب ان سے سوال کیا جاتا ہے تو فرماتے ہیں یہ اسلام کی کئی باتیں مانتے ہیں کیا میں ان کی دل آزاری کروں؟ میرا دین اتنا کمزور نہیں، میری جد و جہد اللہ رب العالمین اور رسول رحمۃ اللعالمین کے ماننے والوں پر ہے۔ اس پر اہل اسلام اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح سے لب کشائی کرتے ہیں، اس پر موصوف فرماتے ہیں میرے مسلک میں بحث و مباحثہ کی کوئی گنجائش نہیں کیوں کہ بحثوں سے کبھی مسئلہ حل نہیں ہوئے (سورۂ کہف) دلیل کے لیے حضرت موسیٰ جو صاحب شریعت تھے اور حضرت خضر جن کو باطن کی تعلیم کے لیے منتخب کیا واقعہ موجود ہے اور بھی بہت سے فرمان قرآن، سیرت مصطفیٰ و عمل اہل تصوف سے پیش کیے جا سکتے ہیں طوالت کی بنا پر صرف اسی کو پیش کیا ہے میں حق پر ہوں اور خدا مستقبل میں تمام بندوں کو حق سمجھنے کی توفیق بخشے۔

الجواب

قشقہ لگانا کفر ہے، یہ مشرکین کا مذہبی شعار ہے جس کسی کے ماتھے پر قشقہ کوئی دیکھتا ہے تو یقین کر لیتا ہے یہ ہندو ہے، یہ صوفی قشقہ بہ خوشی لگواتا ہے یہ کفر پر رضا ہے اور رضا بالکفر کفر ہے اس لیے یہ صوفی کافر، مشرک ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: ''اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ۔''[1] اب جب کہ تم ان کے کام پر راضی ہو تو تم بھی کافر ہو۔ اس صوفی سے بیعت ہونا حرام اور جو لوگ بیعت ہو چکے ہیں ان سب پر فرض ہے کہ اس سے فوراً علاحدہ ہو جائیں بیعت توڑنے کی بھی حاجت نہیں، توڑی تو اس وقت جاتی ہے جب بیعت صحیح ہوتی اس سے بیعت ہی صحیح نہیں، حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا خضر علیہما السلام کے واقعے سے اس جاہل کے ارتکاب کفر سے کیا علاقہ۔ کیا اس کو بھی من جانب اللہ حکم ہے کہ ہندوؤں کے یہاں باطنی تعلیم حاصل کرنے جاؤ اور وہ جو کچھ کریں اعتراض مت کرنا؟ کیا ہندو اس کی پیشانی پر قشقہ لگا کر روحانی مدارج طے کراتے ہیں؟ بڑا مضبوط اس کا اسلام ہے کہ علانیہ مسلسل شرک کرے اور پھر بھی مسلمان رہے اس سے کیا بعید کہ کل جا کر شیو کا لنگ پوجے اور کہے میرا اسلام اتنا کمزور نہیں کہ لینگ پوجنے سے ختم ہو جائے۔ مسلمان اس سے دور رہیں، میل جول بند کر دیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

غیر مسلم لیڈر کی شان میں پڑھے گئے اشعار کا حکم

مسئولہ: عبدالرزاق صاحب، مقام و پوسٹ پنکی، ضلع پلاموں (بہار) - ۵؍ جمادی الآخرہ ۱۴۰۸ھ

مسئلہ مدرسہ غوثیہ رضویہ کے اندر ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جناب سنکیشور سنگھ، ایم. ایل. اے. جنھوں نے اس مدرسہ کے الحاق میں بے حد کوشش کیا اور مدرسے کو رقم (برائے عمارت) دینے کا وعدہ کیا ہے انھیں کے اعزاز میں مندرجہ ذیل غزل مدرسے میں پڑھی گئی چند لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اس غزل کے چند اشعار مشرکانہ و کافرانہ ہیں برائے کرم مطلع فرمائیں کہ از روئے شریعت اس غزل کا لکھنا، پڑھنا سننا اور اس پر داد دینا کیسا ہے؟

وہی آج محفل میں جلوہ نما ہے	کہ جس نے علاقے کو روشن کیا ہے
مہ و مہر نے بڑھ کر آنکھیں بچھائیں	عقیدت کا زہرہ نے بوسہ دیا ہے

[1] قرآن شریف، سورۃ النساء، آیت: ۱۴۰۔

آپ ہی کے سبب گلشن علم و دانش — خدا کی قسم رشک جنت بنا ہے
کشتیِ غوثیہ کو ہو کیوں فکر طوفاں — ایشوری سنکٹ کا جب ناخدا ہے
جنھیں دیکھنے کو ترستی تھی آنکھیں — وہی زینت انجمن بن گیا ہے
الٰہی سلامت رہے ان کی ہستی — سبھی کے دلوں کی یہ واحد صدا ہے

الجواب

ان اشعار میں مشرکانہ تو کوئی بات نہیں البتہ بعض اشعار میں کفر کا پہلو ہے۔ مثلاً یہ شعر:

آپ ہی کے سبب گلشن علم و دانش — خدا کی قسم رشک جنت بنا ہے

ایک مشرک کی بدولت کسی جگہ کو رشک جنت کہنا یقیناً کفر ہے مگر عرف عام میں رشک جنت کا معنی مراد نہیں ہوتا بلکہ انتہائی آراستہ و پیراستہ حسین وخوش نما مراد ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ قائل مسلمان ہے اس نے یہی معنی مراد لیا ہوگا اس لیے اس شعر کی بنا پر بھی قائل کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ ایک غیر مسلم کو مذہبی اسٹیج پر لا کر کھڑا کرنا اور اس کی تعریف و توصیف میں یہ مبالغہ آمیز مدح کہنی جو جھوٹ کی حد تک یقیناً حرام و گناہ ہے اور شاعر، پڑھنے والا، پڑھانے والا، اس پر داد دینے والے، اسے پسند کرنے والے سب گنہ گار ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر کے قریب کنویں کے پانی سے غسل کرنا۔ عاشورہ کے دن کام کرنا ناجائز نہیں۔ بلا ضرورت عیدگاہ کا فرش اکھاڑنا۔

مسئولہ: محمد سلیم قادری، بس اسٹینڈ ملیار گڑھ، ضلع مندسور، (ایم. پی.)۔

مسئلہ ① شریعت کی مخالفت اور فتاویٰ کو نہ ماننے والے مسلمانوں کے ایک گروہ نے ایک شریعت کی بات کرنے والے مسلمانوں کو اپنی برادری سے خارج کر دینا اور اس سے سلام وکلام بند کر دینا کیسا ہے؟

② ایک شخص جس سے نہ گناہ صغیرہ، کبیرہ سرزد ہوا بلکہ وہ دسویں محرم الحرام کو اپنے کھیت پر کام کرنے چلا گیا، وہاں کے مسلمانوں کے بنائے ہوئے قانون ہیں کہ عید، بقرعید، محرم کے روز کوئی اپنے کھیتوں میں کام کرنے نہیں جائے گا۔ خلاف ورزی ہو جانے سے انجمن کمیٹی نے حاضرین کے جوتے اس شخص کو سر پر اٹھا کر کھڑے رہنے کی سزا دی اور اس سے طبیعت نہ بھری تو گیارہ سال کے لیے برادری سے خارج کر کے سلام کلام، لین دین بند کر دیا، ایسے کمیٹی والوں کے لیے کیا حکم ہے؟

③ ہمارے شہر سے دور ایک گاؤں ہے یہاں مندر ہے مندر کے پاس ایک کنواں ہے اس کنواں کے پانی کی تاثیر لوگ بتاتے ہیں کہ لقوہ کا مریض اس پانی سے غسل کرنے سے زیادہ تر ٹھیک ہو جاتے ہیں، کسی مسلمان کو وہاں غسل کرنا درست ہے؟

④ عیدگاہ جہاں قدیم زمانے سے عیدین کی نمازیں ادا ہوتی رہیں کیا اس فرش کو نکال کر نیلام کرنا درست ہے جب کہ مالی حالت ٹھیک ہے؟

الجواب

① یہ شدید ظلم ہے اور فساد پھیلانا ہے، یہ لوگ حق العبد اور حق اللہ میں گرفتار ہیں ان کی سزا جہنم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

② یہ کمیٹی ظالم ستم گر اور جہنم کی مستحق ہے شریعت نے دس محرم کو کام کرنے سے منع نہیں فرمایا ہے پھر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس دن کام کرنے سے کسی کو روکے، پوری کمیٹی پر فرض ہے کہ اس شخص سے معافی مانگیں اس کا بائیکاٹ ختم کریں، اسے برادری میں شامل کریں اور توبہ بھی کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

③ اگر یہ اعتقاد ہو کہ اس کنویں کے مندر کے قریب رہنے کی وجہ سے یہ تاثیر پیدا ہوگئی ہے تو یہ عقیدہ کفر ہے اور اس اعتقاد سے اس پانی سے نہانا کفر اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو بلکہ یہ گمان ہو کہ اس کنویں کے پانی میں قدرتاً ایسی تاثیر ہے جس کی وجہ سے اس پانی سے نہانے سے لقوہ دور ہو جاتا ہے تو وہاں جا کر نہانا حرام و گناہ نہیں مگر احتیاط اسی میں ہے کہ مسلمان وہاں نہ جائیں خواہ مخواہ مندر کے قرب کی وجہ سے عقیدے کے فاسد ہونے کا خطرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

④ بلاضرورت پرانا فرش توڑنا جائز نہیں نیلام کرنا تو بڑی بات ہے ہاں اگر فرش خراب ہو جائے نماز پڑھنے کے لائق نہ رہے تو ادھیڑ کر اس کی مرمت کر سکتے ہیں اور جو سامان ایسا کہ دوبارہ کام میں آنے کے لائق نہ ہو تو اسے فروخت کر سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پوجا کرنا شرک ہے۔ مرتد کا حکم۔ کسی مسلمان کو پجاری کہنا۔ سنی صحیح العقیدہ کو مودودی کہنا۔ کیا کسی پر بزرگوں کی سواری آتی ہے؟

مسئولہ: انیس احمد، سائیکل والے، اتر موتی نالہ، جبل پور (ایم. پی.) — ۲۰ محرم ۱۴۱۸ھ

مسئلہ عبد النعیم جو اپنے اقبالیہ بیان تحریر و دستخط کے ساتھ دعویٰ کرتا ہے جس کی فوٹو کاپی اس

مضمون کے ساتھ شامل ہے۔

❶ عبد النعیم جو نر سنگھ داس کے مندر میں عبادت و دعا کرنے جاتا ہے ایسے شخص کو کافر کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

❷ عبد النعیم جو سید معین الدین کا اپنے اوپر حال (بزرگ کی روحانی آمد) آنے کا دعویٰ کرتا ہے ایسا ممکن ہے یا نہیں؟

❸ عبد النعیم مزار پر جاتے ہیں اور انیس احمد پر پجاری کہنے کا الزام لگاتے ہیں جب کہ انیس احمد سنی صحیح العقیدہ ہیں فاتحہ و نیاز کرتے و کرواتے ہیں عبد النعیم انیس کو جماعت اسلامی کا آدمی کہتے ہیں کل تنازعہ کافر کہہ دینے کا ہے۔

الجواب

❶ عبد النعیم جو مندر میں جا کر پوجا کرتا ہے وہ بلا شبہ مرتد و مشرک و کافر ہے بتوں کو پوجنا بہ نص قرآن شرک ہے اب اس سے نہ سلام و کلام جائز، اگر وہ بغیر توبہ کیے مر جائے تو نہ اسے بطریق مسلمین غسل دینا جائز، نہ کفن اور نہ اس کی نماز جنازہ جائز، اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز، اسے چھوڑ دیا جائے ہندو اس کے ساتھ جو چاہیں کریں۔ لاش سڑنے سے بدبو پھیلنے کا اندیشہ ہو تو اسے لے جا کر کہیں گڑھا کھود کر اس میں پھینک کر گڑھے کو پاٹ دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❷ یہ بالکل فریب ہے اور عوام کے بھٹکنے کا ذریعہ بزرگانِ دین کسی پر نہیں آتے۔ عیار، دجال، مکار عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے ڈھونگ رچاتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ واقعہ کیا ہے یہ اللہ جانے آپ کے سوال کے مطابق انیس سنی صحیح العقیدہ ہے اسے پجاری کہہ کے عبد النعیم کم از کم سخت گنہگار ہوا اگر پجاری کہنا بطور گالی ہے تو حرام اور اگر پجاری بمعنی بت پرست کہا تو عبد النعیم کافر ہو گیا۔ اسی طرح مودودی شان الوہیت و رسالت میں گستاخی کرنے کی وجہ سے کافر و مرتد ہیں کسی کو جماعت اسلامی کا آدمی کہنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسے کافر کہا اس طرح بھی عبد النعیم کافر ہوا کسی مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ حدیث میں ہے: ”**فقد باء بأحدهما**.“[1] واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] مسلم شریف، ج:۱، ص:۵۷، کتاب الایمان، باب من قال لأخيه یاکافر، مجلس برکات جامعہ اشرفیہ

یہ کہنا کفر ہے کہ جمعہ اعضاے تناسل میں جائے۔ یہ کہنا کفر ہے کہ ہم ہندو ہیں جے جے کہیں گے۔ ہندو کے گھر تیوہار کی مٹھائی کھانا کیسا ہے؟ چھٹھ کرنا اور کرانا کیسا ہے؟ دیوبندی کی اقتدا میں نماز پڑھنا۔

مسئولہ: سید محمد سعید الحسن، دومہ، ضلع تین سوکیا، آسام - ۲۵؍ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ① زید کی طبیعت خراب تھی بکر نے کہا کہ تم خدا کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرو اور کم از کم جمعہ کی نماز پڑھا کرو تو اس پر زید نے بکر سے کہا کہ ایسے ویسے جمعہ اعضاے تناسل میں جائے اور مزید اس نے کہا کہ ہم ہندو ہیں جے جے کہیں گے، اس میں کسی کا کیا بگڑتا ہے۔ علماے دین پوری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

② ہندو کے یہاں کا تیوہار وغیرہ کی مٹھائی کھانا کیسا ہے؟ کسی کا کہنا ہے کہ کھانا جائز ہے اس لیے کہ وہ بھی پاک ہے۔

③ جو مسلمان کی عورت ہندوؤں کے ساتھ چھٹھ کرتی ہو یا روپے دے کر ہندوؤں سے اپنے نام چھٹھ کرواتی ہو اس عورت کو کیا کہا جائے؟

④ زید اپنے آپ کو سن و جماعت کا دعویٰ کرتا ہے اور دیوبندی کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

① زید اپنے مذکورہ دونوں جملہ کی وجہ سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان کفری جملوں سے توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ اس سے نئے مہر کے ساتھ نکاح کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو مسلمان اس سے مکمل علاحدگی اختیار کر لیں۔ سلام کلام، میل جول، کھانا پینا، بالکل سب بند کر دیں۔ اگر اسی حال پر مرجائے تو کوئی مسلمان اس کے کفن دفن جنازے میں شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) یہ مٹھائی پاک ہے اس لیے اس کا کھانا جائز لیکن خاص ان کے تیوہار کے موقع پر لینا ممنوع ہے، یہ ایک طرح سے ان کے تیوہار میں شرکت ہے۔ دوسرے دنوں میں لینے میں کوئی حرج نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) یہ عورت مسلمان نہیں رہی کہ پہلی صورت میں اس نے خود کفر کیا اور دوسری صورت میں اس نے کفر کرایا، کفر کرانا بھی کفر ہی ہے، اس عورت پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر چھٹھ کرنے اور کرانے سے توبہ کرلے۔ پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور پھر سے نکاح کرائے اور اگر یہ نہ کرے تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے میل جول بند کردیں۔ اس کا شوہر اس کو ہاتھ نہ لگائے اور اسی حال میں اگر مرجائے تو مسلمان حتی کہ اس کا شوہر بھی اس کے کفن دفن اور جنازے میں شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) محض دعویٰ سے کوئی شخص سنی نہیں ہوجاتا۔ دیوبندی بھی اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں۔ زید جب دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنے کا عادی ہے تو وہ سنی نہیں یا تو صلح کلی ہے یا انتہائی چالاک، عیار دیوبندی یا پھر پکا جاہل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھارت ماتا کی جے بولنا کفر ہے

مسئولہ: ماسٹر فرید احمد، مدرسہ عربیہ بحر العلوم، مسجد ٹولہ، جوگیا ٹاؤن، ودھولی (یو.پی.)

مسئلہ اسلامی مدرسوں میں ''بھارت ماتا کی جے'' بولا جاسکتا ہے؟

الجواب

اسلامی مدارس تو اسلامی مدارس کسی بھی موقع پر ''بھارت ماتا کی جے'' بولنا کفر ہے۔ جو لوگ یہ جے بولیں ان پر توبہ، تجدید ایمان اور نکاح لازم ہے۔ یہ ہندوؤں کے شرکیہ اعتقاد کی ترجمانی ہے ان کے اعتقاد کے مطابق ایک دیوی ہے جس کو بھارت ماتا کہتے ہیں جو ہندوستان کی مالک و مختار اور اس میں متصرف ہے جیسے گنگا جمنا کے بارے میں ان کا اعتقاد یہ ہے کہ یہ دونوں دریا نہیں دو دیوی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آگ کی پرستش کفر ہے

مسئلہ مسئولہ: عبد الحکیم، مندسور (ایم.پی.)

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ:

جو شخص آگ کی پرستش کرے یعنی گرجے کی آرتی کرے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ شخص کافر ومرتد اسلام سے خارج ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں ہندو ہو جاؤں گا، کفر ہے۔ نومسلم ہیجڑے کے یہاں کھانے کا حکم۔

مسئلہ میرے گاؤں میں کہیں سے ایک ہجڑا آیا، جو ہندو تھا، اب کچھ دنوں سے مسلمان ہو گیا اور روزآنہ نماز پڑھتا ہے میلا دسنتا ہے، آئے دن قرآن شریف سنتا ہے، تعزیہ داری کرتا ہے۔ ذریعہ معاش بازار کا ٹھیکہ لے کر بازار وصول کرتا ہے۔ اب علماے دین بتائیں کہ اس ہجڑے کے یہاں کھانا جائز ہے کہ نہیں۔ اب اس کا کہنا ہے کہ مسلمان اگر میرا کھانا نہیں کھائیں گے، یا مجھ سے بات چیت نہیں کریں گے تو میں مجبوراً ہندو ہو جاؤں گا کیوں کہ ہندو چاہتے بھی ہیں کہ یہ ہندو ہو جائے۔ عربی اسکول میں مسلمانوں سے زیادہ چندہ بھی دیتا ہے کچھ مسلمان کہتے ہیں کہ اس کے وہاں کھانا جائز نہیں، نہ بول چال۔

الجواب

یہ ہجڑا جب مسلمان ہو گیا تھا اور اس کی آمدنی حرام نہیں تھی تو اس سے میل جول، سلام وکلام اور اس کے یہاں کھانا اور پینا سب جائز ہے، جو لوگ سلام وکلام، خورد ونوش نہیں کرتے وہ غلطی پر ہیں، اور اگر ناجائز جانتے ہیں تو اور بڑے مجرم ہیں۔

حدیث میں ہے: ”**الاسلام یھدم ما قبلہ.**“[1]

اس نے جو یہ کہا ”تو میں مجبوراً ہندو ہو جاؤں گا۔“ یہ کلمہ کفر ہے اس سے توبہ کرائی جائے، پھر سے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ میں ہندو ہو گیا کفر ہے۔ مرتد کی حمایت کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد شریف احمد، تبغیہ کمیٹی نمبر ۱۶ راسمتھ لین، کلکتہ - ۱۷ رصفر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ (۱) ایک بستی میں دو پارٹی ہو گئی ہے۔ کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا گویا کہ سارے معاملات میں ایک دوسرے سے الگ یہاں تک کہ بستی میں ایک مسجد ہے اس میں دو جماعتیں ہونے لگی ہیں حالاں کہ دونوں فریق سنی بریلوی ہیں اور ایک ہی سلسلہ سے منسلک ہیں۔

[۱] مسلم شریف، ج:۱، ص:۷٦، کتاب الایمان، باب الاسلام یھدم ما قبلہ، مطبع أصح المطابع۔

❷ زید خاندانی مسلمان ہے ازیں قبل اپنے کو مسلمان ثابت کرتا ہے مگر فی الحال اپنی زبان سے کہتا ہے کہ میں ہندو ہو گیا ہوں اب میرا جو بھی معاملہ ہوگا ہندو دھرم کے اصول کے مطابق ہوگا اب غور طلب امر ہے کہ اس تنازعہ کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے اور اب زید کو کیا کرنا ہوگا؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں دونوں کا جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب

❶—❷ زید جب اپنے کو یہ کہتا ہے کہ میں ہندو ہو گیا ہوں تو وہ مسلمان نہ رہا، کافر و مرتد ہو گیا۔ عالم گیری میں ہے:

”من قال أنا ملحد يكفر ولو قال ما علمت أنه كفر لا يعذر بهذا.“[1]

اس شخص پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اپنے اس قول سے توبہ کرے اور اعلان کرے کہ میں ہندو نہیں ہوں، ہندو مذہب سے بیزار ہوں، میں مسلمان ہوں، کلمہ پڑھ کر تجدید ایمان کرے اور اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے، اگر یہ شخص توبہ و تجدید ایمان و نکاح کر لے تو اپنا بھائی ہے ورنہ تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس سے مکمل بائیکاٹ کر لیں نہ سلام کریں نہ کلام۔ اور اگر اسی حال میں مرجائے تو کوئی مسلمان اس کے کفن دفن، جنازے میں ہرگز ہرگز نہ شریک ہوں۔

حدیث میں فرمایا گیا: **”فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم فإذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلو عليهم.“**[2]

اگر اس بستی میں دو پارٹیاں اس شخص کی وجہ سے ہوئی ہیں تو مسلمانوں پر تعجب ہے کہ ایک کافر مرتد کی حمایت میں اپنے بھائیوں سے لڑتے ہیں جو لوگ بھی شخص مذکور کی حمایت کرتے ہیں وہ سخت گنہ گار مستحق عذاب نار ہیں۔ ان پر فرض ہے کہ اس سے توبہ کر لیں اور اگر بالفرض اس کے اس اعتراف کے باوجود کہ میں ہندو ہو گیا ہوں اسے مسلمان سمجھتے ہیں تو معاملہ اور سخت، اور یہ پارٹی کسی اور وجہ سے ہے تو اس کو لکھنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۷۹، کتاب المرتد، مطبع رشیدیہ پاکستان۔

[2] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲۔

مسلمان کو پنڈت کہنا کفر ہے

مسئولہ: عبد المجید، نہرونگر، کرلا، ممبئی - ۱۴ر ذی قعدہ ۱۴۱۷ھ

مسئلہ زید ایک بہترین خطیب ہے دورانِ خطابت زید نے یہ کہا کہ کیا بزرگوں کی اس طرح یاد منانے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، کیا اپنے گھروں میں کسی کے مرجانے پر مسلم پنڈتوں کو بلا کر کھلانے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے؟ اور یہ بھیک لینے کی کوشش نہیں کرتے کہ میں بھی صاحب نصاب ہو جاؤں۔
واضح رہے کہ لفظ پنڈت ایک اصطلاحی لفظ ہے عموماً ہندوؤں کے رہنماؤں پر استعمال ہوتا ہے کیا مسلم علما کو پنڈت کے لقب سے ملقب کرنا جائز ہے؟ اور اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب

مسلمانوں کو پنڈت کہنا کفر ہے جس نے فاتحہ کھانے والے مسلمانوں کو مسلم پنڈت کہا اس پر اس جملے سے توبہ اور تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح کا حکم ہے۔ درمختار میں ہے:
”وما فيه خلاف يؤمر بالتوبة والاستغفار.“(۱)
اس کے تحت شامی میں ہے: ”و تجديد النكاح.“(۲) واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ جب ہم کافر ہو گئے تو مندر بنوائیں گے اور گھنٹہ بجوائیں گے۔ ایسے شخص کا ساتھ دینا جس پر کفر عائد ہو۔ اذان دینا کب مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ ایک فتویٰ پر تنقید۔

مسئولہ: محمد صابر حسین، کیر آف اختر، ٹک ٹار، مادھوپور، دربھنگہ (بہار) - ۲۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۰۶ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں زید ہمیشہ مسجد کے نام پر چندہ کرتا تھا اور کبھی چندہ کا حساب بھی نہیں دیا گویا کہ چندہ کو ذریعہ معاش بنا لیا، ایک دن مسجد کی زمین کی پیمائش ہوئی تو زید نے کہا کہ مسجد کی زمین وہاں تک ہے (اس پر دوسرے زمین والے) یعنی عمر سے تنازعہ ہو گیا۔ بات بڑھتی چلی گئی تو زید نے کہا کہ تم کافر ہو کلمہ پڑھو، اس پر عمر نے کہا کہ ہم کافر ہیں؟ زید نے کہا کہ ہاں تم کافر ہو، تین مرتبہ کہا اس پر عمر نے کہا کہ جب ہم کافر ہو گئے تو اب

[۱-۲] در مختار، ج:۶، ص:۳۹۰-۳۹۱، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان۔

مندر بنوا دیں گے اور گھنٹہ بجوا دیں گے۔ کسی طرح جھگڑا ختم ہوا اب عمر کا بھائی بکر نے عمر کا ساتھ دیا تو زید نے کہا کہ بکر بھی کافر ہے، بکر تم بھی کلمہ پڑھو، بکر نے کہا کہ ہم تمہارے کہنے پر تمہارے سامنے کلمہ نہیں پڑھیں گے اور سب کے سامنے پڑھوں گا، بکر مسجد میں نماز پڑھتا تھا اور اذان بھی دیتا تھا، صوم وصلوٰۃ کا پابند تھا اور لوگوں سے کہتا تھا کہ ہم اذان بھی دیتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں پھر بھی زید ہم کو مرتد کہتا ہے ہم مرتد کیسے ہوئے؟ زید کا مطلب کہ ہمارا پاؤں پکڑ کر کلمہ پڑھے ایسا ہم نہ کریں گے۔ بستی کے سبھی لوگ گواہ ہیں۔ اب بکر کا انتقال گھر سے سات کوس کی دوری پر شہر دربھنگہ میں ہو گیا، گھر اور بستی کے کوئی بھی آدمی وہاں موجود نہ تھے بعد میں لوگ وہاں گئے اور جنازہ پڑھ کر تجہیز وتکفین کیا، اب زید کہتا ہے کہ وہ مرتد تھا اس کی نماز جنازہ نہیں اور نہ میلاد اور نہ قرآن خوانی ہو سکتی ہے۔ جو لوگ جنازہ و میلاد و قرآن خوانی میں شریک ہوئے وہ سب مرتد۔ ایک ہنگامی کیفیت ہے، میلاد کے دن مولانا مفتی خلیل الرحمٰن صاحب رضوی نے فتویٰ دیا کہ بلا شبہ بکر مومن تھا ثبوت اس کی اذان ہے ان کے فتویٰ پر دو مولانا صاحب نے جا کر میلاد پڑھا اور بھی لوگوں نے کھانا کھایا اب پھر زید کہتا ہے کہ یہ سب کے سب لوگ مرتد ہو گئے اور آج تک زید سبھی لوگوں کو مرتد کہتا ہے اور مرتد مرتد کا اعلان کرتا ہے۔ الغرض بکر کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟ میلاد شریف پڑھنے والے، کھانا کھانے والے پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم صادر ہوتا ہے۔ نیز زید پر کیا حکم شرع نافذ ہوتا ہے؟

الجواب

زید بلا شبہ کافر و مرتد ہو گیا کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔ حدیث میں ہے:

”أیما امرء قال لأخیه یا کافر فقد باء باحدهما.“[1]

جس نے کسی اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو یہ ان دونوں میں سے ایک کی طرف لوٹ گیا۔

درمختار میں ہے:

”و عزّر الشاتم بیا کافر هل یکفر إن اعتقد المسلم کافرًا نعم و إلا لا.“[2]

اور یہاں متعین ہے کہ زید نے عمرو کو کافر اعتقاد کر کے کافر کہا اس لیے کہ اس نے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کلمہ پڑھو، اگر بالفرض عمرو مسجد کی زمین غصب کر رہا تھا تو بھی وہ کافر نہیں ہوا تھا، مسلمان ہی تھا

[1] مسلم شریف، ج:۱، ص:۵۷، کتاب الایمان، باب من قال لاخیه یا کافر، مطبع ،مجلس برکات اشرفیه۔

[2] در مختار، ج:٦، ص:١١٦، باب التعزیر، مطبع دارالکتب العلمیة بیروت لبنان۔

مگر زید نے اس کو صرف اتنی بات پر کافر کہا، اس لیے زید ضرور کافر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر توبہ اور تجدید ایمان و تجدید نکاح فرض ہے۔ رہ گیا عمرو کا یہ قول ''کہ جب ہم کافر ہو گئے تو اب ہم مندر بنوا دیں گے اور گھنٹہ بجوا دیں گے، ضرور کفر کا احتمال رکھتا ہے لیکن اس کا ظاہر پہلو یہ بھی ہے کہ اس نے یہ مراد لیا ہو کہ بقول زید جب ہم کافر ہو گئے یہ اقرار کفر نہیں لیکن مندر بنوانے اور گھنٹہ بجوانے کی آمادگی ضرور کفر ہے اس لیے عمرو پر توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے بکر نے اپنے بھائی کا ساتھ دیا یہ حرام و گناہ ضرور ہے مگر کفر نہیں جب کہ بکر عمرو کی کفری بات پر راضی نہ ہو۔ مسلمان کے فعل کو محمل حسن پر محمول کرنا لازم ہے۔ اس لیے حسن ظن کا تقاضہ یہی ہے کہ بکر صرف بھائی ہونے کی وجہ سے عمرو کے ساتھ رہا اور وہ اس کے کلمہ کفر پر راضی نہیں تھا، اس تقدیر پر جن لوگوں نے بکر کی نماز جنازہ پڑھی ان پر کوئی الزام نہیں اور زید کا ان لوگوں کے بارے میں یہ فتویٰ دینا کہ وہ سب کافر ہو گئے غلط ہے بلکہ اس کی وجہ سے زید پر کفر عائد ہوتا ہے اس لیے کہ اس نے مسلمانوں کو کافر کہا، ہاں! اگر بطریق شرعی یہ ثابت ہو کہ بکر نے عمرو کے کفری قول کو اچھا سمجھا تو ضرور بکر بھی کافر ہو گیا تھا اس تقدیر پر بکر کی نماز جنازہ جائز نہ تھی اور جن لوگوں نے یہ جانتے ہوئے کہ بکر سے کفر سرزد ہوا ہے اس کی نماز جنازہ پڑھی وہ لوگ ضرور بر بنائے مذہب صحیح کافر ہو گئے۔

زید مسجد کے نام پر چندہ کرتا ہے اور مسجد پر صرف نہیں کرتا خود خورد برد کرتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ ضرور فاسق ہوا، مولانا خلیل الرحمٰن صاحب کا یہ کہنا کہ بکر مومن تھا اس لیے کہ وہ اذان پڑھتا تھا اس وجہ سے درست نہیں کہ جب بکر پر یہ الزام تھا کہ اس نے عمرو کا ساتھ دیا اور عمرو نے کلمہ کفر بھی بکا ہے تو اگر بالتحقیق یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے عمرو کے کفری قول کی تائید کی یا اس سے رضا مندی ظاہر کی تو محض اذان کہنے کی وجہ سے وہ مسلمان نہیں ہوگا، اذان کہنا مومن ہونے کی علامت اس وقت ہے جب یہ ثابت نہ ہو کہ اس سے کوئی کفر سرزد ہوا ہے ان کو یہ تحقیق کرنی لازمی تھی کہ بکر، عمرو کے کفری قول پر راضی تھا یا نہیں اور صفائی میں اسی کو پیش کرنا چاہیے تھا، بہر حال جن لوگوں نے بکر کی وفات کے سلسلے میں میلاد پڑھایا اس میں شریک ہوئے یا کھانا کھایا ان لوگوں کو کافر و مرتد کہنا غلط ہے۔ خصوصاً جب کہ ان لوگوں نے ایک عالم کے فتوی کے بعد کیا اگرچہ عالم کا فتویٰ خود محل غور ہے مگر عوام نے عالم پر اعتماد کر کے ان کے فتوی کے بموجب بکر کو مسلمان سمجھ کر میلاد شریف میں شرکت کی اور اس کے فاتحہ کا کھانا کھایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ''رام'' میں ''ر'' سے مراد رسول اور ''م'' سے مراد محمد ہیں۔ یہ کہنا کہ ''اوم'' میں الف سے مراد اللہ اور ''م'' سے مراد محمد ہیں۔

مسئولہ: محمد حسین، راجستھان- ۲۵؍ جمادی الاولی ۱۴۱۸ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسلمان حاجی بھی ہے اس نے بھرے مجمع میں اپنی تقریر میں کہا کہ ہندوستان میں رام کا راج تھا، ہے اور رہے گا۔

انھوں نے رام اور اوم کی سندھی اس طرح کی ہے کہ 'र' سے رسول اور 'म' سے محمد اور اوم کے 'अ' (الف) سے اللہ اور ''م'' 'म' سے محمد ہے۔ ایک مسلمان کو ایسا کہنا کہاں تک درست ہے۔ قرآن اور حدیث کی روشنی میں جواب عنایت کریں۔ پڑھنے کے لیے اخبار کی کٹنگ بھی پیش کی جا رہی ہے۔

الجواب

جس شخص نے یہ بکا کہ لفظ رام میں ''را'' سے رسول مراد ہے اور ''م'' سے محمد مراد ہیں اور اوم میں ''الف'' سے اللہ اور ''م'' سے محمد مراد ہیں، وہ اپنے گھر حاجی کہے یا نمازی، وہ مسلمان نہیں رہا۔ اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ رام ہندوؤں کے ایک مخصوص دیوتا کا نام ہے اور یہ سنسکرت لفظ ہے۔ سنسکرت کے حروف سے عربی کے الفاظ بنانا جہالت بھی ہے اور گمراہی بھی اور رام کو محمد رسول کہنا صریح کفر ہے۔ اوم سنسکرت میں خدا کے لیے بولتے ہیں۔ اس سے اللہ اور محمد بنانا جہالت بھی ہے اور کفر بھی۔ اس جاہل کو یہ بھی تمیز نہیں کہ اوم میں الف کو پیش ہے اور اللہ میں الف کو زبر ہے۔ بہر حال یہ شخص مسلمان نہیں رہا۔ کافر و مرتد ہو گیا۔ چاہے اپنے کو حاجی کہے یا کچھ کہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کسی مسلمان عورت کو یہ کہنا کیسا ہے کہ تو ہندوانی ہے، مسلمان نہیں؟

مسئولہ: محمد اشرف بھائی، شانتی نگر روڈ، ناگ پور- ۱۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ زینب کھلے سر کھانا کھا رہی تھی تو ہندہ نے زینب سے کہا کہ سر ڈھک کر کھانا کھا۔ زینب نے کہا کہ میں اسی طرح کھانا کھاتی ہوں۔ اس پر ہندہ نے زینب سے کہا کہ تو ہندوانی ہے، مسلمان نہیں ہے۔ (یعنی تو ہندو ہے مسلمان نہیں

ہے)۔لہٰذا ہندہ پر اس قول کی بنا پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ تفصیل کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

ہندہ پر فرض ہے کہ فوراً توبہ کرے اور زینب سے معافی مانگے اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان بھی کرے اور تجدیدِ نکاح بھی۔ کسی مسلمان کو ہندو کہنا کفر ہے، لیکن کبھی کبھی لوگ طنز کے طور پر یا گالی کے طور پر بھی کہہ دیتے ہیں، ان کی نیت یہ نہیں ہوتی کہ جسے کہا ہے اسے واقعی ہندو اعتقاد کر کے کہا ہے۔ یہاں ہندہ کی نیت معلوم نہیں ایسی صورت میں حکم یہی ہے کہ قائل احتیاطاً توبہ و تجدیدِ ایمان و نکاح بھی کرے۔

درِ مختار میں ہے: "**ومافیه خلاف یومر بالتوبة والاستغفار .**"[۱]

اورشامی میں ہے: "**و تجدید النکاح احتیاطاً.**"[۲] واللہ تعالیٰ اعلم۔

کاہن کے پاس جانا اور اس کی بات کی تصدیق کرنا۔

مسئولہ: محمد باقر علی، رام چندر پور، ضلع سرگوجہ (ایم. پی.)- ۲۵؍جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے اطراف میں بعض کافر "دیواس" لگاتے ہیں یعنی لوگوں کے دریافت کرنے پر ڈھکی چھپی باتوں کی خبر دیتے ہیں۔ زید کا اعتقاد ہے کہ "دیواس" کبھی جھوٹ نہیں بولتا جو کہتا ہے سچ ہوتا ہے۔ اور اسی بنا پر جب زید کے دو بیل چھ روز کے فاصلے سے یکے بعد دیگرے مر گئے تو وہ عمر اور خالد کو ساتھ لے کر موت کے اسباب کا پتہ لگانے کے لیے "دیواس" روانہ ہوا۔ مگر اتفاق سے "دیواس" لگانے والا موجود نہیں تھا، اس لیے واپس ہو گئے۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا افراد پر شریعتِ مطہرہ کیا حکم عائد کرتی ہے۔

الجواب

ایسے کافروں کے پاس جانا حرام قطعی و گناہِ کبیرہ اور ان کی خفیہ بتائی ہوئی باتوں کو سچ جاننا کفر۔

حدیث میں ہے: "**من اتیٰ کاهناً فصدقه بما قال فقد بری مما انزل علی محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم .**"[۳] واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[۱] در مختار، ج:٦، ص:٣٩٠، کتاب الجهاد باب المرتد، مطبع زکریا۔

[۲] رد المحتار، ج:٦، ص:٣٩١، کتاب الجهاد باب المرتد، مطبع زکریا۔

[۳] السنن لابن ماجه، ج:١، ص:٤٧، باب النهی عن إتیان الحائض، مطبع اشرفی۔

مورتی کو ہار پہنانا، مورتی بٹھانے میں چندہ دینا کیسا ہے؟

مسئولہ: نظام الدین منشی، انجمن اسلام، عیدگاہ روڈ شہر، مندسور (ایم. پی.)-۱۸/ ربیع الآخرہ ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید ایک غیر عالم اور قاضی شہر وامام جامع مسجد ہے ایک سیاسی سبھا میں جمعہ کے دن شریک ہوا۔ اس میں راجیو گاندھی بھی تھا سبھا کے اختتام پر سب نے راجیو گاندھی کو سوغات پیش کیے، زید نے راجیو گاندھی کو ایک ایسی تصویر پیش کی جس میں اندرا گاندھی اپنے مذہبی دیوتا پشو پتی ناتھ کو دودھ یا پانی سے نہلاتے ہوئے دکھلائی گئی ہے۔ زید نے اس کو پورا کرنے کے لیے جمعہ کی نماز سے بھی غفلت برتی اور جمعہ کی نماز کسی دوسرے نے پڑھائی۔ بکر نے رام لیلا پوجا میں شرکت کی اور مورتی کو ہار پہنایا۔ حامد نے مورتی بٹھانے میں ۳۵۱/ روپے کی بولی بول کر خود مورتی بٹھائی۔ عمر نے مسلمانوں کو چھوٹا بھائی اور کافروں کو اپنا بڑا بھائی بتایا اور اخبار میں شائع بھی کرایا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے قاضی کے لیے حکم شرع کیا ہے؟ کیا اس کے پیچھے نماز اور اس کی اقتدا میں مسلمانوں کو رہنا درست ہے؟ کیا ایسے قاضی کو اسلامی اسٹیج اور اسلامی جلسوں کا رہنما مان کر ہار مالا سے استقبال کرنا درست ہے۔ نیز بکر، حامد اور عمر کے متعلق حکم شرع کیا ہے؟ ہر ایک کے متعلق حکم شرع کی توضیح فرمائیں، نیز یہ بھی واضح فرمائیں کہ اسلامی ماحول میں جگہ پانے کے لیے ان لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟ خدا اور رسول کے واسطے اس مسئلہ پر فوراً توجہ عنایت فرما کر فتویٰ عنایت فرمائیں۔ ورنہ قوم ضلالت و گمراہی کے دلدل میں پھنسی رہے گی۔ خدا آپ کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

الجواب

زید کا یہ فعل اشد حرام اور عظیم گناہ ہے۔ پھر اس کی وجہ سے نماز جمعہ اگر ترک کی ہے ڈبل حرام کا مرتکب ہوا، راجیو گاندھی وہ دشمن اسلام ہے جس نے اجودھیا میں برملا یہ کہا۔ میں رام راج قائم کرنا چاہتا ہوں اس نے اور اس کی حکومت نے رام جنم شیلا نیاس کے جلوسوں کی اجازت دے کر پورے ملک میں ہندو مسلم منافرت پھیلائی۔ مسلمانوں کو علانیہ ایذائیں پہنچائیں۔ ہزاروں مسلمان اس کی وجہ سے شہید کیے گئے، ہزاروں مسلمانوں کے مکانات، دوکانیں جلائی گئیں، اور کروڑوں کا سرمایہ جل کر خاکستر ہوا۔ یا پولس، پی اے سی، یا ہندو لوٹ کر لے گئے۔ ایسے دشمن اسلام کو ہار پہنانا، تحفہ دینا وہ بھی تصویر کا تحفہ، وہ بھی مشرکانہ

تصویر کا تحفہ، انتہائی بے غیرتی، بے حمیتی، حرام و گناہ ہے۔ پھر اس کی وجہ سے نماز جمعہ چھوڑنا اور سخت۔ زید کو امامت سے فوراً معزول کیا جائے، اس وقت سے اب تک اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی ہیں سب کا اعادہ کیا جائے اور آئندہ کوئی بھی نماز اس کے پیچھے نہ پڑھی جائے جب تک کہ وہ علانیہ توبہ نہ کرے اور عہد نہ کرلے کہ آئندہ کبھی ایسی حرکت نہ کروں گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بکر نے رام لیلا پوجا میں شرکت کی اور مورتی کو ہار پہنایا اس کی وجہ سے وہ خارج از اسلام ہو گیا، کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر علانیہ توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، بیوی سے پھر سے نکاح کرے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

حامد اپنی اس حرکت کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو گیا۔ مورتی پوجنے کے لیے بٹھائی گئی تھی، مورتی بٹھانے کا مطلب یہ ہوا کہ وہ بت پرستی پر راضی ہوا اور بت پرستی کا معاون۔ اس پر بھی فرض ہے کہ فوراً توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عمر اس کلمہ کے کہنے کی وجہ سے بدترین فاسق و فاجر ہو گیا۔ کوئی غیر مسلم، مسلمان کا بھائی نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید نے ان کے بارے میں فرمادیا:

"قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ"[1]

عداوت ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپی ہے وہ بہت بڑی ہے۔

ان ظالموں نے ہزارہا مسلمانوں کو ابھی حال ہی میں شہید کیا، مکانوں، دوکانوں کو جلایا، پی.اے.سی. اور پولس سے پٹوایا، جیل خانوں میں بھروایا، بابری مسجد میں بت رکھا، اسے شہید کرنے کے لیے رات دن کوشاں، پھر وہ بڑے بھائی ہیں۔ عمرو پر فرض ہے کہ وہ بلا تاخیر توبہ کرے۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔

[1] قرآن مجید، پ:٤، سورۃ آلِ عمران، آیت:١١٨۔

یہ کہنا کیسا ہے کہ اپنے گھر میں بت، مندر بنا کر رکھنے سے بڑا گناہ ہے ٹی وی رکھنا؟

مسئولہ: جمیل اختر، رضا نگر، نئی مسجد بالا، کانپور (یو. پی.)-۲؍ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ اگر مسلمان اپنے گھر میں مندر بنا کر بت رکھے تو اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا ٹی وی گھر میں لگا کر دیکھنا گناہ ہے کیوں کہ بت مجسم ہوتا ہے اور ٹی وی میں بے حیائی کا کارخانہ ہے مثلاً عورتوں سے آدمیوں کا زنا کرتے ہوئے دکھایا اور ایک دوسرے سے یعنی ایک لڑکا یا لڑکی کس کس طرح دیگر لڑکا لڑکی سے ناجائز تعلق پیدا کرتے ہیں یہ سب باتیں بڑے سکون کے ساتھ ٹی وی میں دکھائی اور بتائی جاتی ہیں اور دیکھنے میں باپ، ماں، بھائی، بہن، ساس، خسر، بہو، بیٹا، پوتا، نواسی، نواسہ اور دیگر احباب و دوست سب دیکھ رہے ہیں جب کہ میرے آقائے نامدار محبوب پروردگار نے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بے حیائی کا دروازہ بند فرمایا اور سخت تاکید فرمائی لیکن اس کے باوجود یہاں برعکس بے حیائی کا کارخانہ خود گھر کے ذمہ دار باپ، بھائی کثیر رقوم خرچ کر کے قائم کیے ہوئے ہیں، علاوہ ازیں گھر کی لڑکیاں ٹی وی دیکھ کر اس طرح کی حرکات و بے حیائی کو عمل میں لاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بغیر نکاح کے غیر محرموں کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں، پورے خاندان کی عزت کا سودا کر لیتی ہیں اور بھی طرح طرح کے مذہبی نقصانات ہوتے ہیں، جن پر مضبوط مضبوط مشاہدے موجود ہیں اس لیے بہ نسبت مندر کے ٹی وی زیادہ برائیوں کو جنم دینے والی، خبیث چیز معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض جگہ تو خود فقیر نے بچشم خود دیکھا کہ اذان ہو رہی ہے اور مسلمان کہلانے والے بلکہ امام اور مؤذن کے گھر میں خوب سکون وچین سے ٹی وی چل رہی ہے۔ لہٰذا خدمت عالیہ وقدسیہ میں گزارش ہے کہ زید کا کہنا صحیح وحق ہے یا نہیں، نیز یہ کہ گھر میں ٹی وی لگانے کا حشر کس گروہ کے ساتھ ہوگا اور دیکھنے والوں کا، اور جو لوگ ٹی وی کو برا کہتے ہیں اور دیکھنے والے کو منع کرتے ہیں ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ ہر ناجائز کام سے جو لوگ منع کرتے ہیں ان کو جو لوگ گالی دیتے ہیں اور بھی بہت سے دل خراش جملے کہتے ہیں کہلاتے ہیں ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ عین عنایت ہوگی۔

الجواب

ٹی وی کے ضرر سوال میں جو درج ہیں وہ سب صحیح اور واقع کے مطابق ہیں مگر یہ کہنا ”اگر مسلمان اپنے گھر

میں مندر بنا کر بت رکھے تو اتنا بڑا گناہ نہیں جتنا ٹی وی گھر میں لگا کر دیکھنا بڑا گناہ ہے۔'' غلط ہے اس لیے کہ مندر بنا کر بت رکھنا کفر ہے کیوں کہ مندر میں بت پوجنے کے لیے رکھا جاتا ہے۔ اب دو صورت ہے یا تو بنانے والا خود پوجا کرتا ہے یہ تو صریح شرک ہے، یا بت کی پوجا پر راضی ہے کہ جس کا جی چاہے آ کر پوجا کر لے اس لیے کہ یہ رضا بالکفر ہے۔ ارشاد ہے:

''اِنَّکُمْ اِذًا مِثْلُهُمْ .''(۱) ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو۔

کفر و شرک سے بڑا کوئی گناہ نہیں، اور نہ کفر و شرک سے بڑھ کر مضر کوئی چیز۔ ارشاد ہے:

''اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ .''(۲) بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔

کفر و شرک ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہنے کا سبب۔ کفر و شرک کے علاوہ جتنے بھی گناہ ہیں وہ سب اس سے کم تر درجے کے اور ضرر میں اس سے کم۔

اولاً اس لیے کہ ہر گناہ کفر و شرک کے علاوہ کتنا ہی بڑا ہو، توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑا گناہ بلا عذر شرعی نماز چھوڑنا ہے، یہ بھی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔

ثانیاً، کبھی اللہ عز و جل اپنی رحمت یا کسی اپنے محبوب کی شفاعت یا کسی نیک کام پر خوش ہو کر کفر و شرک کے علاوہ اور گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ارشاد ہے:

''اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ .''(۳) اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

ثالثاً: چلیے گنہ گار نے نہ توبہ کی نہ اس کے گناہ معاف ہوئے تو اسے سزا ملے گی، مگر ایک معین مدت تک، پھر وہ جہنم سے نکالا جائے گا مگر کافر مشرک ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

رابعاً: گنہ گار، گنہ گار رہتے ہوئے جو نیک کام کرتا ہے وہ محسوب ہے، اس پر اجر ملنے کی امید ہے، بخلاف کافر مشرک کے کہ حالتِ کفر و شرک میں اس نے بظاہر جو نیک کام کیے وہ سب رائیگاں اور کالعدم ہیں۔ ارشاد ہے:

''عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً .''(۴) کام کریں، مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں۔

---

[۱] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۴۰۔
[۲] قرآن مجید، سورۃ لقمان، آیت: ۱۳، پارہ: ۲۱
[۳] قرآن مجید، سورۃ النساء، آیت: ۱۱۶۔
[۴] قرآن مجید، سورۃ الغاشیۃ، آیت: ۳، پارہ: ۳۰

اور فرمایا:

”وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا .“[1]

اور جو کچھ انھوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں۔

اس لیے جس نے جملہ مذکورہ کہا، اس پر توبہ فرض ہے۔ بقیہ ٹی وی کے بارے میں جو باتیں لکھی ہیں وہ صحیح ہیں۔ ایک بہت بڑا نقصان ٹی وی کا صحت کی بربادی ہے، اس سے نظر بھی کم زور ہوتی ہے اور ہیجان انگیز مناظر دیکھ کر دل و دماغ اور اعصاب کم زور ہوتے ہیں، جسے فوری طور پر لوگ محسوس نہیں کرتے مگر رفتہ رفتہ اس کا اثر صحت پر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ والے ٹی وی سے بیزار ہوتے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ٹی وی اپنے گھروں سے نکالیں اور اپنے اہل و عیال پر رحم کریں۔ برا وقت کہ کر نہیں آتا، بچیوں کی عفت اور عصمت بہت بڑی دولت ہے۔ ٹی وی کا یہی نقصان نہیں کہ بچیاں غیر محرموں کے ساتھ نکل جاتی ہیں، اس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کے ذریعہ خفیہ بدکرداری کا ڈھنگ آجاتا ہے اور پھر اس کے نتائج سے بچنے کی ترکیبیں بھی۔ رہ گیا عوام کالانعام کا منع کرنے والوں پر لعن طعن، تیر و نشتر تو یہ کوئی نئی بات نہیں، ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بقدر استطاعت واجب ہے، اس پر اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ اس خصوص میں عوام کی تلخ کلامیوں پر مزید اجر کا وعدہ ہے۔ حرام اور گناہ سے روکنے والوں پر طعن کرنا سخت خطرناک ہے۔ کبھی یہ کفر بھی ہوسکتا ہے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والوں کا حشر ان شاء اللہ تعالیٰ انبیا، صدیقین، صالحین کے ساتھ ہوگا اور ان پر طعن کرنے والوں کا حشر فساق و فجار کے ساتھ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ مسجد توڑ کر مندر بناؤں گا اور پوجا کروں گا، کفر ہے

مسئولہ: نور محمد، عاشق علی، جھانگی ڈیہہ، شیو پورا بازار، گونڈہ (یو. پی.) ۲۳ر ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

مسئلہ زید مسلمان بے نمازی اور کافروں کے ساتھ نشست و برخاست رکھنے والا ہے زید کے گھر کے متصل مسجد ہے مصلیان کو نماز پڑھتے دیکھ کر انھیں گالیاں دیتا ہے اور منع کرنے پر کہتا ہے کہ میں ایسا کہتا رہوں گا اور مسجد کو بابری مسجد کی طرح منہدم کر دوں گا اور کہتا ہے اس جگہ مندر بنا کر پوجا کروں گا۔

[1] قرآن مجید، سورۃ الفرقان، آیت: ۲۳، پارہ: ۱۹

لہٰذا اس شخص کے بارے میں کہ زید مسلمان ہے یا نہیں؟ شریعت مطہرہ ایسے کے بارے میں کیا حکم نافذ کرتی ہے؟

الجواب

زید مسلمان نہیں کافر ومرتد ہے وہ نمازیوں کو نماز پڑھنے پر گالی دیتا ہے، ظاہر یہی ہے کہ نماز پڑھنے کی وجہ سے گالی دیتا ہے اس لیے یہ کفر ہے پھر اس نے جو یہ کہا مسجد ڈھا کر مندر بناؤں گا اور یہاں پوجا کروں گا یہ صریح کلمہ کفر ہے جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں، زید پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر دونوں باتوں سے توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اس کی عورت اس کے نکاح میں نہیں رہی، مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ نکاح کر کے اسے ہاتھ لگائے اور اگر وہ ضد کرے، کلمات کفریہ سے توبہ نہ کرے اسلام نہ قبول کرے تو مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں، بیمار پڑ جائیں تو پوچھنے نہ جائیں، مرجائے تو اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہوں حدیث میں ہے:

”فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم (وفي رواية) ولا تصلوا معھم ولا تصلوا علیھم.“[1]	نہ ان کے پاس اٹھو بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو، نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو، نہ ان کے جنازہ کی نماز پڑھو، نہ ان سے شادی بیاہ کرو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

ارتھی کے جلوس میں رام رام کا نعرہ لگانا

مسئلہ مسئولہ: معین القدر، اکرمی جامع مسجد، ڈونگر راجستھان-۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نقلی ارتھی بنا کر اس میں پتلا بنا کر رکھا اور بازار میں جلوس نکال کر اس میں نعرے لگائے (رام رام ستیہ ہے) لہٰذا شریعت کا اس کے لیے کیا حکم ہے؟ اس کا کہنا ہے کہ میں نے اس کو تسلیم نہیں کیا صرف ناٹک کیا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے جو حکم ہے جلد از جلد جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب

یہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا اور مشرک ہو گیا ستیہ کا نعرہ کفر صریح ہے وہ بھی ارتھی کے ساتھ یہ خاص

[1] المستدرك للحاكم، ج:۳، ص:۶۳۲۔

ہندوؤں کا مذہبی نعرہ ہے، کفر کا ناٹک کرنا بھی کفر ہے، اس شخص پر فرض ہے کہ اس سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو، اگر بیوی والا ہے اور اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو اس سے جدید نکاح کرے جب تک تجدید نکاح و ایمان نہ کرے بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اگر ہاتھ لگائے گا تو حرام ہوگا جتنی قربت کرے گا زنائے خالص ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھوت کی پوجا کفر و شرک ہے

مسئولہ: محمد اسرار، ٹھر کشند یو پور، اعظم گڑھ (یو. پی.) - ۱۶؍ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ زید کی طبیعت علیل تھی اور وہ شفایاب نہیں ہو رہا تھا تو زید نے کسی سے اپنے مرض کے متعلق دریافت کیا تو اس شخص نے کہا کہ بھوت کے نام پر پوجا کرو تو زید نے بھوت کے نام کی پوجا کیا اور اب وہ شفایاب ہو گیا ہے تو اب زید دائرۂ اسلام سے خارج ہوا کہ نہیں نیز ایسا عقیدہ کر کے اس کو پوجنا دائرۂ اسلام سے خارج کرے گا کہ نہیں؟

الجواب

زید پوجا کرنے کی وجہ سے کافر و مشرک ہو گیا اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی ہے دوبارہ رکھنا چاہے تو پھر نکاح کرے، اگر زید مان جائے فبہا ورنہ مسلمان اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

گھر کی بندش کرانے میں دیوتاؤں کی پوجا کرانا کفر ہے

مسئولہ: محمد عبد المصطفیٰ، لہرہ ڈاکخانہ، اترولیہ، اعظم گڑھ (یو. پی.) - ۱۶؍ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ

مسئلہ زید اپنے گھر کی بندش کرانے میں مشرکانہ رسم و رواج کے تحت ملعون جانور خنزیر ایک غیر مسلم کے بدست ذبح کرایا اور ہندو دیوتاؤں کو پوجا و پاٹ و چڑھاوا دیا زید کے ہمراہ زید کا دوست بکر ان کاموں میں شریک تھا۔ اب زید و بکر سے ربط و ضبط کھان و پان و میل و مراسم رکھنا از روئے شرع کیسا ہے؟ خالد کہتا ہے ان لوگوں سے ربط ضبط رکھنا حرام ہے کیوں کہ ان لوگوں نے کفریہ افعال کیے ہیں، شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب

مکان کی بندش یا کسی بھی کام کے لیے غیر مسلموں سے عمل کرانا بہر حال حرام و گناہ ہے اب اگر زید و بکر کو یہ معلوم تھا کہ اس عمل میں پوجا ہوگی دیوتاؤں کو چڑھاوا دینا ہوگا تو دونوں کافر و مرتد مشرک ہوئے ان کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہوگئے، ان کی بیویاں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔ زید اور بکر پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں، بیویوں کو رکھنا چاہتے ہوں تو پھر نئے مہر پر نکاح کریں، اگر زید و بکر توبہ و تجدید ایمان کر لیں فبہا ورنہ مسلمان ان دونوں کا مکمل بائیکاٹ کر دیں، میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کیا کرشن و گیتا کی تعلیمات اسلامی تعلیمات کے قریب ہیں؟ یہ کہنا کفر ہے کہ ہندوستانی حاجی کا حج اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک وہ متھرا نہ جائے۔

مسئولہ: رضاء اللہ، محمد ادریس مبارکپوری، الجامعۃ السّلفیہ، بنارس (یو. پی.)۔ ۲۰ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۴ھ

مسئلہ ① کرشن جی اور گیتا جی کی تعلیم اسلامی تعلیم اور اسلامی تصوف کے بے حد قریب ہے اور یہی سبب ہے کہ ہندوستان کے صوفیاے کرام کرشن جی سے گہری عقیدت رکھتے تھے۔

② میں ہندوستانی حاجی کا حج تب تک مکمل نہیں سمجھتا جب تک وہ متھرا (کرشن جی کی جائے پیدائش اور راجدھانی) نہ جائے۔

مندرجہ بالا دونوں عبارتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے علماے دین و مفتیان دین متین سے کتاب و سنت کی اور اقوال ائمہ کی روشنی میں درج ذیل سوالوں کے جوابات مطلوب ہیں امید کہ اولین فرصت میں جواب عنایت فرمائیں گے۔

① اسلامی تعلیمات اور گیتا و کرشن کی تعلیم کے مابین قربت کا عقیدہ رکھنا کیسا ہے جب کہ گیتا اور کرشن کو زمانہ کے اعتبار سے (اگر ان کا وجود صحیح معنوں میں تسلیم کیا جائے) تقدم حاصل ہے، کیا اس سے دشمنان اسلام کو یہ کہنے کا موقع نہیں ملے گا کہ دین محمدی کرشن اور گیتا کی تعلیمات سے ماخوذ ہے۔

② کرشن جی یا ان جیسے دوسرے ہندو مذہبی رہنماؤں جن کو معبود کی حیثیت دی جاتی ہو اس سے

گہری عقیدت رکھنا کیسا ہے؟

(۳) نمبر دو کے تحت درج کردہ عبارت کے مطابق عقیدہ رکھنے والا یا اس طرح کی بات کرنے والا از روئے شریعت کیسا آدمی سمجھا جائے گا کیا ارکان حج کو صحیح طور پر ادا کرنے کے بعد مزید کسی جگہ کی زیارت اور وہ بھی ایسی جگہ جہاں کافرانہ اور مشرکانہ رسم ورواج کا بول بالا ہو کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟

الجواب

سوال میں مذکورہ دونوں عبارتوں کا یا دونوں میں ایک کا لکھنے والا، کہنے والا اسلام سے خارج کافر و مرتد ہے، کرشن کے بارے میں سبع سنابل شریف میں مذکور ہے کہ وہ کافر تھا، پھر جن کتابوں سے یا روایتوں سے کرشن کے وجود کا ثبوت ملتا ہے انھیں میں یہ بھی مذکور ہے کہ وہ بانسری بجاتا تھا اور اس کا زبردست ماہر تھا، یہ بھی مذکور ہے کہ ایک دفعہ رادھا اپنی سہیلیوں کے ساتھ جمنا میں نہانے گئی تو چپکے سے جا کر کرشن نے سب عورتوں کے کپڑے سمیٹ کر ایک پیڑ پر چڑھ گیا، عورتیں ننگی نہا رہی تھیں، نہانے کے بعد جب دیکھا کہ ہمارے سب کپڑے غائب ہیں تو بہت پریشان ہوئیں۔ کرشن نے ان عورتوں کو آواز دیا کہ تمہارے کپڑے میرے پاس ہیں تم سب ننگی پانی سے نکل کر آؤ میں دیتا ہوں۔ مجبور ہو کر یہ عورتیں ایک ایک کر کے پانی سے باہر آئیں اور اپنے اپنے کپڑے لے گئیں۔ کیا یہی اسلامی تعلیمات ہیں؟ متھرا جانا کم از کم حرام و گناہ ضرور ہے، ورنہ کفر اس لیے کہ قائل کی مراد متھرا جانے سے متھرا بازار میں جانا نہیں بلکہ کرشن کی مورتی دیکھنے کے لیے جانا ہے یہ بہر حال ایک مشرکانہ فعل ہے کسی مشرکانہ فعل پر کسی عبادت وہ بھی حج جیسی عظیم عبادت کی تکمیل کو موقوف ماننا یقیناً کفر ہے۔ ہندوؤں کے معبودان باطل سے عقیدت رکھنا حرام و گناہ۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں تحریر فرمایا کہ وہ خود گمراہ تھے اور دوسروں کو گمراہ کیا اس لیے ان کے ساتھ عقیدت رکھنا گمراہی بددینی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

صرف دکھاوے کے لیے بھی مندروں میں پوجا پاٹ ومنت سماجت کرنا کفر ہے

مسئولہ: محمد ہدایت اللہ اشرفی، انٹر پرائز و آئی ڈی، تھانے، ممبئی۔ یکم صفر ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید مندروں میں جا کر مورتیوں کے سامنے مؤدب کھڑا ہو کر وہ ساری عبادت کے ارکان

جوکہ موجودہ ہندو دھرم میں رائج ہیں ادا کرتا ہے (اپنے اس فعل سے وہ ہندو دھرم کے لوگوں کو پوجا پاٹ اور دھرم کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے) اور نقل کفر کفر نباشد کو دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے حالاں کہ (من تشبهه بقوم فهو منهم) بھی مذکور ہے۔ تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا وہ مسلمان رہے گا یا اسلام سے خارج ہو جائے گا؟ کیوں کہ بعض فلمی مناظر میں ایسے منظر بھی آتے ہیں جہاں ادا کار کا مقصد صرف روپیہ لے کر منظر کشی مقصود ہوتی ہے۔ جو دیوی دیوتاؤں کے مندروں میں جا کر پوجا پاٹ اور منت و سماجت کرتا ہے۔ ایسی صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب

زید اپنے اس فعل کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گیا، اسلام سے خارج ہو گیا، اسی طرح جو مسلمان بننے والے ایکٹرس فلمی تماشوں میں کرتے ہیں وہ بھی اس فعل کی وجہ سے کافر و مرتد ہو گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بغرض علاج ہندو سے پوجا کرانا کفر ہے۔ قرآن مجید غلط پڑھنے والے کو امام بنانا گناہ ہے۔ اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی گئیں ادا نہ ہوئیں۔

مسئولہ: ایچ محمد صلاح الدین، ہاوی گرہ، آنوار، پوسٹ چنتا تعلق ضلع کولار، کرناٹک-۲۲ رشوال ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ہمارے اس قریہ میں ایک امام صاحب ہیں اسی دیہات کے رہنے والے ہیں، امام وخطیب کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، کسی دینی مدرسے کے فارغ نہیں، قرآن مجید بالکل غلط پڑھتے ہیں۔ چند سال قبل یہ صاحب بیمار ہو گئے علاج کیے اس کے بعد ایک غیر مسلم سے بطور علاج بعد نماز مغرب پوجا ڈلوائے یعنی یہ صاحب کو وہ غیر مسلم بیٹھا کر ان کا علاج پوجا پاٹ کے ذریعہ سے کیا، اس پر چند لوگوں نے اعتراض کیا، صاحب پر اعتراض کا کچھ اثر نہیں ہوا، جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایک مسلمان ہوتے ہوئے اور ایک امام کی حیثیت سے یہ کام کر سکتے ہیں تو جواب ملا میرا مقصد بہتری وتندرستی ہے خواہ کیسا بھی ہو اس وقت سے یہاں چند لوگ علاحدہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ الگ الگ منفرد محض اتحاد واتفاق کی خاطر کہیں مسلمانوں کی جماعت میں پھوٹ نہ پڑ جائے۔ اب معاملہ اختلاف کی حد تک بڑھ گیا ہے۔ از راہ کرم شریعت عظمیٰ کی روشنی میں یہ معلوم کرائیں کہ پوجا پاٹ کے ذریعہ ایک مسلمان وہ بھی امام علاج ومعالجہ

کراسکتا ہے؟ کیا اس کی امامت درست ہے؟ اور قرآن مجید بالکل غلط پڑھتا ہو، مسائل سے ناواقف ہو کیا لوگ اس کی متابعت کر سکتے ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب

اگر یہ صحیح ہے کہ یہ امام قرآن مجید بالکل غلط پڑھتا ہے تو اس کو امام کیوں رکھا گیا اور اب تک اس کے بارے میں استفتا کیوں نہیں کیا گیا۔ اختلاف کے بعد یہ کیوں پوچھا جارہا ہے، اس کا صاف مطلب ہے کہ اب کسی بنا پر امام سے ناراضگی کی بنا پر کیا جارہا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ امام قرآن مجید اتنا غلط پڑھتا ہے کہ نماز فاسد ہو جاتی ہے تو جن لوگوں نے اسے امام رکھا اور جو لوگ یہ سب جانتے تھے پھر بھی خاموش رہے، سب کے سب گنہگار ہیں اس امام کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھیں ایک بھی نہیں ہوئی۔ ان سب کی قضا پڑھیں اور امام کو فوراً معزول کر دیں اور اگر معزول کرنے پر قدرت نہ ہو تو اپنی الگ جماعت کریں۔ اس امام نے اگر اپنے یا اپنے بیٹے کی شفایابی کے لیے پوجا کرائی تو کافر و مرتد ہو گیا۔ اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، اپنی اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ نکاح کرے، جس وقت سے پوجا کرائی اب تک جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی ہیں سب کی قضا پڑھیں اور ہرگز ہرگز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ جب تک توبہ تجدید ایمان نہ کرلے بشرطے کہ اس کی قراءت ایسی نہ ہو جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

گنپتی کی پوجا شرک ہے

مسئولہ: شبیر علی پٹیل، دیا درا، ضلع بھروچ، گجرات - ۶ر ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

مسئلہ زید مسلمان کا دعویٰ کرتے ہوئے ہندوؤں کے گنپتی کی پوجا کی مجلس میں حاضری دی اور باقاعدہ پوجا بھی کی اور وہاں پر ہی دان دیا۔ اگر چہ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے یہ کام کیا تو اس پر کیا حکم ہے؟

الجواب

گنپتی یا کسی بھی پوجا میں حاضری سخت حرام و گناہ ہے اور پوجا کرنا شرک، پوجا کرنے کی وجہ سے زید کافر و مشرک ہو گیا۔ اس کے سارے اعمال حسنہ اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر توبہ کرے، پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اور اپنی اس بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو نئے مہر پر پھر سے نکاح کرے، اگر یہ توبہ اور تجدید ایمان نہ کرے تو مسلمان اس کو برادری سے خارج کر دیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

عیدگاہ کی آراضی کو دیوا ستھان کہنا

مسئولہ: مسلمانانِ بھرواسمیر پور، ہمیر پور (یو. پی.) - ۱۳ر رجب ۱۴۱۰ھ

مسئلہ (۱) زید اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور کام سارے ملت اسلام کے خلاف کرتا ہے، ایک مقدمہ میں عیدگاہ سے متصل عیدگاہ کی زمین وآراضی نمبر کو دیوا ستھان کہتا ہے۔

(۲) دینی مدرسہ کو بند کرانے کے لیے کوشاں رہتا ہے، مدرسہ کے لیے انجمن کی جانب سے جب کوئی تعمیری کام شروع ہوتا ہے تو کافروں سے ساز باز کر کے معاملہ الجھاتا اور رخنہ ڈالتا ہے۔

(۳) عیدگاہ کی کوٹھری (کمرہ) میں کسی طرح قابض ہو کر اس کمرہ کو اپنی ملکیت کہتا ہے۔ مذکورہ کوٹھری کا مالک ومختار ہونے کا دعویٰ بھی عدالت میں پیش کیا، بصورت ہذا کیا سنی مسلمانوں کا زید سے سلام وکلام کرنا، شادی بیاہ وتیوہاروں میں زید کے یہاں جانا اور زید کو اپنے یہاں بلانا شرعی اعتبار سے کیسا ہے؟ اگر زید فوت ہو جائے تو کیا زید کی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟ اور زید کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جاسکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مفصل تحریر فرمائیں۔

الجواب

سوال میں جو کچھ لکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو زید انتہائی شری، فسادی، مسلم دشمن، غاصب، بددیانت ہے، اور بوجوہ کثیرہ جہنم کا مستحق۔ یقیناً تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے میل جول، سلام کلام خورونوش بند کر دیں، اور اگر اسی حال میں مرجائے تو عام مسلمان اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہوں، زید اگرچہ بدترین فاسق وفاجر ہے لیکن کافر نہیں، اس لیے اس کی نماز جنازہ اور کفن دفن فرض کفایہ اور سنت ہے، اگر ایک مسلمان بھی اس کے جنازے کی نماز پڑھ لے، اس کو دفن کر دے تو سب سے ساقط ہو جائے گا۔ جب یہ پلید مرے گا تو اس کے گھر والے اپنے گھر کو بدبو سے بچانے کے لیے اس کا کفن دفن کریں گے۔ بس یہی کافی ہے، عام مسلمان ہرگز ہرگز نہ شریک ہوں تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بھجن میں شریک ہونا

مسئولہ: جناب مظفر حسین قادری کٹیہاری، دارالعلوم ربانیہ، باندہ (یو. پی.)

ایک مسلمان ہندوؤں کے گیت بھجن میں شریک ہوتا ہے خود بھی گاتا بجاتا ہے ان کے

مندروں میں بھی جاتا ہے ایسے شخص کے بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ مکمل جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب

جو شخص ہندوؤں کے پوجا کے گیت اور بھجن میں شریک ہوتا ہے وہ مسلمان نہیں وہ اسلام سے نکل گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بت کے سامنے ماتھا ٹیکنا۔ جے جے بولنا کفر ہے

مسئولہ: ریاض الدین احمد، نچلول بازار، مہراج گنج (یو. پی.)۔ یکم ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع مسائل ذیل کے بارے میں کہ؟

زید اپنی آسیب زدہ بہو کو ایک سوکھا کے بلانے پر ایک استھان پر لے گیا جہاں پر سوکھا نے اس کی بہو کو بت کے سامنے سر ٹیکوایا اور ''جے جے پکار'' بلوایا۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید اور اس کی بہو اور اس کے ساتھ جانے والوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ نیز گاؤں کے لوگ زید کے وہاں دانستہ یا نادانستہ طور پر کھانا کھاتے رہے۔ ان پر بھی شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

زید اور اس کی بہو اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گئے، ان سب کے تمام اعمال حسنہ اکارت ہو گئے۔ زید کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، نیز اصل مذہب کے اعتبار سے زید کی بہو کا بھی نکاح ختم ہو گیا، ان سب پر فرض ہے کہ بلا تاخیر فوراً توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں اور تجدید نکاح کریں، زید اور اس کی بہو نے تین کفر کیا۔ اول بت کے استھان پر اس نیت سے گئے کہ بت زید کی بہو کی بیماری کو ختم کر دے گا یہ مستقل کفر ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ بت کسی چیز کے مالک و مختار نہیں، اگر مکھی اس سے کوئی چیز چھین لے تو وہ مکھی سے اپنی چیز واپس نہیں لے سکتے، وہاں جا کر اس نے سجدہ کیا یہ الگ کفر ہوا، جے جے پکارنا یہ الگ کفر ہوا۔ بہو نے یہ سب کیا زید یہ سب دیکھتا رہا اور کچھ نہیں بولا یہ رضا بالکفر ہوا جو لوگ ساتھ گئے ان سب لوگوں پر بھی توبہ و تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے، ان سب پر فرض تھا کہ زید اور اس کی بہو کو روکتے یا کم از کم اعلان کر دیتے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ کفر و شرک ہے، زید اور اس کی بہو اگر فوراً توبہ کر کے کلمہ پڑھ لیں فبہا ورنہ مسلمان ان دونوں سے میل جول، سلام کلام بند

کردیں اگر اسی حال پر مرجائیں تو مسلمان ان کے کفن دفن اور جنازے میں ہرگز ہرگز شریک نہ ہوں، جن لوگوں نے لاعلمی میں کھایا پیا وہ لوگ بھی توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بت کو نافع سمجھ کر بت خانہ جانا

مسئولہ: ریاض الدین احمد، نچلول بازار، مہراج گنج (یو. پی.)- یکم ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید اپنے گاؤں کے ایک آسیب زدہ عمرو کو ایک استھان پر لے گیا جہاں سو کھانے عمرو سے بت کے سامنے سرنہیں ٹیکوایا اور جے جے پکار نہیں بلوایا۔ صرف بت کے سامنے بٹھایا یا ہاں جبراً عمرو کا سر پکڑ کر بت کے سامنے جھکایا ایسی صورت میں عمرو اور اس کے ساتھ جانے والے تماشائی لوگوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

عمرو اسلام سے خارج ہوکر کافر و مرتد ہوگیا کہ وہ بت کو نفع دینے والا، بیماری دور کرنے والا اعتقاد کرکے وہاں گیا تھا۔ پھر اوجھا نے اس کا سر پکڑ کر بت کے سامنے جھکایا اور عمرو نے اپنے سر کو جھکایا، یہ الگ کفر ہوا، عمرو کا بھی اور زید جو اسے لے کر گیا اس کا بھی یہی حکم ہے۔ عمرو و زید دونوں کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں اس کفر سے علانیہ توبہ کریں، بیویوں سے نیا نکاح کریں، مان جائیں فبہا ورنہ مسلمان ان دونوں سے بھی میل جول، سلام کلام بند کردیں، مرجائیں تو کفن دفن میں شریک نہ ہوں، تماشائیوں کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بت استھان پر جانا وہاں سے پرشاد لانا

مسئولہ: ریاض الدین احمد، نچلول بازار، مہراج گنج (یو. پی.)- یکم ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ بکر بت استھان پر مسلسل جاتا رہتا ہے اور وہاں کھاتا پیتا ہے اور وہاں سے ''پرشاد'' لے کر گھر آتا ہے۔ خود کھاتا ہے اور گھر والوں کو کھلاتا ہے، بکر پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

بکر پر توبہ، تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو میری موت کافروں میں ہو۔ شوہر کو مجازی خدا کہنا کیسا ہے؟ سکھوں کا مذہبی نشان کڑا پہننا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبدالحمید، محلّہ کریم الدین پور، گھوسی، مئو (یو. پی.) - ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۴۱۵ھ

مسئلہ ایک شخص نے اپنی عورت کے بارے میں مندرجہ ذیل جملے کہے کہ میں نے کوئی ظلم نہیں کیا ہے میں جھوٹ بولوں تو میری موت کافروں میں ہو، اور ایک خط میں لکھا کہ شوہر جو ہوتا ہے وہ عورت کے لیے مجازی خدا ہوتا ہے۔ نیز اسی خط میں دوسری جگہ لکھا کہ دیکھو میرا دل جو ہے وہ ایک مندر ہے اس میں تمہاری مورت ہے، اول الذکر جملے کہتے وقت وہ شخص داڑھی منڈاتا تھا اپنے ہاتھ میں لوہے کا کڑا پہنے ہوئے تھا، سائل نے کہا کہ نہیں پہننا چاہیے، یہ سکھوں کا مذہبی نشان ہے تو اس نے کہا کہ سکھ دائیں ہاتھ میں پہنتے ہیں میں نے تو بائیں ہاتھ میں پہنا ہے جب میرا کام پورا ہو جائے گا تو اتار دوں گا از روئے شرع اس شخص پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

الجواب

اگر اس شخص نے واقع میں جھوٹ بات کہی ہے تو پھر اس کے ایمان کا خدا حافظ اور سچ بولا ہے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، بات کی توثیق کے لیے قسم کافی ہے، اپنے آپ کو کسی کا مجازی خدا کہنے سے بھی بچنا چاہیے، اگرچہ یہ جملہ کفر نہیں اس لیے کہ خدا کے معنی مالک کے بھی ہیں اور مجازی نے اس معنی کی تعین کردی البتہ اس شخص نے کڑا پہنا ہے جو سکھوں کا مذہبی شعار ہے وہ بھی کسی مقصد کے پورا ہونے کے لیے اس لیے یہ شخص مسلمان نہ رہا اس لیے کہ اب کڑا پہننے کا مطلب یہ ہوا کہ اس نے منت مانی ہے کہ فلاں کام پورا ہونے کے لیے پہن رہا ہوں اور یہ صریح کفر ہے، اس پر فرض ہے کہ یہ کڑا فوراً اتارے، توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر فوراً مسلمان ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسلامی نام بدل کر ہندوانہ نام رکھنا کیسا ہے؟

مسئولہ: گواہانِ محلّہ والے، سبحانی بیگہ، کوسیارا، ضلع پلاموں (بہار) - ۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

(۱) زید نے اپنا نام تبدیل کر کے غیر مذہب کا نام رکھ لیا ہے جیسے نجاب الدین سے پردیپ کمار وغیرہ، زید کا کہنا ہے کہ میں نے صرف ملازمت کی غرض سے اپنا نام تبدیل کیا۔ جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا تو زید کے غائبانہ میں زید کے والد صاحب سے پوچھا تو زید کے والد نے برجستہ یہ کہا کہ مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے؟ اور یہ باتیں تقریباً سات آٹھ سال سے چلی آرہی ہیں۔ اب جواب طلب یہ ہے کہ اب محلّہ والوں کا کہنا ہے کہ اب زید کے ساتھ اسلامی برتاؤ رکھنا اور اس کے ساتھ سلام وکلام کرنا اور اسلامی رشتہ تعلقات رکھنا کیسا ہے؟ اور اب نام تبدیل کرنے کے بعد زید کا نکاح اول باقی رہا یا منقطع ہوگیا۔ زید کا کہنا ہے کہ میں توبہ کر کے وہ کام چھوڑ دوں گا تو اب جواب طلب امر یہ ہے کہ کیا زید کو نکاح ثانی کی ضرورت پڑے گی یا صرف توبہ کرنے سے ہی کام چل جائے گا؟ اور اگر نکاح ثانی کی ضرورت پڑے گی تو پھر اس کی کیا صورت ہوگی؟ جواب دیں۔

(۲) اور زید کا والد اتنے مدت چھپا کر رکھا اور حقیقت حال کو چھپائے رکھا اس پر بھی قرآن وحدیث کا کچھ حکم لگے گا اور اگر لگے گا تو اس کی کیا صورت ہوگی؟ برائے کرم اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ فقط والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

الجواب

اسلامی نام بدل کر ہندوانہ نام رکھنا کم از کم شدید حرام ضرور ہے اور بہت سی صورتوں میں کفر مثلاً: کسی نے اپنا نام رام داس رکھا تو ضرور کافر ہو جائے گا۔ پردیپ کمار نام رکھنا کفر نہیں مگر حرام ضرور ہے، اس نام کے رکھنے کی وجہ سے زید کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلے گی البتہ زید پر توبہ فرض ہے، زید توبہ کرلے تو یہی کافی ہے۔ لیکن یہاں ایک اور بات ہے اس نے ملازمت کے لیے نام بدلا ہے تو جس کا وہ ملازم تھا اس کے یہاں ہندوؤں کی طرح رہتا ہوگا اور انھیں کی بولی بولتا ہوگا۔ مثلاً: سلام کی جگہ نمستے کہتا ہوگا، خدا کی جگہ بھگوان کہتا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اس سے پوچھا جائے اپنے مالک کو سلام کیسے کرتے تھے اور اللہ عزوجل کی جگہ کیا بولتے تھے۔ اگر یہ باتیں ثابت ہو جائیں کہ سلام کی جگہ ہاتھ جوڑ کر نمستے کرتا تھا اور اللہ عزوجل کو بھگوان یا رام کہتا تھا تو مسلمان نہیں رہا کافر ہوگیا۔ ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور اس پر توبہ کے ساتھ تجدید ایمان لازم اور فرض ہے اور بیوی کے ساتھ نیا نکاح کرنا بھی ضروری۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سادھو کے پاس بغرض علاج جانا کیسا ہے؟

مسئلہ مسئولہ: محمد ابو بکر عمر اینڈ سنس، محلّہ سوتار والا مقام پور بندر گجرات

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علماے کرام ومفتیان عظام مسائل ذیل میں ایک شخص زید کی شادی ہوئی بعدہٗ اس کی بیوی کے پاؤں میں درد ہوتا، درد شدید تھا اور علاج بھی بہت کیا گیا ایک سید صاحب جو عامل تھے بلایا گیا وہ بھی اپنا علاج کیے اس سے سکون ہو گیا، لیکن مرض بڑھتا گیا حاصل کلام وہ عورت اپنے میکے گئی وہاں پر شوہر کے بغیر اجازت کے ایک مشرک سادھو کے پاس ناریل لے کر گئی، اس نے جنتر منتر پڑھ کر پھونکا، اس طرح سے ایک مشرکہ عورت کے پاس جو جنتر منتر اور مشرکانہ مذہب پر علاج کرتی تھی نعوذ باللہ منھا اس سے علاج کروایا، اس کے شوہر کو اطلاع ہوئی وہ سخت ناراض ہوا کہ مشرکوں کے پاس جانا نہ چاہیے، عقیدۂ اہل سنت کے خلاف ہے اس پر اس عورت کے ماں باپ نے کہا کہ ہم مشرکوں کے پاس جائیں گے اور جو کہیں گے وہ کریں گے، تم لوگوں سے ہو سکے کراؤ ایک شخص نے کہا اس سے کیا ہوا لڑکی مرتی ہو تو نہ جائے تو کیا کرے اور جائے تو عقیدہ میں کیا فرق آئے گا۔ حالاں کہ شعائر ہندوانہ کیا ہے۔

۱. اب سوال یہ ہے اس مشرکانہ علاج سے یہ عورت اسلام سے خارج ہوئی یا نہیں؟
۲. اگر خارج اسلام ہوئی تو نکاح رہا یا نہ رہا؟
۳. اور مرد پر کیا دینا ہوگا عدت کے عوض؟
۴. اب مرد طلاق دینے پر تیار ہے کیا اب طلاق دے سکتا ہے؟
۵. جو لوگ مثلاً عورت کے ماں باپ اور دوسرے لوگ جو اس سے راضی ہیں اور یہ اچھا جانتے ہیں ان لوگوں کے لیے شرعاً کیا حکم ہے؟ خلاصہ وار جواب روانہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مختصر یہ ہے کہ لڑکی اپنے ماں باپ کے کہنے سے گئی نہ کہ اپنی مرضی سے۔ اب لڑکی اس امر پر رنجیدہ ہے کہ کیوں ایسا کیا گیا جس سے میرے شوہر کو ناراضگی ہوئی۔ مجھے تو کسی صورت میں شوہر کے گھر جانا ہے۔ اب شرعی حکم کے منتظر ہیں جواب سے آگاہ کریں۔

الجواب

ایسے مشرکین کے یہاں جو جنتر منتر سے علاج کرتے ہیں بغرض علاج جانا حرام ہے، اب اگر وہ

مشرک علاج میں کوئی کفر وشرک کا کام کرتا ہے اور جانے والا یہ جانتا ہو تو اس کا وہاں جانا ضرور کفر و شرک ہوا اور جانے والا کافر و مشرک، یہ جس مشرک یا مشرکہ کے پاس علاج کے لیے گئی وہ علاج کیسے کرتے ہیں سوال میں مذکور نہیں کہ یہ لوگ علاج میں کفر وشرک کا ارتکاب کرتے ہیں، اب اگر تحقیق سے معلوم ہو جائے کہ یہ علاج میں کفر وشرک کا ارتکاب کرتے ہیں اور عورت یہ جانتی تھی پھر بھی گئی تو ضرور وہ کافرہ ہو گئی، اس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور تجدید ایمان و نکاح بھی کرے۔ بقیہ صورتوں میں یہ عورت اور جو اس کے علاج پر راضی تھے سب گنہگار ہوئے کافر و مشرک نہ ہوئے۔ صرف توبہ فرض ہے، تجدید ایمان و نکاح فرض نہیں۔ شوہر اگر چاہے تو اس عورت کو رکھے یا طلاق دے دے، اس عورت کے ماں باپ نے جو یہ کہا کہ ہم مشرکین کے پاس جائیں گے اور وہ جو کہیں گے کریں گے اس پر کفر کے رضا کا شائبہ بھی ہے اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ اگر کسی کو کفر وشرک کا حکم دیں اس کے کرنے پر یہ راضی ہیں۔ اس لیے ان دونوں پر بھی توبہ و تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جین دھرم کے مذہبی تقریبات کے ایام میں گوشت کی دوکان بند کرنا

مسئولہ: محمد یوسف رنگنیا محلّہ بیوپاریان، پالی مارکھاڑ راجستھان-۲ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ

مسئلہ ہمارے شہر میں جین دھرم ماننے والے ”تیرا پنتھ“ سماج کا ”پردھان آچاریہ“ (استاذ اعظم) ”چاتر ماشیہ“ चातुर्मासा کے لیے قیام کیے ہوئے ہیں اس دوران جین دھرم ماننے والوں کا ایک مخصوص ہفتہ ”پریوشن پرو“ पर्युषणपर्व کے احترام میں جین دھرم ماننے والے ذمہ دار لوگوں کے اصرار پر مسلمان قصابوں نے موٹی رقم لے کر آٹھ دن کے لیے ذبیحہ بکرا بند رکھا اور حلال گوشت جو بازار میں فروخت ہوتا ہے اس کا کاروبار یعنی گوشت کی دوکانوں کو بند رکھا، آٹھ دنوں کے لیے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ شریعت پاک میں مذکورہ فعل کسی مسلمان کے لیے کیسا ہے؟ غیر مسلم لوگوں سے معاوضہ کی رقم لے کر حلال روزگار کا کام بند کر دینا کیسا ہے؟ ایسا فعل کرنے والوں پر مسلمانوں کے لیے قرآن پاک و حدیث شریف کے مطابق کیا حکم ہے؟ آگاہ فرمائیں۔

الجواب

یہ بڑا سنگین جرم ہے اگر معاذ اللہ جین دھرم کی اس مذہبی تقریب کے احترام کی نیت ہو تو کفر مگر آپ

نے جو سوال کی تفصیل لکھی ہے اس سے ظاہر ہے کہ قصابوں کی یہ نیت نہیں تھی بلکہ وہ پیسہ ملنے کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں اس صورت میں کفر تو نہیں مگر حرام و گناہ اب بھی ہے، یہ سب قصاب گنہگار ہوئے مگر اس وقت ملک کے جو حالات ہیں خصوصاً راجستھان کے اس کے پیش نظر اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اگر قصاب اس پر راضی نہ ہوں تو بعد میں فساد کر کے مسلمانوں کو مارا جائے، کاٹا جائے ان کی املاک کو جلایا جائے، جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر جیل بھیجا جائے اگر اس کا شدید خطرہ ہو کہ اس کا غلبۂ ظن ہو تو گناہ نہ ہوگا مگر عزیمت اب بھی یہی ہے کہ ذبیحہ نہ روکا جائے۔ آج پیسہ دے کر رکوایا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد کہہ دیں گے کہ یہی یہاں کا طریقہ تھا بہر حال عام معتدل حالات میں قصاب گنہگار ہوئے ان سب پر توبہ فرض ہے اور آئندہ کے لیے یہ عہد کہ کبھی ایسا نہ کریں گے ضروری ہے بغیر عہد کے توبہ، توبہ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جین دھرم کی مذہبی تحریک کا ممبر بننا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد یٰسین خاں، مدرسہ شہر یابابس، لاڈنوں، ناگور، راجستھان - ۵ / صفر ۱۴۱۵ھ

مسئلہ برائے مہربانی شریعت و حدیث کی روشنی میں فتویٰ سے نوازیں کہ آیا اس شخص کے پیچھے کوئی بھی نماز جائز ہے یا نہیں اور اس شخص کا پڑھایا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں جو مندرجہ ذیل افعال کا مرتکب ہو چکا ہے۔

(۱) جو جین سادھو آچاریہ تلسی کی مذہبی تحریک ''انورت سمیتی'' کا ممبر ہے۔

(۲) جو جین سادھوؤں کو کسی مسلمان کے گھر بلوا کر، مسلمان نوجوانوں کو جمع کر کے جین دھرم پروچن کروا چکا ہو اور پروچن کے خاتمے پر جس نے جین سادھوؤں کی منشا کے مطابق نوجوانوں کو جین مذہب کے کچھ ورت (عہد) لینے کی بھی تلقین کی ہو۔

(۳) جو خود جلسے میں کسی مرے ہوئے سیاسی لیڈر کی تصویر کو پھولوں کا ہار پہنا چکا ہو۔

(۴) جو مسجد میں جمعہ کے خطبے سے پہلے منبر پر بیٹھ کر نماز پڑھانے کی اجرت بڑھانے کا مطالبہ کرتا ہو۔

(۵) جو کسی با شریعت و حدیث عالم دین پر جھوٹا بہتان لگا کر اسے مدرسے سے نکلوا چکا ہو۔

(۶) جو کسی ہندو افسر کو ستائشی سند دیتے ہوئے اس میں یہ الفاظ استعمال کرتا ہو کہ ''میں پرم پتا پرماتما سے.................''

۷ جس کے پاس صرف قاری کی سند ہو لیکن جو اپنے نام کے ساتھ مولانا استعمال کرتا ہو۔ از راہِ نوازش واضح اور صاف لفظوں میں فتاویٰ تحریر فرمائیں۔

الجواب

شخص مذکور کو امام بنانا گناہ اس کے پیچھے نماز پڑھنی ہرگز ہرگز درست نہیں۔ سوال میں جو تفصیل مذکور ہے اگر وہ صحیح ہے تو یہ شخص مسلمان نہیں رہا۔ جین دھرم والوں کی مذہبی کمیٹی کا ممبر بنانے کی کوشش کرنی، جین دھرم کے سادھوؤں کو مسلمانوں کے گھروں میں لاکر جین دھرم کا پرچار کرانا، نوجوانوں سے جین دھرم کے بارے میں مذکورہ بالا عہد لینا کفر ہے جس کی وجہ سے یہ شخص اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا۔ اب نہ اس کی نماز نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بت کے گلے میں ہار ڈالنا کفر ہے۔
مندر کے پجاری کے گلے میں ہار ڈالنا حرام ہے۔

مسئولہ: عبدالودود صدیقی، جامع مسجد، کٹھی واڑہ، ضلع جھابوا (ایم. پی.) -۲۷/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ:

مندر میں مہراج کے گلے میں زید ہار پھول ڈالا اور پاؤں چھو کر سلام کیا جس طرح ہندوؤں کا طریقہ ہے، زید سے کہا گیا کہ تم نے جو کیا ہے وہ اسلام کے خلاف ہے فلاں شخص فتویٰ منگوا رہا ہے تو زید نے کہا کہ کوئی کچھ کرے ہم تو بھنگی کے گلے میں ڈالیں گے، مندر میں جائیں گے تم کو جو کرنا ہے کرلو، جماعت سے بند کر دو، مسجد سے بند کر دو، ہم جو کرتے آئے ہیں کریں گے زید کے لیے کیا حکم ہے؟ جواب دیں۔

الجواب

مہاراج کے گلے میں ہار ڈالنا اور پاؤں چھو کر سلام کرنا حرام سخت حرام و گناہ ہے۔ سلام تو یوں ہی کسی کافر کو جائز نہیں مزید یہ کہ اس کا پاؤں چھونا اور قبیح و شنیع ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ مہاراج سے مراد مندر کا پجاری یا کوئی زندہ انسان ہو اور اگر مہاراج سے مراد بت ہو جو مندر میں پوجا کے لیے رکھا گیا ہے تو زید اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، مشرک ہو گیا، یہ حقیقت میں مورتی کی پوجا ہے۔ زید پر فرض ہے کہ فوراً اس کفر سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہو تو اس

سے دوبارہ نکاح کرے اور اگر زید توبہ تجدید ایمان و نکاح نہ کرے تو مسلمان زید سے میل جول، سلام کلام بالکلیہ بند کردیں، مسجد میں گھسنے نہ دیں اور اسی حال میں مرجائے تو اس کی مردار لاش کے قریب نہ جائیں کفن دفن میں ہرگز شریک نہ ہوں اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندر بنوانے کی اجازت دینا کفر ہے

مسئولہ: غلام محی الدین انگسری امام نئی مسجد بڑا ہاف جان تنسکیا، آسام - ۸ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ اگر کوئی مسلم مکھیا یا معزز شخص مندر بنوانے، مہابیری جھنڈہ نکالنے کی اجازت سیاسی مفاد یا ذاتی اغراض کے لیے دے تو اس کے بارے میں قرآن وحدیث شریف کی روشنی میں حکم صادر فرمایا جائے۔

الجواب

مندر بنوانے کی اجازت اور مہابیری جھنڈا نکالنے کی اجازت دینا بھی کفر ہے کہ یہ بھی رضا بالکفر ہے۔ ان لوگوں کو پہلے سمجھایا جائے اور توبہ کرایا جائے اور انھیں دوبارہ کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا جائے، ان کی بیویوں سے دوبارہ ان کا نکاح کرایا جائے۔ اگر مان جائیں فبہا ورنہ ان سے میل جول، سلام کلام بند کردیا جائے۔ اگر اسی حال میں مرجائیں تو ان کے کفن دفن اور جنازہ میں شرکت حرام وگناہ، بلکہ منجر الی الکفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اپنے کو شنکر بھگوان کہنا کفر ہے

مسئولہ: محمد گلزار حسین قادری رضوی، قادری منزل، بھرا، بھرانہ چاس، بوکارو (بہار) ۲۱ر ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

مسئلہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں ہندہ کے پہلے شوہر کے انتقال کے تقریباً ۴ سال بعد ہندہ کی دوسری شادی آج سے پندرہ سال پیش تر بکر سے ہوئی ایک دو ماہ تو ٹھیک رہا بعد ازاں بکر کا برتاؤ ہندہ کے ساتھ اچھا نہیں رہتا تھا۔ ساتھ ہی بکر کے گھر والے (والدین) بھی اچھی نظر سے اب نہیں دیکھتے ہیں۔ جب کہ لڑکی (ہندہ) صورت، سیرت دونوں اعتبار سے درست ہے۔ نیز گھر کے سارے کام کو بخوبی انجام دیتی ہے اس کے بعد بھی کوئی صحیح نظر سے نہیں دیکھتا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ہندہ غسل خانے میں جاکر غسل کی تیاری کرنے لگی اتنے میں اس کا شوہر وہاں پہنچ کر پہلے تو گالی دیا جب اس کا کوئی جواب نہیں ملا تو مار پیٹ کرنا شروع کردیا، عاجز آکر ہندہ نے یہ کہا کہ کیا میرا لوہا کا بدن

ہے کہ آپ برابر مارتے پیٹتے رہتے ہیں۔ اگر آپ لوگ ایسا کریں گے تو سب کی ہوا کھلوادوں گی، اس جملہ کو بکر کا بڑا بھائی زید سن لیتا ہے گھر پر تو کسی سے کچھ نہیں کہا مگر کارخانے میں ہندہ کے والد سے ملاقات کے دوران کہتا ہے کہ ''میں بھی شنکر بھگوان ہوں، کون کیا کرتا ہے اور اپنی بیٹی کو کیا سکھاتا ہے سب پتہ ہے۔'' اس واقعہ کے پیش آنے سے کچھ دنوں پہلے یا کچھ لمحہ پہلے ہندہ کی بڑی ساس خالدہ ہندہ کی اپنی ساس سے کہتی ہے کہ ''یہ لڑکی (ہندہ) تو شوہر کو کھانے والی ہے۔ پہلے شوہر کو یہی کھائی ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا خط کشیدہ جملے کو بولنے والے پر شرعاً کوئی گرفت ہوگی یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور ہماری قوم کو درس عبرت حاصل ہو۔

الجواب

عورت کو بلاقصور مارنا پیٹنا اسے ایذا دینا تلخ ترش جملے کہنا حرام وگناہ ہے، ظلم وستم ہے ایسے ظالم شوہر اور اس کے متعلقین اللہ سے ڈریں اللہ کی گرفت سخت ہے اور اس کا عذاب شدید۔ حدیث میں فرمایا گیا:

''اتقوا اللّٰہ فی النساء.''[1] عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

جس کم بخت نے یہ کہا کہ میں شنکر بھگوان ہوں وہ اسلام سے خارج ہو کر کافر ومرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر اس کلمۂ کفر ملعونہ سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور بیوی کو اس وقت تک ہاتھ نہ لگائے جب تک اس کے ساتھ نکاح نہ کرلے اگر وہ یہ سب نہ کرے تو مسلمانوں کو جائز نہیں کہ اس کے ساتھ کلام وسلام کریں، میل جول رکھیں، اگر اسی حال پر مرجائے تو مسلمان نہ اس کے کفن دفن میں شریک ہوں نہ ہی جنازے میں اور جس نے لڑکی کو یہ کہا کہ یہ شوہر کو کھانے والی ہے۔ اس پر بھی توبہ فرض ہے اور لڑکی سے معافی مانگنا واجب کہ یہ لڑکی کو ایذا پہنچانا ہے جو حرام وگناہ اور جہنم میں لے جانے والا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پوجا کی اجازت دینا کیسا ہے۔ مرتد کے احکام۔

مسئولہ: صدیق منگرو، جماعت المسلمین گونج وایا جام سلایا، جام نگر، گجرات-۱۹ر ربیع الاول شریف ۱۴۱۵ھ

 کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ؟

[1] جامع صغیر فی احادیث البشیر النذیر، ج:۱، ص:۶، مصر۔

ہمارے گاؤں کی مسجد میں ہندومہا سبھا کے کچھ آدمیوں نے آکر مسجد کی حد میں امام سے پوجا کی اجازت چاہی، امام نے جماعت کے کسی آدمی کی اجازت کے بغیر نہ صرف پوجا کی اجازت دی بلکہ پوجا کے بعض کاموں میں مدد کی، جیسے کہ زمین میں پانی ڈالا اور پھر چاول ڈالا، اس کے اوپر کافروں نے سیندور ڈالا، شروع سے آخر تک پیش امام ان کے ساتھ رہا اور مدد کیا ایسا امام قابل امامت ہے کہ نہیں؟ اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟ جو لوگ اس کو امامت پر قائم رکھنے کے لیے کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ اس کی امامت سے بیزار ہیں، دونوں گروپ کے لیے شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔

الجواب

یہ پیش امام اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہو گئے، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، پوجا کی کہیں بھی اجازت دینا کفر ہے کہ یہ کفر پر رضا مندی ہے اور مسجد کے حدود میں اور سخت، پھر پوجا کی رسم میں شریک ہوا یہ الگ کفر، پھر پوجا کے لیے پانی ڈالنا، چاول ڈالنا یہ الگ کفر، امام تین تین کفر کا مرتکب ہوا، علما فرماتے ہیں:

”**الرضاء بالکفر کفر.**“[1] کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

”**اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ.**“[2] اب تم لوگ بھی انھیں کے مثل ہو۔

اس روز سے اب تک اس کے پیچھے جتنی نمازیں پڑھی گئیں ایک بھی نہ ہوئی جب امام کافر ہو گیا تو نہ اس کی نماز، نماز ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز صحیح، مسلمانوں پر فرض ہے کہ ان تمام نمازوں کی قضا پڑھیں۔ امام پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان کفریات سے توبہ کرے، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہو اور اگر اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے۔ اگر امام توبہ و تجدید ایمان کر لے فبہا ورنہ مسلمان اس کو فوراً بلا تاخیر امامت سے الگ کر دیں، اس سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں، بیمار پڑے تو پوچھنے نہ جائیں، مرجائے تو کوئی اس کی لاش کو نہ چھوئے، اگر کوئی اٹھانے والا نہ ہو تو غسل و کفن دیئے بغیر چارپائی پر لادے ہوئے مردار کتے کی طرح گھسیٹ کر لے جا کر قبرستان کے علاوہ کہیں گڑھا کھود کر اس

[1] فتاویٰ عالم گیری، ج:۲، ص:۲۵۷، الباب التاسع في أحكام المرتدين۔

[2] قرآن مجید، پارہ:۵، سورۃ النساء، آیت:۱۴۰۔

میں اس کی لاش پھینک دیں اور تخت وغیرہ دیے بغیر اس گڑھے کو پاٹ دیں وہ بھی صرف اس نیت سے کہ اگر اس کی لاش دبائی نہیں جائے گی تو پڑی پڑی سڑ جائے گی، جس سے بدبو پیدا ہوگی، اس سے بچنے کے لیے گڑھے کو پاٹیں۔

تنویر الابصار و درمختار میں ہے: "أما المرتد فيلقى في حفرة كالكلب."[1]

اس کے تحت شامی میں ہے: "ولا يغسل ولا يكفن."[2] واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندو مردے کے ایصال ثواب کا کھانا کھانا۔

مسئولہ: مصلیان جامع مسجد سوالیہ تعلقہ ٹھاسرا ضلع کھیڑا، گجرات - ۲۳؍ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

مسئلہ جیسا کہ اہل سنت کا یہ عمل ہے کہ میت کے گھر تیسرے روز جمع ہوکر قرآن خوانی اور تسبیح وغیرہ پڑھ کر مرحوم کو ایصال ثواب کرتے ہیں اسی طرح ہندو لوگ بھی میت کے گھر چوتھے روز جمع ہوکر اپنے دھرم کے مطابق جو عمل کرتے ہیں اس میں مسلمانوں کو شریک ہونا کیسا ہے؟ اور جو شریک ہوتے ہیں اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں، کرم ہوگا۔

الجواب

ہندو مردے کے مرن بھوج میں شریک ہونا حرام ہے بلکہ منجر الی الکفر، ہندو یہ کھانا اس نیت سے کرتے ہیں کہ کھانے والے جو کچھ کھائیں گے وہ میت تک پہنچے گا اگر معاذ اللہ کسی مسلمان کا یہ اعتقاد ہوگیا کہ ہم نے جو کچھ یہاں کھایا ہے وہ اس ہندو مردہ تک پہنچے گا تو اس کا ایمان جاتا رہا کیوں کہ اس نے کافر کو ثواب کا اہل جانا اور یہ کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اپنے گھر میں دیوی دیوتا کی پوجا کرنا کفر ہے

مسئولہ: محمد ابراہیم برکاتی، مقام سنیور، جنک پوردھام، نیپال - ۱۲؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ

مسئلہ مولوی عظیم الدین کے گھر میں دیوی کی پوجا علانیہ ہو رہی ہے۔ سالِ گزشتہ ان کی سوتیلی

[1] تنویر الابصار مع در مختار، ج:۳، ص:۱۳٤، كتاب الصلوٰة، باب صلوٰة الجنائز، دارالكتب العلمية، بيروت۔

[2] شامی، ج:۳، ص:۱۳٤، كتاب الصلوٰة، باب الصلوٰة الجنائز، دارالكتب العلمية، بيروت۔

ماں نے دو کبوتر دیوی کی بھینٹ چڑھائی تھی اور امسال بھی بیٹھکی ہوئی ہے۔ مولوی عظیم اور ان کے خسر کا کہنا ہے کہ ہم لوگ گاؤں کے سبھی مولانا کو پیر کر رکھ دیں گے جب کہ ہم تمام علما کا آپس میں ایک معاہدہ بھی ہوا ہے۔ اب حضور والا سے عرض ہے کہ مذکورہ بالا سوال کا جواب قرآن و سنت کی روشنی میں دے کر مشکور فرمائیں، نیز ایسے مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور ان کے خسر اور ان کے والد پر شریعت کا کیا حکم ہے۔ مدلل و مفصل جواب عنایت فرمائیں عین کرم ہوگا۔

الجواب

جس کے گھر میں دیوی دیوتا کی پوجا ہوتی ہو وہ بھی علانیہ اور اس گھر والے اس پر راضی ہوں تو پوجا کرنے والے اور راضی ہونے والے سب کافر و مشرک ہیں اور اگر گھر کے کچھ افراد اس سے بے زار ہوں اور منع کرتے ہوں مگر گھر کے جاہل افراد نہیں مانتے تو منع کرنے والے کافر نہیں مگر پھر بھی ان پر فرض ہے کہ ان سب سے میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ لیکن یہ لوگ ان سے ربط و ضبط رکھے ہوئے ہیں تو فاسق معلن ہوئے، انھیں امام بنانا گناہ، ان کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا دُہرانا واجب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جادوگر سے پوجا کرانا کفر ہے۔ جادوگر کے بتانے سے کسی پر چوری کا الزام لگانا حرام۔ کاہن کی تصدیق کفر ہے۔

مسئولہ: افسر علی خان

مسئلہ زید کے مکان پر چوری گئی وہ ایک ہندو جادوگر کو لایا۔ اس جادوگر نے زید کے گھر میں بیٹھ کر شراب نوشی کی اس کے بعد اسی گھر میں اپنے بت یعنی کالی جھنڈی وغیرہ کی پوجا کی۔ پوجا سے فارغ ہونے کے بعد ایک کھٹیا (چار پائی) لا کر دم کیا، اس پر منتر پڑھا۔ اس کھٹیے کو چار آدمی کندھے پر اٹھائے۔ کھٹیے کے چاروں کو کھینچ کر دو شریف آدمی جن کا نام خالد اور بکر ہے، ان دونوں کو پکڑا۔ جس روز یا جس تاریخ کو زید کے مکان میں چوری ہوئی ہے اس روز خالد اور اس کے گھر والے اور بکر اپنے گھر میں موجود نہ تھے، جب کہ ان دونوں کے حاضر نہ ہونے کی گواہی ان کے گھر والے دیتے ہیں اس کے علاوہ اور بھی گواہ موجود ہیں اس کے باوجود زید کے گاؤں والے کہہ رہے ہیں خالد اور بکر اس ہندو جادوگر کے بتانے کے مطابق چور ہیں۔ اب اس ہندو جادوگر اور اس کے جادو پر اس کے بتائے ہوئے چور کو مان لینا، اس

کے پوجے پر اعتماد کرنا اور گھر میں شراب نوشی کرانا، اس سلسلے میں مسلمان کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب

کسی کو شراب نوشی کرانا حرام و گناہ ہے، یوں ہی پوجا کرانا حرام بلکہ کفر ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

”اِنَّکُمۡ اِذًا مِّثۡلُهُمۡ.“[۱] ورنہ تم لوگ بھی انھیں کے مثل ہو۔

گناہ پر رضا اور گناہ میں اعانت گناہ اور کفر پر اعانت اور رضا کفر۔ اسی طرح اس قسم کی جادوگری کی باتوں کو سچ جاننا بھی کفر ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا:

”من اتیٰ کاھنا فصدقه بما یقول فقد بری مما انزل علی محمد.“[۲] جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کے کہنے کو سچ جانا وہ اس سے بری ہو گیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا گیا

اسی طرح بلا ثبوت کسی مسلمان پر چوری کا الزام لگانا یا چور سمجھنا بھی گناہ و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جھوٹا سوال مرتب کر کے استفتا کرنا۔
دینی اجلاس میں غیر مسلم کو مدعو کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: دار العلوم رضویہ قادریہ، سیروپٹی، الماس نگر، سمستی پور، بہار ۱۶ر محرم ۱۴۱۳ھ

مسئلہ عرض خدمت ایں کہ ۵ر فروری ۱۹۹۳ء کا ارسال کردہ استفتا جس استفتا کا تصدیق شدہ سائل عبد الشکور، الماس نگر، ضلع سمستی پور تھا۔ اس سوال کا نمبر یہ ہے ۱۰ $\frac{15}{10}$ اور جواب نمبر یہ ہے ج/۱۹۳۔ اس جھوٹے سائل نے آپ کو دھوکا میں ڈالا ہے حقیقت جو اس نے بیان دیا ہے، غلط ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یوم جمہوریہ کے موقع پر مدرسہ کے صدر نے چند ہندوؤں کو دعوت دی ۔ جہاں تک جھنڈا پھہرانے کی بات ہے تو مدرسہ کے صدر نے جھنڈا پھہرایا، نیز وندے ماترم یا مہاتما گاندھی کی جے، یا بھارت ماتا کی جے کی بات ہے تو یہ صحیح ہے کہ ایک ہندو نے اس ناپاک نعرہ کو بلند کیا جس کی وجہ کر کچھ ناسمجھ لوگ جو بے پڑھے لکھے تھے اس کے نعرہ کا جواب دیا اور مکتب کے بچے بھی تھے جس میں مکلّف اور

[۱] قرآن مجید، سورۃ النساء پارہ:۵، آیت:۱۴۰۔

[۲] مشکاۃ شریف، ص:۳۹۳، باب الکھانۃ، مجلس برکات۔

غیر مکلّف سب تھے۔ اس مکتب کے بچے نے بھی جواب دے دیا اور جو حضرات سمجھ دار تھے اس ناپاک نعرہ کا جواب نہیں دیا، بلکہ زید جس کے بارے میں صدر مدرس لکھا ہے اسی وقت توبہ و استغفار کرتے ہوئے باہر نکلے ۔ جہاں تک عینی شہادت میں مولانا مطیع الرحمٰن امام قادر چکرا اور سکریٹری قادر چکرا مشتاق انصاری ضلع سمستی پور کو پیش کیا ہے، غلط ہے۔ مولانا مطیع الرحمٰن تو زید کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہوئے باہر نکلے۔ سکریٹری انجمن قادر چکرا مشتاق انصاری عام لوگوں کے ساتھ توبہ اور کلمہ پڑھے۔ اس جھوٹے سائل نے جو لکھا ہے کہ پروگرام کے بعد زید نے دینی تقریر فرمائی، یہ بھی غلط بلکہ عام لوگوں نے جس ناپاک نعرہ کا جواب دیا تھا اور جس نے نہیں دیا تھا سب کو زید نے توبہ استغفار کرایا اور کلمہ طیب پڑھایا۔ یہ بھی غلط ہے کہ سب لوگ خوشی خوشی اپنے گھر گئے، بلکہ چند افراد گھر کو جا چکے تھے۔ سب لوگ توبہ استغفار اور کلمہ پڑھ کر گھر گئے اور جو حضرات اپنے گھر جا چکے تھے ان لوگوں نے بھی توبہ اور کلمہ پڑھ لیا۔ یہ بھی غلط ہے کہ جو اس بے شرم نے لکھا ہے کہ ہم لوگوں سے ایک غلطی ہوگئی ہے ہم لوگ توبہ کرلیں، بلکہ زید نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے، یہ غلطی ابھی ہم لوگوں سے صادر ہوئی اس لیے اس بات سے ہم لوگ توبہ اور کلمہ پڑھیں۔ اب بتایا جائے کہ کیا یہ توبہ اور کلمہ جو زید نے سب کو کرایا اور خود کیا عند الشرع معتبر ہے یا نہیں، ہے تو کیسے؟ جواب مع دلائل ارسال فرمائیں۔

الجواب

جھوٹا سوال کر کے استفتا کرنا ایک نہیں کئی کئی گناہوں کا ارتکاب ہے۔ مسلمانوں پر بہتان باندھنا، مفتی کو دھوکا دینا۔ کیا صحیح ہے، کیا غلط یہ آپ جانیں اور سائل جانے، ہمارے پاس جو سوال آیا اس کے مطابق ہم نے جواب دے دیا۔ اتنی بات تو آپ کو تسلیم ہے کہ یومِ جمہوریہ کے موقع پر صدر نے غیر مسلموں کو دینی مدرسہ میں مدعو کیا، ان کا اعزاز و اکرام کیا، خاطر مدارات کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں نے کفری نعرہ لگایا، جس کے نتیجے میں ان کا ایمان سلب ہوگیا، ان کے تمام اعمالِ حسنہ ضائع ہو گئے ۔ جو لوگ حج کر چکے تھے اب اگر پھر صاحبِ استطاعت ہوں تو ان پر حج فرض ہے۔ کیا اس سے صدر نے اور شریک ہونے والے علما نے توبہ کیا۔ پھر یہ کہاں کی عقل مندی ہے کہ دینی مدرسے میں کفری نعرہ لگ رہا ہے اور علما توبہ کرتے ہوئے باہر بھاگے۔ علما پر فرض تھا کہ اسی مجمع میں اعلان کرتے کہ یہ نعرہ لگانا کفر ہے۔ جس جس نے نعرہ لگایا، جو اس پر راضی ہوا وہ سب توبہ کریں، تجدیدِ ایمان کریں اور اپنی

اپنی بیویوں سے دوبارہ نکاح کریں تاکہ سارے شرکا کو حکمِ شرعی معلوم ہو جاتا۔ سارے شرکا کی لسٹ (فہرست) تو آپ کے پاس تھی نہیں کہ اسی کے مطابق آپ نے توبہ اور تجدیدِ ایمان و نکاح کرایا ہے۔ بہر حال اگر یہ صحیح ہے کہ شرکا نے توبہ اور تجدیدِ ایمان و نکاح کر لیا ہے تو ان سے الزام اٹھ گیا۔ سوال میں تجدیدِ نکاح کا کہیں ذکر نہیں، یہ سب لوگ تجدیدِ نکاح بھی کریں۔ بہار کے علما پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے میں ایک بار خود آزمائش میں پڑ چکا ہوں۔ ایک جگہ کے علما نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر اور میری شرکت کا حوالہ دے کر کافی چندہ اکٹھا کیا۔ بہت الحاج زاری کے ساتھ مجھے مدعو کیا، لیکن ساتھ ہی ساتھ ایک بہت مشہور کانگریسی ہندو لیڈر کو بھی مدعو کیا۔ وہاں پہنچ کر جب میں نے احتجاج کیا تو مجھ سے کہا گیا کہ وہ نہیں آئے گا۔ مجھے لے جا کر جلسہ گاہ سے بہت دور ایک مکان میں ٹھہرا دیا گیا۔ پھر وہ کانگریسی لیڈر آیا اس کو نہایت عمدہ عمدہ پکوان اور مٹھائیاں کھلائیں۔ میلاد النبی کے اسٹیج پر اسے لے جا کر لکچر دلوایا، میری تقریر بھی نہیں کرائی۔ سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ ایک بہت مشہور مفتی صاحب بھی اس سازش میں اراکینِ جلسہ کے شریک رہے۔ **حسبنا اللہ و نعم الوکیل**. چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا باشد مسلمانی ـــــــ آخر ہندوؤں کو دینی مدارس اور دینی اجلاس میں مدعو کرنے کی ضرورت کیا ہے۔ وہ آ کر ہمارے یہاں کفری بول بولتے ہیں، اس کا وبال کس کی گردن پر ہوگا۔ کیا وہ ان مداہنتوں کا کچھ بھی پاس و لحاظ رکھتے ہیں۔ بھاگل پور وغیرہ حادثات میں بہار کے علما کے لیے زیادہ عبرت ہے۔

قرآن کریم میں صاف صاف فرما دیا:

”لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا.“[1] — ضرور تم مسلمانوں کا سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔

صاف صاف فرما دیا:

”لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً.“[2] — مومن کے بارے میں کسی دوستی اور پیمان کا لحاظ نہیں کریں گے۔

اس سے بھی واضح تر فرما دیا:

---

[1] قرآن مجید، سورۃ المائدۃ، آیت: ۸۲۔

[1] قرآن مجید، پ: ۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت: ۱۰۔

”قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ.“(۱)	عداوت ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی اور جو سینوں میں چھپا رکھی ہے وہ اس سے بڑی ہے، ہم نے تمھیں کھول کر سنا دیں اگر تمھیں عقل ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

یہ کہنا کہ ہمارے گھر ناگ دیوتا کا اوتار ہوا ہے۔ جو اپنی لڑکی کی پوجا کروائے تو باپ اور بیٹی دونوں کافر۔

مسئولہ: جملہ مسلمانان قصبہ رسڑا، بلیا، (یو. پی) -۲۴ر ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

مسئلہ ۱۲ر جون ۱۹۹۸ء کو اخبار دینک جاگرن وارانسی سے یہ شائع ہوا کہ قصبہ رسڑا ضلع بلیا میں ایک مسلم گھرانے میں گڑیا نام کی لڑکی کے جسم پر مختلف جگہوں پر سانپ کے نشانات پائے جاتے ہیں اور اس کے پیچھے نیولے لگ جاتے ہیں۔ اخبار میں ولدیت درج نہیں ہے پتہ لگانے پر معلوم ہوا کہ معروف ابن قربان علی مرحوم کے گھر سے اس واقعہ کا پروپیگنڈہ کرایا گیا ہے۔ تصدیق کرانے پر معلوم ہوا کہ ان کی لڑکی کے جسم پر کوئی نشان نہیں ہے۔ لڑکی کی عمر قریب بیس سال ہے۔

زبانی پروپیگنڈہ بھی کرایا گیا کہ لڑکی جب چھوٹی تھی تو اس کی پیٹھ پر ایک سانپ کا نشان موجود تھا جو اب دھیرے دھیرے اس کے دونوں ہاتھ، پیٹ، پیٹھ اور دونوں پیروں پر ابھر آئے ہیں جس کا زبانی اور مایا پتریکا ۱۵ر جون ۱۹۹۸ء میں کرایا گیا، جس سے لوگوں کا ہجوم ان کے گھر پر ہونے لگا۔ ہجوم میں غیر مسلم افراد ہزاروں کی تعداد میں ان کے گھر پر اکٹھا ہو گئے۔ زید نے کہا کہ میرے گھر پر میری لڑکی پر آپ لوگوں کے ناگ دیوتا براجمان ہیں اور جو آپ لوگوں نے اخبار اور پتریکا میں پڑھا صحیح ہے۔ اس پر ہجوم جے ناگ دیوتا کا نعرہ لگانے لگا۔ شام کو قصبہ کے مسلمان زید کے گھر پر گئے اور پوچھے کہ آپ یہ سب کیا کر رہے ہیں، تو زید آگ بگولہ ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے مسلمانوں سے کوئی

[۱] قرآن مجید، سورۃ آل عمران، آیت: ۱۱۸۔

مطلب نہیں میرے گھر ناگ دیوتا کا اوتار میری لڑکی پر ہوا ہے۔ میری لڑکی دن رات چوکی پر بیٹھی رہتی ہے، رات کو زیادہ خوب صورت ہو جاتی ہے اور اس کے جسم پر نشانات پائے جاتے ہیں۔ ہجوم آتا ہے درشن کرتا ہے تو یہ کیا برا ہے، میں ہندو بھی بن سکتا ہوں روپیہ کمانے کے لیے اور ہندو بھی بن سکتا ہوں ممکن ہے۔

تصدیق کرنے پر معلوم ہوا کہ لڑکی تختہ پر بیٹھ جاتی ہے۔ غیر مسلم مرد عورتیں اس کے پیروں پر روپیہ اگر بتی وغیرہ چڑھاتے ہیں، دونوں ہاتھ جوڑ کر خم ہو کر جے ناگ دیوتا، ہم پر ناگ دیوتا رحم کیجیے کے الفاظ اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں۔

لڑکی کا جسم بھی مرد عورت دیکھتے ہیں، نشانات پائے جاتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں فلاں شخص یا عورت نے مرگ ڈاہ میں دیکھے ہیں۔ ہجوم دن رات بڑھتا جا رہا ہے، درشن چڑھاوے کا سلسلہ جاری ہے جس سے ہم سبھی مسلمانوں کی بڑی توہین ہو رہی ہے اور دین کے لیے زید خطرہ بن چکا ہے اور زید مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں سے ہر دم مدد مانگتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ کے دیوتا ہمارے گھر آ گئے ہیں اب میں ہندوؤں کو اپنی لڑکی کے پیر پر گراتا ہوں تو کیا برا کرتا ہوں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

زید اور اس کی یہ لڑکی دونوں اسلام سے خارج ہو کر کافر و مشرک، مرتد ہو گئے۔ زید اور اس کی لڑکی، ہندوؤں کو لڑکی کی پوجا کراتے ہیں اس لیے یہ دونوں مسلمان نہ رہے اس کے علاوہ زید نے یہ کہا ''ناگ دیوتا کا اوتار ہمارے گھر میں ہوا ہے۔'' یہ بھی کلمۂ کفر ہے۔ نہ تو کوئی ناگ دیوتا ہے اور نہ کہیں اس کا اوتار ہو سکتا ہے۔ نیز زید نے کہا ''میں ہندو بھی بن سکتا ہوں'' اس قول سے بھی وہ کافر ہو گیا۔ نیز اس نے یہ کہا ''میں ہندوؤں کو اپنی لڑکی کے قدم پر گراتا ہوں اس میں حرج کیا ہے'' ہندو اس کی لڑکی کے پاس جا کر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ پوجا پر اعانت بھی ہے اور رضا بھی۔ اور رضا بالکفر، کفر۔ فرض ہے کہ زید اور اس کی لڑکی فوراً علانیہ ان کفریات سے توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں اور اعلان کر دیں کہ ہمارے یہاں یہ سب کچھ نہیں۔ اگر زید اور اس کی لڑکی مان جائیں فبہا، ورنہ مسلمان ان دونوں کو برادری سے خارج کر دیں، میل جول، سلام کلام بند کر دیں۔ اگر اسی حال میں مر جائیں تو کوئی مسلمان ان کے

کفن دفن میں شریک نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وید کو آسمانی کتاب کہنا کیسا ہے؟

مسئولہ: عبدالتوحید، عبدالوحید، سمیع احمد، مسیح علی خان، عبدالرشید، مولانا محمد ادریس، صغیر احمد، محمد عالم، ایم اے رضوی، عبدالواحد، نور عالم، کمال احمد، محمد توقیر خان، رضوی کتاب گھر، بکارو، پٹنہ (بہار) -۱۸ر ربیع الآخر ۱۴۲۰ھ

مسئلہ زید کہتا ہے کہ وید آسمانی کتاب ہے اس طرح جس طرح قرآن مقدس، زبور، انجیل، توریت وغیرہ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وید کو خدا کا کلام مانیں جب کہ بکر کا قول اس کے برعکس ہے وہ کہتا ہے کہ وید کے متعلق قرآن و احادیث کریمہ خاموش ہیں لہٰذا مسلمان اسے آسمانی کتاب نہ مانیں، بلکہ جو آسمانی کتاب مانے اس کو خارجِ اسلام مانے۔

الجواب

زید وید کو آسمانی کتاب ماننے کی وجہ سے مسلمان نہیں رہا۔ وید آسمانی کتاب ہرگز نہیں۔ اس خصوص میں زیادہ تفصیل نہیں لکھی جا سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دیوی دیوتاؤں پر چڑھاوا دینا کفر ہے

مسئولہ: منجانب اراکین کمیٹی مدرسہ عربیہ انوار العلوم، بڑ ڈیہہ دل، دیوریا (یو. پی.) -۷ر ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ

مسئلہ مسلمان کسی دیوبندی عقائد کے مولوی، حافظ قاری، عالم کا حمایتی و پیروکار ہو تو اس کے ایمان و عقیدے کے بارے میں کیا فرمایا جا رہا ہے اور جو مسلمان غیر اللہ (دیوی، پری، شیطان) وغیرہ کو چڑھاوا دے اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟

الجواب

جو شخص کسی دیوبندی سنی اختلاف کی صورت میں دیوبندی کی حمایت کرے وہ بہر حال سنی نہیں۔ اس لیے کہ یہ حقیقت میں دیوبندی مذہب کی حمایت ہے اور دیوبندی مذہب کی حمایت کرنے والا سنی نہیں ہو سکتا۔ جو دیوی دیوتاؤں کو چڑھاوا دے وہ کافر و مشرک ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندو مذہب کے مطابق کنیا دان کرنا کیسا ہے؟

مسئولہ: محمد ریاض، محمد وصی، دار العلوم ضیاء الاسلام، جامع مسجد جگدل پور-۳۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

مسئلہ ایک مسلمان مرد وعورت یعنی میاں بیوی غیر قوم یعنی ہندو کے جو رسم ورواج ہیں، شادی بیاہ میں جو کنیا دان کیا جاتا ہے اور اوپاس (بھوکے) رہ کر لڑکی کا کنیا دان کرتے ہیں اور اس وقت جو آگ جلا کر پنڈت لڑکی ولڑکا کو کفریہ کلمات پڑھاتا ہے وہ پڑھتا ہے۔ اس جگہ یہ ایک مسلمان میاں بیوی خواہ کوئی بھی مسلمان کھڑے ہو کر سب سنتا ہے اور اسی جگہ پہ مسلمان مرد عورت میاں بیوی ہندو لڑکی کا ماں باپ بن کر یا کوئی رشتہ دار بن کر ہندو رسم ورواج کے مطابق اس لڑکی کا کنیا دان کیا اور ہندو رسم ورواج کے مطابق نبھایا، لہٰذا اس مسلمان مرد وعورت یا میاں بیوی پر شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

الجواب

جمہور فقہا کے نزدیک ان مسلمان مرد وعورت پر کفر لازم ہے اور ان دونوں پر لازم ہے کہ توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں، پھر سے نکاح کریں۔ عالم گیری میں ہے: "و بخروجه إلى نيروز المجوس والموافقة معهم فيما يفعلون في ذلك اليوم."[۱] واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسجد کو دیو گھر کہنا کفر ہے۔ امام ومؤذن کو گالی دینا فسق ہے۔

مسئولہ: شیخ ابراہیم، مسلم جماعت، کاٹول شہر، ناگ پور-۱۸/ رجب ۱۴۱۳ھ

مسئلہ کاٹول شہر کے مسلم بھائیوں کو معلوم ہو کہ جامع مسجد بیٹھ بدھوار تاریخ ۱۷-۱۱-۹۲ بروز منگل بعد نمازِ فجر جناب مرزا نبی بیگ صاحب (سہکاری سبھاسد نگر پریشد کاٹول) انھوں نے جامع مسجد کے امام صاحب جناب دلاور خاں صاحب کو نازیبا کلام، تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ، واہیات حرکت، گالی گلوچ کی اور موذن صاحب کو منبر پر بیٹھ کر بے تحاشہ گرے ہوئے الفاظ میں بدتمیزی کی۔ اس بات کے لوگ چشم دید گواہ ہیں۔ امام اور موذن کو جو شخص گالیوں اور گستاخانہ انداز سے پیش آئے ایسے شخص کے ساتھ ہم لوگ کس طرح پیش آئیں۔

اسی طرح جناب پیارے صاحب ٹیلر دانش مند صاحب نے کچھ عرصہ پہلے جناب حسین بھائی

[۱] فتاویٰ عالم گیری، ص: ۲۷۷، ج: ۲، کتاب السیر، التاسع فی أحکام المرتدین، رشیدیہ۔

فروٹ والے سے بھی تکرار کی اور مسجد کے بارے میں کہا کہ ''میرے قابل یہ عبادت گاہ نہیں ہے، ایسی مسجد میں میرے جیسا دانش مند کبھی نماز نہیں پڑھے گا۔'' اس بات کے بھی لوگ گواہ ہیں۔ اس شخص یعنی دانش مند نے یہ بھی کہا کہ ''یہ مسجد نہیں دیوگھر ہے'' ایسے شخص کے لیے کیسی مسجد بنائی جائے؟ ایسے لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آئیں؟

الجواب

جس نے امام اور موذن کو مسجد میں گالیاں دیں وہ فاسق ہے اور جہنم کا مستحق اور جس نے مسجد کو دیوگھر کہا وہ اسلام سے خارج ہوکر کافر و مرتد ہو گیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے تمام اعمالِ حسنہ اکارت ہو گئے۔ اس پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان دونوں کلموں سے توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو، بیوی رکھنا چاہے تو پھر سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فہرست

عقائد متعلقہ اولیاے کرام

عقائد متعلقہ علماے کرام

عقائد متعلقہ تقلید

عقائد متعلقہ بیعت و ارشاد

باب الفاظ الکفر